تجرید بخاری

ملک دین محمد اینڈ سنز
پبلشرز و تاجران کتب لاہور

نے

دین محمدی الیکٹرک پریس بل روڈ میں چھاپ کر کشمیری بازار لاہور سے شائع کیا

مُقدّمہ

تجریدُ البُخارِی

مع

اصل عربی و ترجمہ اُردو

جس میں

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور اُن تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم کے
حالات درج ہیں جنکی کوئی روایت تجرید البخاری میں لی گئی ہے۔

و

فہرست عنوانہائے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

جسے
برائے فرم ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز تاجران کتب
بل روڈ و کشمیری بازار لاہور
باہتمام ملک محمد عارف پرنٹر دین محمدی الیکٹرک پریس کلر روڈ لاہور سے طبع کرا کر
ملک دین محمد نے کشمیری بازار لاہور سے شائع کیا

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالاتِ زندگی

+870 AD

حضرت امامؒ کے آباؤ اجداد

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے پڑدادا کا نام [illegible] لکھا ہے لیکن ابو نصر ابن ماکولا بردزبہ [illegible] اور بعض مورخین نے احنف بھی لکھا ہے۔ مگر دادا کے نام میں اختلاف نہیں کہ وہ ابراہیم [illegible] جو پہلے تو مجوس تھے۔ مگر بعد میں یمان بخاری والئے بخارا کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے اور [illegible] منسوب [illegible] جعفی یمن کا ایک قبیلہ تھا۔ جسکے دادا کا نام جعفی بن سعد تھا +

امام بخاریؒ کے والد ماجد کا نام اسمٰعیل اور کنیت ابوالحسن ہے۔ یہ بخارا کے مشہور [illegible] ابن حجر اور ابن حبان فرماتے ہیں کہ آپ کا شمار باتفاقِ اہل علم میں شمار ہے۔ آپ حماد بن زید [illegible] مشاہیر محدثین سے روایت کرتے ہیں۔ امام بخاریؒ خود اپنی تاریخ کبیر میں لکھتے ہیں کہ آ[illegible] حضرت عبد اللہ بن مبارک کی صحبت سے فیضیافتہ تھے +

امام صاحبؒ کی پیدائش

فتح الباری وغیرہ معتبر کتب تاریخ میں امام [illegible] ۱۹۴ھ لکھا ہے مگر ابن خلکان نے ۱۹۰ھ [illegible] بعد ۱۲ یا ۱۳ شوال المکرم کو بخارا میں تولد ہوئے +

حافظ ابن حجر کا قول ہے کہ امام صاحب کم سنی میں ہی یتیم ہو گئے۔ آپ [illegible] اتقا کا یہ حال تھا کہ آپنے مرتے وقت فرمایا "میرے مال میں ایک درہم بھی مشتبہ اور حرام [illegible]

تعلیم و تربیت

والد کے انتقال کے بعد امام صاحب والدہ ماجدہ کی تربیت [illegible] مگر قضا سے طفولیت میں ہی آپ نابینا ہو گئے جسکے لئے انکی والدہ [illegible] کرتی تھیں آخر انہیں خواب میں حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا "تیری دعا قبول ہو گئی" چنانچہ صبح کو [illegible] تو امام صاحب کی آنکھیں روشن تھیں۔ امام صاحب کے ایک بڑے بھائی بھی تھے۔ دس برس کی عمر میں آپنے [illegible] حدیث یاد کرنی شروع کی اور گیارھویں سال میں اپنے شیخ کی غلطی پکڑی اور سولھویں برس میں کتاب ابن مبارک [illegible] کتاب [illegible] وکیل یاد کر لی۔ اور کتب اصحاب الرائے کو بھی عبور فرمالیا +

پہلا سفر

امام صاحب باوصف محنتی ہونیکے کم خوراک اور نحیف الجثہ تھے۔ ہوش سنبھالتے ہی [illegible] برس کی عمر میں

والدہ ماجدہ اور بھائی کے ساتھ حج کو تشریف لیگئے۔ اور بعد فراغت رسوم حج امام صاحب تحصیل علوم کیلئے وہیں اقامت گزین بھی ہوگئے۔ چنانچہ آپکی والدہ ماجدہ آپکے بھائی کو (جن کا نام احمد بن اسمٰعیل تھا) ساتھ لے کر اپنے وطن بخارا میں واپس آگئیں جسکے تھوڑے ہی عرصہ بعد آپ کے بھائی صاحب انتقال کر گئے ✦

تالیف و تصنیف

۱۸ سال کی عمر میں آپنے کتاب قضایائے صحابہ وتابعین تصنیف فرمائی بعد ازاں مدینہ منورہ میں تشریف لیگئے اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ مطہرہ کے پاس بیٹھکر تاریخ کبیر تالیف فرمائی ✦

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں۔ کہ یہ آپ کا پہلا سفر تھا اگر آپ اس سے کسی قدر پہلے سفر فرماتے تو طبقہ اعلےٰ کے مشائخ کے معاصرین بنجاتے۔ اور وہی مرتبہ پاتے جو آپکے دیگر معاصرین نے پایا۔ یعنی تابعین میں شمار ہوتے لیکن پھر بھی یزید بن ہارون اور ابوداؤد الطیالسی کا زمانہ پا ہی لیا ✦

تدوین بخاری اور تحصیل حدیث کے لئے دور دراز ملکوں کا سفر

سماعت حدیث کیلئے آپنے بلاد اسلامیہ کے متعدد سفر کئے۔ چنانچہ امام صاحب خود فرماتے ہیں کہ میں نے استفادہ حدیث کے لئے مصر و شام کا دو دفعہ سفر کیا چار دفعہ بصرہ کا۔ اور چھ دفعہ حجاز میں گیا۔ اور شمار نہیں کر سکتا کہ کتنی دفعہ محدثین کے ہمراہ کوفہ و بغداد میں آیا اور گیا۔ نیز فرمایا کہ میں نے اسیّ ہزار اشخاص سے روایت کی ہے جو سب کے سب اصحاب حدیث تھے۔ آپنے پانچ طبقات کے لوگوں سے احادیث حاصل کی ہیں۔ یعنی تبع تابعین۔ اتباع تبع تابعین۔ اقران۔ اصحاب و تلامذہ سے ✦

قوتِ ضبط و حافظہ و صحتِ حدیث شریف

احمد بن ابی جعفر والئے خراسان روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایکدن امام بخاری نے فرمایا کہ اکثر احادیث ایسی ہیں کہ میں نے بصرہ میں سُنی ہیں اور شام میں لکھیں اور جو شام میں سُنیں بصرہ میں آکر لکھیں

سلیم بن مجاہد بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت امام بخاریؒ نے فرمایا کہ میں نے صحابہ کرام کی کوئی حدیث نہیں لکھی مگر یہ کہ میں ان میں سے اکثر کے سن وفات اور اُن کے مقامات وطن وغیرہ یاد رکھتا ہوں اور صحابہ وتابعین کی کوئی حدیث ایسی نہیں لکھی جسکی اصل کتاب وسنت میں نہ ہو ✦

علی بن الحسین البھکندی کا بیان ہے کہ حضرت امام ایک دفعہ ہمارے یہاں تشریف لائے کسی نے ہماری مجلس سے کہا کہ میں نے حضرت اسحاق بن راہویہؒ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ "مجھے اپنی کتاب میں سے ستّر ہزار حدیثیں تو اس وقت یاد ہیں" حضرت امام نے یہ سنکر فرمایا "تم لوگ اس پر تعجب کرتے ہو بھلا جو شخص دس لاکھ حدیثیں یاد رکھتا ہو" گویا یہ اشارہ اپنی نسبت تھا ✦

محمد بن محمد ویہ کا بیان ہے کہ میں نے امامؒ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ کہ ایک لاکھ حدیث صحیح تو مجھے اسوقت یاد ہے۔ اور دو لاکھ غیر صحیح۔

حاشر بن اسمٰعیل جو کہ آپ کے ہمعصر محدثین میں سے تھے فرماتے ہیں کہ امام بخاریؒ ہم لوگوں کے ساتھ مشائخ بصرہ کی مجالس میں جایا کرتے تھے اور یہ لڑکے ہی تھے اور لکھتے لکھاتے کچھ نہ تھے۔ آخر ایک دن ہم نے اعتراضاً کہا کہ آپ احادیث کو ضبط تحریر میں تو لاتے ہی نہیں۔ یہ طریق یادداشت کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ تو حضرت امامؒ نے فرمایا کہ اچھا آپ لوگوں نے جو کچھ اب تک لکھا ہے وہ میرے پاس لاؤ۔ جب ہم لوگ اپنی اپنی بیاضیں لیکر آئے تو اُنہوں نے صرف زبانی ہماری بیاضوں سے پندرہ (۱۵) ہزار حدیثیں پڑھ کر سُنائیں۔

علمائے بغداد سے آپکا مذاکرہ

ابن خلکان نے لکھا ہے کہ امام بخاریؒ نے تحصیل حدیث کیلئے اکثر محدثین دیار و امصار کی طرف سفر کیا۔ یعنی خراسان۔ جبال۔ عراق اور حجاز کے شہروں میں گھومتے رہے اور مصر و شام میں جاکر احادیث لکھیں۔ جب آپ بغداد تشریف لیگئے تو علماء و فضلاء عصر نے آپ کے علم و فضل اور یکتائے روزگار ہونے کا اعتراف کیا۔

اکثر علمائے بغداد نے امتحاناً سینکڑوں احادیث کے متن و اسناد میں تغیر و تبدل کر کے آپ کے سامنے پیش کرائیں۔ لیکن آپ نے ہر ایک حدیث کے متن و اسناد کی صحت کو نہایت عمدگی و وضاحت اور تفصیل کے ساتھ علیحدہ علیحدہ بیان کر دیا۔ جس سے علمائے بغداد دنگ رہ گئے۔

تالیف بخاری کے اسباب و وجوہ

حافظ ابن حجر عسقلانی نے مقدمہ فتح الباری میں لکھا ہے کہ شروع اسلام میں لوگ احادیث جمع کرتے ہوئے اسلئے ڈرتے تھے کہ کہیں حدیث قرآن شریف کے ساتھ مخلوط نہ ہو جائے۔ مگر پھر تابعین کے زمانہ میں تدوین حدیث شروع ہو گئی۔ کیونکہ اکثر فقہا و محدثین مختلف ممالک میں منتشر ہو گئے تھے۔ اور روافض و خوارج اور قدریہ وغیرہ نے شورش برپا کر رکھی تھی۔ اسلئے جمع و تدوین فقہ و حدیث کی طرف فقہا و محدثین کا خیال رجوع ہو گیا چنانچہ سب سے پہلے ربیع بن صبیح اور سعید بن ابی عروبہ وغیرہ نے احادیث جمع کرنی شروع کیں۔ اور پھر یہ خیال اعلیٰ طبقہ کے محدثین و فقہا تک بھی پہنچا۔ چنانچہ امام مالکؒ نے مؤطا شریف تالیف کی اس میں اُنہوں نے اہل حجاز کی صحیح حدیثوں کو جمع کر کے صحابہؓ و تابعینؒ کو بھی شامل کر لیا۔

اسی طرح دیگر ائمہ و محدثین نے بھی کام شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ دوسری صدی ہجری کے شروع میں ائمہ و محدثین کو یہ خیال ہوا۔ کہ احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس طرح جمع کیا جائے کہ اسکے ساتھ اقوال علماء وغیرہ نہ ہوں۔ چنانچہ اس خیال کی بنا پر تدوین مسانید (جمع مسند) شروع ہو گئی۔ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ اور حضرت اسحق بن راہویہ (یعنی حضرت امام بخاری رح کے شیخ) وغیرہ نے بھی مسانید لکھیں +

جب حضرت امام بخاریؒ نے ان تصانیف کو دیکھا کہ یہ کتابیں اپنی اپنی وضع و ترتیب یا بہتر و عمدہ تو ضرور ہیں مگر ان کا کچھ حصہ ضعیف حدیثوں پر بھی مشتمل ہے۔ اسلئے آپ کی توجہ صرف صحیح احادیث کے جمع کرنے کی طرف مبذول ہوئی۔ ماسوا اسکے حضرت امامؒ نے اپنے شیخ اسحٰق بن راہویہؒ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا تھا کہ "کاش تم ایک ایسی مختصر کتاب جمع کرتے جو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی جامع ہوتی"۔ چنانچہ حضرت امامؒ فرماتے ہیں کہ آپ کا یہ فرمانا میرے دل میں کھُب گیا۔ اور میں نے جامع صحیح (یعنی بخاری شریف) شروع کر دی +

بخاری شریف کے مسودات و ترتیب

محمد بن ابی حاتم الوراق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام بخاریؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اکثر لوگوں کے درمیان اگر میرے مسودات کے تمام اوراق منتشر ہو جائیں تو وہ ہرگز نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ میں نے اپنی کتاب کو تین دفعہ مرتب کیا ہے +

بخاری شریف کی کل حدیثوں کی تعداد

بخاری شریف کی تمام احادیث کی تعداد معہ مکررات سات ہزار دو سو پچھتّر (۷۲۷۵) ہے۔ اگر مکررات کو خارج کر دیا جائے تو چار ہزار (۴۰۰۰) احادیث ہیں۔ لیکن حافظ ابن حجرؒ نے نو ہزار بیاسی (۹۰۸۲) لکھی ہیں۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ ابن حجرؒ نے تعلیقات و متابعات وغیرہ بھی شمار کر لی ہیں۔ غرضیکہ آپ کو چھ لاکھ احادیث معہ متن و اسناد زبانی یاد تھیں۔ انہی سے نو ہزار احادیث آپ نے منتخب کی ہیں +

بخاری شریف کتنے عرصہ میں مکمل ہوئی

اس سے قبل بیان ہو چکا ہے کہ جسوقت حضرت امامؒ نے بخاری شریف کی تالیف شروع کی تھی اُسوقت آپکی عمر ۱۸ سال کی تھی۔ لیکن یہ عجیب نکتہ ہے کہ بخاری شریف کی تکمیل بھی ۱۸ سال ہی میں ہوئی۔ چنانچہ حضرت امامؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب جامع صحیح میں کوئی حدیث نہیں لکھی مگر غسل کر کے اور دو رکعت دوگانہ ادا کر کے۔ اور چھ لاکھ

حدیثوں میں سے چھانٹ کر لکھی ہے۔ اور ۱۶ سال میں مکمل کی ہے۔ اور حرم شریف میں بیٹھ کر لکھی ہے +

بخاری شریف کا علمائے عصر کی خدمت میں پیش ہونا۔

جب حضرت امام بخاری شریف مکمل کر چکے تو امام احمد بن حنبل۔ اور یحییٰ بن معین اور علی المدینی وغیرہ محدثین عصر کے سامنے پیش کی تو انہوں نے اسے نہایت پسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھا اور اُسکے محاسن وصحت کی تعریف فرمائی۔ بجز چار حدیثوں کے کہ اُن پر انہوں نے جرح کی۔

امام صاحب کی دیگر تصنیف و تالیف

بخاری شریف کے علاوہ حضرت امام کی دوسری کتاب کا نام الادب المفرد ہے۔ تیسری رفع الیدین فی الصلوۃ چوتھی القراءۃ خلف الامام۔ پانچویں بر الوالدین۔ چھٹی تاریخ کبیر ساتویں تاریخ اوسط۔ آٹھویں تاریخ صغیر۔ نویں خلق العباد۔ دسویں کتاب الضعفا۔ گیارھویں الجامع الکبیر بارھویں المسند الکبیر تیرھویں التفسیر الکبیر چودھویں کتاب الاشربہ۔ پندرھویں کتاب الہبہ۔ سولھویں اسامی الصحابہ۔ سترھویں کتاب الوحدان۔ اس میں اُن صحابہ کا ذکر ہے جن سے صرف ایک حدیث روایت کی گئی ہے۔ اٹھارھویں کتاب المبسوط۔ اُنیسویں کتاب العلل بیسویں الکنیٰ۔ اکیسویں کتاب الفواد۔

ممکن ہے کہ مندرجہ بالا تصنیفات کے علاوہ آپ کی اور بھی تصنیفات ہوں +

مجاہدہ و عبادات

مُسبّح بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رمضان المبارک کا چاند دیکھتے ہی آپ کے احباب آپ کے پاس جمع ہو جاتے۔ اور آپ کے ساتھ نماز پڑھتے۔ آپ ہر ایک رکعت میں ۲۰-۲۰ آیتیں پڑھا کرتے تھے۔ تمام قرآن مجید اسی طرح ختم کرتے اور پھر اسی طرح نماز تہجد میں ختم کرتے۔ اور دن کو بھی ہر روز صبح سے افطار تک ایک ختم قرآن مجید کا کر لیتے تھے +

حضرت امام بخاریؒ شاعر بھی تھے

حضرت امام بخاریؒ کو شعر و سخن میں بھی خاصی دلچسپی اور عبور کامل تھا۔ حاکم نے اپنی تاریخ میں آپ کے یہ دو شعر نقل کئے ہیں:-

اِغْتَنِمْ فِی الْفَرَاغِ فَضْلَ رُکُوْعٍ ... فَعَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ مَوْتُکَ بَغْتَۃً

کَمْ صَحِیْحٍ رَاَیْتَ مِنْ غَیْرِ سُقْمٍ ... ذَھَبَتْ نَفْسُہُ الصَّحِیْحَۃُ فَلْتَۃً

(یعنی فراغت کے وقت رکوع و سجود کو غنیمت سمجھ۔ مبادا کہ اچانک موت آ جائے کیونکہ میں نے

اکثر لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ بغیر کسی بیماری کے اچھے بھلے تھے کہ ناگہاں اُنکی جان جاتی رہی ✣

حضرت امامؒ کی آمدنی اور اخراجات

محمد بن ابی حاتم الوراق کا بیان ہے کہ حضرت امام صاحبؒ فرمایا کرتے تھے "مجھے اپنے ہی کاروبار سے پانچسو درہم ماہوار آمدنی ہوتی ہے۔ وہ سب میں خدمتِ علم میں صرف کر دیتا ہوں ✣

حضرت امامؒ کی تیر اندازی

آپ کو تیر اندازی میں بھی خاص فوق اور دسترس حاصل تھی۔ اکثر تیر اندازی کے لئے صحرا میں تشریف لیجایا کرتے تھے۔ محمد بن حاتم کہتے ہیں۔ کہ میں نے نہیں دیکھا۔ کہ آپ کے تیر نے کبھی خطا کی ہو۔ لیکن صرف دو دفعہ ✣

حضرت امامؒ کے معاصرین کی زبان سے آپ کی تعریف۔

ابو حاتم الرازی کا قول ہے۔ کہ خراسان کی سرزمین نے کبھی بھی امام بخاریؒ جیسا حافظ والا شخص پیدا نہ کیا ہوگا۔ اور نہ ہی عراق عرب میں کوئی ایسا شخص نکلا ہوگا ✣

امام دارمیؒ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حجاز و شام اور عراق و عرب میں علمائے حرمین شریفین کو بھی دیکھا ہے۔ مگر محمدؒ بن اسمٰعیل جیسا جامعیت والا کسی کو بھی نہیں پایا ✣

ابو سہلؒ کہتے ہیں کہ میں حجاز و شام اور کوفہ و بصرہ میں گیا۔ وہاں کے تمام علما و فضلا حضرتِ امام بخاریؒ کو اپنے پر ترجیح دیتے تھے۔ اور اُنہیں اپنے سے افضل جانتے تھے۔ تیس۳۰ سے زائد علمائے مصر حضرت امامؒ کی زیارت کے مشتاق تھے ✣

امام الائمہ ابوبکر بن محمد بن اسحٰق بن خزیمہ فرماتے ہیں۔ کہ آسمان کے نیچے محمدؒ بن اسمٰعیل بخاریؒ سے کوئی بھی اعلم بالحدیث نہیں ہے۔ امام ترمذیؒ۔ امام مسلم ابو عمرو الخفاف عبد اللہ بن محاد الآبلی۔ حاکم ابو احمدؒ وغیرہ وغیرہ حضرات نے اسی طرح کی مختلف تعریفیں فرمائی ہیں۔ بغداد و سمرقند میں آپ کے ساتھ اکثر علمائے عصر کے مذاکرے بھی ہوئے۔ جن میں آپ برتر و فائق رہے۔ نیشاپور میں آپ تشریف لے گئے۔ تو بعض علما نے آپ کے ساتھ حسد کیا مگر آپ وہاں سے تشریف لے آئے تاکہ فتنہ برپا نہ ہو ✣

بخارا میں واپسی اور وفات

جب آپ نیشاپور سے بخارا میں واپس تشریف لائے۔ تو بیرون شہر ایک فرسنگ کے فاصلہ پر آپ کے لئے خیمے نصب کئے گئے۔ اور سہر خاص و عام نے آپ کا استقبال کیا۔ حتّٰی کہ کوئی مشہور و معروف شخص بھی باقی نہ رہا۔ اُمرا نے اس قدر اظہار مسرت کیا۔ کہ آپ

پر سے درہم و دینار نچھاور کئے۔ ایک مدت تک بخارا میں قیام پذیر رہے۔ بعد ازاں امیر بخارا کے ساتھ آپ کا بگاڑ ہو گیا۔ کیونکہ وہ اپنی امارت کے گھمنڈ میں آپ سے محض اپنے اور اپنی اولاد کے لئے اپنے مکان پر بخاری شریف کا علم حاصل کرنا چاہتا تھا۔ مگر آپ نے انکار کر دیا تھا۔ اسی وجہ سے اس نے بگڑ کر امام صاحبؒ کو بخارا سے نکال دیا۔ اور آپ بخارا سے خرتنگ چلے آئے جو مضافات سمرقند میں سے ایک قریہ ہے۔ جہاں آپ کے کچھ عزیز و اقارب بھی تھے۔ چند روز کے بعد جب آپ نماز تہجد سے فارغ ہوئے تو آپ نے دعا کی کہ۔ یا الٰہ العٰلمین! تیری زمین میرے اوپر تنگ ہو گئی ہے۔ اب تو مجھے اپنے پاس بلا لے۔ چنانچہ مہینہ پورا نہ ہونے پایا تھا کہ شب عید الفطر ۲۵۶ھ کو انتقال فرما گئے۔ اور عید کے روز نماز عصر کے بعد دفن کئے گئے۔ گویا علم حدیث کا آفتاب غروب ہو گیا +

عمر باسٹھ (۶۲) سال ہوئی +

شعرائے وقت نے مرثئے لکھے۔ تاریخیں کہیں۔ غرضکہ ایک عالم ماتکدہ بن گیا +

۲۵۶ھ

راویانِ تجریدُ البخاری

ابُو ایوبؓ

نام آپ کا خالد بن زید انصاری خزرجی ہے۔ لیکن مشہور زیادہ تر "ابو ایوب انصاری" اسی کی کنیت سے ہیں۔ تمام جہادوں اور لڑائیوں میں یہ حضرت علی المرتضیٰ رض کے ساتھ تھے۔ اور قسطنطنیہ ۵۱ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ جسکی تفصیل یہ ہے کہ "یزید بن معاویہ" کے ساتھ قسطنطنیہ کے جہاد میں شریک تھے کہ سخت بیمار ہو گئے۔ اس وقت آپ نے اپنے ہمراہیوں سے وصیت کی کہ اگر میں اسی حالت میں انتقال کر جاؤں اور تم دشمنوں پر حملہ کرو۔ تو میرا جنازہ بھی ساتھ لے لینا۔ اور جس وقت تم ان سے مصروف جہاد ہو کر شمشیر زنی و معرکہ آرائی شروع کرو۔ تو میری لاش کو اپنے پیروں میں دفن کر دینا۔ چنانچہ ان مجاہدین نے آپ کی وصیت پر ویسا ہی عمل کیا۔ قسطنطنیہ کی فصیل کے نیچے آپ کا مزار پُر انوار ہے۔ اور آجتک زیارت گاہ عام و خاص ہے۔ اس مزارِ مقدس کی برکت سے اکثر امراض دور ہوتے ہیں اور لوگ خلوص عقیدت سے شفایاب اور بامراد ہوتے ہیں +

جناب ابوایوب رضی اللہ عنہ سے اکثر لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔
قسطنطنیہ کا ق مضموم س ساکن ط مضموم ن ساکن ط مکسور اور ی ساکن اور ن مفتوح
سے ہے۔ نووی کا قول ہے کہ ہم نے اس نام کو اسی طرح ضبط کیا ہے۔ اور اسی طرح مشہور ہے۔
مگر مشارق میں قاضی عیاض مغربی نے آخر میں یائے مشدد کے ساتھ بھی نقل کیا ہے۔

ابو امامۃ الباہلی صُدَیّ بن عجلان باہلی

(صُدَیّ میں ص مضموم د مفتوح اور ی مشدد ہے)۔

ابتدا میں آپ کی سکونت مصر میں تھی۔ بعد ازاں شہر حمص میں تشریف لے آئے۔ آپ اُن لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے کثرت کے ساتھ حدیثیں روایت کی ہیں۔ اکثر حدیثیں آپ کی اہل شام نے جمع کی ہیں۔ اور اکثر لوگوں نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔
۸۶ھ کو آپ نے ۹۱ سال کی عمر میں وفات پائی۔ مدفن آپ کا حمص ہی میں ہے۔ شام میں تمام صحابہ کے اخیر آپ نے رحلت کی ہے۔ لیکن بعض کہتے ہیں کہ شام میں سب سے اخیر عبداللہ بن بشر کا انتقال ہوا۔

ابو امامہ انصاری رضی اللہ عنہ

آپ کا نام سعد بن سہل بن حنیف انصاری اوسی ہے۔ مگر زیادہ تر کنیت ہی مشہور ہے۔ آپ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف سے دو سال قبل پیدا ہوئے تھے۔ بعض کا خیال ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہی انکا نام ان کے نانا سعد بن زرارہ کے نام پر رکھا تھا۔ بسبب طفلی کے آپ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہیں سُنی۔ اسی لئے اکثر صحابہ نے ان کو صحابہ کے بعد کے لوگوں میں لکھا ہے۔ لیکن ابن عبد البر آپ کو صحابہ میں شمار کرتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔ کہ یہ مدینہ منورہ کے تابعین میں بہت بڑے بزرگ اور عالم اجل تھے۔
اپنے والد اور ابو سعید خدری وغیرہ سے اُنہوں نے حدیث کی سند حاصل کی ہے اور خود آپ سے اکثر لوگوں نے۔ بانویں ۹۲ سال کی عمر کو پہنچکر ۱۰۰ھ میں آپ نے انتقال فرمایا۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

آپ کا نام نامی عبداللہ بن عثمان ابو قحافہ ہے سلسلۂ نسب آپ کا اس طرح پر ہے۔ عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن سعد بن تیم بن مرہ یعنی ساتویں پشت میں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے ہیں اور آپ کو عتیق اس لئے کہتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ جو یہ چاہتا ہو کہ دوزخ سے آزاد آدمی کو دیکھے۔ تو وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

حضرت ابوبکر صدیق رض حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زندگی کے تمام واقعات میں شریک حال رہے ہیں۔ یعنی ایام جاہلیت اور زمانۂ اسلام میں حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کبھی جدا نہیں ہوئے۔ آپ مردوں میں پہلے مسلمان ہیں۔ رنگ آپ کا سفید۔ جسم پتلا نازک لاغر کہ چہرے کی رگیں دکھائی دیتی تھیں۔ آنکھیں دبی ہوئی اندر کو گھسیں۔ پیشانی ابھری ہوئی تھی۔ وسمہ و حنا کا خضاب لگاتے تھے۔

آپ خود بالذات آپ کے والدین اور آپ کے بیٹے اور پوتے تک حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت سے مشرف ہوئے ہیں۔ اور یہ فضیلت کسی اور صحابی کو نصیب نہیں ہوئی۔

حضرت صدیق اکبرؓ کی پیدائش واقعۂ عام الفیل سے اڑھائی سال پہلے مکہ معظمہ میں ہوئی۔ اور وصال مدینہ منورہ میں۔ سہ شنبہ کی رات ۲۲ جمادی الاول (یا جمادی الآخر) ۱۳ھ کو بعمر ۶۶ سال فوت ہوئے۔

مغرب اور عشا کے درمیان فوت ہوئے۔

آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کو انکی زوجہ محترمہ اسماء بنت عمیس غسل دیں۔ چنانچہ انہوں نے ہی غسل دیا۔ اور حضرت عمر فاروقؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ کل دو سال اور چار ماہ آپ نے فرائض خلافت انجام دیئے۔

اکثر صحابہ اور تابعین نے حضرت ابوبکرؓ سے روایت حدیث کی ہے۔ مگر چونکہ حضور سرور کائنات صلعم کے بعد نہایت قلیل مدت تک آپ زندہ رہے۔ اس سبب سے بہت تھوڑی حدیثیں آپ سے روایت کی گئی ہیں۔ اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت صدیقؓ کل انسانوں سے افضل ہیں۔

اکثر آیات قرآن مجید حضرت صدیق اکبرؓ کی شان وفضیلت میں وارد ہیں۔ اور اسی طرح کثرت کے ساتھ احادیث نبوی حضرت صدیق رض کی شان وفضیلت کو ظاہر کرتی ہیں۔

ابوبکرہؓ بن نفیع بن حارث

یہ حارث بن کلدہ ثقفی کے غلام تھے۔ اور کنیت ان کی ان کے نام سے بھی زیادہ مشہور تھی۔ کہتے ہیں کہ ابوبکرہ غزوۂ طائف کے روز مشرف باسلام ہوئے۔ اور خود حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی کنیت ابوبکرہ تجویز کی تھی۔ اور ان کو آزاد کر دیا تھا۔ اسی لئے یہ حضور علیہ السلام کے آزاد کردگان میں شامل ہیں۔ انہوں نے بصرہ میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ اور وہیں ۴۹ھ میں وفات پائی۔ اکثر لوگوں نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

تفنیج کا ن مضموم ف مفتوح اور ی ساکن ہے۔

ابوبردہؓ ہانی بن نیار

بیعت عقبہ ثانیہ میں منجملہ اور ستر آدمیوں کے شریک تھے۔ اور غزوۂ بدر اور اسکے بعد تمام غزوات میں شریک جہاد رہے۔ براء بن عازب کے آپ چچا ہیں۔ اور خود آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ حضرت علیؓ کے ہمراہ لڑائیوں میں شریک ہوکر حضرت معاویہؓ کے شروع زمانہ میں انتقال کیا۔ براءؓ اور جابرؓ نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

ہانی ن کی زیر اور اسکے بعد ہمزہ کے ساتھ ہے۔ نیار ن کی زیر اور ی کی تخفیف کے ساتھ ہے۔

ابوبشیرؓ قیس بن عبید انصاری مازنی

ابن عبد البر صاحب الاستیعاب لکھتے ہیں کہ ان کا نام ٹھیک طور پر معلوم نہیں اور نہ کسی ایسے شخص نے بیان کیا ہے جس پر اعتماد اور وثوق کیا جائے۔ ابن مندہ نے اپنی کتاب الکنیٰ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ مگر ان کا نام نہیں لکھا۔ واقعہ حرہ کے بعد بہت لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔ اور عمر بھی ان کی بہت طویل ہوئی ہے۔

ابوحمید عبدالرحمن بن سعد انصاری خزرجی ساعدی

آپ کی کنیت ہی زیادہ تر مشہور رہی ہے۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔ امیر معاویہؓ کے آخری زمانہ میں ان کا انتقال ہوا۔

ابوحذیفہؓ بن عتبہ بن ربیعہ

بعض ان کا نام مہشم اور بعض ہشیم اور بعض ہاشم بتلاتے ہیں۔ یہ فاضلان صحابہ میں سے تھے۔ بدر اور احد اور کل لڑائیوں میں شریک ہوئے۔ اور یمامہ کی لڑائی میں ترپن برس کی عمر میں شہید ہوئے۔

ابودرداءؓ

(عویمر بن عامر انصاری خزرجی)

ان کی کنیت ہی زیادہ تر مشہور عام ہے۔ درداء آپ کی بیٹی کا نام تھا۔ یہ اپنے گھر والوں میں سب کے بعد اسلام لائے تھے۔ مگر نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ۔ یہ بڑے دانا اور عالم اور لائق حکیم تھے۔ شام کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ لیکن دمشق میں سنہ ۳۲ھ کو آپ کی وفات ہوئی۔

ابوذرؓ غفاری

آپ کا نام جندب بن جنادہ ہے۔ اور آپ مشہور صحابہ زاہدین اور مہاجرین میں سے ہیں۔ آپ کو قدیم الکرام بھی کہتے ہیں۔ کہ چار

شخصوں کے بعد آپ پانچویں مسلمان ہیں۔ یہ اسلام سے پہلے بھی بہت عبادت گذار تھے جب اسلام لائے تو اپنی قوم میں اُنکی ہدایت کے واسطے چلے گئے۔ اور پھر غزوۂ خندق کے بعد مدینہ شریف میں حاضر ہوئے۔ اور بعد میں اُنہوں نے مقام رَبذہ کا رہنا اختیار کر لیا یہاں تک کہ وہیں حضرت عثمانؓ کی خلافت میں وفات پائی۔ بہت سے صحابہ اور تابعین نے اُن سے روایت کی ہے۔

ابو سیفؓ القین حضرت ابراہیم بن حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی تھے۔ ان کی بیوی اُم بردہ نے انکو دودھ پلایا تھا۔ اور اُنکا نام براؓ بن اوس انصاری ہے۔ مگر کُنیت انکی زیادہ تر مشہور ہے۔

ابو سعیدؓ بن مالک انصاری خدری آپ کی بھی کُنیت ہی زیادہ تر مشہور ہے۔ آپ بہت بڑے فاضل اور عالم متبحر تھے۔ اور زیادہ حدیث بیان کرنے والے صحابہ میں سے ہیں۔ اکثر صحابہ اور تابعین نے ان سے روایت کی ہے۔ ۷۴ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ عمر ان کی ۸۴ سال تھی۔

خدری کی خ مضموم اور د ساکن ہے۔

ابو سفیانؓ بن صخر بن حرب اموی قریشی یہ امیر معاویہؓ کے والد تھے۔ اور عام الفیل سے دس سال پہلے پیدا ہوئے تھے۔ ایام جاہلیت میں قریش کے بڑے سردار اور صاحب نشان تھے۔ فتح مکہ کے روز یہ مسلمان ہوئے۔ حُنین کی لڑائی میں یہ شریک تھے۔ حضرتؐ نے انکو مال غنیمت سے سَو اونٹ اور چالیس اوقیہ عنایت فرمائے۔ طائف کی لڑائی میں ابو سفیان کی ایک آنکھ پھوٹ گئی تھی۔ اور پھر یرموک کی لڑائی میں دوسری آنکھ بھی انکی ایک پتھر سے پھوٹ گئی اور یہ بالکل اندھے ہو گئے۔ عبداللہ بن عباسؓ نے ان سے روایت کی ہے۔ شہر مدینہ میں ۳۴ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

ابو شریح خویلدؓ بن عمر کعبی عدوی خزاعی آپ فتح مکہ سے قبل مشرف باسلام ہوئے۔ آپ کی کُنیت ہی زیادہ تر مشہور ہے۔ اہل حجاز میں آپ کی بہت قدر و منزلت ہے۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔ وفات آپ کی مدینہ منورہ میں ۶۸ھ کو ہوئی۔

ابو طلحہ زیدؓ بن سہل انصاری نجاری آپ انسؓ بن مالک کی والدہ کے دوسرے

شوہر ہیں۔ آپ کی بھی کُنیت زیادہ تر مشہور ہے۔ آپ بہت بڑے تیر انداز تھے۔ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کی نسبت فرمایا کہ ابوطلحہؓ کی آواز ایک لشکر میں ایک گروہ سے بڑھ کر ہے۔ بیعتِ عقبہ کے ستر آدمیوں میں سے آپ بھی ایک ہیں۔ بدر اور اُس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوتے رہے ہیں۔ عمر آپ نے ستتر (۷۷) سال کی پائی ہے۔ اہلِ بصرہ کہتے ہیں کہ آپ کا انتقال سمندر میں کشتی پر ہوا۔ اور سات روز کے بعد جزیرہ میں دفن ہوئے۔ اکثر صحابہ نے آپ سے روایت کی ہے۔ اور وفات ۳۴ھ میں ہوئی ہے۔

ابوقتادہؓ حارث بن ربعی انصاری

آپ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سواروں میں سے تھے اور ہر ایک موقع پر شریکِ حال رہے۔ آپ کی کُنیت نام سے بھی زیادہ مشہور ہے۔ ربعی میں ر مکسور اور ب ساکن اور ع مکسور ہے۔ آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ۵۴ھ کو ہوئی ہے۔ لیکن بعض کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے عہدِ خلافت میں بمقام کوفہ ستّر برس کی عمر میں انتقال ہوا۔

ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری

آپ مکہ معظمہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ پھر ہجرت کرکے حبشہ چلے گئے۔ بعدازاں وہاں سے اہلِ سفینہ کے ساتھ اسوقت حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے۔ جبکہ آپ خیبر میں تشریف فرما تھے۔ حضرت عمرؓ فاروق نے ابوموسیٰ کو ۲۰ھ میں حاکم بصرہ مقرر فرمایا۔ جبکہ ابوموسیٰ نے اہوازکو فتح کیا تھا حضرت عثمان ذوالنورینؓ کی شروع خلافت تک آپ اسی عہدہ پر برقرار رہے۔ بعدازاں آپ کا تبادلہ کوفہ میں ہوگیا۔ حضرت عثمانؓ کے قتل تک آپ وہاں کے حاکم رہے۔ جب حضرت عثمانؓ شہید ہوگئے۔ تو آپ مکہ معظمہ میں تشریف لے آئے۔ اور وہیں ۵۲ھ میں وفات پائی۔

ابومسعودؓ عقبہ بن عمرو انصاری بدری

آپ عقبہ ثانیہ میں شریک تھے شمولیتِ غزوۂ بدر کے متعلق آپ کی نسبت بہت اختلاف ہے۔ اکثر اہلِ علم مورخین کے نزدیک آپ شاملِ غزوۂ بدر نہیں تھے۔ اور بعض کا خیال ہے کہ شریک تھے۔ آپ کو بدری اسلئے کہتے ہیں کہ چاہِ بدر پر آپ نے قیام کیا تھا۔ آخر میں آپ نے کوفہ کی رہائش اختیار کرلی تھی۔ آپ کی وفات حضرت علی رضؓ کے عہدِ خلافت میں ۴۱ھ یا ۴۲ھ کو ہوئی۔ آپ کے صاحبزادہ مسمّٰی بشیر اور اکثر دیگر لوگوں نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

ابو مالک کعبؓ بن عاصم اشعری

آپ کا نام امام بخاریؒ نے اسی طرح اپنی کتاب میں لکھا ہے اور امام بخاریؒ عبدالرحمن بن غنم کی حدیث جو اُن سے روایت کرتے ہیں تو اس طرح کہتے ہیں۔ کہ ہم سے ابو عامر یا ابو مالکؓ (شک کے ساتھ) نے روایت کی۔ ابن المدینی کہتے ہیں ابو مالک ہی صحیح ہے۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں آپ کی وفات ہوئی۔

ابو ہریرہؓ

آپ کے نام و نسب میں بہت بڑا اختلاف ہے۔ لیکن سب سے زیادہ مشہور یہ قول ہے۔ کہ ایام جاہلیت میں آپ کا نام عبد شمس یا عبد عمرو تھا۔ مگر قبول اسلام کے بعد عبداللہ یا عبدالرحمن۔ کہا گیا۔

ابو حامد حاکم کا قول ہے کہ میرے نزدیک تمام اقوال سے زیادہ تر مستند و صحیح قول یہ ہے کہ ابو ہریرہؓ کا نام عبدالرحمن بن صخر تھا۔ مگر آپ کی کنیت اسقدر مشہور ہوگئی کہ گویا اسکے سوا آپ کا کوئی اور نام ہی نہ تھا۔ جنگ خیبر میں اسی سال آپ مشرف باسلام ہوئے غزوہ خیبر میں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک جہاد تھے۔ پھر تو حضرت محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایسا رہنے لگے کہ ایسا کوئی نہ رہتا تھا۔ اور اس طرح علم حاصل کرنے لگے کہ جہاں آپ جاتے وہیں یہ بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جاتے۔ ابو ہریرہؓ تمام صحابہ میں سب سے زیادہ حدیث شریف کے حافظ تھے یعنی جسقدر احادیث آپ کو یاد تھیں کسی کو یاد نہ تھیں۔

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ سے بہت سی باتیں سُنتا ہوں۔ مگر وہ مجھے یاد نہیں رہتیں۔ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تم اپنی چادر بچھاؤ۔ میں نے چادر بچھائی اور حضور نے فرمانا شروع کیا۔ بہت کچھ فرمایا۔ اور جو فرمایا۔ وہ سب مجھکو یاد رہا۔ پھر میں کوئی بات نہ بھولا۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں۔ کہ آٹھ سو صحابہ اور تابعین سے زیادہ نے جن میں ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ اور جابرؓ اور انسؓ بھی ہیں۔ ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے۔ آپ کا انتقال مدینہ منورہ میں ۵۷ھ یا ۵۸ھ یا ۵۹ھ میں ہوا۔ عمر آپ کی اٹھتّر سال کی تھی۔ ابو ہریرہؓ ان کو اس سبب سے کہتے تھے۔ کہ آپ نے ایک چھوٹی سی بلی پال رکھی تھی۔ اور ہر وقت اس کو اپنے ساتھ رکھتے تھے۔

ابو واقد حارثؓ بن عوف لیثی

آپ قدیم الاسلام لوگوں میں سے ہیں۔ اور اہل مدینہ

میں آپ کا شمار ہے۔ مگر معظمہ میں ایک سال تک رہے تھے۔ اور وہیں ۶۸ھ میں جب آپ کی عمر ۷۰ سال کی تھی انتقال کیا۔ اور مقام فخ یا فنیج میں دفن ہوئے۔

ابو عبس عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ بن جبیر انصاری حارثی

آپ کی کنیت ہی زیادہ تر مشہور ہے۔ غزوۂ بدر میں آپ شریک تھے۔

آپ نے ستر (۷۰) سال کی عمر پائی۔ عموماً رافع بن خدیج نے ان سے روایت کی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں ۳۴ھ کو انتقال کیا۔ اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

عبس میں عَ اور بَ مفتوح ہے۔

ابو جُہیم رضی اللہ عنہ

(جُ مضموم اور ہَ مفتوح کے ساتھ)

عبد اللہ ان کا نام ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن حارث بن صمہ انصاری ان کا نام ہے۔ صِمہ صِ مکسور اور مّ مشدد کے ساتھ۔

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ

آپ کا نام وہب بن عبد اللہ عامری ہے۔ سکونت کوفہ میں اختیار کر لی تھی۔ اور یہ چھوٹے صحابیوں میں سے تھے۔ کہتے ہیں کہ حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے۔ مگر انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حدیث سنی ہے اور روایت بھی کی ہے۔ آپ کا انتقال کوفہ میں ۷۴ھ میں ہوا۔ ان کے بیٹے عون اور اکثر صحابہ۔ تابعین نے ان سے روایت کی ہے۔

(جحیفہ جُ مضموم اور حَ مفتوح کے ساتھ ہے)۔

اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ انصاری خزرجی

آپ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی تھے۔ آپ ان چھ صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں تمام قرآن شریف حفظ کر لیا تھا۔ اُبی بن کعب تمام صحابہ میں سے زیادہ قرآن مجید کے قاری اور ان فقہا میں سے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہادی اسلام کی موجودگی میں ہی مدینہ منورہ میں فتوے دیا کرتے تھے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی کنیت ابو المنذر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو الطفیل تجویز کی تھی اور سید الانصار آپ کو اور سید المسلمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خطاب عطا فرمایا تھا۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ۱۹ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

اُسامہ بن زید بن حارثہ القضاعی

آپ کی والدہ کا نام برکہ ہے۔ جن کی کنیت اُم ایمن تھی۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کھلائی تھیں۔ یعنی حضور سرور کائنات کے والد ماجد جناب عبد اللہ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔

اور اُسامہؓ اسکے بیٹے خاص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آزاد کردہ غلام تھے جب حضور کا وصال ہوا ہے تو اسامہؓ کی عمر بیس برس کی تھی۔ بعض مورخین نے آپکی عمر کے متعلق اختلاف بھی کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد وادی القرٰی میں جاکر وفات پائی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ۵۴ھ میں آپ نے رحلت فرمائی۔ ابن عبدالبر کا قول ہے کہ یہ روایت میرے نزدیک صحیح ترین ہے۔ اکثر اشخاص نے جناب اُسامہؓ موصوف سے روایت حدیث کی ہے۔

اُسیدؓ بن حضیر انصاری اوسی

آپ اُن فتنا فان اسلام میں سے ہیں جو بیعت عقبۂ ثانیہ میں موجود تھے۔ جناب اُسید عقبہ والی رات کو نقیب مقرر کئے گئے تھے۔ عقبۂ اولی اور عقبۂ ثانیہ میں ایک سال کی تفاوت ہے۔ غزوۂ بدر اور اُسکے بعد کے غزوات میں بھی آپ شریک ہوتے رہے ہیں۔ اور اکثر صحابہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے ۲۰ھ کو مدینہ منورہ میں آپکا انتقال ہوا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

اشعثؓ بن قیس بن معدیکرب

آپ کی کنیت ابو محمد کندی ہے۔ آپ بنی کندہ کے رؤسا میں سے تھے ۱۰ھ میں بنی کندہ کو لے کر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے۔ ایام جاہلیت میں آپکی قیم آپ کی فرمانبردار تھی۔ قبول اسلام کے بعد بھی آپ کی وجاہت ظاہری میں فرق نہیں آیا۔ جب حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا تو یہ مرتد ہو گئے تھے لیکن حضرت صدیق اکبرؓ کے عہد خلافت میں آپ کی جانبازانہ مساعی کے باعث اشعث دوبارہ مسلمان ہوگئے۔ اور کوفہ کی سکونت اختیار کرلی۔ بالآخر ۴۰ھ کو کوفہ ہی میں وفات پائی۔ حضرت حسن علیہ السلام بن حضرت علی المرتضےٰ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

انسؓ بن مالک بن نضر

آپ کی کنیت ابو حمزہ خزرجی ہے۔ اور آپ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے خدام خاص میں سے تھے آپ کی والدہ کا نام ام سلیم بنت ملحان ہے جب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا۔ تو اُس وقت جناب انسؓ کی عمر دس سال تھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مدینہ منورہ کو چھوڑ کر خلق اللہ کو اپنے فیضان علوم سے مستفیض کرنیکے لئے بصرہ تشریف لیگئے۔ باقی تمام عمر آپ نے بصرہ ہی میں بسر کی۔ اور تمام صحابہ کے بعد ۹۱ھ میں وفات پائی بعض مورخین نے آپکی عمر ایک سو تین (۱۰۳) سال لکھی ہے اور بعض نے نوے (۹۰) سال۔ ابن عبداللہ بھی موخرالذکر روایت کی تصدیق کرتے ہیں۔

جناب انسؓ نہایت کثیر الاولاد ہوئے ہیں بعض کے نزدیک ایک سو (۱۰۰) کے قریب آپ کے

بچے تھے۔ اور بعض کے نزدیک آپ کی تین بیٹیاں اور دو بیٹے تھے۔ یہ بات پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی کہ آپ کی بیویاں کس قدر تھیں۔ اکثر لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ موصوف سے روایت حدیث کی ہے

العلاء الحضرمیؓ آپ کا نام عبداللہ ہے۔ آپ حضر موت کے باشندے تھے۔ آپ کو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عامل بحرین مقرر فرمایا تھا۔ حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے بھی آپ کو اس عہدہ پر بحال رکھا یہاں تک کہ ۱۴ھ میں آپ وفات پا گئے۔ سائب بن یزید نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

اسماءؓ بنت ابوبکر صدیقؓ ذات النطاقین آپ کا لقب ہے۔ کیونکہ جس رات حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کی نیت سے نکلے ہیں اس رات انہوں نے اپنے نطاق یعنی کمر بند کو پھاڑ کر نصف سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشک اور نصف سے آپکا سامان سفر باندھا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ آدھے سے انہوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا اسباب باندھا تھا۔ اور آدھا اپنے کام میں رکھا تھا۔

اسماء موصوفہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی والدہ ہیں۔ مکہ معظمہ میں اوّل ہی اوّل اسلام لائی تھیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ سترہ آدمیوں کے اسلام لانے کے بعد یہ مسلمان ہوئی تھیں اور اپنی ہمشیرہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے دس سال بڑی تھیں۔ آپ کا انتقال ۷۳ھ میں آپ کے بیٹے عبداللہ بن زبیرؓ کے قتل کے دس یا بیس دن بعد ہوا۔ جو بیٹے کی محبت کی دلیل ہے۔ اکثر لوگوں نے حضرت اسماءؓ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ نے سو سال کی عمر پائی ہے۔

اُمّ الفضل لبابہؓ بنت حارث عامریہ آپ اُم المؤمنین حضرت میمونہؓ کی ہمشیرہ ہیں۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب کی بیوی ہیں ان سے بہت اولاد ہوئی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہی عورت حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے بعد ایمان لائی تھیں۔ اُم الفضل نے حضرت رسالتمآبؐ سے اکثر احادیث روایت کی ہیں۔

اُم قیسؓ بنت محصن اسدیہ آپ عکاشہؓ کی ہمشیرہ ہیں۔ قدیم زمانہ میں یہ مکہ مکرمہ میں ایمان لائی تھیں۔ اور حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت سے بھی مشرف ہوئی تھیں۔ مدینہ منورہ میں انہوں نے بھی ہجرت کی تھی۔

اُم ہانیؓ آپ کا نام فاطمہ بنت ابی طالب ہے۔ اور آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ہمشیرہ ہیں۔ ہبیرہ بن ابی ذہب ان کے شوہر تھے۔

ام ہانی سے اکثر لوگوں نے جنہیں حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ بھی ہیں روایت کی ہے۔

ام حبیبہ ام المومنین

نام انکا رملہ بنت سفیان بن صخر بن حرب ہے۔ والدہ ان کی صفیہ بنت ابی العاص حضرت عثمانؓ کی پھوپھی تھیں۔ آنحضرت صلعم نے ان سے کس جگہ اور کس وقت نکاح کیا تھا اس میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ انکا نکاح حضرت رسالتمآب سے حبشہ میں ہوا تھا۔ اور نجاشی نے باندھا تھا۔ چار سو دینار اور بعض کہتے ہیں کہ چار ہزار دینار مہر کے اپنے پاس سے دیئے تھے۔ پھر حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے شرجیل بن حسنہ کو بھیجکر انکو بلوایا تھا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ حضرتؐ نے ان سے مدینہ منورہ ہی میں نکاح فرمایا تھا اور حضرت عثمانؓ نے نکاح باندھا تھا۔ اور یہی صحیح بھی معلوم ہوتا ہے۔

حضرت ام حبیبہؓ نے ۴۴ھ میں انتقال فرمایا۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

ام العلاء انصاریہؓ

اہل مدینہ میں آپ کی حدیث معتبر مانی جاتی ہے۔ آپ کے بیٹے خارجہ بن زید نے آپ سے روایت کی ہے۔ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی بیماری میں انکی مزاج پرسی اور عیادت کے لئے تشریف لیگئے تھے۔

ام عطیہ نسیبہ بنت کعبؓ

بعض آپ کو بنت حارث انصاریہ کہتے ہیں۔ انہوں نے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ ام عطیہ بڑی بزرگ صحابیہ تھیں۔ اور اکثر غزوات میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک جہاد بھی ہوئی تھیں۔ بیماروں کی تیمارداری اور زخمیوں کی خبرگیری کرتی تھیں آپ سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

ام شریک انصاریہؓ

یہ وہی ہیں۔ جن کا ذکر فاطمہ بنت قیس نے کتاب العدۃ میں کیا ہے کہ حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا۔ کہ تم ام شریک کے گھر میں عدت بیٹھ لو۔ اور بعض کہتے ہیں کہ جن کو حضور علیہ السلام نے عدت میں بیٹھنے کا حکم فرمایا تھا وہ ام شریک اولی تھیں لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ پہلی ام شریک قرشیہ بنی لوئی بن غالب میں سے ہیں۔ اور یہ انصاریہ ہیں۔ فاطمہ بنت قیس کی حدیث کی بعض روایتوں میں آیا ہے کہ ام شریک عقبہؓ کی زوجہ تھیں۔

ام سلمہؓ

آپ ام المومنین ہند بنت امیہ ہیں۔ حضرت سے پہلے ابوسلمہؓ کے پاس تھیں پھر جب انکا انتقال ہوگیا تو ۴ھ اور بقول بعض ۳ھ میں حضرت نے اسی سال میں کہ جسمیں ابوسلمہؓ نے انتقال کیا تھا ان سے نکاح کیا۔ حضرت ام سلمہ کی وفات ۵۹ھ میں ہوئی۔ اور آپ جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ آپ کی عمر چوراسی سال کی تھی۔ ابن عباسؓ

فاطمہ اور زینب انکی بیٹی اور عمران کے بیٹے نے آپ سے روایت کی ہے۔

اُمّ حرام بنت ملحان بن خالد نجاریہ آپ اُمّ سلیم کی خواہر ہیں۔ مشرف باسلام ہو چکنے کے بعد آپ نے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم اکثر انکے مکان پر دوپہر کے وقت استراحت فرماتے تھے۔ اُمّ حرام عبادہ بن صامت کی زوجہ تھیں۔ اور حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں جب ملک روم پر جہاد کے لئے فوج کشی ہوئی تو یہ بھی اپنے خاوند کے ساتھ جہاد میں شریک تھیں وہیں آپکا انتقال ہوا۔ آپ کا مزار شہر قبرس میں موجود ہے آپ کے بھانجے انس بن مالک اور انکے خاوند عبادہ نے ان سے روایت کی ہے ابن عبد البرؒ کہتے ہیں کہ مجھکو سوائے انکی کنیت کے انکا نام صحیح طور پر نہیں معلوم ہوا۔ ملحان کی میم مکسور ہے اور لام ساکن۔

اُمّ خالد بن سعید بن عاصؓ امویہ آپ کی کنیت آپ کے نام سے زیادہ مشہور ہے آپ کی ولادت حبشہ میں ہوئی۔ جہاں سے بچپن ہی میں اُنہیں والدین لے کر مدینہ منوّرہ میں چلے آئے تھے۔ اور زبیر بن عوام نے ان سے شادی کی تھی۔ بہت لوگوں نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

اُمّ کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط آپ مکہ معظمہ میں مشرف باسلام ہوئی تھیں۔ اور پیدل ہجرت کر کے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت سے سعادت اندوز ہوئی تھیں۔ چونکہ مکہ معظمہ میں ان کا کوئی شوہر نہ تھا اسلئے مدینہ منورہ میں انکی زید بن حارثہ سے شادی کر دی گئی تھی۔ اور جب وہ غزوۂ موتہ میں شہید ہو گئے تو زبیر بن عوام نے ان سے شادی کر لی۔ اور پھر جب اُنہوں نے انکو طلاق دے دی تو عبد الرحمن بن عوف نے ان سے نکاح کر لیا اور اُنہیں سے انکے ال ابراہیم اور حمید پیدا ہوئے۔ پھر جب عبد الرحمن بھی وفات پا گئے تو عمرو بن عاص نے ان سے نکاح کر لیا۔ چند مہینے انکے پاس رہ کر آپ وفات پا گئیں۔ اُمّ کلثوم ماں کی طرف سے حضرت عثمانؓ کی بہن ہیں۔ آپ سے انکے بیٹے حمید وغیرہ نے روایت کی ہے۔

براء بن عازب ابو عمارہ انصاری حارثی آپ کوفہ میں وارد ہوئے اور آپ ہی نے ۲۴ھ میں شہر کوفہ فتح کیا۔ آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے ساتھ جنگ جمل اور جنگ صفین اور جنگ نہروان میں شریک ہوئے ہیں کوفہ ہی میں مصعب بن زبیر کے زمانہ میں آپ نے وفات پائی۔ اکثر لوگوں نے آپسے حدیث

شریف روایت کی ہے۔

بُریدہ بن حصیب اسلمیؓ اگرچہ آپ غزوۂ بدر سے قبل اسلام لائے تھے لیکن شریک جہاد نہ ہوئے۔ بیعت رضوان میں ضرور موجود تھے آپ دراصل مدینہ منورہ کے باشندے تھے۔ مگر بعد میں بصرہ تشریف لیگئے تھے۔ پھر وہاں سے خراسان کو چلے گئے اور وہیں شہر مرو میں ۶۲ھ کو یزید بن معاویہ کے عہد میں وفات پائی۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

ثابتؓ بن ضحاک آپ کی کنیت ابو زید انصاری خزرجی ہے۔ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے (مقام حدیبیہ میں درخت کے نیچے) حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر وہ بیعت کی تھی جو بیعت رضوان کے نام سے مشہور ہے مگر آپ اسوقت کمسن تھے۔ فتنہ ابن زبیر کے موقع پر آپ نے وفات پائی۔

جابر بن عبداللہ رضؓ آپ کی کنیت ابو عبداللہ انصاری سلمی ہے۔ آپ مشہور صحابہ میں ہیں۔ اور کثرت کے ساتھ احادیث آپسے روایت کی گئی ہیں۔ غزوۂ بدر کے بعد حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ اٹھارہ ۱۸ غزوات میں شریک ہوئے۔ اور آخر شام و مصر میں تشریف لے گئے۔ اخیر عمر میں آپ کی بصارت جاتی رہی۔ آپ کی وفات چورانوے (۹۴) سال کی عمر میں ۷۴ھ میں ہوئی۔

جبیر بن مطعم رضؓ آپ کی کنیت ابو محمد قرشی نوفلی ہے۔ آپ فتح مکہ سے قبل اسلام لائے تھے۔ اور مدینہ منورہ کی سکونت اختیار کرلی تھی۔ یہانتک کہ ۵۴ھ میں وہیں انتقال فرمایا۔ آپ تمام قریش سے زیادہ قریش کا نسب جانتے تھے۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

جریرؓ بن عبداللہ آپ کی کنیت ابو عمرو ہے۔ جس سنہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا ہے اُسی سنہ میں آپ اسلام لائے تھے۔ آپ خود کہتے تھے کہ میں حضور کے وصال سے چالیس روز قبل اسلام لایا تھا۔ کچھ عرصہ بعد کوفہ چلے گئے تھے۔ اور ایک عرصہ دراز تک وہاں رہ کر پھر قرقیسیا چلے گئے۔ اور آخر وہیں ۵۱ھ میں وفات پائی۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

جویریہؓ بنت حارث حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو غزوہ مریسیع یعنی غزوۂ بنی مصطلق میں اسیر کیا تھا اور یہ ثابت بن قیس کے حصے میں آئی تھیں۔ اُنھوں نے ان سے مکاتبت کرلی تھی جسکو حضور سرور کائنات صلی اللہ

علیہ وسلم نے ادا کرکے انکو آزاد کردیا بعد ازاں ان سے نکاح کرلیا۔ کہتے ہیں کہ پہلے آپکا نام برہ تھا جسے بدل کر حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے جویریہ رکھا آپ کی وفات ربیع الاول ۵۶ھ میں ہوئی۔ آپ نے ۶۵ سال کی عمر پائی۔ ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ اور جابرؓ نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

حارثہ بن وہب خزاعیؓ آپ والدہ کی طرف سے عبد اللہ بن عمر خطاب رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ اور کوفیوں میں انکا شمار ہے۔ ابو اسحاق سبیعی نے آپ سے روایت کی ہے۔

حذیفہ بن یمانؓ یمان کا نام حِسْل ہے اور لقب یمان۔ حذیفہؓ کی کنیت ابو عبد اللہ عبسے ہے۔ آپ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار تھے۔ حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عمرؓ فاروق ابو درداءؓ وغیرہ صحابہ اور تابعین نے ان سے روایت کی ہے۔ آپ نے حضرت عثمانؓ کی شہادت کے چالیس یوم بعد شہر مدائن میں ۳۵ھ یا ۳۶ھ کو وفات پائی۔

حسّان بن ثابتؓ آپ کی کنیت ابو الولید انصاری خزرجی ہے۔ آپ حضرت رسالتمآبؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے شاعر خاص ہیں۔ آپ عرب کے نامور شعرا میں سے ہیں۔ ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ تمام اہل عرب کا اس بات میں اتفاق ہے کہ اہل المدر میں سب سے بڑے شاعر حسان ہیں۔ اور حضرت عمرؓ ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے روایت کی ہے۔ آپ کی عمر ایک سو بیس (۱۲۰) سال کی ہوئی ہے۔ جس میں سے نصف عمر زمانہ جاہلیت میں گزری ہے اور باقی نصف عمر اسلام میں۔ آپکی وفات حضرت علیؓ کے عہد خلافت میں ۴۰ھ کو ہوئی۔

حکیم بن حزامؓ آپ کی کنیت ابو خالد قرشی ہے۔ اور آپ اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہؓ کے بھتیجے ہیں۔ واقعۂ عام الفیل سے ۱۳ سال قبل مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے (ایام جاہلیت اور زمانہ اسلام) دونوں حالتوں میں آپ قریش کے بزرگ اور شریف سمجھے جاتے تھے۔ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے۔ اور مدینہ منورہ میں ۵۴ھ کو آپ نے ایک سو بیس (۱۲۰) سال کی عمر میں وفات پائی۔

آپ بہت بڑے عاقل فاضل اور متقی تھے۔ آپ پہلے مؤلفۃ القلوب میں سے تھے لیکن نہایت خوبی کے ساتھ اسلام لائے۔ ایام جاہلیت میں آپ نے سو غلام آزاد کئے تھے اور سو اونٹوں پر بوجھ لادا تھا۔ ایک گروہ نے آپ سے حدیث روایت کی ہے۔

حویصہ بن مسعود بن کعب انصاری حارثی آپ محیصہ کے بھائی ہیں اور محیصہ آپ سے عمر میں بڑے تھے۔ غزوۂ احد اور خندق کے بعد کی تمام جنگوں میں جناب حویصہ شریک تھے۔ محمد بن سہل وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

حفصہ بنت عمرؓ آپ ام المومنین ہیں۔ آپ کی والدہ زینب بنت مظعون تھیں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے آپ خنیس بن حذافہ سہمی کے نکاح میں تھیں۔ اور انہیں کے ساتھ ہجرت کر کے غزوۂ بدر کے بعد مدینہ منورہ میں آئی تھیں۔ پھر جب ان کا انتقال ہو گیا تو حضرت عمرؓ نے ان کا حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عثمانؓ سے ذکر کیا۔ لیکن ان میں سے کسی نے قبول نہ کیا۔ لہٰذا ان کو حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے بذات خود ششتہ میں قبول فرمایا۔ ایک دفعہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے ناخوش ہو کر خلوت گزیں ہو گئے تو یہ غلط فہمی پھیل گئی کہ آپ نے انہیں طلاق دے دیا ہے مگر حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا تو طلاق کا ذکر تک نہ آیا۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم بدستور سب کے پاس جاتے رہے۔ اکثر صحابہؓ و تابعین نے حضرت حفصہؓ سے روایت حدیث کی ہے۔ ساٹھ سال کی عمر میں ۴۵ھ کو آپ نے وفات پائی۔

خبابؓ بن ارث آپ کی کنیت ابو عبد اللہ تیمی ہے۔ ایام جاہلیت میں آپ غلام ہو گئے تھے اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دار الارقم میں داخل ہونے سے پہلے مسلمان بھی ہو گئے تھے۔ بنو خزاعہ میں سے ایک عورت نے آپ کو خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ آپ بھی ان لوگوں میں سے ہیں۔ جنکو راہ خدا میں تکالیف اور ایذائیں دی گئی ہیں۔ اور انہوں نے صبر کیا ہے۔ آخر آپ نے کوفہ کی رہائش اختیار کر لی تھی۔ تہتر (۷۳) سال کی عمر میں ۳۷ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

خولہ بنت حکیم آپ عثمانؓ بن مظعون کی بیوی اور بڑی نیک سیرۃ عورت تھیں۔ ایک جماعت نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

رافع بن خدیج ابو عبد اللہ مدنی انصاری آپ کی کنیت ہے۔ غزوۂ احد میں آپ کو ایک تیر لگا تھا حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

"قیامت کے روز میں تمہارا گواہ ہوں گا۔"

عبد الملک بن مروان کے عہد میں ۷۳ھ کو اسی زخم کے پھٹنے سے آپکا انتقال ہوا۔ عمر آپ کی کل چھیاسی (۸۶) سال کی ہوئی ہے۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

(خدیج کی خ مفتوح اور د مکسور ہے)۔

رافع بن مکیث جہنی

آپ واقعہ حدیبیہ میں موجود تھے۔ آپ کے دونوں بیٹوں بلال اور حارث نے آپ سے روایت کی ہے۔ (مکیث کی م مفتوح اور ک مکسور اور ی ساکن ہے)۔

رفاعہ بن رافع

ابو معاذ زرقی انصاری آپ کی کنیت ہے۔ غزوۂ بدر و احد اور دیگر تمام جنگوں میں آپ شامل تھے۔ اور حضرت علیؓ کے ساتھ جمل و صفین میں بھی شریک تھے۔ حضرت معاویہؓ کے شروع زمانہ امارت میں آپکا انتقال ہوا ہے۔ آپ کے دونو بیٹوں عبید اور معاذ اور آپ کے بھتیجے یحییٰ بن خلاد نے آپ سے روایت کی ہے۔

ربیع بنت مسعودؓ

آپ صحابیہ انصاریہ اور بہت بڑی رفیع الشان خاتون گزری ہیں حدیث آپ کی اہل مدینہ اور اہل بصرہ کے پاس محفوظ ہے۔ (ربیع کی ر مضموم اور ب مکسور اور ی مشدد ہے)۔

زید بن خالد جہنی

آپ نے کوفہ میں سکونت اختیار کرلی تھی اور آخر میں ۷۸ھ میں وفات پائی۔ عمر آپ کی پچاس (۵۰) سال ہوئی ہے۔ عطاء بن یسار وغیرہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

زید بن ارقمؓ

آپ کی کنیت ابو عمر خزرجی ہے۔ کوفیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ کیونکہ سکونت آپ نے وہیں کی اختیار کرلی تھی۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے ۶۸ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

زبیرؓ بن عوام ابو عبداللہ قرشی

آپ کی والدہ صفیہ بنت عبدالمطلب اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ آپ بھی پہلے مسلمانوں ہی سے ہیں۔ سولہ سال کی عمر میں ایمان لائے۔ آپ کے چچا نے آپ کو دھوئیں میں بند کردیا تھا تاکہ اسلام کو ترک کردیں۔ مگر آپ نے اسلام کو ہرگز ترک نہ کیا۔ اور تمام غزوات میں شریک ہوتے رہے۔ اور آپ ہی پہلے شخص ہیں جنہوں نے راہ خدا میں تلوار اٹھائی ہے۔ یہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ احد میں ثابت قدم رہے۔ آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ حضرت زبیرؓ کا قد لمبا اور بدن چھریرا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ رنگ انکا مائل بہ گندم تھا اور بال بہت تھے اور رخسار نازک تھے۔ عمرو بن جرموز سقوان نے آپ کو بصرہ میں ۳۶ھ کو شہید کیا۔ اور وادی السباع میں آپ دفن ہوئے پھر وہاں سے بصرے میں منتقل کئے گئے۔ مزار آپ کا مشہور ہے۔ عمر آپ کی چونسٹھ سال کی ہوئی۔ آپ کے بیٹے عبداللہ اور عروہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

زینب بنت جحش

آپ اُمّ المؤمنین یعنی حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ آپکی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب حضرت کی پھوپھی تھیں پہلے انکے خاوند زید بن حارثہ تھے۔ مگر جب اُنھوں نے ان کو طلاق دے دی تب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود ان سے نکاح کر لیا۔ اور حضور علیہ السلام کے بعد حضرت کی بیبیوں میں سب سے پہلے آپ نے وفات پائی۔

جناب زینب کا اصلی نام برہ تھا۔ بعد میں حضور علیہ السلام نے انکا نام زینب رکھا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ آپ کی شان میں فرماتی تھیں کہ زینب سے دینداری اور تقویٰ اور سچ بولنے میں کوئی عورت بڑھ کر نہ تھی۔ یہ سب سے زیادہ اپنے قرابت والوں سے ملتی تھیں اور خدا کی راہ میں بہت صدقہ دیتیں۔ اور خداوند تعالیٰ کے حضور میں تقرب حاصل کرنیکے لئے اپنی جان کو نیک کاموں میں لگاتی تھیں۔ آپکا انتقال مدینہ منورہ میں سنہ ۲۰ یا سنہ ۲۱ھ کو ہوا۔ عمر آپ کی ۵۳ برس ہوئی ہے۔ حضرت عائشہؓ اور اُمّ حبیبہؓ نے آپ سے روایت کی ہے۔

زرارہؓ بن ابی اوفےٰ

(تابعین) ابو حاجبؒ حرشی قاضی بصرہ۔ ابن عباسؓ وغیرہ اکثر صحابہ سے آپنے روایت کی ہے۔ منجملہ اور روایتوں کے ایک روایت یہ ہے کہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم خداوند تعالیٰ کو تمام اعمال سے زیادہ محبوب کونسا عمل ہے؟ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اَلْحَالُ الْمُرْتَحِلُ"۔ اُس شخص نے عرض کی کہ یا نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حَالُ الْمُرْتَحِلْ" کون شخص ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ وہ شخص ہے کہ جو قرآن شریف کو اول سے پڑھنا شروع کرے اور جب آخر پر پہنچے تو اول سے پھر شروع کر دے قتادہؓ اور عوفؒ وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے۔ ایک دفعہ آپ نماز میں امام تھے اور قرأت پڑھ رہے تھے۔ جسوقت اس آیت پر پہنچے "فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ" تو ایک چیخ مار کر بیہوش ہوگئے اور ساتھ ہی رُوح پرواز کر گئی۔ یہ واقعہ سنہ ۹۳ھ میں بزمانہ ولید بن عبدالملک ہوا۔

سائبؓ بن یزید

آپ کی کنیت ابو یزید کندی ہے۔ سنہ ۲ھ میں آپ پیدا ہوئے۔ اور حجۃ الوداع میں اپنے والد کے ساتھ موجود تھے۔ اسوقت آپ کی عمر سات سال تھی۔ زہری اور محمد بن یوسف نے آپ سے روایت کی ہے۔ سنہ ۸۰ھ میں آپکا انتقال ہوا۔

سمرۃؓ بن جندب فزاری

یہ انصار کے حلیف تھے۔ اور اُن حفاظ میں سے تھے جنھوں نے حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت روایت

کی ہے۔ اور سمُرہ موصوف سے بھی اکثر لوگوں نے روایت کی ہے۔ آپ کا انتقال بصرہ میں ۵۹ھ کو ہوا۔

سعدؓ بن ابی وقاص

آپ کی کنیت ابُو اسحاق ہے۔ اور آپ کے والد کا نام مالک بن وہب زہری قرشی ہے۔ حضرت سعد بھی عشرہ مبشرہ میں داخل ہیں۔ کہتے ہیں کہ آپ تیسرے مسلمان ہیں۔ اور اوّل ہی اوّل جبکہ آپ کی سترہ سال کی عمر تھی۔ آپ اسلام لائے ہیں۔

خدا کے راستے میں انہی نے سب سے پہلے تیر مارا ہے۔ تمام غزوات میں آپ شریک ہوتے رہے ہیں۔ آپ کی قبولیتِ دعا مشہور تھی۔ اور لوگ اسی وجہ سے اُن سے خوف کھاتے تھے۔ کیونکہ انکو ڈر تھا کہ کہیں آپ بد دعا نہ کریں۔ اور اسکا سبب یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لئے دعا فرمائی تھی کہ "یا الٰہی! تو انکے تیر کو نشانہ سے خطا نہ کیجیو۔ اور انکی دعا کو قبول فرمائیو"۔ انکے اور زبیرؓ کے واسطے حضور علیہ السلام نے اپنے والدین کو جمع فرمایا تھا۔ یعنی ان میں سے ہر ایک کو آپؐ نے فرمایا تھا کہ "ارم فداك ابی و اُمّی" (یعنی تیر مار! تجھ پر میرے ماں باپ فدا ہوں" جو اِن دونوں کے سوا اور کسی سے نہیں فرمایا۔ حضرت سعد پستہ قد اور فربہ اندام تھے۔ تمام بدن پر بال بھی تھے۔ مدینہ منورہ کے قریب اپنے مکان میں ہی آپکا انتقال ہوا۔ وہاں کے لوگ آپ کو کندھوں پر اُٹھا کر مدینہ منورہ میں لیگئے اور مروان بن حکم نے جو اِن دنوں مدینہ کا والی تھا آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور ۵۵ھ میں آپ جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ ستر برس چند مہینے آپ کی عمر تھی۔ تمام عشرہ مبشرہ میں سب سے پیچھے آپ ہی کا انتقال ہوا ہے۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے انکو کوفہ کا والی بنا دیا تھا۔ اکثر صحابہ اور تابعین نے آپ سے روایت کی ہے۔

سعیدؓ بن زید

آپ کی کنیت ابوالاعور عدوی قرشی ہے۔ آپ بھی عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ پہلے ہی زمانہ میں اسلام لائے۔ اور تمام مواقع میں حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ سوائے غزوۂ بدر کے کہ اُسوقت آپ طلحہؓ بن عبداللہ کے ساتھ قافلۂ قریش کی خبر لینے گئے ہوئے تھے۔ مگر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت میں سے آپ کو بھی حصہ دلوادیا۔ حضرت عمرؓ کی ہمشیرہ فاطمہ آپ کی زوجہ تھیں جنکی وجہ سے حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے تھے۔ سعیدؓ موصوف کا رنگ گندم گون اور قد لمبا تھا۔ آپکا انتقال مقام عقیق میں ہوا۔ وہاں سے آپکا جنازہ اُٹھا کر مدینہ منورہ میں لائے۔ جنت البقیع میں ۵۱ھ کو مدفون ہوئے۔ آپ کی عمر ستر سال سے کچھ زیادہ تھی۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

سفیان بن ابی زہیر ازدی شنوی آپ کی حدیث اہل حجاز کے پاس محفوظ ہے۔ ابن زبیر وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

سُلیمان بن صُرد آپ کی کنیت ابو المطرف خزاعی ہے۔ آپ بہت بڑے نیک اور فاضل صحابہ تھے جب مسلمان کوفہ میں گئے۔ تو انہوں نے بھی وہیں کی رہائش اختیار کر لی۔ آپکی عمر تقریباً ۹۳ سال کی تھی (صُرد میں ص مضموم اور ر مفتوح ہے)۔

سلمہ بن الاکوع آپ کی کنیت ابو مسلم اسلمی مدنی ہے۔ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ آپ بہت بڑے زبردست شجاع تھے۔ آپ کی وفات ۷۴ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ عمر تقریباً اسی (۸۰) سال کی تھی۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

سلمان فارسیؓ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ آپ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں۔ اصل آپ کی فارس کی قوم رامہرمز میں سے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ اصل میں اصفہان کے ایک گاؤں کے جسکو جے کہتے ہیں رہنے والے تھے۔ اور مذہب کی تلاش میں گھر سے نکلے تھے۔ پہلے انہوں نے نصرانیت کا دین اختیار کیا اور اس مذہب کی تمام کتابیں پڑھیں۔ اور بڑی بڑی مشقتوں پر صبر کیا۔ پھر اسکے بعد عرب کی ایک قوم نے انکو پکڑ کر ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ اور اس نے ان سے مکاتبہ کر لیا کہ پھر حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مکاتبہ کے ادا کرنے میں انکی امداد فرمائی۔ اور پھر حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں آگئے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام سے پہلے یہ قریباً دس آقاؤں کے پاس رہ چکے تھے۔ جب حضور علیہ السلام مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو سلمان مسلمان ہو گئے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ "سلمان ہمارے اہلبیت سے ہے" اور یہ سلمانؓ ان لوگوں میں سے تھے جنکی جنت مشتاق ہے۔ عمر بھی آپکی دوسو پچاس اور بعض کہتے ہیں تین سو پچاس سال تھی۔ مگر پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔ حضرت سلمان بجز اپنی کمائی کے اور کچھ نہ کھاتے تھے۔ اور جو کچھ ان کو ملتا تھا وہ لوگوں کو دیتے تھے۔ مناقب اور فضائل آپ کے کثرت سے ہیں۔ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کی بہت تعریف فرمائی ہے۔ آپ کی وفات شہر مدائن میں ۳۵ھ میں ہوئی۔ حضرت انسؓ اور ابو ہریرہؓ وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

سہل بن سعد ساعدی انصاری آپکی کنیت ابو العباس ہے۔ پہلے آپکا نام حزن تھا۔ بعد میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے نسبل رکھا جب حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ تو انکی عمر پندرہ سال کی تھی۔ اور جب حضرت سہل کی وفات ہوئی۔ تو انکی عمر اکانوے (۹۱) سال تھی۔ بعض کہتے ہیں کہ انکی سو سال تھی۔ آپ کے بیٹے عباسؓ اور زہریؓ اور ابو حازم نے آپ سے روایت کی ہے۔ مدینہ منورہ کے صحابہ میں سب کے پیچھے آپکا انتقال ہوا ہے۔

سہلؓ بن ابی حثمہ

آپ کی کنیت محمد ہے۔ اور بعض ابو عمارہ انصاری اوسی کہتے ہیں۔ آپ ۳ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ اور کوفہ کی رہائش اختیار کرلی تھی۔ مگر اہل مدینہ میں آپکا شمار ہے۔ اور وہیں آپ کی وفات ہوئی۔ مصعبؓ بن زبیر کے زمانہ میں اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

شدادؓ بن اوس

آپکی کنیت ابو یعلیٰ انصاری ہے۔ اور آپ حضرت حسانؓ بن ثابت کے بھتیجے ہیں۔ چونکہ آپ نے بیت المقدس میں سکونت اختیار کرلی تھی اسلئے آپکا شمار اہل شام میں کیا جاتا ہے۔ ۵۸ھ کو شام ہی میں آپ کی وفات ہوئی اسوقت آپکی عمر ۷۵ سال تھی۔ عبادہ بن صامت اور ابو درداء کا قول ہے کہ شدادؓ ان میں سے تھے جنکو فیاض ازل کی طرف سے علم و حلم دیا گیا تھا۔

صعبؓ بن جثامہ لیثی

آپ ودان اور ابواء جو زمین حجاز میں واقع ہیں اس میں رہتے تھے۔ حدیث آپ کی اہل حجاز کے پاس محفوظ ہے۔ عبد اللہ بن عباسؓ وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عہد خلافت میں آپکی وفات ہوئی (جثامہ کی ج مفتوح اور ث مشدد ہے)۔

صفیہؓ بنت حیی بن اخطب

آپ بنی اسرائیل میں سے ہیں۔ اور حضرت ہارون کی اولاد ہیں۔ آپ کنانہ بن ابی الحقیق کی بیوی تھیں۔ مگر جب غزوہ خیبر میں (جو محرم ۷ھ کو ہوا) کنانہ قتل ہوگیا اور صفیہ اسیر ہوکر آئیں تو حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے نکاح سے مشرف فرمایا۔ کہتے ہیں کہ آپ دحیہ بن خلیفہ کلبی کے حصہ میں آئی تھیں۔ لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو ان سے سات غلاموں کے بدلے میں خرید لیا تھا۔ جسکے بعد حضور علیہ السلام نے انکو آزاد کر کے نکاح کرلیا۔ اور انکی آزادی ہی کو بطور مہر قرار دیا۔

آپ کی وفات ۵۰ھ کو ہوئی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ انسؓ اور ابن عمرؓ وغیرہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ (حیی میں ح مضموم اور پہلی ی مفتوح اور دوسری ی مشدد ہے)۔

صفیہؓ بنت شیبہ حجبی

بعض کہتے ہیں کہ حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ نے دیکھا ہے اور بعض اختلاف کرتے ہیں کہ نہیں دیکھا میمون بن مہران وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

طلحہؓ بن عبیداللہ

آپ کی کنیت ابو محمد قرشی ہے۔ اور آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اسلام آپ کا قدیمی ہے۔ تمام غزوات میں آپ شریک رہے ہیں بجز غزوۂ بدر کے کہ اس میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سعید بن زید کے ساتھ لشکر قریش کی خبر لینے کو بھیجا تھا۔ جو سفیان بن حرب کی ماتحتی میں آرہا تھا۔ حضرت طلحہؓ نے غزوۂ احد میں اپنے جسم پر زخم کھا کر حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی تھی۔ بعض کہتے ہیں کہ چوبیس زخم آپ نے کھائے تھے۔ اور ایک انگلی بھی آپ کی بیکار ہوگئی تھی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ پچھتر (۷۵) زخم اُسدن حضرت طلحہ کو تیر وتلوار اور نیزہ کے لگے تھے۔ حضرت طلحہؓ کا رنگ گندم گوں تھا۔ اور بال اُن کے نہ تو بہت گھونگریالے تھے اور نہ بہت سیدھے تھے۔ چہرہ آپ کا نہایت حسین تھا۔

جمل کی لڑائی میں جمعرات کے دن ۲ جمادی الآخر ۳۶ھ کو آپ شہید ہوئے۔ عمر آپ کی چونسٹھ (۶۴) سال تھی۔ بصرہ میں آپ مدفون ہوئے۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

عبدالرحمٰنؓ بن ابی بکر صدیقؓ

آپکی والدہ اُم رومان حضرت عائشہ صدیقہؓ کی والدہ ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ اسلام لائے تھے اور اچھا اسلام لائے تھے۔ حضرت صدیق اکبرؓ کی اولاد میں سب سے بڑے آپ ہی ہیں حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حفصہؓ وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے۔ ۵۳ھ میں آپ نے وفات پائی ہے۔

عبداللہؓ بن ابی اوفیٰ

اوفیٰ کا نام علقمہ بن قیس اسلمی ہے۔ خیبر اور حدیبیہ اور انکے بعد کے تمام غزوات میں آپ شریک حال تھے۔ اور مدینہ منورہ ہی میں رہتے تھے۔ پھر جب حضور علیہ السلام کا وصال ہو گیا تو آپ کوفہ میں تشریف لیگئے۔ کوفہ میں سب صحابیوں سے آخر آپ ہی کا انتقال ہوا ہے۔ شعبی وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے۔ ۸۶ھ میں آپ نے وفات پائی ہے۔

عبداللہؓ بن عدی قرشی زہری

حجاز والوں میں آپ کا شمار ہے۔ آپ قدید اور عسفان کے درمیان کسی مقام میں جا بیٹھے

تھے ابوسلمہؓ بن عبدالرحمٰن اور محمد بن جبیرؓ نے آپ سے روایت کی ہے۔

عبداللہ بن ابی بکر صدیقؓ

غزوۂ طائف میں آپ حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے شروع عہد خلافت میں یعنی سلاھ میں ابو محجن ثقفی کے تیر سے شہید ہوئے۔ آپ قدیم الاسلام ہیں۔

عبداللہ بن زبیرؓ

کنیت آپ کی ابوبکر اسدی قرشی ہے۔ اور یہ کنیت آپکی خاص حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے آپکے نانا ابوبکرؓ کی کنیت پر رکھی تھی۔ اور انہیں کے نام پر انکا نام بھی رکھا گیا تھا۔ مہاجرین میں سب سے پہلے ۱ھ میں مدینہ منورہ کے اندر مسجد قبا میں جناب عبداللہ ہی پیدا ہوئے تھے۔ حضرت صدیق اکبرؓ انکے نانا نے انکے کان میں اذان کہی۔ اور انکے پیدا ہوتے ہی آپکی والدہ انکو حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائیں اور حضور علیہ السلام کی گود میں دے دیا حضور علیہ السلام نے کھجور منگا کر اپنے دہن مبارک میں چبا کے ان کے منہ میں دے دی۔ چنانچہ سب سے پہلے جو چیز انکے پیٹ میں پہنچی۔ حضور علیہ السلام کا لعاب مقدس تھا پھر حضور علیہ السلام نے آپکے حق میں دعائے برکت فرمائی۔ جناب عبداللہ کھوسے تھے۔ یعنی ڈاڑھی مونچھ کچھ نہ رکھتے تھے۔ نماز روزہ کے آپ بہت پابند تھے اور بڑے ذکی الطبع تھے۔ آپ کا رعب و دبدبہ بھی بہت بڑا تھا۔ اور حق بات ہی کو مانتے تھے۔ جن رشتوں میں قطع تعلق ہو گیا ہو انکو ملاتے تھے۔ جو اوصاف ان میں جمع تھے وہ اور کسی میں نہ تھے۔ آپ کے والد صاحب حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے محبان خاص میں سے تھے۔ اور آپ کی والدہ اسماؓ حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی تھیں۔ اور حضرت صدیق اکبرؓ آپکے نانا تھے۔ اور انکی دادی صفیہؓ حضرتؐ کی پھوپھی تھیں اور آپ کی خالہ حضرت عائشہ صدیقہؓ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ تھیں حضرت عبداللہؓ نے آٹھ سال کی عمر میں حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی ۶۴ھ میں آپکی بیعت خلافت کی گئی تھی اس سے قبل آپ خلیفہ کہلاتے تھے۔ اہل حجاز و یمن اور عراق و خراسان کے لوگ انکے مطیع تھے (سوائے بعض اہل شام کے) لوگوں کی جماعت کے ساتھ آپنے آٹھ حج کئے ہیں۔ حجاج بن یوسف نے مکہ مکرمہ میں آپ کو شہید کیا۔ اور تین روز تک برابر لاش کو لٹکائے رکھا۔ یہ واقعہ ۱۷ جمادی الثانی ۷۳ھ کا ہے۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن زید عاصم انصاری مازنی

غزوۂ احد میں آپ شریک تھے۔ اور بدر میں شریک نہ تھے۔ اور یہی وہ شخص ہیں

جنہوں نے وحشی بن حرب کی شرکت میں مسیلمہ کذاب کو قتل کیا۔ اور خود جنگ حرۃ کی لڑائی میں
سنہ ۶۳ھ کو شہید ہوئے۔ آپ کے بھتیجے عبادہ بن تمیم اور ابن المسیب رضی اللہ عنہ نے آپ سے روایت
کی ہے (عباد کی ب مشدد ہے)۔

عبداللہ بن عمر خطاب قرشی عدوی

آپ ایام طفولیت ہی میں اپنے والد کے ساتھ مکہ مکرمہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے
غزوۂ بدر میں آپ موجود نہ تھے۔ غزوۂ اُحد کی شرکت میں اختلاف ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ غزوۂ
خندق میں سب سے پہلے آپ شریک ہوئے۔ اور غزوۂ بدر میں آپ کو کمسن سمجھ کر اجازت نہیں
دی گئی۔ اور غزوۂ اُحد میں آپ کو شریک ہونے کی اجازت دے دی گئی تھی۔ مگر بعض کہتے
ہیں کہ اُحد میں بھی آپ کو واپس کر دیا گیا تھا کیونکہ اسوقت آپ کا سن چودہ سال کا تھا۔ پھر سب کے
بعد واقعۂ خندق میں شریک ہوئے۔ حضرت عبداللہ بڑے پرہیز گار اور عابد و زاہد و عالم
اور بہت بڑے محتاط تھے۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں تھا۔
کہ جسکی طرف دنیا مائل ہوتی ہو۔ اور وہ دنیا کی طرف مائل نہ ہوتا ہو۔ سوائے ایک
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے۔ میمون بن مہران کہتے ہیں کہ میں نے
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ پرہیزگار اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے زیادہ عالم کوئی نہیں
دیکھا۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے تب تک وفات نہیں پائی جب تک کہ انہوں نے
ایک ہزار سے زیادہ غلام آزاد نہیں کر لئے۔

حضرت عبداللہ نزول وحی سے ایک سال قبل پیدا ہوئے تھے۔ اور سنہ ۷۳ھ میں ابن زبیر
کی شہادت کے تین یا چھ مہینے بعد شہید ہوئے۔ آپ نے وصیت کی تھی کہ آپ کو حرم کے
اندر دفن کیا جائے لیکن حجاج بن یوسف کے فتنے کے باعث یہ نہ ہو سکا۔ مجبوراً آپ مقام
ذی طوے میں دفن کئے گئے۔ حجاج نے ایک شخص سے سازش کی تھی کہ ایک زہر آلود برچھا آپکو
چبھو دے۔ چنانچہ اس نے وہ زہر آلود برچھا آپ کے پاؤں میں آپ کو غافل پاکر چبھو دیا۔
اُسی زہر کے باعث آپکا انتقال ہو گیا۔ اس قتل اور سازش کا سبب یہ تھا کہ ایک
دفعہ حجاج نے خطبہ پڑھا اور خطبہ کو اتنا دراز کیا کہ نماز کا وقت فوت ہونے لگا۔ اس
وقت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حجاج سے کہا کہ "آفتاب تیرا منتظر نہیں ہے۔ حجاج
نے کہا کیا تو نے یہ قصد کیا ہے کہ جو تیرے سامنے ہے (یعنی میں)، وہ تجھے نقصان پہنچائے"۔
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ "اگر تو ایسا کرے گا تو بہت بیوقوف اور ظالم ہوگا۔ بعض کہتے
ہیں کہ یہ کلمہ حضرت عبداللہ نے نہایت آہستہ سے کہا تھا مگر حجاج نے سن ہی لیا۔

علاوہ ازیں اکثر حج کے موقعوں پر بھی جیسے عرفہ وغیرہ۔ جہاں جہاں حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوا کرتے تھے۔ وہیں حضرت عبداللہ حجاج کے پیش پیش رہتے تھے۔ اور یہ باتیں حجاج کو ناگوار گزرتی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی چوراسی اور بقول بعضے چھیاسی سال کی عمر میں وفات ہے۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

عبداللہؓ بن عمروؓ بن عاص سہمی قرشی

آپ اپنے باپ سے قبل مشرف باسلام ہوئے ہیں۔ آپ کے والد بارہ برس سال آپ سے بڑے تھے۔ جناب عبداللہؓ نے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کتابت احادیث کے لئے حکم لیا۔ اور حضور علیہ السلام نے آپ کو اجازت فرمادی تھی یعلی بن عطا اپنی والدہ کی طرف سے قول نقل کرتے ہیں کہ وہ عبداللہ بن عمرو بن عاص کے لئے سرمہ بنایا کرتی تھیں اور کہتی تھیں۔ کہ یہ رات کو چراغ گل کرکے نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور اسقدر روتے تھے کہ آپ کی آنکھوں کی پلکیں جھڑ گئی تھیں۔

آپ کی تاریخ وفات میں بہت اختلاف ہے۔ بعض مورخین کہتے ہیں کہ واقعہ حرہ کے ایام میں آپکا انتقال ہوا ہے۔ یعنی ذی الحجہ ۶۳ھ میں۔ اور بعض ۷۳ھ اور بعض مکہ معظمہ میں ۶۸ھ کو اور بعض طائف میں ۵۵ھ کو۔ اور بعض مصر میں ۹۵ھ کو بیان کرتے ہیں۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

عبداللہؓ بن مسعود

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمن ہذلی ہے۔ آپ آغاز اسلام میں مشرف باسلام ہوگئے تھے۔ یعنی حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے قبل ہی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ آپ چھٹے مسلمان ہیں۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے خاص اصحاب میں داخل فرمالیا تھا۔ اور آپ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے محرم اسرار ہوگئے تھے۔ حضرت محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نعلین مبارک مسواک پاک اور آفتابہ وضو سفر میں آپ ہی کے پاس رہتا تھا۔ اور حبشہ کی طرف آپ نے بھی ہجرت فرمائی تھی۔ غزوۂ بدر اور اسکے بعد تمام غزوات میں آپ شریک تھے حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کے جنتی ہونے کی بشارت دی تھی۔ اور فرمایا تھا کہ میں اپنی امت کے لئے اس چیز سے راضی ہوں جس سے ابن ام عبد (یعنی عبداللہ بن مسعود) راضی ہوں۔ اور اس چیز سے ناراض ہوں جس سے ابن ام عبد ناراض ہوں۔ حضرت عبداللہ موصوف حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اکثر خصائل میں مشابہت رکھتے تھے۔

قد آپ کا چھوٹا جسم ہلکا اور رنگت گہری مائل بہ گندم تھی۔ لمبا آدمی بیٹھا ہوا آپ کے قد کے قریب قریب ہوتا تھا۔ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں آپ کوفہ کے قاضی اور وہاں کے بیت المال کے متولی تھے۔ اور حضرت عثمانؓ کے شروع عہد خلافت میں بھی وہیں رہے۔ پھر مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے۔ اور ۳۲ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے عمر آپ کی ساٹھ سال سے کچھ اوپر تھی۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اور اکثر صحابہ اور تابعین نے آپ سے روایت کی ہے۔

عبدُاللہ بن مغفل مزنی

آپ اُن لوگوں میں سے ہیں جو مقام حدیبیہ میں بیعت الرضوان میں داخل تھے۔ جناب عبداللہ پہلے مدینہ منورہ میں رہتے تھے اور پھر وہاں سے بصرہ تشریف لیگئے اور ۶۰ھ میں وہیں انتقال فرمایا۔ اکثر تابعین نے جن میں حضرت حسن بصری بھی ہیں آپ سے روایت کی ہے۔ حضرت حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ بصرہ میں آپ سے بڑھ کر کوئی شریف شخص نہیں آیا تھا۔

عُبادہؓ بن صامت

آپ کی کنیت ابو ولید انصاری ہے۔ آپ عقبہ اولی اور عقبہ ثانیہ اور تمام غزوات میں شریک حال رہے۔ پہلے آپ نقیب تھے۔ پھر حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں جب ملک شام میں قاضی اور معلم مقرر کئے گئے تو آپ حمص میں رہتے تھے۔ پھر وہاں سے فلسطین میں تشریف لے آئے۔ آخیر میں رملہ اور بقول بعض بیت المقدس میں ۳۴ھ کو وفات پائی۔ عمر آپ کی بہتر سال تھی۔ اکثر صحابہ اور تابعین نے آپ سے روایت کی ہے۔ (عُبادہ کا عٓ مضموم ہے)۔

عتبانؓ بن مالک خزرجی سالمی بدری

انسؓ اور محمود بن ربیع نے آپ سے روایت کی ہے۔ اور حضرت معاویہ کے عہد میں آپکا انتقال ہوا ہے۔

عثمانؓ بن عفان (امیر المؤمنین)

آپ کی کنیت ابو عبداللہ اموی قرشی ہے آپ اوّل ہی اوّل حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دارالارقم میں داخل ہونے سے قبل حضرت صدیق اکبرؓ کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ آپ نے دمین حبشہ میں دو دفعہ ہجرت کی ہے بغزوۂ بدر میں آپ شریک نہ تھے۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے آپ کو اپنی صاحبزادی حضرت رقیہؓ کی تیمارداری کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ مگر مال غنیمت سے آپ کا حصہ نکالا تھا۔ حضرت عثمانؓ حدیبیہ کے موقعہ پر بھی بیعت الرضوان کے وقت موجود نہ تھے۔ اور اصل آپ ہی کے باعث تو

بیعت رضوان کی ضرورت پیش آئی تھی۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے آپ کو صلح کے لئے مکہ میں بھیجا ہوا تھا۔ لیکن کفار مکہ نے آپ کو روک رکھا تھا۔ جب بیعت کا وقت آیا تو حضور علیہ السلام نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا کہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے۔ حضرت عثمانؓ کو ذوالنورین اس لئے کہتے ہیں کہ حضرتؐ کی دو صاحبزادیاں آپکے نکاح میں آئی تھیں۔ ایک رقیہؓ دوسری امِ کلثومؓ حضرت عثمانؓ سپید رنگ اور بقول بعض مائل بہ گندم تھے۔ جلد آپ کی نہایت نرم تھی۔ چہرہ آپ کا بے حد حسین تھا۔ سینہ آپ کا دونوں شانوں کے درمیان سے بہت چوڑا تھا۔ اور سر آپ کا بڑا اور داڑھی گھنی تھی۔ ڈاڑھی کو آپ زرد خضاب لگاتے تھے۔ یکم محرم ۲۴ھ کو آپ خلیفہ ہوئے۔ آپ نے کچھ دن کم بارہ سال خلافت کی۔ عمر آپ کی بیاسی سال ہوئی۔ بعض اٹھاسی بھی کہتے ہیں۔ اسود تجیبی نے جو مصر کا رہنے والا تھا آپ کو شہید کیا۔ بعض اسکے علاوہ اور کسی کو بھی بتاتے ہیں۔ مگر اصلی قاتل کا پتہ نہیں چلا۔ آپ عین تلاوت قرآن مجید کے وقت شہید ہوئے۔ اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

عدی بن حاتم طائی آپ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں ۱۰ھ میں حاضر ہوئے۔ ایک آنکھ آپ کی جنگِ جمل میں جاتی رہی تھی۔ آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ اور جنگِ صفین اور نہروان میں بھی برابر شریک تھے۔ آخر کوفہ میں آپ نے رہائش اختیار کر لی تھی۔ ۶۷ھ میں وہیں وفات پائی۔ عمر آپ کی ایک سو بیس (۱۲۰) سال ہوئی ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ قرقیسا میں آپ کا انتقال ہوا ہے۔ اور ایک جماعت نے آپ سے روایت کی ہے۔

عروہ بن مسعودؓ آپ بحالتِ کفر واقعۂ حدیبیہ میں موجود تھے۔ آپ ۹ھ کے بعد حضرت رسالتمآبؐ کی خدمت میں جبکہ آپ طائف سے واپس تشریف لائے تھے بطیب خاطر حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اسوقت انکے پاس کتنی ہی بیویاں تھیں جن میں سے حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو چار بیویوں کے رکھنے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم لے کر اپنی قوم میں گئے۔ انکو جا کر دعوت اسلام دی۔ لیکن انہوں نے انکار کیا۔ اور جب صبح کی نماز کے وقت آپ نے اپنی کھڑکی کے پاس کھڑے ہو کر اذان کہی۔ اور اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر پہنچے تو باہر سے بنی ثقیف میں سے ایک کافر نے آپ کو تیر مارا جس سے آپ شہید ہو گئے جس وقت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا

کرتے غزوہ کی مثال اس شخص کی سی ہے جسکا سورۂ یٰسین میں ذکر ہے۔ کہ اُس نے اپنی قوم کو خدا کی طرف بلایا۔ لیکن اسکی قوم نے اسکو قتل کر دیا۔"

عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ — آپ حضرت معاویہؓ کی طرف سے والئے مصر مقرر ہوئے تھے۔ اور پھر حضرت معاویہؓ کے حکم سے ہی معزول کر دئے گئے آپکی وفات مصر میں ہی ۵۸ھ کو ہوئی۔ ایک جماعت نے آپ سے روایت کی ہے۔ اور اکثر تابعین نے بھی۔

علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ — آپ امیر المؤمنین ہیں۔ آپ کی کنیت ابوالحسن ابوتراب قرشی ہے اکثر اقوال کے موافق نوجوانوں میں آپ ہی پہلے مسلمان ہوئے ہیں۔ مگر آپ کی اُسوقت کی عمر میں بہت بڑا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ جسوقت آپ اسلام لائے اُسوقت آپ کی عمر پندرہ سال تھی۔ اور بعض سولہ سال اور بعض آٹھ سال اور بعض دس سال کہتے ہیں۔ اور یہی صحیح بھی ہے۔ در اصل بچوں میں سب سے پہلے آپ ہی اسلام لائے ہیں۔

سوائے غزوۂ تبوک کے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوتے رہے ہیں۔ اور تبوک میں اسلئے شریک نہ ہوئے تھے کہ حضرت رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو عورتوں اور باربرداری کے ساتھ روانہ کرکے فرمایا تھا کہ کیا تم اسبات پر راضی نہیں ہو کہ تم مجھ سے بمنزلہ ہارونؑ کے موسیٰؑ سے ہو۔" حضرت علیؓ کی رنگت سانولی گہری۔ اور آنکھیں بڑی بڑی۔ چھوٹا قد اور بڑا شکم بھرا ہوا داڑھی کے بال سفید۔ ڈاڑھی آپ کی بہت چوڑی تھی۔ اور سر کے بال آگے سے اُڑتے ہوئے تھے جسدن حضرت عثمانؓ شہید ہوئے تھے۔ اُسی دن (یعنی بروز جمعہ ۱۲ ذی الحجہ ۳۵ھ کو) آپ خلیفہ مقرر ہوئے۔ کل چار سال اور ساڑھے نو مہینے آپ خلیفہ رہے۔ عمر شریف آپ کی ۶۳ سال اور بعض ۶۵ سال اور بعض ستر اور بعض اٹھاون سال کہتے ہیں۔ عبدالرحمن بن ملجم مرادی نے کوفہ میں جمعہ کی صبح کو ۱۲ رمضان ۴۰ھ میں آپ کو زخمی کیا۔ اور اُسکے تین دن بعد آپ انتقال فرما گئے۔ اکثر لوگ ۱۲ رمضان یوم شہادت بیان کرتے ہیں۔ حضرات حسنینؓ اور عبداللہ بن جعفر نے آپ کو غسل دیا۔ اور سیدنا حضرت حسن علیہ السلام نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور سحری کے وقت آپ دفن کئے گئے۔

آپ کے صاحبزادہ حسنؓ اور حسینؓ اور محمد بن حنفیہؒ اور اکثر صحابہ اور تابعین نے آپ سے روایت کی ہے۔

عمر بن خطابؓ

کنیت آپ کی ابو حفصہ عدوی قرشی ہے۔ ظہور اسلام کے چھٹے سال آپ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ نبوت کے پانچویں سال آپ سے قبل انتالیس مرد اور گیارہ عورتیں مشرف بہ اسلام ہو چکی تھیں۔ چالیسواں عدد اسلام کا آپ ہی سے پورا ہوا۔ درحقیقت جس دن آپ مسلمان ہوئے ہیں اسی دن اسلام ظاہر ہوا ہے۔ اسی سبب سے آپکا نام فاروق رکھا گیا۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے عمر ابن خطاب سے دریافت کیا کہ آپ کا نام فاروق کیوں رکھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا مجھ سے تین روز پہلے حضرت حمزہؓ اسلام لائے تھے۔ اور پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے میرے سینے کو اسلام کے لئے کھولدیا۔ اور میں نے کہا کہ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسکے اچھے اچھے نام ہیں) پھر اس روز سے زمین پر کوئی جان مجھکو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ پیاری نہ معلوم ہوئی۔ اور میں نے اپنی ہمشیرہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ صفا کے پاس ارقم بن ابی ارقم کے مکان میں فروکش ہیں۔ میں اس مکان میں حاضر ہوا۔ اور وہاں میں نے حمزہؓ اور حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اور حضور اسوقت حجرہ کے اندر تشریف فرما تھے۔ میں نے جاکر دروازہ پر دستک دی تو لوگ میرے گرد جمع ہو گئے۔ حمزہؓ نے پوچھا کیا ہے۔ ان لوگوں نے کہا کہ عمر بن خطاب ہیں۔ یہ سنکر حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم حجرے سے باہر تشریف لے آئے۔ اور آپ نے مجھکو میرا دامن پکڑکر بہت زور سے کھینچا۔ یہانتک کہ میں گھٹنوں کے بل گر پڑا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اے عمر! تو باز رہنے والا نہیں ہے۔ میں نے کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ میرے کلمہ پڑھنے سے سب صحابہ نے جو اس گھر میں موجود تھے اس زور سے تکبیر کہی کہ وہ آواز کعبہ والوں نے بھی سن لی۔ بعد ازاں میں نے حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ حق پر نہیں ہیں، اگر ہم مر جائیں یا زندہ رہیں۔ تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے۔ یقیناً تم حق پر ہو۔ اگر تم مرو یا جیو"۔ میں نے عرض کی کہ حضور! پھر یہ ہمارا پوشیدہ رہنا کیا معنے؟ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپکو پیغمبر بنایا ہے۔ اب ضرور ہم لوگ ظاہر ہونگے۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ پس ہم لوگوں نے حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو باہر نکالا اور اپنے لوگوں کی ہم نے دو صفیں بنائیں۔ ایک میں حمزہؓ تھے اور ایک میں میں ہوا۔

اور میری اُس وقت آواز ایسی مل رہی تھی جیسی چکی کی۔ یہانتک کہ جب ہم کعبہ میں داخل ہوئے تو قریش نے میری طرف دیکھا۔ اور انکو نہایت رنج ہوا۔ پس اُسی دن سے حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا نام فاروق رکھا۔ میرے باعث سے اللہ تعالےٰ نے حق و باطل میں تفریق کر دی۔

داؤد بن حصین اور زہری کہتے ہیں کہ جسوقت حضرت عمر فاروقؓ اسلام لائے۔ تو جبرائیلؑ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ "یا محمد! آسمان کے لوگ آپکو عمرؓ کے اسلام لانے پر بشارت دیتے ہیں"۔ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میرے خیال میں اگر حضرت عمرؓ کا علم ایک پلڑے میں رکھا جائے اور تمام زمین کی زندہ موجودات کا علم دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو حضرت عمرؓ کے علم کا پلڑا جھک جائیگا۔ اور کہتے ہیں کہ میرے خیال میں دس حصوں میں سے نو حصے علم حضرت عمرؓ کے پاس ہے۔

حضرت عمرؓ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تمام غزوات میں شریک ہوئے تھے۔ اور آپ ہی وہ خلیفہ ہیں جنہیں امیر المومنین کہا گیا۔ آپ کا جسم سفید اور سرخی مائل تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ مائل بہ گندم۔ آپ کی پیشانی کے بال اُڑے ہوئے تھے۔ اور آنکھیں آپکی بہت سرخ تھیں۔ حضرت صدیق اکبرؓ کے بعد خلافت کا تمام کام آپ کے سپرد ہوا۔ کیونکہ اُنہوں نے یہی وصیت فرمائی تھی۔ مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابولولو نے مدینہ منورہ میں بدھ کے روز ۲۶ ذی الحجہ ۲۳؁ھ میں آپ کو زخمی کیا۔ اور اتوار کے روز یکم محرم ۲۴؁ھ کو آپ روضہ نبوی میں دفن کیے گئے۔ عمر آپ کی ۶۳ سال تھی اور ساڑھے دس سال خلافت کی۔ نماز جنازہ آپ کی حضرت صہیبؓ نے پڑھائی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور باقی عشرہ مبشرہ اور اکثر صحابہ اور تابعین نے آپ سے روایت کی ہے۔

عمروؓ بن ابی سلمہ عبداللہ بن اسد المخزومی قرشی

آپ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ اُم سلمہؓ کے بیٹے ہیں۔ اور ملک حبشہ میں ہجرت کے دوسرے سال پیدا ہوئے تھے۔ اور جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو یہ نو سال کے تھے۔ عبدالملک بن مروان کے عہد میں ۸۳؁ھ کو آپکا انتقال ہوا۔ خاص حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے حدیثیں یاد کی تھیں۔ اور ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔

عمروؓ بن اُمیہ ضمری

آپ بدر اور اُحد میں مشرکوں کے ساتھ شریک تھے لیکن جب

اہلِ اسلام اُحد سے واپس ہوئے تو آپ مسلمان ہو گئے۔ جناب عمروؓ بہت بڑے شجاعانِ عرب میں سے تھے۔ پہلی لڑائی جو آپ مسلمان ہو کر لڑے ہیں وہ بیر معونہ کی تھی۔ جس میں آپ نے کارہائے نمایاں دکھائے۔ عمروؓ موصوف کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا نامۂ مبارک دے کر نجاشی بادشاہ کے پاس بغرض دعوت اسلام حبشہ بھیجا تھا۔ چنانچہ نجاشی مسلمان ہو گئے۔ عمروؓ موصوف کا حجازوالوں میں شمار ہے۔ آپ کے دونوں بیٹوں جعفرؓ اور عبداللہؓ اور انکے بھتیجے زبرقانؓ بن عبداللہ نے آپ سے روایت کی ہے۔ آپ کی وفات امیر معاویہؓ کے عہد میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ سنہ ھ میں۔ (زبرقان کی زَ مکسور۔ بؔ ساکن رؔ مکسور ہے)۔

عمروؓ بن حارث خزاعی آپ اُم المومنین حضرت جویریہؓ کے بھائی ہیں۔ عمروؓ بن حارث کا اہل کوفہ میں شمار ہوتا ہے۔ ابو وائلؓ شقیق بن سلمہؓ اور ابو العاصؓ سبیعی نے آپ سے روایت کی ہے۔

عمروؓ بن عوف انصاری بدریؓ ابن اسحاق کا قول ہے۔ کہ آپ سہیل بن عمرو عامری کے آزاد کردہ ہیں۔ آپ نے مدینہ منورہ کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ مسور بن مخرمہؓ نے آپ سے روایت کی ہے۔

عمرانؓ بن حصینؓ آپ کی کنیت ابو نجید خزاعی کعبی ہے۔ فتح خیبر کے بعد آپ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ صحابہ فضلاء اور بہترین فقہاء میں سے شمار کئے جاتے ہیں۔ آپ اور آپ کے والد دونوں اسلام لائے تھے۔ آپ نے بصرہ کی رہائش اختیار کر لی تھی اور وہیں ۵۲ھ میں وفات پائی۔ ابو رجاء اور مطرف اور زرارہ بن ابی اوفے نے آپ سے روایت کی ہے۔ (نجید کا نؔ مضموم اور جؔ مفتوح ہے)۔

عمارؓ بن یاسرؓ آپ عنسی بنی مخزوم کے آزاد کردہ اور انکے حلیف تھے۔ اسکا سبب یہ تھا کہ آپ کے والد یاسر اپنے دو بھائیوں کے ساتھ جنکو حارث اور مالک کہتے تھے۔ اپنے چوتھے بھائی کی تلاش میں مکہ معظمہ میں آئے تو حارث اور مالک تو یمن کو واپس چلے گئے۔ اور یاسر مکہ ہی میں رہے۔ اور انہوں نے حذیفہ بن مغیرہ سے قسما قسمی کر لی تھی۔ اور حذیفہ نے اپنی ایک لونڈی سے انکی شادی بھی کر دی تھی۔ اس لونڈی کا نام سمیہ تھا۔ اس سے عمار پیدا ہوئے۔ تب حذیفہ نے سمیہ کو آزاد کر دیا۔ تو اس سبب سے عمار آزاد اور انکے باپ یاسر حلیف کہلاتے ہیں۔ حضرت عمار قدیم مسلمانوں میں سے اور بالخصوص اُن لوگوں میں سے تھے جن کو کفار مکہ نے اسلام لانے کے باعث سخت تکالیف اور ایذائیں پہنچائی تھیں۔

یہاں تک کہ مشرکوں نے آپ کو آگ سے جلایا تھا۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب انکے پاس سے گزرے تھے تو ان پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ "اے آگ! تو عمار پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔ جیسی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہو گئی تھی"۔

حضرت عمارؓ پہلے مہاجرین میں سے ہیں۔ غزوۂ بدر اور دیگر تمام جہادوں میں شریک ہوتے رہے ہیں۔ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام طیب المطیب رکھا تھا آپ صفین کی لڑائی میں حضرت علیؓ کی طرف سے مقتول ہوئے۔ یعنی ۳۷ھ میں جبکہ آپکی عمر ترانوے سال کی تھی وفات پائی۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے جن میں حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ بھی شامل ہیں۔

عوف بن مالک اشجعیؓ

سب واقعات میں سب سے پہلے آپ غزوۂ خیبر میں شریک ہوئے تھے۔ اور فتح مکہ کے دن انکے قبیلہ اشجع کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ تھا۔ آپ نے شام کی سکونت اختیار کر لی تھی اور وہیں ۷۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ صحابہؓ اور تابعین میں سے اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

عقبہ بن حارث قرشیؓ

فتح مکہ کے دن یہ مشرف بہ اسلام ہوئے اہل مکہ میں آپ شمار کیے جاتے ہیں۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ

آپ اُم المومنین ہیں اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ آپکی والدہ رومان بنت عامر بن عویمر ہیں۔ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کے دسویں سال ماہ شوال میں ہجرت سے تین سال قبل نکاح فرمایا۔ بعض نے مختلف اقوال بھی بیان کئے ہیں پھر حضور علیہ السلام نے مدینہ منورہ میں شوال ۲ھ کو جبکہ آپ کی عمر نو سال کی تھی اپنے گھر میں طلب فرمالیا۔ آپؓ نو سال حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بسر کئے ہیں یعنی جب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تب حضرت عائشہ صدیقہؓ کی عمر ۱۸ سال کی تھی۔ حضور علیہ السلام نے سوائے حضرت عائشہ صدیقہؓ کے اور کسی کنواری عورت سے شادی نہیں کی۔ حضرت عائشہؓ بڑی فصیحہ۔ عاقلہ۔ عالمہ اور ایام عرب کی جاننے والی تھیں۔ اور حضور علیہ السلام کی احادیث اور اشعار عرب انہیں خوب یاد تھے۔ اکثر صحابہ اور تابعین نے آپ سے روایت کی ہے۔ آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ۵۸ھ کو ہوئی۔

اور بعض شب سہ شنبہ ۱۷ رمضان ۵۸ھ بیان کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرا جنازہ رات کو اٹھایا جائے اور رات ہی کو دفن کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی عمل میں لایا گیا۔ اور حضرت ابو ہریرہؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

عبداللہ بن زبیرؓ (تابعین) آپ کی کنیت ابو بکر حمیدی قرشی اسدی ہے۔ آپ روایت میں بڑے ثقہ تھے۔ مسلم بن خالدؒ اور وکیعؒ اور شافعیؒ سے آپ سے روایت کی ہے۔ شافعیؒ کے ساتھ آپ نے مصر کا سفر کیا تھا۔ اور انکی وفات تک وہیں رہے۔ بعد وفات مکہ معظمہ میں تشریف لے آئے۔

امام بخاریؒ نے اپنی کتاب میں ان سے اکثر احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر کا انتقال مکہ معظمہ میں ۲۱۹ھ میں ہوا ہے۔ یعقوبؒ بن سفیان کا قول ہے کہ میں نے اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی چاہنے والا عبداللہ ابو بکر حمیدی سے زیادہ کوئی نہیں دیکھا۔

عبداللہؓ بن مالک بن بحینہ (تابعین) آپ عبداللہ بن مالک بن قشب ازدی ہیں۔ ان کی ماں بحینہ بنت حارث بن مطلب تھیں۔ آپ کا انتقال بعہد خلافت امیر معاویہؓ ۵۴ھ یا ۵۸ھ کے درمیان ہوا ہے۔ (قشب میں قؔ مکسور اور شؔ ساکن ہے)

عبداللہ بن مالکؓ آپ کی کنیت ابو تمیم جیشانی ہے۔ حضرت عمرؓ اور ابو ذرؓ وغیرہ سے آپ نے روایت کی ہے۔ اور تابعین مصر میں آپ کا شمار ہے اور اہل مصر ہی میں آپ کی حدیث ہے۔

عبیداللہ بن عدی بن خیار قرشی کہتے ہیں کہ گو آپ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیدا ہوئے مگر شمار آپکا تابعین ہی میں کیا گیا ہے حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ وغیرہ سے آپ نے روایت کی ہے۔ اور ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں آپکا انتقال ہوا ہے۔

عروہؓ بن عامر قرشی تابعی آپ نے ابن عباسؓ وغیرہ سے اور ان سے عمروؓ بن دینار اور حبیبؓ بن ثابت نے روایت کی ہے۔ اور ابو داؤدؒ نے ان کی مرسل حدیث باب طیرہ میں نقل کی ہے۔

حضرت فاطمۃ الکبریٰ آپ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سب سے پیاری

صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ تھیں۔ حضرت خدیجہؓ کی آپ سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں۔ حضرت فاطمہؓ سیدۃ النساء العالمین ہیں۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زوجہ محترمہ ہیں۔ ماہ رمضان سنہ۲ھ میں آپ کا نکاح حضرت علیؓ سے ہوا۔ اور ماہ ذی الحجہ میں وداع ہوئیں۔

حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ اور حضرت زینب و اُمّ کلثومؓ اور رقیہؓ آپ کے ہاں پیدا ہوئیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ کہ میں نے حضرت فاطمہؓ سے زیادہ سوائے اُن کے والد ماجدؐ کے اور کسی کو سچ بولنے والا نہیں دیکھا۔ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ اور حضرت فاطمہؓ کے درمیان کچھ گفتگو سی ہو گئی تھی۔ جب یہ معاملہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پہنچا تو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ آپ انہی سے دریافت فرمایئے۔ کیونکہ یہ جھوٹ نہیں بولتیں"۔

حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی وفات حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے چھ ماہ بعد ہوئی۔ اور بقول بعض ۳ ماہ بعد ۲۸ سال کی عمر میں ہوئی۔ اور حضرت علی المرتضیٰؓ نے آپ کو غسل دے کر نماز جنازہ پڑھائی اور شب کو دفن کیا گیا۔ حضرت فاطمۃ الزہراؓ سے علی المرتضٰے اور آپ کے دونوں صاحبزادوں حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ علیہم السلام اور اکثر صحابہ نے روایت کی ہے۔

کعبؓ بن مالک انصاری خزرجی

عقبہ ثانیہ میں آپ شریک تھے۔ اور اس میں اختلاف ہے کہ غزوۂ بدر میں بھی آپ شریک تھے یا نہیں لیکن بدر کے بعد تمام غزوات میں سوائے تبوک کے آپ شریک تھے۔

کعبؓ موصوف اُن تین شخصوں میں سے ہیں جو تبوک میں حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے سے پیچھے رہ گئے تھے۔ اور وہ تین شخص یہ ہیں۔ کعبؓ بن مالک اور ہلالؓ بن امیّہ اور مرارہؓ بن ربیعہ۔ کعبؓ بن مالک سے اکثر لوگوں نے روایت کی ہے وفات آپ کی سنہ۵۰ھ میں ہوئی اور عمر ستتّر سال۔

کعبؓ بن عجرہ بادی

آپ کوفہ میں وارد ہوئے تھے اور مدینہ منوّرہ میں سنہ۵۱ھ کو آپ نے وفات پائی۔ عمر آپ کی ۷۵ سال تھی۔ اکثر صحابہ اور تابعین نے آپ سے روایت کی ہے۔

مالکؓ بن حویرث لیثی

آپ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں تمام عمر کرتے ہیں رونے ہے تھے۔ اور بصرہ کی سکونت

93263

اختیار کرلی تھی۔ آپکے بیٹے عبداللہ اور ابو قلابہ وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے۔ آپ کی وفات بصرہ میں ۶۵ھ کو ہوئی۔

مجاشع بن مسعود سلمیؓ
اہل بصرہ میں آپ کی حدیث محفوظ ہے۔ ابو عثمان ہندی نے آپ سے روایت کی ہے۔ جمل کی لڑائی میں ماہ صفر ۳۶ھ کو آپ شہید ہوئے۔

مروان بن حکیمؓ
انکی کنیت ابو عبد الملک قرشی اموی ہے۔ عمر بن عبدالعزیز ان کے پوتے ہیں۔ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور بقول بعض ۲ھ اور بقول بعض بزمانہ غزوہ خندق ان کی پیدائش ہے۔ بعض مورخین نے انکی پیدائش کے متعلق اور بھی مختلف اقوال بیان کئے ہیں۔ بہرحال مروان حضور کی زیارت سے شرفیاب نہیں ہوئے کیونکہ حضور علیہ السلام نے طائف سے انکو نکلوا دیا تھا۔ وہیں یہ حضرت عثمانؓ کے زمانۂ خلافت کے ظہور تک رہے۔ پھر جب حضرت خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے ان کو مدینہ منورہ میں بلوا لیا۔ اور جب یہ مدینہ منورہ میں آئے تو انکا بیٹا انکے ساتھ تھا۔ مروان کا دمشق میں جاکر انتقال ہوا ہے۔ اکثر صحابہ سے انہوں نے اور اکثر تابعین نے ان سے روایت کی ہے۔ اُن صحابہ میں سے حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ ہیں۔ اور تابعین میں سے عروہ بن زبیرؓ اور حضرت حسین علیہ السلام بن علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

مرداس بن مالک اسلمیؓ
آپ اُن لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حدیبیہ میں حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ آپ اہل کوفہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ قیس بن ابی حازم نے آپ سے فقط ایک ہی حدیث روایت کی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی حدیث آپ سے منقول نہیں۔

مسوَر بن مخرمہؓ
کنیت آپ کی ابو عبدالرحمن زہری قرشی ہے۔ اور عبدالرحمن بن عوف کے آپ بھانجے ہیں۔ آپ مکہ مکرمہ میں ہجرت سے دو سال بعد پیدا ہوئے تھے۔ اور ذی الحجہ ۸ھ کو مدینہ منورہ میں لائے گئے۔ اور جب حضور علیہ السلام کا وصال ہوگیا تو آپ کی عمر آٹھ سال کی تھی۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے قرآن سنا اور یاد کیا تھا۔

جناب مسور بہت بڑے فاضل اور دیندار تھے۔ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی

شہادت عثمانؓ تک آپ مدینہ منورہ ہی میں اقامت گزین رہے۔ بعد ازاں مکہ معظمہ میں تشریف لے گئے اور وہیں رہے یہانتک کہ حضرت امیر معاویہؓ کا انتقال ہو گیا۔ اور یزید سے بیعت کرنے کو برا سمجھا اور مکہ معظمہ ہی رہے۔ یہانتک کہ جب یزید نے اپنا لشکر مکہ میں بھیجا اور ابن زبیرؓ بھی وہیں تھے۔ تب اس لشکر نے مکہ معظمہ کا محاصرہ کر لیا۔ اور اسی لشکر کے ایک گوپھنے کا پتھر ان کو آکر لگا۔ جبکہ جناب مسور ایک پتھر کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔ اس پتھر کے صدمہ سے اسی وقت آپ نے شروع ماہ ربیع الاولی سنہ ۶۴ھ میں وفات پائی۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ (مسور کی میم مکسور اور سین ساکن اور واؤ مفتوح ہے۔

مسیبؓ بن حزن

کنیت آپ کی ابو سعید مخزومی ہے۔ آپ اپنے والد کے ساتھ ہجرت کرکے آئے تھے۔ حضرت مسیبؓ ان لوگوں میں سے ہیں جو کہ بیعت الرضوان میں شامل تھے۔ اہل حجاز میں آپ کی حدیث ہے۔ آپ کے بیٹے سعیدؓ نے ان سے اور انہوں نے اپنے والد حزنؓ سے روایت کی ہے (حزن کی ح مفتوح اور ز ساکن ہے)۔

معقلؓ بن یسار مزنی

آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے واقعہ حدیبیہ کے موقع پر حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی جو کہ بیعت الرضوان کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کا شمار اہل بصرہ میں کیا جاتا ہے۔ کیونکہ آپ نے بصرہ ہی کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ حضرت حسنؓ اور اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔ آپکا انتقال بعہد حکومت عبید اللہ بن زیاد یعنی سنہ ۶۰ھ کے بعد ہوا ہے۔ اور بقول بعض حضرات امیر معاویہؓ کے عہد حکومت میں۔

معنؓ بن یزیدؓ بن اخنسؓ سلمی

آپ اور آپ کے والد اور دادا سب صحابہ میں داخل تھے۔ آپ غزوۂ بدر میں شریک تھے اہل کوفہ میں آپ کی حدیث ہے۔ وائلؓ بن کلیب وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

معیقیبؓ بن ابی فاطمہ دوسی

(مولے سعید بن ابی العاصؓ) آپ ان صحابہ میں سے ہیں جو کہ شروع زمانہ میں اسلام لائے تھے۔ آپ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ آپ دوسری ہجرت میں حبشہ چلے گئے تھے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدینہ منورہ میں تشریف لیجانے تک وہیں رہے۔ یہانتک کہ جب حضور علیہ السلام مدینہ منورہ میں پہنچ گئے۔ تب آپ بھی حاضر خدمت ہو گئے۔ اور حضرت

رہا۔ آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر مبارک آپ کے پاس رہتی تھی۔ پھر حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہما نے آپ کو خزانچی مقرر فرما دیا تھا۔ آپ سے آپ کے بیٹے محمد اور آپ کے پوتے ایاس بن حارث وغیرہ نے روایت کی ہے آپ کا انتقال سنہ ۔۔ھ میں ہوا ہے۔

معاذ بن جبلؓ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ انصاری خزرجی ہے۔ اور یہ ان ستر انصاریوں میں سے تھے جو بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل تھے۔ غزوۂ بدر اور احد کے بعد کے تمام غزوات میں آپ شریک حال رہے ہے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یمن میں قاضی اور معلم بنا کر بھیجا تھا۔ عمرو بن عباسؓ اور ابن عمرؓ اور اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔ آپ پختہ عمر میں مشرف باسلام ہوئے تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت معاذ کو ابو عبیدہ بن جراحؓ کے بعد ملک شام میں عامل بنا کر بھیجا تھا۔ اور اسی سال میں آپکا سنہ ۱۸ھ میں بعارضہ طاعون بمقام عمواس انتقال ہوا۔ حضرت معاذؓ کی عمر اڑتیس سال کی تھی۔ بعض نے مختلف اقوال بھی بیان کئے ہیں۔

معاویہ بن ابی سفیان قرشی اموئیؓ

آپ کی والدہ ہندہ بنت عتبہ تھیں اور آپ کے والد فتح مکہ کے موقع پر صلح کرنیوالوں اور مؤلفۃ القلوب لوگوں میں سے تھے۔ جناب معاویہؓ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں داخل ہو گئے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ نے وحی ہرگز نہیں لکھی بلکہ حضور علیہ السلام کی طرف سے خط و کتابت کرتے تھے۔ ابن عباسؓ اور ابوسعیدؓ نے آپ سے روایت کی ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں آپ اپنے بھائی یزید کے بعد ملک شام کے حاکم ہو گئے تھے۔ اور پھر تا دم حیات حاکم متولی ہی رہے۔ آپنے چالیس ۴۰ سال تک خلافت کی ہے جن میں سے چار سال یا کچھ کم و بیش خلافت حضرت عمر فاروقؓ میں سے۔ اور عرصہ تک زمانہ خلافت حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت امام حسنؓ میں سے۔ یہانتک پورے بیس سال ہوئے۔ اور پھر جب سیدنا حضرت امام حسنؓ نے سنہ ۴۱ھ میں خلافت آپ کے سپرد کر دی تب آپ کا کام نیابت مضبوط ہو گیا۔ اور پھر بیس سال تک برابر خلیفہ رہے۔ اور ماہ رجب سنہ ۶۰ھ میں بمقام دمشق انتقال کیا۔ آخر عمر میں آپ کو لقوہ ہو گیا تھا۔ جسکے باعث اکثر آپ کہا کرتے تھے کہ کاش! میں

قریش میں سے ذی طوی ایک واقعہ ہوتا۔ اور ان باتوں میں سے کوئی بات نہ دیکھتا۔
امیر معاویہؓ کے پاس حضور علیہ السلام کی چادر اور تہبند اور کرتہ اور کچھ موئے مبارک اور ناخن شریف تھے۔ حالت نزع میں آپ نے وصیت کی کہ مجھکو اسی چادر اور تہبند اور قمیص کا کفن دے کر اور میرے نتھنوں اور باچھوں اور پیشانی پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک اور ناخن شریف رکھ کر دفن کر دینا۔

مغیرہ بن شعبہ ثقفیؓ

جس سال غزوۂ خندق وقوع میں آیا تھا اُسی سال آپ مشرف باسلام ہوئے۔ آپ نے کوفہ کی رہائش اختیار کرلی تھی۔ آپ امیر معاویہؓ کے اُمرا میں سے ایک امیر تھے۔ سنہ ۵۰ھ کو ستر سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔ چند لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

مقدام بن معدی کربؓ

آپ کی کنیت ابوکریمہ کندی ہے۔ اہل شام میں آپ شمار کئے جاتے ہیں۔ اور انہی لوگوں میں انکی حدیث محفوظ ہے۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔ اور شام میں ۸۷ھ کو اکانوے (۹۱) سال کی عمر میں آپنے وفات پائی۔

منذر بن ابو اُسید ساعدیؓ

جس وقت یہ پیدا ہوئے تھے اُسی وقت حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں لائے گئے۔ تو حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے اِن کو اپنی ران مبارک پر بٹھا کر ان کا نام منذر رکھا تھا۔ (اُسید اسد کی تصغیر ہے)۔

مصعبؓ بن سعد بن ابی وقاصؓ

(تابعی) قرشی یسارؓ نے نعیمؓ سے اور اُنہوں نے حضرت عمر فاروقؓ سے روایت کی ہے۔ اُنہوں نے اپنے والد اور حضرت علی المرتضیٰ رضہ اور ابن عمرؓ سے سنا ہے۔ اور ان سے سماکؓ بن حرب وغیرہ نے روایت کی ہے۔

حضرت میمونہ اُمّ المؤمنین

آپ حارث ہلالیہ عامریہ کی صاحبزادی ہیں۔ کہتے ہیں کہ آپ کا اصلی نام برّہ تھا۔ لیکن بعد میں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے میمونہ نام رکھا۔ پہلے آپ مسعود بن عمر ثقفی کے نکاح میں تھیں۔ اور جب اُنہوں نے آپ کو علیحدہ کر دیا تو ابو رہم نے آپ سے نکاح کیا۔ انکی وفات کے بعد حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ذیقعد ۷ھ میں جب آپ عمرہ کو گئے تھے تو مقام سرف میں جو مکہ معظمہ سے دس میل دور ہے اِن سے

نکاح کیا۔ اور پھر قدرتِ خدا سے اسی جگہ مقام سرف میں ۵۱ھ اور بقول بعض ۶۱ھ میں آپ نے وفات پائی۔ اور ابن عباسؓ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت میمونہ ام الفضل زوجہ عباسؓ اور اسماء بنت عمیس کی ہمشیرہ تھیں۔ حضرت میمونہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی سب سے پچھلی بیوی تھیں بعض کہتے ہیں کہ حضورؐ نے انکے بعد پھر کسی اور عورت سے نکاح نہیں کیا۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔ جن میں ابن عباسؓ بھی ہیں۔

نعمان بن بشیرؓ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ انصاری ہے۔ ہجرت کے بعد انصار میں پہلی پیدائش آپ ہی کی بیان کی جاتی ہے۔ جب حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو انکی عمر ۸ سال ۸ ماہ کی تھی۔ آپ اور آپکے والد صحابہ میں داخل ہیں۔ انہوں نے کوفہ کی رہائش اختیار کرلی تھی۔ کیونکہ امیر معاویہؓ کے زمانہ میں یہ وہاں کے والی ہوگئے تھے۔ لیکن وہاں جاکر انہوں نے عبداللہ بن زبیرؓ کی طرفداری کرنی چاہی۔ اسلئے اہل حمص نے ان کو سنہ ۶۴ھ میں قتل کردیا۔ اکثر لوگوں نے آپ سے جن میں آپکے بیٹے محمد اور شعبی بھی ہیں روایت کی ہے۔

واثلہ بن اسقع لیثیؓ

آپ اسوقت مشرف باسلام ہوئے تھے جب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لئے تیاریاں کر رہے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کی تین سال خدمتگزاری کی تھی۔ اور اصحاب صفہ میں شامل ہوگئے تھے۔ بعدازاں بصرہ تشریف لے گئے۔ پھر شام میں چلے گئے تھے۔ اور دمشق سے تین فرسخ یعنی ۹ میل پرے ایک گاؤں میں جسکا نام بلاط تھا سکونت اختیار کی۔ پھر بیت المقدس تشریف لیگئے۔ اور وہیں وفات پائی۔ آپ کی عمر سو (۱۰۰) سال ہوئی ہے۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے ؛

تمام شد مختصر حالاتِ راویانِ تجرید البخاری

فہرستِ عنوانہائے احادیث حصّہ اوّل

کتابُ الوضُوء

موقیت الصلوٰۃ

بابُ بدءِ الاذان

کِتَابُ الجُمُعَۃ

بَابُ فَضْلِ الصَّلٰوۃِ فِیْ مَسْجِدِ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ

بَابُ الْاِسْتِعَانَۃِ فِی الصَّلٰوۃِ

بَابُ السَّھْوِ

بَابٌ فِی الْجَنَائِزِ

بَابُ وُجُوبِ الزَّکوٰۃ

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

كِتَابُ صَلٰوةِ التَّرَاوِيحِ

بَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

كتاب الاستقراض والحجر والتفليس

كتاب في الخصومات

كتاب اللقطة

كتاب المظالم

تمت

فہرست تجرید بخاری مترجم حصہ اول

فہرست عنوانہائے احادیث تجرید البخاری حصہ دوم

کتاب الشہادات

حدیث الافک

کتاب الصلح

کتاب الشروط

کتاب الوصایا

باب فضل الجہاد

الحور العین وصفتہن

فَضَائِلُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

کتاب تفسیر القرآن

کتاب فضائل القرآن

کتاب النکاح

کتاب الاشربۃ

کتاب المرضٰی

کتاب الطب

كِتَابُ الْقَدَر

کتاب التعبیر

کتاب الفتن

کتاب الاحکام

کتاب الدعوات

کتاب الرقاق

نفت پیدا کرنے کی باتیں

کتاب التمنی

کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ

اگر آپ مسلمان ہیں تو اپنی قوم کی تاریخ پڑھیئے!

مثل مشہور ہے کہ تاریخ کبھی کبھی اپنے تئیں دہراتی رہتی ہے۔ اس مقولہ کے مطابق اپنی قوم کے بہادر افراد کے بہادرانہ کارنامے پڑھئے۔ جن کے طرزِ عمل سے ہی تمام اقوام عالم میں صرف مسلمان قوم کو ہی زمانہ سلف ایسا درخشاں ہے۔ جس کے بالمقابل دنیا کی کوئی قوم نہیں ٹھہر سکتی۔ لہٰذا

ہر ایک مسلمان کو مندرجہ ذیل کتابیں پڑھ لینی چاہیئے!

جن کے مطالعہ سے مردہ جذبات زندہ اور سینوں میں قومی جوش موجزن ہوتا ہے۔

فتوح العرب ملک عرب میں جانثارانِ اسلام کو محض اسلام کے لئے جس قدر جہاد کرنے پڑے ہیں۔ اس کتاب میں وہ سب حالات بالتفصیل درج ہیں۔ اگر آپ زمانہ اسلام کے مصائب اور جانکاہ واقعات سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں۔ تو اس کتاب کو منگا کر پڑھئے۔ کتاب کا حجم تقریباً ۰۰۰ صفحات ہے اور چکنے کاغذ پر نہایت صاف طبع ہوئی ہے قیمت صرف عہ

فتوح الشام ملک شام میں جن بہادرانِ اسلام کو معرکہ آرا ہونا پڑا ہے۔ اُن سب اصحاب اور تمام معرکوں کے مفصل حالات اس کتاب میں قلمبند کئے گئے ہیں۔ جو اسلامی تاریخ کی بہترین کتاب ہے اس کتاب کا حجم ۰۰۰ صفحات سے زائد ہے۔ اور چکنے ولایتی کاغذ پر نہایت صاف طبع ہوئی ہے۔ قیمت عہ

فتوح المصر یہ ملک مصر کے زمانہ سلف کی اسلامی تاریخ ہے۔ مخالفین اسلام کے جن مجاہدین اسلام کو ملک مصر کے لئے جہاد آرا ہونا پڑا ہے۔ ان سب کے مفصل حالات اس کتاب میں درج ہیں

انور پاشا ہیرو ترکی کے بطلِ حریت قائدِ اعظم غازی انور پاشا کی حیرت ناک زندگی کے حیرت انگیز مفصل واقعات و حالات اور اُن کی مختصر سوانح عمری کے ساتھ چار فوٹو بلاک بھی اس کتاب میں شامل ہیں۔ قیمت ۱۲/

ترکانِ احرار اس کتاب میں اُن ترک جانبازانِ وطن۔ خالدہ وقت غازی مصطفےٰ کمال اتاترک۔ انور۔ جرنیل عصمت۔ غازی رؤف۔ رفعت۔ فتحی۔ جرنیل نور الدین۔ فخری۔ رضا نور۔ غازی طلعت محمود شوکت۔ حقی۔ احمد مختار۔ غازی شکری۔ حسین علمی۔ عبداللہ۔ حاجی عادل۔ جاوید۔ غازی فتحی۔ نوری حبیب غازی جمال وغیرہ کے حیرت انگیز حالات کے علاوہ خالدہ ادیب خانم۔ بلقیس خانم۔ فاطمہ علیا خانم وغیرہ کی قابلِ قدر زندگی کے قابلِ مطالعہ حالات درج ہیں۔ قیمت صرف عہ

اس پتہ سے طلب فرمائیں

علامہ سر اقبال کا پیام مسلمانانِ عالم کے نام

کبھی اے نوجواں مسلم! تدبر بھی کیا تو نے ——— وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا
تجھے اس قوم نے پالا ہے آغوشِ محبت میں ——— کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں سے تاجِ سرِ دارا

کتنے مسلمان ہیں، جنھوں نے اپنی قوم کی تاریخ پڑھی ہے؟

لہٰذا اگر آپ مسلمان ہیں۔ تو

تاریخ اسلام مکمل ۵ جلد مجلد

مصنفہ: عبدالرحمٰن اشرف امرتسری

منگا کر پڑھیئے۔ جس پر ہندوستان و پنجاب کے تمام اسلامی اخبارات نے شاندار ریویو لکھے ہیں۔ جس میں زمانہ اسلام سے قبل ایک سو سال کے زمانہ جاہلیت کے واقعات لکھنے کے بعد مذہب اسلام کی مقدس تعلیم ہادیٔ اسلام حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل سوانح حیات اور انکے اہل بیت و اصحاب الکرام رضوان اللہ تعالےٰ اجمعین کی زندگی کے مفصل حالات تبلیغ اسلام۔ اسلامی طریق تمدن و طرز معاشرت کے علاوہ...

چودہ سو سال کی اسلامی تاریخ

یعنی ۵۲۹ء سے ۱۹۲۹ء تک!

مسلمانوں کی مذہبی سیاسی تمدنی، معاشرتی مبسوط اور جامع تاریخ ہے۔ جو اگرچہ باترتیب پانچ جلدوں میں لکھی گئی ہے لیکن پانچوں جلدیں یکجا ہیں۔ الگ الگ نہیں دی جا سکتیں۔

پہلی جلد۔ سوانح حضرت محمد صلعم جو ۱۲۰۳ صفحہ پر ختم ہوئی ہے

دوسری جلد۔ خلفائے راشدین جو ۴۲۵ " "

تیسری جلد۔ خلفائے بنی اُمیہ جو ۹۲۲ " "

چوتھی جلد۔ خلفائے بنی عباسیہ جو ۶۴۳ " "

پانچویں جلد۔ خلفائے عثمانیہ ترکانِ احرار جو ۷۴۲ صفحہ پر ختم ہوئی ہے

پانچوں جلدوں کی یکجا قیمت مجلد سنہری صرف تین روپے

اسلام کے مایہ ناز مجاہد!

کی سوانح حیات اور انکی سرفروشانہ مجاہدانہ سرگرمیوں سے واقف ہونے کیلئے

سیرۃ خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ولید

منگا کر پڑھئے۔ جس میں مقدس اسلام کے مایہ ناز مجاہد اعظم سپہ سالار اعظم حبیب اللہ حضرت خالد رضی اللہ تعالےٰ عنہ بن ولید الملقب بہ سیف اللہ کی سوانح حیات اور انکی سرفروشانہ مجاہدانہ جان نثاریوں کے وہ تمام تھرا دینے والے تاریخی واقعات درج ہیں۔ جن کی شمشیر خارا شگاف کے آگے بڑے بڑے باجبروت بادشاہ لکھوکھا کا لشکر جرار رکھنے کے لرزہ براندام رہتے تھے۔

اگرچہ اس سے پہلے بھی سیف اللہ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ولید کی کئی سوانحعمریاں مختلف ناموں سے طبع ہو چکی ہیں لیکن اس کتاب میں مؤلف نے حضرت خالدؓ کی سوانح حیات اور انکے ماتحت تمام غزوات اسلامیہ کی نسبت تاریخی استدلال کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ چنانچہ اس میں ہر ایک واقعہ کے متعلق مستند تاریخی کتب کے حوالے دیئے گئے ہیں۔

تقریباً ۵۰۰ صفحہ کی اسلامی تاریخ ہے۔ جو خوشخط کتابت سے نہایت صاف طبع ہوئی ہے۔ قیمت صرف عہ

اس پتہ سے طلب فرمائیں!

ملک دین محمد اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

مالکان کتبخانہ دین محمدی برانڈرتھ

آسمانِ علم کے درخشندہ ستارے

تحمیدات سرور کائنات صلعم کے ارشادات عالیہ
معلوم کرنیکی کس مسلمان کو خواہش نہ ہوگی۔ اگر آپ رحمۃ
للعالمین شفیع المذنبین انیس الغریبین حضرت احمد مجتبےٰ
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے واقفیت
حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو

تجرید البخاری
مع ترجمہ اردو

مؤلفہ علامہ حسین بن مبارک زبیدی

منگا کر پڑھیے جس میں صحیح بخاری شریف کی نو ہزار احادیث
شریف میں سے سوا دو ہزار ایسی صحیح اور مسلم الثبوت احادیث
کا انتخاب کیا گیا ہے جو بلا اختلاف ہر فرقے کے مسلمانوں کے
لئے نور ہدایت کا کام دے سکتی ہیں جسے حضور پُر نور صلعم
کے جاں نثار مسلمانوں کی سہولت کیلئے اس طرح شائع کیا گیا ہے
کہ ایک کالم میں عربی اور اُسکے مقابل اُردو ترجمہ دیا گیا ہے
شروع کتاب میں ایک مقدمہ کے علاوہ فہرست احادیث
مندرجہ بھی دی گئی ہے اور ہر ایک حدیث شریف پر نمبر دیئے
گئے ہیں تاکہ فہرست سے دیکھ کر ناظرین جس مضمون کی
حدیث چاہیں وہ نکال سکیں۔

نہایت خوشخط کتابت اور ولایتی چکنے کاغذ پر صاف
ستھری چھپی ہے۔ اور باوجود گیارہ سو صفحات ضخامت
کے ہدیہ صرف پانچ روپے (صہ)

اقوال الرسول صلعم
نونہالان قوم کے لئے ہادی اسلام حضور پُر نور صلعم کے اقوالِ متبرکہ
کا مجموعہ۔ اُردو سلیس زبان میں بچوں کیلئے احادیث رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ ہے۔ ہدیہ صرف ۵ر
اس پتہ سے طلب فرمائیں:۔ ملک دین محمد اینڈ سنز

فلسفۂ قرآن و فلسفۂ اسلام

ہر ایک مسلمان کیلئے قرآن مجید کا سمجھنا ضروری ہے۔ تاکہ احکامات
الٰہی کی غرض وغایت اور اُن پر عمل کرنیکے فوائد معلوم ہو جائیں لہٰذا
حضرت شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلویؒ کی

تفسیر موضح القرآن ترجمہ اُردو

کا مطالعہ فرمایئے۔ دنیائے اسلام میں حضرت شاہ عبدالقادرؒ
محدث دہلویؒ کا اسم گرامی محتاجِ تعارف نہیں ہے۔ چنانچہ یہ
آپکی وہ بے بہا عالمانہ تصنیف ہے کہ جس کی مدد کے بغیر کوئی
تفسیر القرآن تیار ہوتی ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ بحیثیت مسلمان
ہونیکے اگر آپ کلام الٰہی کے معانی اور آیات ربانی کا شانِ
نزول و دیگر احکامات الٰہی کی تشریح و توضیح سے واقف ہونا
چاہتے ہیں تو یہ تفسیر موضح القرآن منگا کر مطالعہ فرمائیں جو نہایت
معتبر اور مدلل ترجمۃ القرآن کی عام فہم تفسیر ہے۔ اور نہایت
اعلےٰ ولایتی چکنے کاغذ پر خوشخط صحیح طبع ہوئی ہے۔ ہدیہ للعہ

فلسفۂ اسلام پر علامہ امام غزالی علیہ الرحمۃ
کی ایک عالمانہ تصنیف ضرور مطالعہ فرمایئے!

کیمیائے سعادت اُردو

علامہ امام غزالی علیہ الرحمۃ ایسے بلند پایہ عالم اسلام ہیں
جن کے فلسفۂ اسلام سے موجودہ علمائے سائنس نے بھی استفادہ
حاصل کیا۔ لہٰذا اگر آپ فلسفۂ اسلامی کو اپنے عقلی دلائل اور
موجودہ سائنس کے خیالی نکتہ ادراک کے مطابق جانچنا چاہتے ہیں اگر
حیات نفس روح فلسفۂ عذاب قبر حشر و نشر اور بہشت و دوزخ
وغیرہ کے مسائل سے یقین حاصل کرنا چاہتے ہیں تو علامہ موصوف کی
یہ کتاب مطالعہ فرمائیں۔ ہدیہ عہ

تاجران کتب کشمیری بازار لاہور
مالکان کتب خانہ دین محمدی [illegible]

دریائے علم کے آبدار موتی

کیا آپ کو معلوم ہے کہ اسلام کے حقوق کیا ہیں؟

اگر آپ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو

حقوق و فرائضِ اسلام

مندرجہ ذیل پتے سے منگا کر مطالعہ فرمایئے جس میں اسلام کے تمام حقوق و فرائض نہایت وضاحت کے ساتھ آسان اور فصیح اردو زبان میں بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً ارکان اسلام یعنی توحید نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ حج کے علاوہ تعلیم ادب۔ شفقت۔ حقوق والدین۔ حقوق زوجین۔ میراث۔ حقوق ہمسایہ۔ حقوق مہمان۔ حقوق سائل۔ حقوق یتامیٰ۔ حقوق احباب۔ حقوق اہلِ کتاب۔ حقوق اہلِ معاملہ۔ حقوق تجارت۔ حقوق عامہ جہاد وغیرہ درج ہیں۔ بحیثیت مسلمان بھائی ہونیکے ہماری التجا ہے کہ یہ کتاب ہر مسلمان کو خریدنی چاہیے۔

صفحات تقریباً ۳۰۰ قیمت عہ روپیہ

خطبات دین محمدی

اس کتاب کی نسبت تمام اسلامی اخبارات و علمائے کرام کا متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ آج تک اس سے بہتر کوئی مجموعہ خطب شائع نہیں ہوا جسمیں علاوہ ساٹھ ۶۰ خطبات کے خطبہ نکاح بھی درج ہے۔ اور ہر ایک خطبہ کے بعد ایک وعظ ہے۔ جو نہایت معتبر اور صحیح روایات سے مملو ہے قیمت بغیر جلد عہ۔ مجلد عہ

چشمۂ معرفت کے پر کیف جام

رہبر کامل عارف اکمل شیخ علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

المعروف

داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف لطیف

کشف المحجوب یعنی کا اردو ترجمہ

یہ جواہرات میں تولنے کے قابل بیش قیمت کتاب ہے جو کہ پہلے فارسی زبان میں تھی ہم نے اُردو لکھے پڑھے عام مسلمانوں کے فائدہ کیلئے ایک عالم جید سے اس کا اردو ترجمہ کرا کر اسے طبع کرایا ہے۔ بڑی تقطیع پر ۵۰۰ صفحات میں نہایت خوشخط اور صاف طبع ہوئی ہے۔ برائے اشاعت عام اس کا ہدیہ صرف ایک روپیہ چار آنہ (عہ) مقرر کیا گیا ہے

الہامِ منظوم مثنوی مولٰنا روم رح

فارسی نظم میں جو بلند و برتر درجہ اس مثنوی شریف کو حاصل ہے۔ وہ محتاجِ بیان نہیں حضرت مولٰنا روم رح نے چشمۂ معرفت سے اپنے حقائق و معارف کا جو دریا بہایا ہے بیشمار تشنگانِ عشق نے اس سے اپنی پیاس بجھائی ہے۔ لہٰذا اگر آپ بھی سیراب ہونا چاہتے ہیں۔ تو مثنوی مولٰنا روم علیہ الرحمۃ کا مطالعہ فرمائیں۔ اردو دان طبقہ کیلئے ہزار ہا روپیہ صرف کرکے چھ جلدوں میں اس کا سلیس اُردو ترجمہ کیا گیا ہے

قیمت فی جلد مجلد عہ۔ چھ جلد مجلد یکجا سعہ

اس پتہ سے طلب فرمائیں :- ملک دین محمد اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

مالکان کتب خانہ دین محمدی بلڈنگ

۴۸۶

تجرید البخاری

مع

ترجمہ اردو

حصہ اوّل

مؤلفہ

علامہ حسین بن مبارک زبیدی رحمۃ اللہ علیہ

برائے فرم

ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز تاجران کتب کشمیری بازار
کتبخانہ دین محمدی
بل روڈ لاہور
باہتمام ملک محمد عارف پرنٹر دین محمدی الیکٹرک پریس سرکلر روڈ لاہور میں طبع کرا کر
ملک دین محمد نے کشمیری بازار لاہور سے شائع کیا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دیباچۂ مؤلف

سب تعریفیں خدا ہی کو سزاوار ہیں۔ جو مخلوقات کو مناسب حال صورتیں عطا کر کے پیدا فرماتا ہے اور اتنا بڑا مہربان و فیاض ہے کہ بغیر کسی استحقاق کے نعمتیں بخشتا ہے۔ پھر جبتک صبح و شام کا دور رہے خدا کا درود و سلام اسکے رسول مقبول پر واجب ہو جسے اس نے مکارم اخلاق کی تتمیم کے لیئے مبعوث فرماکر علی الاطلاق تمام مخلوقات پر فضیلت عطا کی ہے اور انہیں تمام مخلوق پر برتر کر دیا۔ علی ہذا ان کی آل کرام پر بھی درود و سلام ہو جو خیرات معنوی و حسی کی کثرت تقسیم سے موصوف ہیں اور انکے صحابہ پر بھی جو اہل طاعت و وفاق ہیں۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بخاریؒ کی کتاب "الجامع الصحیح" کتب اسلامی میں سے بڑی معتبر و کثیر الفوائد کتاب ہے۔ مگر اس میں احادیث متکررہ مختلف ابواب میں اس طرح متفرق مذکور ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ معلوم کرنا چاہے کہ فلاں حدیث کس باب میں ہے۔ تو بڑی ہی جستجو اور کد و کاوش سے معلوم کر سکتا ہے۔ اس تکرار سے امام بخاریؒ کا تو یہ مقصود تھا کہ حدیث کی شہرت اور طرق روایت کی کثرت کو بیان کیا جائے۔ مگر اس کتاب کا مطمح نظر یہ ہے کہ اصل حدیث سے واقفیت حاصل کی جائے کیونکہ اس میں کی ساری احادیث کا صحیح ہونا تو معلوم ؟ ۔

امام نوویؒ شرح مسلم کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ "امام بخاریؒ ایک حدیث کے مختلف طرق روایت کو متفرق اور بعید الربط ابواب میں ذکر کرتے ہیں۔ اور ان طرق مختلف کو اکثر ایسے ابواب میں بیان کرتے ہیں۔ جنکی نسبت یہ خیال بھی نہیں ہو سکتا کہ وہاں انکا ذکر کرنا زیادہ مناسب ہو گا۔ اسلئے طالب حدیث کو تمام طرق روایت کو معلوم کرنا نہایت دشوار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ میں نے دیکھا ہے کہ متاخرین میں سے کئی ایک حفاظ حدیث نے ان باتوں میں غلطی کھائی ہے۔ اور کئی احادیث کی نسبت جو بخاری میں ایسی جگہ درج ہیں جسکی طرف ذہن مشکل سے منتقل ہوتا ہے۔ انہوں نے صاف کہدیا کہ بخاریؒ نے انہیں روایت ہی نہیں کیا۔"

اسلئے میں نے چاہا کہ اس کتاب کی احادیث کو بلا تکرار و محذوف الاسانید بیان کر دوں تاکہ بلا مشقت حدیث مل جایا کرے۔ جو حدیث مکرر آئی ہے۔ میں اسے صرف ایک جگہ بیان کر دیتا ہوں لیکن اگر دوسری جگہ اسکی روایت میں کوئی معنی زیادہ ہوں تو صرف اینادی بتا دیتا ہوں۔ ورنہ نہیں۔ کبھی پہلے ایک حدیث مختصر مذکور ہوتی ہے اور بعد ازاں دوسری روایت میں زیادہ تفصیل ملتی ہے تو ایزا دینے فائدہ کی غرض سے میں دوسری روایت کو نقل کرتا ہوں۔ میں نے اس میں صرف متصل احادیث کو ذکر کیا ہے منقطع اور معلق کو ترک کر دیا ہے ایسے ہی صحابہ اور ان سے بعد کے لوگوں کی خبروں کو جنہیں حدیث سے کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ ہی ان میں کچھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے بیان نہیں کیا۔ جیسے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کا سقیفہ بنی ساعدہ کی طرف جانا اور وہاں کی گفتگو

حضرت عمرؓ کی شہادت کا قصہ ہو، انکا اپنے بیٹے کو اس امر کی وصیت کرنا کہ حضرت عائشہؓ سے اجازت لیکر انہیں اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جائے اور شورہ بیعت کے بارہ میں آپکے کلام یا حضرت عثمانؓ کی بیعت کا قصہ یا حضرت زبیرؓ کا اپنے بیٹے کو قضائے دین کی وصیت کرنا۔ وغیرہ وغیرہ۔

میں نے ہر حدیث میں اس صحابی کا نام لیا ہے جس نے اس حدیث کو روایت کیا ہے تاکہ پہلی نظر سے ہی معلوم ہو جائے کہ اس حدیث کا راوی کون ہے۔ اور اکثر انہی الفاظ کے ذکر کا التزام کیا ہے جو بخاریؒ نے ذکر کئے ہیں مثلاً امام بخاری کبھی کہتے ہیں عَنْ عَائِشَةَ رضاور کبھی کہتے ہیں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ کبھی کہتے ہیں عَنْ عَبْدِ اللهِ اور اسی طرح کبھی کہتے ہیں عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضاور کبھی عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض اور کبھی کہتے ہیں عَنْ أَنَسٍ اور کبھی کہتے ہیں عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضہ۔ تو میں ان باتوں میں ان کے تابع ہوں۔ اگر کہیں ان باتوں میں اصل کتاب سے اختلاف نظر آئے تو اسے اختلاف نسخ پر محمول کرنا چاہیئے۔

مجھے بفضل خدا اس کتاب کی کئی ایک مشائخ سے کئی اسانید متصل حاصل ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک سند تو وہ ہے جسے ۸۲۲ھ میں شیخ دار الخلافہ "تعزین" علامہ نفیس الدین ابو الربیع سلیمان بن ابراہیم علوی سے بخاری کا کچھ حصہ پڑھکر اور اکثر سنکر اور باقی حصے کی اجازت لیکر حاصل کیا اور علامہ موصوف نے اسکی سند کو بطور اجازت حاصل فرمایا جنہوں نے اپنے استاد شرف المحدثین موسیٰ بن موسیٰ علی دمشقی مشہور بہ غزدلی سے تمام وکمال پڑھکر اور علامہ کے والد کو شیخ ابو العباس احمد بن ابو طالب حجار سے تو اسکی اجازت حاصل ہے اور انکے استاد کو سماعاً۔

دوسری سند مجھے امام ابو الفتح محمد بن امام زین الدین ابی بکر بن حسین بن عثمانی سے اکثر حصے کی بطور سماع اور تمام کی بطور اجازت حاصل ہے۔ اور اسیطرح شیخ امام شمس الدین ابو الخیر محمد بن محمد جزری دمشقی سے اور قاضی علامہ حافظ تقی الدین محمد ابن احمد فاسی قاضی مالکیہ سے بطور اجازت سند حاصل ہے۔ اور ان تینوں کو شیخ المحدثین ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن صدیق دمشقی معروف بہ ابن الرسام سے اور انہیں ابو العباس حجار سے اور انہیں امام زین الدین ابو بکر بن حسین مدنی مراغی اور قاضی القضاة مجد الدین محمد بن یعقوب شیرازی سے اور ان دونوں کو ابو العباس حجار سے اور انہیں شیخ حسین بن مبارک زبیدی سے اور انہیں شیخ ابو الوقت عبد الاول بن عیسےٰ بن شعیب ہروی صوفیؒ سے۔ اور انہیں شیخ عبد الرحمن بن محمد بن مظفر داؤدیؒ سے اور انہیں امام ابو محمد بن عبد اللہ بن احمد بن حمویہ سرخسی سے اور انہیں شیخ محمد بن یوسف فربری سے اور انہیں امام کبیر شیخ ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بخاری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے۔ مذکورہ بالا علما کے علاوہ اور بھی کئی اسانید ہیں جو امام بخاریؒ تک جا پہنچتی ہیں اور جنکا شمار بہت زیادہ ہے میں نے صرف اسی سند کو ذکر کیا ہے جو نہایت مشہور اور عالی ہے۔

میں نے اس کتاب کا نام "التجرید الصریح لاحادیث الجامع الصحیح" رکھا ہے۔ اور خدا سے التجا ہے کہ لوگوں کو اس سے نفع پہنچائے۔ اور اسے محض اپنی خوشنودی ذات کے لئے قبول فرمائے۔ اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہمارے تمام مقاصد و اعمال کی اصلاح فرمائے۔ آمین +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نزول وحی کا بیان

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوْ اِمْرَأَۃٍ یَنْکِحُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ۔

سب اعمال کا مدار نیتوں پر ہے

حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ تمام اعمال کے نتائج نیتوں پر موقوف ہیں۔ اور ہر شخص کیلئے (اسکے عمل کا) وہی (نتیجہ) ہے جو اس نے نیت کی ہو لہذا جسکی ہجرت دنیا کے لئے ہوگی اسے پائیگا۔ یا عورت کیلئے جس سے نکاح کریگا تو (سمجھ لو کہ) اسکی ہجرت اسی (کام) کیلئے سمجھی جاتی ہے جسکے لئے اس نے ہجرت کی۔

یہ حدیث گو اس باب کے متعلق نہ تھی۔ مگر مؤلف نے اس خیال سے اسے سب سے پہلے ذکر کیا ہے کہ وہ صفائی نیت سب سے پہلے بیان ہو جائے جو اسے اس کتاب کے جمع کرنے میں مرکوز تھی۔ مترجم۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ ھِشَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یَاْتِیْکَ الْوَحْیُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْیَانًا یَّاْتِیْنِیْ مِثْلَ صَلْصَلَۃِ الْجَرَسِ وَھُوَ اَشَدُّہٗ عَلَیَّ فَیُفْصِمُ

وحی کے اقسام

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ یا رسول اللہ آپ پر وحی کسطرح آتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ "کبھی تو میرے پاس وحی مثل گھنٹی کے آواز کے آتی ہے۔ اور تمام وحیوں میں (یہ قسم وحی کی) مجھ پر زیادہ دشوار ہے۔ پھر یہ کیفیت مجھ سے دور ہو جاتی ہے۔

عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَ
اَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَاَعِي
مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ
فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ
وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ
بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا
الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى
رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ
ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ
حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ
اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَنْزِعَ
اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ
يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ
لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ
حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اِقْرَاْ قَالَ
مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ
حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ
اِقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ
فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ
ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اِقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا
بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ
الثَّالِثَةَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ
اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ

کر فرشتے نے جو کچھ کہا اسکو اخذ کر چکتا ہوں۔ اور
کبھی فرشتہ میرے سامنے آدمی کی صورت بنکر آجاتا ہے
اور مجھ سے کلام کرتا ہے جو کچھ وہ کہتا ہے اسکو میں حفظ کر لیتا
ہوں" حضرت عائشہ فرماتی ہیں بیشک میں نے سخت سردی
والے دن میں آپ پر وحی اُترتے ہوئے دیکھی۔ اور یہ دیکھا
کہ اسوقت آپ کی پیشانی سے پسینہ بہنے لگتا تھا۔

سب سے پہلی وحی۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے
کہا سب سے پہلی وحی جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر شروع ہوئی
وہ اچھے خواب تھے۔ چنانچہ جو خواب آپ دیکھتے
تھے۔ وہ صبح کی روشنی کی شکل ظاہر ہو جاتا تھا پھر آپکو
(خدا کی طرف سے) خلوت کی محبت دیگئی۔ چنانچہ آپ
غار حرا میں خلوت فرمایا کرتے تھے۔ اور وہاں آپ
تحنث کئی رات لگاتار عبادت کیا کرتے تھے
بغیر اسکے کہ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر واپس
آتے جب زادِ راہ ختم ہو جاتا۔ تو پھر خدیجہ کے پاس
لوٹکر آتے اور اُسیقدر زادِ راہ پھر لیجاتے حتی کہ آپکے
پاس حق آگئی۔ جبکہ آپ غارِ حرا میں تھے۔ یعنی فرشتہ آپکے
پاس آیا اور اس نے (آپ سے) کہا پڑھیے۔ آپ نے فرمایا
"میں پڑھا ہوا نہیں ہوں"۔ آپ فرماتے ہیں پھر مجھے
فرشتے نے پکڑ لیا۔ اور (زور سے) دبایا۔ یہانتک کہ مجھے
تکلیف ہوئی۔ اور اس نے چھوڑ کر مجھے کہا۔ پڑھیے۔
تو میں نے پھر کہا "میں پڑھا ہوا نہیں ہوں"۔ اسپر
فرشتے نے مجھے پھر پکڑ کر زور سے دبایا۔ یہانتک کہ مجھے
تکلیف ہوئی۔ پھر چھوڑ کر کہا۔ پڑھیے۔ تو میں نے کہا کہ
"میں پڑھا ہوا نہیں ہوں"۔ آپ فرماتے ہیں کہ فرشتے نے
مجھے پھر پکڑ لیا۔ اور تیسری بار زور سے دبا کر مجھ سے کہا کہ
اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ

الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۔
فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَرْجُفُ فُؤَادُهُ فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ
بِنْتِ خُوَيْلِدٍ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي ۔
فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ
فَقَالَ لِخَدِيجَةَ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ
خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيجَةُ
كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ أَبَدًا إِنَّكَ
لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ
الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ
وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ
بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ
ابْنَ نَوْفَلِ ابْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى
ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ وَكَانَ امْرَأً قَدْ
تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ
الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنَ
الْإِنْجِيلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ
شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ خَدِيجَةُ
يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ
فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى
فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَبَرَ مَا رَأَى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ
هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ
اللّٰهُ عَلَى مُوسَى يَا لَيْتَنِي فِيهَا
جَذَعًا لَيْتَنِي حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ
قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ

اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۔ اپنے
پروردگار کے نام کی برکت سے پڑھو جس نے ہر چیز کو پیدا کیا
انسان کو خون بستہ سے پیدا کیا۔ و یقین کرلو کہ تمہارا پروردگار
بہت بڑا کریم ہے جس نے قلم کو علم سکھایا۔ بس آپ کا دل اس
واقعہ سے ہلنے لگا۔ اور آپ حضرت خدیجہؓ کے پاس تشریف لا کر
کہا "مجھے کمل اُڑھا دو"۔ مجھے کمل اڑھا دو۔ تو لوگوں نے آپ کو کمل
اڑھا دیا یہاں تک کہ جب آپ کے دل کو تسکین ہو گئی تو آپ نے حضرت خدیجہ سے
سب حال بیان کر کے کہا "مجھے اپنی جان کا خوف ہے"۔ خدیجہ
بولیں ہرگز نہیں خدا کی قسم! اللہ آپکو کبھی پریشان نہ کریگا
یقیناً آپ صلہ رحمی کرتے۔ سب کا بوجھ اٹھاتے۔ بے نواؤں کی
مدد فرماتے اور راہ حق میں مصائب جھیلتے ہیں۔ پھر خدیجہ
آپ کو لیکر ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ اپنے
چچا کے بیٹے کے پاس پہنچیں۔ ورقہ ایک ایسا آدمی تھا جو
زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گیا تھا۔ اور عبرانی کتاب لکھا
کرتا تھا یعنی جسقدر اللہ کو منظور ہوتا انجیل کو عبرانی میں
لکھا کرتا تھا اور بڑا بوڑھا آدمی تھا۔ بینائی بھی جا چکی
تھی۔ اس سے خدیجہ نے کہا۔ اے میرے چچا کے بیٹے!
اپنے بھتیجے (نبی صلے اللہ علیہ وسلم) سے (انکا
حال سنو) ورقہ بولے۔ اے میرے بھتیجے!
تم کیا دیکھتے ہو؟ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے جو کچھ دیکھا تھا اُن سے بیان کر دیا۔
تو ورقہ نے آپ سے کہا۔ کہ یہ وہ فرشتہ
ہے جسے اللہ نے موسیٰ پر نازل کیا تھا۔
اے کاش! میں اس زمانے میں
(جب آپ نبی ہونگے) جوان ہوتا۔ اے کاش! میں اُس وقت
تک) زندہ ہی رہتا جب کہ آپکو آپ کی قوم مکہ سے
نکالے گی۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر تعجب فرمایا۔ کیا یہ لوگ مجھے

قَالَ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُوْدِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ۔

ورقہ نے کہا ہاں۔ جس شخص نے آپ جیسی بات بیان کی اُس سے ہمیشہ دشمنی کی گئی اور اگر مجھے آپ کی نبوت کا زمانہ ملگیا تو میں آپ کی بہت زور دار مدد کرونگا مگر چند ہی روز بعد ورقہ کی وفات ہو گئی اور وحی کی آمد بھی چند روز کے لئے رُک گئی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيْثِهِ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَرُعِبْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِي زَمِّلُوْنِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔ فَحَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے رک جانیکا حال بیان کرنے لگے تو یہی بیان میں یہ بھی فرمایا کہ (ایک دن) اُس حال میں کہ میں چلا جا رہا تھا یکایک مینے آسمان سے ایک آواز سنی۔ میں نے اپنی نظر اُٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا ایک کرسی پر آسمان و زمین کے درمیان معلق بیٹھا ہوا ہے میں اس سے ڈر گیا پھر لوٹ آیا اور اپنے گھر میں آکر کہا مجھے کمل اُڑھا دو مجھے کمل اُڑھا دو پھر اسی حال میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔ (اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو اور لوگوں کو ڈرا اور اپنے پروردگار کی بزرگی بیان کر۔ اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھ۔ اور ناپاکی (یعنی بتوں کی پرستش) کو چھوڑ دے) پھر وحی کی آمد خوب گرم ہو گئی اور لگاتار آنے لگی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا

حضرت ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے قول لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ" کی تفسیر میں منقول ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (قرآن کے) نازل ہونے سے سخت محنت اُٹھاتے تھے۔ اور از انجملہ یہ تھا کہ آپ اپنے دونوں ہونٹ (جلد جلد) ہلاتے تھے (تاکہ وحی یاد ہو جائے) ابن عباسؓ نے کہا۔ میں اپنے ہونٹوں کو تمہارے (سمجھانے کے لئے مثالی طور پر اسی طرح حرکت دیتا ہوں جس طرح رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ہونٹوں کو

ج ۴
دوسری بار وحی کا نازل اور پھر متواتر

ج ۵
آنحضرت صلعم کے سینہ میں الفاظ و معانی قرآن کے جمع کرنے میں خدا کا ذمہ دار ہونا۔

فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعُهُ لَكَ فِي صَدْرِكَ وَتَقْرَأَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأَهُ۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَّ فِيهَا

تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل کیں۔ لتعجل (قرآن کو جلد یاد کرنے کے لئے تم اپنی زبان کو بہت حرکت نہ دیا کرو۔ یقیناً اسکا جمع کرنا و پڑھا دینا ہمارے (ذمہ ہے) ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ یعنی قرآن کا تمہارے سینے میں جمع کر دینا اور اسکو تمہارا پڑھنا۔ پھر جس وقت ہم اسکو پڑھ چکیں تم اسکے پڑھنے کی پیروی کرو۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ یعنی اسکو سنو اور چپ رہو۔ پھر یقیناً اسکے مطلب کا سمجھانا ہمارے ذمہ ہے۔ اور بیشک ہمارے ذمے ہے کہ تم اسکو پڑھو پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اسکے بعد یہ عادت تھی کہ جب آپکے پاس جبریلؑ آتے تو آپ سنتے تھے پھر جب جبریلؑ چلے جاتے تو اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اسطرح پڑھتے تھے۔ جس طرح جبریلؑ نے اسکو پڑھا تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ اور تمام اوقات سے زیادہ آپ رمضان میں سخی ہو جاتے تھے جب کہ آپؐ سے جبرئیل علیہ السلام ملتے تھے۔ اور جبرئیل علیہ السلام آپ سے رمضان کی ہر رات میں ملتے تھے اور آپسے قرآن کا دور کیا کرتے تھے تو یقیناً اُس وقت آپ سخاوت میں ہوا سے بھی زیادہ تیز ہو جاتے تھے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ابو سفیان بن حرب نے ان سے بیان کیا کہ ہرقل (شاہ روم) نے ان کے پاس ایک آدمی بھیجا تھا۔ جبکہ وہ قریش کے چند سواروں میں (بیٹھے) تھے۔ اور وہ لوگ شام میں تاجر بن کر گئے تھے (اور یہ واقعہ اس زمانے میں ہوا جب کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو سفیان اور نیز دیگر

أَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ فَأَتَوْهُ وَ
هُمْ بِإِيْلِيَاءَ فَدَعَاهُمْ وَحَوْلَهُ
عُظَمَاءُ الرُّوْمِ ثُمَّ دَعَاهُمْ فَدَعَا
بِالتَّرْجُمَانِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ
نَسَبًا بِهٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ
أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ
أَنَا أَقْرَبُهُمْ فَقَالَ أَدْنُوْهُ مِنِّيْ
وَقَرِّبُوْا أَصْحَابَهُ فَاجْعَلُوْهُمْ
عِنْدَ ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ
قُلْ لَهُمْ إِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ
هٰذَا الرَّجُلِ فَإِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ
فَوَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ
يَأْثِرُوْا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ
ثُمَّ كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِيْ عَنْهُ أَنْ قَالَ
كَيْفَ نَسَبُهُ فِيْكُمْ قُلْتُ
هُوَ فِيْنَا ذُوْ نَسَبٍ قَالَ
فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ
قَطُّ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ
مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا
قَالَ فَأَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ
أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قُلْتُ ضُعَفَاؤُهُمْ
قَالَ أَيَزِيْدُوْنَ أَمْ يَنْقُصُوْنَ
قُلْتُ بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ
فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ
سَخْطَةً لِدِيْنِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ
فِيْهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ تَتَّهِمُوْنَهُ
بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ

کفار قریش سے ایک محدود عہد کیا تھا۔ غرض سب
قریش ہرقل کے پاس آئے۔ اور یہ لوگ اُسوقت
ایلیا میں تھے تو ہرقل نے انکو اپنے دربار میں طلب کیا
اور (قریشیوں سے) کہا کہ تم میں سب سے زیادہ اس شخص کا
قریب النسب کون ہے جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے ابوسفیان
کہتے ہیں میں نے کہا ان سب سے زیادہ میں انکا قریب النسب
ہوں۔ یہ سنکر ہرقل نے کہا۔ ابوسفیان کو میرے قریب
کردو۔ اور اسکے ساتھیوں کو بھی قریب رکھو یعنی انکو ابوسفیان
کی پس پشت کھڑا کردو۔ پھر اپنے ترجمان سے کہا کہ ان
لوگوں سے کہو کہ میں ابوسفیان سے اس شخص کا حال
پوچھتا ہوں جو اپنے آپکو نبی کہتا ہے۔ پس اگر یہ مجھ سے
جھوٹ بیان کرے تو تم فوراً اسکی تکذیب کر دینا۔ ابوسفیان
کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم اگر (مجھے) اس بات کی غیرت نہ ہوتی
کہ لوگ میرے اوپر جھوٹ بولنے کا الزام لگائینگے تو
یقیناً میں آپ کی نسبت غلط باتیں بیان کر دیتا۔ غرض
سب سے پہلے ہرقل نے مجھ سے جو پوچھا یہ تھا کہ انکا نسب تم
لوگوں میں کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ ہم میں (بڑے نسب والے)
ہیں پھر ہرقل نے کہا کہ کیا تم میں سے کسی نے ان سے پہلے
بھی یہ بات کہی ہے (یعنی دعویٰ نبوت کیا ہے) میں نے کہا نہیں۔
پھر ہرقل نے کہا کیا انکے باپ دادا میں کوئی بادشاہ گزرا ہے میں نے
کہا نہیں پھر ہرقل نے کہا کہ امیر لوگوں نے انکی پیروی کی ہے یا
کمزور لوگوں نے؟ میں نے کہا صرف کمزور لوگوں نے پھر اس نے پوچھا
کہ انکے پیرو بڑھتے جاتے ہیں یا گھٹتے جاتے ہیں؟ میں نے کہا زیادہ
ہوتے جاتے ہیں پھر اس نے کہا کوئی انکے دین سے ناخوش ہوکر پھر بھی جاتا ہے
بعد اسکے کہ اس میں داخل ہو جائے میں نے کہا نہیں پھر اس نے کہا کہ
کیا تم اسکو جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے پہلے
اس سے کہ جو اس نے اب کہا ہے (یعنی دعویٰ نبوت)

قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ
لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَدْرِي
مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيهَا وَلَمْ يُمْكِنِّي
كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ
هٰذِهِ الْكَلِمَةِ قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ
قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قُلْتُ الْحَرْبُ
بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالٌ يَنَالُ مِنَّا
وَنَنَالُ مِنْهُ قَالَ فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ
قُلْتُ يَقُولُ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ
وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَاتْرُكُوا
مَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاءُكُمْ وَ
يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَ
الْعَفَافِ وَالصِّلَةِ فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ
قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ
فَذَكَرْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو نَسَبٍ
وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ
قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ
أَحَدٌ مِنْكُمْ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ
فَذَكَرْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ
أَحَدٌ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ
لَقُلْتُ رَجُلٌ يَتَأَسَّى بِقَوْلٍ قِيلَ
قَبْلَهُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ
فِي آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ فَذَكَرْتَ
أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ
مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ
مُلْكَ أَبِيهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ

میں نے کہا نہیں پھر اسنے کہا کیا کبھی وہ عہد خلافی کرتے ہیں؟ میں نے کہا
نہیں۔ اور اب ہم ان کی مہلت میں ہیں ہم نہیں
جانتے کہ وہ اس (مہلت کے زمانے) میں کیا کرینگے (وعدہ
خلافی یا وعدہ وفائی) ابوسفیان کہتے ہیں کہ سوا اس کلمہ
کے اور مجھے قابو نہیں ملا کہ میں کوئی بات آپکے حالات
میں داخل کر دیتا۔ پھر ہرقل نے کہا کیا تمنے کبھی ان سے
جنگ بھی کی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ تو اس نے کہا پھر
تمہاری جنگ ان سے کیسی رہی؟ میں نے کہا کہ ہمارے
اور اُنکے درمیان لڑائی ڈول کی مثل رہی کہ کبھی وہ
ہم سے لے لیتے ہیں اور کبھی ہم اُن سے لے لیتے ہیں۔ اس نے کہا
کہ وہ تم کو کیا حکم دیتے ہیں؟ میں نے کہا وہ کہتے ہیں صرف
اللہ کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ کسیکو شریک نہ کرو
اور جو تمہارے باپ دادا کیا کرتے تھے چھوڑ دو۔ اور ہمکو
نماز پڑھنے سچ بولنے پرہیزگاری اور صلہ رحم کا حکم دیتے
ہیں اسکے بعد ہرقل نے ترجمان سے کہا کہ ابوسفیان سے
کہدے کہ میں نے تم سے انکا نسب پوچھا تو تمنے بیان کیا
کہ وہ تمہارے درمیان نسب والے ہیں اور تمام پیغمبر اپنی قوم
کے نسب میں اسی طرح (عالی نسب) مبعوث ہوا کرتے
ہیں پھر میں نے تم سے پوچھا کیا یہ بات (یعنی اپنی نبوت
کی خبر) تم میں سے کسی اور نے بھی کہی تھی۔ تو تمنے بیان کیا کہ
نہیں۔ تو میں نے اپنے دل میں کہا تھا کہ اگر یہ بات ان سے
پہلے کوئی کہہ چکا ہوتا تو میں کہدوں گا کہ وہ ایک
ایسے شخص ہیں جو اس قول کی تقلید کرتے ہیں جو ان سے
پہلے کہا گیا ہے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اُن کے باپ
دادا میں کوئی بادشاہ تھا تو تمنے بیان کیا کہ نہیں پس میں نے کہا
تھا کہ اگر انکے باپ دادا میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہوگا تو میں کہدونگا
کہ وہ ایک ایسے شخص ہیں جو اپنے باپ دادا کا ملک حاصل کرنا

كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكِذْبِ قَبْلَ
اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ فَذَكَرْتَ اَنْ لَّا
فَقَدْ عَرَفْتُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ
الْكِذْبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ
عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ اَشْرَافُ
النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَاءُهُمْ
فَذَكَرْتَ اَنَّ ضُعَفَاءَهُمُ
اتَّبَعُوْهُ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ
وَسَاَلْتُكَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ
يَنْقُصُوْنَ فَذَكَرْتَ اَنَّهُمْ
يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ اَمْرُ الْاِيْمَانِ حَتّٰى
يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ اَيَرْتَدُّ اَحَدٌ
سَخْطَةً لِدِيْنِهِ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ
فِيْهِ فَذَكَرْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ
الْاِيْمَانُ حِيْنَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ
الْقُلُوْبَ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ
فَذَكَرْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ
لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ بِمَا
يَاْمُرُكُمْ فَذَكَرْتَ اَنَّهُ يَاْمُرُكُمْ
اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهٗ
وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا
وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَ
يَاْمُرُكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ
وَالْعَفَافِ فَاِنْ كَانَ مَا تَقُوْلُ
حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ
قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ
اَنَّهُ خَارِجٌ لَمْ اَكُنْ اَظُنُّ اَنَّهُ مِنْكُمْ

کہ آیا اس سے پہلے کہ اُنہوں نے یہ بات کہی
کہیں تم انہیں جھوٹ کی تہمت لگاتے
تھے تو تم نے کہا نہیں۔ پس میں یقیناً جانتا
ہوں کہ ایسا شخص جو لوگوں پر جھوٹ بولتا
نہ چاہے خاص اللہ پر کیونکر جھوٹ بولیگا
پھر مینے تم سے پوچھا کہ آیا بڑے لوگوں نے انکی پیروی
کی ہے یا کمزور لوگوں نے تو تمنے کہا کہ کمزور لوگوں نے اور
درواقعی تمام پیغمبروں کے پیرو یہی لوگ ہوا کرتے ہیں۔
جب میں نے تم سے پوچھا کہ ان کے پیرو زیادہ ہوتے جاتے
ہیں یا کم۔ تو تم نے بیان کیا کہ وہ زیادہ ہوتے جاتے ہیں
اور درحقیقت ایمان کا یہی حال ہوتا ہے یہانتک
کہ کمال کو پہنچ جاوے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ
کیا کوئی شخص بعد اسکے کہ ان کے دین میں داخل ہوا ہے
دین سے ناخوش ہو کر پھر بھی جاتا ہے تو تم نے بیان کیا
کہ نہیں۔ اور ایمان ایسا ہی ہے جبکہ اسکی بشاشت دلوں
میں مل جائے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ آیا وہ وعدہ خلافی
بھی کرتے ہیں۔ تو تمنے بیان کیا کہ نہیں۔ اور تمام پیغمبر اسیطرح
وعدہ خلافی نہیں کرتے جب مینے تم سے پوچھا کہ وہ تمہیں
کس بات کا حکم دیتے ہیں تو تم نے بیان کیا کہ وہ تمہیں یہ حکم
دیتے ہیں کہ اللہ کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ کسیکو شریک
نہ کرو۔ اور تمہیں بتوں کی پرستش سے منع
کرتے ہیں۔ خدا کی نماز پڑھنے۔ سچ بولنے اور پرہیز
گاری کا حکم دیتے ہیں۔ پس اگر جو تم کہتے ہو سچ ہے،
تو وہ عنقریب میرے ان دو قدموں کی
جگہ کے مالک ہو جائیں گے۔ اور بیشک
میں جانتا تھا کہ وہ ظاہر ہونے والے ہیں
مگر میں یہ نہیں خیال کرتا تھا کہ وہ تم میں سے ہونگے

فَلَوْ اَعْلَمُ اَنِّیْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهٗ
وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمِهٖ
ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الَّذِیْ بَعَثَ بِهٖ دِحْيَةَ اِلٰى عَظِيْمِ
بُصْرٰى فَدَفَعَهٗ اِلٰى هِرَقْلَ
فَقَرَاَهٗ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مِنْ مُحَمَّدٍ
عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ
عَظِيْمِ الرُّوْمِ. سَلَامٌ عَلٰى مَنِ
اتَّبَعَ الْهُدٰى. اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ
اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ
اَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ
مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ
اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَيَا اَهْلَ الْكِتَابِ
تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ
اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ
بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا
اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۵-
قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ
فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ
وَفَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ
كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ
وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ
وَاُخْرِجْنَا فَقُلْتُ
لِاَصْحَابِیْ لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ
ابْنِ اَبِیْ كَبْشَةَ اِنَّهٗ

اگر میں جانتا کہ اُن تک پہنچ سکوں گا تو میں
اُن سے ملنے کا بڑا اہتمام کرتا۔ اور اگر میں اُن کے
پاس ہوتا تو یقیناً انکے قدموں کو دھوتا۔ پھر ہرقل
نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا مقدس
خط جو آپ نے دحیہ کلبی کے ہاتھ بصرے
کے بادشاہ کے نام بھیجا تھا۔ اور امیر بصرے
نے سے ہرقل کے پاس بھیجدیا تھا منگایا تو
اس میں یہ مضمون تھا:۔
"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵ یہ خط اللہ کے
بندے اور اسکے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کی طرف سے بادشاہ روم کی طرف ہے۔
اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کرے
اس کے بعد واضح ہو کہ میں تم کو اسلام کی
دعوت میں بُلاتا ہوں۔ اسلام لاؤ گے تو
بچ جاؤ گے۔ اور اللہ تمہیں اس کا ثواب
دُگنا دے گا۔ اور اگر تم منہ پھیروگے تو تمام رعیت
کا گناہ تم پر ہوگا۔" اور اے اہل کتاب! ایک ایسی بات
کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک
ہے۔ یعنی یہ کہ ہم تم سب خدا کے سوا کسی کی پرستش کریں
اور اسکے ساتھ کسیکو شریک نہ بنائیں اور نہ ہم میں سے
کوئی کسیکو سوا خدا کے پروردگار بنائے پس اگر اہل
کتاب اس سے اعراض کریں تو تم کہدینا کہ اس بات کے گواہ رہو کہ ہم خدا کی
اطاعت کرنیوالے ہیں" ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ابوسفیان نے بیان کیا
جب ہرقل نے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا اور خط پڑھنے سے فارغ ہوا تو
اسکے ہاں شور زیادہ ہوگیا اور آوازیں بلند ہونے لگیں جس پر ہم لوگ وہاں
سے نکال دیئے گئے پس میں نے اپنے ساتھیوں سے (طنزاً) کہا
کہ دیکھو تو کہ ابوکبشہ کے بیٹے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام

يخافه ملك بني الأصفر فما زلت
موقنا أنه سيظهر حتى أدخل الله
علي الإسلام وكان ابن
الناطور صاحب إيلياء و
هرقل أسقف على نصارى
الشام يحدث أن هرقل
حين قدم إيلياء أصبح
خبيث النفس فقال له
بعض بطارقته قد استنكرنا
هيئتك قال ابن الناطور
وكان هرقل حزاء ينظر في النجوم
فقال لهم حين سألوه إني رأيت
الليلة حين نظرت في النجوم أن
ملك الختان قد ظهر فمن
يختتن من هذه الأمة قالوا
ليس يختتن إلا اليهود فلا يهمنك
شأنهم واكتب إلى مدائن ملكك
فيقتلوا من فيهم من اليهود
فبينما هم على أمرهم أتي
هرقل برجل أرسل به
ملك غسان يخبر عن
خبر رسول الله صلى الله
عليه وسلم فلما
استخبره هرقل قال
اذهبوا فانظروا أمختتن
هو أم لا فنظروا إليه فحدثوه
أنه مختتن وسأله عن العرب

ایسا بڑھگیا ہے کہ اس سے بنی اصفر یعنی روم
کا بادشاہ بھی خوف کھاتا ہے۔ لہذا میں ہمیشہ اسبات
کا یقین رکھتا رہا کہ وہ عنقریب غالب ہو جائینگے
یہانتک کہ اللہ نے مجھ پر اسلام کو انعام فرمایا۔ ابن
ناطور ایلیا کا امیر تھا اور ہرقل شام کے نصرانیوں
کا سردار تھا۔ اس کا (ابن ناطور کا) بیان ہے کہ
ہرقل جب ایلیا میں آیا۔ وہ ایک دن صبح کو بہت
پریشان خاطر اٹھا۔ تو اسکے بعض خواص نے کہا کہ ہم
(اسوقت) آپ کی حالت خراب پاتے ہیں۔ ابن ناطور
کا بیان ہے کہ ہرقل کاہن تھا۔ نجوم میں مہارت
رکھتا تھا۔ اس نے اسکے جواب میں کہا کہ آج رات جب
میں نے نجوم میں نظر کی تو دیکھا کہ ختنہ کرنے والا
بادشاہ غالب ہو گیا ہے تو (دیکھو کہ) اس زمانہ کے
لوگوں میں ختنہ کون کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا یہود
کے سوا کوئی ختنہ نہیں کرتا۔ اور یہود کیطرف سے آپ
اندیشہ نہ کریں۔ آپ اپنے ملک کے
بڑے بڑے شہروں میں لکھ بھیجئے کہ
جتنے یہود وہاں ہیں سب قتل کر دئے
جائیں۔ پس وہ لوگ اپنی اسی تدبیر
میں تھے کہ ہرقل کے پاس ایک آدمی
لایا گیا۔ جسے غسان کے بادشاہ نے
بھیجا تھا۔ وہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کی خبر بیان کرتا تھا۔ جب ہرقل نے اس سے
یہ خبر معلوم کی۔ تو کہا جاؤ اور دیکھو کہ وہ ختنہ
کئے ہوئے ہے یا نہیں۔ لوگوں نے اس کو
دیکھا تو بیان کیا کہ وہ ختنہ کئے ہوئے ہے
اور ہرقل نے اس سے عرب کا حال پوچھا۔

فَقَالَ هُمْ يَخْتَتِنُوْنَ فَقَالَ هِرَقْلُ
هٰذَا مُلْكُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَدْ
ظَهَرَ ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ
إِلٰى صَاحِبٍ لَهُ بِرُوْمِيَةَ وَكَانَ
نَظِيْرَهُ فِي الْعِلْمِ وَسَارَ هِرَقْلُ
إِلٰى حِمْصَ فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتّٰى
أَتَاهُ كِتَابٌ مِّنْ صَاحِبِهِ يُوَافِقُ
رَأْيَ هِرَقْلَ إِلٰى خُرُوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ
نَبِيٌّ فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ
الرُّوْمِ فِيْ دَسْكَرَةٍ لَهُ بِحِمْصَ ثُمَّ
أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ ثُمَّ
اطَّلَعَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّوْمِ
هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ
وَأَنْ يَثْبُتَ مُلْكُكُمْ فَتُبَايِعُوْا
هٰذَا الرَّجُلَ فَحَاصُوْا حَيْصَةَ
حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ
فَوَجَدُوْهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَلَمَّا رَأٰى
هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ وَأَيِسَ مِنَ
الْإِيْمَانِ قَالَ رُدُّوْهُمْ عَلَيَّ وَقَالَ
إِنِّيْ قُلْتُ مَقَالَتِيْ آنِفًا أَخْتَبِرُ
بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ
فَقَدْ رَأَيْتُ فَسَجَدُوْا لَهُ
وَرَضُوْا عَنْهُ فَكَانَ ذٰلِكَ آخِرَ
شَأْنِ هِرَقْلَ ۔

تو اس نے کہا وہ ختنہ کرتے ہیں۔ تب ہرقل نے
کہا کہ یہی اس زمانے کے لوگوں کا بادشاہ ہے جو ظاہر
ہوگیا ہے۔ پھر ہرقل نے اپنے ایک دوست کو
رومیہ میں لکھ بھیجا۔ اور وہ علم نجوم میں اس کا
ہم پایہ تھا۔ اور ہرقل حمص کی طرف چلدیا۔ مگر وہ
حمص سے باہر نہیں جانے پایا کہ اسکے دوست
کا خط آگیا کہ وہ بھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
ظہور کے بارے میں ہرقل کی رائے کی موافقت
کرتا ہے اور یہ بھی لکھتا ہے کہ وہ واقعی نبی ہیں۔ اسکے
بعد ہرقل نے سرداران روم کو اپنے محل میں جو
حمص میں تھا طلب کیا اور حکم دیا کہ محل کے دروازے
بند کر لئے جائیں۔ چنانچہ وہ بند کر دئے گئے۔
پھر ہرقل نے بلندی سے انکی طرف جھانکا۔ اور کہا۔
اے روم والو! کیا تمہیں ہدایت اور کامیابی میں
رغبت ہے اور تمہیں منظور ہے کہ تمہاری سلطنت
قائم رہے؟ اگر ہے تو اس نبی کی بیعت کر لو۔ اسکے سنتے
ہی وہ لوگ وحشی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف بھاگے
مگر کواڑوں کو بند پایا۔ جب ہرقل نے انکی نفرت
دیکھی۔ اور ان کے ایمان لانے سے مایوس ہوگیا۔
تو بولا۔ ان لوگوں کو میرے پاس واپس لاؤ چنانچہ
جب آئے تو ان سے کہا کہ میں نے یہ بات جو ابھی
کہی تھی اس سے میں تمہارے دین کی مضبوطی کا امتحان
لینا چاہتا تھا اور وہ مجھے معلوم ہوگئی۔ پس لوگوں نے
اسے سجدہ کیا اور اس سے خوش ہوگئے۔ اور یہ
ہرقل کی آخری حالت تھی (یعنی اسی طرح رہا)۔

ایمان کی کتاب

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام (کا قصر) پانچ ستونوں پر بنایا گیا ہے۔ (۱) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز پڑھنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

ج — پانچ ارکان اسلام

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً وَّالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایمان ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں رکھتا ہے۔ اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے"۔

ج — حیا ایمان کی ایک شاخ ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سچا مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور جسکے ہاتھ سے مسلمان ایذا نہ پائیں۔ اور پورا مہاجر وہ ہے جو اُن چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالےٰ نے ممانعت فرمائی ہے"۔

ج — سچے مسلمان اور مہاجر کی علامتیں

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ کونسا اسلام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "اُس شخص کا اسلام جسکی زبان

ج — کسی کو ہاتھ یا زبان سے ایذا نہ دینا اسلام

لِلْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلْحَدِيْثُ بِعَيْنِهٖ وَزَادَ فِيْ اٰخِرِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَكْرَهَ اَنْ يَعُوْدَ

اور ہاتھ سے مسلمان ایذا نہ پائیں"

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کہ کونسا اسلام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا "کھانا کھلاؤ۔ جس کو جانتے ہو اور جس کو نہ جانتے ہو۔ اور سلام کرو جس کو جانتے ہو اور جس کو نہ جانتے ہو"۔

انس رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپنے فرمایا "تم میں سے کوئی ایماندار نہ ہوگا یہانتک کہ اپنے بھائی مسلمان کے لئے وہی چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہو"۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس پاک ذات کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی کامل ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسکے نزدیک اسکے باپ اور اسکی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں"۔

حضرت انس رض سے بھی بعینہ یہ حدیث مروی ہے مگر اسکے آخر میں یہ الفاظ زائد ہیں "۔ اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں"۔

انس رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا "یہ تین باتیں جس کسی میں ہوں گی وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پائے گا۔ اللہ اور اسکا رسول اُسکے نزدیک تمام ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں۔ اور جس کسی سے محبت کرے تو اللہ ہی کے لئے اس سے محبت کرے۔ اور کفر میں واپس جانے کو ایسا برا

مسلمانوں کو کھانا کھلانا اور سب کو سلام کرنا بہترین اسلام ہے

۴ مومن وہ ہے جو پسند کرے دوسروں کیلئے وہی جو اپنے لئے پسند کرتا ہو

۴ رسول خدا صلعم کی محبت ایمان ہے

۵ رسول خدا کو تمام جہان سے عزیز رکھنا چاہئے

۶ ایمان کی شیرینی پیدا کرنے والی تین باتیں۔

ما يكره أن يقذف في النار۔

وعنه رضي الله عنه عن
النبي صلى الله عليه وسلم قال
آية الإيمان حب الأنصار وآية
النفاق بغض الأنصار۔

عن عبادة بن الصامت
رضي الله عنه أن رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال وحوله
عصابة من أصحابه بايعوني
على أن لا تشركوا بالله شيئا
ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا
أولادكم ولا تأتوا ببهتان
تفترونه بين أيديكم
وأرجلكم ولا تعصوا في معروف
فمن وفى منكم فأجره
على الله ومن أصاب من
ذلك شيئا فعوقب به
في الدنيا فهو كفارة له
ومن أصاب من ذلك شيئا
ثم ستره الله فهو إلى
الله إن شاء عفا عنه
وإن شاء عاقبه فبايعناه
على ذلك۔

عن أبي سعيد الخدري
رضي الله عنه أنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه
وسلم يوشك أن يكون خير

کے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو"۔

انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا "انصار سے محبت کرنا (کامل)
ایماندار ہونے کی نشانی ہے۔ اور انصار سے
دشمنی رکھنا منافق ہونے کی علامت ہے"۔

عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حال میں
کہ آپ کے گرد ایک جماعت آپ کے صحابہ کی بیٹھی ہوئی تھی
"تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے
ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ اور چوری نہ کرنا۔
زنا نہ کرنا۔ اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا۔ نہ ایسا بہتان
کسی پر باندھنا جس کو تم دیدہ و دانستہ اپنے
ہاتھوں اور اپنے پیروں کے سامنے بناؤ (یعنی اپنی طرف سے
بنالیا ہو گھڑ لو) اور کسی اچھی بات میں خدا اور اس کے
رسولؐ کی نافرمانی نہ کرنا۔ پس جو کوئی تم میں سے اس
عہد کو پورا کریگا تو اسکا ثواب اللہ کے ذمے ہوگا۔
اور جو کوئی ان (بُری) باتوں میں کسی میں مبتلا ہو جائیگا
اور دنیا میں اسے اسکی سزا ملجائیگی تو یہ سزا اسکا کفارہ
ہو جائیگی۔ اور جو ان (بری) باتوں میں مبتلا ہو جائیگا
اور اللہ اسکو دنیا میں پوشیدہ رکھیگا تو وہ اللہ کے حوالے
ہے۔ اگر چاہے اُسے معاف کرے اور اگر چاہے اُسے
عذاب کرے" (عبادہؓ بن صامت کہتے ہیں) کہ ہم سب
لوگوں نے اسی شرط پر بیعت کر لی تھی۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قریب ہے
کہ مسلمان کا اچھا مال بکریاں ہوں گی۔ جن کو
لے کر وہ پہاڑ کی چوٹیوں اور چٹیل میدانوں

باب
انصار سے محبت
نشان ایمان ہے

باب
ایمان پر بیعت
کی شرائط

باب
دین کا فتنوں
سے بچاؤ۔

مالِ المسلم غنمٌ یتبع بها شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینه من الفتن ۔

میں چلا جائیگا۔ اور اپنے دین کو فتنوں سے بچائیگا۔

عن عائشة رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا امرهم امرهم من الاعمال بما یطیقون قالوا انا لسنا کهیئتك یا رسول الله ان الله قد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر فیغضب حتی یعرف الغضب فی وجهه ثم یقول ان اتقاکم واعلمکم بالله انا ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو اعمال کا حکم دیتے تو ایسے اعمال کا حکم دیتے تھے جنکو وہ ہمیشہ کر سکیں (یعنی عبادت شاقہ کی ترغیب کسی کو نہ دیتے تھے) اسپر (اکثر) صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم تو آپکی مثل نہیں ہیں۔ بیشک اللہ نے آپکے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دئے ہیں لہذا ہم کو آپ سے زیادہ عبادت کرنی چاہئے اسپر آپ غضبناک ہوگئے حتی کہ آپ کے چہرہ مبارک میں غصہ کا اثر ظاہر ہونے لگا۔ پھر آپنے فرمایا "تم سب سے زیادہ پرہیزگار اور تم سب سے اللہ کا جاننے والا میں ہوں"۔

عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یدخل اهل الجنة الجنة واهل النار النار ثم یقول الله تعالی اخرجوا من کان فی قلبه مثقال حبة من خردل من ایمان فیخرجون منها قد اسودوا فیلقون فی نهر الحیاة فینبتون کما تنبت الحبة فی جانب السیل الم تر انها تخرج صفراء ملتویة ۔

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں داخل ہو چکیں گے تو اسکے بعد اللہ فرشتوں سے فرمائیگا جسکے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اسکو دوزخ سے نکال لو پس وہ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور وہ جل کر سیاہ ہوگئے ہوں گے۔ پھر وہ نہر حیات میں ڈال دئے جائیں گے تب وہ اس طرح تروتازہ ہوجائیں گے جس طرح دانہ (تروتازگی کے ساتھ) پانی کی روانی کی جانب اگتا ہے۔ اے شخص کیا تونے نہیں دیکھا کہ وہ (دانہ خاک شدہ) زرد لپٹا ہوا نکلتا ہے۔

وعنه رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بینا انا نائم

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس حالت میں کہ میں سو رہا تھا

ح جسکے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا اسکی بخشش ہوگی

ح آنحضرت صلعم کا خواب میں حضرت عمرؓ کو سب سے لمبی قمیص پہنے دیکھنا

رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا دُونَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ الدِّيْنَ۔

ہیں نے یہ خواب دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور انکے بدن پر قمیصیں ہیں۔ بعض کے قمیص تو صرف پستانوں تک ہی ہیں اور بعضوں کے اس سے نیچے (اسی حالت میں) عمرؓ بن خطاب بھی میرے سامنے پیش کئے گئے کہ انکے بدن پر جو قمیص ہے وہ اتنا نیچا ہے کہ وہ اسکو کھینچتے ہوئے چلتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اسکی کیا تعبیر کی؟ آپ نے فرمایا کہ قمیص کی تعبیر اجتہاد دین ہے۔

بخ ۲۹
حیا ایمان سے ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَىٰ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری مرد کے پاس سے گزرے۔ تو دیکھا کہ وہ اپنے بھائی (غیر مسلم) کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہے ہیں پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”اس کو حیا کے بارے میں نصیحت کرنا چھوڑ دو کہ یقیناً حیا ایمان کے ارکان میں سے ہے“۔

بخ ۳۴
کلمہ توحید و رسالت پر قتل کا حکم

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں۔ یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اس بات کی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز پڑھنے لگیں۔ اور زکوٰۃ دیں پس جب یہ باتیں کرنے لگیں تو مجھ سے اپنے خون اور مال بچا لیں گے۔ سوائے حق اسلام کے اور ان کا حساب خدا کے حوالے ہے۔

بخ
خدا و رسول پر ایمان لانا جہاد اور نیکی حج افضل الاعمال ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ
إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ
الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ
حَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطٰى
رَهْطًا وَسَعْدٌ جَالِسٌ فَتَرَكَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَجُلًا هُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ
فَوَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ أَوْ
مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ
مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ
لِمَقَالَتِيْ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ
فَوَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ أَوْ
مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ
مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ
لِمَقَالَتِيْ وَعَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ
يَا سَعْدُ إِنِّيْ لَأُعْطِي الرَّجُلَ
وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ
أَنْ يَكُبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْتُ النَّارَ فَإِذَا
أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءُ يَكْفُرْنَ

عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اللہ اور اس کے رسول پر
ایمان لانا۔ کہا گیا کہ پھر کون؟ آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں
جہاد کرنا۔ کہا گیا کہ اسکے بعد؟ آپ نے فرمایا کہ حج مبرور۔
(یعنی جس میں کسی برائی کی ملاوٹ نہ ہو)۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مال دیا
جبکہ سعد بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ مگر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک ایسے کو چھوڑ دیا جو مجھے سب سے
اچھا معلوم ہوتا تھا پس میں نے عرض کی یا رسول اللہ!
کیا وجہ ہے کہ آپ نے فلاں شخص سے اعراض فرمایا؟
اللہ کی قسم میں اسے مومن جانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا
اچھا جانتے ہو یا مسلم؟ میں نے تھوڑی دیر سکوت
کیا۔ مگر جو کچھ مجھے اس شخص کی نسبت معلوم تھا اس نے
مجھے مجبور کر دیا اور میں نے وہی بات پھر کہہ دی۔
کہ کیا وجہ ہے کہ آپ نے فلاں شخص سے اعراض فرمایا؟
اللہ کی قسم میں اسے مومن جانتا ہوں۔ تو آپ نے
فرمایا۔ "اچھا جانتے ہو یا مسلم"؟ میں پھر چپ ہو گیا
لیکن بعد اسکے جو کچھ میں اس شخص کی نسبت سے
جانتا تھا اس نے مجھے مجبور کر دیا۔ اور میں نے
پھر اپنی وہی بات کہہ دی! اور رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے بھی پھر وہی فرمایا۔ بالآخر آپ نے فرمایا کہ "اے سعد!
میں اس شخص کو اس خوف سے کہ کہیں منہ کے بل آگ میں نہ گرے دیتا
ہوں حالانکہ دوسرا شخص مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ایک بار مجھے دوزخ دکھلائی
گئی۔ تو اسکے رہنے والوں میں زیادہ تر عورتوں
کو پایا گیا۔ وجہ یہ ہے کہ وہ کفر کرتی ہیں

حج
کشت اسلام

حج
اکثر عورتیں خود ہر
کا کفر کرنے کی وجہ
سے دوزخ میں جائیں گی

قِيْلَ اَيَكْفُرْنَ بِاللهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهُ بِاُمِّهٖ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَعَيَّرْتَهٗ بِاُمِّهٖ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ اِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ۔

عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

عرض کی گئی کہ اللہ کا کفر کرتی ہیں؟ آپنے فرمایا "شوہر کا کفر کرتی ہیں۔ احسان نہیں مانتیں (اے شخص) اگر تو کسی عورت کے ساتھ زمانہ دراز تک احسان کرتا ہے اور بعد اس کے وہ تجھ سے کوئی خلاف بات دیکھے تو فوراً کہدیگی کہ میں نے تجھ سے آرام نہیں پایا"۔

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو (جو میرا غلام تھا) گالی دی۔ یعنی اسکو اسکی ماں سے غیرت دلائی تھی (یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی) تو آپ نے فرمایا "اے ابوذر! کیا تم نے اسے اسکی ماں سے غیرت دلائی ہے؟ بیشک تم ایسے آدمی ہو کہ ابھی تم میں جاہلیت کا اثر باقی ہے۔ تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں انکو اللہ نے تمہارے قبضہ میں دیا ہے پس جس شخص کا بھائی اسکے قبضہ میں ہو اُسے چاہئے کہ جو خود کھائے اُسے بھی کھلائے اور جو خود پہنے اُسکو بھی پہنائے۔ اور دیکھو اپنے غلاموں سے وہ کام نہ کہو جو اُن پر شاق گزرے اور اگر ایسے کام کی انکو تکلیف دو تو خود بھی انکی مدد کرو"۔

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ ملاقات کریں (یعنی قتال کریں) تو قاتل و مقتول دونوں دوزخ میں ہیں"۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! قاتل (کی نسبت تو آپ کا فرمان ظاہر ہے) مگر مقتول کا کیا حال (یعنی وہ کیوں دوزخ میں جائیگا) آپنے فرمایا "اسلئے کہ وہ حریف کے قتل کا مشتاق تھا"۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ح۲۸
غلاموں پر احسان کی تاکید

ح۲۹
باہم قتال کرنیوالے مسلمان قاتل و مقتول دوزخی ہیں۔

ح۳۰
شرک بہت بڑا ظلم ہے

رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما نزلت الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم قال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اینا لم یظلم فانزل اللہ تعالی ان الشرک لظلم عظیم۔

کہ جب آیت اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ یَلۡبِسُوۡۤا اِیۡمَانَہُمۡ بِظُلۡمٍ (جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہیں ملایا) نازل ہوئی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب (بہت گھبرائے) کہنے لگے کہ ہم میں کون ہے جس نے ظلم نہیں کیا تو اللہ بزرگ و برتر نے اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ (یقیناً شرک بڑا ظلم ہے) نازل فرمایا۔

منافق کے تین نشان۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایۃ المنافق ثلاث اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان۔

ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" منافق کی تین پہچانیں ہیں جب بولے تو جھوٹ بولے۔ وعدہ کرے تو خلاف کرے۔ اور امین بنایا جائے تو امانت میں خیانت کرے۔

نفاق کی علامتیں

عن عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" چار باتیں جس میں ہوں گی وہ خالص منافق ہے۔ اور جس میں ان چار میں سے ایک بات ہو۔ اس میں ایک بات نفاق کی ہے تا وقتیکہ اسکو چھوڑ نہ دے (وہ چار باتیں یہ ہیں) امین بنایا جائے تو خیانت کرے اور بات کرے تو جھوٹ بولے۔ اور وعدہ کرے تو خلاف کرے۔ اور لڑے تو بیہودہ گوئی کرے۔

شب قدر میں جاگنا موجب بخشش ہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یقم لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو کوئی ایمان دار ہو کر ثواب جان کر شب قدر میں جاگے تو اسکے پہلے گناہ بخش دئے جائیں گے۔

جہاد کا بڑا درجہ

وعنہ رضی اللہ عنہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انتدب الله عز وجل لمن خرج في سبيله لا يخرجه الا ايمان بي وتصديق برسلي ان ارجعه بما نال من اجر او غنيمة او ادخله الجنة ولولا ان اشق على امتي ما قعدت خلف سرية ولوددت اني اقتل في سبيل الله ثم احيا ثم اقتل ثم احيا ثم اقتل۔

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپنے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جو اسکی راہ میں (جہاد کرنیکو) نکلے اور اسکو اللہ پر ایمان رکھنے اور اسکے پیغمبروں کی تصدیق ہی نے (جہاد کیلئے) نکالا ہو اس امر کا ذمہ وار ہو گیا ہے کہ یا تو میں اسے اس ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ واپس کرونگا جو اس نے جہاد میں پایا ہے یا اسے شہید بناکر جنت میں داخل کردونگا۔" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ "اگر میں اپنی امت پر دشوار نہ سمجھتا تو کبھی کسی سریہ[1] کے پیچھے بھی نہ بیٹھ رہتا۔ اور یقیناً میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر مارا جاؤں۔"

ح ۳۵ — رمضان میں عبادت موجب بخشش ہے

وعنه ايضا رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص ایماندار ہوکر اور ثواب سمجھکر رمضان میں عبادت کرے تو اسکے پہلے (تمام) گناہ (صغیرہ) بخش دئے جائینگے۔"

ح ۳۶ — عبادات میں میانہ روی

وعنه ايضا رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الدين يسر ولن يشاد الدين احد الا غلبه فسددوا وقاربوا وابشروا واستعينوا بالغدوة والروحة وشيء من الدلجة۔

ابو ہریرہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا "دین بہت آسان ہے۔ اور احکام اسلام کوئی سخت نہیں ہیں اور جو کوئی دین میں سختی کو ترک کرتا ہے (یعنی اعمال شاقہ اختیار کرتا ہے) تو دین اسپر غالب آجاتا ہے اسلئے تم لوگ میانہ روی اختیار کرو اور اعتدال کے قریب رہو۔ اور خوش ہو جاؤ کہ تمہیں ایسا آسان دین ملا اور صبح اور دوپہر کے بعد اور کچھ رات میں عبادت کرنیسے قوت حاصل کرو۔"

ح ۳۷ — تحویل کعبہ

عن البراء رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اول من قدم

براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کرکے مدینہ میں تشریف لائے۔ تو پہلے میرے ننہال میں جو انصار تھے۔ اترے۔ اور

[1] وہ جہادی لشکر جسمیں آنحضرت صلعم خود شامل نہ تھے۔

الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ عَلٰى اَجْدَادِهٖ اَوْ مِنَ
الْاَنْصَارِ وَاَنَّهٗ صَلّٰى قِبَلَ بَيْتِ
الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ
عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهٗ اَنْ
تَكُوْنَ قِبْلَتُهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ وَاَنَّهٗ
صَلّٰى اَوَّلَ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا
صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَصَلّٰى مَعَهٗ
قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّمَّنْ صَلّٰى
مَعَهٗ فَمَرَّ عَلٰى اَهْلِ مَسْجِدٍ
وَهُمْ رَاكِعُوْنَ فَقَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ
صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوْا كَمَا هُمْ
قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَتِ الْيَهُوْدُ قَدْ اَعْجَبَهُمْ
اِذْ كَانَ يُصَلِّيْ قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَاَهْلُ
الْكِتَابِ فَلَمَّا وَلّٰى وَجْهَهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ
اَنْكَرُوْا ذٰلِكَ۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَسْلَمَ
الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهٗ يُكَفِّرُ
اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ
زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ
الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا
اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ
بِمِثْلِهَا اِلَّا اَنْ يَّتَجَاوَزَ اللّٰهُ
عَنْهَا۔

قبل اسلام کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں

آپ نے (مدینہ آنیکے بعد) سولہ مہینے یا سترہ مہینے
بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی۔ مگر آپ کو یہ اچھا
معلوم ہوتا تھا کہ آپکا قبلہ کعبہ کی طرف ہو جائے
(چنانچہ ہو گیا) اور سب سے پہلی نماز جو آپ نے (کعبہ کیطرف)
پڑھی عصر کی نماز تھی۔ اور آپ کے ہمراہ کچھ لوگ
نمازی تھے۔ ان میں سے ایک شخص نکلا اور
کسی ایسی مسجد کے لوگوں پر اسکا گذر ہوا۔ جو
(بیت المقدس کی طرف) نماز پڑھ رہے تھے تو اس نے
کہا کہ میں اللہ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کعبہ کیطرف
نماز پڑھی ہے۔ یہ سنتے ہی وہ لوگ جس حالت میں
تھے اسی حالت میں کعبہ کی طرف گھوم گئے اور جب
آپ بیت المقدس کیطرف نماز پڑھتے تھے۔ یہود اور
جملہ اہل کتاب بہت خوش ہوتے تھے۔ مگر جب
آپ نے اپنا منہ کعبہ کیطرف پھیر لیا تو یہ انکو
ناگوار ہوا یعنی آپکا کعبہ کیطرف نماز پڑھنا انکو برا معلوم ہوا۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
سنا کہ جب آدمی مسلمان ہو جاتا ہے اور اسکا اسلام
اچھا ہوتا ہے۔ تو اللہ (تعالیٰ) اسکے تمام پہلے
گناہوں کو جن کا وہ مرتکب ہو چکا تھا معاف
کر دیتا ہے۔ اس کے بعد (معاوضہ)
شروع ہوتا ہے کہ نیکی کا بدلہ
اس کے دس گنے سے سات سو گنے
تک اور برائی کا اس کے موافق دیا
جاتا ہے۔ مگر یہ کہ اللہ اس سے درگذر
فرمائے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ فُلَانَةُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ مَهْ عَلَیْكُمْ بِمَا تُطِیْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا یَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰی تَمَلُّوْا وَكَانَ اَحَبُّ الدِّیْنِ اِلَیْهِ مَا دَاوَمَ عَلَیْهِ صَاحِبُهٗ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن انکے پاس آئے وہ ایسے وقت کوئی عورت انکے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ آپنے پوچھا یہ کون ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں کہ یہ فلاں عورت ہے۔ وہ اسکی نماز کی کثرت اعمال بیان کرنے لگیں۔ آپنے فرمایا ٹھیرو۔ دیکھو (تم اپنے ذمہ اسیقدر اعمال رکھو جن کے ہمیشہ کرنیکی) تمہیں طاقت ہو اسلئے کہ اللہ ثواب دینے سے نہیں تھکتا تاوقتیکہ تم عبادت کرنے سے نہ تھک جاؤ۔ اور اللہ کے نزدیک (سب سے) زیادہ محبوب وہ دین کا کام ہے جسپر اسکے کرنیوالا مداومت کرے۔

نتیجہ
اعمال میں میانہ روی بہتر ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِیْ قَلْبِهٖ وَزْنُ شَعِیْرَةٍ مِّنْ خَیْرٍ وَیَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِیْ قَلْبِهٖ وَزْنُ بُرَّةٍ مِّنْ خَیْرٍ وَیَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِیْ قَلْبِهٖ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَیْرٍ۔

انس رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہدے اور اسکے دل میں ایک جو برابر نیکی (یعنی ایمان) ہو۔ وہ بھی دوزخ سے نکالا جائیگا۔ اور جو شخص لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور اسکے دل میں گیہوں کے ایک دانے کے برابر نیکی (یعنی ایمان) ہو وہ بھی دوزخ سے نکالا جائیگا۔ اور جو شخص لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور اسکے دل میں ذرہ کے برابر ایمان ہو وہ بھی دوزخ سے نکالا جائے گا۔

نتیجہ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے والا دوزخ سے نکالا جانا ضروری ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْیَهُوْدِ قَالَ لَهٗ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰیَةٌ فِیْ كِتَابِكُمْ تَقْرَءُوْنَهَا لَوْ عَلَیْنَا مَعْشَرَ الْیَهُوْدِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْیَوْمَ عِیْدًا قَالَ اَیُّ اٰیَةٍ هِیَ قَالَ اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمْ

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ان سے کہا اے امیر المؤمنین تمہاری کتاب (یعنی قرآن) میں ایک ایسی آیت ہے جسکو تم پڑھتے ہو اگر ہم (یعنی یہودیوں) پر وہ آیت نازل ہوتی تو ہم اسدن کو (جسدن وہ نازل ہوئی) عید بنا لیتے۔ امیر المؤمنین نے پوچھا وہ کونسی آیت ہے؟ یہودی بولا اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (یعنی آج کے دن ہمنے تمپر تمہارے دین کو کامل کردیا اور اپنی نعمت کو تمپر تمام کردیا اور تمہارے

نتیجہ
کمال دین کی بشارت پر اطمینان

الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْیَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِیْ نَزَلَتْ فِیْهِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ یَوْمَ جُمُعَةٍ۔

۵ح
ارکان اسلام کی سادہ تلقین-

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ نَجْدٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرُ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِیَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا یَقُوْلُ حَتّٰی دَنَا فَاِذَا هُوَ یَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصِیَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهٗ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ یَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ۔

لئے دین اسلام پسند کیا" عمر کہنے لگے کہ بیشک ہم نے اس دن کو اور اس مقام کو یاد کر لیا ہے جس میں یہ آیت نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی آپ اس دن میدان عرفات میں مقیم تھے اور جمعہ کا دن تھا (یعنی ان کا یہ مطلب تھا کہ ہمکو کیا ضرورت اس دن عید منانے کی وہ دن پہلے ہی عید تھی بیک جمعہ اور عرفہ)

طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نجد کا رہنے والا پراگندہ مو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ ہم اسکی گنگناہٹ کی آواز سنتے تھے مگر یہ نہ سمجھتے تھے کہ یہ کیا کہتا ہے۔ یہانتک کہ جب وہ قریب آیا تو معلوم ہوا کہ وہ اسلام کی بابت آپ سے پوچھتا ہے۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "دن رات میں پانچ نمازیں ہیں"۔ وہ شخص بولا کہ کیا ان کے علاوہ (بھی کوئی نماز) میرے اوپر فرض ہے؟ آپ نے فرمایا "نہیں مگر یہ کہ" جو اپنی خوشی سے پڑھے"۔ پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اور رمضان کے روزے"۔ اس نے عرض کی کہ اسکے علاوہ بھی اور (روزے) میرے اوپر فرض ہیں؟ آپ نے فرمایا "نہیں۔ مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے رکھے" (طلحہ) کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے زکوٰۃ کا بھی ذکر کیا۔ اس نے کہا میرے اوپر اسکے علاوہ بھی کوئی صدقہ فرض ہے؟ آپ نے فرمایا "نہیں مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے دے"۔ طلحہ کہتے ہیں کہ پھر وہ شخص یہ کہتا ہوا پیچھے ہٹا کہ اللہ کی قسم میں اس سے زیادہ عبادت نہیں کرونگا۔ اور نہ اس سے کم کرونگا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو کامیاب ہو گیا"۔

صحیح
نماز جنازہ کا ثواب

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهٗ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْهَا وَیَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ یَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِیْرَاطَیْنِ كُلُّ قِیْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ یَرْجِعُ بِقِیْرَاطٍ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو ایماندار شخص کسی مسلمان کے جنازے کے ہمراہ ثواب سمجھ کر چلتا ہے اور جب تک اس پر نماز پڑھی جائے اور دفن سے فرغت کرلی جائے اسکے ہمراہ رہتا ہے تو وہ دو حصہ ثواب لیکر لوٹتا ہے (ان میں کا) ہر حصہ اُحد (پہاڑ) کے برابر ہوتا ہے اور جو شخص جنازے پر نماز پڑھ لے پھر قبل اسکے کہ وہ دفن کیا جائے لوٹ آئے تو وہ ایک قیراط ثواب لیکر لوٹتا ہے"۔

صحیح
مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔ اور اس سے لڑنا کفر ہے"۔

صحیح
شب قدر کی تعیین

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یُخْبِرُ بِلَیْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ اِنِّیْ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَیْلَةِ الْقَدْرِ وَاِنَّهٗ تَلَاحٰی فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰی اَنْ یَّكُوْنَ خَیْرًا لَّكُمْ اِلْتَمِسُوْهَا فِی السَّبْعِ وَالتِّسْعِ وَالْخَمْسِ۔

عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ لوگوں کو) شب قدر بتانے کیلئے نکلے مگر (اتفاق سے اسوقت) دو مسلمان باہم لڑ رہے تھے۔ آپنے فرمایا میں اسواسطے نکلا تھا کہ تمہیں شب قدر بتا دوں مگر چونکہ فلاں فلاں باہم لڑ رہے تھے اسلئے اسکی خبر کی تعیین میرے دل سے اٹھالی گئی۔ اور شاید یہی تمہارے حق میں مفید ہو۔ اب تم شب قدر کو رمضان کی ستائیسویں اور انتیسویں اور پچیسویں تاریخوں میں تلاش کرو۔

صحیح
استفادہ جبریل ایمان و اسلام کی توضیح میں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا بَارِزًا لِّلنَّاسِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا الْاِیْمَانُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ یکایک آپکے پاس ایک شخص آیا اور اس نے آپ سے پوچھا کہ ایمان کیا چیز ہے؟

قَالَ الْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ
مَلٰٓئِكَتِهٖ وَبِلِقَآئِهٖ
وَرُسُلِهٖ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ
قَالَ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ الْاِسْلَامُ
اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ وَ
تُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ
الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ
رَمَضَانَ قَالَ مَا الْاِحْسَانُ
قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ
فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ
يَرَاكَ قَالَ مَتَى السَّاعَةُ
قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ
مِنَ السَّآئِلِ وَسَاُخْبِرُكَ
عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ
رَبَّهَا وَاِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ
الْاِبِلِ الْبُهْمُ فِي الْبُنْيَانِ
فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ
تَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ
السَّاعَةِ الْاٰيَةَ ثُمَّ اَدْبَرَ
فَقَالَ رُدُّوْهُ فَلَمْ يَرَوْا
شَيْئًا فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ جَآءَ
يُعَلِّمُ النَّاسَ دِيْنَهُمْ

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّ

آپ نے فرمایا "ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر اور اسکے فرشتوں
پر اور (آخرت میں) اللہ کے ملنے پر اور اسکے پیغمبروں
پر ایمان لاؤ اور قیامت کا یقین کرو۔ پھر اس شخص نے پوچھا
اسلام کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اسلام یہ ہے کہ تم اللہ
کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ شرک نہ کرو اور نماز پڑھو اور
زکوٰۃ مفروضہ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ پھر اس
شخص نے کہا کہ احسان کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ۔
"تم اللہ کی عبادت اس خشوع و خلوص سے کرو کہ گویا تم
اسے دیکھ رہے ہو۔ اگر یہ حالت نصیب نہ ہو کہ تم
اسکو دیکھتے ہو تو یہ خیال رہے کہ وہ تمہیں دیکھتا
ہے۔ پھر اس شخص نے کہا قیامت کب ہوگی؟ آپ نے
فرمایا جس سے یہ بات پوچھی جا رہی ہے وہ خود بھی
سائل سے زیادہ (اس بات کو) نہیں جانتا۔ ہاں
میں تمہیں اسکی علامتیں بتائے دیتا ہوں جب لونڈی
اپنے سردار کو جنے اور جب سیاہ اونٹوں کو چرانے والے
عمارتوں میں رہنے لگیں۔ تو سمجھ لینا کہ قیامت قریب ہے
اور قیامت کا علم تو ان پانچ چیزوں میں ہے جنکو خدا کے سوا
کوئی نہیں جانتا"۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ
اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الخ (بیشک اللہ ہی کو علم قیامت کا ہے)
پوری آیت کی تلاوت فرمائی۔ اسکے بعد وہ شخص پیٹھ پھیر کر (چلا گیا) تو
آپ نے (صحابہ سے) فرمایا اسکو میرے پاس واپس لاؤ۔ لوگ اسکو
بلانے گئے مگر وہاں کسیکو نہ دیکھا تو آپ نے فرمایا جبرئیل تھے
لوگوں کو انکے دین کی تعلیم کرنے آئے تھے۔

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔
کہ حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے مگر

حلال و حرام کی مثال

وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِعِرْضِهِ وَدِينِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ أَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوا رَبِيعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا وَ

دونوں کے درمیان شبہ کی چیزیں ہیں کہ جنکو بہت سے لوگ نہیں جانتے ہیں جو شخص شبہ کی چیز سے بچا اس نے اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچا لیا اور جو شخص ان شبہ کی چیزوں میں مبتلا ہو جائے تو وہ مثل اس چرواہے کی ہے جو سلطانی چراگاہ کے قریب چراتا ہے اور قریب ہے کہ اس میں گر جائے۔ اے لوگو آگاہ رہو ہر بادشاہ کا ایک چراگاہ ہے اور آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کی چراگاہ اسکی زمین میں حرام کی ہوئی چیزیں ہیں خبردار ہو جاؤ کہ بدن میں ایک ٹکڑا گوشت کا ہے کہ جب سنور جاتا ہے تو تمام بدن سنور جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو تمام بدن خراب ہو جاتا ہے سنو! وہ "دل" ہے۔

وفد ربیعہ کو ایمان کی تلقین۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ قبیلہ عبد القیس کے لوگ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپنے ان سے کہا تم کس قوم سے ہو؟ یا پوچھا کہ تم کونسی جماعت ہو؟ وہ بولے کہ ربیعہ۔ آپنے فرمایا مرحبا[1] بالقوم۔ یا بجائے بالقوم کے "بالوفد" غیر خزایا ولا ندامی فرمایا۔ پھر ان لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم سوائے ماہ حرام کے کسی اور زمانے میں آپکے پاس نہیں آسکتے اسلئے کہ ہمارے اور آپکے درمیان میں یہ قبیلہ کفار مضر کا رہتا ہے (ان سے ہمیشہ اندیشہ ہے) لہذا آپ ہم کو کوئی ٹھیک بات بتا دیجئے کہ ہم اپنے پیچھے والوں کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اور ہم سب

[1] یہ ایک لطف و مہربانی کا کلمہ ہے۔ جو عربی لوگ اپنے ہاں آنے والوں کو کہتے ہیں مطلب اسکا یہ ہے کہ تم فراخی کی جگہ میں آئے ہو۔

نُدخِلُ بِهِ الجَنَّةَ وَسَأَلُوهُ
عَنِ الأَشرِبَةِ فَأَمَرَهُم
بِأَربَعٍ وَنَهَاهُم عَن أَربَعٍ أَمَرَهُم
بِالإِيمَانِ بِاللهِ وَحدَهُ قَالَ
أَتَدرُونَ مَا الإِيمَانُ
بِاللهِ وَحدَهُ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ
أَعلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَن لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللهُ وَحدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَإِقَامِ
الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ
وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَأَن
تُعطُوا مِنَ المَغنَمِ الخُمُسَ
وَنَهَاهُم عَن أَربَعٍ الحَنتَمِ
وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالمُزَفَّتِ
وَرُبَّمَا قَالَ المُقَيَّرِ وَقَالَ
احفَظُوهُنَّ وَأَخبِرُوا بِهِنَّ
مَن وَرَاءَكُم۔

اس (پر عمل کرنے) سے جنت میں داخل ہو جائیں
ان لوگوں نے آپ سے پینے کی چیزوں کی بابت بھی پوچھا
(کہ کونسی حلال ہیں اور کونسی حرام) تو آپ نے انہیں
چار باتوں کا حکم دیا اور چار باتوں سے منع فرمایا
انکو حکم دیا اللہ پر ایمان لانیکا۔ پھر کہا آپ نے فرمایا کہ تم لوگ
جانتے ہو کہ صرف اللہ پر ایمان لانا کس طرح ہوتا ہے" انہوں
نے عرض کی اللہ اور اسکا رسول خوب واقف ہے آپ نے
فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ سوا خدا کے کوئی معبود
نہیں اور یہ کہ محمد خدا کے رسول ہیں" اور انکو حکم دیا
نماز پڑھنے کا اور زکوٰۃ دینے کا اور رمضان کے
روزے رکھنے کا۔ اور حکم دیا اس بات کا کہ مال غنیمت
کا پانچواں حصہ (بیت المال میں) ادا کیا کرو اور چار
(برتنوں میں پانی وغیرہ پینے) سے منع فرمایا حنتم
سے کدو سے نقیر سے اور مزفت سے (اور کبھی
ابن عباس بجائے مزفت کے مقیر فرمایا کرتے تھے)
اور آپ نے فرمایا۔ ان باتوں کو یاد کر لو۔
اور اپنے پیچھے والوں کو انکی اطلاع کر دو۔

سخ — اعمال نیت پر موقوف ہیں

عَن عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنهُ
حَدِيثُ إِنَّمَا الأَعمَالُ بِالنِّيَّاتِ
وَقَد تَقَدَّمَ فِي أَوَّلِ الكِتَابِ
وَزَادَ هُنَا بَعدَ قَولِهِ إِنَّمَا لِكُلِّ
امرِئٍ مَا نَوَى فَمَن كَانَت
هِجرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجرَتُهُ
إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ وَسَرَدَ
بَاقِيَ الحَدِيثِ۔

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ
اعمال (کے نتیجے) نیت پر ہوتے ہیں۔ چنانچہ شروع
کتاب میں یہ حدیث آچکی ہے۔ اور یہاں انما
لکل امری کے بعد اسقدر زائد ہے کہ جسکی
ہجرت اللہ اور اسکے رسول کی طرف ہوگی۔ تو
اسکی ہجرت اللہ اور اسکے رسول (صلعم)
کی طرف ہی ہوگی۔ اور اسکے بعد باقی حدیث
بیان کی ہے۔

سخ — عورت پر ثواب

عَن أَبِي مَسعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰی اَهْلِهٖ نَفَقَةً يَحْتَسِبُهَا فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ

فرمایا جب مرد اپنی بیوی پر ثواب سمجھکر خرچ کرے تو وہ اسکے حق میں صدقے کا حکم رکھتا ہے۔

باب ۵۱ مسلمانوں کی خیرخواہی بھی داخل ایمان ہے

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیرخواہی کرنے کے اقرار پر بیعت کی ہے۔

باب ۵۲ اسلام بیعت کی شرائط

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّيْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اُبَايِعُكَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَشَرَطَ عَلَيَّ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فَبَايَعْتُهٗ عَلٰی هٰذَا۔

جریر بن عبد اللہ بجلی سے ہی روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ میں آپکے اسلام پر بیعت کرتا ہوں تو آپنے مجھ سے مسلمان رہنے اور ہر مسلمان کی خیرخواہی کرنے کی شرط کرائی اور اسی پر میں نے آپسے بیعت کی۔

كتاب العلم

علم کی کتاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب علم کا قابل ہونا علامات قیامت سے ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ فَمَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ فَقَالَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایکدفعہ) اس حالت میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں لوگوں سے کچھ بیان فرما رہے تھے ایک اعرابی نے آپکے پاس آکر پوچھا قیامت کب ہوگی؟ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے کچھ جواب نہ دیا اور اپنی بات) بیان فرماتے رہے۔ اسپر کچھ لوگوں نے سمجھا

بَعْضُ الْقَوْمِ سَمِعَ مَا قَالَ
فَكَرِهَ مَا قَالَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
بَلْ لَمْ يَسْمَعْ حَتّٰى إِذَا قَضٰى
حَدِيْثَهُ قَالَ أَيْنَ أُرَاهُ
السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ
قَالَ هَا أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ فَإِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ
فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ فَقَالَ
كَيْفَ إِضَاعَتُهَا قَالَ إِذَا
وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلٰى غَيْرِ أَهْلِهِ
فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ۔

کہ آپ نے اس کا کہنا سن تو لیا لیکن یہ کہ اس کی بات آپ کو بُری معلوم ہوئی۔ اس لئے آپ نے جواب نہ دیا۔ اور بعض نے سمجھا کہ یہ بات ہی آپ نے سنا ہی نہیں حتیٰ کہ جب آپ اپنی بات ختم کر چکے تو فرمایا "کہاں ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ فرمایا سائل کہاں ہے"؟ سائل نے عرض کی یا رسول اللہ میں یہاں ہی ہوں۔ آپ نے فرمایا جس وقت امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ اس نے عرض کی۔ امانت کا ضائع کرنا کس طرح ہوگا آپ نے فرمایا۔ جب کام نا قابل کے سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرنا"۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنَّا فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرْنَا
هَا فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا
الصَّلَاةُ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ
فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى أَرْجُلِنَا
فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهِ
وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہمارے ایک سفر میں جو ہم نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی) ہمرکابی میں کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے۔ پھر آپ ہم سے اس حال میں ملے کہ نماز میں ہم نے دیر کر دی تھی اور ہم وضو کر رہے تھے۔ تو (جلدی کے مارے) ہم اپنے پاؤں پر مسح کرنے لگے (کیونکہ دھونے میں دیر ہوتی) پس آپ نے اپنی بلند آواز سے دو یا تین مرتبہ فرمایا "(پاؤں کے) ٹخنوں کو آگ (کے عذاب) سے خرابی ہونے والی ہے"۔ (یہ حدیث اسلئے بیان ہو رہی ہے کہ دینی مسائل اور علم کے بیان کرنے میں آواز بلند کرنا گناہ نہیں)۔

اطلاع مسائل میں آواز بلند کی جا سکتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ "درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس

مومن کی مثال کھجور کے درخت سے ہے

لہ یہ شک امام بخاری کے اُستاد محمد بن فلیح سے ہے۔ ۱۲ (مترجم)

لہ کام سے مراد دینی کام ہیں۔ جیسے خلافت۔ افتاء۔ قضا۔ ۱۲ (مترجم)

وَإِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مِثْلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللهِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوْا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا هٰذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَبْتُكَ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ قَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ آللّٰهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ

کے پتے نہیں گرتے۔ اور مومن کی مثل ہے اب تم مجھ سے بیان کرو کہ وہ کونسا درخت ہے۔ اس پر لوگ جنگلی درختوں کے خیال میں پڑ گئے عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں۔ میرے دل میں آیا کہ وہ چھوارے کا درخت ہے (مگر میں بزرگوں کے سامنے پیشدمی کرنے سے) شرما گیا۔ بالآخر صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ہی ہم سے بیان فرما دیجئے۔ تو آپ نے فرمایا "وہ چھوارے کا درخت ہے"۔

انسؓ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) ایسی حالت میں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں بیٹھے تھے۔ ایک شخص اونٹ پر سوار آیا (پہلے تو) اس نے اپنے اونٹ کو مسجد میں لا کر بٹھا دیا۔ اور (پھر) اُسکا گھٹنا باندھ کر صحابہ سے پوچھا تم میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کون ہیں؟ اُس وقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کے درمیان تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ پس ہم لوگوں نے کہا یہی صاف رنگ والے تکیہ لگائے ہوئے (جو بیٹھے ہیں ان ہی کا نام نامی محمد ہے) اس پر اس شخص نے آپ سے کہا اے عبد المطلب کے بیٹے! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں تیری بات سن رہا ہوں" اس شخص نے آپ سے کہا کہ میں آپ سے کچھ پوچھنے والا ہوں اور پوچھنے میں سختی کرونگا۔ آپ دل میں مجھ پر ناخوش نہ ہوں۔ آپ نے فرمایا جو تیرا دل آئے پوچھ۔ وہ کہنے لگا میں آپ کو آپکے اور آپ سے پہلے لوگوں کے پروردگار کی قسم دیتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو تمام آدمیوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ "بار خدایا ہاں" پھر اس نے

ہیچ
جملہ احکام اسلام
محض خدائی حکم
سے ہیں

تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هَذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ رَجُلًا وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ۔

کسریٰ کا نامہ مبارک چاک کر دینا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا أَوْ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا

مُہرِ نبوی

کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں (پھر پوچھتا ہوں) کیا اللہ نے آپ کو دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا "بارخدایا ہاں۔" پھر اس نے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔ کیا اس مہینہ (یعنی رمضان) کے روزے رکھنے کا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا "بارخدایا ہاں"۔ پھر اس نے کہا۔ میں آپکو اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ یہ صدقہ ہمارے مالداروں سے لیں اور اُسے ہمارے فقیروں پر تقسیم کریں؟ آپ نے فرمایا بارخدایا ہاں۔ اسکے بعد وہ شخص کہنے لگا کہ میں اس شریعت پر ایمان لایا جو آپ لائے ہیں اور میں اپنی قوم کے ان لوگوں کا جو میرے پیچھے ہیں بھیجا ہوا ہوں میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے قبیلہ بنی سعد بن بکر کے بھائیوں سے ہوں۔

عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا خط ایک شخص کے ہاتھ بھیجا اور اس کو یہ حکم دیا کہ یہ خط بحرین کے حاکم کو دیدے (چنانچہ اس نے دے دیا اور حاکم بحرین نے اسکو کسرے (شاہ ایران) تک پہنچا دیا۔ تو کسرے نے اُسے پڑھ کر چاک کر ڈالا۔ اسپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں پر بددعا دی کہ وہ بالکل ٹکڑے ٹکڑے کر دئے جائیں۔

انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک خط لکھا یا لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ سے یہ کہا گیا کہ وہ لوگ بے مُہر کا نہیں پڑھتے لہذا آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ اس میں محمد رسول اللہ کندہ تھا انسؓ کہتے ہیں

فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَكَانَ فِي الْخِنْصَرِ بَيَاضُهُ فِي يَدِهِ۔

کہ سکی چمک میری نظروں میں ایسی کھب گئی گویا میں اب بھی آپ کے ہاتھ میں اُس کی سفیدی کی طرف نظر کر رہا ہوں۔

عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ۔

۵۹ ج
چونکہ کام سے رکنے سے بھی خدا بھی رکتا ہے۔

ابو واقد اللیثیؓ سے روایت ہے کہ ایکدن اس حالت میں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے اور لوگ بھی پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ تین شخص آئے ان میں دو تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے آگئے اور ایک چلا گیا۔ ابو واقد کہتے ہیں کہ وہ دونوں (کچھ دیر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے رہے۔ پھر اُن میں سے ایک نے حلقہ میں گنجائش دیکھی تو وہ اس میں بیٹھ گیا۔ اور دوسرا سب کے پیچھے بیٹھ گیا۔ اور تیسرا تو واپس ہی چلا گیا تھا جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فراغت پائی تو فرمایا کیا میں تمہیں تین آدمیوں کی حالت نہ بتاؤں کہ انمیں سے ایک نے اللہ کی طرف رجوع کیا اور اللہ نے اس کو جگہ دی۔ اور دوسرا شرمایا تو اللہ نے بھی اس سے حیا کی۔ اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ نے بھی اس سے اعراض کیا۔

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَعَدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى بَعِيرِهِ وَأَمْسَكَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ أَوْ بِزِمَامِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ قَالَ

ج
مسلمانوں میں باہم لڑائی حرام ہے

ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ کا ذکر ہے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ پر بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص اسکی نکیل پکڑے ہوئے تھا آپنے فرمایا یہ کونسا دن ہے؟ تو ہم لوگ چپ رہے یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا عنقریب آپ اسکے اصل نام کے سوا کچھ اور نام بتائیں گے آپنے فرمایا

اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَيُّ شَهْرٍ هٰذَا فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ فَقَالَ اَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَائَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَاِنَّ الشَّاهِدَ عَسٰى اَنْ يُّبَلِّغَ مَنْ هُوَ اَوْعٰى لَهٗ مِنْهُ۔

کیا قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی ہے۔ پھر آپ نے پوچھا یہ کون مہینہ ہے؟ تو ہم نے پھر سکوت کیا۔ یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ اسکا نام بدل کر بتائیں گے آپ نے فرمایا کیا ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ یقیناً تمہارے خون اور تمہارے مال آپس میں ایسے ہی حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن میں تمہارے اس مہینے میں تمہارے اس شہر میں حرام ہیں چاہئیے کہ حاضر غائب کو یہ خبر پہنچا دے اسلئے کہ شاید حاضر ایسے شخص کو یہ حدیث پہنچا جو اس سے زیادہ اسکو یاد رکھے۔

ح ۹ وعظ کیلئے دن کا مقرر کرنا

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا۔

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے پریشان ہو جانے کے خیال سے وعظ و نصیحت کرنیکے لئے چند دن مقرر کر دئے تھے۔ (یعنی ہر روز وعظ نہ فرماتے تھے)۔

ح ۱۰ دین میں سختی کی بجائے نرمی چاہئیے

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا۔

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دین میں آسانی کرو اور سختی نہ کرو۔ اور لوگوں کو خوشخبری سناؤ اور ڈرا ڈرا کر متنفر نہ کرو"۔

ح ۱۱ دین کی سمجھ عطائے الٰہی ہے۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِيْ وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى اَمْرِ اللّٰهِ

معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ جسکے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسکو دین کی سمجھ عنایت کر دیتا ہے۔ اور میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور دیتا تو اللہ ہی ہے۔ اور (یاد رکھو) یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی جو شخص انکا مخالف ہوگا۔ ان کو

كَيْدُهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ۔

نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا۔

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رشک جائز نہیں مگر دو (شخصوں کی) عادتوں پر۔ اس شخص کی عادت پر جس کو اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اس مال پر لوگوں کو قابو دے کہ اسے راہِ حق میں صرف کریں اور اس شخص کی عادت پر جسکو اللہ نے علم عنایت کیا ہو اور وہ اُسکے ذریعے سے حکم کرتا ہو اور لوگوں کو اسکی تعلیم کرتا ہو۔

ح ۱۲ — سخی مالدار اور حقانی عالم پر رشک جائز ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ضَمَّنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ لپٹا لیا اور فرمایا اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ اے اللہ اس کو اپنی کتاب یعنی قرآن کا علم عنایت فرما۔"

۶۵ ح ۱۳ — علم قرآن کیلئے دعا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ اَتَانٍ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِمِنًى اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں ایکمرتبہ گدھی پر سوار ہو کر چلا۔ اسوقت میں قریب البلوغ تھا اور رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم منٰی میں بغیر کسی دیوار کے نماز پڑھ رہے تھے تو میں کسی صف کے آگے سے گذرا اور میں نے گدھی کو چرنے کیلئے چھوڑ کر صف میں داخل ہو گیا۔ مگر مجھے کسی نے اس بات سے منع نہیں کیا (نہ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور نہ کسی اور نے)۔

ح ۱۴ — نماز یعنی کسی کے آگے سے چرنے کیلئے چوپائے کو چھوڑ دینا منع نہیں۔

عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَقَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجَّةً مَجَّهَا فِيْ وَجْهِيْ وَاَنَا ابْنُ خَمْسِ سِنِيْنَ مِنْ دَلْوٍ۔

محمود بن ربیعؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک کلّی یاد ہے جو آپ نے ایک ڈول سے پانی لیکر میرے منہ میں کی تھی۔ اور میری عمر اسوقت پانچ برس کی تھی"۔

۶۷ ح ۱۵ — آنحضرت صلعم کا (غالباً از دیاد علم کیلئے) محمود کے منہ میں کلی کرنا۔

عَنْ اَبِی مُوسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْھُدٰی وَالْعِلْمِ کَمَثَلِ الْغَیْثِ الْکَثِیْرِ اَصَابَ اَرْضًا فَکَانَ مِنْھَا نَقِیَّۃٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ فَاَنْبَتَتِ الْکَلَاَ وَالْعُشْبَ الْکَثِیْرَ وَکَانَتْ مِنْھَا اَجَادِبُ اَمْسَکَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰہُ بِھَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ مِنْھَا طَائِفَۃً اُخْرٰی اِنَّمَا ھِیَ قِیْعَانٌ لَا تُمْسِکُ مَآءً وَّلَا تُنْبِتُ کَلَاً فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ فَقُہَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَنَفَعَہٗ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ یَرْفَعْ بِذٰلِکَ رَاْسًا وَّلَمْ یَقْبَلْ ھُدَی اللّٰہِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ۔

ح ۱۲ — مومن عالم اور جاہل کی مثال

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس ہدایت و علم کی مثال جسکے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔ مثل زور کے مینہ کے ہے جو زمین پر برسے۔ پس جو زمین صاف ہوتی ہے وہ پانی کو پی لیتی ہے اور بہت گھاس اور سبزہ اگاتی ہے، اور جو زمین سخت ہوتی ہے وہ پانی کو روک لیتی ہے۔ پھر اللہ اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ لوگ خود پیتے ہیں۔ جانوروں کو پلاتے ہیں۔ زراعت کرتے ہیں (اسی طرح) کچھ مینہ دوسرے حصے کو پہنچا جو بالکل چٹیل میدان ہے۔ نہ پانی کو روکتا ہے اور نہ سبزی اگاتا ہے۔ پس یہی مثال اس شخص کی ہے جو اللہ کے دین میں فقیہ ہو جائے اور جس چیز کے ساتھ مجھے اللہ نے مبعوث فرمایا ہے اسکو فائدہ دے۔ پڑھے اور پڑھائے۔ اور یہی اس شخص کی مثال ہے جس نے اسطرف سر تک نہ اٹھایا ہو۔ اور

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَیَثْبُتَ الْجَھْلُ وَیُشْرَبَ الْخَمْرُ وَیَظْھَرَ الزِّنَا۔

ح ۱۳ — علم کا جاتا رہنا آثار قیامت سے ہے۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ علم کم ہو جائے۔ جہل غالب آجائے زنا علانیہ ہونے لگے۔

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَاُحَدِّثَنَّکُمْ حَدِیْثًا لَا یُحَدِّثُکُمْ اَحَدٌ بَعْدِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ

ح ۱۴ — رفع علم کے علاوہ زنا و شراب کی کثرت اور مردوں کی قلت و عورتوں کی کثرت بھی آثار قیامت سے ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ انہوں نے کہا۔ کیا میں تمہیں ایسی حدیث نہ سنادوں جو میرے بعد تمہیں کوئی نہیں سنائیگا۔ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کی علامتوں میں سے

مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ۔

یہ ہے کہ علم کم ہو جائیگا اور جہالت غالب آجائے گی۔ زنا علانیہ ہونے لگے گا عورتیں بڑھ جائیں گی اور مرد کم ہو جائیں گے۔ حتیٰ کہ پچاس عورتوں کا کفیل ایک مرد ہوگا۔

باب ۱۹ — علم دودھ کی مثال ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمُ۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایسی حالت میں کہ میں خواب میں تھا مجھے ایک دودھ کا پیالہ دیا گیا تو میں نے پی لیا حتیٰ کہ میں یہ سمجھا کہ سیری ناخنوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن خطابؓ کو دیا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے اسکی کیا تعبیر لی۔ آپ نے فرمایا "علم"۔

باب ۲۰ — بحالت لاعلمی خلاف سے بھی صحیح ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں لوگوں کے لئے منیٰ میں ٹھہر گئے جو آپ سے مسائل پوچھتے تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں نے ناواقفی میں ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے۔ آپ نے فرمایا "اب ذبح کرلے کچھ حرج نہیں"۔ پھر ایک اور شخص آیا اور عرض کی ناواقفی سے میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کرلی ہے آپ نے فرمایا۔ "اب رمی کرلے کچھ حرج نہیں" عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ اُس دن آپ سے جس چیز کی بابت پوچھا گیا خواہ مقدم کر دیگئی ہو یا موخر۔ آپ نے یہی فرمایا۔ "اب کرلے کچھ حرج نہیں"۔

باب ۲۱ — علم کی کمی و جہالت قتل کی افزونی علامات قیامت سے ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آیندہ زمانے میں

وَسَلَّمَ قَالَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ وَالْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْهَرْجُ قَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ فَحَرَّفَهَا كَأَنَّهُ يُرِيدُ الْقَتْلَ۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ اَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ فَاَشَارَتْ اِلَى السَّمَاءِ فَاِذَا النَّاسُ قِيَامٌ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ قُلْتُ آيَةٌ فَاَشَارَتْ بِرَأْسِهَا اَيْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰى عَلَانِيَ الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلٰى رَأْسِي الْمَاءَ فَحَمِدَ اللّٰهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ اَكُنْ اُرِيتُهُ اِلَّا رَاَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَاُوحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ مِثْلَ اَوْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ يُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوْقِنُ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَاَجَبْنَاهُ وَاتَّبَعْنَاهُ

قبر میں آنحضرت صلعم کی نسبت سوال

علم اُٹھا لیا جائیگا جہل اور فتنے ظاہر ہونگے اور ہرج زیادہ ہوگا"۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہرج کیا چیز ہے؟ آپ نے اپنے ہاتھ سے اس طرح ترچھا اشارہ کرکے فرمایا۔ گویا آپ کی مراد قتل تھی۔

اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ میں (ایک دفعہ) حضرت عائشہؓ کے پاس آئی وہ نماز پڑھ رہی تھیں میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے؟ (یعنی کیوں اس قدر گھبرائے ہوئے ہیں) اُنہوں نے آسمان کیطرف اشارہ کیا کہ (دیکھو سورج میں گرہن ہے) پھر اتنے میں سب لوگ نماز کسوف کے لئے کھڑے ہو گئے تو عائشہؓ نے کہا سبحان اللہ۔ میں نے پوچھا یہ گرہن کیا کوئی علامت (عذاب ہے؟) انہوں نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں پھر میں بھی (نماز کیلئے) کھڑی ہو گئی حتّٰی کہ مجھ پر غشی طاری ہو گئی تو میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ (جب نماز ہو چکی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کی حمد و ثنا بیان کرکے فرمایا" جو چیز مجھے (ابتک) نہ دکھائی گئی تھی۔ اُسے میں نے اسوقت اپنی اسی جگہ میں (کھڑے کھڑے) دیکھ لیا۔ یہاں تک کہ جنت و دوزخ کو بھی۔ اور میری طرف یہ وحی بھیجی گئی کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ہوگی۔ مسیح دجال کے فتنہ جیسی یا اسکے قریب قریب (چنانچہ) کہا جائیگا کہ تجھے اس شخص (یعنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم) سے کیا واقفیت ہے؟ تو مومن یا موقن (راوی کو شک ہے) کہے گا کہ یہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں (جو) ہمارے پاس معجزات اور ہدایت لے کر آئے تھے سو ہم نے ان کی بات مانی اور انکی پیروی کی۔

مُحَمَّدٌ فُلَانًا فَيُقَالُ نَمْ
صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا اِنْ كُنْتَ
لَمُؤْمِنًا بِهٖ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ
اَوِ الْمُرْتَابُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ
سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ
شَيْئًا فَقُلْتُهٗ۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ
ابْنَةً لِاَبِيْ اِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ
فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ
اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِيْ تَزَوَّجَ
بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا
اَعْلَمُ اَنَّكِ اَرْضَعْتِنِيْ وَلَا
اَخْبَرْتِنِيْ فَرَكِبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْمَدِيْنَةِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ
فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ
زَوْجًا غَيْرَهٗ۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ كُنْتُ اَنَا وَجَارٌ لِّيْ مِنَ
الْاَنْصَارِ فِيْ بَنِيْ اُمَيَّةَ
بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي
الْمَدِيْنَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ
النُّزُوْلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ يَوْمًا

یہ محمد ہیں! یہ محمد ہیں!! یہ محمد ہیں!!! چنانچہ اس سے
کہدیا جائے گا کہ تو آرام سے سو رہ۔ بیشک
ہم نے جان لیا کہ تو محمد صلعم پر ایمان رکھتا ہے۔
لیکن منافق یا شک کرنے والا (شک رادی)
کہیگا کہ میں (اصل حقیقت تو) نہیں جانتا۔ ان لوگوں کو
انکی نسبت جو کچھ کہتے مجھے سنا وہی میں نے بھی کہدیا۔"

عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ میں نے
ابی اہاب بن عزیز کی لڑکی سے نکاح کر لیا تھا ایک
عورت نے آکر بیان کیا کہ میں نے تجھے
اور اس عورت کو جس سے تو نے نکاح
کیا ہے دودھ پلایا ہے۔ میں نے کہا مجھے تو
معلوم نہیں کہ تو نے مجھے دودھ پلایا ہو اور نہ ہی
اس سے پہلے کبھی تم نے مجھے اسکی خبر دی۔ پھر عقبہ
سوار ہو کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ
گئے اور آپ سے یہ مسئلہ پوچھا تو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا "تم (اب) کس طرح اس سے صحبت کر سکتے
ہو حالانکہ یہ بات کہی گئی ہے (یعنی یہ مروت اور پرہیزگاری
کے خلاف ہے نیز یہ کہ مرضعہ کے قول سے ثبوت رضاع ہو گیا)
پس عقبہ نے اس عورت کو (احتیاطا) چھوڑ دیا اور اس نے
دوسرے شخص سے نکاح کر لیا۔

عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ میں اور میرا
ایک انصاری پڑوسی بنی امیہ بن زید کے مقام میں
رہتے تھے اور یہ مقام مدینہ کی بلندی کی طرف تھا
(یعنی شرقی جانب واقع تھا جس طرف کی زمین بلند ہے)
اور ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
نوبت بہ نوبت آتے تھے۔ ایک دن وہ آتا تھا
اور ایک دن میں۔ جس دن میں آتا تھا

۹۵
دو دودھ شریک عورت
مرد کا نکاح نہیں
ہو سکتا۔

۹۶
آنحضرت صلعم کی
بیویوں کو طلاق
دینے کی غلط خبر

وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ
بِخَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ
الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ
فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ فَنَزَلَ
صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ
نَوْبَتِهِ فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا
شَدِيدًا فَقَالَ أَثَمَّ هُوَ
فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ
حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ فَدَخَلْتُ
عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ
تَبْكِي فَقُلْتُ أَطَلَّقَكُنَّ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي
ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
وَأَنَا قَائِمٌ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ
قَالَ لَا فَقُلْتُ اللهُ أَكْبَرُ

اس دن کی وحی وغیرہ کے حالات انہیں سنا دیتا
تھا اور جس دن وہ آتا تھا وہ بھی ایسا ہی کرتا تھا۔
اسی میں ایک دن اپنی باری سے میرا انصاری
دوست حضور کی خدمت سے واپس آیا تو میرے
دروازے پر زور سے دستک دی اور میرا نام لیکر
کہا۔ کیا وہ یہاں ہیں؟ میں اُنکے اس اضطراب
سے ڈر گیا۔ اور باہر نکل آیا۔ تو وہ بولے آج
ایک بڑا واقعہ ہو گیا۔ (یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دیدی ہے)
(حضرت عمرؓ کہتے ہیں) اگر میں حفصہ کے
پاس گیا تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے اُن سے پوچھا
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو طلاق
دے دی؟ وہ بولیں مجھے تو معلوم نہیں۔ پھر میں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور کھڑے کھڑے عرض کی کہ کیا
آپنے اپنی بیبیوں کو طلاق دے دی؟ آپنے فرمایا "نہیں"
میں نے (تعجب سے) کہا۔ اللہ اکبر (یعنی انصاری کو
کیسی غلط فہمی ہوئی۔

ح ۵
امام کو مقتدیوں کی آسانی کے لئے قرات میں تخفیف کرنی چاہیے۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ

الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ
لَا أَكَادُ أُدْرِكُ الصَّلَاةَ
مِمَّا يُطَوِّلُ بِنَا فُلَانٌ فَمَا
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ
أَشَدَّ غَضَبًا مِنْ يَوْمَئِذٍ
فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ
مُنَفِّرُونَ فَمَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ

ابو مسعود انصاری سے روایت ہے کہ ایک
شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ!
میں نماز (جماعت کے ساتھ) نہ پا سکونگا۔ کیونکہ
فلاں شخص ہمیں طول طویل نماز پڑھایا کرتا ہے۔
ابو مسعود کہتے ہیں کہ میں نے نصیحت کرنے
میں اس دن سے زیادہ کبھی نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کو غصہ میں نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا۔
اے لوگو! (تم ایسی سختیوں) لوگوں کو دین سے نفرت دلاتے
ہو (دیکھو) جو کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے

فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ۔

اُسے چاہیئے کہ ہر رکن کے ادا کرنے میں تخفیف کرے کیونکہ مقتدیوں میں بعض بیمار بھی ہیں اور کمزور بھی اور ضرورت والے بھی۔

آوارہ جانور (لقطہ) کے متعلق حکم

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَهَا أَوْ قَالَ وِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوْ قَالَ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَرْعَى الشَّجَرَ فَذَرْهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ۔

زید بن خالد جہنی رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے گری ہوئی چیز کا حکم پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا اسکی بندش کو پہچان لے یا یہ فرمایا کہ اسکے ظرف اور تھیلی کو پہچان لے پھر اسکی تعریف کرلے اور بعد اسکے اُس سے فائدہ اُٹھالے۔ اور اگر اسکا مالک آجائے تو اُسے اسکے حوالے کردے۔ پھر اس شخص نے عرض کی کھوئے ہوئے اونٹ کا (کیا حکم ہے)؟ تو آپ غضبناک ہوئے حتی کہ آپکے دونوں رخسار سرخ ہوگئے۔ یا آپکا چہرۂ مبارک سرخ ہوگیا (راوی کا شک ہے) اور فرمایا "تجھے اس اونٹ سے کیا مطلب اُسکی مشک اور اسکا سُم اسکے ساتھ ہے۔ پانی پر پہنچیگا۔ پانی پی لیگا اور درخت چر لے گا۔ اُسے چھوڑ دے۔ یہانتک کہ اسکا مالک ملجائے۔ پھر اس شخص نے عرض کی کہ کھوئی بکری (کا کیا حکم ہے)؟ آپ نے فرمایا (اُسے پکڑ لو۔ کیونکہ) وہ تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی یا بھیڑیئے کی۔

فضول سوالات پوچھنے نہ چاہئیں

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ قَالَ رَجُلٌ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ

ابو موسیٰ رضؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے چند باتیں پوچھی گئیں جو آپکے مزاج کے خلاف تھیں (آپنے کچھ جواب نہ دیا) مگر جب ان سوالات کی آپکے سامنے کثرت کیگئی تو آپ کو غصہ آگیا اور فرمایا "جو کچھ چاہو مجھ سے پوچھو" (اس پر) ایک شخص نے عرض کی میرا باپ کون ہے؟ آپنے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے،

فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا "تیرا باپ سالم ہے شیبہ کا مولےٰ۔" پھر جب عمرؓ نے آپ کے چہرہ مبارک میں آثار غضب دیکھے تو عرض کی یا رسول اللہ ہم خدائے بزرگ وبلند سے توبہ کرتے ہیں۔

۸ح آپ ہر کلام اور سلام تین بار فرماتے تھے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ ثَلَاثًا۔

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات فرماتے تو تین بار اسکا تکرار کرتے تاکہ (اسے اچھی طرح) سمجھ لیا جائے اور جب لوگوں کے پاس تشریف لاتے انکو سلام کرتے تو تین ہی دفعہ سلام بھی فرماتے۔

۹ح دُگنے ثواب کے اعمال

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللهِ تَعَالَى وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ يَطَؤُهَا فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ۔

ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جنہیں دُگنا ثواب ہے۔ ایک وہ شخص جو اہل کتاب میں سے اپنے نبی پر اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر بھی ایمان لائے (دوسرا) وہ غلام جو اللہ اور اپنے مالکوں کے حق کو ادا کرتا رہے۔ اور (تیسرا) وہ شخص جسکے پاس اسکی لونڈی ہو جس سے وہ ہمبستری کرتا ہے۔ لیکن اس نے اسے نہایت عمدہ ادب وتعلیم دے کر آزاد کر دیا۔ اور (بعد ازاں) اس سے نکاح کر لیا۔ ان تینوں کے لئے دُگنا ثواب ہے۔

۱۰ح عورتوں کو وعظ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (عید کے روز مردوں کی صف سے عورتوں کیطرف) نکلے اور آپکے ہمراہ بلالؓ تھے۔ آپ نے خیال کیا کہ شاید عورتوں نے (خطبہ وعظ ونصیحت کو) نہیں سنا۔ تو آپنے انہیں نصیحت فرمائی اور

بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ امْرَأَةٌ تُلْقِيَ الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَبِلَالٌ يَأْخُذُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

صدقہ دینے کا حکم دیا تو کوئی عورت بالی اور انگوٹھی ڈالنے لگی۔ اور (کوئی کچھ) اور بلال اپنے کپڑے کے کنارے میں جمع کرنے لگے۔

ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں میں نے ایک عرض کی۔ "یارسول اللہ! قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے کون زیادہ بہرہ مند ہوگا؟" آپ نے فرمایا "بیشک مجھے خیال تھا۔ اے ابوہریرہ رضؓ! کہ تم سے پہلے مجھ سے یہ بات کوئی نہ پوچھیگا۔ کیونکہ میں نے تمہاری حرص حدیث کے دریافت کرنے پر دیکھ لی ہے۔ قیامت کے دن میری شفاعت سے سب سے زیادہ بہرہ مند وہ شخص ہوگا جو اپنے خاص دل سے یا اپنے خالص جی سے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ کہدے"۔

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھاتا کہ بندوں کے سینوں سے نکال لے بلکہ علما کو موت دے کر علم کو اٹھاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہ رہیگا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے اور ان سے (دینی مسائل پوچھے جائیں گے) اور وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے۔ (جس سے) خود بھی گمراہ ہوں گے۔ اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے"۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند عورتوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی

۸۳ نتیجہ
صدق دل سے کلمہ پڑھنے والا سب سے پہلے آنحضرت کی شفاعت سے بہرہ مند ہوگا

۸۴ نتیجہ
علما کی موت علم اٹھنے کی نشانی ہے۔

۸۵ نتیجہ
(۱) عورتوں کو وعظ سنانیکا جواز۔
(۲) جسکے تین کمسن بچے مرگئے ہوں گے وہ اسکے لئے نزد جنت اور حجاب نار جہنم ہوں گے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَنَا عَلَيْكَ
الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِّنْ
نَفْسِكَ فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ
فِيْهِ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ
فَكَانَ فِيْمَا قَالَ لَهُنَّ مَا
مِنْكُنَّ اِمْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً
مِنْ وَلَدِهَا اِلَّا كَانَ لَهَا
حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ
مِنْهُنَّ وَاثْنَيْنِ قَالَ وَ
اثْنَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ اَبِيْ
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ
يَبْلُغُوا الْحِنْثَ۔

جس شخص سے حساب میں جانچ کی گئی یقیناً وہ ہلاک ہوگا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ اَوَلَيْسَ
يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَسَوْفَ
يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا
فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ
الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوْقِشَ
الْحِسَابَ يَهْلِكُ

مکہ معظمہ میں جدال و قتال حرام ہے

عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ يَقُوْلُ
قَوْلًا سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ
قَلْبِيْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ
تَكَلَّمَ بِهٖ حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَثْنٰى

(آپ سے فائدہ اُٹھانے میں) مرد ہم سے بڑھ گئے
ہیں پس آپ اپنی طرف سے ہمارے لئے کوئی دن مقرر فرمادیجیے
تو آپ نے اُن سے کسی دن کا وعدہ کرلیا۔ اور اُس دن
آپ انکے پاس گئے اور انہیں نصیحت فرمائی اور (ان کے
مناسب حال) انہیں حکم دیا منجملہ اسکے جو آپ نے ان سے
فرمایا تھا یہ تھا کہ جو عورت تم میں سے اپنے تین لڑکے
آگے بھیجدے گی (یعنی وہ اسکی زندگی میں مرجائیں گے)
تو وہ اسکے لئے دوزخ کی آگ سے حجاب ہوجائیں گے۔ ایک
عورت بولی اور (اگر کوئی عورت) دو (لڑکے آگے) بھیجے۔ تو آپ نے
فرمایا دو کا بھی یہی حکم ہے۔ ابوہریرہؓ سے جو روایت ہے
اس میں حکم ہے کہ "وہ تین لڑکے گناہ کی عمر میں
یعنی بلوغ تک نہ پہنچے ہوں"

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ (ایکمرتبہ) رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت میں جس سے
حساب لیا گیا اُسے عذاب دیا جائیگا" حضرت
عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے آپ سے یہ بات
سُن کر کہا "کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا فَسَوْفَ
یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا (یعنی عنقریب اس سے آسان
حساب لیا جائیگا) آپ نے فرمایا۔ اس حساب سے مراد صرف
پیش کرنا ہے لیکن جس شخص سے حساب میں جانچ
کی گئی وہ یقیناً ہلاک ہوگا۔

ابو شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
فتح مکہ کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک بات
سنی ہے جسے میرے دونوں کانوں نے سنا ہے
اور دل نے خوب یاد رکھا۔ بلکہ جب آپ بیان
فرمارہے تھے تو میری آنکھوں نے آپ کو
دیکھا۔ آپ نے (پہلے) اللہ کی حمد وثنا بیان فرمائی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقُوْلُوْا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔

پھر فرمایا۔ مکہ (میں جنگ جدال) کو خدا نے حرام کیا ہے مگر آدمیوں نے اُسے حرام نہیں کیا۔ پس جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسکو جائز نہیں کہ مکہ میں خونریزی کرے اور نہ یہ کہ وہاں سے کوئی درخت کاٹے پھر اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لڑنے سے استدلال کر کے) ان چیزوں کا جواز بیان کرے۔ تو اس سے کہدینا کہ اللہ نے اپنے رسول کو اجازت دیدی تھی۔ اور تمہیں اجازت نہیں دی۔ اور مجھے بھی دن میں سے گھڑی بھر کیلئے اجازت دی تھی۔ پھر آج اسکی حرمت ویسی ہی ہو گئی۔ جیسی کہ کل تھی۔ پھر حاضر کو چاہیے کہ غائب کو یہ خبر پہنچادے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "میرے اوپر جھوٹ نہ بولنا (یعنی میری طرف سے وضعی باتیں بناکر لوگوں کو نہ سنانا)۔ کیونکہ جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے ضرور ہے کہ آگ میں داخل ہو جاوے۔

صحیح
وضعی حدیثوں کی ممانعت

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص میرے اوپر عمداً جھوٹ بولے اُسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا آگ میں تلاش کرے۔

۸۹ صحیح
آنحضرت صلعم کی طرف غلط بات منسوب کرنیوالا دوزخی ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ وَمَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "میرا نام رکھ لو مگر میری کنیت (ابوالقاسم) نہ رکھو۔ اور یقین کرلو کہ جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا۔ تو اس نے یقیناً مجھ ہی کو دیکھا۔

صحیح
(۱) ابوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت
(۲) خواب میں شیطان آنحضرت صلعم کی صورت اختیار نہیں کرسکتا

فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي
وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ
مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

ج
حرم مکہ سے کسی درخت کا کاٹنا یا گری اور جانور کا مارنا حرام ہے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ
الْفِيلَ أَوِ الْقَتْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْمُؤْمِنُونَ أَلَا فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا
تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّهَا حَلَّتْ لِي
سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي
هَذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا
وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ
سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَمَنْ
قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا
أَنْ يُعْقَلَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ
فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبْ
لِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِأَبِي
فُلَانٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا
الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ
فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا الْإِذْخِرَ.

ج
آنحضرت صلعم کا وصال کے وقت قلم دوات منگانے کا واقعہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔ اور
جو شخص عمداً میرے اوپر جھوٹ بولے تو اسے
چاہئے کہ اپنا ٹھکانا آگ میں تلاش کرے۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ سے
فیل یا قتل کو روک لیا۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم اور مسلمانوں کو انپر غالب کر دیا۔ آگاہ رہو کہ مجھ سے
پہلے کسی کے لئے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسیکے لئے حلال
ہوگا۔ آگاہ رہو وہ میرے لئے دن کی ایک گھڑی بھر کیلئے حلال
ہوگیا تھا۔ آگاہ رہو وہ اسوقت حرام ہے اسکا کانٹا
نہ توڑا جائے اور اسکا درخت نہ کاٹا جائے۔ اور اسکی
گری ہوئی چیز سوا تعریف کرنیوالے کے کوئی نہ اٹھائے
اور جسکا کوئی (عزیز) قتل کیا جائے تو اسکے لئے
ان دو صورتوں میں سے عمدہ صورت یہ ہے
کہ یا اسکی دیت دلائی جائے یا قصاص لیا جائے"
اتنے میں ایک شخص اہل یمن سے آگیا اور اس نے
عرض کی "یا رسول اللہ! (یہ مسائل یا خطبہ جو آپنے
سنایا ہے) میرے لئے لکھد یجئے"۔ آپنے فرمایا۔
"فلاں کے بیٹے کے لئے لکھدو"۔ پھر قریش کے ایک شخص نے
عرض کی۔ یا رسول اللہ! اذخر (ایک خوشبودار بوٹی ہے)
کے سوا اور چیزوں کے کاٹنے کی ممانعت فرمائیے۔
اسلئے کہ ہم اسے (یعنی اذخر کو) اپنے گھروں اور قبروں
میں لگاتے ہیں۔ آپنے فرمایا۔ ہاں اذخر کے سوا (اور اشیا کے کاٹنے کی ممانعت ہے)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض سخت ہوگیا تو آپنے
فرمایا میرے پاس سامان نوشت لاؤ کہ میں
تمہارے لئے ایک نوشت لکھدوں کہ اسکے بعد

وجعه قال ائتوني بكتاب اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده فقال عمر رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم غلبه الوجع عندنا كتاب الله فقال حسبنا فاختلفوا وكثر اللغط فقال قوموا عني ولا ينبغي عندي التنازع.

پھر تم گمراہ نہ ہوگے" عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر مرض غالب ہے[1]، اور تمہارے پاس اللہ کی کتاب ہے وہ ہمیں کافی ہے۔ پھر صحابہ نے اختلاف کیا حتی کہ شور بہت ہوگیا۔ تو آپؐ نے فرمایا" میرے پاس سے اُٹھ جاؤ۔ اور میرے پاس جھگڑنا نہ چاہیئے۔ (اس حدیث کی نسبت ملا شبلی نعمانی نے تحقیق کی کہ ابن عباس کی عمر سوقت سولہ برس کی تھی اور صحیح بخاری میں جو دیکھی تھی)

۹۳ عورتوں کو عبادت کرنے کی تاکید

عن ام سلمة رضي الله عنها قالت استيقظ النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فقال سبحان الله ماذا انزل الليلة من الفتن وماذا فتح من الخزائن ايقظوا صواحب الحجر فرب كاسية في الدنيا عارية في الآخرة.

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا "سبحان اللہ آج کی رات کس قدر فتنے نازل کئے گئے ہیں اور کسقدر خزانے کھولے گئے ہیں۔ ان حجرہ والیوں کو جگا (کر عبادت کریں)۔ کیونکہ بہت سی دنیا میں (نفیس کپڑے) پہننے والی ایسی ہیں جو آخرت میں برہنہ ہوں گی"۔

۹۴ آج سے سو برس بعد کوئی شخص اسوقت کا زمین پر نہ رہیگا۔

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم العشاء في آخر حياته فلما سلم قام فقال ارأيتكم ليلتكم هذه فان على رأس مائة سنة منها لا يبقى ممن هو على ظهر الارض احد.

عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ اپنی آخر عمر میں یعنی وفات سے ایک مہینہ پہلے) عشاء کی نماز پڑھائی جب سلام پھیر چکے تو کھڑے ہوگئے اور فرمایا" تم اپنی اس رات کی خبر بتاؤ (دیکھو) آج رات سے سو برس کے آخر تک کوئی شخص جو آج زمین پر ہے باقی نہ رہیگا۔

۹۵ نماز تہجد کے بعد، فجر کی سنتوں اور فرض کے مابین سونا۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال بت في بيت خالتي

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک رات میں اپنی خالہ میمونہ بنت حارث زوجہ نبی صلی اللہ

[1] حضرت عمرؓ کا مقصود یہ تھا کہ اس شدت مرض میں آپ کو تکلیف نہ دی جائے۔ نیز انہیں قرینۃً معلوم ہوگیا تھا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا فرمان استحبابی ہے۔

مَیْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا
فِیْ لَیْلَتِهَا فَصَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ اِلٰی مَنْزِلِهٖ
فَصَلّٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ
ثُمَّ قَالَ نَامَ الْغُلَیِّمُ اَوْ کَلِمَةً تُشْبِهُهَا
ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ عَنْ یَّسَارِهٖ فَجَعَلَنِیْ
عَنْ یَّمِیْنِهٖ فَصَلّٰی خَمْسَ رَکَعَاتٍ
ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰی
سَمِعْتُ غَطِیْطَهٗ اَوْ خَطِیْطَهٗ ثُمَّ
خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ۔

۹۵ صحیح۔ روایت کو چھپانا نہ چاہیے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ اَکْثَرَ
اَبُوْهُرَیْرَةَ وَلَوْلَا اٰیَتَانِ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ
مَا حَدَّثْتُ حَدِیْثًا ثُمَّ یَتْلُوْ اِنَّ الَّذِیْنَ
یَکْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَ
الْهُدٰی اِلٰی قَوْلِهِ الرَّحِیْمُ اِنَّ
اِخْوَانَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ کَانَ یَشْغَلُهُمُ
الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَاِنَّ اِخْوَانَنَا مِنَ
الْاَنْصَارِ کَانَ یَشْغَلُهُمُ الْعَمَلُ فِیْ
اَمْوَالِهِمْ وَاِنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ کَانَ یَلْزَمُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بِشِبَعِ بَطْنِهٖ وَیَحْضُرُ
مَا لَا یَحْضُرُوْنَ وَیَحْفَظُ مَا لَا
یَحْفَظُوْنَ۔

۹۶ صحیح۔ ابوہریرہ کی یادداشت کیلئے آنحضرت صلعم کی برکت

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

علیہ وسلم کے گھر میں سویا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس رات اُن ہی کے ہاں تھے۔ پس آپ نے عشا
کی نماز مسجد میں پڑھی پھر اپنے گھر آئے۔ اور چار
رکعتیں پڑھیں اور سو رہے۔ پھر بیدار ہوئے
اور فرمایا "چھوٹا لڑکا سو رہا" یا اسکی مثل کوئی لفظ
فرمایا۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ اور
میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ تو آپنے
مجھے اپنی دائیں جانب کر لیا۔ اور پانچ رکعتیں
پڑھیں۔ اسکے بعد دو رکعتیں (سنت فجر)
پڑھیں اور پھر سو رہے۔ حتّٰی کہ میں نے آپکے
سانس کی آواز سنی۔ پھر آپ نماز کے لئے (مسجد
میں) تشریف لیگئے۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ لوگ کہا
کرتے ہیں۔ ابوہریرہؓ نے بہت حدیثیں
بیان کی ہیں۔ حالانکہ کتاب اللہ میں دو آیتیں
نہ ہوتیں تو میں ایک حدیث بھی بیان نہ کرتا۔
پھر پڑھا اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ
وَالْهُدٰی تا آخر آیت۔ بے شک ہمارے
مہاجرین بھائیوں کو بازار میں خرید و فروخت کرنیکا
شغل رہتا تھا۔ اور ہمارے بھائی انصار اپنے
اموال کے شغل میں لگے رہتے تھے۔ اور ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ اپنا پیٹ بھر کر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں رہتا تھا۔ اور ایسے
اوقات میں حاضر رہتا تھا کہ لوگ حاضر نہ
ہوتے تھے۔ اور وہ باتیں یاد کر لیتا تھا جو
لوگ نہ یاد کرتے تھے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال قلت یا رسول اللہ انی اسمع منک حدیثا کثیرا انساہ قال ابسط رداءک فبسطتہ فغرف بیدیہ ثم قال ضمہ فضممتہ فما نسیت شیئا بعدہ۔

کہ میں نے ایک مرتبہ عرض کی - یا رسول اللہ! میں آپ سے بہت سی حدیثیں سنتا ہوں - مگر انہیں بھول جاتا ہوں - آپ نے فرمایا "اپنی چادر پھیلاؤ" - چنانچہ میں نے چادر پھیلائی تو آپ نے اپنے دونوں دست مبارک سے چلو بنایا اور چادر میں ڈال دیا پھر فرمایا کہ چادر کو اپنے اوپر لپیٹ لو چنانچہ میں نے لپیٹ لیا اسکے بعد میں کچھ نہیں بھولا۔

ابوہریرہ نے جو کچھ آنحضرت سے سیکھا اسکا آدھا ظاہر کیا۔

وعنہ رضی اللہ عنہ قال حفظت من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعاءین فاما احدھما فبثثتہ واما الاخر فلو بثثتہ قطع ھذا البلعوم۔

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو حرف علم کے یاد کر لئے تھے چنانچہ ان میں سے ایک کو تو میں نے ظاہر کر دیا - اور اگر دوسرے کو بھی ظاہر کروں - تو یہ گلا کاٹ ڈالا جائے۔

باہم قتال سے ممانعت۔

عن جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ فی حجۃ الوداع استنصت الناس فقال لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض۔

جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو فرمایا کہ "تم لوگوں کو خاموش کرا دو" اسکے بعد آپ نے فرمایا "لوگو! تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا - کہ تم میں سے ایک دوسرے کی گردن مارنے لگے۔

حضرت موسےٰ اور خضر علیہما السلام کا قصہ

عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قام موسی النبی خطیبا فی بنی اسرائیل فسئل ای الناس اعلم فقال انا اعلم فعتب اللہ علیہ اذ لم یرد العلم الی اللہ فاوحی اللہ الیہ ان عبدا من عبادی بمجمع البحرین ھو اعلم منک قال یا رب وکیف بہ فقیل لہ احمل

ابی بن کعب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ "موسیٰ علیہ السلام ایک دن بنی اسرائیل میں خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ سب لوگوں میں زیادہ جاننے والا کون ہے؟ انہوں نے کہا - زیادہ جاننے والا میں ہوں - لہذا اللہ نے ان پر عتاب فرمایا ہے کہ انہوں نے علم کو خدا کے حوالے کیوں نہ کیا - اور ان پر وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ مجمع البحرین میں ہے وہ تم سے زیادہ جاننے والا ہے - موسیٰ کہنے لگے اے میرے پروردگار! میری ان سے کیونکر ملاقات ہوگی؟

حوتا في مكتل فإذا فقدته فهو ثم
فانطلق وانطلق بفتاه يوشع
بن نون وحملا حوتا في مكتل
حتى كانا عند الصخرة وضعا
رؤسهما فناما فانسل الحوت
من المكتل فاتخذ سبيله في البحر
سربا وكان لموسى وفتاه عجبا
فانطلقا بقية ليلتهما
ويومهما فلما أصبح قال
موسى لفتاه آتنا غداءنا
لقد لقينا من سفرنا هذا نصبا
ولم يجد موسى مسا من النصب حتى
جاوز المكان الذي أمر به فقال
له فتاه أرأيت إذ أوينا إلى
الصخرة فإني نسيت الحوت
قال موسى ذلك ما كنا نبغ
فارتدا على آثارهما قصصا فلما
انتهيا إلى الصخرة إذا رجل
مسجى بثوب أو قال تسجى بثوبه
فسلم موسى فقال الخضر
أنى بأرضك السلام فقال أنا
موسى فقال موسى بني إسرائيل
قال نعم قال هل أتبعك على أن
تعلمني مما علمت رشدا قال إنك
لن تستطيع معي صبرا يا موسى إني على
علم من علم الله علمنيه
لا تعلمه أنت وأنت على علم

مچھلی کو زنبیل میں رکھو (مجمع البحرین کی طرف جاؤ) جہاں مچھلی گم
ہو جاوے تو سمجھ لینا کہ وہ بندہ وہیں ہے پس موسیٰ علیہ السلام
چلے اور اپنے ہمراہ اپنے خادم یوشع بن نون کو بھی لے لیا اور دونوں
نے ایک مچھلی زنبیل میں رکھی یہاں تک کہ جب ایک پتھر کے
پاس پہنچے تو دونوں نے اپنے سر اس پر رکھ لئے اور سو گئے۔
مچھلی زنبیل سے نکل گئی اور دریا میں چلی گئی (جس سے) موسیٰ
اور انکے خادم کو تعجب ہوا پھر دونوں باقی رات اور ایک دن
چلتے رہے جب صبح ہوئی تو موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا۔ ہماری
نہاری لاؤ۔ بے شک ہم نے اپنے اس سفر سے تکلیف اٹھائی۔
موسیٰ جبتک اس جگہ سے آگے نہیں نکل گئے جسکا انہیں
حکم دیا گیا تھا اسوقت تک انہوں نے کچھ تکلیف محسوس نہیں
کی۔ انکے خادم نے کہا کیا آپ نے دیکھا ہے کہ جب ہم پتھر کے پاس
بیٹھے تھے تو میں مچھلی کو بھول گیا۔ موسیٰ نے کہا یہی مقام
(یا نشانی) ہے جسکی ہم تلاش کرتے تھے پھر وہ دونوں اپنے قدموں
پر لوٹ گئے جب اس پتھر کے پاس پہنچے تو ایک آدمی کپڑا اوڑھے
ہوئے۔ یا یہ کہا کہ اس نے کپڑا اوڑھ لیا تھا بیٹھا ہوا نظر آیا یہ
خضر تھے) موسیٰ نے سلام کیا تو خضر نے موسیٰ سے کہا
دنیا میں تجھکو سلامتی ہو پھر موسیٰ نے کہا میں موسیٰ
ہوں۔ خضر نے پوچھا بنی اسرائیل کے موسیٰ ہو؟
انہوں نے کہا ہاں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے
کہا۔ کیا میں اس امید پر تمہارے ہمراہ رہوں
کہ جو کچھ ہدایت تمہیں سکھائی گئی ہے وہ
مجھے بھی سکھا دو۔ خضر علیہ السلام نے کہا
تم میرے ساتھ رہ کر ہرگز صبر نہ کر سکوگے۔ اے
موسیٰ! بے شک میں اللہ کے علم میں سے ایک ایسے
علم پر حاوی ہوں جسے تم نہیں جانتے۔ وہ خدا نے مجھے
سکھایا ہے۔ اور تم ایسے علم پر حاوی ہو

عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا أَعْلَمُهُ قَالَ سَتَجِدُنِي
إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا
فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ
الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِينَةٌ فَمَرَّتْ
بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ
يَحْمِلُوهُمَا فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ
نَوْلٍ فَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ
فَنَقَرَ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ مِنَ الْبَحْرِ
فَقَالَ الْخَضِرُ يَا مُوسٰى مَا نَقَصَ
عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا
كَنَقْرَةِ هٰذَا الْعُصْفُورِ فِي الْبَحْرِ
فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلٰى لَوْحٍ مِنْ
أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ
مُوسٰى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ
إِلٰى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ
أَهْلَهَا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ
لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ
لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا
تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا
فَكَانَتِ الْأُولٰى مِنْ مُوسٰى نِسْيَانًا
فَانْطَلَقَا فَإِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ
مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ
بِرَأْسِهِ مِنْ أَعْلَاهُ
فَاقْتَلَعَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ
فَقَالَ مُوسٰى أَقَتَلْتَ
نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ
نَفْسٍ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ

جو خدا نے تمہیں تعلیم کیا ہے اور میں اسے نہیں
جانتا۔ موسٰیؑ نے کہا۔ انشاء اللہ تم مجھے صبر کرنیوالا
پاؤگے۔ اور میں کسی بات میں تمہاری نافرمانی نہیں
کروں گا۔ پھر وہ دونوں دریا کے کنارے چلے گئے
انکے پاس کوئی کشتی نہ تھی (اتنے میں) ایک کشتی
انکے پاس سے گذری تو کشتی والوں سے کہا کہ
ہمیں بٹھا لو (خضرؑ پہچان لئے گئے) اور کشتی والوں
نے انہیں بلا اجرت بٹھا لیا۔ پھر ایک چڑیا
آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی۔
اس نے ایک یا دو چونچیں دریا میں ماریں۔
خضر علیہ السلام بولے۔ اے موسٰی میرے علم
اور تمہارے علم نے خدا کے علم سے صرف
بقدر چڑیا کی چونچ کے حصہ لیا ہے۔ پھر
خضرؑ نے کشتی کے تختوں میں سے ایک
تختے کی طرف نگاہ کی اور اسے اکھیڑ ڈالا۔ موسٰی
علیہ السلام کہنے لگے ان لوگوں نے ہم کو
بے کرایہ بٹھا لیا تھا۔ اور تم نے انکی کشتی کی
طرف قصد کیا اور اسے توڑ ڈالا۔ تاکہ
کشتی والوں کو غرق کر دو۔ خضر علیہ
السلام نے کہا۔ کیا میں نے تم سے نہ کہا
تھا کہ تم میرے ہمراہ رہ کر میری باتوں پر صبر
نہ کر سکو گے؟ موسٰی علیہ السلام نے جواب
دیا۔ میں بھول گیا۔ اسکا مواخذہ مجھ سے نہ کرو۔
اور میرے کام میں مجھ پر تنگی نہ کرو۔ پھر دونوں
دکشتی سے اتر کر چلے۔ ایک لڑکا ملا جو اور لڑکوں کے ہمراہ
کھیل رہا تھا خضرؑ نے اسکا سر پکڑ کر الگ کر دیا۔ موسٰیؑ نے پوچھا ایک
بیگناہ بچے کو بغیر کسی عوض کے تم نے قتل کر دیا۔ خضرؑ نے کہا کیا میں نے تم سے کہا تھا

إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَقَامَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ فَقَالَ مُوسَى لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتَّى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا۔

کہ تم میرے ہمراہ رہ کر ہرگز صبر نہ کر سکو گے۔ پھر دونوں چلنے لگے۔ یہاں تک کہ ایک گاؤں کے لوگوں کے پاس پہنچے جہاں کے باشندوں سے انہوں نے کھانا مانگا۔ مگر ان لوگوں نے ان کی مہمانی کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر انہوں نے وہاں ایک ایسی دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی حضرت خضر علیہ السلام نے اسے اپنے ہاتھ کا سہارا دے کر سیدھا کر دیا۔ موسیٰؑ نے ان سے کہا اگر تم چاہتے تو اس پر کچھ اُجرت لے لیتے۔ خضرؑ بولے بس یہی ہمارے اور تمہارے درمیان جدائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ موسیٰ پر رحم فرمائے۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں۔ کاش! موسیٰؑ صبر کرتے تو اللہ ان دونوں کا قصہ ہم سے بیان فرماتا۔

۱۰۱ خ ۴۹
خالص خدا کیلئے لڑنا ہی جہاد ہے

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْقِتَالُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّ أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

ابو موسےٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ راہِ خدا میں لڑنا کسے کہتے ہیں؟ کیونکہ کوئی ہم میں سے غصے کے سبب لڑتا ہے۔ کوئی حمیت کے سبب جنگ کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا جو شخص سلئے لڑے کہ اللہ کا ہی کلمہ بلند ہو تو وہ راہِ خدا میں لڑتا ہے“۔

۱۰۲ خ ۵۰
روح حکم الٰہی ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَرِبِ الْمَدِينَةِ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں۔ اس حالت میں کہ میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے کھنڈروں میں چل رہا تھا۔

وَهُوَ مُتَوَكِّئٌ عَلَى عَسِيبٍ مَعَهُ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ لَا يَجِيءُ فِيهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَنَسْأَلَنَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوحُ فَسَكَتَ فَقُلْتُ إِنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقُمْتُ فَلَمَّا انْجَلَى عَنْهُ قَالَ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا۔

اور آپ کھجور کے درخت کی ٹہنی کو زمین پر ٹکا کے چل رہے تھے۔ چند یہودیوں پر آپ کا گذر ہوا ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ آپ سے روح کی بابت سوال کرو۔ بعض بولے ایسا سوال نہ کرو ایسا نہ ہو کہ کچھ ناگوار جواب دیں مگر بعض کہنے لگے ہم ضرور پوچھیں گے پس ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا اے ابوالقاسم! (یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے) روح کیا چیز ہے؟ آپ خاموش رہے۔ (ابن مسعود کہتے ہیں) میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ پر وحی آ رہی ہے۔ لہٰذا میں کھڑا ہو گیا۔ جب حالت آپ سے دور ہوئی تو آپ نے فرمایا یَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا اے نبیؐ! یہ لوگ تم سے روح کی بابت سوال کرتے ہیں۔ کہہ دے کہ روح میرے پروردگار کے حکم سے پیدا ہوئی (اور اس کی حقیقت تم نہیں جان سکتے کیونکہ) تمہیں علم ہی کم عطا کیا گیا ہے۔"

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثَلَاثًا قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُونَ

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ معاذ رضی اللہ عنہ سواری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف تھے آپ نے فرمایا اے معاذ! انہوں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ وسعدیک (یعنی میں حاضر ہوں جناب) پھر آپ نے فرمایا اے معاذ! انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! لبیک وسعدیک۔ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا "جو کوئی اپنے سچے دل سے اس بات کی گواہی دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اللہ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے"۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں میں اس کی خبر کر دوں کہ وہ خوش ہو جائیں؟

ح ۱۵ صدق دل سے کلمہ طیبہ پڑھنے والا جنتی ہے۔

قَالَ إِذًا يَتَّكِلُوْا وَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا۔

آپ نے فرمایا نہ۔ پھر وہ اسی پر بھروسہ کر لیں گے۔ معاذ نے یہ حدیث مرتے وقت بخوف گناہ بیان کر دی۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ اِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ اُمُّ سَلَمَةَ يَعْنِيْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا۔

(حاشیہ: باب ج — عورت کو احتلام ہو تو غسل فرض ہے)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام سلیم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! خدا حق بات سے نہیں شرماتا۔ کیا عورت پر جبکہ وہ محتلم ہو غسل فرض ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں جبکہ وہ پانی (یعنی منی) کو (اپنے کپڑے پر) دیکھے" ام سلمہ نے (شرم کے مارے) اپنا منہ چھپالیا۔ اور کہا یا رسول اللہ! کیا عورت بھی محتلم ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں تمہارا داہنا ہاتھ خاک آلودہ ہو جائے۔ اگر عورت کے منی خارج نہیں ہوتی تو اسکا لڑکا اسکا ہمشکل کیوں ہوتا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ اَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ۔

(حاشیہ: باب ج — مذی نکلنے سے وضو نہیں رہتا)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری مذی بہت نکلا کرتی تھی تو میں نے مقداد سے کہا کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکا حکم پوچھیں چنانچہ انہوں نے پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا اس میں وضو ہوتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيْنَ تَأْمُرُنَا اَنْ نُهِلَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَ

(حاشیہ: باب ج — احرام باندھنے کے مقامات)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (حج کو جانے کیلئے سفر کے موقعہ پر) آپ ہمیں احرام باندھنے کا کس مقام سے حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا "مدینہ کے لوگ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔ شام کے لوگ جحفہ سے اور نجد کے لوگ قرن سے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا۔ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "یمن کے لوگ یلملم سے احرام باندھیں لیکن مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

لہ یہ کلام عرب میں بد دعا کیلئے مستعمل نہیں ہوتا۔

كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ أَفْقَهْ هٰذِهٖ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یہ بات (یعنی اہل یمن اسلام کو احرام باندھنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد) یاد نہیں۔

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ قَالَ لَا یَلْبَسُ الْقَمِیْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِیْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرْسُ اَوِ الزَّعْفَرَانُ فَاِنْ لَّمْ یَجِدِ النَّعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ وَلْیَقْطَعْهُمَا حَتّٰی یَكُوْنَا تَحْتَ الْكَعْبَیْنِ۔

احرام میں کپڑے پہننے کی ممانعت

ابن عمرؓ سے ہی روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مُحْرِم (احرام باندھنے والا) کیا پہنے؟ آپ نے فرمایا "نہ کرتا پہنے۔ نہ عمامہ۔ نہ پاجامہ۔ نہ برقعہ اور نہ کوئی ایسا کپڑا جس میں ورس[1] یا زعفران لگی ہو۔ اور اگر جوتی نہ ملے تو موزے ہی پہن لے اور انہیں کاٹ دے۔ کہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں"۔

كِتَابُ الْوُضُوْءِ

وضو کی کتاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حدث سے وضو نہیں رہتا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰی یَتَوَضَّاَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ مَا الْحَدَثُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ فَقَالَ فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو حدث کرے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی حتّٰی کہ وضو[2] کرے "حضرموت کے ایک شخص نے کہا۔ اے ابوہریرہ! حدث کیا چیز ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ فساء یا ضراط۔ (یعنی وہ ہوا جو پاخانے کے مقام سے نکلے)

باوضو رہنے کی ہدایت

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ

ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے میری امت کے لوگ قیامت کے دن وضو کے نشانات کے

[1] ایک خوشبودار گھاس کا نام ہے۔ جس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں۔

[2] وضو میں تیمم بھی داخل ہے کیونکہ حدیث میں آگیا ہے اَلصَّعِیْدُ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ (مٹی بھی مسلم کا وضو ہے)

اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَہٗ فَلْیَفْعَلْ

سب کو الحجلین (وہ جنکی پیشانی اور اعضا چمکتے ہوں) کہہ کر پکارے جائینگے۔ پس تم میں سے جو کوئی اپنی غرت یعنی چمک دراز کرنا چاہے۔ اُسے چاہیئے کہ وضو کرے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ شَکٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ الَّذِیْ یُخَیَّلُ اِلَیْہِ اَنَّہٗ یَجِدُ الشَّیْءَ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ لَا یَنْفَتِلُ اَوْلَا یَنْصَرِفُ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا۔

عبد اللہ بن یزید انصاری کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ایسے شخص کی حالت بیان کی جسکو یہ خیال بندھ جاتا تھا کہ نماز میں وہ کسی چیز (یعنی ہوا نکلنے) کو محسوس کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ نماز سے لوٹے نہیں۔ یا پھرے نہیں۔ حتیٰ کہ (وہ بخیال وہم) ہوا نکلنے کی آواز سُن لے یا بو پالے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰی نَفَخَ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ وَرُبَّمَا قَالَ اضْطَجَعَ حَتّٰی نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی۔

ابن عباس رضہ سے روایت ہے ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نیند میں تھے یہانتک کہ سانس کی آواز آتی تھی۔ مگر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ اور کبھی (راوی) کہتے تھے کہ آپ لیٹے سوئے تھے اور سانس کی آواز آتی تھی۔ پھر آپ بیدار ہوئے۔ اور آپنے نماز پڑھی۔

عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَۃَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ بِالشِّعْبِ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ یُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ الصَّلٰوۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ الصَّلٰوۃُ اَمَامَکَ فَرَکِبَ فَلَمَّا جَاءَ مُزْدَلِفَۃَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عرفہ سے چلے۔ جب شعب میں پہنچکر اُترے تو پیشاب کیا۔ پھر وضو فرمایا۔ مگر وضو پورا نہیں کیا۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! نماز کا وقت قریب آگیا۔ آپنے فرمایا۔ نماز تمہارے آگے (یعنی مزدلفہ میں) (پڑھینگے) پھر جب مزدلفہ آگیا تو آپ اُترے اور پورا وضو کیا۔ نماز قائم کی گئی۔

ریح
شک سے وضو
نہیں ٹوٹتا آواز یا بو
ظاہر ہونے بغیر
وضو ٹوٹتا نہیں

ریح
آنحضرت صلعم
نیند کے بعد
نماز پڑھنا

نماز سے پہلے پورے
وضو کی مزید

فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا۔

آپ نے مغرب کی نماز پڑھی اور ہر شخص نے اپنا اپنا اونٹ اپنے مقام پر بٹھلا دیا۔ یہاں تک کہ عشاء کی نماز قائم کی گئی۔ اور آپ نے پڑھی۔ اور دونوں کے درمیان کوئی نفل نماز نہیں پڑھی۔

ب ح
روایت وضو قبل ختم کمیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَمَضْمَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَجَعَلَ بِهَا هٰكَذَا أَضَافَهَا إِلَى يَدِهِ الْأُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا وَجْهَهُ ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنَى حَتَّى غَسَلَهَا ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرَى ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَرَشَّ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى حَتَّى غَسَلَهَا ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً أُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا يَعْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کیا پانی کا ایک چلو لیکر اسی سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر ایک چلو پانی لیا اور دوسرے ہاتھ کو ملا کر اس سے منہ دھویا۔ پھر ایک چلو پانی لیا۔ اور اس سے اپنا داہنا ہاتھ دھویا۔ پھر ایک چلو پانی لیکر اس سے بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور اپنے داہنے پاؤں پر ڈالا یہاں تک کہ اسے دھو ڈالا۔ پھر دوسرا چلو پانی کا لے کر بائیں پاؤں کو دھویا۔ اس کے بعد کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔

ب ح
پاخانہ جانیکی دعا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا میں داخل ہوتے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (خدایا میں ناپاک چیزوں اور ناپاکیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں)

۱۱۵ ح
پاخانہ میں وضو کا پانی رکھنا ناجائز ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا فَقَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیت الخلا میں داخل ہوئے تو میں نے آپکے لئے وضو کا پانی رکھ دیا جب آپ وہاں سے نکلے تو فرمایا۔ یہ پانی کس نے رکھا ہے؟ جب آپ کو بتا دیا گیا تو آپ نے فرمایا

اللهم فقهه في الدين۔

اے اللہ اسے دین میں سمجھ عنایت فرما۔

پاخانہ کرتے ہوئے کعبہ کیطرف منہ نہ کرنا چاہئے۔

عن ابي ايوب الانصاري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتى احدكم الغائط فلا يستقبل القبلة ولا يولها ظهره شرقوا او غربوا۔

ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی پاخانے جائے تو قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ ہی اسکی طرف اپنی پشت کرے۔ (بلکہ) شرق کیطرف منہ کیا کرو یا غرب کیطرف جہاں آپ نے یہ بیان فرمایا تھا وہاں کعبۃ اللہ مشرق یا مغرب میں نہ تھا

پاخانہ میں بیت المقدس کیطرف منہ کرنیکا جواز

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال ان ناسا يقولون اذا قعدت على حاجتك فلا تستقبل القبلة ولا بيت المقدس لقد ارتقيت يوما على ظهر بيت لنا فرايت رسول الله صلى الله عليه وسلم على لبنتين مستقبلا بيت المقدس لحاجته۔

عبد اللہ بن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ لوگ کہتے ہیں جب تم قضائے حاجت کیلئے بیٹھو تو نہ قبلہ کیطرف منہ کرو اور نہ بیت المقدس کیطرف مگر میں ایک دن اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے دو کچی اینٹوں پر بیت المقدس کیطرف منہ کئے بیٹھے ہیں۔

آیۃ حجاب کی شان نزول

عن عائشة رضي الله عنها ان ازواج النبي صلى الله عليه وسلم كن يخرجن بالليل اذا تبرزن الى المناصع وهو صعيد افيح فكان عمر يقول للنبي صلى الله عليه وسلم احجب نساءك فلم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل فخرجت سودة بنت زمعة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ليلة من الليالي عشاء وكانت امراة طويلة فناداها عمر الا قد عرفناك يا سودة حرصا على ان

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رات کو جب قضائے حاجت کیلئے جاتیں تو مناصع کیطرف نکل جاتی تھیں (جو بقیع کیجانب ایک فراخ ٹیلہ ہے) اور حضرت عمرؓ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کرتے تھے کہ آپ اپنی بی بیوں کو پردے کا حکم فرمائیے مگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کرتے تھے۔ ایک شب عشاء کے وقت حضرت سودہؓ بنت زمعہ (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ) نکلیں جو دراز قد بی بی تھیں تو انہیں حضرت عمرؓ نے اس خیال سے کہ پردے کا حکم نازل ہو جائے پکارا آگاہ رہو سودہ! ہم نے تمہیں پہچان لیا۔

يَنْزِلَ الْحِجَابُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحِجَابَ۔

اس پر اللہ تعالےٰ نے آیت حجاب نازل فرمائی۔

۱۱۹ صحیح — پانی سے استنجا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَجِيءُ أَنَا وَغُلَامٌ مَعَنَا إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةٌ يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ۔

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے نکلتے تو میں اور ایک لڑکا دونوں اپنے ہمراہ پانی کا ایک ظرف لے آتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ پانی کا ایک ظرف اور عنزہ (یعنی وہ عصا جسکے نیچے تیز برچھ لوہا لگا ہوا ہوتا ہے) لاتے تھے اور آپ پانی سے استنجا فرماتے تھے۔

۱۲۰ صحیح — پانی کے برتن میں سانس لینے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کی ممانعت۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ۔

ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پانی پئے تو چاہئے کہ برتن میں سانس نہ لے۔ اور جب پاخانے جائے تو اپنی شرمگاہ کو نہ تو داہنے ہاتھ سے چھوئے اور نہ ہی اس سے استنجا کرے۔

۱۲۱ صحیح — ڈھیلوں سے استنجا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا أَوْ نَحْوَهُ وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثٍ فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ بِطَرَفِ ثِيَابِي فَوَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَعْرَضْتُ عَنْهُ فَلَمَّا قَضَى أَتْبَعَهُ بِهِنَّ۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے (ایک دن) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کیلئے نکلے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا۔ آپ کی عادت تھی کہ ادھر ادھر نہ دیکھتے تھے میں جب آپ کے قریب ہو گیا تو آپ نے فرمایا "مجھے پتھر تلاش کر دو کہ میں اس سے پاکی حاصل کروں (یعنی استنجا کروں) (یا اسکی مثل کوئی اور لفظ فرمایا) ہڈی اور گوبر میرے پاس نہ لانا" چنانچہ میں اپنے کپڑے کے کنارے میں پتھر رکھ کر آپکے پاس لیگیا اور انہیں آپکے پہلو کے پاس رکھ کر پیچھے ہٹ آیا۔ پس جب آپ قضائے حاجت کر چکے تو پتھروں کو استعمال فرمایا۔

۱۲۲ صحیح ۱۵ — سوکھے گوبر سے استنجا نا جائز ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ فَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ أَجِدْهُ فَأَخَذْتُ رَوْثَةً فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ هٰذَا نَجَسٌ۔

علیہ وسلم پاخانے گئے اور مجھے حکم دیا کہ تین پتھر آپکے پاس لے آؤں۔ دو پتھر تو میں نے پالئے اور تیسرے کو تلاش کیا۔ مگر نہ پایا تو میں نے ایک خشک گوبر کا ٹکڑا لے لیا۔ اور آپ کے پاس لایا۔ آپ نے دونوں پتھر لے لئے۔ اور گوبر پھینکدیا۔ اور فرمایا نجس ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور ہر عضو بحکم نزول فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ الخ وضو کی ابتدا تھی ا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ۔

عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو ہر عضو کو دو دو مرتبہ دھویا۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَعَا بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِي هٰذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ پانی کا برتن منگو لیا۔ اور اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالکر انکو دھویا پھر اپنے دائیں ہاتھ کو برتن میں ڈالکر پانی لیا اور کلی کی ناک میں پانی ڈالا۔ اور اُسے صاف کیا۔ پھر اپنے منہ کو اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین تین مرتبہ دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا۔ پھر اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا۔ اس کے بعد کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی میرے اس وضو کی طرح وضو کرے اور بعد ازاں دو رکعت نماز پڑھے اور اس میں اپنے دل سے بات نہ کرے تو اسکے اگلے گناہ معاف

وَفِيْ رِوَايَةٍ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا لَوْلَا آيَةٌ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ

ایک روایت میں اسطرح ہے کہ عثمانؓ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک حدیث سناؤں اگر قرآن مجید میں ایک آیت نہ ہوتی

وضو میں ہر عضو کا ایک دفعہ دھونا۔

وضو میں ہر عضو کو دو دفعہ دھونا۔

وضو میں تین تین دفعہ ہر عضو کا دھونا ثواب ہے۔

[illegible]

ف وضو میں صرف ... ہر عضو کا ایک دفعہ [illegible]

مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ وَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا وَالْاٰيَةُ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا۔

تو وہ حدیث میں تمہیں نہ سناتا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے۔ "جو شخص نہایت اچھی طرح وضو کرے اور نماز پڑھے تو نماز پڑھنے سے پہلے کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ نماز پڑھ لے" اور وہ آیت یہ ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا۔

۱۲۶ ج — طاق پتھروں سے استنجا کرنا چاہئے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی تم میں سے وضو کرے تو چاہئے کہ ناک کو صاف کرے اور جو پتھر سے استنجا کرے تو چاہئے کہ طاق پتھر ولی کرے"۔

۱۲۷ ج — سونے کے بعد ہاتھ دھوئے بغیر پانی میں ہاتھ مت ڈالو

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِيْ اَنْفِهٖ مَاءً ثُمَّ لِيَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلْيَغْسِلْ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهَا فِيْ وَضُوْئِهٖ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص تم میں سے وضو کرے تو چاہئے کہ اپنی ناک میں پانی ڈالے۔ پھر اس کو صاف کرے اور جو شخص پتھر سے استنجا کرنا چاہے تو چاہئے کہ طاق پتھر ولے کرے۔ اور جب کوئی تم میں سے اپنی نیند سے بیدار ہو تو وضو کے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو دھولے۔ کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ رات کو اسکا ہاتھ کہاں پھرتا رہا ہے۔

۱۲۸ ج — احرام میں ارکان خضاب اور جوتیاں پہننے کے متعلق

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَدْ قِيْلَ لَهٗ رَاَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَاَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَاَيْتُكَ اِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ

عبداللہ بن عمرؓ سے ایک مرتبہ کہا گیا کہ ہم نے دیکھا ہے (حج میں) سوا دونوں یمانی رکنوں کے آپ کسی رکن کو مس نہیں کرتے۔ اور یہ بھی دیکھا ہے کہ آپ سبتی جوتیاں پہنتے ہیں۔ اور زرد خضاب لگاتے ہیں۔ اور مکہ میں اور لوگ تو (ذی الحج) کا چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں۔ مگر آپ جب تک ترویہ کا دن نہیں آتا۔ احرام نہیں باندھتے۔

إذا أهلّوا الهلال ولم تهلل أنت حتى كان يوم التروية فقال أما الأركان فإني لم أر رسول الله صلى الله عليه وسلم يمس إلا اليمانيين وأما النعال السبتية فإني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس النعال التي ليس فيها شعر ويتوضأ فيها فأنا أحب أن ألبسها وأما الصفرة فإني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصبغ بها فأنا أحب أن أصبغ بها وأما الإهلال فإني لم أر رسول الله صلى الله عليه وسلم يهل حتى تنبعث به راحلته۔

۱۲۹ ہر کام کا آغاز داہنی جانب سے بہتر ہے

عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يحب التيمن في تنعله وترجله وطهوره وفي شأنه كله۔

۱۳۰ آنحضرت صلعم کے وضو سے بچے ہوئے پانی کی افزونی

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وحانت صلاة العصر فالتمس الناس الوضوء فلم يجدوا فأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بوضوء فوضع يده في ذلك الإناء وأمر الناس أن يتوضؤوا منه قال

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بولے ارکان کے اس کی بابت تو یہ بات ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوا دونوں یمانی رکنوں کے اور کسی کو مس کرتے نہیں دیکھا اور سبتی جوتیوں (کی بابت جو تم نے پوچھا ہے) سو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ جوتیاں پہنتے دیکھا ہے۔ جن میں بال نہ ہوں۔ آپ ان ہی میں وضو فرماتے تھے لہذا میں ان جوتیوں کے پہننے کو اچھا جانتا ہوں اور زرد خضاب کی بابت جو تم نے پوچھا ہے سو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خضاب لگاتے ہوئے دیکھا ہے لہذا میں بھی پسند کرتا ہوں کہ یہ خضاب لگاؤں۔ اور احرام کی بابت یہ بات ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے نہیں دیکھا۔ تاوقتیکہ آپ کی سواری نہ چلے (یعنی آٹھویں تاریخ کو)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جوتی پہننے کنگھی کرنے اور طہارت کرنے غرض تمام کاموں میں داہنی جانب سے ابتدا کرنا اچھا معلوم ہوتا تھا۔

انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ نماز عصر کا وقت آگیا تھا۔ لوگوں نے وضو کے لئے پانی ڈھونڈا۔ مگر نہ پایا۔ آخر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن میں وضو کے لئے پانی لایا گیا پس آپ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس سے وضو کریں۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ حَتّٰى تَوَضَّؤُا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ۔

میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے نیچے سے ابل کر نکل رہا تھا یہاں تک کہ سب لوگوں نے وضو کر لیا۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَقَ رَاْسَهٗ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَوَّلَ مَنْ اَخَذَ مِنْ شَعْرِهٖ۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اپنا سر منڈوایا تو سب سے زیادہ ابوطلحہ نے آپ کے بال لئے تھے۔

۱۳۱ ح — آنحضرت کے بال کا تبرک

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے کسی برتن میں کتا پانی پئے تو چاہئے کہ اسے سات مرتبہ دھو ڈالو۔

۱۳۲ ح — جس برتن میں کتا پانی پی جائے اسے سات مرتبہ دھونا چاہئے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کتے مسجد میں آتے جاتے تھے اور لوگ اس کے سبب مسجد میں پانی نہ بہاتے تھے۔

۱۳۳ ح — کتے کے آنے سے مسجد کا فرش نجس نہیں ہوتا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِيْ صَلٰوةٍ مَا دَامَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ مَا لَمْ يُحْدِثْ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بندہ برابر نماز میں ہے جب تک کہ مسجد میں نماز کا انتظار کر رہا ہے تاوقتیکہ حدث نہ کرے۔"

۱۳۴ ح — مسجد میں باوضو انتظار نماز کرنے والا نمازی ہے

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَّهٗ وَاَنَّ الْمُغِيْرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کسی سفر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ اپنی رفع حاجت کے لئے تشریف لیگئے (جب آپ واپس آئے تو) مغیرہ آپ کے اعضاء شریف پر پانی ڈالنے لگے اور آپ وضو کرنے لگے۔ یعنی آپ نے اپنے منہ اور ہاتھوں کو دھویا

۱۳۵ ح — سفر میں موزوں پر مسح

وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهٗ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهٗ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهٗ بِقَلِيْلٍ اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَقَدْ تَقَدَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَفِيْ كُلٍّ مِنْهُمَا مَا لَيْسَ فِي الْاٰخَرِ۔

اور سر کا مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک شب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ میمونہ (جو ان کی خالہ تھیں) کے گھر میں رہا میں توسند کے عرض میں لیٹ گیا۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی اس کے طول میں لیٹیں۔ پھر رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم بھی سو رہے۔ یہانتک کہ جب آدھی رات ہوئی یا اسکے کچھ پہلے یا بعد تو آپ بیدار ہوئے تو نیند میں اپنے چہرے کو ہاتھ سے ملتے ہوئے بیٹھ گئے پھر سورہ آل عمران کی آخری دس آیتیں آپ نے پڑھیں۔ اسکے بعد ایک لٹکی ہوئی مشک کی طرف کھڑے ہوئے اور اس سے وضو کیا اور اچھا وضو کیا۔ بعدازاں نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ پھر میں بھی اٹھا اور جس طرح آپ نے کیا تھا۔ میں نے بھی کیا اور جاکر آپکے (دائیں) پہلو میں کھڑا ہوگیا۔ اسپر آپ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا۔ اور میرا داہنا کان پکڑ کر مروڑا۔ (اور مجھے اپنی بائیں جانب کر لیا) پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں بعد ازاں وتر پڑھے پھر آپ لیٹ گئے یہانتک کہ مؤذن آپکے پاس آیا تو آپ کھڑے ہوگئے اور دو رکعتیں ہلکی (فجر کی سنتیں) پڑھیں پھر تشریف لیگئے اور صبح کی نماز پڑھی یہ حدیث پہلے بھی گذر چکی ہے۔ اور دونوں کے بیان میں فرق یہ ہے کہ ... میں یہ نہیں ہے کہ آخر میں کیا تھا۔

۱۳۶ باب پورے وضو کی ترکیب۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لَهُ رَجُلٌ اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تُرِيَنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدِهٖ ثُمَّ غَسَلَهُمَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ حَتّٰى ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَاَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

عبداللہ بن زیدؓ سے ایک شخص نے پوچھا۔ کیا تم دکھا سکتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں (میں دکھا سکتا ہوں) پھر انہوں (یعنی عبداللہ نے) پانی منگوایا اور اپنے ہاتھوں پر ڈالا اور انہیں دو دو دفعہ دھویا۔ پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے منہ کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو دو مرتبہ دھوئے۔ پھر سر کا دونوں ہاتھوں سے مسح کیا۔ یعنی انکو آگے لائے اور پیچھے لیگئے۔ سر کے پہلے حصے سے ابتدا کی اور دونوں ہاتھ گدی تک لیگئے پھر دونوں کو وہیں تک واپس لائے جہاں سے شروع کیا تھا پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

۱۳۸ باب ۱۳۱ میدان میں نماز کے لئے اپنے سامنے سترہ (لکڑی قدآدم) سنت ہے

عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَاُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَاْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهٖ فَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ۔

ابو جحیفہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے۔ وضو کا پانی آپکے پاس لایا گیا۔ اور آپ نے وضو کیا (جب آپ وضو سے فارغ ہوئے) تو لوگ آپکے وضو کا پانی (تبرکاً) لینے لگے اور اسکو اپنے چہرے اور آنکھوں پر ملنے لگے۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے عصا گڑا ہوا تھا۔

۱۳۹ باب ۲ مہر نبوت

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَدَعَا

سائب بن یزید کہتے ہیں کہ مجھے میری خالہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں۔ اور عرض کی یا رسول اللہ! میری بہن کے اس لڑکے کے پاؤں درد کرتے ہیں۔ پس آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی

لِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔

پھر آپ نے وضو فرمایا اور میں نے آپ کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو پی لیا پھر میں آپ کے پیچھے پشت کی طرف کھڑا ہو گیا تو میں نے "خاتم نبوت" کو دیکھ لیا جو آپ کے دونوں شانوں کے درمیان میں مثل چھپر کھٹ کی گھنڈی کے تھی۔

مرد اور عورتوں کا ایک برتن میں وضو کرنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مرد اور عورت سب ایک برتن سے وضو کیا کرتے تھے۔

آیت کلالہ کی شان نزول

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَاَنَا مَرِيْضٌ لَا اَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوْئِهٖ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنِ الْمِيْرَاثُ اِنَّمَا يَرِثُنِيْ كَلَالَةٌ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرَائِضِ۔

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے۔ میں (ایسا سخت) بیمار تھا کہ کوئی بات سمجھ نہ سکتا تھا پس آپ نے وضو کیا اور اپنے وضو سے بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو میں ہوش میں آگیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میری میراث کس کے لئے ہے میرا تو صرف ایک کلالہ[1] ہے؟ اس پر فرائض کی آیت نازل ہوئی۔

آنحضرت صلعم کے معجزے سے تھوڑے پانی سے بہت لوگوں کا وضو کرنا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبًا مِنَ الْمَسْجِدِ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ مَاءٌ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ اَنْ يَبْسُطَ فِيْهِ كَفَّهٗ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ قِيْلَ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَمَانِيْنَ وَزِيَادَةً۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے) نماز کا وقت آیا تو جس شخص کا گھر قریب تھا وہ (اپنے گھر میں) وضو کرنے چلا گیا۔ مگر چند لوگ رہ گئے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک لگن لایا گیا جس میں پانی تھا۔ مگر اس میں اتنی گنجائش نہ تھی کہ آپ اپنی ہتھیلی اس میں پھیلا سکیں تاہم سب لوگوں نے (اسی تھوڑے سے پانی سے) وضو کر لیا۔ انس سے پوچھا گیا۔ تم لوگ اس وقت کس قدر تھے انہوں نے کہا اسی (۸۰) بلکہ کچھ زیادہ۔

پیالے سے وضو کرنا۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ

ابو موسیٰ رضی اللہ سے روایت ہے۔

[1] کلالہ اس شخص کو کہتے ہیں جو ایسے شخص کا وارث ہو جس کا نہ باپ زندہ ہو اور نہ کوئی اولاد۔ ۱۲

عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اِسْتَأْذَنَ اَزْوَاجَهُ اَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَاَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ اٰخَرَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رض تُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهُ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي اَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ فَاُجْلِسَ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ تِلْكَ حَتّٰى طَفِقَ يُشِيرُ اِلَيْنَا اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِاِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَاُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک قدح منگوایا جس میں پانی تھا آپنے اس میں اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرے کو دھویا اور اس میں سے ہی کلّی فرمائی۔

۱۷۴ صحیح حالت بخار میں آنحضرت کا غسل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (آخری مرض میں) بیمار ہوئے اور آپ کا مرض سخت ہو گیا تو آپنے اپنی بیبیوں سے اجازت مانگی کہ میرے (یعنی عائشہ کے) گھر میں آپکی تیمارداری کی جائے تو سبھوں نے آپکو اجازت دے دی۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان (سہارا لیکر) نکلے آپکے دونوں قدم مبارک زمین کے ساتھ گھسٹتے جاتے تھے۔ عباس رض اور ایک اور شخص کے درمیان آپ نکلے تھے حضرت عائشہ رض بیان کرتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں آ چکے اور مرض اور بھی زیادہ ہو گیا تو حضور نے فرمایا کہ سات مشکیں جنکے بند نہ کھولے گئے ہوں (یعنی بھری ہوئی ہوں اور انکا پانی خرچ نہ ہوا ہو) میرے اوپر ڈال دو تاکہ میں لوگوں سے کچھ وصیت کروں (چنانچہ اسکی تعمیل کی گئی) اور آپ ام المؤمنین حضرت حفصہ رض کے لگن میں بٹھلا دیئے گئے پھر ہم سب آپکے اوپر پانی ڈالنے لگے یہانتک کہ آپنے ہماری طرف اشارہ کیا کہ بس تعمیل حکم کر چکیں اسکے بعد آپ لوگوں کے پاس باہر تشریف لیگئے۔

۱۷۵ صحیح آنحضرت کے معجزے سے ایک پیالہ بھر پانی سے ستر اسّی آدمیوں کا وضو کرنا۔

انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک ظرف منگوایا تو آپ کے سامنے ایک فراخ قدح لایا گیا جس میں کچھ پانی تھا۔ آپ نے اس میں انگلیاں رکھدیں انس رض کہتے ہیں کہ میں پانی کو دیکھ رہا تھا۔

مَاءٍ كُوكُمْ أَصَابِعَهُ فِيهِ قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ أَصَابِعِهِ فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مِنْهُ مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ۔

کہ وہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکل رہا تھا۔ انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے ان لوگوں کا جنہوں نے اس پانی سے وضو کیا۔ اندازہ کیا۔ تو ستر اسّی کے درمیان تھے۔

۱۲۶ غسل کیلئے ایک صاع اور وضو کیلئے ایک مد پانی کافی ہے

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ۔

انسؓ روایت کرتے ہیں کہ جب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نہاتے تھے تو ایک صاع سے پانچ مد تک پانی صرف کرتے تھے۔ اور وضو ایک مد سے فرماتے تھے

۱۲۷ موزوں پر مسح

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سَأَلَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا حَدَّثَكَ شَيْئًا سَعْدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْأَلْ عَنْهُ غَيْرَهُ۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمرؓ سے اسکی بابت پوچھا تو انہوں نے کہا۔ ہاں جب تم سے سعد کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کریں تو اس کے متعلق کسی دوسرے سے نہ پوچھا کرو۔

۱۲۸ موزوں پر مسح کی اور شہادت

عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

۱۲۹ موزوں اور عمامہ پر مسح

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ۔

عمرو بن اُمیہ ضمری روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے عمامہ اور دونوں موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے (عمامہ پر مسح کرنے کا یہ مطلب [illegible]

۱۳۰ طہارت کی حالت میں پہنے ہوئے موزوں پر مسح

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

مغیرہ بن شعبہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔

مَعَہٗ فَاَھْوَیْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّیْہِ فَقَالَ دَعْھُمَا فَاِنِّیْ اَدْخَلْتُھُمَا طَاھِرَتَیْنِ فَمَسَحَ عَلَیْھِمَا۔

وضو کے وقت میں نے چاہا کہ آپ کے دونوں موزوں کو اتار دوں تو حضور نے فرمایا ان کو رہنے دو۔ میں نے ان کو بحالتِ طہارت پہنا ہے پھر آپ نے ان پر مسح فرمایا۔

۱۵۱ گوشت بنانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَیَّةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْتَزُّ مِنْ کَتِفِ شَاةٍ فَدُعِیَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاَلْقَی السِّکِّیْنَ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ۔

عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بکری کا شانہ (کا گوشت کھانے کے لئے) قطع کر رہے ہیں اتنے میں آپ نماز کی طرف بلائے گئے (یعنی اذان ہوگئی) تو آپ نے چھری رکھ دی اور نماز پڑھی مگر نیا وضو نہ کیا۔

۱۵۲ سابقہ وضو سے جواز نماز کی اور شہادت

عَنْ سُوَیْدِ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ خَیْبَرَ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالصَّھْبَاءِ وَھِیَ اَدْنٰی خَیْبَرَ فَصَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ یُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِیْقِ فَاَمَرَ بِہٖ فَثُرِّیَ فَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَکَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَی الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ۔

سوید بن نعمان سے روایت ہے کہ فتح خیبر کے سال وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گئے تھے۔ جب مقام صہبا میں پہنچے جو خیبر کے بہت قریب تھا تو آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر زادِ راہ طلب فرمایا۔ تو صرف ستو لائے گئے حضور نے ان کے گھولنے کا حکم دیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے کھایا اس کے بعد آپ مغرب کی نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے آپ نے صرف کلی فرمائی اور ہم نے بھی کلی ہی کی نیا وضو نہیں کیا۔

۱۵۳ کھانا کھانے سے وضو نہیں جانا۔

عَنْ مَیْمُوْنَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکَلَ عِنْدَھَا کَتِفًا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ۔

ام المؤمنین میمونہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شانہ کا گوشت کھایا۔ اسکے بعد نماز پڑھی تو جدید وضو نہیں کیا۔

۱۵۴ دودھ پینے کے بعد کلی کرنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَہٗ دَسَمًا۔

ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا تو کلی کی۔ اور فرمایا دودھ میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

۱۵۵ نیند پوری کر کے نماز پڑھو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم

قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ۔

ہیں کوئی شخص جو نماز پڑھ رہا ہو اونگھ جائے تو اسے چاہئے کہ لیٹ رہے یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے کیونکہ جب تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں نماز پڑھے گا تو وہ نہیں جانتا کہ شاید استغفار کرتا ہے یا اپنے آپ کو بد دعا دے رہا ہے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنَمْ حَتَّى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں اونگھ جائے تو اسے چاہئے کہ سو رہے یہاں تک کہ نیند جاتی رہے اور سمجھنے لگے کہ کیا پڑھ رہا ہے"

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَكَانَ يُجْزِئُ أَحَدَنَا الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ۔

انس راوی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے وقت وضو کیا کرتے تھے حالانکہ ہم میں سے ہر ایک کو جب تک وہ بے وضو نہ ہو ایک ہی وضو کافی ہوتا تھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ بَلَى كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ یا مکہ کے باغات میں سے کسی باغ میں تشریف لے گئے۔ تو دو آدمی کی آواز سنی جن پر ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا تھا آپ نے فرمایا "ان دونوں پر عذاب کیا جاتا ہے مگر کسی بڑی بات پر عذاب نہیں کیا جاتا" پھر فرمایا ہاں (بڑی بات بھی ہے) ان میں سے ایک تو اپنے پیشاب سے نہ بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھایا کرتا تھا" پھر آپ نے کھجور کی ایک تر شاخ منگوائی اور اسکے دو ٹکڑے کئے اور ہر ایک کی قبر پر ایک ایک ٹکڑا رکھ دیا۔ آپ سے عرض کی گئی یا رسول اللہ! یہ آپ نے کیوں کیا؟ فرمایا "امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہو جائیں ان دونوں پر عذاب

عنهما المربیینا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهٖ اَتَیْتُهٗ بِمَاءٍ فَیَغْتَسِلُ بِهٖ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ اَعْرَابِیٌّ فِی الْمَسْجِدِ فَبَالَ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَهَرِیْقُوْا عَلٰی بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ۔

عَنْ اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّهَا صَغِیْرٍ لَمْ یَاْکُلِ الطَّعَامَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهٗ وَلَمْ یَغْسِلْهُ۔

عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَجِئْتُهٗ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ۔

وَعَنْهُ فِیْ رِوَایَةٍ

کم ہے "۔

۱۵۹ ہج۲ پانی سے استنجا

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رفع حاجت کے لئے باہر تشریف لیجاتے تھے تو میں آپ کے لئے پانی لاتا تھا۔ جس سے آپ استنجا کرتے تھے۔

۱۶۰ ہج۳ نادان کو سانی سے سمجھانا چاہئے

ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو لوگوں نے اسے پکڑ لیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول یا پانی کا بھرا ہوا ایک ڈول (راوی کا شک ہے) ڈال دو کیونکہ تم لوگ آسانی کرنیوالے پیدا کئے گئے ہو۔ اور سختی کرنیوالے نہیں پیدا کئے گئے۔

۱۶۱ ہج۴ دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر صرف پانی کا بہا دینا کافی ہے۔

ام قیس بنت محصن سے روایت ہے۔ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا ایک چھوٹا بچہ لیکر آئیں جو کھانا نہ کھاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا۔ اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ تو آپ نے پانی منگوایا اور اسپر بہا دیا۔ مگر اسے مل کر نہیں دھویا۔

۱۶۲ ہج۵ عذر کے سبب کھڑے ہو کر پیشاب کرنیکا جواز۔

حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسی جماعت کے ڈلاؤ (یعنی وہ ڈھیر جو کوڑا کرکٹ سے جمع ہو جاتا ہے) پر تشریف لائے اور وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر پانی مانگا تو میں آپکے پاس پانی لے آیا اور آپنے وضو کیا (آپکا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا باعث عذر تھا۔ مترجم)۔

۱۶۳ ہج۶ بلحضرت کسی کے سامنے بھی پیشاب کر لیتے تھے۔

حذیفہؓ سے ہی ایک اسی روایت میں یوں

أُخْرَى قَالَ فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَجِئْتُهُ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتَّى فَرَغَ

گیا ہے کہ جب آپ پیشاب کرنے لگے تو میں آپ سے الگ ہو گیا۔ پھر جب آپ نے میری طرف اشارہ کیا تو میں حاضر ہو کر آپ کی ایڑیوں کے پاس کھڑا ہو گیا۔ یہاں تک کہ آپ فارغ ہو چکے۔

مسئلہ حیض والے کپڑے کو دھو کر استعمال کرنا جائز ہے۔

عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا تَحِيضُ فِي الثَّوْبِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ تَحُتُّهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ وَتَنْضَحُهُ وَتُصَلِّي فِيهِ۔

اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا کہ بتائیے ہم میں سے کسی کو کپڑے میں حیض آئے تو وہ اسے کیا کرے؟ آپ نے فرمایا وہ اسے مل ڈالے پھر اسکو پانی سے رگڑ ڈالے اور پانی سے صاف کر کے اس میں نماز پڑھے۔

مسئلہ مدت حیض تک نماز معاف ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ اور عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ایک ایسی عورت ہوں کہ اکثر مستحاضہ رہتی ہوں۔ اور بہت دنوں تک پاک نہیں ہوتی۔ کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا "یہ تو ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں۔ پس جب تمہارے حیض کا زمانہ آجائے تو نماز چھوڑ دو۔ اور جب گذر جائے تو خون بدن جسم سے دھو ڈالو۔ اس کے بعد نماز پڑھو۔ البتہ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرو۔ حتیٰ کہ پھر حیض کا وقت آجائے"۔

مسئلہ جنابت آلودہ کپڑے کا دھو دینا کافی ہے۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِي ثَوْبِهِ

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پارچہ جنابت کو دھو ڈالتی تھی پھر آپ (اسی کپڑے میں) نماز کیلئے باہر تشریف لے جاتے تھے اگرچہ آپ کے کپڑے میں پانی کی تری کے دھبے باقی ہوتے تھے۔

۱۶۷ ح ۶
چور، مرتد اور قاتلوں کی سزا میں رحم نہیں

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ
قَدِمَ نَاسٌ مِنْ عُکْلٍ
اَوْ عُرَیْنَۃَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِیْنَۃَ
فَاَمَرَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَاَنْ
یَّشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِھَا وَاَلْبَانِھَا
فَانْطَلَقُوْا فَلَمَّا صَحُّوْا
قَتَلُوْا رَاعِیَ النَّبِیِّ صَلَّی
اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا
النَّعَمَ فَجَاءَ الْخَبَرُ فِیْ اَوَّلِ
النَّھَارِ فَبَعَثَ فِیْ اٰثَارِھِمْ
فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّھَارُ
جِیْءَ بِھِمْ فَاَمَرَ بِقَطْعِ
اَیْدِیْھِمْ وَاَرْجُلِھِمْ وَسُمِرَتْ
اَعْیُنُھُمْ وَاُلْقُوْا فِی الْحَرَّۃِ
یَسْتَسْقُوْنَ فَلَا یُسْقَوْنَ۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عکل یا عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ میں آئے۔ مگر وہ یہاں آکر بیمار ہوگئے تو آپ نے انہیں چند اونٹنیوں کے میں جانے کا حکم دیا تاکہ وہ لوگ ان کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ چنانچہ وہ (جنگل میں) چلے گئے اور جب اچھے ہوگئے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور جانوروں کو ہانک لیگئے۔ یہ خبر دن کے اول وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے ان کے تعاقب میں آدمی دوڑائے۔ جب دن چڑھے وہ گرفتار کرکے لائے گئے۔ اور حضورؐ کے حکم پر انکے ہاتھ اور پیر کاٹ ڈالے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری گئیں۔ اور گرم سنگلاخ پر ڈال دئے گئے وہ پانی مانگتے تھے تو انہیں پانی نہیں پلایا جاتا تھا۔ یہ سزا انہیں اسلئے دیگئی کہ ان لوگوں نے چوری کی قتل کیا اور بعد ایمان لانیکے کافر ہوگئے اور اللہ اور اسکے رسول سے لڑے۔ (مترجم)

۱۶۸ ح ۱۱
ضرورت کے وقت بکریوں کی جگہ میں نماز کا جواز۔

وَعَنْہُ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ
کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُصَلِّیْ قَبْلَ اَنْ یُّبْنَی الْمَسْجِدُ
فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی بنائے جانے سے پہلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بکریوں کے بیٹھنے کے مقامات میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

۱۶۹ ح ۹۲
منجمد گھی میں چوہیا گرنے کا حکم۔

عَنْ مَیْمُوْنَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا
اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَارَۃٍ
سَقَطَتْ فِیْ سَمْنٍ فَقَالَ
اَلْقُوْھَا وَمَا حَوْلَھَا وَکُلُوْا
سَمْنَکُمْ

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے چوہیا کے بارے میں پوچھا گیا جو گھی میں گر گئی تھی۔ آپنے فرمایا اس کو نکال ڈالو۔ اور اسکے قریب جس قدر گھی ہو پھینک دو۔ باقی گھی کھالو۔ (یہ حکم منجمد گھی کا ہے) (مترجم)۔

۱۷۰ ح ۹۳
راہ خدا میں لگا ہوا زخم قیامت کو اور معطر ہوگا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ
يَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَهَيْئَتِهَا اِذَا
طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا فَاللَّوْنُ لَوْنُ
الدَّمِ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ۔

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
مسلمان کو جو زخم اللہ کی راہ میں پہنچایا جاتا ہے وہ
قیامت کے دن بعینہٖ اسی حالت میں ہوگا جیسا کہ وہ لگایا گیا تھا
یعنی خون بہے گا جسکا رنگ تو خون کا سا ہوگا مگر خوشبو
مشک کی مانند ہوگی۔

۱۶۱
سبق
کھڑے پانی میں
پیشاب کرنیکی
ممانعت

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ
فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ
ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ۔

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی ٹھیرے ہوئے
پانی میں جو بہتا نہ ہو پیشاب نہ کرے کیونکہ شاید
پھر کبھی اس میں غسل کرنا
پڑے"۔

۱۶۲
سبق
کفار قریش [illegible]
[illegible]
اور اسکی سزا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ
عِنْدَ الْبَيْتِ وَاَبُوْ جَهْلٍ وَاَصْحَابٌ
لَهٗ جُلُوْسٌ اِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
اَيُّكُمْ يَاْتِيْ بِسَلٰى جَزُوْرِ بَنِيْ
فُلَانٍ فَيَضَعُهٗ عَلٰى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ
اِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ اَشْقَى الْقَوْمِ
فَجَاءَ بِهٖ فَنَظَرَ حَتّٰى اِذَا سَجَدَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَضَعَهٗ عَلٰى ظَهْرِهٖ بَيْنَ كَتِفَيْهِ
وَاَنَا اَنْظُرُ لَا اُغْنِيْ شَيْئًا لَوْ كَانَتْ لِيْ
مَنَعَةٌ قَالَ فَجَعَلُوْا يَضْحَكُوْنَ وَيُحِيْلُ
بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ
لَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ حَتّٰى جَاءَتْهُ
فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَطَرَحَتْهُ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے۔ اور ابوجہل
اور اسکے چند دوست بیٹھے ہوئے تھے کہ ان میں سے
ایک نے دوسرے سے کہا کیا تم میں سے کوئی شخص
فلاں قبیلہ کی اونٹنی کا بچہ دان یا اوجھری لے آئیگا
اور اسکو محمد (صلعم) کی پشت پر جب وہ سجدے میں
جائیں رکھدیگا۔ چنانچہ سب سے زیادہ بدبخت (یعنی عقبہ)
اُٹھا اور اس کو لاکر دیکھتا رہا۔ جب نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سجدے میں گئے تو اُس نے اسکو آپکے دونوں
شانوں کے درمیان رکھدیا۔ میں یہ حال دیکھ
رہا تھا۔ مگر کچھ نہ کرسکتا تھا۔ اے کاش!
میرے ہمراہ لوگ ہوتے (تو میں کیوں یہ
حالت دیکھتا) پھر وہ ہنسنے لگے۔ اور ایک
دوسرے پر مارے ہنسی کے گرنے لگے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے اور اپنا سر مبارک نہ اٹھاتے تھے
آخر کار فاطمہ رضؓ آئیں اور انھوں نے اِسے

عَنْ ظَهْرِهٖ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ ثُمَّ قَالَ
اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ اِذْ
دَعَا عَلَيْهِمْ وَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ
الدَّعْوَةَ فِيْ ذٰلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ
ثُمَّ سَمّٰى اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلٍ
وَعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ
بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَ
اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ
مُعَيْطٍ وَعَدَّ السَّابِعَ فَنَسِيَهُ
الرَّاوِيْ وَقَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ
بِيَدِهٖ لَقَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْ عَدَّ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرْعٰى
فِي الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ بَزَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبِهٖ۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَهُ
النَّاسُ بِاَيِّ شَيْءٍ دُوْوِيَ
جُرْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ اَحَدٌ
اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ كَانَ عَلِيٌّ يَجِيْءُ
بِتُرْسِهٖ فِيْهِ مَاءٌ وَفَاطِمَةُ
تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ وَاُخِذَ حَصِيْرٌ
فَاُحْرِقَ فَحُشِيَ بِهٖ جُرْحُهٗ۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

آپ کی پیٹھ سے پھینکا پس آپ نے اپنا سر اٹھایا اور
فرمایا اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ (الٰہی! قریش کے
ہلاک کرنے کو لازم فرمالے)۔ یہ کلمہ تین مرتبہ فرمایا۔
جو ان پر شاق ہوا۔ کیونکہ آپ نے انہیں بد
دعا دی اور وہ جانتے تھے کہ اس شہر (یعنی مکہ) میں دعا
قبول ہوتی ہے پھر آپ نے ان کے نام لئے کہ
اے اللہ! ابوجہلؓ کی ہلاکت کو اپنے اوپر لازم کر
اور عتبہؓ بن ربیعہ شیبہؓ بن ربیعہ ولیدؓ بن عتبہ امیہ
بن خلف اور عقبہؓ بن ابی معیط کی ہلاکت کو
اپنے اوپر لازم کر۔ اور ساتویں کا بھی نام لیا مگر
راوی اسکا نام بھول گیا۔ پس قسم ہے اس ذات
کی جسکے قبضے میں میری جان ہے میں نے
ان لوگوں کو جنکا نام رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے لیا تھا بدر کے کنوئیں میں بحالت مرگی گرا ہوا دیکھا ہے۔

انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنے
کپڑے میں تھوکا۔

سہل بن سعد ساعدیؓ سے لوگوں نے پوچھا
کس چیز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم کا
علاج کیا گیا؟ وہ بولے اسکا مجھ سے زیادہ جاننے والا
اب کوئی باقی نہیں رہا۔ (یہ بات انہوں نے اسواسطے
کہی کہ اس وقت مدینہ میں اور کوئی صحابی زندہ نہیں
رہا تھا) علیؓ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور فاطمہؓ
آپکے چہرۂ مبارک سے خون دھوتی تھیں پھر ایک چٹائی لیکر
جلائی گئی اور آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے زخم
میں بھر دی گئی۔

ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم

باب ۱۷۳
وقت ضرورت دامن میں تھوکنے کا جواز

باب ۱۷۴
آنحضرت صلعم کے زخم میں چٹائی جلاکر بھرنا۔

باب ۱۷۵
مسواک کے تمام کلفت نکالنی چاہیے۔

قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهِ يَقُولُ أُعْ أُعْ وَالسِّوَاكُ فِي فِيهِ كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ۔

کے پاس آیا تو آپ کو مسواک کرتے دیکھا اس مسواک سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی اُع اُع کرتے جاتے تھے اور مسواک آپکے منہ میں تھی۔ گویا کہ آپ قے کرتے تھے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

حذیفہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اُٹھتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا۔

ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے خواب میں اپنے آپ کو ایک مسواک سے مسواک کرتے دیکھا۔ پھر میرے پاس دو شخص آئے ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا۔ میں نے انمیں سے چھوٹے کو مسواک دیدی تو مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دیجئے۔ تو وہ مسواک ان میں سے بڑے کو دیدی۔"

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ

براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ جب تم اپنی خوابگاہ میں آؤ تو نماز کی طرح وضو کرو۔ پھر اپنے داہنے پہلو پر لیٹ رہو بعد اسکے پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَةً وَّرَھْبَةً اِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اَللّٰھُمَّ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ

ترجمہ۔ اے اللہ! میں نے تجھ سے امیدوار اور خائف ہو کر اپنا منہ تیری طرف جھکایا اور اپنا ہر کام تیرے سپرد کر دیا۔ اور میں نے تجھے اپنا پشت پناہ بنا لیا۔ اور یقین ہے کہ تجھ سے سوا

عادتِ نبی ﷺ — آنحضرت کو شب میں مسواک کرتے تھے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خواب جس سے بڑوں کی تعظیم کی طرف اشارہ ہے

سونے کی دعا

وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغْتُ اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ قُلْتُ وَرَسُولِكَ قَالَ لَا وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ۔

اور تیرے نبی کے سوا کوئی پناہ کی جگہ نہیں ۔ اے اللہ! میں اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی ہے اور تیرے اس نبی پر جسے تو نے ہدایت کیلئے بھیجا، پس اگر تم اسی اس رات میں مرجاؤگے تو ایمان پر ہوگے ۔ اور ان کلمات کو تمام باتوں کے بعد کہو جو تم کرنا چاہتے ہو۔ یعنی اسکے بعد کلام کرو۔ براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کلمات کو آپ کے سامنے دہرایا ۔ اور جب میں اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ پر پہنچا تو میں نے کہا وَرَسُولِكَ آپ نے فرمایا نہیں وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ۔

كِتَابُ الْغُسْلِ

غسل کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۷۹ ح
آنحضرتؐ کا طریق غسل

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ الشَّعْرِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل فرماتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر وضو فرماتے جس طرح نماز کے لئے وضو فرماتے تھے پھر اپنی انگلیاں پانی میں داخل کرتے ۔ اور ان سے بالوں کی جڑوں میں خلال کرتے پھر اپنے سر پر تین چلو پانی اپنے ہاتھوں سے ڈالتے ۔ پھر اپنے تمام بدن پر

يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ

ح۲ — طریق غسل جنابت

عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ مِنَ الْأَذَى ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ نَحَّى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا هٰذِهِ غُسْلُهُ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

ح۳ — غسل کے پانی کی مقدار

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ۔

ح۴ — غسل کے پانی کی مقدار

وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ غُسْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ نَحْوٍ مِنْ صَاعٍ فَاغْتَسَلَتْ وَأَفَاضَتْ عَلَى رَأْسِهَا وَبَيْنَهَا وَبَيْنَ السَّائِلِ حِجَابٌ۔

ح۵ — پانی زیادہ نہ بہانا چاہیے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْغُسْلِ فَقَالَ يَكْفِيكَ صَاعٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَكْفِينِي فَقَالَ جَابِرٌ كَانَ يَكْفِي مَنْ هُوَ أَوْفَى مِنْكَ شَعَرًا وَخَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ أَمَّهُمْ

پانی بہا لیتے۔

حضرت میمونہ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غسل کے وقت پہلے وضو فرمایا جس طرح نماز کیلئے آپ کا وضو ہوتا تھا۔ سوا دونوں پاؤں دھونے کے اور اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ اور جہاں کہیں نجاست لگ گئی تھی اُسے بھی دھو ڈالا پھر اپنے اوپر پانی بہا لیا۔ اسکے بعد اپنے دونو پیروں کو اس جگہ سے ہٹا لیا اور انکو دھو ڈالا یہ طریقہ آپ کا غسل جنابت میں تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک ظرف یعنی ایک قدح سے جس کو فرق کہتے ہیں۔ غسل کیا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے غسل کی کیفیت پوچھی گئی تو انہوں نے ایک ظرف صاع کے قریب منگوایا اور اس سے غسل کیا اور اپنے سر پر پانی بہایا۔ ہمارے اور انکے درمیان (نہاتے وقت) پردہ تھا۔

جابر بن عبداللہ سے کسی شخص نے غسل کی بابت پوچھا تو انہوں نے کہا ایک صاع پانی تجھے کافی ہے۔ ایک شخص بولا مجھ کافی نہیں ہے تو جابر رض نے کہا۔ ایک صاع پانی اس شخص کو کافی ہوجاتا تھا جسکے بال تجھ سے زیادہ تھے۔ اور جو بہتر تھے تجھ سے (یعنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم) پھر جابر رض نے

فِی ثَوْبٍ۔

یہی اجتماع میں کہا۔

ح ۱۸۴ — تین بار پانی بہانے کی شہادت

عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَاُفِیْضُ عَلٰی رَأْسِیْ ثَلَاثًا وَاَشَارَ بِیَدَیْہِ کِلْتَیْھِمَا۔

جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں تو اپنے سر پر تین بار پانی بہاتا ہوں" اور یہ کہکر اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا۔

ح ۱۸۵ — غسل جنابت

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ دَعَا بِشَیْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَاَخَذَ بِکَفِّہٖ فَبَدَاَ بِشِقِّ رَأْسِہِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ الْاَیْسَرِ فَقَالَ بِھِمَا عَلٰی وَسَطِ رَأْسِہٖ۔

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب جنابت سے غسل فرماتے تو کوئی چیز مثل حلاب[1] وغیرہ کے منگاتے تھے اور اُسے اپنے ہاتھ میں لیکر پہلے سر کے داہنی طرف سے ابتدا کرتے پھر بائیں جانب سے اسکے بعد اپنے تالو پر (پانی ڈالتے) تھے۔

ح ۱۸۶ — خوشبو کا استعمال

وَعَنْھَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَطُوْفُ عَلٰی نِسَائِہٖ ثُمَّ یُصْبِحُ مُحْرِمًا وَّیَنْضَخُ طِیْبًا۔

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگایا کرتی تھی۔ بعد ازاں آپ اپنی بیبیوں کے پاس دورہ فرماتے پھر صبح کو احرام باندھتے حالانکہ آپکے جسم مبارک سے خوشبو کی مہک نکلتی رہتی تھی۔

ح ۱۸۷ — آنحضرت کا ازواج مطہرات کے پاس جانا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدُوْرُ عَلٰی نِسَائِہٖ فِی السَّاعَۃِ الْوَاحِدَۃِ مِنَ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَھُنَّ اِحْدٰی عَشْرَۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ بِتِسْعِ نِسْوَۃٍ قِیْلَ اَوَکَانَ یُطِیْقُ ذٰلِکَ قَالَ کُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّہٗ اُعْطِیَ قُوَّۃَ ثَلَاثِیْنَ۔

انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے پاس ایک ہی ساعت کے اندر رات اور دن میں دورہ کر لیتے تھے اور وہ گیارہ تھیں (ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ نو تھیں) انس رض سے پوچھا گیا۔ کیا آپ ان سب کی طاقت رکھتے تھے؟ وہ بولے ہم تو کہا کرتے تھے کہ آپ کو تیس مردوں کی قوت دی گئی ہے۔

ح ۱۸۸ — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے گویا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی مہک

[1] ایک قسم کا برتن جس میں آٹھ رطل (ایک رطل شاہجہانی آدھ سیر کا ہوتا ہے)۔

الْكَيْبُ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

ابتک دیکھ رہی ہوں۔ اس حال میں کہ آپ محرم تھے۔

بالوں کا خلال کرنا اور تین بار پانی بہانا

وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ وَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدَيْهِ شَعْرَهُ حَتّٰى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوٰى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ دھوتے اور نماز کے وضو جیسا وضو فرماتے پھر غسل کرتے۔ اور اپنے ہاتھ سے اپنے بالوں کا خلال کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب آپ سمجھ لیتے کہ کھال کو تر کردیا تو اس پر تین بار پانی بہاتے۔ پھر باقی جسم کو دھوتے۔

نہانے میں جلدی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قِيَامًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ أَنَّهُ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نماز قائم کی گئی۔ اور صفیں برابر ہوگئیں تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ مگر جب مصلے پر کھڑے ہوئے تو خیال آیا کہ جنب سے ہیں۔ چنانچہ ہم سے فرمایا "تم اپنی جگہ پر رہو" اور آپ لوٹ گئے (جلدی سے) غسل کر کے تشریف لائے۔ آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر آپ نے تکبیر تحریمہ کہی اور ہم سب نے آپ کے ہمراہ نماز پڑھی۔

موسیٰ علیہ السلام کا غسل

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ وَكَانَ مُوسٰى يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللهِ مَا يَمْنَعُ مُوسٰى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل برہنہ غسل کیا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھتا تھا۔ مگر موسیٰؑ تنہا غسل کیا کرتے تھے بنی اسرائیل نے کہا واللہ موسیٰؑ کو ہمارے ساتھ غسل کرنے سے سوائے کچھ مانع نہیں کہ مرض فتق میں مبتلا ہیں اتفاقاً ایک روز موسیٰؑ غسل کرنے لگے اور اپنا لباس پتھر پر رکھ دیا۔ تو وہ پتھر اُن کا لباس لے

فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ فَخَرَجَ مُوسَى فِي إِثْرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى مُوسَى فَقَالُوا وَاللهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ وَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللهِ إِنَّهُ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ۔

بھاگا۔ حضرت موسیٰ اسکے پیچھے یہ کہتے ہوئے دوڑے اے پتھر! میرے کپڑے! (دیدے) اے پتھر! میرے کپڑے (دیدے) یہانتک کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ کی طرف دیکھ لیا۔ اور کہا واللہ موسیٰ کو کچھ بیماری نہیں ہے۔ موسیٰ نے اپنے کپڑے لے لئے اور پتھر کو مارنے لگے۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ خدا کی قسم موسیٰؑ کی مار سے اس پتھر پر چھ یا سات نشان اب تک باقی ہیں۔

۱۹۲ ح۴ حضرت ایوبؑ کا غسل۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْتَثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَاهُ رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى وَعِزَّتِكَ وَلَكِنْ لَا غِنَى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اس حال میں کہ ایوبؑ برہنہ نہا رہے تھے۔ ان پر سونے کی ٹڈیاں برسنے لگیں۔ جنہیں وہ اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے۔ تو پروردگار نے آواز دی۔ اے ایوبؑ! کیا میں نے تمہیں اس سونے کی ٹڈی سے جسے تم دیکھ رہے ہو بے نیاز نہیں کر دیا؟ ایوبؑ نے کہا۔ ہاں قسم تیری عزت کی کہ تو نے بے نیاز تو مجھے کر دیا ہے۔ لیکن مجھے تیری برکت سے بے پرواہی (نہیں)۔

۱۹۳ ح۵ غسل میں پردہ ضروری ہے۔

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ۔

ام ہانی بنت ابی طالب کہتی ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی تو میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا اور فاطمہؓ آپ پر پردہ کئے ہوئے تھیں۔ آپنے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی میں ام ہانی ہوں۔

۱۹۴ ح۶ مومن کسی حال میں نجس نہیں ہوتا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم

لَقِيَهُ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ۔

مدینہ کے کسی راستے میں مل گئے۔ جب کہ ابوہریرہ جنب سے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں علیحدہ ہوگیا۔ اور غسل کر کے واپس آیا تو آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ تم کہاں چلے گئے تھے؟ ابوہریرہؓ نے عرض کی۔ میں جنب سے تھا ناپاکی کی حالت میں حضور کے پاس بیٹھنا میں نے بُرا جانا۔ آپ نے فرمایا۔ سبحان اللہ! مومن کسی حال میں نجس نہیں ہوتا۔

حالت جنب میں وضو کر کے سونا جائز ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْقُدْ وَهُوَ جُنُبٌ۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کیا ہم سے کوئی بحالت جنابت سو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا "ہاں۔ جب تم میں سے کوئی جنب ہو تو وضو کرلے اور سو رہے۔"

۱۹۶

عورت سے ساتھ مجامعت پر غسل واجب ہے خواہ انزال نہ ہو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد عورت کے چاروں شعبوں کے درمیان بیٹھ گیا (یعنی اسکی دونوں رانوں کے درمیان بیٹھ جائے) اور اسکے ساتھ دخول کرے تو یقیناً غسل واجب ہوگیا۔

كتاب الحيض

حیض کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا لَا نُرٰى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنْتُ بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا لَكِ أَحِضْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ تَعَالٰى عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ قَالَتْ وَضَحّٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم سب لوگ مدینہ سے صرف حج کے ارادے سے نکلے۔ جب مقام سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آ گیا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا "تمہارا کیا حال ہے کیا تمہیں حیض آ گیا" میں نے عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا یہ ایک چیز ہے جو اللہ نے آدمؑ کی بیٹیوں پر لکھ دی ہے۔ لہذا جو افعال حج کرنے والا کرتا ہے تم بھی کرو۔ سوا اس کے کہ تم کعبہ کا طواف نہ کرنا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

۱۹۷
ح ۱
حائضہ عورت کا سوائے طواف کعبہ تمام مناسک حج کو ادا کر سکنا۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں بحالت حائض ہونے کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کر دیا کرتی تھی۔

۱۹۸
ح ۲
حائضہ عورت کا کام۔

وَفِي رِوَايَةٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ يُدْنِي لَهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا فَتُرَجِّلُهُ

ایک روایت میں ہے کہ وہ حائض ہونے کی حالت میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کر دیا کرتی تھی جب کہ رسول خدا

وَهِيَ حَائِضٌ۔

سمجھ میں معتکف ہوتے اور اپنا سر عائشہؓ کے قریب کر دیتے تھے۔

۱۹۹ ح — حائضہ کے پاس تلاوت قرآن کا جواز۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّكِئُ فِي حِجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں تکیہ لگا لیتے تھے حالانکہ میں حائض ہوتی تھی۔ پھر آپ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے۔

۲۰۰ ح — حائضہ عورت کے ساتھ سونا جائز ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةٌ فِي خَمِيصَةٍ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي فَقَالَ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيصَةِ۔

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ یکایک مجھے حیض آگیا تو میں چلی گئی۔ اور میں نے اپنے حیض کے کپڑے پہن لئے۔ آپ نے فرمایا "کیا تمہیں حیض آگیا؟" میں نے عرض کی ہاں۔ پھر آپ نے مجھے بلایا اور میں آپ کے ہمراہ اسی ایک چادر میں لیٹ رہی۔

۲۰۱ ح — حائضہ سے موکو نفرت نہ چاہیے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ كِلَانَا جُنُبٌ وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک ظرف سے غسل کرتے تھے۔ اس حال میں کہ ہم دونوں جنب ہوتے تھے۔ اور اگر حالت حیض میں آپ مجھے حکم دیتے تو میں ازار پہن لیتی تھی۔ پھر آپ مجھ سے اختلاط کرتے تھے۔ اور آپ بحالت اعتکاف اپنا سر میری طرف نکال دیتے تھے تو میں اسکو دھو دیتی تھی حالانکہ میں حائض ہوتی تھی۔

۲۰۲ ح — حائضہ سے اختلاط

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاشِرَهَا أَمَرَهَا أَنْ تَتَّزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم میں سے جبکوئی بی بی حائض ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے اختلاط کرنا چاہتے تو اُسے حکم دیتے کہ اپنے حیض کے غلبہ کی حالت میں ازار پہن لے۔ پھر آپ اس سے اختلاط کرتے تھے اسکے بعد حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ اور

إربه كما كان النبي صلى الله عليه وسلم يملك إربه۔

عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم في أضحى أو فطر إلى المصلى فمر على النساء فقال يا معشر النساء تصدقن فإني أريتكن أكثر أهل النار فقلن وبم يا رسول الله قال تكثرن اللعن وتكفرن العشير ما رأيت من ناقصات عقل ودين أذهب للب الرجل الحازم من إحداكن قلن وما نقصان عقلنا وديننا يا رسول الله قال أليس شهادة المرأة مثل نصف شهادة الرجل قلن بلى قال فذلك من نقصان عقلها أليس إذا حاضت لم تصل ولم تصم قلن بلى قال فذلك من نقصان دينها۔

عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم اعتكف معه بعض نسائه وهي مستحاضة ترى الدم فربما

تم میں سے کون اپنی خواہش پر اس قدر قابو رکھتا ہے جسقدر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش پر قابو رکھتے تھے۔

۲۰۳ ج
عورتوں کا ناقص العقل والدین ہونا۔

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الضحیٰ یا عید الفطر میں نکلے اور عیدگاہ میں عورتوں کی جماعت پر سے گذرے تو آپنے فرمایا۔ اے عورتو! صدقہ دو اسلئے کہ میں نے تمہیں زیادہ دوزخی دیکھاہے۔ وہ بولیں یارسول اللہ! یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا۔ تم لعنت کی کثرت کرتی ہو۔ شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ میں نے تم سے زیادہ کسیکو ناقص العقل والدین ہونیکے باوصف پختہ رائے مرد کی عقل کو لیجانے والا نہیں دیکھا۔" عورتوں نے کہا یارسول اللہ! ہماری عقل اور ہمارے دین میں کیا نقصان ہے؟ آپنے فرمایا کیا عورت کی شہادت شرعاً مرد کی شہادت کے نصف کے برابر نہیں ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ ہاں۔ آپنے فرمایا یہ انکی عقل کے نقصان کے باعث ہے۔ پھر آپنے فرمایا کیا یہ امر واقعہ نہیں کہ جب عورت حائض ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے۔ اور نہ روزہ رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔ "پس یہ ان کے دین کا نقصان ہے۔

۲۰۴ ج
حائضہ کا اعتکاف میں بیٹھنا۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کی کسی بی بی نے بھی اعتکاف کیا حالانکہ وہ مستحاضہ تھیں۔ خون کو دیکھتی تھیں۔ اور اکثر اپنے نیچے خون کی کثرت

وَمَسَّتِ الطِّيبَ مِنْهَا مِنَ الدَّمِ۔

کے باعث) طہارت رکھ لیا کرتی تھیں۔

ح بیوہ کا ماتم سوگ میت۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا نَكْتَحِلَ وَلَا نَتَطَيَّبَ وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ قَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ۔

حضرت ام عطیہ سے روایت ہے کہ ہمیں کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کی ممانعت کی جاتی تھی مگر شوہر (کے مرنے) پر چار مہینے دس دن (سوگ کا حکم تھا نیز ارشاد تھا) کہ ہم سرمہ نہ لگائیں نہ خوشبو اور نہ ہی عصب کے سوا کوئی رنگین کپڑا پہنیں۔ اور ہمیں طہارت کے بعد جبکہ ہم میں سے کوئی حائضہ ہو تھوڑے کست اظفار کی اجازت دی گئی تھی۔ اور ہمیں جنازوں کے ہمراہ جانے کی ممانعت کردی گئی تھی۔

ح عورت کا غسل حیض

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللهِ تَطَهَّرِي فَاجْتَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے غسل حیض کی بابت پوچھا تو آپ نے اُسے حکم دیا کہ اس طرح غسل کر کہ ایک ٹکڑا کپڑے کا مشک سے بسا ہوا لے اور اس سے طہارت کر۔ اس نے عرض کی کس طرح اس سے طہارت کروں؟ آپ نے فرمایا "سبحان اللہ! طہارت کرلے"۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں "تو میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ کر کہا۔ اسے خون کے نشان پر پھیرلے۔

ح بغرض ضرورت افعال حج کی تقدیم وتاخیر

وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ أَهْلَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهُرْ حَتَّى دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ هَذِهِ لَيْلَةُ عَرَفَةَ وَ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع میں احرام باندھا۔ تو میں ان لوگوں میں تھی جنہوں نے تمتع کیا تھا۔ اور ہدی نہ لائے تھے۔ پھر میں حائض ہوگئی اور شب عرفہ تک پاک نہ ہوئی۔ تو میں نے عرض کی یارسول اللہ! یہ عرفہ (کے دن) کی رات ہے اور میں نے عمرہ کے ساتھ تمتع کیا تھا۔ جس

إِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَمْسِكِي عَنْ عُمْرَتِكِ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيْمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ۔

پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم اپنا سر کھول ڈالو۔ اور کنگھی کرو۔ اور اپنے عمرہ سے رُکی رہو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ اور جب میں حج کر چکی تو آپ نے حصبہ کی رات میرے ساتھ عبدالرحمٰن کو حکم دیا کہ وہ میرے اس عمرہ کے بدلے جس کا میں نے احرام باندھا تھا (اور نہیں کیا تھا) مجھے تنعیم سے عمرہ کرا لائے۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهْلِلْ فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ وَسَاقَتِ الْحَدِيْثَ وَذَكَرَتْ حَيْضَتَهَا قَالَتْ وَأَرْسَلَ مَعِيَ أَخِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيْمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَوْمٌ وَلَا صَدَقَةٌ۔

۲۰۸ عمرہ و حج کا اختیار۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی حج کو نکلے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عمرہ کا احرام باندھنا چاہتا ہے۔ وہ (عمرے کا احرام) باندھ لے۔ اور اگر میں ہدی نہ لایا ہوتا تو عمرے کا احرام باندھتا اس پر بعض لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا۔ (پھر حضرت عائشہؓ نے مذکورہ بالا حدیث اور اپنے حیض کا حال بیان کر کے فرمایا کہ) آپ نے میرے ساتھ میرے بھائی عبدالرحمٰن کو تنعیم تک بھیجا اور میں نے عمرے کا احرام باندھا۔ اور ان میں سے کسی بات میں نہ ہدی (قربانی) دینی پڑی۔ نہ روزہ رکھنا پڑا۔ اور نہ ہی صدقہ دینا پڑا۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لَهَا أَتَجْزِي إِحْدَانَا صَلَاتَهَا إِذَا طَهُرَتْ فَقَالَتْ أَحَرُوْرِيَّةٌ[1] أَنْتِ كُنَّا نَحِيْضُ مَعَ النَّبِيِّ

۲۰۹ ایام حیض کی نمازوں کی قضا نہیں۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے ان سے پوچھا کہ کیا ہم میں سے کسی کو نماز صرف اسی وقت میں جبکہ وہ طاہر ہو کافی ہے؟ (یعنی کیا زمانہ حیض کی نمازوں کو قضا کر کے پڑھنا ضروری نہیں؟) حضرت عائشہؓ نے فرمایا

[1] حروریہ بہ حرورا کی طرف منسوب ہے۔ جو کوفہ کے پاس ایک گاؤں ہے۔ چونکہ پہلے پہل خوارج کا وہیں حالانہ اجتماع ہوا تھا اس لئے خوارج کو حروریہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَا يَأْمُرُنَا بِهِ أَوْ
قَالَتْ فَلَا نَفْعَلُهُ.

کیا تو حروریہ ہے؟ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
حائضہ ہوتی تھیں تو آپ ہمیں نماز کی قضا کا
حکم نہ دیتے تھے یا یہ فرمایا کہ ہم قضا نہ پڑھتے تھے۔

٢١٠ باب
حالت حیض میں
بوسہ جائز ہے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهَا حَدِيثُ حَيْضِهَا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيلَةِ
ثُمَّ قَالَتْ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ إِنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ.

ام سلمہؓ نے اپنے حیض کی حدیث بیان
کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چادر میں لیٹی
ہوئی تھیں (یہ حدیث پہلے آچکی ہے) اور اس
میں یہ بھی بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
میرے بوسے لیتے تھے۔ اور آپ
روزہ دار تھے۔

٢١١ باب
حائضہ عورتیں عید کی
نماز کو جائیں
اور دعا میں شریک ہوں

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ تَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ
الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ وَلْيَشْهَدْنَ
الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَعْتَزِلُ
الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى قِيلَ لَهَا الْحُيَّضُ
قَالَتْ أَلَيْسَ يَشْهَدْنَ عَرَفَةَ
وَكَذَا وَكَذَا.

حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
ہوئے سنا ہے "جوان پردہ نشین اور حائضہ عورتیں باہر
نکلیں اور مسلمانوں کی مجالس خیر اور دعا میں شامل ہوں
مگر حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں"
کسی نے (از راہ تعجب) پوچھا کیا حائضہ عورتیں
بھی شریک ہوں؟ تو وہ بولیں کیا حائضہ عورتیں عرفہ
اور فلاں فلاں کام میں حاضر نہیں ہوتیں۔

٢١٢ باب
مٹیالا پن اور زردی
داخل حیض نہیں۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ
وَالْكُدْرَةَ شَيْئًا.

حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ ہم مٹیالے پن
اور زردی کو کچھ نہ سمجھتے تھے (یعنی حیض میں
داخل نہ سمجھتے تھے)

٢١٣ باب
طواف وداع کا
حیض آنے سے
ساقط ہو جانا

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ
عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ صَفِيَّةَ قَدْ حَاضَتْ

حضرت عائشہ زوجۂ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
عرض کی صفیہؓ حائضہ ہو گئی ہیں؟ آپ نے
فرمایا۔ شاید وہ ہمیں روکیں گیں (یعنی
ہمیں ان کے حیض سے پاک ہونے تک یہاں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۹) کہا کرتے تھے پس عائشہ رضی اللہ عنہا کے فقرہ کا مطلب یہ ہے کہ کیا تم بھی خارجیوں
کی طرح حالت حیض کی فوت شدہ نمازوں کی قضا ضروری سمجھتی ہو؟

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَلَّہَا تَحْبِسُنَا اَلَمْ تَکُنْ طَافَتْ مَعَکُنَّ فَقَالُوْا بَلٰی قَالَ فَاخْرُجِیْ۔

ٹھہرنا پڑے گا۔ تاکہ طواف کرکے ہمارے ساتھ مدینہ کو چلیں۔ کیا انہوں نے تم لوگوں کے ساتھ طواف نہیں کیا؟ عرض کی گئی ہاں کیا تھا آپ نے فرمایا۔ تو پھر چلو (یعنی کچھ حرج نہیں کیونکہ طواف وداع حیض آ جانے سے ساقط ہو جاتا ہے)۔

عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ امْرَاَۃً مَاتَتْ فِیْ بَطْنٍ فَصَلّٰی عَلَیْہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ وَسَطَہَا۔

سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ ایک عورت بسبب ولادت کے مر گئی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی۔ اور اس کے بیچ میں کھڑے ہوئے۔

۲۱۴ ح ۱۰ آنحضرت کا پیٹ کی بیماری سے مردہ عورت کی نماز جنازہ پڑھنا

عَنْ مَیْمُوْنَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَضِیَ عَنْہَا اَنَّہَا کَانَتْ تَکُوْنُ حَائِضًا لَا تُصَلِّیْ وَہِیَ مُفْتَرِشَۃٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلٰی خُمْرَتِہٖ اِذَا سَجَدَ اَصَابَہَا بَعْضُ ثَوْبِہٖ۔

حضرت میمونہ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ وہ حائضہ ہوتیں تو نماز نہ پڑھتی تھیں۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سجدہ گاہ کے سامنے فرش بچھائے ہوئے بیٹھی رہتی تھیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی چادر پر نماز پڑھتے۔ اور جب سجدہ کرتے تو آپ کا کچھ کپڑا مجھ سے لگ جاتا تھا۔

۲۱۵ ح ۹ حالت حیض میں نماز نہیں۔

آیت تیمم کا شان نزول

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ لَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ

حضرت عائشہ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں۔ ہم کسی سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے مگر جب بیدا او یا ذات الجیش میں پہنچے۔ تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تلاش کرنے کے لئے قیام فرمایا۔ اور لوگ بھی آپ کے ہمراہ ٹھہر گئے۔ مگر وہاں کہیں پانی نہ تھا۔ لوگ حضرت صدیق اکبر کے پاس آئے اور کہا۔ آپ نہیں دیکھتے کہ حضرت عائشہؓ نے کیا کیا؟ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور سب لوگوں کو ٹھہر الیا۔ جن کے پاس پانی نہیں ہے۔ اس پر صدیق اکبرؓ آئے۔ اس وقت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے زانو پر سر رکھے ہوئے استراحت فرما رہے تھے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ تم نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو یہاں ٹھہر الیا۔ حالانکہ نہ تو اس جگہ پانی ہے اور نہ ہی ان کے ہمراہ پانی ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر صدیق اکبرؓ نے مجھ پر عتاب کیا اور جو کچھ اللہ نے کہلوایا انہوں نے کہا۔

وَجَعَلَ يَطْعَنُنِي بِيَدِهٖ فِي خَاصِرَتِي
فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلٰى فَخِذِي فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَصْبَحَ
عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا قَالَ
أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِيَ بِأَوَّلِ
بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ
فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ
فَأَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ۔

اور میرے کولے میں کونچے دینے لگے۔ مجھے جنبش کرنے سے صرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے (سر کا) میرے زانو پر ہونا روکتا تھا۔ صبح کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ بے پانی مقام پر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی جس پر سب نے تیمم کیا۔ اور اُسید بن حضیر بولے۔ اے آل ابوبکر رضی اللہ عنہ! یہ تمہاری پہلی برکت ہی نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر جس اونٹ پر میں سوار تھی اس کو ہٹایا تو اسکے نیچے سے ہار مل گیا۔

٢١٧ باب آنحضرت صلعم کے پانچ عطیات

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ
أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ
مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ
الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا۔ فَأَيُّمَا
رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ
الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ وَ
أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ
قَبْلِي وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ
يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً
وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ
عَامَّةً۔

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں۔ جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں یعنی (١) مجھے ایک مہینہ کی راہ سے بذریعہ رعب مدد دیگئی (٢) زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنادی گئی پس میری امت میں سے جس شخص کو نماز کا وقت آجائے اُسے چاہیئے کہ نماز پڑھ لے (اگرچہ وہاں پانی اور مسجد نہ ہو (٣) میرے لئے مال غنیمت حلال کردیئے گئے۔ حالانکہ پہلے کسی نبی کے لئے حلال نہ تھے۔ (٤) مجھے شفاعت کی اجازت دیگئی (٥) اور ہر نبی خاص اپنی ہی قوم کیطرف مبعوث ہوا کرتا تھا۔ مگر میں تمام آدمیوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

٢١٨ باب آنحضرت صلعم کا تیمم

عَنْ أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ
الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

ابوجہیم بن حارث انصاری سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ
فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ حَتَّى
أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَ
يَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ
أَنَا وَأَنْتَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا
أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ
ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هٰكَذَا فَضَرَبَ
بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ
مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ۔

٢١٩ آنحضرت صلعم کا مٹی سے غسل اتارنا۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ
كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا أَسْرَيْنَا حَتَّى
إِذَا كُنَّا فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقْعَةً
وَلَا وَقْعَةَ أَحْلَى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا
فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَكَانَ
أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ
ثُمَّ فُلَانٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
الرَّابِعُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ لَمْ نُوقِظْهُ حَتَّى يَكُونَ

٢٢٠ آنحضرت صلعم کے وضو سے ایک مشک پانی سے سینکڑوں آدمیوں کا سیراب ہو کر [illegible] اور اسکا ویسے کا ویسا رہ جانا۔

بیر جمل کی طرف سے آرہے تھے کہ ایک شخص آپ کا
اور سلام کیا تو آپ نے اُسے سلام کا جواب
نہ دیا۔ اتنے میں آپ دیوار کی طرف متوجہ
ہوئے۔ اور اس سے اپنے منہ اور ہاتھوں
کو مسح فرمایا۔ (یعنی تیمم کیا) پھر اسے سلام
کا جواب دیا۔

عمار بن یاسر نے ایک مرتبہ حضرت عمرؓ
سے کہا کیا آپ کو یاد نہیں کہ میں اور آپ
دونوں سفر میں تھے۔ اور جنب ہو گئے تو
آپ نے نماز نہیں پڑھی اور میں نے مٹی
میں لوٹ کر نماز پڑھ لی تھی؟ پھر ہم نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کو بیان کیا
تو حضورؐ نے فرمایا "تجھے یہی کافی تھا" (دیکھو)
آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے
اور ان میں پھونک دیا۔ بعد ازاں اُن سے
منہ اور ہاتھوں کا مسح کیا۔

عمران بن حصین خزاعیؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک
سفر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ہم
رات بھر چلتے رہے یہاں تک کہ جب آخر رات
ہوئی تو ایک نیند سو رہے کہ مسافر کے نزدیک
اس سے زیادہ کوئی بھی نیند نہیں ہوتی (چنانچہ ایسے سوئے)
کہ آفتاب کی گرمی نے ہی بیدار کیا۔ پس سب سے پہلے
جو بیدار ہوا فلاں شخص تھا پھر فلاں شخص پھر فلاں
شخص۔ پھر عمر بن خطابؓ جو تھے جاگنے والے
تھے۔ اور قاعدہ تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم استراحت
فرماتے تھے تو کوئی آپ کو بیدار نہ کرتا تھا حتی کہ
آپ خود بیدار ہو جاتے کیونکہ ہم نہیں جانتے تھے

هُوَ يَسْتَيْقِظُ فَإِنَّا لَا نَدْرِيْ مَا
يَحْدُثُ لَهُ فِيْ نَوْمِهِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ
عُمَرُ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ
وَكَانَ رَجُلًا جَلِيْدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ
صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيْرِ فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ
وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيْرِ حَتّٰى
اسْتَيْقَظَ لِصَوْتِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
اسْتَيْقَظَ شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِيْ
أَصَابَهُمْ قَالَ لَا ضَيْرَ أَوْ لَا
يَضِيْرُ ارْتَحِلُوْا فَارْتَحَلُوْا
فَسَارَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا
بِالْوَضُوْءِ فَتَوَضَّأَ وَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ
فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ
صَلَاتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ
مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ
قَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ
مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ أَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ
وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَإِنَّهُ
يَكْفِيْكَ ثُمَّ سَارَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكٰى إِلَيْهِ
النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا
عَلِيًّا وَرَجُلًا آخَرَ فَقَالَ اذْهَبَا
فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا
فَلَقِيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ
أَوْ سَطِيْحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ عَلٰى
بَعِيْرٍ لَهَا فَقَالَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ

کہ آپ کے خواب میں کیا ہو رہا ہے جب عمرؓ
بیدار ہوئے اور انہوں نے وہ حالت دیکھی جو
لوگوں پر طاری تھی وہ (عمرؓ) سخت مزاج آدمی
تھے۔ جٹ تکبیر کہہ دی۔ اور تکبیر کے ساتھ اپنی
آواز بلند کی۔ اسی طرح برابر تکبیر کہتے اور اپنی آواز
بلند کرتے رہے یہاں تک کہ انکی آواز سے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے
جب آپ بیدار ہوئے تو لوگوں نے اس
مصیبت کی آپ سے شکایت کی جو ان
پر پڑی تھی۔ آپ نے فرمایا کچھ نقصان نہیں یا
یہ فرمایا کچھ نقصان نہیں کرے گا چلو۔ لوگ پھر
سفر میں روانہ ہو گئے۔ تھوڑی دور جا کر آپ اتر
پڑے اور وضو کے لئے پانی منگوایا۔ پھر وضو کیا۔
اور اذان نماز کہی گئی۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔
جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو اچانک ایک شخص کو
دیکھا جو گوشے میں بیٹھا ہوا تھا جس نے لوگوں کے ساتھ
نماز نہ پڑھی تھی۔ آپ نے فرمایا "اے فلاں! تجھے
لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کون چیز مانع
آئی؟" اس نے عرض کی میں جنبی ہو گیا ہوں اور پانی
نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا "تجھے پاک مٹی سے
تیمم کر لینا چاہئے تھا وہ تجھے کافی ہے" بعد ازاں
نبی صلے اللہ علیہ وسلم چلے تو لوگوں نے آپ سے
پیاس کی شکایت کی۔ آپ اتر پڑے اور ایک شخص اور
حضرت علی کو بلا کر فرمایا تم دونوں جاؤ اور پانی تلاش کرو۔
اس پہ وہ دونوں چلے۔ جنہیں ایک عورت ملی جو اپنے
اونٹ پر پانی کے دو مزادیا دو سطیح کے درمیان میں بیٹھی ہوئی
تھی۔ ان دونوں نے اس سے پوچھا۔ پانی کہاں ہے؟

فَقَالَتْ عَهْدِي بِالْمَاءِ أَمْسِ هٰذِهِ
السَّاعَةَ وَنَفَرُنَا خُلُوْفٌ
فَقَالَا لَا انْطَلِقِي إِذًا قَالَتْ إِلَى
أَيْنَ قَالَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ
الصَّابِئُ قَالَا هُوَ الَّذِي تَعْنِيْنَ فَا
نْطَلِقِي فَجَاءَا بِهَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَاهُ
الْحَدِيْثَ قَالَ فَاسْتَنْزَلُوْهَا
عَنْ بَعِيْرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيْهِ
مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ أَوِ
السَّطِيْحَتَيْنِ وَأَوْكَأَ أَفْوَاهَهُمَا
وَأَطْلَقَ الْعَزَالِيَ وَنُوْدِيَ فِي
النَّاسِ اسْقُوْا وَاسْتَقُوْا فَسَقَى
مَنْ سَقَى وَاسْتَقَى مَنْ شَاءَ وَ
كَانَ آخِرُ ذٰلِكَ أَنْ أَعْطَى الَّذِي
أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ
قَالَ اذْهَبْ فَأَفْرِغْهُ عَلَيْكَ
وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يُفْعَلُ
بِمَائِهَا وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ أُقْلِعَ
عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا
أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْأَةً مِنْهَا حِيْنَ
ابْتَدَأَ فِيْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا لَهَا
فَجَمَعُوْا لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَ
دَقِيْقَةٍ وَسَوِيْقَةٍ حَتّٰى جَمَعُوْا

اس نے کہا مجھے پانی لئے ہوئے شام اس وقت
ہو گئی اور ہمارے سو گم ہو گئے ہیں۔ ان دونوں نے
اس سے کہا۔ اب چل وہ بولی کہاں؟ انہوں نے کہا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ کہنے لگی وہی شخص
جسے بے دین کہا جاتا ہے؟ انہوں نے کہا وہی
جن کو تم یہ کہتی ہو۔ چلو۔ پس وہ دونوں اسے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے
اور آپ سے ساری کیفیت بیان کی۔ عمران
کہتے ہیں کہ پھر لوگوں نے اسے اونٹ سے اتار لیا اور نبی
نے ایک ظرف منگوایا اور دونوں مزاد یا دونوں سطیح کے
منہ اس میں کھول دئے۔ اور بعد ازاں انہیں بند
کر کے ان کے عزالا کو کھول دیا۔ اور لوگوں کو آواز
دیدی گئی کہ (خود بھی) پانی پیو اور (اپنے جانوروں کو
بھی پلاؤ) پس جس شخص نے چاہا خود پیا اور جس نے
چاہا پلایا۔ اور آخر یہ ہوا کہ جو شخص جنبی ہو گیا تھا اُسے
بھی ایک ظرف پانی کا دیا گیا۔ اور آپ نے اسے فرمایا جاؤ
اسے اپنے اوپر ڈال لو (یعنی نہا لو)۔ وہ عورت کھڑی
ہوئی دیکھ رہی تھی کہ اسکے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے
اور بخدا جب اُس مزادے سے پانی لینا موقوف کیا گیا تو
ہمارے خیال میں وہ اب اس وقت سے
بھی زیادہ بھری ہوئی تھی جب آپ نے
اس سے پانی لینا شروع کیا تھا۔ پھر نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کچھ اس کے
لئے جمع کر دو۔" تو لوگوں نے چھوہارے
آٹا۔ ستو وغیرہ چیزیں اُسکے لئے۔
جمع کر دیں۔ یہاں تک کہ ایک اچھی
مقدار اُس کے پاس جمع ہو گئی۔

لها طعاما فجعلوها في ثوب وحملوها
على بعيرها ووضعوا الثوب
بين يديها قال لها
تعلمين ما رزئنا من مائك
شيئا ولكن الله هو الذي اسقانا
فاتت اهلها وقد احتبست
عنهم فقالوا ما حبسك يا فلانة
قالت العجب لقيني رجلان
فذهبا بي الى هذا الرجل
الذي يقال له الصابئ ففعل
كذا وكذا فوالله انه لاسحر
الناس من بين هذه وهذه و
قالت باصبعيها الوسطى
والسبابة ثم رفعتهما الى
السماء تعني السماء والارض
او انه لرسول الله حقا فكان
المسلمون بعد ذلك يغيرون
على من حولها من المشركين
ولا يصيبون الصرم الذي
هي منه فقالت يوما لقومها
ما ارى ان هؤلاء القوم
يدعونكم عمدا فهل
لكم في الاسلام فاطاعوها
فدخلوا في الاسلام۔

اور اُسے ایک کپڑے میں باندھ کر اُس عورت
کو اونٹ پر سوار کر کے وہ کپڑا اسکے آگے رکھدیا پھر
آپ نے اُسے فرمایا۔ تم جانتی ہو کہ ہم نے تمہارے
پانی سے کچھ کم نہیں کیا۔ بلکہ ہم کو تو خدانے ہی پلایا ہے
پھر وہ عورت اپنے گھر والوں کے پاس آئی۔ چونکہ
وہ دیر سے پہنچی تھی اسلئے اُنہوں نے پوچھا۔ اے
فلانی! تجھے کس نے روک لیا تھا؟ اس نے کہا
مجھے ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ اور وہ یہ کہ
مجھے دو آدمی ملے جو مجھے اس شخص کے پاس لیگئے
جسے بے دین کہا جاتا ہے۔ مگر اس نے ایسا
ایسا کام کیا۔ بخدا وہ شخص (یا تو) اس کے سبب
سب سے بڑا جادوگر ہے۔ یعنے اس نے اپنی
دونوں انگلیوں یعنی انگشت شہادت
اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا۔ پھر ان کو آسمان
کی طرف اٹھایا۔ مراد اسکی آسمان و زمین تھی۔
یا سچ مچ وہ خدا کا رسول ہے۔ پس اس کے
بعد مسلمان اس (عورت) کے آس پاس کے
مشرکوں کو غارت کرتے تھے۔ مگر انکے مکانات کو
جن میں وہ تھی نہ چھوتے۔ آخر اس نے ایک دن
اپنی قوم سے کہا۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ لوگ
عمداً تمہیں چھوڑ دیتے ہیں۔ پس
کیا تمہیں اسلام سے کچھ رغبت ہے؟
تو انہوں نے اس کی بات مان لی۔ اور
اسلام میں داخل ہوگئے۔

كتاب الصلوٰة

نماز کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهُ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ اَطْبَقَهُ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَلَمَّا جِئْتُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فُتِحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاِذَا

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ابو ذرؓ بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جبکہ میں مکہ میں تھا تو ایک رات میرے گھر کی چھت پھٹ گئی اور جبرئیل علیہ السلام اُترے جنہوں نے (پہلے) میرے سینے کو چاک کرکے آبِ زمزم سے دھویا پھر ایک طشت سونے کا حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا لائے۔ اور اُسے میرے سینے میں ڈال دیا۔ بعد ازاں سینہ کو بند کر دیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمان پر چڑھا لے گئے۔ جب میں آسمان دنیا یعنی پہلے آسمان پر پہنچا تو جبرئیل علیہ السلام نے داروغۂ آسمان سے کہا دروازہ کھول دے۔ اس نے کہا کون ہو؟ وہ بولے میں جبرئیلؑ ہوں پھر اس نے پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ جبرئیلؑ نے کہا میرے ہمراہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ اس نے کہا۔ کیا وہ بلائے گئے تھے؟ جبرئیل نے کہا ہاں پس جب دروازہ کھول دیا گیا تو ہم آسمان دنیا پر چڑھے اور وہاں ایک ایسے شخص کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔

رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰى يَمِيْنِهِ اَسْوِدَةٌ وَ
عَلٰى يَسَارِهِ اَسْوِدَةٌ اِذَا نَظَرَ
قِبَلَ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ
قِبَلَ شِمَالِهِ بَكٰى فَقَالَ مَرْحَبًا
بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ
قُلْتُ لِجِبْرِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ
هٰذَا اٰدَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَ
شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيْهِ فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ
مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ
الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهِ اَهْلُ النَّارِ
فَاِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ وَ
اِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكٰى حَتّٰى
عَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ
فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهُ
خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُ
فَفَتَحَ قَالَ اَنَسٌ فَذَكَرَ اَنَّهُ وَجَدَ
فِي السَّمٰوٰتِ اٰدَمَ وَاِدْرِيْسَ وَ
مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَلَمْ
يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ
اَنَّهُ ذَكَرَ اَنَّهُ وَجَدَ اٰدَمَ فِي
السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَاِبْرَاهِيْمَ
فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ
اَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِاِدْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا

جسکے دائیں جانب بھی کچھ لوگ تھے اور بائیں
جانب بھی کچھ لوگ جب وہ اپنی دائیں جانب
دیکھتے تو ہنس دیتے اور بائیں جانب دیکھتے
تو رو دیتے (مجھے دیکھ کر) کہنے لگے ۔ مَرْحَبًا
بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ ۔ میں نے
جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہیں ؟
انہوں نے کہا یہ آدم علیہ السلام ہیں ۔
جنکے دائیں بائیں انکی اولاد کی روحیں ہیں
دائیں جانب جنت والے اور بائیں جانب
دوزخ والے ہیں ۔ اسلئے دائیں جانب نظر
کرکے ہنس دیتے ہیں اور بائیں جانب
دیکھ کر رو دیتے ہیں پھر جبرئیل مجھے دوسرے
آسمان پر لیگئے اور اسکے داروغہ سے کہا ۔
دروازہ کھولدے ۔ اس نے بھی اُن سے
ویسی ہی گفتگو کی ۔ جیسی پہلے نے کی تھی ۔
پھر دروازہ کھول دیا ۔
انس رضؓ کہتے ہیں کہ پھر ابو ذر رضؓ نے ذکر
کیا کہ آپ نے آسمانوں میں آدمؑ ادریسؑ
موسیٰؑ عیسیٰؑ اور ابراہیم علیہ السلام کو
دیکھا ۔ مگر یہ ظاہر نہیں فرمایا کہ انکے
مدارج کس طرح کے ہیں ۔ صرف یہ فرمایا
میں نے آدمؑ کو آسمان دنیا میں اور
ابراھیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان
میں پایا ۔" انس رضؓ کہتے ہیں کہ جب
جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کو لے کر ادریسؑ کے پاس سے
گزرے تو انہوں نے کہا مَرْحَبًا

بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ
مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ
ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا
بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ
قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوْسٰى
ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ
مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ
الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ
هٰذَا عِيْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ
بِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَرْحَبًا
بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ
الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ
هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُوْ
حَبَّةَ الْاَنْصَارِيُّ يَقُوْلَانِ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ
لِمُسْتَوًى اَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ
الْاَقْلَامِ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
عَلٰى اُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ
بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى اُمَّتِكَ
قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ
فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ
لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ

بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ میں نے
پوچھا یہ کون ہیں؟ جبرئیل نے کہا ادریس علیہ
السلام پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے
گذرا تو انہوں نے بھی کہا مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ میں نے پوچھا یہ کون
ہیں؟ جبرئیل نے کہا موسیٰ علیہ السلام پھر میں
عیسےٰ کے پاس سے گذرا تو انہوں نے بھی کہا۔
مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ
میں نے پوچھا یہ کون ہیں جبرئیل نے کہا۔
عیسےٰ علیہ السلام۔ پھر میں ابراہیم علیہ السلام کے
پاس سے گذرا تو انہوں نے بھی فرمایا مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ میں نے پوچھا یہ کون
ہیں؟ جبرئیل نے کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں
ابن عباس اور ابو حبہ انصاری کہا کرتے تھے
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر جبرئیل
مجھے اوپر لے گئے۔ حتیٰ کہ میں ایسے بلند مقام
پر پہنچا جہاں قلموں کے لکھنے کی آوازیں سنائی
دیتی تھیں۔" انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" پھر اللہ تعالیٰ
نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں
اسکے بعد میں لوٹا اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس
سے گذرا تو انہوں نے پوچھا اللہ نے آپ کی
امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا
"پچاس نمازیں تو موسےٰ علیہ السلام نے
کہا اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جائیے کیونکہ
آپ کی امت اس قدر عبادت کی
طاقت نہیں رکھتی۔ پس میں واپس گیا

ثُمَّ وَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى
مُوسَى قُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا
فَقَالَ ارْجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ
لَا تُطِيقُ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا
فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ
ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ
لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَرَاجَعْتُهُ
فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ
لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ
فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ
ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ قُلْتُ
اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ
انْطَلَقَ بِي حَتَّى انْتَهَى بِي إِلَى
سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَغَشِيَهَا
أَلْوَانٌ مَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ
أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا
حَبَائِلُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ

تو اللہ تعالیٰ نے اسکا ایک حصہ معاف کر دیا پھر میں موسیٰؑ کے پاس واپس آیا اور کہا اللہ نے اسکا ایک حصہ معاف کر دیا ہے" موسیٰؑ نے کہا اپنے پروردگار کے پاس پھر لوٹ جائیے کیونکہ آپ کی امت اسکی بھی طاقت نہیں رکھتی۔ چنانچہ پھر میں واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے اسکا ایک حصہ اور معاف فرما دیا۔ پھر میں انکے پاس لوٹ کر آیا۔ اور یہ ذکر کیا تو وہ بولے آپ اپنے پروردگار کے پاس پھر لوٹ جائیے۔ کیونکہ آپ کی امت اسکی بھی طاقت نہیں رکھتی۔ چنانچہ میں نے پھر اللہ سے رجوع کیا تو خدا نے فرمایا" اچھا یہ اب پانچ مقرر کیجاتی ہیں۔ اور حقیقت میں وہ پچاس ہی ہیں۔ میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی۔ پھر میں موسیٰؑ کے پاس لوٹ کر آیا تو انہوں نے کہا پھر اپنے پروردگار کیطرف رجوع کیجئے میں نے کہا اب مجھ کو خدا سے شرم آتی ہے پھر مجھ کو جبرئیل لیکر روانہ ہوئے حتیٰ کہ سدرۃ المنتہیٰ تک لیگئے جسپر بہت رنگ چھائے ہوئے تھے میں نہ سمجھا کہ یہ کیا ہیں۔ پھر میں جنت میں داخل ہو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں موتی کی لڑیاں ہیں اور اسکی مٹی مشک ہے۔

۲۴۳ پہلے سفر و حضر کی نماز کا یکساں ہونا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ
فَرَضَ اللهُ تَعَالَى الصَّلَاةَ حِينَ فَرَضَهَا
رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ
فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيدَ
فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب نماز فرض کی تھی تو دو دو رکعتیں کی گئی تھیں حضر میں بھی اور سفر میں بھی۔ پھر سفر کی نماز اپنی اصلی حالت پر قائم رکھی گئی۔ اور حضر کی نماز میں زیادتی کر دی گئی۔

۲۴۴ نماز میں ایک کپڑے کے دو حصے کرنا

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ
خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔

عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ایک کپڑے میں ہی نماز پڑھی مگر دونوں کناروں کے درمیان تفریق کر دی یعنی چادر کو دو حصے کر دیا۔

۲۴۵ نماز چاشت کی آٹھ رکعتیں۔

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ

ام ہانی بنت ابیطالب کی وہ حدیث

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا حَدِیْثَ صَلٰوۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفَتْحِ تَقَدَّمَ فِیْ ھٰذِہِ الرِّوَایَۃِ قَالَتْ فَصَلّٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّیْ اَنَّہٗ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ اَجَرْتُہٗ فُلَانَ بْنَ ھُبَیْرَۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ یَا اُمَّ ھَانِیٍٔ قَالَتْ اُمُّ ھَانِیٍٔ وَذٰلِکَ ضُحًی۔

جس میں فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر ہے پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں یہ مذکور ہے کہ پھر آپ نے ایک ہی کپڑا اپنے گرد لپیٹ کر آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی میری ماں کے بیٹے (یعنی حضرت علیؓ) کہتے ہیں کہ میں ایک شخص کو مار ڈالوں گا۔ حالانکہ میں نے اسے پناہ دی ہے (یعنی ہبیرہ کے بیٹے فلانے کو) تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اُم ہانی! جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے بھی پناہ دی۔ اُم ہانی کہتی ہیں ...

ایک کپڑے میں عشاء ۲۲۵

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَ لِکُلِّکُمْ ثَوْبَانِ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک سائل نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم پوچھا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے بھی ہوتے ہیں؟ (یعنی نہیں ہوتے بلکہ بعض کے پاس ایک ہی کپڑا ہوتا ہے۔ اور نماز پڑھنا ضروری ہے تو کیوں وہ ایک کپڑے میں جائز نہ ہوگی؟)

۲۲۶ کندھا ننگا رکھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّیْ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقِہٖ شَیْءٌ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تم میں سے کوئی ایسی حالت میں ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے کہ اس کے شانے پر کچھ نہ ہو۔"

۲۲۷ ایک کپڑے سے نماز پڑھنے کے لئے سرے میں ملتحف ہونا چاہئے

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَشْھَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے

فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ
فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ اَمْرِيْ
فَوَجَدْتُهٗ يُصَلِّيْ وَعَلَيَّ
ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَاشْتَمَلْتُ بِهٖ
وَصَلَّيْتُ اِلٰى جَانِبِهٖ فَلَمَّا
انْصَرَفَ قَالَ مَا السُّرٰى
يَا جَابِرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِحَاجَتِيْ
فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ مَا هٰذَا
الْاِشْتِمَالُ الَّذِيْ رَاَيْتُ قُلْتُ
كَانَ ثَوْبًا قَالَ اِنْ كَانَ وَاسِعًا
فَالْتَحِفْ بِهٖ وَاِنْ كَانَ ضَيِّقًا
فَاتَّزِرْ بِهٖ۔

عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِيْ اُزُرِهِمْ
عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ وَيُقَالُ
لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَكُنَّ حَتّٰى
يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا۔

عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ
قَالَ يَا مُغِيْرَةُ خُذِ الْاِدَاوَةَ
فَاَخَذْتُهَا فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو چاہئے کہ اسکے دونوں سرے کی درمیان تفریق کرے

۲۲۸ ح — ایک کپڑے کی چھاتی پر ڈالنے کا حکم

جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ کسی سفر میں تھا کہ رات کو
کسی ضروری کام کے لئے حضورؐ کے پاس آیا اور
دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں۔ اس وقت میرے
اوپر ایک کپڑا تھا۔ میں نے اس سے اشتمال
کیا اور آپ کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔
جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا "اے جابر! رات کو
کیسے آئے ہو؟" میں نے آپ کو اپنی ضرورت
بتادی۔ اور جب میں (ضرورت سے) فارغ
ہوا۔ تو آپ نے فرمایا "یہ اشتمال جو میں نے
دیکھا کیسا تھا؟" میں نے عرض کی ایک
ہی کپڑا تھا۔ آپ نے فرمایا اور اگر کپڑا وسیع
ہو تو التحاف کر لیا کرو۔ اور اگر تنگ ہو
تو اس کی آزار بنا ؤ۔

۲۲۹ ح — ازار سے شانوں کو ڈھانپنا

سہلؓ سے روایت ہے کہ لوگ نبی صلے
اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ لڑکوں کی طرح اپنی ازاروں کو
اپنے شانوں پر باندھ کر نماز پڑھ لیتے تھے اور عورتوں
سے کہہ دیا جاتا تھا کہ جب تک مرد سیدھے
بیٹھ نہ جائیں۔ تم اپنے سروں کو
نہ اٹھانا۔

۲۳۰ ح — قضائے حاجت کے بعد وضو

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ میں نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھا
آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا "اے
مغیرہ! پانی کا برتن اٹھا دو۔" میں نے
اٹھا کر دے دیا۔ پھر آپ چلدیئے

حتّٰی تَوارٰی عَنّی فَقَضٰی حاجَتَهٗ وَعَلَیْهِ جُبَّةٌ شامِیَّةٌ فَذَهَبَ یُخْرِجُ یَدَهٗ مِنْ کُمِّها فَضاقَتْ فَاَخْرَجَ یَدَهٗ مِنْ اَسْفَلِها فَصَبَبْتُ عَلَیْهِ فَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ ثُمَّ صَلّٰی۔

یہاں تک کہ مجھ سے پوشیدہ ہو گئے اور اپنی حاجت رفع کی۔ اس وقت آپ کے بدن پر شامی جبہ تھا۔ آپ نے اپنا ہاتھ نیچے سے نکالا پھر میں نے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا تو آپ نے وضو فرمایا۔ جیسا کہ آپ کا وضو نماز کے لئے ہوتا تھا۔ اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔ پھر نماز پڑھی۔

۲۳۶ حج — سوائے ایک بار کے آنحضرت صلعم کبھی برہنہ نہیں دیکھے گئے۔

عَنْ جابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُما یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کانَ یَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجارَةَ لِلْکَعْبَةِ وَعَلَیْهِ اِزارُهٗ فَقالَ لَهُ الْعَبّاسُ عَمُّهٗ یَا ابْنَ اَخِیْ لَوْ حَلَلْتَ اِزارَکَ فَجَعَلْتَهٗ عَلٰی مَنْکِبَیْکَ دُوْنَ الْحِجارَةِ قالَ فَحَلَّهٗ فَجَعَلَهٗ عَلٰی مَنْکِبَیْهِ فَسَقَطَ مَغْشِیًّا عَلَیْهِ فَما رُئِیَ بَعْدَ ذٰلِکَ عُرْیانًا۔

جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کے لئے قریش کے ہمراہ پتھر اٹھاتے تھے آپ کے جسم پر صرف ازار تھی۔ آپ کے چچا عباسؓ نے کہا۔ اے میرے بھتیجے! کاش تم اپنی ازار کھول دیتے اور اُسے اپنے شانوں پر پتھر کے نیچے رکھ لیتے۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر حضرت عباسؓ نے آپکی ازار کھول ڈالی اور آپکے شانوں پر رکھ دی تو آپ بیہوش ہو کر گر پڑے۔ اسکے سوا آپ کبھی برہنہ نہیں دیکھے گئے۔

۲۳۷ حج — شرمگاہ کو ڈھانپنا ضروری۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمالِ الصَّمّاءِ وَاَنْ یَحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِیْ ثَوْبٍ واحِدٍ لَیْسَ عَلٰی فَرْجِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ۔

ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء سے اور اس بات سے کہ آدمی ایک کپڑے میں احتباء کرے کہ اسکی شرمگاہ پر کوئی حصہ نہ ہو۔ منع فرمایا ہے۔

۲۳۸ حج — بیع لامس اور منابذہ اور ایک کپڑے میں احتباء کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ عَنِ اللِّماسِ وَالنِّباذِ وَاَنْ یَشْتَمِلَ الصَّمّاءَ وَاَنْ یَحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِیْ ثَوْبٍ واحِدٍ۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ لماس اور نباذ سے اور اس بات سے کہ کوئی شخص اشتمال صماء کرے (نیز) اس بات سے (بھی) کہ کوئی شخص ایک کپڑے میں احتباء کرے۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الْحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِيْنَ نُؤَذِّنُ بِمِنًى يَوْمَ النَّحْرِ اَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ ثُمَّ اَرْدَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاَمَرَهُ اَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي اَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔

ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ مجھے ابوبکرؓ نے حج میں قربانی کے دن مؤذنوں کے زمرہ میں بھیجا تاکہ ہم منیٰ میں یہ اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص برہنہ ہوکر کعبہ کا طواف نہ کرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو یہ حکم دے کر بھیجا کہ وہ سورۂ براءۃ کا اعلان کریں۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ پس علیؓ نے قربانی کے دن ہمارے ساتھ منیٰ کے لوگوں میں اعلان کیا کہ اس کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے۔ اور نہ کوئی برہنہ ہوکر کعبہ کا طواف کرے۔

۲۳۴ ح۱۳ کعبہ میں مشرکین لوگوں کے داخلہ کی ممانعت اور برہنہ

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَاَنَا رَدِيْفُ اَبِي طَلْحَةَ فَاَجْرٰى نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَاِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَسَرَ الْاِزَارَ عَنْ فَخِذِهِ حَتّٰى اِنِّي اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں جہاد کیا تو ہم نے صبح کی نماز خیبر میں سویرے ہی پڑھ لی۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ابوطلحہ بھی سوار ہوئے۔ میں ابوطلحہ کا ردیف تھا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم خیبر کی گلیوں میں جا رہے تھے اور میرا گھٹنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ران سے مس کرتا جاتا تھا۔ پھر آپ نے ازار اپنی ران سے ہٹا دی۔ اور مجھے آپ کی ران کی سفیدی نظر آنے لگی۔ جب آپ بستی کے اندر داخل ہو گئے تو آپ نے تین بار یہ کلمات فرمائے اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ (ترجمہ اللہ اکبر! خیبر کی خرابی آگئی ہے۔ بے شک ہم جس قوم کے میدان میں بقصد جنگ فروکش ہوں تو ان ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری حالت میں ہوتی ہے۔"

۲۳۵ ح۱۵ واقعہ خیبر اور حضرت صفیہ بنت حیی کا آنحضرت صلعم کے ازواج مطہرات میں داخلہ

قال [illegible] قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ يَعْنِي الْجَيْشَ قَالَ فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَاءَ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوهُ فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ فَأَعْتَقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ صَدَاقَهَا عِتْقَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ وَبَسَطَ نِطْعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ وَأَحْسِبُهُ ذَكَرَ السَّوِيقَ قَالَ فَحَاسُوا حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيمَةَ

انس رض کہتے ہیں۔ بستی کے لوگ اپنے کاموں کے لئے نکلے تو کہنے لگے یہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور انکا لشکر آ گیا۔ انس رض کہتے ہیں پھر ہم نے خیبر کو بزور شمشیر حاصل کیا۔ چنانچہ قیدی جمع کئے گئے تو دحیہ نے آکر عرض کی مجھے ان قیدیوں میں سے کوئی لونڈی عطا کیجئے آپ نے فرمایا "جاؤ کوئی لونڈی لے لو" انہوں نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا۔ اس پر ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا نبی اللہ! آپ نے قبیلہ قریظہ اور نضیر کی سردار صفیہ بنت حیی دحیہ کو دیدی۔ حالانکہ آپ کے سوا کوئی اسکے قابل نہیں۔ آپ نے فرمایا دحیہ کو بلاؤ۔ جب وہ صفیہ کو ساتھ لیکر حاضر ہوئے تو آپ نے صفیہ کیطرف نظر کی اور فرمایا۔ "انکے علاوہ کوئی اور لونڈی قیدیوں میں سے لیلو" انس رض کہتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کر کے اُن سے نکاح کر لیا۔ اور مہر انکے آزاد کرنے کو قرار دیا۔ جب وہاں سے روانہ ہوئے تو ام سلیم نے صفیہ کو آپ کے لئے آراستہ کیا اور شب کو آپکے پاس بھیجا۔ پس صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دولہا تھے۔ آپ نے فرمایا "جس کے پاس جو کچھ ہو۔ لے آئے"۔ اور آپ نے چمڑے کا ایک دستر خوان بچھا دیا۔ پس کوئی چھوہارے لایا۔ کوئی گھی لایا۔ راوی حدیث کہتے ہیں میں خیال کرتا ہوں کہ انس رض نے ستو کا بھی ذکر کیا تھا۔ پھر انہوں نے ملیدہ بنایا۔ اور یہی رسول خدا صلے اللہ علیہ

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

وسلم کا ولیمہ تھا۔

۲۳۵ — عورتوں کا اندھیرے میں نماز پڑھ کر واپس جانا۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ لَقَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْفَجْرَ فَیَشْہَدُ مَعَہٗ نِسَاءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِیْ مُرُوْطِہِنَّ ثُمَّ یَرْجِعْنَ اِلٰی بُیُوْتِہِنَّ مَا یَعْرِفُہُنَّ اَحَدٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھتے تھے تو آپ کے ہمراہ کچھ مسلمان عورتیں چادروں میں لپٹی ہوئی حاضر ہوتی تھیں پھر وہ اپنے گھروں کو اسی وقت لوٹ جاتی تھیں کہ اندھیرے کے باعث کوئی اُنہیں پہچانتا نہ تھا۔

۲۳۶ — منقش کپڑے پر نماز درست نہیں

وَعَنْہَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ خَمِیْصَۃٍ لَّہَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰی اَعْلَامِہَا نَظْرَۃً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِذْہَبُوْا بِخَمِیْصَتِیْ ہٰذِہٖ اِلٰی اَبِیْ جَہْمٍ وَّائْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّۃِ اَبِیْ جَہْمٍ فَاِنَّہَا اَلْہَتْنِیْ اٰنِفًا عَنْ صَلَاتِیْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی خمیصہ پر نماز پڑھی جس میں نقش تھے۔ آپ کی نظر اُسکے نقوش پر پڑی تو آپ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا "میری اس خمیصہ کو ابو جہم کے پاس لے جاؤ۔ اور ان کی انجانیہ مجھے لا دو۔ کیونکہ اس خمیصہ نے ابھی مجھے غافل کر دیا۔

۲۳۸ — تصویر اور پردے کے سامنے نماز جائز نہیں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ قِرَامٌ لِّعَائِشَۃَ سَتَرَتْ بِہٖ جَانِبَ بَیْتِہَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمِیْطِیْ عَنَّا قِرَامَکِ ہٰذَا فَاِنَّہٗ لَا تَزَالُ تَصَاوِیْرُہٗ تَعْرِضُ فِیْ صَلَاتِیْ۔

انسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ کے پاس ایک پردہ تھا جسے اُنہوں نے گھر کے ایک گوشے میں ڈال رکھا تھا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہمارے پاس سے اپنا یہ پردہ ہٹا دو۔ کیونکہ اسکی تصویریں برابر میری نماز میں سامنے آ رہی ہیں۔

۲۳۹ — ریشمیں کپڑا پرہیزگاروں کی پوشاک نہیں

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اُہْدِیَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِیْرٍ فَلَبِسَہٗ فَصَلّٰی فِیْہِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَہٗ

عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی جبہ بطور ہدیہ لایا گیا تو آپ نے اُسے پہن لیا اور اسی سے نماز پڑھی۔ مگر جب نماز سے فارغ ہوئے تو اُسے زور سے کھینچ کر اُتار ڈالا۔ گویا آپ نے اُسے

ثُمَّ مَا غَضِبَ بَعْدَ مَا كَانَ يَبُولُهُ فَقَالَ لَا يَلْتَقِي هَذَا الْمُتَقِينَ

ح ۲۳۳
سترہ کے آگے سے
گزرنے میں نماز
نہیں جاتی

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُونَ ذَاكَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ۔

ح ۲۳۴
منبر نبوی

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَدْ سُئِلَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ مَا بَقِيَ بِالنَّاسِ أَعْلَمُ مِنِّي هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ كَبَّرَ وَقَامَ

بُرا جانا۔ اور فرمایا پیر کا سمت کو یہ کہنا مناسب نہیں ہے۔

ابو جحیفہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں دیکھا۔ اور بلال کو دیکھا کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی لیا۔ اور لوگوں کو میں نے دیکھا کہ وہ اس وضو کے پانی کو دست بدست لینے لگے جس کو اس میں سے کچھ ملجاتا وہ اسے اپنے چہرے پر مل لیتا تھا اور جسے اس میں سے کچھ نہ ملتا وہ اپنے پاس والے کے ہاتھ کی تری لے لیتا۔ پھر میں نے بلال کو دیکھا کہ انہوں نے آپ کا ایک عنزہ (یعنی چھوٹا نیزہ) اٹھا کر گاڑ دیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک سرخ پوشاک میں دامن اٹھائے ہوئے برآمد ہوئے اور عنزہ کی طرف منہ کرکے لوگوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی میں نے لوگوں اور جانوروں کو دیکھا کہ وہ عنزہ کے آگے سے نکل جاتے تھے۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ منبر نبوی کس چیز کا تھا؟ وہ بولے اب لوگوں میں اس بات کا جاننے والا مجھ سے زیادہ کوئی نہیں رہا۔ وہ مقام غابہ یا جنگل کے جھاؤ کا تھا جسے فلاں عورت کے فلاں غلام نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بنایا تھا۔ چنانچہ جب وہ رکھا گیا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ رو ہو کر تکبیر تحریمہ کہی۔ لوگ آپ کے پیچھے

النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ بِالْأَرْضِ فَهٰذَا شَأْنُهُ۔

کھڑے ہوئے۔ آپ نے قرأت پڑھی اور رکوع کیا۔ پھر آپ نے سر اٹھایا اور پیچھے ہٹ کر زمین پر سجدہ کیا پھر منبر پر لوٹ گئے اور قرأت پڑھی اور رکوع کیا تو لوگوں نے بھی رکوع کیا۔ پھر آپ نے سر اٹھایا اور پیچھے ہٹے یہاں تک کہ زمین پر سجدہ کیا۔ بس یہی آپکا حال تھا۔

باب ۲۴۲
دھوئی ہوئی چٹائی پر نماز

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلٰى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ ان کی دادی نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے لئے بلایا جو انہوں نے آپ کے لئے تیار کیا تھا۔ چنانچہ آپنے اس میں سے کھایا پھر فرمایا۔ "کھڑے ہو جاؤ میں تمہارے لئے نماز پڑھ دوں" انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی ایک چٹائی کی طرف خیال کیا جو کثرتِ استعمال سے سیاہ ہو گئی تھی میں نے اسے پانی سے دھویا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہو گئے اور میں نے اور ایک یتیم نے آپکے پیچھے صف باندھی اور بڑھیا ہمارے پیچھے تھی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے دو رکعتیں پڑھیں اور پھر واپس تشریف لے گئے۔

باب ۲۴۳
نمازی کے سامنے پاؤں پھیلانے منع ہیں

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ۔

حضرت عائشہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ فرماتی ہیں۔ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوئی ہوئی تھی اور میرے دونوں پاؤں آپکے منہ کی جانب تھے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے دبا دیتے تھے جس پر میں اپنے پاؤں سکیڑ لیتی تھی اور جب آپ کھڑے ہو جاتے تو پھیلا دیتی تھی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس وقت تک گھروں میں چراغ نہ تھے۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوتے تھے۔ اور وہ آپ کے اور قبلہ کے درمیان گھر کے فرش پر جنازے کی شکل لیٹی ہوتی تھیں۔

٢٢٤ متفق علیہ — کسی کا بستر حضرت کے سامنے ہونا آدمی کے سامنے نماز والی کا پڑھنا جائز ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ أَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِي مَكَانِ السُّجُودِ۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے تو کوئی ہم سے گرمی کی شدت کے باعث سجدے کی جگہ کپڑے کا کنارہ بچھا لیتا تھا۔

٢٢٥ متفق علیہ — گرمی سے بچنے کے لئے کپڑا بچھا کر سجدہ کرنا۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ۔

انس رض سے پوچھا گیا۔ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جوتیوں سمیت نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا۔ ہاں۔

٢٢٦ متفق علیہ — آنحضرت صلعم کی جوتیوں سمیت نماز۔

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَسُئِلَ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ لِأَنَّ جَرِيرًا كَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ أَسْلَمَ۔

جریر بن عبداللہ رض نے پیشاب کیا جس کے بعد وضو کیا۔ تو اپنے موزوں پر مسح کیا اور پھر نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے ان سے اس کی بابت پوچھا گیا یعنی موزوں پر مسح کی نسبت تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث لوگوں کو اچھی معلوم ہوتی تھی۔ کیونکہ جریر سب سے آخر میں اسلام لائے تھے اور انہوں نے حضرت کے آخری فعل کی روایت کی۔ تو اب یہ احتمال نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ موزوں پر مسح کرنا آیت وضو سے منسوخ ہو گیا ہے۔

٢٢٧ متفق علیہ — موزوں پر مسح کا جواز۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ۔

عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان کشادگی رکھتے۔ یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی۔

٢٢٨ متفق علیہ — نماز میں بازوؤں کو کشادہ رکھنا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے

٢٢٩ متفق علیہ — [illegible]

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ۔

روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو کوئی ہماری جیسی نماز پڑھے۔ ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے۔ اور ہمارا ذبیحہ کھائے تو یہ ایسا مسلمان ہے جس کے لئے اللہ کا ذمہ ہے۔ پس تم اللہ کے ذمے کے بارے میں عہد شکنی نہ کرنا۔

۲۵۰ بخ
کعبے کے طواف کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت پڑھنی اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنا ضروری ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ لِلْعُمْرَةِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَيَأْتِيْ امْرَاَتَهٗ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

ابن عمرؓ سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے عمرہ کے لئے کعبہ کا طواف کیا تھا اور صفا و مروہ کے درمیان طواف نہیں کیا۔ آیا وہ اپنی عورت کے پاس آئے یا نہیں؟ انہوں نے کہا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ مدینے سے تشریف لائے تو سات مرتبہ کعبہ کا طواف کیا۔ اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی۔ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف فرمایا اور بیشک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں تمہارے لئے عمدہ پیروی ہے۔

۲۵۱ بخ
کعبہ کا قبلہ ہونا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اس کے تمام گوشوں میں دعا کی۔ مگر نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ آپ کعبہ سے نکل آئے۔ پھر جب کعبہ سے نکل چکے تو آپ نے کعبہ کے سامنے دو رکعت نماز پڑھ کر فرمایا "یہ قبلہ ہے"۔

۲۵۲ بخ
سولہ یا سترہ مہینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا تَقَدَّمَ بَيْنَهُمَا مُخَالَفَةٌ فِي اللَّفْظِ۔

براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے نماز پڑھی۔ (یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے۔ صرف دونوں کے الفاظ میں فرق ہے)۔

۲۵۳ صحیح
سواری پر نفل نماز پڑھی جا سکتی ہے فرضیت کے بعد سواری کا رخ قبلہ سے پھر جائے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ فَاِذَا اَرَادَ الْفَرِيْضَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر جس طرف وہ آپ کو لے کر چلتی اسی طرف نماز پڑھ لیتے اور جب فرض نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے تو اتر کر پڑھتے اور قبلہ کی طرف منہ کر لیتے۔

۲۵۴ صحیح
سجدۂ سہو

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ الرَّاوِيْ عَنْ عَلْقَمَةَ الرَّاوِيْ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا اَدْرِيْ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنٰى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ اِنَّهٗ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ لَنَبَّأْتُكُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ابراہیم راوی حدیث علقمہ سے اور وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ آپ نے نماز میں کچھ کم کر دیا تھا یا زیادہ۔ جب آپ سلام پھیر چکے تو عرض کی گئی یا رسول اللہ کیا نماز میں کوئی نئی بات ہو گئی؟ آپ نے فرمایا وہ کیا؟۔ لوگوں نے عرض کی آپ نے اس اس قدر نماز پڑھی ہے۔ اس پر آپ نے اپنے دونوں پاؤں سمیٹ لئے اور قبلہ رُو ہو کر دو سجدے کئے بعد اسکے سلام پھیرا اور ہماری طرف منہ کر کے فرمایا۔ اگر نماز میں کوئی نیا حکم ہو جاتا تو میں تمہیں مطلع کر دیتا۔ لیکن میں تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔ جسطرح تم بھولتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔ لہٰذا جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دو۔ اور جب تم میں کوئی اپنی نماز میں شک کرے تو اُسے چاہیے کہ اپنے گمان غالب پر عمل کرے۔ اور اسی پر نماز تمام کرے۔ پھر سلام پھیر کر دو سجدے کر لے۔

۲۵۵ صحیح
حضرت عمرؓ کے خیال کے مطابق آیات الٰہی کا نزول

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلَاثٍ

عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پروردگار سے تین باتوں میں موافقت کی ہے۔

قلت یا رسول اللہ لو اتخذنا من
مقام ابراهيم مصلى فنزلت
واتخذوا من مقام ابراهيم
مصلى وآية الحجاب قلت يا
رسول الله لو امرت نساءك
ان يحتجبن فانه يكلمهن
البر والفاجر فنزلت آية
الحجاب واجتمع نساء النبي
صلى الله عليه وسلم في الغيرة
عليه فقلت لهن عسى ربه
ان طلقكن ان يبدله ازواجا
خيرا منكن فنزلت هذه
الآية۔

عن انس رضي الله عنه
ان النبي صلى الله عليه وسلم
رأى نخامة في القبلة
فشق ذلك عليه حتى رئي
في وجهه فقام فحكه بيده
فقال ان احدكم اذا قام في
صلاته فانه يناجي ربه
وان ربه بينه وبين القبلة
فلا يبزقن احدكم قبل قبلته
ولكن عن يساره او تحت قدمه
ثم اخذ طرف ردائه فبصق فيه
ثم رد بعضه على بعض فقال
او يفعل هكذا۔

عن ابي هريرة وابي سعيد

ایک دفعہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ
علیہ وسلم) کاش ہم مقام ابراہیم کو مصلے بناتے
تو یہ آیت نازل ہوئی واتخذوا من مقام
ابراہیم مصلی اور آیت حجاب کا بھی
یہی حال ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! کاش
آپ اپنی بی بیوں کو پردہ کرنے کا حکم دیں کیونکہ
ان سے ہر نیک و بد گفتگو کرتا ہے پس آیت
حجاب نازل ہوئی۔ اور ایک مرتبہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی بیبیاں آپ پر جوش میں آکر جمع
ہوئیں تو میں نے ان سے کہا۔ اگر آپ طلاق دیدیں
تو عنقریب آپکا پروردگار تم سے اچھی بیبیاں
آپ کو بدلے میں دیگا۔ جو مسلمان ہونگی پس
(یہ بھی) آیت نازل ہوئی۔

۲۵۶ ح۲۶ قبلہ رو تھوکنے کی ممانعت

انس سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ)
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب کچھ تھوک
دیکھا تو آپ کو یہ ناگوار گذرا یہاں تک کہ غصہ کا
اثر آپکے چہرہ (مبارک) میں دیکھا گیا۔ اتنے
میں آپ کھڑے ہوگئے۔ اور اس کو اپنے ہاتھ سے
صاف کرکے فرمایا۔ تم میں سے کوئی جب اپنی نماز
میں کھڑا ہوتا ہے تو (گویا) وہ اپنے پروردگار سے
مناجات کرتا ہے اور اسکا پروردگار اسکے
اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے لہذا تم میں سے
کوئی اپنے قبلے کی طرف نہ تھوکے بلکہ اپنی بائیں جانب
یا اپنے قدم کے نیچے۔ پھر آپ نے اپنی چادر کا
کنارہ لیا اور اس میں تھوک کر مل ڈالا۔
اور فرمایا۔ اسطرح کرلے۔

۲۵۷ ح۲۷ حدیث بالائی کی تفریع

ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے

رضی اللہ عنہما حدیث النخامۃ وفیہ زیادۃ ولا عن یمینہ۔

بھی حدیث مذکور مروی ہے۔ مگر اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ "نہ اپنی داہنی جانب"۔

باب ۲۵۸ مسجد میں تھوکنے کی ممانعت

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَۃٌ وَکَفَّارَتُہَا دَفْنُہَا۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔ اور کفارہ اس کا اس کو دفن کر دینا ہے"۔

باب ۲۵۹ آنحضرت صلعم کا ایک معجزہ

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ہَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ ہٰہُنَا فَوَاللّٰہِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ خُشُوْعُکُمْ وَلَا رُکُوْعُکُمْ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَہْرِیْ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میرا منہ اس طرف سمجھتے ہو۔ حالانکہ بخدا مجھ پر نہ تمہارا خشوع پوشیدہ ہے اور نہ تمہارا رکوع۔ اور میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں"۔

باب ۲۶۰ گھوڑ دوڑ کی ابتداء

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْیَاءِ وَاَمَدُہَا ثَنِیَّۃُ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِیَّۃِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ کَانَ فِیْمَنْ سَابَقَ۔

ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کے درمیان جو سدھائے گئے تھے مقام حفیاء سے گھوڑ دوڑ کرائی جسکی انتہا ثنیۃ الوداع تک تھی۔ اور جو گھوڑے سدھائے ہوئے نہ تھے۔ انکے درمیان ثنیہ سے لیکر مسجد بنی زریق تک گھوڑ دوڑ ہوئی۔ اور عبداللہ بھی ان لوگوں میں تھے جنہوں نے یہ گھوڑ دوڑ کی تھی۔

باب ۲۶۱ زیادہ طلب مال کی کراہت

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَیْنِ فَقَالَ انْثُرُوْہُ فِی الْمَسْجِدِ وَکَانَ اَکْثَرَ مَالٍ اُتِیَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

انس رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بحرین سے کچھ مال لایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا "اسے مسجد میں پھیلا دو"۔ یہ (مال) ان تمام مالوں سے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے تھے۔ زیادہ تھا۔ مگر پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے گھر تشریف لائے

إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ
فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَاءَ فَجَلَسَ
إِلَيْهِ فَمَا كَانَ يَرَى أَحَدًا إِلَّا أَعْطَاهُ
إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطِنِي فَإِنِّي فَادَيْتُ
نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا فَقَالَ لَهُ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خُذْ فَحَثَا فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ
ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْ بَعْضَهُمْ
يَرْفَعُهُ إِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ
فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ
لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ
يُقِلُّهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْ
بَعْضَهُمْ يَرْفَعُهُ عَلَيَّ قَالَ لَا قَالَ
فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ
مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلَهُ فَأَلْقَاهُ
عَلَى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا
زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتَّى خَفِيَ
عَلَيْنَا عَجَبًا مِنْ حِرْصِهِ فَمَا قَامَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ۔

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ
أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ
وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا

تو اسکی طرف التفات بھی نہیں کیا۔ جب نماز
پڑھ چکے تو آکر اُسکے پاس بیٹھ گئے اور جس
جس کو دیکھا دیتے چلے گئے۔ اتنے میں آپکے
پاس حضرت عباس آئے اور کہا یا رسول اللہ!
مجھے بھی دیجئے کیونکہ میں نے اپنا بھی فدیہ دیا
اور عقیل کا بھی۔ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا "لے لو" چنانچہ اُنہوں نے اپنے کپڑے
میں دونوں ہاتھوں سے بھر لیا۔ پھر اسے اُٹھانے
لگے تو نہ اُٹھا سکے۔ اور کہنے لگے یا رسول اللہ!
ان میں سے کسی کو حکم دیجئے کہ یہ مجھے اُٹھوا دیں
آپ نے فرمایا "نہیں"۔ اُنہوں نے کہا۔ پھر آپ
خود اس کو میرے اوپر اُٹھا کر رکھ دیجئے۔
آپ نے فرمایا "نہیں"۔ اس پر عباس نے اس
میں سے کچھ گرا دیا۔ اور اسے اُٹھانے لگے مگر اب
بھی نہ اُٹھا تو عرض کی یا رسول اللہ ان میں سے
کسی کو حکم دیجئے کہ اس کو مجھے اُٹھوا دیں۔
آپ نے فرمایا "نہیں"۔ اُنہوں نے کہا پھر آپ
خود ہی اس کو اُٹھا کر میرے اوپر رکھ دیجئے۔ آپ نے
فرمایا "نہیں"۔ تب عباس نے اس میں سے کچھ اور گرا دیا۔ بعد ازاں
اُسے اُٹھا کر اپنے کندھے پر رکھ لیا اور چل دیئے۔ تو رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم انکی حرص پر تعجب کر کے انکے پیچھے برابر دیکھتے رہے یہاں تک
کہ وہ ہم سے پوشیدہ ہو گئے۔ اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال
میں کھڑے ہوئے کہ وہاں اس میں سے ایک درہم بھی باقی نہ رہا تھا۔

محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ عتبان بن
مالک (جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے ان انصاری اصحاب میں ہیں جو
شریک بدر تھے) رسول خدا

۲۶۳
بخ
(۱) معذورین کا گھر میں نماز جماعت کرانا
(۲) خالصاً للہ لا الہ الا اللہ کہنے والے پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔

مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي
فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ
الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي
وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ
مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ
وَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَّكَ
تَأْتِينِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي
فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى قَالَ فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ
عِتْبَانُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ
حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حِينَ دَخَلَ
الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ
أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشَرْتُ
لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَبَّرَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا فَصَلَّى
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ
عَلَى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ قَالَ
فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ
أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا
فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی
یا رسول اللہ! میری بینائی خراب ہو گئی ہے میں
اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں جس وقت مینہ برستا ہے
تو وہ وادی جو میرے اور انکے درمیان ہے بہنے لگتی ہے
جس سے میں انکی مسجد میں جا نہیں سکتا کہ انہیں نماز پڑھاؤں
پس یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ
میرے ہاں تشریف لائیں اور میرے گھر میں
نماز پڑھیں تاکہ میں اس مقام کو مصلےٰ بنالوں
راوی حدیث کہتے ہیں کہ ان سے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں انشاءاللہ
عنقریب ایسا کروں گا۔ عتبان کہتے ہیں کہ
دوسرے روز جب دن چڑھ گیا تو رسولِ خدا صلی
اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر میرے ہاں تشریف
لائے اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی تو میں نے
آپ کو اجازت دی۔ جس وقت آپ گھر میں
داخل ہوئے تو بیٹھے بھی نہیں کہ فرمایا "تم اپنے
گھر میں کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں۔
عتبان کہتے ہیں کہ میں نے گھر میں ایک مکان
کی طرف اشارہ کیا۔ تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ
وسلم وہاں کھڑے ہوگئے اور تکبیر کہی اور ہم نے آپکے پیچھے
صف باندھی پس آپ نے دو رکعت نماز پڑھی
بعد اس کے سلام پھیر دیا۔ عتبان کہتے
ہیں کہ ہم نے آپ کو خزیرہ کھانے کے لئے روک
لیا جو آپ کے لئے ہم نے تیار کیا تھا۔ پھر
اہل محلہ سے کئی لوگ گھر میں جمع ہوگئے
اور ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ مالک بن

بَيِّنِ الدُّخَيْشِنِ اَوِ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ
ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذٰلِكَ اَلَا تَرَاهُ
قَدْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرِيْدُ
بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ وَ
رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّا نَرٰى
وَجْهَهٗ وَنَصِيْحَتَهٗ اِلَى الْمُنَافِقِيْنَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ النَّارَ
عَلٰى مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ
بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَاَتَاهَا بِالْحَبَشَةِ
فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُولٰٓئِكَ
اِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ
بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِيْهِ
تِلْكَ الصُّوَرَ وَاُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ
عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَ اَعْلَى الْمَدِيْنَةِ
فِيْ حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ
فَاَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ

دُخَیشن یا دُخشن کہاں ہے؟ اس پر بعض نے کہا
کہ وہ منافق ہے اللہ اور اسکے رسول کو دوست نہیں رکھتا
تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ نہ کہو کیا تم نے
اسے نہیں دیکھا کہ اس نے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے
کے لئے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے"۔ وہ شخص بولا اللہ اور اسکے
رسول کو زیادہ علم ہے۔ پھر ہم نے کہا کہ اسکی توجہ اور
خیر خواہی منافقوں کے حق میں دیکھی ہے؛ اس پر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ
بزرگ و برتر نے اس شخص پر آگ کو حرام
کر دیا ہے جو لا الٰہ الا اللہ کہہ دے۔ بحالیکہ
اس سے اسے اللہ کی رضامندی
مقصود ہو"۔

۲۶۳ ح ۳۲
مسجد میں تصویریں
اور قبولی پر تصویر
یا سجدہ گاہ (مسجد)
بنانیوالے بدترین
خلقت ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے
حبش میں ایک گرجا دیکھا تھا۔ جس میں تصویریں
تھیں۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس کا ذکر کیا۔ تو آپ نے فرمایا "ان لوگوں
میں کوئی نیک مرد جب مر جاتا تو اس کی
قبر پر مسجد بنا لیتے۔ اور اس میں
تصویریں بنا دیتے۔ یہ لوگ اللہ کے نزدیک
بدترین خلقت ہیں"۔

۲۶۴ ح ۳۳
مدینہ منورہ میں
مسجد نبوی کی تعمیر

انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کر کے) مدینہ
میں تشریف لائے تو اس کی بلندی پر
ایک قبیلہ میں جس کو بنی عمرو بن عوف
کہتے ہیں اترے اور ان لوگوں میں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے چودہ شب قیام فرمایا پھر آپ نے

أرْسَلَ إلَى بَنِي النَّجَّارِ فَجَاؤُا مُتَقَلِّدِينَ السُّيُوفَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رِدْفُهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى رَحْلَهُ بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَأَنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوا لَا وَاللهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إلَّا إلَى اللهِ تَعَالَى قَالَ أَنَسٌ فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَفِيهِ خَرِبٌ وَفِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

بنی نجار کو بلا بھیجا جو تلواریں لٹکائے ہوئے آ پہنچے۔ گویا کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنی سواری پر ہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آپکے ردیف ہیں۔ اور بنی نجار کی جماعت آپکے گرد ہے یہاں تک کہ آپنے ابوایوب کے مکان میں اپنا اسباب اُتارا۔ اور آپ اسبات کو اچھا جانتے تھے۔ کہ جس جگہ نماز کا وقت آ جائے وہیں نماز پڑھ لیں (حتّٰی کہ) آپ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے۔ اور آپ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا۔ پھر بنی نجار کے لوگوں کو بلا کر فرمایا۔ "اے بنی نجار! اپنا یہ باغ تم میرے ہاتھ بیچ ڈالو۔ اُنہوں نے عرض کی۔ خدا کی قسم ہم اسکی قیمت اللہ بزرگ اور برتر ہی سے لیں گے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس باغ میں وہ چیزیں تھیں جو میں تمسے کہتا ہوں یعنی مشرکوں کی قبریں اور اس میں ویرانہ تھا اور چھوارے کے درخت تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی قبروں کے بارے میں حکم دیا تو وہ کھودی گئیں اور ویرانہ کی بابت حکم دیا تو وہ برابر کر دیا گیا اور درختوں کی بابت حکم دیا تو وہ کاٹ دئیے گئے۔ پھر کھجور کے درخت مسجد میں قبلہ کی جانب نصب کر دیئے اور اسکی بندش پتھروں سے کی۔ چنانچہ صحابہ پتھر لانے لگے جو رجز پڑھتے جاتے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی انکے ہمراہ تھے۔ اور آپ فرماتے تھے۔

اے اللہ! آخرت کی بھلائی کے برابر کوئی بھلائی نہیں ہے
پس تو انصار اور مہاجرین کو بخشدے۔

۲۶۵ ج ۱ — اونٹ پر نماز نوافل پڑھنے کا جواز

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے اونٹ پر نماز (نوافل) پڑھ لیا کرتے تھے (اور جب ان سے اسکی بابت پوچھا گیا تو) کہنے لگے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

۲۶۶ ج ۱ — آنحضرتؐ کو نماز میں دوزخ کا نظر آنا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ وَأَنَا أُصَلِّيْ۔

انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے سامنے دوزخ پیش کی گئی اس حال میں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا"۔

۲۶۷ ج ۱ — سنتیں اور نوافل گھر میں پڑھو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کچھ نماز اپنے گھروں میں ادا کرو۔ اور انہیں قبریں نہ بناؤ"۔

۲۶۸ ج ۱ — قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت

عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا۔

حضرت عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر موت کی بیماری طاری ہوئی تو آپ اپنی چادر منہ پر ڈالنے لگے۔ مگر جب آپ کو اس سے گرمی معلوم ہوتی تو اس کو اپنے چہرے سے ہٹا دیتے۔ پھر اسی حالت میں آپ نے فرمایا "یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت ہو انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا (اس بات سے گویا آپ ان کے افعال سے ممانعت فرما رہے تھے)۔

۲۶۹ ج ۱ — عورت کا ایک عجیب واقعہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ وَلِيْدَةً كَانَتْ سَوْدَاءَ لِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَأَعْتَقُوْهَا فَكَانَتْ مَعَهُمْ قَالَتْ فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَهُمْ عَلَيْهَا وِشَاحٌ أَحْمَرُ مِنْ سُيُوْرٍ قَالَتْ فَوَضَعَتْهُ أَوْ وَقَعَ مِنْهَا فَمَرَّتْ بِهٖ حُدَيَّاةٌ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ عرب کے کسی قبیلہ کی ایک حبشی لونڈی تھی جسے انہوں نے آزاد کر دیا تھا مگر وہ انہی کے ساتھ رہا کرتی تھی۔ وہ بیان کرتی ہے کہ (ایک دفعہ) اس قبیلہ کے لوگوں کی لڑکی باہر نکلی جس کے جسم پر سرخ چمڑے کی ایک حمائل تھی۔ اسکا بیان ہے کہ اس (لڑکی) نے اسے خود اتار دیا۔ یا وہ اس سے

وَهُوَ مُلْقًى فَحَسِبَتْهُ لَحْمًا فَخَطِفَتْهُ قَالَتْ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ قَالَتْ فَاتَّهَمُونِي بِهِ فَطَفِقُوا يُفَتِّشُونَ حَتَّى فَتَّشُوا قُبُلَهَا قَالَتْ وَاللّٰهِ إِنِّي لَقَائِمَةٌ مَعَهُمْ إِذْ مَرَّتِ الْحُدَيَّاةُ فَأَلْقَتْهُ قَالَتْ فَقُلْتُ هٰذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ زَعَمْتُمْ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ وَهُوَ ذَا هُوَ قَالَتْ فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَكَانَ لَهَا خِبَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ حِفْشٌ قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِينِي فَتَحَدَّثُ عِنْدِي قَالَتْ فَلَا تَجْلِسُ عِنْدِي مَجْلِسًا إِلَّا قَالَتْ ؎

وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ أَعَاجِيبِ رَبِّنَا
أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا مَا شَأْنُكِ لَا تَقْعُدِينَ مَعِي مَقْعَدًا إِلَّا قُلْتِ هٰذَا قَالَتْ فَحَدَّثَتْنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ۔

گر پڑی۔ پھر ایک چیل اس طرف سے گذری جو بیٹے اسے گوشت سمجھا اور جھپٹ لیگئی۔ لونڈی کہتی ہے کہ ان لوگوں نے اسکی تلاش کی مگر نہ پایا تو مجھ پر اس کی تہمت لگادی اور تلاشی لینے لگے حتی کہ اسکی شرمگاہ کو بھی دیکھا۔ وہ کہتی ہے اللہ کی قسم میں ان کے پاس کھڑی ہوئی تھی کہ ناگاہ وہ چیل گذری اور اس نے اس (حمائل) کو ڈال دیا۔ جو ان کے درمیان میں آ کر گری۔ لونڈی کا بیان ہے کہ اس پر میں نے کہا۔ لو یہ وہ چیز ہے جسکے لئے تم نے مجھے متہم کیا تھا۔ تم نے بدگمانی کی اور میں اس سے بری تھی اور وہ یہ ہے۔ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں پھر وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ مسلمان ہو گئی حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں۔ مسجد میں ایک خیمہ تھا۔ یا ایک چھوٹا سا حجرہ تھا (راوی کو شک ہے) اس میں وہ رہتی تھی اور میرے پاس آ کر مجھ سے باتیں کیا کرتی تھی۔ اور جب کبھی میرے پاس بیٹھتی تو یہ ضرور کہتی :۔

یعنی حمائل والا دن ہمارے پروردگار کی عجیب قدرتوں سے ہے آگاہ رہو۔ اسی نے مجھے کفر کے شہر سے نجات دی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے اس سے کہا۔ کیا بات ہے کہ جب کبھی تم میرے پاس بیٹھتی ہو تو یہ ضرور کہتی ہو؟ اس پر اس نے مجھ سے یہ قصہ بیان کیا۔

٢٧٠
نقش
آنحضرت صلعم کا حضرت علی کو ابوتراب کہنا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ

سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاطمہ رض کے گھر میں تشریف لائے تو علی کو گھر میں نہ پا کر ان سے پوچھا۔ "تمہارے چچا کے بیٹے کہاں ہیں"؟

فقال این ابن عمک قالت کان
بینی و بینہ شیء فغاضبنی
فخرج فلم یقل عندی فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لانسان
انظر این ہو فجاء فقال یا رسول اللہ
ہو فی المسجد راقد فجاء رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وہو مضطجع
قد سقط رداؤہ عن شقہ واصابہ
تراب فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یمسحہ عنہ وہو یقول
قم ابا تراب قم ابا تراب۔

اُنہوں نے عرض کی۔ میرے اور ان کے مابین
کچھ جھگڑا ہو گیا تھا۔ وہ ناراض ہو کر چلے گئے اور میرے
ہاں نہیں سوئے۔ اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
ایک شخص سے فرمایا "دیکھو تو وہ کہاں ہیں" وہ دیکھ کر
آیا۔ عرض کی یا رسول اللہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں
پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لیگئے
علیؓ لیٹے ہوئے تھے اور انکی چادر پہلو سے گر گئی
ہوئی تھی اور انہیں مٹی لگ گئی تھی۔ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم ان کے جسم سے مٹی
جھاڑتے تھے۔ اور فرماتے تھے "ابو تراب
اٹھو! ابو تراب اٹھو!"

ج ۲۷۱
مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھنا

عن ابی قتادۃ السلمی رضی اللہ
عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال اذا دخل احدکم المسجد
فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس۔

ابو قتادہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب
تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اُسے چاہیے
کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔"

ج ۲۷۲
مسجد نبوی میں خلفاء کی ایزادیاں

عن عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ عنہما قال ان المسجد کان علی
عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مبنیا باللبن وسقفہ بالجرید
وعمدہ خشب النخل فلم یزد
فیہ ابو بکر رضی اللہ عنہ شیئا
وزاد فیہ عمر رضی اللہ عنہ بناہ
علی بنیانہ فی عہد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم باللبن والجرید
واعاد عمدہ خشبا ثم غیرہ عثمان
رضی اللہ عنہ فزاد فیہ زیادۃ
کثیرۃ وبنی جدارہ بالحجارۃ

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے
میں مسجد نبوی کچی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی
اور اس کی چھت چھوہارے کی شاخوں کی تھی۔
اور اسکے ستون چھوہارے کی لکڑیوں کے تھے۔
ابو بکرؓ نے اس میں کچھ زیادتی نہیں کی البتہ عمرؓ نے
اس میں ایزادی کر دی اور اس کو رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی عمارت کے
مطابق کچی اینٹوں اور کھجور کی شاخوں
سے بنایا۔ پھر اس کے ستون لکڑی کے
لگائے گئے۔ بعد ازاں عثمانؓ نے اس کو
بدل دیا اور اس میں بہت زیادتی کر دی یعنی اسکی

بِالنُّقُوشِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ وَسَقْفَهُ بِالسَّاجِ۔

دیوار منقش پتھروں اور گچ کی بنائی ستون بھی منقش پتھروں کے بنائے اور چھت ساگوان سے پاٹی۔

صحیح ۲۶۳ — مسجد بن جانے کی ابتداء مسجد نبوی میں دو دو اینٹیں اٹھانا شہادت کی خبر

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یُحَدِّثُ یَوْمًا حَتّٰی اَتٰی عَلٰی ذِکْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ کُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَعَمَّارٌ لَبِنَتَیْنِ لَبِنَتَیْنِ فَرَاٰہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْہُ وَیَقُوْلُ وَیْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُہُ الْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ یَدْعُوْھُمْ اِلَی الْجَنَّةِ وَیَدْعُوْنَہٗ اِلَی النَّارِ قَالَ یَقُوْلُ عَمَّارٌ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفِتَنِ۔

ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ وہ ایک دن حدیث بیان کرتے ہوئے مسجد نبوی کی تعمیر کا بھی ذکر کرنے لگے کہ ہم ایک ایک اینٹ اٹھاتے تھے اور عمارؓ دو دو اینٹیں اٹھاتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو آپ انکے جسم سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرماتے جاتے تھے "عمار کی مصیبت انہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔ یہ ان کو جنت کی طرف بلاتے ہوں گے اور وہ ان کو دوزخ کی طرف بلاتے ہونگے"۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ عمارؓ کہا کرتے تھے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفِتَنِ (میں فتنوں سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں)۔

صحیح ۲۶۴ — بوجہ اللہ مسجد بنانے والے کو بہشت میں مکان ملنا

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِیْہِ حِیْنَ بَنٰی مَسْجِدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّکُمْ اَکْثَرْتُمْ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا یَبْتَغِیْ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ مِثْلَہٗ فِی الْجَنَّةِ۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے مسجد نبوی کے متعلق گفتگو کی تو انہوں نے جواب دیا تم نے میرے حق میں بہت کچھ کہا۔ حالانکہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ "جو شخص مسجد بنائے اور اس سے اللہ کی رضامندی چاہتا ہو۔ تو اللہ اس کے لئے اسی کے برابر جنت میں مکان بنا دیتا ہے"۔

صحیح ۲۶۵ — مسجد کے پاس سے گذرتے ہوئے تیروں کی پیکان کو بند کرنا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ مَرَّ رَجُلٌ فِی الْمَسْجِدِ وَمَعَہٗ سِھَامٌ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْسِکْ بِنِصَالِھَا۔

جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں گذرا جسکے ہمراہ کچھ تیر تھے۔ تو اسکے لئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکی پیکان کو پکڑ لو۔ (اگر کسی کو چبھ نہ جائے)۔

صحیح ۲۶۶ — صحیفہ ... کی تشریح

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ

ابو موسٰے رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَالَ مَنْ مَرَّ فِیْ شَیْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا اَوْ اَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ فَلْیَاْخُذْ عَلٰی نِصَالِهَا لَا یَعْقِرْ بِكَفِّهٖ مُسْلِمًا۔

جو شخص ہماری مسجدوں یا بازاروں میں سے تیر لئے گذرے تو اسے چاہئے کہ اسکی پیکان کو پکڑے تاکہ کہیں اپنے ہاتھ سے کسی مسلمان کو زخمی نہ کرے۔"

ح ۲۴۷ حسان کے حق میں آنحضرت صلعم کی دعا

عَنْ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِسْتَشْهَدَ اَبَاهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْشُدُكَ اللّٰهُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَا حَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَیِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ نَعَمْ۔

حسان بن ثابتؓ سے مروی ہے۔ وہ ابو ہریرہؓ سے گواہی طلب کر رہے تھے کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں بتاؤ کیا تم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ مجھ سے فرماتے تھے۔ حسان! رسولِ خدا (صلے اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے (مشرکوں کو) جواب دو۔ اے اللہ حسان کی روح القدس سے تائید کر۔ ابو ہریرہؓ بولے۔ ہاں میں نے سنا ہے۔

ح ۲۴۸ حبش کے لوگوں کا مسجد میں کھیل

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا عَلٰی بَابِ حُجْرَتِیْ وَالْحَبَشَةُ یَلْعَبُوْنَ فِی الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتُرُنِیْ بِرِدَائِهٖ اَنْظُرُ اِلٰی لَعِبِهِمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ یَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے ایک دن رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا۔ حبش کے لوگ مسجد میں کھیل رہے تھے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے چادر سے چھپا رہے تھے۔ میں انکے کھیل کو دیکھ رہی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنے گتکوں سے کھیل رہے تھے۔

ح ۲۴۹ فیصلہ میں فریقین کی سہولیت کا لحاظ

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ تَقَاضَی ابْنَ اَبِیْ حَدْرَدٍ دَیْنًا كَانَ لَهٗ عَلَیْهِ فِی الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰی سَمِعَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ بَیْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَیْهِمَا حَتّٰی كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰی یَا كَعْبُ قَالَ

کعب بن مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے مسجد میں ابن ابی حدرد سے اس قرض کا تقاضا کیا۔ جو ان کا ان پر تھا جس پر دونو کی آوازیں بلند ہو گئیں۔ یہانتک کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی سن لیا آپ اپنے گھر سے ان کے پاس تشریف لائے اور حجرے کا پردہ اُلٹ کر آواز دی۔ "اے کعب"! اُنہوں نے عرض کی

لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا وَاَوْمَاَ اِلَيْهِ اَيِ الشَّطْرَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ ثُمَّ فَاقْضِهِ

لبیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تم اپنے اس قرض میں کچھ کمی کردو۔ اور اشارہ فرمایا نصف (کم کردو)۔ کعب نے کہا یا رسول اللہ میں نے کم کردیا آپ نے (ابی حدرد سے) فرمایا اٹھو اور اسے ادا کرو۔

... اس پر نماز جنازہ پڑھنا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

اَنَّ رَجُلًا اَسْوَدَ اَوِ امْرَاَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ فَقَالَ اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِيْ بِهٖ دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ اَوْ قَالَ قَبْرِهَا فَاَتٰى قَبْرَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حبشی مرد یا حبشی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ جب وہ مرگئی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے اسکی بابت پوچھا۔ مجھے تم نے اطلاع کیوں نہ دی؟ (اچھا اب) مجھے اسکی قبر بتاؤ۔ چنانچہ لوگوں نے بتائی۔ تو آپ نے اسپر نماز پڑھی۔

۲۸۳
سود شراب کی تجارت کا حرام ہونا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

قَالَتْ لَمَّا اُنْزِلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَاَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ جب سود کے بارے میں سورۂ بقر کی آیتیں نازل ہوئیں تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں تشریف لاکر ان (آیتوں) کو لوگوں کے سامنے پڑھ دیا۔ پھر آپ نے شراب کی تجارت بھی حرام کردی۔

۲۸۴
حضرت سلیمان کا نماز خراب کرنے کی کوشش

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عِفْرِيْتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلٰوةَ فَاَمْكَنَنِيَ اللهُ مِنْهُ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَهٗ اِلٰى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تُصْبِحُوْا وَتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ اَخِيْ سُلَيْمٰنَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ۔

ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "ایک سرکش جن گذشتہ شب میرے سامنے آیا۔ (یا اسکی مثل کوئی کلمہ فرمایا) تاکہ میری نماز قطع کرے۔ مگر اللہ نے مجھے اس پر قابو دیدیا اور میں نے چاہا کہ اسے مسجد کے کسی ستون سے باندھ دوں۔ تاکہ تم لوگ اسے دیکھ لو پھر میں نے اپنے بھائی سلیمانؑ کا قول یاد کیا۔ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ (اے پروردگار مجھے بخشدے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر جو میرے سوا کسی کو نہ ملے)۔

۲۸۳ ج۳ — سعد بن معاذ کا انتقال

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوْدَهُ مِنْ قَرِيْبٍ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ إِلَّا الدَّمُ يَسِيْلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِيْ يَأْتِيْنَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُوْ جُرْحُهُ دَمًا فَمَاتَ فِيْهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جنگ خندق کے دن سعد کے اکحل میں زخم لگ گیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (ان کے لئے) مسجد میں ایک خیمہ نصب کر دیا۔ تاکہ قریب سے انکی عیادت فرمالیا کریں۔ پس یکایک اس حال میں کہ مسجد میں بنی غفار کا بھی خیمہ تھا۔ انکی طرف خون بہہ کر آنے لگا۔ ان لوگوں نے کہا۔ اے خیمہ والو! یہ کیا ہے جو تمہاری طرف سے ہمارے پاس آتا ہے تو دیکھتے ہیں کہ سعد کے زخم سے خون بہہ رہا ہے۔ چنانچہ وہ اسی سے انتقال کر گئے۔

۲۸۴ ج۴ — بیمار کو سوار ہو کر طواف کی رخصت

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّيْ أَشْتَكِيْ قَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں آپ نے فرمایا۔ تم سوار ہو کر لوگوں کے بعد طواف کرو۔ پس میں نے طواف کیا۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کے ایک گوشہ میں کھڑے ہوئے سورۃ الطور وکتاب مسطور پڑھ رہے تھے۔

۲۸۵ ج۵ — اندھیری رات میں قدرتاً روشنی رہنا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيْئَانِ بَيْنَ أَيْدِيْهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَاحِدٌ حَتّٰى أَتٰى أَهْلَهُ۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص اندھیری رات میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکل کر گئے۔ ان دونوں کے ہمراہ دو چراغ جلتے تھے جو ان کے سامنے روشن ہو رہے تھے۔ پھر جب وہ دونوں علیحدہ ہو گئے تو ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک (چراغ) ہو گیا۔ یہانتک کہ وہ اپنے گھر پہنچ گئے۔

۲۸۶ ج۶ — آنحضرت کا آخرت کے خوف سے رونا

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خطبہ پڑھتے ہوئے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
إِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا
وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ
اللّٰهِ فَبَكٰى أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ مَا يُبْكِيْ هٰذَا
الشَّيْخَ إِنْ يَكُنِ اللّٰهُ خَيَّرَ عَبْدًا
بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ
فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَكَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هُوَ الْعَبْدَ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ أَعْلَمَنَا
فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكِ إِنَّ
أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ
صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُوْ بَكْرٍ
وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ
أُمَّتِيْ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ
أَبَا بَكْرٍ وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ
وَمَوَدَّتُهُ لَا يَبْقَيَنَّ فِي
الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ
إِلَّا بَابُ أَبِيْ بَكْرٍ۔

آنحضرت صلعم کا ابوبکر صدیق کی خدمات کا اعتراف

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ
مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ
عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ
فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ
وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ
مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِيْ

فرمایا بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایک بندے کو
دنیا کے اور اس چیز کے درمیان میں جو اللہ کے
ہاں ہے اختیار دیا ہے (کہ جسکو چاہے پسند کرلے)
تو اس نے اس چیز کو اختیار کرلیا ہے جو اللہ کے
ہاں ہے" ابوبکرؓ (یہ سن کر) رونے لگے میں نے اپنے
دل میں کہا۔ اس شیخ کو کونسی چیز رُلا رہی ہے
اگر اللہ نے کسی بندے کو دنیا کے اور اس عالم
کے درمیان میں جو اللہ کے ہاں ہے اختیار دیا ہے
اور اس نے اس عالم کو اختیار کرلیا جو اللہ کے
ہاں ہے (تو اس میں رونے کی کیا بات ہے
مگر آخر میں معلوم ہوا کہ) وہ بندے خود رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ اور ابوبکرؓ ہم سب سے زیادہ
علم رکھتے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا "ابوبکر! تم مت روؤ۔
بے شک سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر احسان کرنیوالے
اپنی صحبت اور اپنے مال میں ابوبکرؓ ہیں۔ اور اگر میں اپنی
اُمت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو یقیناً ابوبکرؓ
کو بناتا۔ لیکن اسلام کی اخوت اور اسکی
محبت (کافی ہے) دیکھو! مسجد میں ابوبکرؓ
کے دروازے کے سوا سب کے دروازے بند کردو"

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اس مرض میں
جس میں آپ نے وفات پائی ہے اپنا سر
ایک پٹی سے باندھے ہوئے باہر تشریف
لائے۔ اور منبر پر بیٹھ گئے۔ پھر
اللہ کی حمد وثنا کرکے فرمایا "لوگو!
ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ اپنی جان
اور اپنے مال سے مجھ پر احسان کرنے والا

نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ مِنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ خُلَّةُ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ سُدُّوْا عَنِّیْ کُلَّ خَوْخَةٍ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَیْرَ خَوْخَةِ اَبِیْ بَکْرٍ۔

کوئی نہیں۔ اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو یقیناً ابوبکرؓ کو خلیل بناتا۔ لیکن اسلام کی خلت افضل ہے میری طرف سے ہر کھڑکی کو جو اس مسجد میں ہے بند کردو سوا ابوبکرؓ کی کھڑکی کے۔" (اسے بند نہ کرو)۔

ح ۲۸۵ — آنحضرت صلعم کا کعبہ میں نماز ادا کرنا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَکَّةَ فَدَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَاُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ ثُمَّ اُغْلِقَ الْبَابُ فَلَبِثَ فِیْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجُوْا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَبَدَرْتُ فَسَاَلْتُ بِلَالًا فَقَالَ صَلّٰی فِیْهِ فَقُلْتُ فِیْ اَیٍّ فَقَالَ بَیْنَ الْاُسْطُوَانَتَیْنِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَذَهَبَ عَلَیَّ اَنْ اَسْاَلَهٗ کَمْ صَلّٰی۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو عثمان بن طلحہ کو بلایا۔ انہوں نے دروازہ کھول دیا۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم۔ بلالؓ۔ اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ اندر گئے۔ اس کے بعد دروازہ بند کرلیا گیا۔ آپ اس میں تھوڑی دیر رہے۔ اسکے بعد سب لوگ نکل آئے۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ میرے دریافت کرنے پر بلالؓ نے بتایا کہ حضرت صلعم نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی ہے۔ میں نے پوچھا کس مقام میں؟ انہوں نے کہا دونوں ستونوں کے درمیان۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں یہ بات رہ گئی کہ میں ان سے پوچھتا کہ آپ نے کسقدر نماز پڑھی۔

ح ۲۸۶ — وتر دل کے دیر پڑھنے کا ایماء

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ مَا تَرٰی فِیْ صَلٰوةِ اللَّیْلِ قَالَ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیَ الصُّبْحَ صَلّٰی وَاحِدَةً فَاَوْتَرَتْ لَهٗ مَا صَلّٰی وَاِنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ

ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جبکہ آپ منبر پر تھے دریافت کیا نماز شب کے بارے میں آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا دو دو رکعت پڑھنی چاہیے۔ اور جب تم میں سے کوئی صبح ہو جانیکا خوف کرے تو ایک رکعت اور پڑھ لے وہ ایک رکعت اسکے لئے جسقدر پڑھ چکا ہے وتر کر دے گی"۔

يَجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِهِ۔

ابن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ رات کو اپنی آخری نماز وتر کو بناؤ۔ کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکا حکم دیا ہے۔

۲۹۰ آنحضرت صلعم کا مسجد میں لیٹنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى۔

عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ آپ اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے تھے۔

۲۹۱ مسجد میں باجماعت نماز کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ وَتُصَلِّي الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ۔

ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جماعت کی نماز اپنے گھر کی نماز اور اپنے بازار کی نماز پر پچیس درجہ ثواب فضیلت (زیادہ) رکھتی ہے اسلئے کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھا وضو کرے۔ اور مسجد میں محض نماز کے ہی ادا کرنے کو آئے۔ تو وہ جو قدم رکھتا ہے اس پر اللہ ایک درجہ اس کا بلند کردیتا ہے یا ایک گناہ اس کا معاف فرماتا ہے یہانتک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے اور جب وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو نماز میں سمجھا جاتا ہے جبتک کہ نماز اسے روکے۔ اور فرشتے اسکے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جبتک کہ وہ اس مقام میں رہے جہاں نماز پڑھتا ہے فرشتے یوں دعا کرتے ہیں اللّٰھم اغفرلہ اللّٰھم ارحمہ (اے اللہ اسے بخشدے اے اللہ اسپر رحم کر)۔ یہ دعا اسوقت تک رہتی ہے جبتک کہ وہاں حدث نہ کرے۔

۲۹۲ مسلمانوں کا عقیدہ یک دیگر امداد

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ

ابو موسےٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن

لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ اَصَابِعَهُ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَاَنَّهُ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَخَرَجَتِ السَّرَعَانُ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَهَابَا اَنْ يُّكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ يُقَالُ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسِيْتَ اَمْ قَصُرَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ اَكَمَا يَقُوْلُ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

مومن کیلئے مثل عمارت کے ہے کہ اسکا ایک حصہ دوسرے حصے کو تقویت دیتا ہے" اور آپنے اپنی انگلیوں میں تشبیک فرمائی

۲۹۳
ح ۳
تنبیہ سہو بعد تکمیل
نماز دو سجدوں سے

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں زوال کے بعد کی دو نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھائی۔ آپ نے ہمیں دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ جسکے بعد ایک لکڑی کے پاس کھڑے ہو گئے جو عرضاً مسجد میں رکھی ہوئی تھی اس پر آپنے تکیہ لگا لیا اور کچھ غصے ہو کر آپنے اپنا داہنا ہاتھ بائیں پر رکھ لیا اور اپنی انگلیوں کے درمیان تشبیک فرمائی۔ پھر اپنا دایاں رخسارہ بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھ لیا۔ جلد باز لوگ تو مسجد کے دروازوں سے نکل گئے مگر حاضرین مسجد نے آپسمیں کہا۔ کیا نماز کم کر دیگئی ہے ان لوگوں میں ابوبکرؓ و عمرؓ بھی تھے مگر وہ دونوں آپ سے کہتے ہوئے ڈرے۔ ایک شخص لمبے ہاتھوں والا جسکو "ذوالیدین" کہتے تھے۔ اس نے کہا یارسول اللہ! آپ کچھ بھول گئے یا نماز کم کر دیگئی آپ نے فرمایا۔ "میں نہ بھولا ہوں نہ نماز کم کی گئی" پھر آپ نے فرمایا: "کیا ایسا ہی ہے جیسا ذوالیدین کہتے ہیں؟" لوگوں نے کہا ہاں۔ پس آپ آگے بڑھے اور جسقدر نماز چھوڑی تھی پڑھ لی بعد اسکے سلام پھیر کر تکبیر کہی اور مثل اپنے سجدوں کے سجدہ کیا۔ یا وہ سجدہ کچھ زیادہ طویل تھا پھر آپنے سر اٹھایا اور تکبیر کہکر مثل اپنے سجدوں کے یا اس سے کچھ زیادہ طویل سجدہ کیا پھر سر اٹھا کر تکبیر کہی اور سلام پھیر لیا (یہ قصر نماز سہواً تھی جسکا رفع بعد تکمیل زائد کے دو سجدوں سے کیا گیا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي اَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيقِ وَيَقُولُ اِنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الْاَمْكِنَةِ۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حِيْنَ يَعْتَمِرُ وَفِي حَجَّتِهِ حِيْنَ حَجَّ تَحْتَ سَمُرَةٍ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَكَانَ اِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوٍ وَكَانَ فِي تِلْكَ الطَّرِيقِ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ هَبَطَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ فَاِذَا ظَهَرَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي عَلَى شَفِيرِ الْوَادِي الشَّرْقِيَّةِ فَعَرَّسَ ثَمَّ حَتّٰى يُصْبِحَ لَيْسَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِحِجَارَةٍ وَلَا عَلَى الْاَكَمَةِ الَّتِي عَلَيْهَا الْمَسْجِدُ كَانَ ثَمَّ خَلِيجٌ يُصَلِّي عَبْدُ اللهِ عِنْدَهُ فِي بَطْنِهِ كُثُبٌ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَّ يُصَلِّي فَدَحَا فِيهِ السَّيْلُ بِالْبَطْحَاءِ حَتّٰى دَفَنَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي فِيهِ وَحَدَّثَ عَبْدُ اللهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى حَيْثُ الْمَسْجِدُ الصَّغِيرُ الَّذِي دُوْنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِي فِيهِ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ وہ راستہ میں کئی جگہ نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور بیان کرتے تھے کہ ان جگہوں میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب عمرہ اور حج کرتے تو ذوالحلیفہ میں اترا کرتے تھے اور جب کسی غزوہ سے لوٹتے اور اس راستے سے آتے یا حج و عمرہ میں ہوتے تو وادی کے اندر اتر جاتے اور جب وادی کے گہراؤ سے اوپر آجاتے تو اونٹ کو اس بطحا میں بٹھلا دیتے جو وادی کے کنارے پر بجانب مشرق ہے۔ اور آخر شب میں وہیں آرام فرماتے یہاں تک کہ صبح ہوجاتی (یہ مقام جہاں آپ استراحت فرماتے) اس مسجد کے پاس نہیں ہے جو پتھروں کے ٹیلے پر بنی ہے۔ بلکہ اس جگہ ایک چشمہ تھا۔ عبداللہ اس کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے اسکے اندر کچھ تودے ریت کے تھے۔ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم وہیں نماز پڑھتے تھے پھر اس بطحا سے سیلاب آیا۔ تو وہ مقام جہاں عبداللہ نماز پڑھتے تھے پٹ گیا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر بھی نماز پڑھی ہے جہاں چھوٹی مسجد ہے۔ جو اس مسجد کے قریب ہے، جو روحا کی بلندی پر ہے۔ اور عبداللہ اس مقام کو جانتے تھے جہاں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی

يَقُولُ ثُمَّ عَنْ يَمِينِكَ حِينَ تَقُومُ فِي
الْمَسْجِدِ تُصَلِّي وَذٰلِكَ الْمَسْجِدُ عَلٰى
حَافَةِ الطَّرِيقِ الْيُمْنٰى وَأَنْتَ ذَاهِبٌ
إِلٰى مَكَّةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ
رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ أَوْ نَحْوُ ذٰلِكَ وَكَانَ
عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّي إِلَى الْعِرْقِ الَّذِي
عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرَّوْحَاءِ وَذٰلِكَ
الْعِرْقُ انْتِهَاءُ طَرَفِهِ عَلٰى حَافَةِ
الطَّرِيقِ دُوْنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بَيْنَهُ وَ
بَيْنَ الْمُنْصَرَفِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلٰى مَكَّةَ
وَقَدْ بُنِيَ ثَمَّ مَسْجِدٌ فَلَمْ يَكُنْ
عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّي فِي ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ وَ
كَانَ يَتْرُكُهُ عَنْ يَسَارِهِ وَوَرَاءَهُ وَيُصَلِّي
أَمَامَهُ إِلَى الْعِرْقِ نَفْسِهِ وَكَانَ عَبْدُ
اللّٰهِ يَرُوحُ مِنَ الرَّوْحَاءِ فَلَا يُصَلِّي
الظُّهْرَ حَتّٰى يَأْتِيَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ فَيُصَلِّي
فِيهِ الظُّهْرَ وَإِذَا أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ
فَإِنْ مَرَّ بِهِ قَبْلَ الصُّبْحِ بِسَاعَةٍ
أَوْ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ عَرَّسَ حَتّٰى يُصَلِّيَ بِهَا
الصُّبْحَ وَحَدَّثَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ
تَحْتَ سَرْحَةٍ ضَخْمَةٍ دُوْنَ الرُّوَيْثَةِ عَنْ
يَمِينِ الطَّرِيقِ وَوِجَاهَ الطَّرِيقِ فِي
مَكَانٍ بَطْحٍ سَهْلٍ حَتّٰى يُفْضِيَ
مِنْ أَكَمَةٍ دُوَيْنَ بَرِيدِ الرُّوَيْثَةِ
بِمِيلَيْنِ وَقَدِ انْكَسَرَ أَعْلَاهَا فَانْثَنٰى
فِي جَوْفِهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ عَلٰى سَاقٍ

وہ کہا کرتے تھے کہ وہاں تمہارے داہنی طرف ہے جب تم
مسجد میں نماز کے لئے کھڑے ہو اور یہ مسجد راستے
کے داہنے کنارے پر ہے جبکہ تم مکہ کیطرف جاتے ہو
اُسکے اور بڑی مسجد کے درمیان پتھر کا ایک
ٹیلہ ہے یا اسکے قریب اور ابن عمرؓ اس پہاڑی
کے پاس بھی نماز پڑھا کرتے تھے جو روحا کے خاتمہ پر ہے
اور اس پہاڑی کا کنارہ مسجد کے قریب جانب میں ہے
وہ جو اس پہاڑی اور منصرف روحا کے درمیان
میں ہے اور اسی جگہ ایک دوسری مسجد
بنادی گئی ہے۔ مگر عبداللہ بن عمرؓ اس مسجد میں
نماز نہ پڑھتے تھے بلکہ اُسکو اپنے پیچھے بائیں جانب
چھوڑ دیتے تھے اور اس کے آگے بڑھ کر خاص
پہاڑی کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے۔ عبداللہ
روحا سے صبح کے وقت چلتے تھے اور نماز
ظہر اسی مقام پر پہنچکر پڑھتے تھے۔ اور جب
مکہ سے آتے اور صبح کچھ پہلے یا آخر شب میں
اس مقام پر پہنچتے تو وہیں ٹھہر جاتے۔ حتیٰ
کہ صبح کی نماز وہیں پڑھتے۔ عبداللہ رضی
اللہ عنہ نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم مقام رُوَیثہ کے قریب راستے
کی داہنی جانب اور راستے کے سامنے
کسی گھنے درخت کے نیچے وسیع اور
نرم مقام میں اُترتے تھے۔ یہاں تک
کہ آپ اُس ٹیلہ سے جو برید الرویثہ سے
قریب دو میل کے ہے باہر آگئے۔ اس درخت
کے اوپر کا حصہ ٹوٹ گیا ہے جو اس کے جوف
میں دہرا گیا ہے۔ اور وہ درخت تنے کے بل کھڑا ہے

وفی ساقها كثب كثيرة وحدث
عبد الله أن النبي صلى الله عليه
وسلم صلى في طرف تلعة من وراء العرج
وأنت ذاهب إلى هضبة عند
ذلك المسجد قبران أو ثلاثة على
القبور رضم من حجارة عن يمين
الطريق عند سلمات الطريق بين
أولئك السلمات كان عبد الله
يروح من العرج بعد أن تميل
الشمس بالهاجرة فيصلي الظهر في
ذلك المسجد قال عبد الله ونزل
رسول الله صلى الله عليه وسلم
عند سرحات عن يسار الطريق في
مسيل دون هرشى ذلك المسيل
لاصق بكراع هرشى بينه وبين
الطريق قريب من غلوة وكان
عبد الله يصلي إلى سرحة هي
أقرب السرحات إلى الطريق و
هي أطولهن ويقول إن النبي صلى
الله عليه وسلم كان ينزل في المسيل
الذي في أدنى مر الظهران قبل
المدينة حين يهبط من الصفرا
ينزل في بطن ذلك المسيل عن يسار
الطريق وأنت ذاهب إلى مكة ليس
بين منزل رسول الله صلى الله
عليه وسلم وبين الطريق إلا
رمية بحجر قال وكان النبي صلى

اسکے تنے میں ریت کے بہت سے ٹیلے ہیں۔
عبداللہ نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس ٹیلہ پر بھی نماز پڑھی ہے
جو مقام عرج کے پیچھے ہے۔ جبکہ تم قریہ ہضبہ
کی طرف جا رہے ہو۔ اس مسجد کے پاس دو تین
قبریں ہیں جن پر پتھر رکھے ہیں۔ وہاں آپ نے
راستے کی داہنی جانب (راستے کے) پتھروں کے
پاس نماز پڑھی۔ ان ہی پتھروں کے درمیان
عبداللہ آتے تھے۔ اور دوپہر کو آفتاب ڈھل
جاتا تو نماز ظہر اسی مسجد میں پڑھتے تھے۔ عبداللہ نے
یہ بھی بیان کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
اس سیل میں جو ہرشا پہاڑ کے قریب ہے راستے
کے داہنی جانب درختوں کے پاس اترتے۔
سیل ہرشا (پہاڑ) کے کنارے سے ملی ہوئی
ہے۔ اسکے اور راستے کے درمیان بقدر کمر کے
ہاتھ کا فاصلہ ہے۔ عبداللہ اس درخت کے
پاس نماز پڑھتے تھے جو سب درختوں سے
زیادہ راستے سے قریب تھا۔ اور ان سب سے
زیادہ لمبا تھا۔ عبداللہ نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم اس سیل میں اترتے تھے جو مقام
مرالظہران کے آخیر میں مدینہ کی طرف ہے۔
جبکہ کوئی شخص صفراوات کے پہاڑوں سے
اترے۔ آپ اس سیل کے گہراؤ میں راستے
کی بائیں جانب (جبکہ تو مکہ کیطرف جا رہا ہو) نزول
فرماتے تھے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اترنے کی
جگہ اور راستے کے درمیان میں صرف
ایک پتھر کے پھینکنے کا فاصلہ ہے عبداللہ نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى
وَيَبِيتُ حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ يُصَلِّي الصُّبْحَ
حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَمُصَلّٰى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلٰى أَكَمَةٍ
غَلِيظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ
ثَمَّ وَلٰكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى أَكَمَةٍ
غَلِيظَةٍ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُحَدِّثُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي
بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ
فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ
الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى
الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ تَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ
عَشَرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ تُصَلِّي
مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ
الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ۔

اللہ علیہ وسلم مقام ذی طوی میں اُترتے تھے اور رات
گذارتے تھے۔ یہانتک کہ صبح ہونے پر نماز فجر پڑھتے۔
یہ اُسوقت جب آپ مکہ تشریف لاتے۔ اور رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی یہ جگہ ایک سخت ٹیلے
پر ہے نہ کہ اس مسجد میں جو وہاں بنائی گئی ہے۔ بلکہ
اُس سے نیچے اس سخت ٹیلے پر عبداللہ بن عمرؓ
نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس
پہاڑ کے فرضوں کے سامنے آئے۔ اور وہ فرضہ جو
اس پہاڑ اور بڑے پہاڑ کے درمیان ہیں کعبہ کی
طرف ہے۔ پھر آپ نے اس مسجد کو جو بنائی گئی ہے
اس مسجد کی بائیں جانب چھوڑ دیا جو ٹیلہ کیطرف ہے
اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے
کی جگہ اس سے نیچے سیاہ ٹیلے کے اوپر ہے
ٹیلہ سے دس گز یا اسکے قریب چھوڑ دو۔
پھر پہاڑ کے ان دونوں فرضوں کی طرف
جو تمہارے اور کعبہ کے درمیان ہیں
منہ کر کے نماز پڑھو۔

۲۹۶
باب ۷۹
نماز میں کسی ہتھیار کے سامنے رکھنے کا جواز

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمَرَ
بِالْحَرْبَةِ فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي
إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَكَانَ
يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ
ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن نماز پڑھانے
کے لئے نکلتے تو حکم دیتے کہ (کوئی) حربہ آپ کے سامنے
رکھ دیا جائے آپ اُسکی طرف منہ کر کے نماز پڑھاتے
اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے۔ سفر میں بھی
آپ یہی کرتے تھے۔ اسی سے اُمرا نے
یہی اختیار کر لیا ہے۔

۲۹۷
باب ۷۸
گھونگاس لکڑی کی حد سے نماز پڑھنا

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى
بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ

ابو جحیفہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بطحا
میں لوگوں کے ساتھ اپنے سامنے عنزہ گاڑ کر نماز دو رکعت
ظہر اور دو رکعت عصر کی (بحالت سفر) ادا کیں

الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ۔

اور آپ کے سامنے سے عورتیں اور گدھے گذر رہے تھے۔

باب ۲۹۸ نمازی اور اسکے سامنے کی دیوار میں فاصلہ۔

عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ۔

سہل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اور دیوار کے درمیان میں اسقدر فاصلہ تھا جس سے بکری گذر سکتی تھی۔

باب ۲۹۹ بغرض نماز، رفع حاجت کیلئے پانی کا موجود ہونا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ اَنَا وَغُلَامٌ وَمَعَنَا عُكَّازَةٌ اَوْ عَصًا اَوْ عَنَزَةٌ وَمَعَنَا اِدَاوَةٌ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ نَاوَلْنَاهُ الْاِدَاوَةَ۔

انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب رفع حاجت کے لئے باہر تشریف لیجاتے تو میں اور ایک لڑکا آپ کے پیچھے جاتے۔ ہمارے ہمراہ ایک لاٹھی یا چھوٹا نیزہ ہوتا۔ اور ایک پانی کا ظرف بھی۔ جب آپ رفع حاجت سے فارغ ہوتے تو وہ ظرف ہم آپ کو دیدیتے۔

باب ۳۰۰ آنحضرت صلعم کی جگہ نماز پڑھنے کی خواہش۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْاُسْطُوَانَةِ الَّتِيْ عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقِيْلَ لَهُ يَا اَبَا مُسْلِمٍ اَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْاُسْطُوَانَةِ قَالَ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا۔

سلمہ بن اکوع سے مروی ہے کہ وہ اس ستون کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے جو مصحف کے قریب تھا اُن سے پوچھا گیا۔ اے ابومسلم! تم اس ستون کے پاس ہی نماز پڑھنے کی کوشش کیا کرتے ہو؟ اُنہوں نے کہا۔ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش فرماتے دیکھا ہے۔

باب ۳۰۱ کعبہ کے اندر آپکا مقام نماز۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدِيْثُ دُخُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ قَالَ فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهِ وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ

حضرت ابن عمرؓ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کعبہ میں داخل ہونے کی حدیث مذکور ہے۔ اس میں بیان کیا ہے کہ جس وقت بلالؓ باہر گئے تو میں نے اُن سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر کیا کیا؟ اُنہوں نے بتایا آپ نے ایک ستون کو اپنی دائیں جانب کرلیا اور ایک کو بائیں جانب۔ اور تین ستونوں کو اپنے پیچھے کرلیا اسوقت کعبہ

فِيْ سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ ـ

چھ ستونوں پر بنا ہوا تھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے دو ستونوں کو داہنی جانب کیا۔

ج ۲
سواری کو عرضاً بٹھا کر نماز پڑھنا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهٗ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا قِيْلَ لِنَافِعٍ اَفَرَاَيْتَ اِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهٗ فَيُصَلِّيْ اِلٰى اٰخِرَتِهٖ اَوْ مُؤَخَّرِهٖ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ ـ

ابن عمرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ اپنی سواری کو عرضاً بٹھا دیتے تھے۔ اور اسکی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے تھے۔ نافع نے ان سے پوچھا۔ آپنے دیکھا ہے۔ جب سواریاں چلنے لگتیں تو حضور کیا کرتے تھے؟ وہ بولے آپ کجاوے کو لیتے تھے اور اسے سامنے رکھ کر اسکے پچھلے حصے کیطرف نماز پڑھ لیتے تھے۔ اور ابن عمرؓ بھی یہی کیا کرتے تھے۔

ج ۳
نماز کے سامنے عورتوں کی تحقیر

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَعَدَلْتُمُوْنَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيْرِ فَيَجِيْءُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيْرَ فَيُصَلِّيْ فَاَكْرَهُ اَنْ اُسَنِّحَهٗ فَاَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيْرِ حَتّٰى اَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِيْ ـ

حضرت عائشہؓ نے کہا۔ تم نے ہمیں کتے اور گدھے کی برابر کر لیا۔ بیشک میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ تخت پر لیٹی ہوتی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو تخت کے بیچ میں کھڑے ہوکر نماز پڑھ لیتے تھے۔ میں اس بات کو برا جانتی تھی کہ نماز میں آپ کے سامنے رہوں۔ پس میں تخت کے پاؤں کی طرف سے نکل جاتی۔ یہاں تک کہ اپنی اوڑھنی سے باہر ہو جاتی۔

ج ۳
نمازی کے سامنے گذرنے والے کی مدافعت

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ اِلٰى شَيْءٍ يَسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِيْ اَبِيْ مُعَيْطٍ اَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فِيْ صَدْرِهٖ فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا اِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَعَادَ

ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ وہ جمعہ کے دن کسی چیز کی طرف منہ کرکے نماز پڑھ رہے تھے۔ جو ان کو لوگوں سے چھپاتی تھی یکایک ایک جوان نے جو قبیلہ بنی معیط سے تھا چاہا کہ انکے آگے سے نکل جائے تو ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اس کے سینے میں دھکا دیا مگر اس جوان نے اس کے آگے سے نکلنے کے سوا اور کوئی سبیل نہ دیکھی تو اس نے پھر نکلنا چاہا

يجتاز فدفعه ابو سعيد اشد من الاولى فنال من ابي سعيد ثم دخل على مروان فشكى اليه ما لقي من ابي سعيد ودخل ابو سعيد خلفه على مروان فقال مالك ولابن اخيك يا ابا سعيد قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اذا صلى احدكم الى شيء يستره من الناس فاراد احد ان يجتاز بين يديه فليدفعه فان ابى فليقاتله فانما هو شيطان

جس پر ابو سعید رضہ نے پہلے سے بھی زیادہ سخت اُسے دھکا دیا۔ تو اس نے ابو سعید کی بیحرمتی کی بعد ازاں وہ مروان کے پاس گیا۔ اور ابو سعید رضہ سے جو معاملہ ہوا تھا۔ اسکی (مروان سے) شکایت کی۔ اسکے پیچھے پیچھے ابو سعید بھی مروان کے پاس پہنچ گئے۔ مروان نے پوچھا۔ ابو سعید! تمہارا اور تمہارے بھائی کے بیٹے کا کیا معاملہ ہے؟ ابو سعید رضہ نے کہا۔ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسی چیز کی طرف نماز پڑھ رہا ہو جو اسے لوگوں سے چھپا لے اور کوئی آدمی اسکے سامنے سے نکلنا چاہے تو پہلے اسے روکے اگر نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

باب ۵۵ نمازی کے سامنے سے گزرنا گناہ ہے۔

عن ابي جهيم رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه من الاثم لكان ان يقف اربعين خيرا له من ان يمر بين يديه قال الراوي لا ادري اقال اربعين يوما او شهرا او سنة۔

ابو جہیم رضہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اگر نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزرنے والا یہ جان لیتا کہ اس پر اسقدر گناہ ہے تو بے شک اُسے چالیس مدت تک کھڑا رہنا بھلا معلوم ہوتا۔ اس بات سے کہ اس کے سامنے سے گزرے۔" راوی حدیث کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ چالیس دن کہا یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔

باب ۵۶ نماز میں سوتے ہوئے بیوی کو جگا دیتے تھے

عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي وانا راقدة معترضة على فراشه فاذا اراد ان يوتر ايقظني فاوترت معه۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے۔ اور میں آپ کے فرش پر عرضاً سوئی رہتی تھی۔ پھر جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تو مجھے جگا لیتے۔ اور میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

باب ۵۷ آنحضرت صلعم کا بچی کو لئے ہوئے نماز پڑھ لینا

عن ابي قتادة الانصاري رضي الله عنه ان رسول الله صلى

ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ لِأَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا۔

اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور اسی حالت میں امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُٹھائے ہوئے تھے جو ابو العاص بن ربیعہ بن عبد الشمس کی بیٹی تھیں۔ جب آپ سجدہ کرتے تو اُتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انکو پھر اُٹھا لیتے۔

۳۰۸ آنحضرت صلعم کا کفار قریش پر لعنت بھیجنا

حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قُرَيْشٍ يَوْمَ وَضَعُوا عَلَيْهِ السَّلَى تَقَدَّمَ وَقَالَ هُنَا فِي آخِرِهِ ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيبِ لَعْنَةً

حضرت ابن مسعودؓ کی وہ حدیث جس میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا قریش کے لئے بددعا کرنا مذکور ہے جس دن انہوں نے آپ پر اونٹنی کا بچہ دان رکھ دیا تھا۔ پہلے گذر چکی ہے اس روایت کے آخر میں یہ ذکر ہے۔ "پھر ان کو گھسیٹ کر بدر کے کنوئیں میں ڈالا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کنوئیں والوں پر لعنت کی گئی ہے۔

مَوَاقِيتُ الصَّلٰوةِ

نمازوں کے وقت

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۰۹ پانچ نمازوں کا اوقات

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَقَدْ أَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا بِالْعِرَاقِ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيرَةُ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ

حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ وہ (ایک دفعہ) مغیرہ بن شعبہ کے پاس گئے اور انہوں نے ایک دن جب کہ عراق میں تھے نماز میں کچھ تاخیر کر دی۔ تو ابو مسعود نے ان سے کہا اے مغیرہ! تم نے یہ کیا کیا؟ کیا تم نہیں جانتے

اَنَّ جِبْرِیْلَ نَزَلَ فَصَلّٰی فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰی فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰی فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰی فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰی فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِھٰذَا اُمِرْتُ۔

عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ اَیُّکُمْ یَحْفَظُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْفِتْنَۃِ قُلْتُ اَنَا کَمَا قَالَہٗ قَالَ اِنَّکَ عَلَیْہِ اَوْ عَلَیْہَا لَجَرِیْءٌ قُلْتُ فِتْنَۃُ الرَّجُلِ فِیْ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ وَوَلَدِہٖ وَجَارِہٖ تُکَفِّرُھَا الصَّلٰوۃُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَۃُ وَالْاَمْرُ وَالنَّھْیُ قَالَ لَیْسَ ھٰذَا اُرِیْدُ وَلٰکِنَّ الْفِتْنَۃَ الَّتِیْ تَمُوْجُ کَمَا یَمُوْجُ الْبَحْرُ قَالَ لَیْسَ عَلَیْکَ مِنْھَا بَاْسٌ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ بَیْنَکَ وَبَیْنَھَا بَابًا

کہ ایک دن جبرئیلؑ نازل ہوئے اور انہوں نے (ایک وقت کی) نماز پڑھی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھی۔ پھر دوسری نماز کا وقت آیا تو) جبرئیل علیہ السلام نے نماز پڑھی۔ اور رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھی۔ پھر جب تیسری نماز کا وقت آیا تو جبرئیلؑ نے پھر نماز پڑھی۔ اور (انکے ساتھ) رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھی۔ علی ہذا جب چوتھی نماز کا وقت آیا تو جبرئیل نے نماز پڑھی اور رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی انکے ساتھ پڑھی۔ پھر جب پانچویں نماز کا وقت آیا تو جبرئیل نے نماز پڑھی اور رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی انکے ساتھ نماز پڑھی۔ اسکے بعد جبرئیل نے کہا

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے تو انہوں نے پوچھا فتنے کے بارے میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث تم میں سے کسیکو یاد ہے؟ میں نے کہا مجھے (بالکل اسی طرح یاد ہے) جیساکہ حضور نے ارشاد فرمایا۔ حضرت عمرؓ بولے بے شک تم اس پر جرأت کرتے ہو۔ میں نے کہا آدمی کا وہ فتنہ جو اس کی بی بی اس کے مال اور اسکی اولاد میں ہوتا ہے۔ نماز، روزہ صدقہ اور امر معروف و نہی منکر اس کو مٹا دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں یہ نہیں پوچھتا بلکہ وہ فتنہ! جو دریا کی طرح موجزن ہوگا۔ حذیفہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا۔ یا امیر المؤمنین! اس فتنے سے آپ کو کچھ خوف نہیں۔ کیونکہ آپکے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے

مُغْلَقًا قَالَ اَيُكْسَرُ اَمْ يُفْتَحُ قَالَ يُكْسَرُ قَالَ اِذًا لَا يُغْلَقُ اَبَدًا فَقِيْلَ لِحُذَيْفَةَ اَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا اَنَّ دُوْنَ الْغَدِ اللَّيْلَةَ اِنِّيْ حَدَّثْتُهٗ بِحَدِيْثٍ لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ فَسُئِلَ مَنِ الْبَابُ قَالَ عُمَرُ۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِيْ هٰذَا قَالَ لِجَمِيْعِ اُمَّتِيْ كُلِّهِمْ۔

وَعَنْهُ فِيْ رِوَايَةٍ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِيْ۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ

حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ کیا وہ دروازہ توڑ لیا کھول لیا جائیگا۔ حذیفہؓ نے کہا توڑ ڈالا جائیگا عمرؓ نے فرمایا تو پھر کبھی بند نہ ہوگا۔ حذیفہؓ سے پوچھا گیا کیا حضرت عمرؓ دروازہ کو جانتے تھے؟ انہوں نے کہا اس طرح جانتے تھے، جیسے (تم جانتے ہو) کل کے بعد رات ہوگی میں نے ان سے وہ حدیث بیان کی جو غلط نہ تھی پھر ان سے دروازے کی بابت پوچھا گیا تو وہ کہنے لگے کہ یہ دروازہ خود حضرت عمرؓ تھے۔

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کسی (نامحرم) عورت کا بوسہ لے لیا تھا پس وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے بیان کیا تو اللہ بزرگ و برتر نے نازل فرمایا "اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ" نماز کو دن کے دونوں سروں میں اور کچھ رات گئے قائم کرو۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں"۔ اس شخص نے عرض کی یا رسول اللہ کیا یہ میرے ہی لئے ہے؟ آپ نے فرمایا "میری تمام امت کے لئے۔"

ایک روایت میں ابن مسعودؓ سے یوں مروی ہے کہ آپ نے فرمایا "ہر اُس شخص کیلئے جس نے میری امت سے اس پر عمل کیا"۔

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ کے نزدیک کونسا عمل زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا "نماز جو وقت پر ادا کی گئی ہو"۔ ابن مسعودؓ نے پوچھا اسکے بعد؟ آپنے فرمایا "اسکے بعد والدین کی اطاعت"۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا اسکے بعد کون؟

ح ۳۱۱
نماز برائیوں کو دور کر دیتی ہے۔

ح ۳۱۲
حدیث بالا کا ایک شعبہ

ح ۳۱۳
وقت پر ادا کی ہوئی نماز والدین کی اطاعت اور جہاد خدا کو پسند ہے۔

قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بِھِنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُہٗ لَزَادَنِیْ۔

آپؐ نے فرمایا۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں۔ آپ نے مجھ سے اسی قدر بیان فرمایا اگر میں آپ سے اور پوچھتا۔ تو شاید آپ زیادہ بیان فرماتے۔

نمازسے گناہوں کا دُھلنا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَھَرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ فِیْہِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُوْلُ ذٰلِکَ یُبْقِیْ مِنْ دَرَنِہٖ قَالُوْا لَا یُبْقِیْ مِنْ دَرَنِہٖ شَیْئًا قَالَ فَذٰلِکَ مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰہُ بِھَا الْخَطَایَا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے "اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر کوئی نہر ہو۔ جس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو۔ تو کیا تم کہہ سکتے ہو کہ یہ نہانا اسکے میل کو باقی رکھیگا۔ صحابہ نے عرض کی یہ اسکے میل کو باقی نہ رکھیگا آپنے فرمایا۔ پانچوں نمازوں کی یہی مثال ہے۔ اللہ انکے ذریعہ سے گناہوں کو مٹادیتا ہے"۔

نماز میں سجدہ کے وقت دونوں کلائیاں زمین سے اٹھی رہیں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ وَلَا یَبْسُطْ ذِرَاعَیْہِ کَالْکَلْبِ وَاِذَا بَزَقَ فَلَا یَبْزُقَنَّ بَیْنَ یَدَیْہِ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ فَاِنَّمَا یُنَاجِیْ رَبَّہٗ۔

حضرت انسؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا "سجدوں میں اعتدال کرو اور تم میں سے کوئی اپنے دونوں ہاتھوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے اور جب تھوکے تو اپنے آگے نہ تھوکے اور نہ اپنی داہنی جانب کیونکہ وہ اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے"۔

گرمیوں میں نماز (ظہر) دوپہر کے ٹھنڈے وقت پڑھو

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ وَاشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّھَا فَقَالَتْ رَبِّ اَکَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَھَا بِنَفَسَیْنِ نَفَسٌ فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسٌ فِی الصَّیْفِ اَشَدُّ

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا "جب گرمی تیز ہو جائے۔ تو نماز کو ٹھنڈک میں پڑھا کرو۔ کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے۔ آگ نے اپنے پروردگار سے شکایت کی کہ اے میرے پروردگار! میرے ایک حصے نے دوسرے حصے کو کھا لیا۔ تو اللہ نے اُسے دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دی۔ یعنی ایک سانس کی جاڑوں میں اور ایک سانس کی گرمی میں۔ اور وہی سخت گرمی

ظہر کی نماز میں ٹھنڈک کا انتظار

مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا
تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ
لِلظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ
فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى
الظُّهْرَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ
السَّاعَةَ فَذَكَرَ أَنَّ فِيهَا أُمُورًا
عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ
يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ
فَلَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ
بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا فَأَكْثَرَ
النَّاسُ فِي الْبُكَاءِ وَأَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ
سَلُونِي فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ
حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ مَنْ
أَبِي فَقَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ
أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَبَرَكَ
عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى
رُكْبَتَيْهِ قَالَ رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا
وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا
فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ

جس کو تم محسوس کرتے ہو۔ اور وہی سخت
سردی ہے جسے تم دیکھتے ہو۔"

ابوذر غفاریؓ کہتے ہیں ہم رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔ مؤذن نے چاہا کہ
ظہر کی اذان دے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا "ٹھنڈک ہو جانے دو۔" پھر اس نے چاہا کہ
اذان دے تو آپ نے اس سے فرمایا "ٹھنڈک
ہو جانے دو۔" یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں
کا سایہ دیکھ لیا۔

ظہر کے بعد

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ (ایکدن)
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب آفتاب ڈھل گیا
تو باہر تشریف لائے۔ اور آپ نے ظہر کی نماز پڑھی
پھر آپ منبر پر کھڑے ہوگئے اور قیامت کا ذکر کرتے
ہوئے بیان فرمایا "اس میں بڑے بڑے حوادث
ہوں گے"۔ اسکے بعد آپ نے فرمایا "جو شخص کچھ
پوچھنا چاہے پوچھے۔ تم جو بات مجھ سے پوچھوگے
میں بتاؤں گا جبتک کہ میں اپنے اس مقام میں ہوں۔"
تو لوگ بے تحاشا رونے لگے۔ اور آپ بار بار یہی
فرماتے رہے "سَلُونِی" (یعنی مجھ سے کچھ پوچھو)
پس عبداللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہوگئے انہوں نے
پوچھا۔ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا۔ "تمہارا باپ
حذافہ ہے" پھر آپ بار بار فرمانے لگے مجھ سے پوچھو
تو عمرؓ نے گھٹنوں کے بل بیٹھکر عرض کی "ہم اللہ سے
راضی ہیں جو ہمارا پروردگار ہے اور اسلام
سے جو ہمارا دین ہے اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم)
سے جو ہمارے نبی ہیں"۔ اس پر آپ ساکت ہوگئے پھر
فرمایا "جنت اور دوزخ میرے سامنے ابھی

الجَنَّةُ وَالنَّارُ انِفًا فِي عَرْضِ هٰذَا الحَائِطِ فَلَمْ اَرَ كَالخَيْرِ وَالشَّرِّ قَدْ تَقَدَّمَ بَعْضُ هٰذَا الحَدِيْثِ فِي كِتَابِ العِلْمِ مِنْ رِوَايَةِ اَبِي مُوْسٰى لٰكِنْ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ زِيَادَةٌ وَمُغَايَرَةُ الفَاظٍ۔

اس دیوار کے گوشے میں پیش کی گئی تو میں نے ایسی عمدہ چیز (جیسی جنت ہے) اور ایسی بری چیز جیسی دوزخ ہے) کبھی نہیں دیکھی۔ (اس حدیث کا بعض حصہ "کتاب العلم" میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مگر اس روایت میں چونکہ زیادتی اور تغیر الفاظ ہے اسلئے اسے ذکر کیا گیا)

۳۱۹ ح۱
اوقات نماز

عَنْ اَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَاَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيْسَهُ وَيَقْرَاُ فِيْهَا مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى المِائَةِ وَيُصَلِّي الظُّهْرَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَالعَصْرَ وَاَحَدُنَا يَذْهَبُ اِلٰى اَقْصَى المَدِيْنَةِ فَيَرْجِعُ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيَ الرَّاوِي مَا قَالَ فِي المَغْرِبِ قَالَ وَلَا يُبَالِي بِتَاخِيْرِ العِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ۔

ابی برزہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ آدمی اپنے پاس والے کو پہچانتا تھا اور آپ اس میں ساٹھ سے سو تک آیتیں پڑھتے تھے۔ ظہر کی نماز آپ اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا عصر ایسے وقت پڑھتے کہ اسکے بعد ہم میں سے کوئی اپنی اقامت گاہ میں جو مدینہ کے کنارے ہوتی تھی واپس چلا جاتا اور آفتاب تیز ہوتا تھا۔ ابو برزہ نے مغرب کے بارے میں جو کچھ کہا وہ راوی بھول گیا اور عشا کی تاخیر کی آپ تہائی رات تک پرواہ نہ کرتے تھے (یعنی تہائی رات گئے پڑھتے تھے) پھر ابو برزہؓ نے کہا۔ رات کا تھوڑا حصہ گذرنے پر۔

۳۲۰ ح۱۲
عذر کے باعث دو نمازوں کو ملا کر پڑھنا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِالمَدِيْنَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالعَصْرَ وَالمَغْرِبَ وَالعِشَاءَ۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں سات دفعہ مغرب اور عشا اور آٹھ دفعہ ظہر وعصر کو ملا کر پڑھا ہے۔ (یہ عذر کے باعث کیا تھا)۔

۳۲۱ ح۱۳
عشاء کے بعد بولنا اور اس سے پہلے سونا برا ہے۔

حَدِيْثُ اَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي ذِكْرِ الصَّلَوَاتِ تَقَدَّمَ قَرِيْبًا وَقَالَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ لَمَّا ذَكَرَ العِشَاءَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ

ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نمازوں کے بارے میں پہلے گزر چکی ہے۔ اس روایت میں عشاء کے ذکر کے بعد یہ بھی ذکر کیا ہے کہ آپ عشا سے پہلے سونے

قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا۔

اور اسکے بعد باتیں کرنے کو برا جانتے تھے۔

٣٤٢ مج
نماز عصر کا وقت

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ۔

انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز پڑھ چکتے اور اسکے بعد کوئی آدمی قبیلہ بنی عمرو بن عوف تک جاتا اور انہیں بھی نماز عصر پڑھتے ہوئے پاتا۔

٣٤٣ مج
عصر کا اول وقت

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهِ۔

انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ آفتاب بلند اور تیز ہوتا تھا۔ اور جانے والا عوالی تک جاتا تھا تو ان لوگوں کے پاس ایسے وقت پہنچ جاتا کہ آفتاب کچھ بلند ہوتا تھا عوالی کے بعض مقامات مدینہ سے چار میل پر یا قریباً اتنے دور تھے۔

٣٤٤ مج
نماز عصر کا فوت ہونا سخت نقصان ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "وہ شخص جسکی نماز عصر جاتی رہے۔ ایسا ہے گویا اسکے اہل وعیال اور مال میں نقصان آگیا"۔

٣٤٥ مج
نماز عصر چھوڑنے سے اعمال نیک کا ضائع ہونا۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ غَيْمٍ بَكِّرُوْا بِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ۔

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن جبکہ ابر ہو رہا تھا۔ کہا نماز عصر سویرے پڑھ لو۔ کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ "جو شخص عصر کی نماز چھوڑدے تو یقیناً اس کا نیک عمل ضائع ہو جائے گا"۔

٣٤٦ مج
نماز فجر و عصر کی تاکید۔

عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ

جریر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں۔ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ نے چاند کی طرف نظر کرکے فرمایا۔ "بیشک تم اپنے پروردگار کو اسیطرح دیکھوگے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو اسکے دیکھنے میں شک نہ کروگے۔ لہذا اگر تم یہ کرسکتے ہو

فِی رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ۔

کہ طلوع آفتاب سے پہلے کی اور غروب آفتاب پہلے کی نماز پر شیطان سے مغلوب نہ ہو۔ تو کرو۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ (مولا کی تسبیح پڑھو سورج نکلنے سے پہلے اور اسکے چھپنے سے پہلے)۔

ح ۳۰۹ — نماز فجر و عصر کی خوبی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِیْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کچھ فرشتے رات کو تمہارے پاس یکے بعد دیگرے آتے ہیں اور کچھ فرشتے دن کو۔ اور یہ سب فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہو جاتے ہیں۔ پھر جو فرشتے رات کو تمہارے پاس آتے رہے ہیں (آسمان پر) چڑھ جاتے ہیں۔ اور ان سے انکا پروردگار پوچھتا ہے حالانکہ وہ خود اپنے بندوں سے خوب واقف ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں ہم نے انہیں نماز پڑھتے چھوڑا اور جب ہم انکے پاس پہنچے تھے (تب بھی) وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

ح ۳۱۰ — فجر و عصر کے آخر وقت تک نماز پڑھ لینے کی اجازت۔

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ۔

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز عصر کا ایک سجدہ آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے پالے تو اسے چاہیئے کہ اپنی نماز پوری کرلے اور جب نماز فجر کا ایک سجدہ طلوع آفتاب سے پہلے پالے تو اسے بھی چاہیئے کہ اپنی نماز پوری کرلے۔

ح ۳۱۱ — امت محمدیہ اور دوسری امتوں کی ایک مثال

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تمہاری مثل باعتبار ان امتوں کے

فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ الصَّلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُوتِينَا الْقُرْآنَ فَعَمِلْنَا إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِينَا قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ أَيْ رَبَّنَا أَعْطَيْتَ هٰؤُلَاءِ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ وَأَعْطَيْتَنَا قِيرَاطًا قِيرَاطًا وَنَحْنُ كُنَّا أَكْثَرَ عَمَلًا قَالَ اللّٰهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ۔

جو تم سے پہلے گذر چکی ہیں ایسی ہے جیسے نماز عصر سے لیکر غروب آفتاب تک توریت والوں کو توریت دیگئی ہے اور انھوں نے اس پر عمل کیا۔ یہاں تک کہ آدھا دن ہوگیا۔ وہ تھک گئے اور انہیں ایک ایک قیراط دیاگیا۔ اسکے بعد انجیل والوں کو انجیل دیگئی۔ جنھوں نے عصر کی نماز تک کام کیا پھر وہ تھک گئے تو انہیں ایک ایک قیراط دیا گیا۔ اسکے بعد ہم لوگوں کو قرآن دیا گیا۔ ہم نے غروب آفتاب تک کام کیا۔ تو ہمیں دو دو قیراط دئے گئے جس پر اُن دونوں اہل کتاب نے کہا۔ اے ہمارے پروردگار! تونے ان لوگوں کو دو دو قیراط دئے اور ہمیں ایک ہی قیراط دیا۔ حالانکہ ہم کام میں بہت بڑھے ہوئے ہیں؟ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ "کیا میں نے تمہاری مزدوری میں سے تمہیں کچھ کم دیا؟" وہ بولے نہیں۔ اللہ نے فرمایا یہ میری بخشش ہے جسے چاہتا ہوں دیتا ہوں۔

۳۳۰ ج
نماز مغرب کا اول وقت

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ۔

رافع بن خدیج رض سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب پڑھتے تھے تو جب ہم میں سے کوئی واپس جاتا اور تیر پھینکتا تو وہ تیر کے گرنے کی جگہ کو دیکھتا تھا۔

۳۳۱ ج۲
سویروں میں نماز کا اول وقت پڑھنا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا إِذَا رَآهُمُ اجْتَمَعُوا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھتے تھے اور عصر کی ایسے وقت کہ آفتاب صاف ہوتا تھا۔ مغرب کی جب آفتاب غروب ہوجاتا۔ اور عشا کی کبھی کسی وقت کبھی کسی وقت جب آپ دیکھتے کہ لوگ جمع ہوگئے ہیں

تعجل وإذا رآهم أبطؤا أخر والصبح كانوا أو كان النبي صلى الله عليه وسلم يصليها بغلس۔

جلد پڑھ لیتے۔ اور جب لوگ دیر میں جمع ہوتے دیر سے پڑھ لیتے۔ اور صبح کی نماز وہ لوگ یا یہ کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

مغرب کو عشاء نہ کہو۔

عن عبد الله بن المزني رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تغلبنكم الأعراب على اسم صلاتكم المغرب قال ويقول الأعراب هي العشاء۔

عبداللہ بن مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اعراب تمہاری نماز مغرب کے نام پر تم سے غلبہ کریں" نیز فرمایا۔ "اعراب کہتے ہیں کہ وہ عشاء ہے" (یعنی اعراب کی پیروی کرکے نماز مغرب کو عشاء نہ کہا کرو)۔

نماز عشاء میں دیر

عن عائشة رضي الله عنها قالت أعتم رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة بالعشاء وذلك قبل أن يفشو الإسلام فلم يخرج حتى قال عمر نام النساء والصبيان فخرج فقال لأهل المسجد ما ينتظرها أحد من أهل الأرض غيركم۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شب عشاء کی نماز میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کردی۔ اور یہ واقعہ اسلام کے پھیلنے سے پہلے کا ہے آپ ابھی نہیں نکلے تھے کہ عمرؓ نے آکر آپ سے عرض کی عورتیں اور بچے سورہے ہیں پس آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا "زمین والوں میں تمہارے سوا کوئی اور اس نماز کا منتظر نہیں ہے۔"

عشاء کا دیر سے پڑھنا۔

عن أبي موسى رضي الله عنه قال كنت أنا وأصحابي الذين قدموا معي في السفينة نزولا في بقيع بطحان والنبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة وكان يتناوب النبي صلى الله عليه وسلم عند صلاة العشاء كل ليلة نفر منهم فوافقنا النبي صلى الله عليه وسلم أنا وأصحابي وله بعض الشغل في بعض أمره فأعتم بالصلاة حتى ابهار الليل ثم خرج النبي صلى الله عليه وسلم فصلى بهم فلما قضى صلاته قال

ابو موسےٰؓ کہتے ہیں میں اور میرے وہ ساتھی جو کشتی میں میرے ہمراہ تھے اور بقیع بطحان میں اُترے ہوئے تھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تھے۔ تو ان میں سے ایک ایک آدمی نوبت بنوبت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا تھا۔ ایک دن ہم سب یعنی میں اور میرے ساتھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ چونکہ آپ کسی کام میں مصروف تھے۔ لہذا عشاء کی نماز میں آپ نے تاخیر کردی یہاں تک کہ آدھی رات ہوگئی۔ اسکے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پھر جب آپ اپنی نماز ختم کرچکے تو جو لوگ وہاں موجود تھے اُن سے فرمایا۔

لِمَنْ حَضَرَهُ عَلٰى رِسْلِكُمْ اَبْشِرُوْا اِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يُصَلِّيْ هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ اَوْ قَالَ مَا صَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ اَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا يَدْرِيْ اَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَرَجَعْنَا فَرِحِيْ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدِيْثُ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ وَنَادَاهُ عُمَرُ قَدْ تَقَدَّمَ وَفِيْ هٰذَا زِيَادَةٌ قَالَتْ وَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ الْاٰنَ يَقْطُرُ رَاْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ عَلٰى رَاْسِهِ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْهَا هٰكَذَا۔

وَحَكَى ابْنُ عَبَّاسٍ وَضْعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِهِ قَالَ فَبَدَّدَ اَصَابِعَهُ شَيْئًا مِّنْ تَبْدِيْدٍ ثُمَّ وَضَعَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهِ عَلٰى قَرْنِ الرَّاْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يُمِرُّهَا

ہیرو! خوش ہو جاؤ۔ کیونکہ تم پر اللہ کا یہ احسان ہے کہ تمہارے سوا کوئی آدمی اس وقت نماز نہیں پڑھتا" یا یہ فرمایا۔ "اس وقت میں تمہارے سوا کسی نے نماز نہیں پڑھی"۔ معلوم نہیں کہ آپ نے ان دونوں کلموں میں سے کونسا فرمایا۔ بہرحال ابوموسیٰ رض کہتے ہیں کہ ہم اس بات سے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ہم نے سنی خوش ہو کر لوٹے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو حدیث مروی ہے کہ "ایک مرتبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز عشا میں تاخیر کر دی حتیٰ کہ حضرت عمر رض نے آپ کو بلایا"۔ وہ پہلے گذر چکی ہے اس روایت میں مقدر زائد ہے کہ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں۔ صحابہ عشا کی نماز شفق غائب ہو جانے کے بعد رات کی پہلی تہائی تک پڑھتے تھے۔ اور حضرت عباس رض سے ایک روایت میں ہے کہ "پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے (اور گویا کہ میں آپ کی طرف اس وقت دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے اور آپ اپنا ہاتھ سر پر رکھے ہوئے ہیں) آپ نے فرمایا۔ اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو یقیناً حکم دیتا کہ عشا کی نماز اسی طرح پڑھا کریں"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا اور اپنی انگلیوں کے درمیان کچھ تفریق کی اسکے بعد اپنی انگلیوں کے سرے سر کے ایک حصے پر رکھ دیئے پھر انکو ملا کر اسطرح سر پر کھینچ لائے

۳۳۵ ح
اگر گراں نہ ہو تو عشا کا دیر پڑھنا اچھا تھا۔

۳۳۶ ح
سر سے پانی ٹپکنے کا طریقہ۔

كَذٰلِكَ عَلَى الرَّاسِ حَتّٰى مَسَّتْ اِبْهَامُهٗ طَرَفَ الْاُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطُشُ اِلَّا كَذٰلِكَ۔

کہ ان کا انگوٹھا ان کے کان کی لو سے جو چہرے کے قریب ہے ڈاڑھی کے کناروں سے مل گیا۔ آپ جب پانی بالوں سے نچوڑتے اور جلدی کرتے تو اسی طرح کرتے۔

۳۳۷ — حدیث سابق کی تائید

وَرَوٰى اَنَسٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ فِيْهِ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ لَيْلَتَئِذٍ۔

حضرت انسؓ سے یہی حدیث مروی ہے اس میں مذکور ہے "گویا میں اس شب میں آپ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں"۔

۳۳۸ — عشاء و فجر کی تاکید

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں (یعنی عشاء اور فجر) پڑھیگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۳۳۹ — نماز فجر کا اول وقت اور سحری

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهُمْ تَسَحَّرُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ خَمْسِيْنَ اَوْ سِتِّيْنَ يَعْنِيْ اٰيَةً۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ زید بن ثابت نے انہیں حدیث سنائی کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی۔ پھر نماز کے لئے کھڑے ہوگئے میں نے ان سے پوچھا۔ ان دونوں کاموں کے درمیان کس قدر فاصلہ تھا؟ انہوں نے کہا۔ بقدر پچاس ساٹھ آیت کے۔

۳۴۰ — نماز فجر کا سحری کے ساتھ ہونا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَتَسَحَّرُ فِيْ اَهْلِيْ ثُمَّ يَكُوْنُ سُرْعَةٌ بِيْ اَنْ اُدْرِكَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ میں اپنے گھر کے لوگوں میں بیٹھکر سحری کھایا کرتا تھا۔ پھر اس بات کی جلدی پڑجاتی تھی۔ کہ میں فجر کی نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھوں۔

۳۴۱ — آفتاب نکلنے اور غروب ہونے کے قریب نماز پڑھنے کی ممانعت۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدَ عِنْدِيْ رِجَالٌ مَرْضِيُّوْنَ وَاَرْضَاهُمْ عِنْدِيْ عُمَرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ

ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ میرے سامنے چند پسندیدہ لوگوں نے جن میں سب سے زیادہ پسندیدہ میرے نزدیک عمرؓ تھے۔ یہ بیان کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح (کی نماز) کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے اور عصر کے بعد غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے کو منع فرمایا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتّٰى تَغِيْبَ۔

حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ تَقَدَّمَ وَزَادَ فِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلَاةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيْهَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ وَالَّذِيْ ذَهَبَ بِهٖ مَا تَرَكَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ اللهَ تَعَالٰى وَمَا لَقِيَ اللهَ تَعَالٰى حَتّٰى ثَقُلَ عَنِ الصَّلَاةِ وَكَانَ يُصَلِّيْ كَثِيْرًا مِنْ صَلَاتِهٖ قَاعِدًا تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ

ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم اپنی نمازیں طلوع آفتاب کے وقت نہ پڑھو اور نہ غروب آفتاب کے وقت۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ آپ نے یہ بھی فرمایا۔ جب آفتاب کا کنارہ نکل آئے تو نماز موقوف کر دو۔ یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو جائے اور جب آفتاب کا کنارہ چھپ جائے تو نماز موقوف کر دو۔ یہاں تک کہ آفتاب پورا چھپ جائے۔"

ابو ہریرہؓ والی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی بیع اور دو قسم کی پوشش سے منع فرمایا ہے پہلے گذر چکی ہے مگر اس روایت میں اس قدر زائد ہے۔ کہ دو نمازوں سے بھی منع فرمایا ہے بعد نماز فجر تا وقتیکہ آفتاب اچھی طرح نکل آئے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے۔

معاویہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے لوگوں سے کہا۔ تم ایک ایسی نماز پڑھتے ہو کہ جسے ہم نے (باوجودیکہ ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہے) آپ کو پڑھتے نہیں دیکھا اور یقیناً آپ نے اس سے ممانعت فرمائی۔ یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں (پڑھنے سے)۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں قسم اسکی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے لے گیا۔ آپ عصر کے بعد دو رکعتیں ترک نہیں فرماتے تھے یہانتک کہ آپ اللہ سے ملگئے اور جب آپ اللہ سے ملے ہیں اسوقت (بباعث ضعف) آپ نماز سے تھک جاتے تھے۔ اور آپ اپنی بہت سی نمازیں بیٹھکر پڑھتے تھے اور

٣٤٢ بخ حدیث بالا کی تصحیح

٣٤٣ بخ حدیث بالا کی مؤثر شہادت

٣٤٤ بخ عصر کے بعد [illegible] نماز پر معاویہؓ کی [illegible]

٣٤٥ بخ عصر کے بعد کی رکعتیں مخصوص آپ کے لئے

ابوداؤد

بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا وَلَا يُصَلِّيهِمَا فِي الْمَسْجِدِ مَخَافَةَ أَنْ تُثَقِّلَ عَلَى أُمَّتِهٖ وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ۔

یعنی عصر کے بعد دو رکعتوں کو ہمیشہ پڑھا کرتے تھے۔ اور گھر ہی میں پڑھتے تھے اس خوف سے کہ آپ کی امت پر گراں نہ گذرے۔ آپ وہی بات پسند فرماتے تھے جو آپ کی امت پر آسان ہو۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَّعَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کو پوشیدہ اور آشکارا کبھی ترک نہ فرماتے تھے۔ یعنی صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں اور عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں۔

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سِرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَخَافُ أَنْ تَنَامُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ بِلَالٌ أَنَا أُوْقِظُكُمْ فَاضْطَجَعُوْا وَأَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهُ إِلٰى رَاحِلَتِهٖ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بِلَالُ أَيْنَ مَا قُلْتَ قَالَ مَا أُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِّثْلُهَا قَطُّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِيْنَ شَاءَ يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأَ فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَاضَّتْ

ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک شب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا۔ بعض لوگ کہنے لگے کاش آپ اخیر شب میں ہم سب لوگوں کے آرام فرماتے۔ اس پر آپ نے فرمایا "میں ڈرتا ہوں کہیں نماز فجر سے تم غافل ہو کر نہ سو جاؤ"۔ بلالؓ بولے۔ میں سب کو جگا دوں گا۔ چنانچہ سب لوگ لیٹ رہے اور بلالؓ اپنی پیٹھ اپنی اونٹنی سے ٹیک کر بیٹھ گئے۔ مگر ان کی آنکھوں پر بھی نیند غالب ہو گئی۔ اور وہ بھی سو گئے۔ پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایسے وقت بیدار ہوئے کہ آفتاب کا کنارہ نکل آیا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ بلال! تمہارا کہنا کہاں گیا؟ انہوں نے عرض کی ایسی نیند میرے اوپر کبھی نہیں ڈالی گئی۔ آپ نے فرمایا "سچ ہے۔ اللہ نے تمہاری جانوں کو جس وقت چاہا قبض کر لیا اور جس وقت چاہا واپس فرما دیا۔ بلالؓ! اٹھو اور لوگوں میں نماز کیلئے اذان دے دو۔ پھر آپ نے وضو کیا اور جب آفتاب بلند و سفید ہو گیا

۳۷۸ بخ
فجر سے پہلے اور عصر کے بعد کی دو رکعتیں

۳۷۹ بخ
نماز صبح کی قضا کا وقت

قَامَ فَصَلَّى۔

تو آپ کھڑے ہو گئے۔ اور نماز پڑھی۔

۳۴۸ ح — نماز عصر کی قضا قبل نماز وقتی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كِدْتُ اُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا اِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ۔

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ عمرؓ بن خطاب رضی اللہ عنہ غزوہ خندق میں آفتاب غروب ہو چکنے کے بعد اپنی قیامگاہ میں آئے اور کفار قریش کو برا کہنے لگے۔ اور عرض کی یارسول اللہ! میں عصر کی نماز نہیں پڑھ سکا یہانتک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واللہ! میں نے بھی عصر کی نماز نہیں پڑھی۔ پھر ہم نے مقام بطحان کا رخ کیا اور آپ نے نماز کے لئے وضو فرمایا اور ہم سب نے بھی نماز کے لئے وضو کیا۔ پھر آپ نے عصر کی نماز آفتاب غروب ہو جانے کے بعد پڑھی بعد اسکے مغرب کی نماز پڑھی۔

۳۴۹ ح — بھولی ہوئی نماز کا پڑھنا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔

انس بن مالکؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص کسی نماز کو بھول جائے اُسے چاہیے کہ جب یاد آئے پڑھ لے اسکا کفارہ یہی ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ (نماز قائم کرو میرے ذکر کے ساتھ)۔

۳۵۰ ح — نماز کا منتظر نماز ہی میں ہے۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ۔

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم برابر نماز میں ہو جب تک کہ تم نماز کا انتظار کرتے ہو۔

۳۵۱ ح ۳ — سو سال سے زیادہ کوئی زندہ نہ رہیگا

حَدِيْثُ عَلٰى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ تَقَدَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ هُنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنَّهَا تَخْرِمُ ذٰلِكَ الْقَرْنَ۔

انسؓ والی حدیث کہ "سو سال پر" پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو آج زمین کے اوپر ہیں اُن میں سے کوئی باقی نہ رہیگا"۔ مراد آپ کی اس سے یہ تھی کہ یہ قرن گزر جائیگا۔

ابوبکرؓ کے کھانے کا بڑھ جانا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ
الصُّفَّةِ کَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَاءَ وَاِنَّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ کَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَیْنِ
فَلْیَذْهَبْ بِثَالِثٍ فَاِنْ اَرْبَعٌ
فَخَامِسٌ اَوْ سَادِسٌ وَاِنَّ اَبَا بَکْرٍ
جَاءَ بِثَلَاثَةٍ فَانْطَلَقَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ
قَالَ فَهُوَ اَنَا وَاَبِیْ وَاُمِّیْ فَلَا اَدْرِیْ
قَالَ وَامْرَاَتِیْ وَخَادِمٌ بَیْنَنَا
وَبَیْنَ بَیْتِ اَبِیْ بَکْرٍ وَاِنَّ
اَبَا بَکْرٍ تَعَشّٰی عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَیْثُ
صُلِّیَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ
حَتّٰی تَعَشَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰی
مِنَ اللَّیْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ
لَهٗ امْرَاَتُهٗ وَمَا حَبَسَكَ عَنْ
اَضْیَافِكَ اَوْ قَالَتْ ضَیْفِكَ
قَالَ اَوَمَا عَشَّیْتِهِمْ قَالَتْ
اَبَوْا حَتّٰی تَجِیْءَ قَدْ عُرِضُوْا فَاَبَوْا
قَالَ فَذَهَبْتُ اَنَا فَاخْتَبَاْتُ
فَقَالَ یَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَ
سَبَّ وَقَالَ کُلُوْا لَا هَنِیْئًا
فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهٗ اَبَدًا وَایْمُ
اللّٰهِ مَا کُنَّا نَاْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ

عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے ۔کہ اصحاب صُفّہ کچھ مفلس لوگ تھے
اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا تھا۔ جسکے
پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے کو (ان میں سے)
لے جائے۔ اور اگر چار کا ہو تو پانچواں یا چھٹا (ان میں سے
لے جائے) چنانچہ ابوبکرؓ تین آدمی کو لے گئے۔
اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم دس آدمی کو۔ عبدالرحمن
کہتے ہیں ہم تھے اور ہمارے باپ اور ہماری ماں
بھی تھیں میں نہیں جانتا کہ آیا انہوں نے
یہ بھی کہا (یا نہیں) کہ ہماری بی بی اور ہمارا خادم
بھی تھا۔ جو ہمارے اور ابوبکرؓ کے گھر میں مشترک
تھا۔ ابوبکرؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاں
رات کا کھانا کھا لیا۔ اور تھوڑی دیر ٹھہر گئے۔
یہاں تک کہ عشا کی نماز پڑھ لی گئی۔ اور لوٹ کر
پھر تھوڑی دیر ٹھہرے۔ یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے آرام فرمایا۔ اسکے بعد کتنی رات گئے اپنے
گھر میں آئے تو اُن سے انکی بی بی نے کہا تمہیں
تمہارے مہمانوں میں سے کس نے روک لیا تھا
یا یہ کہا کہ تمہارے مہمان سے ؟ وہ بولے کیا تم نے
انہیں کھانا نہیں کھلایا۔ انہوں نے کہا انہوں نے
نہیں مانا۔ تاکہ تم آجاؤ۔ کھانا انکے سامنے پیش
کردیا گیا تھا۔ مگر انہوں نے انکار کردیا عبدالرحمن
کہتے ہیں کہ میں تو (مارے خوف کے) جا کر چھپ
گیا۔ ابوبکرؓ نے کہا۔ اے لئیم! اور بہت سخت
سست کہکر بددعا دیا۔ کھاؤ۔ تمہیں گوارا نہیں ہے
اسکے بعد کہا۔ اللہ کی قسم میں ہرگز نہ کھاؤں گا۔
عبدالرحمن کہتے ہیں۔ خدا کی قسم ہم جب کوئی لقمہ

إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا قَالَ حَتَّى شَبِعُوا وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْأَجَلُ فَفَرَّقَنَا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ اَللّٰهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ۔

لیتے تھے تو اسکے نیچے اس سے زیادہ بڑھ جاتا تھا۔ حتیٰ کہ سب مسلمان سیر ہو گئے۔ اور کھانا جسقدر کہ پہلے تھا اُس سے زیادہ رہگیا۔ تو ابوبکر رضؓ نے کھانے کی طرف دیکھا جو اُسیقدر موجود تھا۔ جیساکہ پہلے تھا۔ یا اس سے بھی زیادہ۔ تو اپنی بی بی سے کہا۔ اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا ماجرا ہے۔ وہ بولیں۔ اپنی آنکھ کی ٹھنڈک کی قسم یقیناً یہ اس وقت پہلے سے تگنا ہے۔ پھر اس میں سے ابوبکر رضؓ نے کھایا۔ اور کہا۔ ان کی یہ قسم شیطان ہی کی طرف سے تھی۔ بالآخر انہوں نے ایک لقمہ اس میں سے کھالیا۔ اسکے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اُٹھا کر لے گئے۔ وہ صبح کو وہیں تھا۔ اور ہمارے اور ایک گروہ کے درمیان کچھ عہد تھا۔ اسکی مدت گذر چکی تھی۔ تو ہم نے بارہ آدمی علیحدہ کر دیئے۔ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ آدمی تھے۔ واللہ اعلم ہر شخص کے ساتھ کس قدر آدمی تھے۔ غرض اس کھانے سے سبھوں نے کھالیا۔ (یا عبد الرحمٰن نے جیسا کچھ بیان کیا ہو)۔

بَابُ بَدْءِ الْاَذَانِ

ابتدائے اذان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۵۳ ح — اذان حضرت عمرؓ کی تجویز سے ہوئی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلَاةَ لَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بُوْقًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ مسلمان جب مدینہ آئے تھے تو نماز کے وقت کا اندازہ کرکے نماز کے لئے جمع ہو جایا کرتے تھے۔ کیونکہ نماز کے لئے اعلان نہ ہوتا تھا۔ پس ایک دن مسلمانوں نے اس بارے میں گفتگو کی چنانچہ بعض نے کہا کہ نصاریٰ کے ناقوس کی طرح ناقوس بنالو۔ اور بعض نے کہا نہیں۔ بلکہ یہود کے سنکھ کی طرح ایک سنکھ بنالو۔ مگر حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ کیوں ایک آدمی نہیں مقرر کر دیتے۔ کہ وہ "الصلوٰۃ" پکار دیا کرے۔ پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "بلال! اٹھو اور نماز کی اطلاع کرو۔"

۳۵۴ ح — اذان میں جفت کلمات کہے جائیں

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ اِلَّا الْاِقَامَةَ۔

انسؓ کہتے ہیں۔ کہ بلالؓ کو یہ حکم دیا گیا تھا اذان میں جفت کلمات کہیں۔ اور اقامت میں سوائے "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ" کے طاق کہیں۔

۳۵۵ ح — شیطان کا اذان و اقامت سے بھاگنا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نماز کی اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور خوف کے مارے اسے گوز ہوتا جاتا ہے۔ تاکہ اذان کی آواز نہ سنے۔

ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا یَسْمَعَ التَّاْذِیْنَ فَاِذَا قُضِیَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰی اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰی اِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ حَتّٰی اِذَا یَخْطِرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ یَقُوْلُ اذْکُرْ کَذَا اُذْکُرْ کَذَا لِمَا لَمْ یَکُنْ یَذْکُرُ حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی۔

پھر جب اذان کی آواز ختم ہو جاتی ہے تو سامنے آجاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب نماز کی اقامت کہی جاتی ہے تو پھر پیٹھ دے کر بھاگتا ہے۔ مگر جب اقامت ختم ہو جاتی ہے تو پھر سامنے آجاتا ہے تاکہ آدمی اور اسکے دل کے درمیان وسوسہ ڈالے۔ اور کہتا ہے کہ فلاں بات یادکر فلاں بات یادکر۔ یعنی وہ باتیں جو اسکو یاد نہ تھیں۔ حتیٰ کہ انسان بھول جاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّهٗ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے "موذن کی دور آواز کو جو کوئی جن یا انس یا اور کوئی چیز سنتی ہے۔ تو وہ اسکے لئے قیامت کے دن گواہی دے گی"۔

۳۵۶ ح — موذن کی آواز سننے والے سب اسکی اذان کے گواہ ہوں گے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ یَکُنْ یَغْزُوْ بِنَا حَتّٰی یُصْبِحَ وَیَنْظُرُ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا کَفَّ عَنْهُمْ وَاِنْ لَمْ یَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ عَلَیْهِمْ۔

انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ ہمارے ساتھ کسی قوم سے جہاد کرتے تو ہم سے لوٹ مار نہ کرواتے تھے۔ یہاں تک کہ صبح ہو جاتی پس اگر اذان سن لیتے تو اُن لوگوں سے رُک جاتے۔ اور اگر اذان نہ سن لیتے تو ان پر غارت کرتے۔

۳۵۷ ح — اذان نشان [illegible] ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جب تم اذان سنو۔ تو اسی کی مثل کہو جو موذن کہہ رہا ہو"۔

۳۵۸ ح — اذان کا جواب [illegible]

عَنْ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ اِلٰی قَوْلِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَلَمَّا قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ

معاویہؓ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تک موذن کی مثل کہا۔ مگر جب موذن نے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ کہا۔ تو معاویہؓ نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہا

۳۵۹ ح — حی علی الصلوٰۃ [illegible] وقت لاحول [illegible] قوۃ الا باللہ [illegible]

قَالَ هٰكَذَا سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ۔

بتایا کہ میں نے تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا ہے۔

بخ ۲۹ — اذان کے بعد کی دعا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اذان سنتے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ" (اے اللہ! جو اس پوری پکار اور قائم ہونیوالی نماز کا مالک ہے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ اور بزرگی عطا کر اور انہیں مقام محمود میں پہنچا جسکا تو نے وعدہ کیا ہے) "تحقیق تیرا وعدہ خلاف نہیں ہوتا"۔ تو اسکو قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہوگی"۔

۳ — اذان، صف اول میں نماز پڑھنے کا ثواب۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر لوگ جان لیں کہ اذان میں اور پہلی صف میں کیا ثواب ہے، پھر (جب اول صف میں جگہ) نہ پاتے مگر یہ کہ اسپر قرعہ ڈالا جائے تو وہ ضرور قرعہ ڈالتے۔ اور اگر جان لیں کہ اول وقت نماز پڑھنے میں کیا ثواب ہے تو بیشک سبقت کرتے۔ اور اگر جان لیں کہ عشا اور صبح کی نماز (باجماعت ادا کرنے) میں کیا ثواب ہے، تو ضرور ان دونوں نمازوں کے لئے لوگ، گھٹنوں کے بل چل کر آتے۔

بخ — رمضان میں سحر اذان سحری کے کھانے کی علامت نہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بلال رات کو اذان دیتے ہیں۔ پس تم لوگ کھاؤ اور پیو۔ یہاں تک کہ ابن

أم مكتوم قال وكان رجلا أعمى لا ينادي حتى يقال له أصبحت أصبحت۔

عن حفصة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا اعتكف المؤذن للصبح وبدا الصبح صلى ركعتين خفيفتين قبل أن تقام الصلاة۔

عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يمنعن أحدكم أو أحدا منكم أذان بلال من سحوره فإنه يؤذن بليل ليرجع قائمكم ولينبه نائمكم وليس أن يقول الفجر والصبح وقال بأصابعه ورفعها إلى فوق وطأطأ إلى أسفل حتى يقول هكذا يشير بسبابتيه إحداهما فوق الأخرى ثم مدهما عن يمينه وشماله۔

عن عبد الله بن مغفل المزني رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بين كل أذانين صلاة ثلاثا لمن شاء

ام مکتوم اذان دیں" ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ابن ام مکتوم اندھے آدمی تھے اور وہ اذان نہ دیتے تھے۔ یہانتک کہ لوگ کہتے کہ صبح ہو گئی، صبح ہو گئی۔

٣٦٣ ح — فرض صبح کی پہلے کی دو رکعتیں

حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب مؤذن صبح کی اذان کہہ کر کھڑا ہو جاتا۔ تو آپ نماز فرض قائم ہونے سے پہلے دو رکعتیں ہلکی سی پڑھ لیتے تھے۔

٣٦٤ ح — درپے صبح تک سحری کھانے کی رخصت

عبد اللہ بن مسعودؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "تم میں سے کسی کو بلالؓ کی اذان اسکی سحری سے باز نہ رکھے اسلئے کہ وہ رات کو اذان کہدیتے ہیں۔ تاکہ تم میں سے تہجد پڑھنے والا فراغت کرے اور تم میں سے سونے والے کو بیدار کر دیں۔ اور یہ نہیں ہے کہ کوئی شخص سمجھے صبح ہو گئی"۔ اور آپ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے پہلے تو انکو اوپر کی طرف اٹھایا۔ پھر نیچے کی طرف جھکایا۔ یہانتک کہ اسطرح یہ کہے (یعنی سپیدی پھیل جائے) اور زہیرؔ نے اپنی دونوں شہادت کی انگلیاں ایکدوسری کے اوپر رکھیں۔ پھر دونوں کو اپنے شمال اور مشرق کے رخ پھیلایا۔ (یعنی اسطرح کہ دونوں کونوں میں سپیدی پھیل جائے تو سمجھو کہ صبح ہو گئی)۔

٣٦٥ ح — اذان و اقامت میں ایک نماز کا فاصلہ

عبد اللہ بن مغفل مزنیؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر دو اذانوں کے درمیان ایک نماز (کا فصل) ہونا چاہئے"۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ "اگر کوئی پڑھنا چاہے"۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: "ہر دو اذانوں

وَفِي رِوَايَةٍ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ۔

کے درمیان ایک نماز کا فاصلہ ہے۔ دو دفعہ یہی فرمایا۔ پھر تیسری مرتبہ فرمایا۔ اگر کوئی پڑھنا چاہے"۔

۳۶۶ امامت کیلئے بڑا اور موذن ایک آدمی ہو۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِيْنَا قَالَ ارْجِعُوْا فَكُوْنُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَصَلُّوْا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔

مالک بن حویرث "کہتے ہیں کہ میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ہم سب آپ کی خدمت میں بیس شب رہے۔ آپ بڑے رحمدل اور مہربان تھے۔ جب آپ نے ہمارا اشتیاق ہمارے گھر والوں کیطرف ملاحظہ کیا تو ارشاد فرمایا۔ "تم لوٹ جاؤ"۔ اپنے گھر والوں میں رہو اور انہیں دین کی تعلیم کرو۔ نماز پڑھا کرو۔ جب اذان کا وقت آجائے تو تم میں سے کوئی شخص اذان دے دیا کرے اور تم سب میں بڑا آدمی تمہارا امام ہے"۔

۳۶۷ سفر میں بھی اذان واقامت کی ہدایت

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ أَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا۔

مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سفر کے ارادے سے آئے تو ان سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جب تم (سفر کو) نکلو (اور نماز کا وقت آجائے) تو تم اذان دو پھر اقامت کہو۔ بعد اسکے تم میں سے بڑا تمہارا امام ہے"۔

۳۶۸ عذر سے گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُوْلُ عَلَى إِثْرِهِ أَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوِ الْمَطِيْرَةِ فِي السَّفَرِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سردی یا مینہ کی شب میں بحالت سفر موذن کو حکم دیتے کہ اذان دیدے اور اسکے بعد پکار دے کہ (سب) اپنی اپنی فرودگاہ میں نماز پڑھ لو"۔

۳۶۹ جماعت کے ساتھ شامل ہونے کیلئے دوڑ کر نہ آئے

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ الرِّجَالِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا۔

اس حالت میں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے کچھ لوگوں کی آواز سن لی۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا "تمہارا کیا حال ہے؟" انہوں نے عرض کی کہ ہم نے نماز میں شامل ہونے کے لئے بہت جلدی کی۔ آپ نے فرمایا "اب ایسا نہ کرنا۔ جب نماز کے لئے آؤ تو اپنے اوپر اطمینان کو لازم سمجھو پھر جسقدر نماز ملے پڑھ لو اور جسقدر رہ جاتی رہے اسکو پورا کر لو"۔

۳۷۰ ح — امام کو دیکھکر نماز کیلئے کھڑے ہونا چاہیے۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي۔

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی اقامت کہی جائے تو تم کھڑے نہ ہو یہانتک کہ مجھے دیکھ لو"۔

۳۷۱ ح — اقامت کے بعد کسی ضرورت کیلئے امام کا رکنا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِي رَجُلًا فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ۔

انس رض کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز کی اقامت ہوگئی۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک گوشے میں کسی شخص سے آہستہ باتیں کر رہے تھے۔ پس آپ نماز کے لئے نہیں کھڑے ہوئے یہانتک کہ بعض لوگ اونگھنے لگے۔

۳۷۲ ح — جماعت میں بلا عذر نہ شامل ہونیوالے پر عذاب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ

ابو ہریرہ رض کہتے ہیں کہ ایکمرتبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے۔ یقیناً میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں۔ پھر نماز کیلئے حکم دوں کہ اسکے لئے اذان دی جائے۔ پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کا امام بنے اور میں کچھ لوگوں کیطرف جاؤں۔ اور انکے گھروں کو ان پر جلا دوں۔ قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر ان میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ فربہ ہڈی یا دو عمدہ گوشت والی ہڈیاں پائیگا

حَتّٰى تَشْهَدَ الْعِشَاءَ۔

تو یقیناً عشاء کی نماز میں آئے“۔

۳۴۳ ح — جماعت اور اکیلے نماز کا فرق۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”جماعت کی نماز تنہا نماز پر ستائیس درجہ ثواب میں زیادہ ہے“۔

۳۴۴ ح — اکیلے اور باجماعت نماز کا درجہ۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَفْضُلُ صَلَاةُ الْجَمِيْعِ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ”جماعت کی نماز تم میں سے کسی کی تنہا نماز سے پچیس درجے زیادہ ہے۔ اور رات اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں“۔ پھر ابوہریرہؓ نے کہا۔ اگر چاہو تو پڑھ لو اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا (یعنی بے شک صبح کی نماز فرشتوں کے حاضر ہونے کا وقت ہے)۔

۳۴۵ ح — دور سے مسجد میں نماز پڑھنے جانا باعث ثواب ہو سکتا ہے۔

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَالَّذِيْ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ۔

ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”ثواب نماز کے اعتبار سے سب لوگوں میں سے وہ لوگ بڑے ہیں جنکی مسافت مسجد سے دور ہو پھر جنکی ان سے بعید ہو اور وہ شخص جو نماز کا منتظر رہے کہ امام کے ہمراہ پڑھے باعتبار ثواب کے اس سے زیادہ ہے جو جلدی سے نماز پڑھ کر سو رہے“۔

۳۴۶ ح — شہید پانچ قسم کے ہیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ ثُمَّ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”ایک شخص کسی راہ میں چلا جا رہا تھا کہ اس نے راستے پر ایک کانٹے کی شاخ پڑی دیکھی اور اسکو ہٹا دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسکا ثواب اُسے یہ دیا کہ اسکو بخشدیا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ شہید پانچ (قسم کے) لوگ ہیں (۱) جو طاعون میں مرے (۲) جو پیٹ کے مرض میں مرے

وَالْحَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَبَاقِي الْحَدِيثِ تَقَدَّمَ۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ بَنِي سَلِمَةَ أَرَادُوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ مَنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُوا قَرِيبًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْرُوا الْمَدِينَةَ فَقَالَ أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ

(۳) جو ڈوب کر مرے (۴) جو دب کر مرے۔ اور (۵) جو اسکی راہ میں شہید ہو۔ (باقی حدیث پہلے گذر چکی ہے)۔

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی سلمہ نے چاہا کہ اپنے مکانوں سے اُٹھ کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب آکر قیام کریں۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو بُرا سمجھا کہ مدینہ کو ویران کر دیں۔ پس آپ نے فرمایا: "کیا تم اپنے قدموں میں ثواب نہیں سمجھتے؟"۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی نماز منافقوں پر فجر اور عشا کی نماز سے زیادہ گراں نہیں ہے۔ اگر وہ جان لیں کہ ان دونوں میں کیا ثواب ہے تو ضرور ان میں آئیں۔ اگرچہ گھٹنوں کے بل (چل کر آنا پڑے)"۔

ابو ہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا: "اللہ سات شخصوں کو اپنے سایہ میں لیگا جس دن کہ اسکے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (۱) حاکم عادل (۲) وہ جوان جو اپنے خدا کی عبادت میں بڑا ہوا ہو۔ (۳) وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا ہو۔ (۴) وہ دو شخص جو باہم خدا کے لئے دوستی کریں۔ جب جمع ہوں تو اسی کے لئے۔ اور جب جدا ہوں تو اسی کے لئے۔ (۵) وہ شخص جس کو کوئی معزز اور با جمال عورت (زنا کے لئے) بلائے اور وہ کہدے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۶) وہ شخص جو چھپا کے صدقہ دے یہاں تک کہ

٣٤٧ ح
مسجد کے قریب گھر چھوڑنا مناسب نہیں۔

٣٤٨ ح
صبح اور عشا کی نماز کے ثواب

٣٤٩ ح
سات آدمی قیامت کے دن اللہ کے سایہ میں ہوں گے۔

مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ وَ
رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا
فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ
لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ
بُحَيْنَةَ رَجُلٍ مِنَ الْأَزْدِ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا وَقَدْ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ
يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاثَ
بِهِ النَّاسُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ
أَرْبَعًا الصُّبْحَ أَرْبَعًا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ
فِيْهِ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأُذِّنَ
فَقَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ
بِالنَّاسِ فَقِيْلَ لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيْفٌ
إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ
بِالنَّاسِ وَأَعَادَ فَأَعَادُوْا لَهُ فَأَعَادَ
الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ
يُوْسُفَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِا
لنَّاسِ فَخَرَجَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ

اس کا داہنا ہاتھ کیا خرچ کرتا ہے ساتویں وہ شخص
جو خلوت میں اللہ کو یاد کرے اور اسکی آنکھوں سے
آنسو جاری ہو جائیں"۔

ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی
ہیں کہ آپ نے فرمایا "جو شخص صبح و شام
مسجد جائے اللہ تعالیٰ جنت سے اسکی مہمانی
کرے گا جس قدر کہ وہ گیا ہے"۔

عبداللہ بن مالک ابن بحینہ
سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
ایک شخص کو دو رکعت نماز پڑھتے دیکھا حالانکہ
نماز کی اقامت ہو چکی تھی پس جب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم (نماز سے) فارغ
ہوئے اور لوگوں نے آپ کو گھیر لیا
تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے اس شخص کو فرمایا۔ صبح کی چار رکعتیں
ہیں چار رکعتیں"۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ انہوں
نے فرمایا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس
مرض میں جس میں آپنے وفات پائی مبتلا ہوئے
اور نماز کا وقت آیا اور اذان ہوئی تو آپنے فرمایا
"ابوبکرؓ سے کہدو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں"۔
آپ سے کہا گیا ابوبکرؓ نرم دل آدمی ہیں جب
آپ کی جگہ پر کھڑے ہونگے تو (شدت غم سے)
وہ نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ دوبارہ آپنے فرمایا تو پھر
وہی عرض کیگئی۔ آپنے پھر سہ بارہ فرمایا "تم یوسفؑ
کی ہمنشین عورتیں ہو ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ لوگوں
کو نماز پڑھائیں"۔ چنانچہ ابوبکرؓ نماز پڑھانے چلے۔

۲۳۰ بخ
صبح و شام مسجد میں جانیوالا

۲۸۱ فخ
صبح کی دو سنتیں بعد فرض ہیں

۲۳۰ بخ
آنحضرت صلعم کا ابوبکر صدیقؓ کو نماز پڑھانیکا حکم دینا اور خود بھی پیچھے نماز پڑھنا

عَنْهُ فَصَلّٰى فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ
يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ
رِجْلَيْهِ يَخُطَّانِ الْأَرْضَ مِنَ
الْوَجَعِ فَأَرَادَ أَبُوْبَكْرٍ أَنْ يَتَأَخَّرَ
فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَكَانَكَ
ثُمَّ أُتِيَ بِهِ حَتّٰى جَلَسَ إِلٰى
جَنْبِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَأَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ
بِصَلَاتِهِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ
أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ
جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِيْ بَكْرٍ وَكَانَ
أَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ قَائِمًا۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
فِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ
وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ
أَنْ يُمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَأَذِنَّ لَهُ
وَبَاقِي الْحَدِيْثِ تَقَدَّمَ آنِفًا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا أَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ فِيْ
يَوْمٍ ذِيْ رَدْغٍ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ لَمَّا
بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ
قَالَ قُلِ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ
فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ كَأَنَّهُمْ
أَنْكَرُوْا فَقَالَ كَأَنَّكُمْ

تو بعد اذاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض میں
کچھ کمی پائی اور آپ دو آدمیوں کے درمیان
میں سہارا لیکر نکلے۔ گویا میں اب بھی آپکے دونوں
پیروں کی طرف دیکھ رہی ہوں کہ بہ سبب
ضعف مرض کے زمین پر گھسٹتے چلتے تھے
پس ابوبکرؓ نے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں مگر
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا "تم
اپنی جگہ پر رہو۔" پھر آپ لائے گئے۔ یہاں
تک کہ ابوبکر کے پہلو میں آپ بیٹھ گئے۔
اور آپ نماز پڑھتے تھے۔ اور ابوبکر رضؓ
اپنی نماز پڑھتے تھے۔ اور لوگ ابوبکرؓ
کی نماز کی اقتدا کرتے تھے۔ ایک روایت
میں یوں آیا ہے کہ آپ ابوبکرؓ کی بائیں جانب بیٹھ گئے
اور ابوبکرؓ کھڑے ہوئے نماز پڑھتے تھے۔

حضرت عائشہؓ کے گھر میں بیماری کا رہنا۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب نبی
صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور مرض بڑھ گیا تو
آپ نے اپنی بیبیوں سے اجازت
مانگی کہ میرے گھر میں آپ کی تیمارداری
کی جائے تو سبھوں نے اجازت دیدی۔
(باقی حدیث پہلے گذر چکی ہے)۔

مینہ کے دن گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے
کہ انہوں نے ایک کیچڑ والے دن لوگوں کے
سامنے خطبہ پڑھا۔ اور مؤذن کو جب وہ "حی علے
الصلوٰۃ" پر پہنچا حکم دیا کہدے کہ "اپنی اپنی فرودگاہ میں
نماز پڑھ لیں"۔ تو لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے
گویا اسکو انہوں نے برا سمجھا جس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ
نے فرمایا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم

أنكر ذلك إن هذا قد فعله
من هو خير مني النبي
صلى الله عليه وسلم إنما عرض له
فكرهت أن أخرجكم۔

٣٥٥ ح
معذور کو گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت۔

عن أنس رضي الله عنه
قال قال رجل من الأنصار إني
لا أستطيع الصلاة معك وكان
رجلا ضخما فصنع للنبي صلى
الله عليه وسلم طعاما
فدعاه إلى منزله فبسط له
حصيرا ونضح طرف الحصير
فصلى عليه ركعتين فقال
رجل من آل الجارود لأنس
أكان النبي صلى الله عليه
وسلم يصلي الضحى قال ما رأيته
صلاها إلا يومئذ۔

٣٥٦ ح
سامنے کھانا ہو تو کھانا نماز سے پہلے کھالو

وعنه رضي الله عنه عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال إذا قدم العشاء فابدءوا به
قبل أن تصلوا صلاة المغرب
ولا تعجلوا عن عشائكم۔

٣٥٧ ح
نماز کو خدمت اہل خانہ پر ترجیح

عن عائشة رضي الله عنها
أنها سئلت عن النبي صلى الله عليه
وسلم ما كان يصنع في بيته
قالت كان يكون في مهنة أهله
تعني في خدمة أهله فإذا حضرت
الصلاة خرج إلى الصلاة۔

بے وقت سے سمجھا جاتا۔ حالانکہ یہ فعل ان کا ہے جو
مجھ سے بہتر تھے۔ یعنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم
بیشک نماز میں دیر سے مسجد میں آنا یہ بھی وجہ ہے مگر
میں نے اچھا نہ سمجھا کہ تمہیں تکلیف میں ڈالوں۔
انس کہتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص نے
(نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے) عرض کی۔ میں معذور
ہوں۔ آپ کے ہمراہ نماز نہیں پڑھ سکتا۔ وہ
موٹا آدمی تھا۔ پس اس نے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کے لئے کھانا تیار کیا۔ اور آپ کو اپنے
مکان میں بلایا۔ آپ کے لئے چٹائی بچھائی اور
چٹائی کا ایک کنارا دھو دیا تو اس پر آپ نے دو رکعت
نماز پڑھی۔ سو ایسے میں آل جارود میں سے ایک
شخص نے انسؓ سے پوچھا کیا نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نماز چاشت پڑھا کرتے تھے؟ انسؓ نے
جواب دیا۔ میں نے سوائے اس دن کے کبھی آپ کو
یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کھانا
سامنے رکھ دیا جائے تو مغرب کی نماز پڑھنے
سے پہلے کھا لو۔ اور اپنے کھانے میں
عجلت نہ کرو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا
گیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں
کیا کیا کرتے تھے؟ وہ بولیں اپنے گھر والوں کی
خدمت میں مصروف رہتے تھے۔ پھر جب
نماز کا وقت آجاتا تو آپ نماز کے لئے
چلے جاتے۔

۳۰۸
بیج
نوآموز کے
سکھانے کے لئے
نقل نماز

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ أُصَلِّي كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي۔

مالک بن حویرث نے ایک مرتبہ کہا۔ میں تمہارے سامنے نماز پڑھتا ہوں اور میرا مقصود نماز پڑھنا نہیں ہے۔ بلکہ جس طرح میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ اسی طرح (تمہارے دکھانے کو) پڑھتا ہوں۔

۳۰۹
بیج
امامت نماز کے لئے
ابوبکر صدیقؓ کو حکم
اور حضرت عائشہؓ
وحفصہؓ کے عذر پر
آنحضرتؐ کی رنجیدگی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدِيثُ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ تَقَدَّمَ وَفِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَتْ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا۔

حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث کہ ”ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں“ پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں بیان کرتی ہیں۔ میں نے عرض کی۔ ابوبکر جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو فرط غم سے رونے لگیں گے اور اس وجہ سے لوگوں کو انکی آواز سنائی نہ دے گی۔ لہٰذا آپ عمرؓ کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ میں نے حضرت حفصہؓ سے کہا۔ آنحضرتؐ سے کہو کہ ابوبکرؓ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو رونے کے باعث اپنی آواز نہ سنا سکیں گے اسلئے آپ عمرؓ کو حکم دیں کہ وہ نماز پڑھائیں۔ چنانچہ حفصہؓ نے عرض کی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”ٹھہرو۔ بیشک یقیناً تم لوگ یوسف کی ہمنشین عورتیں ہو۔ ابوبکرؓ ہی کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اس پر حفصہؓ نے عائشہؓ سے کہا میں نے کبھی تم سے فائدہ نہ پایا۔

۳۱۰
بیج
حضرت ابوبکرؓ کا آنحضرتؐ
کیلئے امامت کی جگہ سے
ہٹنا اور آنحضرتؐ کا
انہیں نماز پوری کرنیکا
حکم دینا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ابوبکرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اس بیماری میں جس میں

فِي وَجَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ
الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ
فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ
كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ
تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ
مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ
الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَشَارَ
إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ۔

مسئلہ ۳
تالی بجانے کی ممانعت
وبوقت ضرورت
سبحان اللہ کہنے کی
ہدایت۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلٰى بَنِي عَمْرِو
بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ
الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ
فَقَالَ أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيمُ
قَالَ نَعَمْ فَصَلّٰى أَبُو بَكْرٍ
فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ
فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي
الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَ
كَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ
فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ

آپ نے وفات پائی۔ لوگوں کو نماز پڑھاتے
تھے۔ یہانتک کہ جب دوشنبہ کا دن ہوا۔ اور
لوگ نماز میں صف بستہ تھے تو نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے حجرے کا پردہ اُٹھایا۔ اور کھڑے ہوکر
ہم لوگوں کی طرف دیکھنے لگے۔ اس وقت
آپکا چہرہ گویا مصحف کا صفحہ تھا۔ پھر آپ
بشاشت سے مسکرائے تو ہم لوگوں نے
خوشی کے مارے چاہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے دیکھنے میں مشغول ہو جائیں اور ابوبکرؓ اپنے
پچھلے پیروں ہٹ آئے تاکہ صف میں ملجائیں
کیونکہ وہ سمجھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نماز کے لئے آنیوالے ہیں۔ مگر آپ نے ہماری طرف
اشارہ فرمایا۔ "اپنی نماز پوری کرلو" اور آپ نے
پردہ ڈالدیا۔ اسی دن آپنے وفات پائی۔

سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے
کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف
کی طرف اُن میں باہم صلح کرانیکے لئے تشریف
لے گئے۔ اتنے میں نماز کا وقت آگیا۔ تو موذن ابوبکرؓ
کے پاس آکر کہنے لگا۔ اگر تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ
تو میں اقامت کہدوں۔ انہوں نے کہا ہاں۔
پس ابوبکر نماز پڑھانے لگے اتنے میں
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بھی
آگئے۔ لوگ نماز میں تھے۔ آپ صفوں
کے قریب پہنچکر پہلی ہی صف میں ٹھہر گئے
اس پر لوگ تالیاں بجانے لگے۔ پہلے تو ابوبکرؓ
نے نماز میں اِدھر اُدھر نہ دیکھا۔ لیکن جب
لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں

الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُوْبَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ مَنْ رَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ۔

تو انہوں نے پھر کے دیکھا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر نظر پڑی۔ چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں ارشاد فرمایا "تم اپنی جگہ پر کھڑے رہو"۔ اس پر ابوبکر نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر ادا کیا۔ کہ انہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا۔ پھر ابوبکرؓ پیچھے ہٹ کر صف میں آگئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور آپ نے نماز پڑھائی۔ پھر جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا۔ "اے ابوبکرؓ! جب میں نے تم کو حکم دیا تھا تو تم کیوں نہ کھڑے رہے"؟ ابوبکرؓ نے عرض کی۔ ابو قحافہ کے بیٹے کی مجال نہیں ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے نماز پڑھائے۔ پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا سبب ہے کہ تم نے اس قدر تالیاں بجائیں؟ (دیکھو) جب کسی کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو اسے چاہیے کہ سُبحان اللہ کہہ دے۔ کیونکہ جب وہ سُبحان اللہ کہہ دے گا۔ تو اس کی طرف التفات کیا جائیگا۔ اور تالی بجانا تو صرف عورتوں کے لئے ہے۔

۳۹۲ حدیث — حضرت ابوبکرؓ کا آنحضرت صلعم کی بیماری میں نماز پڑھانا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللهِ هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ فَقَالَ ضَعُوْا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپنے پوچھا "کیا لوگ نماز پڑھ چکے"؟ ہم نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ! وہ آپکا انتظار کر رہے ہیں۔ آپنے فرمایا "میرے لئے لگن میں پانی رکھدو"۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ ہم نے ایسا ہی کیا۔

فاغتسل فذهب لينوء فأغمي
عليه ثم أفاق فقال صلى الله
عليه وسلم أصلى الناس قلنا
لا هم ينتظرونك يا رسول الله
قال ضعوا لي ماء في المخضب
قالت ففعلنا فاغتسل ثم
ذهب لينوء فأغمي عليه ثم
أفاق فقال أصلى الناس قلنا
لا هم ينتظرونك يا رسول الله
فقال ضعوا لي ماء في المخضب
فقعد فاغتسل ثم ذهب لينوء
فأغمي عليه ثم أفاق فقال
أصلى الناس فقلنا لا هم
ينتظرونك يا رسول الله
والناس عكوف في المسجد
ينتظرون النبي صلى الله
عليه وسلم لصلاة العشاء الآخرة
فأرسل النبي صلى الله عليه
وسلم إلى أبي بكر بأن يصلي
بالناس فأتاه الرسول فقال
إن رسول الله صلى الله عليه
وسلم يأمرك أن تصلي
بالناس فقال أبو بكر وكان
رجلا رقيقا يا عمر صل بالناس
فقال له عمر أنت أحق بذلك
فصلى أبو بكر تلك الأيام و
باقي الحديث تقدم

پس آپ نے غسل فرمایا۔ پھر کھڑا ہونا چاہا
مگر آپ بیہوش ہو گئے۔ پھر اسکے
ہوش آیا تو فرمایا "کیا لوگ نماز پڑھ
چکے؟" ہم نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ
وہ آپ کے منتظر ہیں۔ آپ نے فرمایا
"میرے لئے طشت میں پانی رکھدو۔ حضرت
عائشہ رض کہتی ہیں کہ آپ پھر بیٹھ گئے اور
غسل فرمایا۔ پھر کھڑا ہونا چاہا۔ مگر بیہوش ہو گئے
بعد اس کے ہوش آیا تو فرمایا "کیا لوگ نماز
پڑھ چکے؟" ہم نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ
وہ آپ کے منتظر ہیں۔ آپ نے فرمایا "میرے
لئے طشت میں پانی رکھدو" پھر آپ بیٹھ
گئے اور غسل کیا۔ پھر کھڑا ہونا چاہا مگر بیہوش
ہو گئے۔ پھر ہوش آیا تو فرمایا "کیا لوگ نماز
پڑھ چکے"؟ ہم نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ
وہ آپ کے منتظر ہیں۔ اور لوگ مسجد میں
ٹھہرے ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا
نماز عشاء کے لئے انتظار کر رہے تھے۔ پھر
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رض کو کہلا بھیجا
کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ چنانچہ قاصد
انکے پاس پہنچا اور کہا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ لوگوں
کو نماز پڑھا دیں۔ ابوبکر رض بولے (اور وہ
نرم دل آدمی تھے) کہ اے عمر رض تم لوگوں کو
نماز پڑھا دو۔ عمر رض نے کہا تم اسکے زیادہ
حقدار ہو۔ تب ابوبکر رض نے ان دنوں میں نماز
پڑھائی (باقی حدیث پہلے گذر چکی ہے)

وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدِيْثُ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ تَقَدَّمَ وَفِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا۔

حضرت عائشہؓ کی حدیث جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی وجہ سے گھر میں نماز پڑھنے کا ذکر ہے۔ پہلے گذر چکی ہے اس روایت میں اتنا زائد ہے کہ آپ نے فرمایا جب امام بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر پڑھو۔

۳۹۳ امام کی متابعت ضروری ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُوْدًا بَعْدَهُ۔

براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہہ چکتے تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی پیٹھ نہیں جھکاتا تھا۔ یہاں تک کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے جاتے۔ آپ کے بعد ہم لوگ سجدے میں جاتے تھے۔

۳۹۴ تسمیع کے بعد ٹھہر کر سجدے میں جانا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا يَخْشٰى أَحَدُكُمْ أَوْ لَا يَخْشٰى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ اللهُ صُوْرَتَهُ صُوْرَةَ حِمَارٍ۔

ابو ہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ کیا تم میں سے وہ شخص جو اپنا سر امام سے پہلے اٹھا لیتا ہے۔ اس بات کا خوف نہیں رکھتا کہ اللہ اس کے سر کو گدھے کا سا بنا دے۔ یا اللہ اس کی صورت کو گدھے جیسی (صورت) کر دے؟

۳۹۵ امام سے پہلے سجدے سے سر اٹھانے والا گدھا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوْا وَأَطِيْعُوْا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيْبَةٌ۔

انس بن مالکؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا "سنو! اور اطاعت کرو۔ اگرچہ کوئی حبشی تم پر حاکم بنایا جائے جس کا سر انگور خشک (سا) ہے"۔

۳۹۶ جس کو امام بنایا جائے اس کی اطاعت ضروری ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوْا فَلَكُمْ

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "یہ لوگ جو تمہیں نماز پڑھاتے ہیں اگر ٹھیک ٹھیک پڑھائیں گے تو تمہارے لئے ثواب ہے۔

۳۹۷ امام کو احتیاط کرنا ضروری ہے۔

وَلَهُمْ وَإِنْ أَخْطَؤُا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ۔

اور اگر وہ غلطی کریں گے تو تمہارے لئے تو ثواب ہی ہے۔ مگر ان پر گناہ ہے"۔

۳۹۸ ح
۲ حضرت سماکھ میں بھی وضو ٹوٹ نکھنا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدِيثُ مَبِيتِهِ فِي بَيْتِ خَالَتِهِ تَقَدَّمَ وَفِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت ابن عباسؓ کی وہ حدیث جس میں اُنہوں نے اپنی خالہ حضرت میمونہؓ کے ہاں رات کو رہنے کا ذکر کیا ہے۔ پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں اس قدر زائد ہے۔ کہ پھر آپ سو رہے۔ یہاں تک کہ سانس کی آواز آنے لگی۔ اور جب آپ سوتے تھے تو سانس کی آواز ضرور آنے لگتی تھی۔ بعد اس کے مؤذن آپ کے پاس آیا۔ تو آپ باہر تشریف لے گئے۔ اور نماز پڑھی۔ اور وضو نہیں کیا"۔

۳۹۹ ح
جھکانے والی نماز دیرہ اور

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ فَقَرَأَ بِالْبَقَرَةِ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَكَأَنَّ مُعَاذًا تَنَاوَلَ مِنْهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَتَّانٌ فَتَّانٌ فَتَّانٌ ثَلَاثَ مِرَارٍ أَوْ قَالَ فَاتِنًا فَاتِنًا فَاتِنًا وَأَمَرَهُ بِسُورَتَيْنِ مِنْ أَوْسَطِ الْمُفَصَّلِ۔

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (عشاء کی) نماز پڑھتے۔ اسکے بعد گھر لوٹ کر جاتے تو اپنی قوم کی امامت کرتے۔ ایک مرتبہ انہوں نے نماز پڑھتے ہوئے سورہ بقر پڑھی۔ تو ایک شخص چل دیا۔ اس پر معاذ کو اس سے رنج رہنے لگا۔ یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے معاذؓ سے تین مرتبہ فرمایا۔ "فتّان ! فتّان !! فتّان !!! یا یہ فرمایا۔ "فاتن ! فاتن !! فاتن !!!"۔ ترجمہ (بڑا فتنہ پرداز یا فتنے میں ڈالنے والا)۔ اور آپ نے ان کو وسط مفصل کی دو سورتوں کے پڑھنے کا حکم دیا۔

۴۰۰ ح
نماز میں تخفیف کا خیال رکھو۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی

وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ اِلَّا مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ الْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔

یارسول اللہ خدا کی قسم میں صبح کی نماز سے صرف فلاں شخص کی وجہ سے پیچھے رہ جاتا ہوں کیونکہ وہ ہماری نماز میں طول دیتا ہے (ابن مسعودؓ کہتے ہیں) پس میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کبھی نصیحت فرمانے میں اس دن سے زیادہ غضبناک نہیں دیکھا اسکے بعد حضور نے فرمایا "تم میں سے کچھ لوگ نفرت دلانیوالے ہیں پس جو شخص تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو اُسے چاہئے کہ تخفیف کرے۔ کیونکہ مقتدیوں میں کمزور بھی ہوتے ہیں۔ بوڑھے اور حاجتمند بھی"۔

٣٠١ وج — تین سورتوں کی فضیلت۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِيْثُ مُعَاذٍ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ فَلَوْلَا صَلَّيْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى۔

حضرت جابرؓ سے جو حدیث معاذؓ کی مذکور ہے اس میں بیان ہوا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ تو نے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى۔ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا اور وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى کے ساتھ نماز کیوں نہ پڑھی۔

٣٠٢ ج — نماز مختصر ہو مگر کامل

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْجِزُ الصَّلَاةَ وَيُكْمِلُهَا۔

انس (ابن مالکؓ) کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مختصر نماز پڑھتے۔ اور اس کو کامل اداکرتے تھے۔

٣٠٣ اج — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں تخفیف فرمانا۔

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَقُوْمُ فِي الصَّلَاةِ اُرِيْدُ اَنْ اُطَوِّلَ فِيْهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِيْ صَلَاتِيْ كَرَاهِيَةَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمِّهٖ۔

ابوقتادہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا "میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اس میں طول دوں۔ لیکن بچے کے رونے کی آواز سنکر میں اپنی نماز میں اختصار کردیتا ہوں۔ اس امر کو بُرا سمجھ کر کہ میں اس کی ماں کی تکلیف کا باعث ہو جاؤں۔

صفوں کا برابر کرنا ضروری ہے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔

نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم اپنی صفوں کو برابر کر لو۔ ورنہ اللہ تمہارے چہرے میں تغیر کر دے گا۔"

صفوں کی درستی کی تاکید۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صفوں کو درست کرو۔ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔"

نماز تراویح اور تہجد فرض نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فِيْ حُجْرَتِهٖ وَجِدَارُ الْحُجْرَةِ قَصِيْرٌ فَرَاَى النَّاسُ شَخْصَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اُنَاسٌ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهٖ فَاَصْبَحُوْا فَتَحَدَّثُوْا بِذٰلِكَ فَقَامَ لَيْلَةَ الثَّانِيَةِ فَقَامَ مَعَهٗ اُنَاسٌ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهٖ صَنَعُوْا ذٰلِكَ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى اِذَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَخْرُجْ فَلَمَّا اَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ النَّاسُ فَقَالَ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز شب اپنے حجرے میں پڑھا کرتے تھے۔ چونکہ حجرے کی دیوار چھوٹی تھی اسلئے لوگوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جسم دیکھ لیا۔ اور کچھ لوگ آپکی نماز کی اقتدا کرنے کھڑے ہو گئے پھر صبح ہوئی تو انہوں نے اس کا چرچا کیا۔ پھر دوسری رات کھڑے ہوئے تو (دو یا تین رات) لوگوں نے ویسا ہی کیا۔ یہانتک کہ جب اس کے بعد رات ہوئی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھ رہے۔ اور نماز پڑھنے نہیں نکلے صبح لوگوں نے اسکا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا "میں نے اس بات کا خوف کیا کہ نمازِ شب تم پر فرض نکر دی جائے۔"

نماز فرض کے سوا گھر میں پڑھنا افضل ہے۔

وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ رِوَايَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ زِيَادَةٌ اَنَّهٗ قَالَ قَدْ عَرَفْتُ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ فَصَلُّوْا

زید بن ثابتؓ سے جو حدیث مروی ہے اس میں اس قدر زائد ہے کہ آپ نے فرمایا "میں نے جو تمہارا فعل دیکھا۔ اُسے سمجھ لیا۔ اے لوگو! اپنے گھروں میں

أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ۔

نماز پڑھو۔ کیونکہ آدمی کی نمازوں میں افضل وہی نماز ہے جو اسکے گھر میں (ادا) ہو سوائے فرض نماز کے“۔

۴۰۸ — رفع یدین

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ أَيْضًا وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ۔

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں شانوں کے برابر اٹھاتے۔ اور جب رکوع کیلئے تکبیر کہتے۔ اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تب بھی دونوں ہاتھ اسی طرح اٹھاتے۔ اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (دونوں) کہتے۔ مگر سجدے میں یہ بات نہ کرتے تھے۔

۴۰۹ — نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلَاةِ۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ لوگوں کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں (اپنا) دایاں ہاتھ بائیں (ہاتھ کی) کلائی پر رکھو“۔

۴۱۰ — قرأت سورۂ فاتحہ سے شروع ہونا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ اور عمرؓ نماز (قرأت) کی ابتداء اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سے کرتے تھے۔

۴۱۱ — تکبیر اور قرأت کے درمیان سکوت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً فَقُلْتُ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تکبیر اور قرأت کے درمیان کچھ سکوت فرماتے تھے۔ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں تکبیر اور قرأت کے مابین سکوت فرمانے میں آپ کیا پڑھا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ”میں کہتا ہوں۔ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ

الخطايا كما ينقى الثوب الابيض من الدنس اللهم اغسل خطاياى بالماء والثلج والبرد۔

الخطايا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللھم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد۔

حیوانات پر ظلم کے باعث دوزخ لگنا

عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما حدیث الکسوف وقد تقدم فی ھذہ الروایۃ قالت قال قد دنت منی الجنۃ حتی لو اجترات علیھا لجئتکم بقطاف من قطافھا ودنت منی النار حتی قلت ای رب او انا معھم فاذا امراۃ حسبت انہ قال تخدشھا ھرۃ قلت ما شان ھذہ قالوا حبستھا حتی ماتت جوعا لا اطعمتھا ولا ارسلتھا تاکل من خشیش او خشاش الارض۔

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کی حدیث کسوف پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا۔ "جنت میرے اسقدر قریب ہو گئی تھی کہ اگر میں اس پر جرات کرتا تو اسکے خوشوں میں سے کوئی خوشہ تمہارے پاس لے آتا اور دوزخ بھی میرے قریب ہو گئی تھی۔ یہانتک کہ میں کہنے لگا اے میرے پروردگار! کیا میں ان لوگوں کے ہمراہ رکھا جاؤں گا؟۔ یکایک ایک عورت (نظر پڑی) مجھے خیال ہے کہ آپ نے فرمایا) اسکو ایک بلی پنجہ مار رہی تھی۔ میں نے پوچھا اسکا کیا حال ہے؟ لوگوں نے کہا اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا یہانتک کہ وہ بھوک کے مارے مر گئی۔ کیونکہ وہ نہ اس کو کھلاتی تھی۔ اور نہ اس کو چھوڑتی تھی کہ وہ خود زمین کے کیڑے مکوڑے کھالے۔"

ظہر و عصر کی نماز میں آہستہ پڑھنا

عن خباب رضی اللہ عنہ قیل لہ اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرا فی الظھر والعصر قال نعم قیل لہ بم کنتم تعرفون ذلک قال باضطراب لحیتہ۔

خبابؓ سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر میں کچھ پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا ہاں۔ پھر پوچھا گیا۔ تم کس بات سے اس کی تمیز کرتے تھے؟ خبابؓ نے کہا۔ آپ کی ڈاڑھی کے ہلنے سے۔

نماز میں نیچے اوپر دیکھنا بہت برا ہے

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بال اقوام یرفعون ابصارھم الی السماء فی صلاتھم فاشتد قولہ فی ذلک حتی قال لینتھن عن ذلک او

انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لوگوں کا کیا حال ہے کہ نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں؟۔ پھر اس کے بارے میں آپ کی گفتگو بہت سخت ہو گئی۔ یہانتک کہ آپ نے فرمایا "اس سے باز آئیں ورنہ

فَطَفَ أَبْصَارَهُمْ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَكَا أَهْلُ الْكُوْفَةِ سَعْدًا إِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَزَلَهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا فَشَكَوْا حَتّٰى ذَكَرُوْا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّيْ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا إِسْحٰقَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُوْنَ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّيْ قَالَ أَمَّا أَنَا وَاللّٰهِ فَإِنِّيْ كُنْتُ أُصَلِّيْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْرِمُ عَنْهَا أُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَأَرْكُدُ فِي الْأُوْلَيَيْنِ وَأُخِفُّ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَالَ ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحٰقَ فَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا أَوْ رِجَالًا إِلَى الْكُوْفَةِ فَسَأَلَ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوْفَةِ وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ

انکی بینائیاں لے لی جائیں گی؟۔

بخ ۱۰۴ ص۱۰۴ — نماز میں ادھر ادھر دیکھنا شیطانی دستبرد ہے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ "یہ ایک قسم کی دستبرد ہے جو شیطان بندے کی نماز میں کرلیتا ہے"۔

بخ ۱۰۴ ص۱۰۴ — بزرگوں پر تہمت لگانے کی سزا۔

جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ اہل کوفہ نے عمرؓ سے سعد کی شکایت کی۔ تو عمرؓ نے سعد کو معزول کر دیا۔ اور عمارؓ کو ان لوگوں کا حاکم بنایا۔ ان لوگوں نے سعد کی بہت سی شکایتیں کیں۔ یہانتک بیان کیا کہ وہ تو نماز بھی اچھی طرح نہیں پڑھتے۔ اسپر عمرؓ نے ان کو بلا بھیجا۔ چنانچہ وہ آئے تو کہا۔ اے ابو اسحاق! یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم نماز اچھی طرح نہیں پڑھتے؟ انہوں نے جواب دیا۔ سنئے! میں انکے ساتھ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کی مانند پڑھتا تھا۔ پہلی دو رکعتوں میں زیادہ دیر لگاتا اور آخر کی دو رکعتوں میں تخفیف کرتا تھا۔ عمرؓ نے فرمایا۔ ابو اسحاق! تمہاری نسبت ایسا ہی خیال ہے۔ پھر عمرؓ نے ایک شخص یا چند شخصوں کو سعد کے ہمراہ کوفہ کو بھیجا۔ تاکہ وہ کوفہ والوں سے سعد کی بابت تحقیقات کریں۔ چنانچہ وہ گئے اور انہوں نے کوئی مسجد نہ چھوڑی کہ جس میں سعد کی کیفیت نہ پوچھی ہو۔ سب لوگ انکی عمدہ تعریف کرتے رہے یہاں تک کہ وہ بنی عبس کی مسجد میں گئے تو وہاں ایک شخص کھڑا ہوگیا۔ جس کو اسامہ بن قتادہ کہتے

وَيُلَتُوْنَ عَلَيْهِ مَعْرُوْفاً حَتّٰى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِىْ عَبْسٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهٗ اُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنٰى اَبَا سَعْدَةَ قَالَ اَمَّا اِذْ اَنْشَدْتَنَا فَاِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيْرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يَعْدِلُ بِالْقَضِيَّةِ قَالَ سَعْدٌ اَمَا وَاللّٰهِ لَاَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً فَاَطِلْ عُمْرَهٗ وَاَطِلْ فَقْرَهٗ وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ وَكَانَ بَعْدُ اِذَا سُئِلَ يَقُوْلُ شَيْخٌ كَبِيْرٌ مَفْتُوْنٌ اَصَابَتْنِىْ دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ الرَّاوِىْ عَنْ جَابِرٍ فَاَنَا رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ وَاِنَّهٗ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِىْ فِى الطَّرِيْقِ يَغْمِزُهُنَّ۔

تھے۔ اور کنیت اسکی ابوسعدہ تھی ماں نے کہا سنو! جب تم نے ہمیں قسم دلائی تو ہمیں کہنا پڑا کہ) سعد لشکر کے ہمراہ (جہاد کو خود) نہ جاتے تھے اور غنیمت کی تقسیم برابر نہ کرتے تھے۔ اور مقدمات میں بھی انصاف نہ کرتے تھے۔ سعد یہ سنکر کہنے لگے۔ دیکھ! میں تجھے تین بد دعائیں دیتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور دکھانے یا سنانے کے لئے (اس وقت) کھڑا ہوا ہو۔ تو اس کی عمر بڑھا دے (۲) اسکی فقیری بڑھا دے (۳) اور اس کو فتنوں میں مبتلا کر دے (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اس کے بعد جب اس سے اسکا حال پوچھا جاتا تو کہتا تھا۔ ایک بڑی عمر والا بوڑھا ہوں فتنوں میں مبتلا مجھے سعد کی بددعا لگ گئی۔ راوی حدیث (عبد الملک) کہتے ہیں کہ میں نے اسکو اب تک دیکھا ہے کہ بڑھاپے کی حالت میں اسکے دونوں ابرو اسکی آنکھوں پر گرگئے ہیں۔ وہ راستوں میں لونڈیوں کو چھیڑتا اور ان پر دست درازی کرتا تھا۔

باب سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے"۔

باب نماز کو پورے اطمینان سے ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا چاہئے

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ مسجد میں تشریف لائے۔ تو اس وقت ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی۔ بعد ازاں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا

فَرَدَّ وَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ يُصَلِّي كَمَا صَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسْمِعُ الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ

آپ نے جواب دیکر فرمایا "جا نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی" چنانچہ وہ لوٹ گیا اور نماز پڑھی جیسی کہ اس نے پہلے پڑھی تھی۔ اسکے بعد وہ پھر آیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ مگر آپ نے (ایکبے بھی) فرمایا "جا نماز پڑھ۔ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی"۔ اسی طرح تین مرتبہ ہوا تب وہ بولا۔ قسم اس خدا کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں اس سے بہتر نہیں پڑھ سکتا۔ لہذا آپ مجھے بتا دیجئے۔ آپ نے فرمایا "جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو۔ اسکے بعد قرآن میں سے جو تمہیں یاد ہو اسکو پڑھو پھر رکوع کرو۔ یہانتک کہ رکوع میں اطمینان سے ہو جاؤ پھر سر اٹھاؤ۔ یہانتک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو۔ یہانتک کہ سجدے میں اطمینان سے ہو جاؤ۔ پھر سر اٹھاؤ۔ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ اور اپنی ساری نماز میں اسی طرح کرو"۔

ابو قتادہ رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دو سورتیں پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت میں بڑی سورت اور دوسری رکعت میں چھوٹی سورت پڑھتے تھے۔ اور کبھی کبھی کوئی آیت بھی سنا دیتے تھے۔ اور نماز عصر میں سورہ فاتحہ اور دوسری سورتیں پڑھتے تھے یعنی پہلی رکعت میں لمبی اور دوسری میں چھوٹی سورت پڑھتے تھے۔ اور صبح کی پہلی رکعت میں لمبی سورت

۲۱۹
ج ۹۷
پہلی رکعت میں لمبی اور دوسری میں چھوٹی سورت پڑھنا چاہیئے۔

الضُّحٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ وَاللّٰهِ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ اِنَّهَا لَاٰخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِطُوْلَى الطُّوْلَيَيْنِ۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَفِي رِوَايَةٍ اُخْرٰى قَالَ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ اَوْ قِرَاءَةً۔

پڑھتے اور دوسری میں چھوٹی۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ (میری والدہ) اُم فضل نے ایک مرتبہ نماز میں "والمرسلات عرفا" پڑھتے سنا۔ تو کہنے لگیں۔ اے میرے بچے! تو نے یہ سورت پڑھ کر مجھے یاد دلا دیا کہ یہی آخری سورت ہے جو میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی۔ آپ اس کو (نماز) مغرب میں پڑھتے تھے۔

زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دو بڑی سورتوں سے بڑی سورتیں پڑھتے سنا ہے۔

جُبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں والطور پڑھتے سنا ہے۔

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز عشا پڑھی تو آپ نے سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھی اور سجدہ کیا۔ لہٰذا میں ہمیشہ اس میں سجدہ کرتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ ان سے مل جاؤں۔

براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے تو آپ نے عشاء کی کسی ایک رکعت میں سورۂ وَالتِّیْنِ پڑھی۔ ایک روایت میں ہے کہ میں نے آپ سے زیادہ خوش آواز یا اچھا پڑھنے والا نہیں دیکھا۔

باب ۱۳۰ سورۂ والمرسلات عرفا کو نماز مغرب میں پڑھنا۔

باب ۱۳۱ بڑی سورتوں کی قراءت

باب ۱۳۲ نماز مغرب میں آیہ سورۂ والطور پڑھنا

باب ۱۳۳ سورۂ انشقت میں سجدہ کرنا ضروری ہے۔

باب ۱۳۴ عشا میں چھوٹی سورت پڑھنے کا جواز۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِیْ كُلِّ صَلٰوةٍ یُقْرَاُ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفٰى عَنَّا اَخْفَیْنَا عَنْكُمْ وَاِنْ لَّمْ تَزِدْ عَلٰى اُمِّ الْقُرْاٰنِ اَجْزَاَتْ وَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِیْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِیْلَ بَیْنَ الشَّیٰطِیْنِ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَیْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّیٰطِیْنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا مَا لَكُمْ فَقَالُوْا حِیْلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَیْنَا الشُّهُبُ قَالُوْا مَا حَالَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ اِلَّا شَیْءٌ حَدَثَ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِیْ حَالَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْصَرَفَ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ تمام نمازوں میں قرآن پڑھا جاتا ہے۔ جن نمازوں میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے پڑھ کر ہمیں سنایا ہے۔ اُن میں ہم بھی بلند آواز سے پڑھ کر تم کو سناتے ہیں۔ اور جن میں آہستہ آواز سے پڑھ کر ہمیں نہ سنایا۔ اُن میں ہم بھی تمہیں نہیں سناتے اور اگر سورۂ فاتحہ سے زیادہ نہ پڑھو تو کافی ہے۔ اور اگر زیادہ پڑھ لو تو بہتر ہے۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں (ایک دن) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ہمراہ سوق عکاظ کی طرف ارادہ کرکے چلے۔ اس وقت شیاطین اور آسمان کی خبروں کے درمیان حجاب کیا جا چکا تھا۔ اور اُن پر شعلے پھینکے جاتے تھے۔ پس شیاطین اپنی قوم کے پاس لوٹ آئے قوم نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ شیاطین نے کہا ہمارے اور آسمان کے درمیان حجاب کر دیا گیا۔ اور اب ہمارے اوپر شعلے پھینکے جاتے ہیں۔ قوم نے کہا تمہارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان کسی ایسی چیز نے حجاب کر دیا ہے جو ابھی ظاہر ہوئی ہے۔ لہذا زمین کے مشرق اور مغرب میں دوڑ کر دیکھو کہ وہ کیا چیز ہے۔ جس نے تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حجاب ڈال دیا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ اس کی تلاش میں نکلے، تو جو لوگ (اُن میں سے)، تہامہ کی طرف آئے تھے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔

سبق ۴۲۵
پچھلی رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنا کافی ہے۔

سبق ۴۲۶
جنوں کا قرآن سنکر ایمان لانا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِيْنَ إِلَىٰ سُوْقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوْا لَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَهُنَالِكَ حِيْنَ رَجَعُوْا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ وَقَالُوْا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِيْ إِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا۔ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اُوْحِيَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا اُوْحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ۔

آپ مقام نخلہ میں سوق عکاظ کو جا رہے تھے اور اپنے اصحاب کے ہمراہ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے جب ان جنوں نے قرآن کو سنا تو کہنے لگے خدا کی قسم یہی وہ (قرآن) ہے جس نے تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حجاب ڈال دیا۔ پس یہیں سے وہ اپنی قوم کے پاس لوٹ گئے اور جا کر کہا۔ اے ہماری قوم! ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی راہ بتاتا ہے۔ چنانچہ ہم اس پر ایمان لے آئے اور اب ہم ہرگز اپنے پروردگار کا کسی کو شریک نہ بنائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ آیتیں نازل فرمائیں قُلْ اُوْحِيَ إِلَيَّ۔ اور آپ پر جنوں کی گفتگو وحی کی گئی۔

۴۲۷ ۱۵ ج قراءت اور سکوت کا نمونہ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا اُمِرَ وَسَكَتَ فِيْمَا اُمِرَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جن نمازوں میں حکم دیا گیا تھا ان میں آپ نے قراءت کی۔ اور جن میں حکم (سکوت) ہوا سکوت فرمایا۔ اور تمہارا پروردگار بھولنے والا نہیں بے شک تم لوگوں کے لئے رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم کے افعال و اقوال) کی پیروی ہی اچھی پیروی ہے۔

۴۲۸ ۱۶ ج پہلی رکعت سے دوسری کا چھوٹی ہونا اور بعد کی رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مَا لَا يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ۔

ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں اور پڑھتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے۔ البتہ کبھی کبھی ہمیں کوئی آیت بھی سنا دیتے تھے۔ اور پہلی رکعت میں جتنا طول دیتے تھے۔ اتنا دوسری رکعت میں نہ کرتے تھے۔ اور یہی معمول عصر اور صبح میں تھا۔

۴۲۹ مج — آمین کہنا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ کیونکہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین سے موافق ہوگی اُس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے"۔

۴۳۰ مج — آمین کہنا

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ وَقَالَتِ الْمَلٰئِکَةُ فِی السَّمَآءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے تو ملائکہ آسمان بھی آمین کہتے ہیں۔ پس ان دونوں کی آمین اگر ایک دوسرے کے موافق ہوگئی۔ تو اسکے پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں"۔

۴۳۱ مج — صف کی شمولیت لازمی ہے۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ انْتَهٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاکِعٌ فَرَکَعَ قَبْلَ اَنْ یَّصِلَ اِلَی الصَّفِّ فَذَکَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ۔

ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حالت میں پہنچے کہ آپ رکوع کر رہے تھے تو اُنہوں نے بھی قبل اسکے کہ صف سے ملیں رکوع کر دیا اسکا ذکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا "اللہ تمہارا شوق زیادہ کرے مگر آئندہ ایسا نہ کرنا"۔

۴۳۲ ج — نماز میں اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہنا

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ ذَکَّرَنَا هٰذَا الرَّجُلُ صَلٰوةً کُنَّا نُصَلِّیْهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَنَّهٗ کَانَ یُکَبِّرُ کُلَّمَا رَفَعَ وَکُلَّمَا وَضَعَ۔

عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ میں نے بصرہ میں علیؓ کے ساتھ نماز پڑھی۔ تو انہوں نے ہمیں وہ نماز یاد دلادی جو ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ عمرانؓ نے کہا۔ جب وہ اُٹھتے تھے۔ اور جب جھکتے تھے تو تکبیر کہتے تھے۔

۴۳۳ ج — تو سریں جھکتے کہنا چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ لِلصَّلٰوةِ یُکَبِّرُ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔

حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكُوْعِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

اسی طرح رکوع فرماتے ہوئے تکبیر کہتے پھر جب رکوع سے اپنی پیٹھ اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے۔ پھر قومہ میں کھڑے ہوتے وقت رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے۔

رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے چاہئیں

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ صَلّٰی اِلٰی جَنْبِهٖ ابْنُهٗ مُصْعَبٌ قَالَ فَطَبَّقْتُ بَیْنَ كَفَّیَّ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَیْنَ فَخِذَیَّ فَنَهَانِیْ اَبِیْ وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهٗ فَنُهِیْنَا عَنْهُ وَاُمِرْنَا اَنْ نَضَعَ اَیْدِیَنَا عَلَی الرُّكَبِ۔

مصعب بن سعدؓ کہتے ہیں میں نے اپنے باپ کے پہلو میں (ایک مرتبہ) نماز پڑھی۔ تو میں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر اپنے رانوں کے درمیان رکھ لیا جس پر میرے باپ نے منع کیا اور کہا ہم ایسا کرتے تھے تو ہمیں اس سے منع کر دیا گیا۔ اور حکم دیا گیا کہ ہم اپنے ہاتھ (رکوع میں) گھٹنوں پر رکھ لیا کریں۔

رکوع سجدوں کے بیچ کی نشست اور قومہ میں یکساں وقفہ

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهٗ وَبَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ مَا خَلَا الْقِیَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِیْبًا مِنَ السَّوَاءِ۔

براءؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا رکوع آپ کے سجدے اور سجدوں کے درمیان کی نشست اور (وہ حالت) جبکہ آپ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے قریباً برابر ہوتی تھی سوائے قیام اور قعود کے (جو طویل ہوتے تھے)۔

سجدہ کی دعا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدوں میں کہا کرتے تھے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ۔

مقتدی صرف ربنا لک الحمد کہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔ کیونکہ جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو جائے گا۔ اسکے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَاُقَرِّبَنَّ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَيَدْعُوْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ بیشک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے قریب قریب نماز پڑھتا ہوں۔ اور ابوہریرہؓ ظہر عشا اور صبح کی نماز کی آخری رکعت میں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔ کہنے کے بعد قنوت کیا کرتے تھے۔ یعنی مسلمانوں کے لئے دعا۔ اور کافروں کے لیے بد دعا کرتے تھے۔

۳۳۸ ب ج نماز میں دعا

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الْقُنُوْتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ فجر اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھا جاتا تھا۔

۳۳۹ ب ج فجر اور مغرب میں دعائے قنوت

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ يَوْمًا وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقَالَ رَجُلٌ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قَالَ اَنَا قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلُ۔

رفاعہ بن رافع زرقی کہتے ہیں کہ ہم ایک روز نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ نے اپنا سر رکوع سے اٹھا کر فرمایا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ تو ایک شخص نے (آپ کے پیچھے) کہا۔ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ۔ جب آپ فارغ ہوئے تو پوچھا "یہ کلام کرنے والا کون تھا"؟۔ اس شخص نے کہا میں تھا۔ آپ نے فرمایا کچھ اوپر تیس فرشتوں کو دیکھا کہ وہ اس پر باہم سبقت کرتے تھے۔ کہ اُن میں سے کون اس کو پہلے لکھ لے"۔

۳۴۰ ب ج حمد کا ثواب اور [illegible] کی بڑائی قومہ میں

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَنْعَتُ لَنَا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُصَلِّيْ فَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامَ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ نَسِيَ۔

حضرت انسؓ ہمارے سامنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت بیان کرتے اور نماز پڑھ کر بتاتے تھے۔ پس جس وقت وہ اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ سجدے میں جانا بھول گئے ہیں۔

۳۴۱ ب ج قومہ میں وقفہ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۴۲ ب ج خاص اوقات میں خاص دعائیں

عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ
يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا
وَلَكَ الْحَمْدُ يَدْعُوْ لِرِجَالٍ وَ
يُسَمِّيْهِمْ بِاَسْمَائِهِمْ فَيَقُوْلُ
اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ ابْنَ الْوَلِيْدِ
وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ ابْنَ
اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ
عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ
كَسِنِيْ يُوْسُفَ وَاَهْلُ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ
مِنْ مُضَرَ مُخَالِفُوْنَ لَهٗ۔

۳۴۴
بخ
قیامت کے دن
رویت الٰہی اور
انسانی بصری

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ
النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى
رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ هَلْ تُمَارُوْنَ
فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ
دُوْنَهٗ سَحَابٌ قَالُوْا لَا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ
تُمَارُوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ
دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ كَذٰلِكَ
يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْ
فَمِنْهُمْ مَنْ يَّتَّبِعُ الشَّمْسَ وَمِنْهُمْ
مَنْ يَّتَّبِعُ الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّتَّبِعُ
الطَّوَاغِيْتَ وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ
فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا فَيَأْتِيْهِمُ اللّٰهُ

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے
اپنا سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ
رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ دونوں کہتے تھے
اور کچھ لوگوں کے لئے ان کے نام لے کر
دعا فرماتے تھے (مثلاً) اے اللہ ولید
بن ولید کو اور سلمان بن ہشام کو اور عیاش
بن ابی ربیعہ کو اور کمزور مسلمانوں کو (کفار
کے ظلم سے) نجات دے۔ اے اللہ! اپنی
گرفت قبیلہ مضر پر سخت کر دے اور ان پر قحط سالیاں
ڈال دے جیسے یوسفؑ کے عہد کی قحط سالیاں
تھیں۔" (اس زمانہ میں قبیلہ مضر کے مشرقی لوگ
آپ کے مخالف تھے)۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک
مرتبہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا
ہم قیامت کے دن اپنے خدا کو دیکھیں گے۔
آپؐ نے فرمایا "کیا تم آفتاب میں شک
کرتے ہو جبکہ اُسکے دو برابر نہ ہو"؟ صحابہ نے
عرض کی نہیں۔ آپ نے فرمایا "بس اسی
طرح تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے۔ قیامت
کے دن لوگ اُٹھائے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ
فرمائیگا کہ جو جس کی پرستش کرتا تھا وہ اسکے
پیچھے ہو لے۔ چنانچہ کوئی ان میں سے آفتاب
کے پیچھے ہولے گا۔ کوئی بتوں کے پیچھے۔
مگر یہ (ایمانداروں کا) گروہ باقی رہ جائے
گا۔ اور اسی میں منافق بھی شامل
ہوں گے۔ تو اللہ اس صورت
میں جس کو وہ نہیں پہچانیں گے انکے پاس آکر

فَيَقُولُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ هٰذَا
مَكَانُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا
فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ
فَيَاْتِيهِمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
فَيَقُولُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ
اَنْتَ رَبُّنَا فَيَدْعُوهُمْ وَ
يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَىْ
جَهَنَّمَ فَاَكُونُ اَوَّلَ مَنْ
يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِهٖ
وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا
الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ
يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ
وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ
شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ
رَاَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ
قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهَا
شَوْكُ السَّعْدَانِ غَيْرَ اَنَّهُ
لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ
تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ
فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهٖ
وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ
يَنْجُو حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ
رَحْمَةَ مَنْ اَرَادَ مِنْ
اَهْلِ النَّارِ اَمَرَ الْمَلَائِكَةَ
اَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ
يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُخْرِجُونَهُمْ
وَيَعْرِفُونَهُمْ بِاٰثَارِ

فرمائیگا میں تمہارا پروردگار ہوں۔ وہ کہیں گے
(ہم تجھے نہیں جانتے) ہم اس جگہ کھڑے رہیں
گے۔ یہانتک کہ ہمارا پروردگار ہمارے
پاس آجائے۔ اور جب وہ آئیگا ہم اسے
پہچان لیں گے۔ پھر خدائے عزوجل اُن
کے پاس ایسی صورت میں آئیگا جسے وہ پہچانتے
ہوں گے۔ اور فرمائے گا میں تمہارا پروردگا
ہوں۔ چنانچہ وہ کہیں گے ہاں تو ہمارا
پروردگار ہے۔ پس اللہ انہیں بلائے گا
اور جہنم کی پشت پر (پل بناکر) ایک راہ
نکالی جائے گی۔ تو تمام پیغمبر اپنی امتوں
کے ساتھ (اس پل سے گذرینگے) اُن میں
پہلا میں ہوں گا۔ اس دن سوائے پیغمبروں
کے کوئی بول نہ سکے گا۔ اور پیغمبروں کا
کلام اس روز اللھم سلم سلم ہوگا۔
اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں کے
مشابہ آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے
سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ صحابہ نے
عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا "تو وہ سعدان
کے کانٹوں کے مشابہ ہوں گے سوا اسکے
کہ انکی بڑائی کی مقدار اللہ کے سوا کوئی نہیں
جانتا۔ وہ آنکڑے لوگوں کو انکے اعمال کے مطابق
اچکیں گے پس کوئی تو اپنے اعمال کے سبب جہنم
میں گر کر ہلاک ہو جائیگا اور کوئی مارے زخموں کے ٹکڑے
ٹکڑے ہو جائیگا۔ بعد اسکے نجات پائیگا۔ یہانتک کہ جب اللہ
دوزخیوں میں سے جسپر مہربانی کرنا چاہیگا تو فرشتوں کو حکم دیگا جو
لوگ اللہ کی پرستش کرتے تھے وہ نکال لئے جائیں چنانچہ فرشتے انہیں

السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ فَكُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ النَّارُ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ وَقَدِ امْتُحِشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ مُقْبِلًا بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ قَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا فَيَقُوْلُ هَلْ عَسَيْتَ اِنْ فُعِلَ ذٰلِكَ بِكَ اَنْ تَسْاَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهَ مَا يَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقْبَلَ بِهٖ عَلَى الْجَنَّةِ رَاٰى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ

سجدوں کے نشانوں سے پہچان کر نکال لیں گے کیونکہ اللہ نے آگ پر حرام کر دیا ہے کہ سجدے کے نشان کو کھائے۔ گویا ابن آدم کے کل جسم کو سوائے سجدوں کی نشان کے آگ کھا لیگی۔ اور وہ آگ سے ایسی حالت میں نکالے جائیں گے کہ سیاہ ہو گئے ہوں گے۔ پھر ان کے اوپر آبحیات ڈالا جائے گا تو اس سے وہ اسطرح نمو پکڑیں گے جیسے دانہ سیل کے بہاؤ میں اُگتا ہے۔ اسکے بعد اللہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے سے فارغ ہو جائیگا اور ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان رہ جائیگا۔ اور وہ تمام دوزخیوں سے جنت میں داخل ہونے کے اعتبار سے آخری ہوگا۔ جس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا۔ وہ کہے گا میرے پروردگار! میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے۔ کیونکہ مجھے اسکی ہوا نے زہر آلود کر دیا ہے۔ اور مجھے اسکے شعلہ نے جلا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا عنقریب تو (ایسا نہ کریگا) اگر تیرے ساتھ یہ احسان کر دیا جائے تو تُو اسکے علاوہ اور کچھ مانگے گا؟ وہ کہے گا تیری بزرگی کی قسم نہیں۔ پھر اللہ عزوجل کو (اس بات پر) جس قدر وہ چاہے گا عہد میثاق دے گا۔ پس اللہ اسکا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دیگا پھر جب وہ جنت کیطرف منہ کریگا اور اسکی تر و تازگی دیکھیگا تو جس قدر اللہ اس کا چپ رہنا چاہیگا

يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَارَبِّ قَدِّمْنِيْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَّا تَسْاَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنْتَ سَاَلْتَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ لَا اَكُوْنُ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ فَمَا عَسَيْتَ اَنْ اُعْطِيْتَ ذٰلِكَ اَنْ لَّا تَسْاَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْاَلُ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُعْطِيْ رَبَّهٗ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيْثَاقٍ فَيُقَدِّمُهٗ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَاٰى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيْهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيْحَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَّا تَسْاَلَ غَيْرَ الَّذِيْ اُعْطِيْتَ فَيَقُوْلُ يَا

چپ رہیگا۔ اس کے بعد کہے گا۔ اے پروردگار! مجھے جنت کے دروازے کے پاس پہنچا دے۔ اس پر اللہ اُس سے فرمائے گا۔ کیا تونے اس بات پر قول و اقرار نہ کئے تھے کہ اسکے سوا جو تو مانگ چکا اور کچھ سوال نہ کرے گا؟ وہ عرض کریگا اے پروردگار! میں تیری مخلوق میں سب سے بدنصیب نہ بنوں گا۔ اللہ فرمائے گا کہ عنقریب اگر تجھے یہ بھی عطا کر دیا جائے تو ایسا نہ ہو کہ اسکے علاوہ پھر اور کچھ سوال کرے۔ وہ عرض کرے گا تیری بزرگی کی قسم میں اسکے سوا سوال نہ کروں گا۔ پھر اپنے پروردگار کو جسقدر وہ قول و قرار چاہے گا دیگا پس اللہ اس کو جنت کے دروازے کے پاس پہنچا دے گا۔ جب وہ اسکے دروازے کے پاس پہنچ جائے گا۔ اور اسکی شگفتگی۔ تازگی و سرور کو جو اس میں ہے دیکھے گا تو جتنی دیر اللہ اس کا چپ رہنا چاہے گا وہ چپ رہے گا بعد اسکے وہ کہیگا۔ اے میرے پروردگار! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ عزّ و جل فرمائیگا۔ اے بنی آدم: تیری خرابی ہو۔ تو کتنا عہد و پیمان شکن ہے۔ کیا تونے اس بات پر قول قرار نہ کیا تھا کہ جو تجھے دیا جائیگا اس کے سوا اور کچھ نہ مانگے گا۔ وہ عرض کرے گا۔ اے

رَبِّ لَا تَجْعَلْنِیْ اَشْقٰی
خَلْقِكَ فَیَضْحَكُ
اللّٰهُ مِنْهُ ثُمَّ یَاْذَنُ
لَهٗ فِیْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ
فَیَقُوْلُ تَمَنَّ فَیَتَمَنّٰی
حَتّٰی اِذَا انْقَطَعَ اُمْنِیَّتُهٗ
قَالَ اللّٰهُ زِدْ مِنْ كَذَا
وَكَذَا اَقْبَلَ یُذَكِّرُهٗ
رَبُّهٗ حَتّٰی اِذَا انْتَهَتْ
بِهِ الْاَمَانِیُّ قَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰی لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ
مَعَهٗ وَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدِ
الْخُدْرِیُّ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ
اَمْثَالِهٖ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ
لَمْ اَحْفَظْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِلَّا قَوْلَهٗ لَكَ ذٰلِكَ
وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ
اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنِّیْ سَمِعْتُهٗ
یَقُوْلُ ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ
اَمْثَالِهٖ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ رِوَایَةٍ قَالَ

میرے پروردگار! مجھے اپنی مخلوق میں
سب سے زیادہ بدنصیب نہ کر۔ پس
اللہ اسکی باتوں سے ہنسے گا۔ اسکے بعد
اسکو جنّت میں جانے کی اجازت دیکر
فرمائے گا کہ خواہش کر۔ جہانتک تو
کر سکے، چنانچہ وہ خواہش کرنے لگے گا
یہانتک کہ اُسکی خواہش ختم ہو جائیگی
پھر اللہ بزرگ و برتر فرمائے گا کہ یہ یہ
چیزیں اور مانگ۔ چنانچہ پروردگار اُسے
یاد دلاتا جائے گا۔ یہانتک کہ اسکی
خواہشیں تمام ہو جائیں گی۔ تو اللہ
فرمائے گا کہ تجھے یہ بھی دیا جاتا ہے۔
بلکہ اس کی مثل اسکے ساتھ اور بھی۔
(یہ حدیث سنکر) ابو سعید خدریؓ
نے ابو ہریرہؓ سے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر یہ فرمایا
تھا کہ "اللہ عز وجل فرمائے گا۔ تجھے یہ
اور اسکے ساتھ اسکے مثل دس دیئے جاتے
ہیں"۔ ابو ہریرہؓ بولے کہ مجھے تو رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے یہی یاد رہا ہے
کہ "تجھے یہ بھی دیا جاتا ہے۔ اور اسکے ساتھ
اسی کے مثل اور بھی۔ ابو سعیدؓ نے
کہا کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے
سنا ہے کہ "تجھے یہ اور اس کے مثل
دس (اور) دیئے جاتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی
ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ۔ عَلَی الْجَبْہَۃِ وَاَشَارَ بِیَدِہٖ اِلٰی اَنْفِہٖ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَیْنِ وَلَا نَکْفِتَ الثِّیَابَ وَالشَّعْرَ۔

مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے پیشانی کے بل۔ اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنی ناک، دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پیروں کی انگلیوں کیطرف اشارہ فرمایا۔ اور یہ ارشاد کیا۔ ’’ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں‘‘۔

۴۴۵ ح ۹۳ نماز میں آنحضرت صلعم کی پیروی

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنِّیْ لَا اٰلُوْ اَنْ اُصَلِّیَ بِکُمْ کَمَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَاقِی الْحَدِیْثِ تَقَدَّمَ۔

انس بن مالکؓ کہتے ہیں۔ میں اس بات میں کوتاہی نہ کروں گا کہ تمہیں ویسی ہی نماز پڑھاؤں جیسا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا ہے (باقی حدیث پہلے گذر چکی ہے)۔

۴۴۶ ح ۹۴ سجدہ میں زمین پر کہنیاں ٹیکنے کی ممانعت

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ وَلَا یَبْسُطْ اَحَدُکُمْ ذِرَاعَیْہِ انْبِسَاطَ الْکَلْبِ۔

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ’’سجدوں میں اعتدال کرو۔ اور تم میں سے کوئی شخص اپنی دونوں کہنیاں زمین پر کتے کی طرح نہ بچھا دے۔‘‘

۴۴۷ ح ۹۵ سجدہ کے بعد بیٹھکر اٹھنا۔

عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَاِذَا کَانَ فِیْ وِتْرٍ مِّنْ صَلَاتِہٖ لَمْ یَنْہَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَاعِدًا۔

مالک بن حویرثؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ جب آپ اپنی نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تو جب تک سیدھے نہ بیٹھ جاتے۔ کھڑے نہ ہوتے تھے۔

۴۴۸ ح ۹۶ تکبیر بالجہر

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ صَلّٰی فَجَہَرَ بِالتَّکْبِیْرِ حِیْنَ رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَحِیْنَ سَجَدَ وَحِیْنَ رَفَعَ وَحِیْنَ قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ

ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نماز پڑھائی۔ تو جس وقت سجدے سے سر اٹھایا اور سجدہ کیا۔ اور جب دوسرے سجدوں سے سر اٹھایا۔ اور جب دونوں رکعتوں سے (فارغ ہوکر) اٹھے تو بلند آواز سے تکبیر کہی

وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۷۹۴ معذوری کی وجہ سے نماز میں چار زانو بیٹھ سکتا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ وَاَنَّهُ رَأٰى وَلَدَهُ فَعَلَ ذٰلِكَ فَنَهَاهُ وَقَالَ إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ اَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتَثْنِيَ الْيُسْرٰى فَقَالَ لَهُ إِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِي۔

باب ۷۹۵ آپ تکبیر تحریمہ کے سوا ہاتھ نہ اٹھاتے

عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَنَا كُنْتُ اَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ وَإِذَا جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى

انہوں نے بتایا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نماز میں چار زانو بیٹھتے تھے۔ انکے بیٹے نے بھی انکو دیکھ کر ایسا ہی کیا۔ تو انہوں نے اسسے منع کر دیا۔ اور بتایا کہ نماز کا طریقہ یہ ہے کہ تم اپنا دایاں پاؤں کھڑا کر لو۔ اور بایاں دوہرا کرو۔ انکے بیٹے نے کہا آپ کیوں ایسا کرتے ہیں؟ وہ بولے۔ میرے پاؤں کمزور ہوگئے ہیں مجھے اٹھا نہیں سکتے۔

ابو حمیدؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا۔ مجھے تم سب سے زیادہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد ہے۔ میں نے دیکھا کہ جب آپ نے تکبیر تحریمہ کہی تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں شانوں کے محاذی کر لئے۔ جب آپ نے رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر جما لئے۔ اور اپنی پیٹھ کو جھکایا۔ اور جس وقت آپ نے سر اٹھایا تو سیدھے ہوگئے یہانتک کہ ہڈی اپنی جگہ پر چلی گئی۔ جب آپ نے سجدہ کیا تو اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھ دیئے۔ نہ انکو بچھائے ہوئے تھے اور نہ سمیٹے ہوئے۔ اور اپنے پیر کی انگلیاں آپ نے قبلہ رخ کرلی تھیں۔ پھر جس وقت آپ دو رکعتوں میں بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دائیں پیر کو کھڑا کر لیا۔ پھر جب آخری رکعت میں بیٹھے تو اپنے بائیں پیر کو آگے کر دیا۔ اور دوسرے پیر کو کھڑا کر لیا۔ اور اپنی نشست

مَقْعَدَ تِیْهِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ وَهُوَ حَلِيْفٌ لِبَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ فَاِنَّكُمْ اِذَا قُلْتُمُوْهَا اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

کے بل بیٹھے۔

۴۵۱ ج ۹ سجدہ سہو کا طریقہ

عبداللہ بن مالک بحینہ رض (جو قبیلہ ازدشنوءۃ سے بنی عبد مناف کے حلیف اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے) کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی تو بھولے سے دو پہلی رکعتوں کے (بعد) کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں۔ چنانچہ لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب آپ نماز تمام کر چکے اور لوگ (آپ کے) سلام پھیرنے کے منتظر تھے تو آپ نے بیٹھے ہی تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کئے پھر اس کے بعد سلام پھیرا۔

۴۵۲ ج التحیات کی تلقین

عبداللہ بن مسعود رض کہتے ہیں کہ ہم جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے تو ہم (قعدہ میں) کہا کرتے تھے السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ۔ السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ۔ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھ کر فرمایا۔ اللہ تو خود ہی سلام ہے جب تم سے کوئی نماز پڑھے تو قعدہ میں کہے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ (کیونکہ جس وقت تم یہ کہو گے تو یہ دعا اللہ کے ہر ایک نیک بندے کو پہنچ جائے گی خواہ وہ زمین میں ہو یا آسمان میں)۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

٨٥٣ ج ١ گناہ اور قرض سے پناہ کی دعا۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ فِي الصَّلَاةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ۔

حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا کیا کرتے تھے۔ "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔" تو آپ سے ایک کہنے والے نے کہا۔ آپ قرض سے بہت پناہ مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا" آدمی جب قرضدار ہو جاتا ہے تو وہ جب بات کہتا ہے جھوٹ بولتا ہے۔ اور جب وہ وعدہ کرتا ہے اُسکے، خلاف کرتا ہے"۔

٨٥٤ ج ١ نماز میں دعا

عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهِ فِيْ صَلَاتِيْ قَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

حضرت ابو بکر صدیق رضؓ سے مروی ہے کہ اُنھوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیے جسے اپنی نماز میں مانگوں۔ آپنے فرمایا "یہ کہا کرو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ"۔

٨٥٥ ج ١٠٣ تشہد کے بعد جو دعا پسند ہو مانگی جا سکتی ہے

حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِي التَّشَهُّدِ تَقَدَّمَ قَرِيْبًا وَقَالَ فِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ بَعْدَ قَوْلِهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْ۔

ابن مسعودؓ کی حدیث تشہد کے بارے میں پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کے بعد اس قدر زائد ہے کہ "بعد اس کے جو دعا اس کو اچھی معلوم ہو اختیار کرے اور مانگے"۔

٨٥٦ ج ١ سلام پھیرنے کے بعد

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

امّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِيْنَ يَقْضِيْ تَسْلِيْمَهٗ وَمَكَثَ يَسِيْرًا قَبْلَ أَنْ يَقُوْمَ۔

علیہ وسلم جب سلام پھیرتے یا آپ اپنا سلام پورا کر چکتے تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں اور آپ کھڑے ہونے سے پہلے تھوڑی دیر ٹھہر جاتے تھے۔

ج ۱ ۵۵ — امام کے سلام کے ساتھ سلام پھیرنا

عَنْ عِتْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ۔

عتبان بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ تو جب آپ نے سلام پھیرا اُس وقت ہم نے بھی سلام پھیرا۔

ج ۱ ۵۶ — نماز کے بعد ذکر

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ إِذَا سَمِعْتُهٗ۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں فرض نماز سے فارغ ہو کر بلند آواز سے ذکر کرنے کا رواج تھا۔ اور ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب میں سنتا تھا کہ لوگ ذکر کرتے ہوئے لوٹے۔ تو میں سمجھ جاتا تھا۔ (کہ نماز ختم ہو گئی)۔

ج ۱ ۵۷ — تسبیح و تحمید و تکبیر و تسبیح فاطمہ کا ثواب۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ مِنَ الْأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ فَضْلُ أَمْوَالٍ يَحُجُّوْنَ بِهَا وَيَعْتَمِرُوْنَ وَيُجَاهِدُوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِمَا إِنْ أَخَذْتُمْ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ انہوں نے کہا زیادہ دولت والے لوگ بڑے بڑے درجے اور دائمی عیش لے گئے۔ حالانکہ وہ ایسی ہی نماز پڑھتے ہیں۔ جیسی کہ ہم پڑھتے ہیں اور ویسے ہی روزہ رکھتے ہیں جس طرح ہم رکھتے ہیں۔ مگر انکے پاس مالوں کی زیادتی ہے جس سے وہ حج کرتے ہیں۔ عمرہ کرتے ہیں۔ جہاد کرتے ہیں۔ صدقہ دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا میں تم سے ایسی بات نہ بیان کروں کہ اگر اس پر عمل کرو تو جو لوگ تم سے آگے نکل گئے ہیں۔ تم ان کو پالو۔ اور تمہیں تمہارے بعد کوئی نہ پائے۔ اور تم ان لوگوں میں جنکے درمیان

إلا من عمل مثله تسبحون وتحمدون وتكبرون خلف كل صلاة ثلاثا وثلاثين۔

سوائے اسکے جو اس کی مثل کرے یعنی ہر نماز کے بعد ۳۳-۳۳ بار تسبیح اور تحمید اللہ تکبیر پڑھ لیا کرو۔"

قال الراوي فاختلفنا بيننا فقال بعضنا نسبح ثلاثا وثلاثين ونحمد ثلاثا وثلاثين ونكبر اربعا وثلاثين فرجعت اليه فقال تقول سبحان الله والحمد لله والله اكبر حتى يكون منهن كلهن ثلاثا وثلاثين۔

راوی کہتا ہے کہ اسکے بعد ہم لوگوں نے باہم اختلاف کیا۔ اور ہم میں سے بعض نے کہا کہ ہم ۳۳ مرتبہ تسبیح پڑھیں گے ۳۳-۳۳ مرتبہ حمد۔ اور تکبیر ۳۴ مرتبہ پڑھیں گے اس پر میں نے پھر آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا" سبحان الله والحمد لله والله اكبر۔ کہا کرو۔ یہاں تک کہ ہر ایک ان میں سے ۳۳ مرتبہ ہو جائے"۔

۲۶۰ ح ۱۰۸ ہر فرض نماز کے بعد کا ورد۔

عن المغيرة بن شعبة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول في دبر كل صلاة مكتوبة لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد۔

مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد کہا کرتے تھے " لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير۔ اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد۔

۲۶۱ ح ۱۰۹ نماز کے بعد امام کا مقتدیوں کی طرف منہ کرنا۔

عن سمرة بن جندب رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى صلاة اقبل علينا بوجهه۔

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکتے۔ تو اپنا منہ ہماری طرف کر لیتے۔

۲۶۲ ح ۱۱۰ ستارے کو موثر حقیقی سمجھنا کفر ہے۔

عن زيد بن خالد الجهني رضي الله عنه انه قال صلى لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الصبح بالحديبية على اثر سماء كانت

زید بن خالد جہنی کہتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں بعد بارش کے جو شب کو ہوئی تھی صبح کی نماز پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف اپنا منہ کرکے فرمایا" تم جانتے ہو

مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ
عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا
قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا اللّٰهُ وَ
رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ
عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ
قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ
فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ
وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا
فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ
بِالْكَوَاكِبِ۔

عَنْ عُقْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ
ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا يَتَخَطَّى
رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ
نِسَائِهِ فَفَزِعَ النَّاسُ
مِنْ سُرْعَتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ
فَرَأَى أَنَّهُمْ عَجِبُوا مِنْ
سُرْعَتِهِ فَقَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا
مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ
يَحْبِسَنِي فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا يَجْعَلْ أَحَدُكُمْ
لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ يَرَى
أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا
عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ

کہ تمہارے پروردگار عزوجل نے کیا فرمایا ہے؟
وہ بولے اللہ اور اسکا رسول زیادہ جانتا
ہے۔ آپ نے کہا۔ اس نے فرمایا ہے میرے
بندوں میں کچھ لوگ مومن بنے اور کچھ کافر یعنی
جنہوں نے کہا کہ اللہ کے فضل اور اسکی رحمت
سے ہم پر بارش ہوئی وہ تو میرے مومن ہیں
اور ستاروں کے منکر۔ اور جنہوں نے کہا ہم پر
فلاں ستارے کے سبب بارش ہوئی۔ وہ
میرے کافر ہیں اور ستاروں
کے مومن۔

۴۶۳
باب ۱۱۱
تصفیہ خیال کے لئے جلدی

عقبہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ
علیہ وسلم کے پیچھے مدینہ میں عصر کی نماز
پڑھی تو آپ سلام پھیر کر عجلت کے
ساتھ کھڑے ہو گئے۔ اور آدمیوں کی گردنوں
سے پھاند کر آپ اپنی بی بیوں کے کسی حجرے
کی طرف تشریف لے گئے۔ لوگ آپ کی
اس جلدی سے گھبرائے۔ چنانچہ جب آپ
انکے پاس (واپس) تشریف لائے تو دیکھا کہ
وہ آپ کی سرعت سے متعجب ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے
کچھ سونا یاد آگیا تھا جو ہمارے ہاں رکھا ہوا تھا تو میں نے اسبات کو
برا سمجھا کہ وہ مجھے (خدا کی یاد سے روکے) لہذا میں نے
اسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔

۴۶۴
باب ۱۱۲
فراغت نماز کے بعد دائیں جانب پھرنا چاہئے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (ایک مرتبہ) بیان
کیا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں سے شیطان
کا کچھ حصہ نہ لگائے۔ وہ یہ سمجھے کہ اس پر
ضروری ہے کہ بعد نماز کے اپنی بائیں جانب
پھرے۔ بے شک میں نے نبی صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم كثيرًا
ينصرف عن يساره۔

ح ۱۲۵/۳ — کچا لہسن کھا کر مسجد میں جانے کی ممانعت۔

عن جابر بن عبد الله رضي
الله عنهما قال قال النبي صلى الله
عليه وسلم من اكل من هذه الشجرة
يريد الثوم فلا يغشانا في مساجدنا
قال الراوي قلت لجابر ما يعني به فقال
ما اراه يعني الا نيئه وقيل الا نتنه۔

ح ۱۲۶/۳ — آنحضرت صلعم کا بو دار ترکاریوں سے متنفر ہونا۔

وعنه رضي الله عنه ان
النبي صلى الله عليه وسلم قال من
اكل ثومًا او بصلًا فليعتزلنا
او فليعتزل مسجدنا وليقعد في
بيته وان النبي صلى الله
عليه وسلم اتي بقدر فيه
خضرات من بقول فوجد لها
ريحًا فسأل فاخبر بما
فيها من البقول فقال قربوها
الى بعض اصحابه كان معه فلما راه
كره اكلها قال كل فاني
اناجي من لا تناجي
وفي رواية اتي
ببدر يعني
طبقًا فيه
خضرات۔

ح ۱۵ ۱۲۷/۳ — مردہ کی قبر پر نماز جنازہ

عن ابن عباس رضي الله
عنهما ان النبي صلى
الله عليه وسلم مر على

علیہ وسلم کو اکثر اپنی بائیں جانب پھرتے
دیکھا ہے۔

جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت یعنی
لہسن میں سے کھائے تو وہ ہماری مسجد میں
ہم سے نہ ملے۔ راوی کہتا ہے کہ ہم نے
جابر سے پوچھا اس سے آپ کی کیا مراد
ہے وہ بولے میں جانتا ہوں کہ اس سے کچا لہسن مراد ہے

جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص لہسن و پیاز کھائے
وہ ہم سے علیحدہ رہے" یا یہ فرمایا "ہماری
مسجد سے علیحدہ رہے اور اپنے گھر بیٹھے" اور
ایک دفعہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
دیگ لائی گئی جس میں چند سبز ترکاریاں پکی
ہوئی تھیں۔ آپ نے اس میں سے کچھ بو پائی
تو آپ نے دریافت کیا۔ چنانچہ جو جو ترکاریاں
اس میں تھیں وہ آپ کو بتا دی گئیں۔ آپ نے
فرمایا "اسے میرے بعض اصحاب کے قریب
کردو" پھر جب آپ نے اُسے دیکھا تو اس کا
کھانا ناپسند کیا۔ اور فرمایا "تم کھاؤ
کیونکہ میں اس سے مناجات کرتا ہوں
جس سے تم مناجات نہیں کرتے"
ایک روایت میں ہے کہ آپ کے
پاس سبز ترکاریوں کا ایک طباق لایا گیا تھا۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک

قَبْرٍ مَنْبُوْذٍ فَاَمَّهُمْ وَصَفُّوْا عَلَيْهِ۔

منبود (وہ بچہ جو کہیں پڑا ہوا مل جائے اور اسکا وارث نہو) کی قبر پر ہوا تو آپنے امامت فرمائی اور لوگوں نے آپکے پیچھے صف باندھی۔

ح ۸۶۸ / ۱۱۲
جمعہ کا غسل بالغ قابل احتلام پر واجب ہے

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن ہر بالغ پر (جو قابل احتلام ہے) غسل واجب ہے۔

ح ۹۷۴ / ۱۱۷
عیدالفطر کی نماز سے پہلے صدقہ دینا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَدْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَّ الْخُرُوْجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِيْ مِنْهُ مَا شَهِدْتُّهُ يَعْنِيْ مِنْ صِغَرِهٖ اَتَى الْعَلَمَ الَّذِيْ عِنْدَ دَارِ كَثِيْرِ بْنِ الصَّلْتِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ اَنْ يَّتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُهْوِيْ بِيَدِهَا اِلٰى حَلْقِهَا تُلْقِيْ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ ثُمَّ اَتٰى هُوَ وَبِلَالٌ الْبَيْتَ۔

ابن عباسؓ سے ایک شخص نے پوچھا کیا تم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عیدگاہ کو گئے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اگر میری قرابت آپ کے ساتھ نہ ہوتی۔ تو کم سنی کے باعث نہ جا سکتا۔ آپ اس نشان کے پاس گئے جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس ہے پھر آپ نے خطبہ پڑھا اسکے بعد عورتوں کے پاس تشریف لاکر انہیں نصیحت فرمائی اور ان کو خدا کے احکام کی یاد دلاکر حکم دیا کہ صدقہ دیں۔ پس کوئی عورت اپنا ہاتھ اپنی انگوٹھی کی طرف بڑھانے لگی۔ اور بلال رضی اللہ عنہ کی چادر میں ڈالنے لگیں۔ پھر آپؐ اور بلالؓ گھر تک آئے۔

ح ۸۷۴ / ۱۱۳
تاریکی میں عورتوں کو مسجد جانیکی رخصت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَاْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاْذَنُوْا لَهُنَّ۔

ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب رات کے وقت تم سے تمہاری عورتیں مسجد جانیکی اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دو۔"

كتاب الجمعة

جمعہ کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۷۷۱ ح
مسلمانوں کیلئے جمعہ عبادت کا دن ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بَیْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا ثُمَّ هٰذَا یَوْمُهُمُ الَّذِیْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِیْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ فَالنَّاسُ لَنَا فِیْهِ تَبَعٌ اَلْیَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰی بَعْدَ غَدٍ۔

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "ہم (باعتبار زمانہ) پچھلے ہیں۔ مگر قیامت کے دن اگلوں سے سبقت لیجانے والے ہیں۔ سوائے اسکے کہ اگلوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی ہے۔ (اور کوئی بات زیادہ نہیں) پھر یہ جمعہ وہ دن ہے کہ (اس میں عبادت کرنا) اُن پر فرض کیا گیا تھا۔ مگر اُنھوں نے اس میں اختلاف کیا۔ اور ہمیں اللہ نے اسکی ہدایت کر دی۔ پس سب لوگ اسبات میں ہم سے پیچھے ہیں۔ یہود کل (یعنی بروز شنبہ عبادت کرینگے) اور نصاریٰ پرسوں (یعنی اتوار کے روز عبادت کریں گے)"۔

۷۷۲ ح
جمعہ کے دن مسواک بنانا اور خوشبو لگانا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰی كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَاَنْ یَّسْتَنَّ وَاَنْ یَّمَسَّ طِیْبًا اِنْ وَّجَدَ۔

ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ہر بالغ پر جمعہ کے دن اگر میسر ہو سکے تو نہانا مسواک کرنا خوشبو لگانا ضروری ہے"۔

۷۷۳ ح
غسل جمعہ اور نماز جمعہ کا ثواب

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ غُسْلَ الْجَنَابَۃِ ثُمَّ رَاحَ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَۃً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَۃِ الثَّانِیَۃِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَۃً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَۃِ الثَّالِثَۃِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ کَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَۃِ الرَّابِعَۃِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَۃً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَۃِ الْخَامِسَۃِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَیْضَۃً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ۔

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص جمعہ کے دن مثل غسل جنابت کے (خوب اچھی طرح) غسل کرے۔ بعد ازاں نماز کے لئے جائے تو گویا اس نے ایک اونٹ صدقہ کیا۔ جو دوسری گھڑی میں چلے گویا اس نے ایک گائے صدقہ کی جو تیسری گھڑی میں چلے گویا اس نے ایک سینگھا بھا مینڈھا صدقہ کیا۔ جو چوتھی گھڑی میں چلے تو اس نے گویا ایک مرغی صدقہ میں دی اور جو پانچویں گھڑی میں چلے گویا اس نے ایک انڈا صدقہ میں دیا کیونکہ جسوقت امام خطبہ پڑھنے نکل آتا ہے۔ تو فرشتے خطبہ سننے کے لئے اندر آجاتے ہیں۔"

۱۷۴ ح
آداب جمعہ

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَغْتَسِلُ رَجُلٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَیَتَطَہَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُہْرٍ وَیَدَّہِنُ مِنْ دُہْنِہٖ اَوْ یَمَسُّ مِنْ طِیْبِ بَیْتِہٖ ثُمَّ یَخْرُجُ فَلَا یُفَرِّقُ بَیْنَ اثْنَیْنِ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَا کُتِبَ لَہٗ ثُمَّ یُنْصِتُ اِذَا تَکَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی۔

حضرت سلمان فارسی رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جسقدر اس کے امکان میں ہو طہارت کرکے اپنا تیل لگائے یا اپنے گھر کی خوشبو استعمال کرے اور پھر نماز جمعہ کے لئے نکلے۔ اور ایسے دو آدمیوں کے درمیان (جو مسجد کے اندر بیٹھے ہوں) تفریق نہ کرے۔ اور جسقدر اسکی قسمت ہو نماز پڑھے۔ بعد ازاں جس وقت امام خطبہ پڑھنے لگے تو خاموش رہے۔ پس اسکے وہ گناہ جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہوئے ہیں بخش دیئے جائیں گے۔"

۱۷۵ ح
غسل جمعہ کی تصدیق۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ قِیْلَ لَہٗ ذَکَرُوْا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْتَسِلُوْا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَاغْسِلُوْا رُءُوْسَکُمْ وَاِنْ لَّمْ تَکُوْنُوْا جُنُبًا

حضرت ابن عباس رض سے ذکر کیا گیا کہ لوگ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "جمعہ کے دن غسل کرو۔ اور اپنے سروں کو دھوؤ، چاہئے تم جنبی نہ ہو۔"

فَأَصِيبُوا مِنَ الطِّيبِ فَقَالَ أَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ وَأَمَّا الطِّيبُ فَلَا أَدْرِي۔

اور خوشبو کا استعمال کرو۔" ابن عباسؓ بولے کہ غسل تو بیشک لیکن خوشبو کو میں نہیں جانتا۔

ح آنحضرت صلعم کا سیاہ و تصویر دار کپڑا پہننے سے انکار

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ وَجَدَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهٖ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا۔

حضرت عمرؓ بن خطاب نے مسجد کے دروازے کے پاس ایک حلہ سیراء بکتے دیکھا تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ اسکو مول لے لیتے اور اسکو جمعہ کے دن اور قاصدوں کے سامنے جب وہ آپ کے پاس آتے۔ پہن لیا کرتے۔ اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسے تو وہی شخص پہنے گا جسے آخرت میں کچھ حصہ نہ ہو۔ بعد ازاں (کہیں سے) اس قسم کے حُلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے جن میں سے ایک حلہ آپ نے حضرت عمرؓ کو دیا۔ تو انہوں نے عرض کی۔ آپ نے مجھے یہ دیا ہے۔ حالانکہ آپ حلّۂ عطارد پر (اس تاجر کا نام جو بازار میں حُلّے بیچا کرتا تھا) فرما چکے ہیں جو کچھ فرما چکے ہیں۔ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں نے تمہیں یہ اس لئے نہیں دیا کہ تم خود اسے پہنو۔" پس عمرؓ نے وہ حلہ اپنے ایک مشرک بھائی کو جو مکہ میں تھا پہنا دیا۔

ح ہر نماز کے وقت مسواک کی مسنونیت۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر میں اپنی امت پر شاق نہ سمجھتا تو بے شک نہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

ح ۸ مسواک کی تاکید

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ

انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں نے مسواک کے بارے میں تم سے بہت کچھ

فِي السَّوَالِفِ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ الْاِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ وَحَسِبْتُ اَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ مَالِ اَبِيْهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ تَقَدَّمَ قَرِيْبًا وَزَادَ هٰهُنَا فِي اٰخِرِهِ ثُمَّ قَالَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَغْتَسِلَ

کہا ہے:۔

ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز فجر میں الٓمّٓ تنزیل اور ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَان پڑھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "تم سب لوگ چرواہے ہو اور تم سب سے تمہاری رعیت کی پرسش ہوگی۔ امام بھی چرواہا ہے اور اس سے اسکی رعیت کی پرسش ہوگی۔ مرد اپنے گھر میں چرواہا ہے اور اس سے اسکی رعیت کی پرسش ہوگی۔ عورت اپنے مرد کے گھر میں چرواہی ہے۔ اور اس سے اسکی رعیت کی پرسش ہوگی۔ خادم اپنے آقا کے مال کا چرواہا ہے۔ اور اس سے اسکی رعیت کی بابت پرسش ہوگی"۔ اور مجھے یہ بھی خیال ہے کہ آپ نے فرمایا۔ "بیٹا اپنے باپ کے مال میں چرواہا ہے اور اس سے اس کی رعیت کی بابت پرسش ہوگی۔ اور تم سب چرواہے ہو۔ اور تم سب سے تمہاری رعیت کی بابت پرسش ہوگی"۔

حضرت ابوہریرہ رضہ والی حدیث جس میں یہ بیان تھا کہ ہم باعتبار زمانہ پچھلے (لوگ) ہیں۔ مگر قیامت کے دن سبقت لے جانے والے ہیں پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں اس قدر زائد ہے۔ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ

ج ۱ باب ۹
جمعہ کے دن نماز فجر میں آنحضرت کی قرآت

ج ۴ باب ۸۰
ہر شخص اپنے خاندان جماعت یا رعیت کا مقتدیوں کا سردار ہے اور اس سے انکی بابت پرسش ہوگی

ج ۴ باب ۸۱
ہفتہ واری غسل کی تاکید

فِیْ کُلِّ سَبْعَۃِ اَیَّامٍ یَوْمًا یَغْسِلُ فِیْہِ رَأْسَہٗ وَجَسَدَہٗ۔

ہر ہفتہ میں ایک دن غسل کرے۔ اور اس دن اپنا بدن اور سر دھوئے"۔

جمعہ کے دن غسل کی تاکید

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّاسُ یَنْتَابُوْنَ الْجُمُعَۃَ مِنْ مَنَازِلِہِمْ وَالْعَوَالِیْ فَیَأْتُوْنَ فِی الْغُبَارِ فَیُصِیْبُہُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَیَخْرُجُ مِنْہُمُ الْعَرَقُ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْسَانٌ مِّنْہُمْ وَھُوَ عِنْدِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّکُمْ تَطَہَّرْتُمْ لِیَوْمِکُمْ ھٰذَا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ لوگ اپنے گھروں اور دیہات سے نماز جمعہ میں لگاتار آیا کرتے تھے۔ چونکہ وہ گرد و غبار میں آتے تھے اسلئے ان کا جسم غبار آلودہ اور پسینہ پسینہ ہوجاتا تھا (اور ان کے پسینہ سے کچھ بدبو نکلتی تھی) ایک آدمی ان میں سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ اس وقت میرے ہاں تھے۔ چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" کاش تم لوگ اپنے اس دن میں صاف رہا کرتے"۔

۳۵۳ صفائی کی ترغیب

وَعَنْہَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّاسُ مَہَنَۃَ اَنْفُسِہِمْ وَکَانُوْا اِذَا رَاحُوْا اِلَی الْجُمُعَۃِ رَاحُوْا فِیْ ہَیْئَتِہِمْ فَقِیْلَ لَہُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ لوگ خود دکھو اپنے خدمتگار تھے۔ اور جب جمعہ کے لئے جاتے تو اپنی اسی حالت میں چلے جاتے۔ جس پر ان سے کہا گیا" کاش تم غسل کر لیا کرو"۔

۳۵۴ نماز جمعہ کا وقت

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی الْجُمُعَۃَ حِیْنَ تَمِیْلُ الشَّمْسُ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دن ڈھلتے ہی نماز جمعہ پڑھلیا کرتے تھے۔

۳۵۵ سردی گرمی کے وقت میں تفاوت

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَکَّرَ بِالصَّلٰوۃِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوۃِ یَعْنِی الْجُمُعَۃَ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب خوب سردی ہوتی تھی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ سویرے پڑھتے تھے اور جب گرمی زیادہ ہوتی تھی تو نماز (جمعہ) ٹھنڈک کے بعد پڑھتے تھے۔

۳۵۶ راہ خدا میں چلنے کا ثواب

عَنْ اَبِیْ عَبْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ وَھُوَ ذَاہِبٌ اِلَی الْجُمُعَۃِ

ابو عبسؓ نماز جمعہ کے لئے جاتے ہوئے کہنے لگے کہ میں نے رسول خدا صلے

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ۔

اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جسکے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلودہ ہو جائیں۔ اس کو اللہ نے دوزخ کی آگ پر حرام کر دیا ہے"۔

باب ۴۸۷ نماز میں کسی کو ہٹا کر اسکی جگہ خود بیٹھنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقِيْمَ الرَّجُلُ اَخَاهُ مِنْ مَقْعَدِهٖ وَيَجْلِسَ فِيْهِ قِيْلَ الْجُمُعَةَ قَالَ الْجُمُعَةَ وَغَيْرَهَا۔

ابن عمرؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ "کوئی شخص ایسا نہ کرے کہ اپنے بھائی کو اسکی جگہ سے ہٹا دے اور خود اسکی جگہ پر بیٹھ جائے" عرض کی گئی۔ کیا یہ بات جمعہ کے لئے مخصوص ہے؟ آپ نے فرمایا "نہیں جمعہ کے علاوہ اور نمازوں کا بھی یہی حال ہے"۔

باب ۴۸۸ حضرت عثمانؓ کے وقت جمعہ کی تیسری اذان

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوَّلُهٗ اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ۔

سائب بن یزید کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن پہلی اذان نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ و عمرؓ کے زمانے میں اس وقت ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتے۔ مگر جب حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے اور لوگ زیادہ ہو گئے تو انہوں نے زوراء پر تیسری اذان بڑھا دی۔ (زوراء مدینہ طیبہ کے بازار میں ایک مقام ہے)۔

باب ۴۸۹ جمعہ کی صرف ایک اذان

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنٌ غَيْرُ وَاحِدٍ وَكَانَ التَّاْذِيْنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

سائبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف ایک ہی مؤذن تھا اور جمعہ کے دن صرف ایک ہی اذان ہوتی تھی۔ جبکہ امام منبر پر بیٹھ جاتا۔

باب ۴۹۰ اذان سنتے مؤذن کے الفاظ کو دہرانا۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ وہ منبر پہ بیٹھے ہوئے تھے کہ مؤذن نے اذان کہی۔ جب اس نے کہا اللہ اکبر

اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ مُعَاوِيَةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَاَنَا قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَاَنَا فَلَمَّا قَضَى التَّاْذِيْنَ قَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا الْمَجْلِسِ حِيْنَ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَقُوْلُ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّيْ مِنْ مَّقَالَتِيْ۔

اللہ اکبر۔ تو معاویہؓ نے بھی کہا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر مؤذن نے کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ۔ تو معاویہؓ نے بھی کہا۔ وانا (یعنی میں بھی یہی گواہی دیتا ہوں) پھر مؤذن نے کہا۔ اشہد ان محمداً رسول اللہ۔ تو معاویہؓ نے بھی کہا۔ وانا۔ پھر جب اذان ختم ہو چکی تو معاویہؓ نے کہا۔ اے لوگو! میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی مقام پر سنا ہے کہ جب مؤذن نے اذان دی تو آپ وہی فرماتے جاتے تھے جو تم نے مجھے کہتے ہوئے دیکھا۔

حَدِيْثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِيْ اَمْرِ الْمِنْبَرِ تَقَدَّمَ وَذِكْرُ صَلَاتِهٖ عَلَيْهِ وَرُجُوْعِهِ الْقَهْقَرٰى وَزَادَ فِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِيْ۔

سہل بن سعد کی حدیث منبر کے بارے میں جس میں حضور کا اس پر نماز پڑھنے اور پچھلے پیروں اُترنے کا ذکر ہے۔ پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں یہ زائد ہے کہ جب آپ فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف منہ کر کے فرمایا "اے لوگو! میں نے یہ اس لئے کیا ہے کہ تم میری اقتدا کرو۔ اور میری نماز سیکھ لو"

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ جِذْعٌ يَقُوْمُ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ اَصْوَاتِ الْعِشَارِ حَتّٰى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ۔

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک ستون تھا جس پر تکیہ لگا کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تھے۔ پھر جب آپ کے لئے منبر رکھ دیا گیا۔ تو ہم نے ستون سے حاملہ اونٹنیوں جیسی آواز سنی۔ یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر اپنا ہاتھ رکھا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ

ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے۔ بعد اس کے کچھ بیٹھ جاتے۔

ح ۱۰۹۱ [illegible] سکھانے کیلئے۔

ح ۱۰۹۲ [illegible] رونا۔

ح ۱۰۹۳ خطبے کے درمیان بیٹھنے کا جواز

ثُمَّ يَقُوْمُ كَمَا تَفْعَلُوْنَ الْآنَ۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِمَالٍ اَوْ بِسَبْيٍ فَقَسَمَهُ فَاَعْطٰى رِجَالًا وَتَرَكَ رِجَالًا فَبَلَغَهُ اَنَّ الَّذِيْنَ تَرَكَ عَتَبُوْا فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَوَاللهِ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَالَّذِيْ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الَّذِيْ اُعْطِيْ وَلٰكِنْ اُعْطِيْ اَقْوَامًا لِمَا اَرٰى فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَكِلُ اَقْوَامًا اِلٰى مَا جَعَلَ اللهُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنٰى وَالْخَيْرِ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَوَاللهِ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِكَلِمَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ۔

عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَحَمِدَ اللهَ تَعَالٰى وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ

اور پھر کھڑے ہو جاتے تھے جیسا کہ تم اب کرتے ہو۔

عمرو بن تغلب رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال یا کچھ غلام لائے گئے۔ جنہیں آپ نے تقسیم کر دیا مگر کچھ لوگوں کو دیا۔ اور کچھ لوگوں کو نہ دیا۔ جب آپ کو یہ خبر ملی کہ جن کو آپ نے نہیں دیا تھا وہ ناخوش ہیں۔ تو آپ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا" خدا کی قسم میں کسیکو دیتا ہوں۔ اور جس کو چھوڑ دیتا ہوں میرے نزدیک اس سے کہ جس کو دیتا ہوں زیادہ پیارا ہوتا ہے۔ لیکن میں کچھ لوگوں کو اسلئے دیتا ہوں کہ انکی بے صبری اور عدم قناعت کو دیکھتا ہوں۔ اور کچھ لوگوں کو اس غنا اور خیر کے باعث چھوڑ دیتا ہوں۔ جو اللہ نے ان کے دلوں میں پیدا کی۔ ان ہی لوگوں میں عمرو بن تغلب بھی تھے۔ (عمرو بن تغلب کہتے ہیں کہ) خدا کی قسم میں نہیں چاہتا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اس کلمے کے عوض مجھے سرخ اونٹ ملیں۔

ابو حمید ساعدی رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات نماز کے بعد کھڑے ہو گئے۔ سو تحمید پڑھ کر اللہ کی حمد بیان کی جیسی کہ اس کے لائق ہے۔ پھر فرمایا۔ "اما بعد"۔

ابن عباس رض کہتے ہیں کہ ایک روز نبی صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے۔ اور وہ آخری مجلس تھی جس میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

۵۹۴ ج ۴۴ — آنحضرت صلعم کے کلمات کا مال سے زیادہ عزیز ہونا۔

۵۹۵ ج ۲۰ — خطبہ میں اما بعد

۵۹۶ ج ۴۴ — آنحضرت صلعم کی آخری مجلس

وكان آخر مجلس جلسه متعطفا ملحفة على منكبيه قد عصب رأسه بعصابة دسمة فحمد الله وأثنى عليه ثم قال أيها الناس إلي فثابوا إليه ثم قال أما بعد فإن هذا الحي من الأنصار يقلون ويكثر الناس فمن ولي شيئا من أمة محمد فاستطاع أن يضر فيه أحدا أو ينفع فيه أحدا فليقبل من محسنهم ويتجاوز عن مسيئهم۔

بیٹھے ہیں۔ آپ ایک بڑا تہ بند اپنے شانوں پہ ڈالے ہوئے تھے اور اپنا سر ایک میلے رغن آلودہ پٹی سے باندھا ہوا تھا۔ پس آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کی۔ پھر فرمایا "اے لوگو! میرے قریب آجاؤ"۔ چنانچہ لوگ آپ کے گرد جمع ہو گئے اسکے بعد آپ نے فرمایا "امابعد۔ پس سنو! قبیلہ انصار کم ہوتے جائیں گے۔ اور دوسرے لوگ بڑھتے جائیں گے۔ لہذا جو شخص محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت میں سے کسی چیز کا مالک ہو۔ اور وہ اختیار رکھتا ہو کہ اس سے کسی کو ضرر پہنچائے یا کسی کو فائدہ پہنچائے۔ تو اس کو چاہیے کہ ان میں سے نیکوکار کو قبول کرے۔ اور بدکار سے تجاوز کرے"۔

بخ ۱۰۹ جمعہ سے پہلے کی رکعتیں۔

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال جاء رجل والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب الناس يوم الجمعة فقال أصليت يا فلان قال لا قال قم فاركع۔

جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں آیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے۔ آپ نے پوچھا "کیا تو نماز پڑھ چکا ہے؟" اس نے عرض کی نہیں۔ آپ نے فرمایا "اٹھ دو رکعت نماز پڑھ لے"۔

بخ ۱۰۹ حضور صلعم کی دعا سے مینہ کا برسنا اور بند ہونا

عن أنس رضي الله عنه قال أصابت الناس سنة على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فبينا النبي صلى الله عليه وسلم يخطب في يوم جمعة قام أعرابي فقال يا رسول الله هلك المال وجاع العيال فادع الله

انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگوں پر قحط سالی پڑی۔ تو جمعہ کے دن اس حالت میں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے۔ ایک اعرابی کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے کہا یارسول اللہ! مال تلف ہو گیا اور کنبہ بھوکا ہے۔ آپ ہمارے لئے دعا کیجئے

لنا فرفع يديه وما نرى في السماء قزعة فوالذي نفسي بيده ما وضعهما حتى ثار السحاب أمثال الجبال ثم لم ينزل عن منبره حتى رأيت المطر يتحادر على لحيته فمطرنا يومنا ذلك ومن الغد ومن بعد الغد والذي يليه حتى الجمعة الاخرى وقام ذلك الاعرابي او قال غيره فقال يا رسول الله تهدم البناء وغرق المال فادع الله لنا فرفع يديه فقال اللهم حوالينا ولا علينا فما يشير بيده الى ناحية من السحاب الا انفرجت وصارت المدينة مثل الجوبة وسال الوادي قناة شهرا ولم يجئ احد من ناحية الا حدث بالجود۔

اس پر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور ہم اس وقت آسمان پر ابر کا ایک ٹکڑا بھی نہیں دیکھتے تھے۔ مگر قسم اس ذات پاک کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ آپ اپنے ہاتھوں کو جھکانے نہیں پائے تھے کہ ابر پہاڑوں کی طرح گھر آیا۔ پھر آپ اپنے منبر سے نہیں اُترے تھے کہ میں نے مینہ آپکی داڑھی پر ٹپکتے ہوئے دیکھا۔ چنانچہ اس دن بھی ہم پر بارش ہوئی۔ اور دوسرے تیسرے اور چوتھے دن بھی۔ اسیطرح دوسرے جمعہ تک تو وہ اعرابی یا کوئی دوسرا جمعہ کے وقت اٹھ کر کھڑا ہوگیا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ! مکان گر گئے۔ اور مال ڈوب گیا۔ پس آپ اللہ سے ہمارے لئے دعا فرمایئے۔ تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر فرمایا "اے اللہ ہمارے آس پاس مینہ برسا ہم پر نہ برسا" پھر آپ جس ابر کے ٹکڑے کی طرف اشارہ کرتے تھے وہ ہٹ جاتا تھا۔ اور مدینہ (ابر سے صاف ہوکر) مثل حوض کے ہوگیا۔ اور قناۃ نامی نالی ایک مہینہ تک بہتی رہی۔ اور جو شخص کسی طرف سے آتا تھا۔ وہ بارش کی کیفیت بیان کرتا تھا۔

۴۹۹ بخ ۲۹ امام کے خطبہ پڑھنے میں بولنا نہ چاہئے

عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا قلت لصاحبك يوم الجمعة انصت والامام يخطب فقد لغوت۔

ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جمعہ کے دن جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو۔ اگر تو اپنے پاس والے سے یہ کہے کہ چپ رہ۔ تو بیشک تو نے بھی لغو حرکت کی"

۵۰۰ بخ جمعہ میں ایک چھوٹی سی ساعت قبولیت والی ہے۔

وعنه رضي الله عنه قال ان رسول الله صلى الله

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا۔

علیہ وسلم نے جمعہ کے دن وعظ کہتے ہوئے فرمایا۔ اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اسکو جو مسلمان بندہ پا جائے۔ اور کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ اسکو وہ چیز عطا فرمادیگا اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اس ساعت کی کمی بیان کرنیکے لیے اشارہ فرمایا۔

۵۰۱ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً کا شان نزول

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَتْ عِيْرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوْا اِلَيْهَا حَتّٰى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا۔

جابر بن عبداللہ کہتے ہیں اس اثنا میں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے۔ کچھ اونٹ (شام کیطرف سے) آئے جن پر غلہ لدا ہوا تھا۔ تو لوگ ان اونٹوں کی طرف متوجہ ہو گئے یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف بارہ ۱۲ آدمی رہ گئے۔ اسپر یہ آیت نازل ہوئی۔ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا۔ (اور جب (یہ لوگ) کسی سوداگری یا کھیل کود کو دیکھتے ہیں تو اسکی طرف رجوع ہوجاتے ہیں اور تمہیں کھڑا ہوا (نماز میں) چھوڑ جاتے ہیں۔

۵۰۲ بعد جمعہ گھر میں سنتیں پڑھنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور بعد ظہر کے دو رکعتیں اور بعد مغرب کے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ مگر جمعہ کے بعد نہ پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ اپنے گھر لوٹ آتے۔ اس کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

بَابُ صَلٰوۃِ الْخَوْفِ

صلوٰۃ خوف کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَیْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَہُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَۃٌ مَعَہٗ وَاَقْبَلَتْ طَائِفَۃٌ عَلَی الْعَدُوِّ وَرَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَہٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَکَانَ الطَّائِفَۃِ الَّتِیْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاءُوْا فَرَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِہِمْ رَکْعَۃً وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْہُمْ فَرَکَعَ لِنَفْسِہٖ رَکْعَۃً وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ۔

سنخ ۵ جنگ میں نماز

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کی طرف جہاد کیا جہاں ہم نے دشمن کے مقابلہ کے لئے صف بندی کی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے پس (ہم میں سے) ایک گروہ آپ کے ساتھ رہا اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابل پڑا رہا۔ پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں کے ہمراہ ایک رکوع کیا اور دو سجدے۔ اسکے بعد یہ لوگ اس گروہ کی جگہ چلے گئے جس نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ وہ آئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت انکے ساتھ پڑھی اور دو سجدے کئے اسکے بعد سلام پھیر دیا۔ پھر ان میں سے ہر شخص کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے ایک ایک رکوع اور دو دو سجدے اپنے پورے کئے

سنخ ۵۰۲ جنگ میں جسطرح ممکن ہو نماز پڑھ لینا

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہی ایک روایت میں اس قدر زائد ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَاِنْ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيُصَلُّوْا قِيَامًا وَّرُكْبَانًا۔

اگر دشمن اس سے زیادہ ہوں تو پیادے اور سوار (جس طرح ممکن ہو) نماز پڑھ لیں۔

تخ
سفر جہاد میں پیدل یا سوار نماز پڑھ لینے کی رخصت۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْاَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَاَدْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّيْ حَتّٰى نَاْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّيْ لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ اَحَدًا مِّنْهُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جنگ احزاب سے لوٹے تو ہم سے فرمایا۔ کوئی شخص عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں پہنچ کر۔ بعض لوگوں کو عصر کا وقت راستے میں ہی آگیا۔ تو اُن لوگوں نے کہا جب تک ہم وہاں نہ پہنچیں گے (نہ پڑھیں گے) مگر بعض نے کہا ہم پڑھ لیتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ہم سے منع کرنے سے یہ مقصود نہیں تھا۔ پھر یہ بات نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہی گئی۔ تو آپ نے کسی پر خفگی نہیں فرمائی۔

اَبْوَابُ الْعِيْدَيْنِ

عیدین کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ح ۶۰۰
عید کے دن لڑکیوں کا گانا سننا ممنوع نہیں پیغمبر کا منع نہ کرنا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے (اس وقت میرے پاس دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی) بعاث کے گیت گا رہی تھیں۔ پس رسولِ خدا

بِغِنَاءِ بُعَاثٍ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ وَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا۔

صلے اللہ علیہ وسلم لیٹ رہے۔ اور آپ نے اپنا منہ پھیر لیا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ آئے۔ تو اُنھوں نے مجھے ڈانٹ کر کہا۔ شیطانی آلات اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس؟ اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف منہ کرکے فرمایا۔ "انہیں چھوڑ دو" پھر آپ خاموش ہو رہے تو میں نے ان دونوں لڑکیوں کو اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں۔

ﷺ ٥٠٧ عید الفطر

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن۔ دن نہ چڑھنے دیتے تھے۔ کہ چند چھوہارے کھا لیتے اور انہی سے ایک روایت میں ہے کہ آپ طاق چھوہارے کھاتے تھے۔

ﷺ ٥٠٨ عید الاضحیٰ میں نماز کے بعد پہلے قربانی کرنا۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا۔

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ "پہلا کام جو ہم اپنے اس دن میں کریں یہ ہے کہ نماز پڑھیں بعد اس کے لوٹ کر قربانی کریں۔ پس جس شخص نے ایسا کیا وہ ہمارے طریقہ پر پہونچگیا۔"

ﷺ ٥٠٩ نماز عید سے پہلے قربانی نہیں۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَضْحٰى بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الضحیٰ کے دن نماز کے بعد ہمارے سامنے خطبہ پڑھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ "جو شخص ہماری سی نماز پڑھے اور ہماری طرح قربانی کرے یقیناً وہ (ہمارے) طریقہ پر پہنچگیا۔ اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ قربانی جو نماز سے

فَإِنَّهُ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَا نُسُكَ لَهُ فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ خَالُ الْبَرَاءِ يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنِّي نَسَكْتُ شَاتِي قَبْلَ الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَأَحْبَبْتُ أَنْ تَكُونَ شَاتِي أَوَّلَ شَاةٍ تُذْبَحُ فِي بَيْتِي فَذَبَحْتُ شَاتِي وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الصَّلَاةَ قَالَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَنَا جَذَعَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ أَفَتَجْزِي عَنِّي قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

پہلے (اس نے کی) مفضیل ہے۔ اور قربانی نہیں ہے"۔ اس پر براء کے ماموں ابو بردہ بن نیار نے عرض کی۔ یارسول اللہ! میں نے اپنی بکری کی نماز سے پہلے قربانی کی ہے کیونکہ میں نے سمجھا کہ آج کا دن کھانے پینے کا دن ہے۔ اور میں نے چاہا کہ میری بکری سب سے پہلی بکری ہو۔ جو میرے گھر میں ذبح ہو۔ پس میں نے اپنی بکری ذبح کر ڈالی۔ اور قبل اسکے کہ نماز کے لئے آؤں۔ کچھ ناشتا بھی کرلیا۔ آپ نے فرمایا۔ "تمہاری بکری گوشت کی بکری ہے (قربانی کی نہیں ہے)"۔ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ہمارے پاس ایک بھیڑ کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں سے زیادہ پیارا ہے۔ تو کیا وہ مجھے کفایت کر جائے گا؟ آپ نے فرمایا "ہاں۔ اور تمہارے سوا کسیکو کفایت نہ کرے گا۔

ج
عیدین میں نماز
بعد خطبہ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ

حضرت ابو سعید رض کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دن عیدگاہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلی چیز جس سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ابتدا فرماتے نماز تھی۔ جسے ختم کرنیکے بعد آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے اور لوگ اپنی صفوں پر بیٹھے رہتے۔ پس آپ نصیحت اور وصیت فرماتے اور حکم دیتے۔ پھر اگر آپ چاہتے کہ کوئی لشکر فراہم کریں تو اسے فراہم کرلیتے۔ یا جس کام کا حکم کرنا چاہتے حکم دیدیتے۔ پھر آپ واپس تشریف لے جاتے۔

ثُمَّ يَنْصَرِفُ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ
فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلٰى
ذٰلِكَ حَتّٰى خَرَجْتُ مَعَ
مَرْوَانَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ
فِيْ اَضْحًى اَوْ فِطْرٍ فَلَمَّا اَتَيْنَا
الْمُصَلّٰى اِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيْرُ
بْنُ الصَّلْتِ فَاِذَا مَرْوَانُ
يُرِيْدُ اَنْ يَّرْتَقِيَهُ قَبْلَ اَنْ
يُّصَلِّيَ فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهٖ فَجَبَذَنِيْ
فَارْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ
فَقُلْتُ لَهٗ غَيَّرْتُمْ وَاللّٰهِ فَقَالَ
يَا اَبَا سَعِيْدٍ قَدْ ذَهَبَ
مَا تَعْلَمُ فَقُلْتُ مَا اَعْلَمُ
وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِّمَّا لَا اَعْلَمُ فَقَالَ
اِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَجْلِسُوْنَ
لَنَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَجَعَلْتُهَا
قَبْلَ الصَّلٰوةِ۔

ابوسعید کہتے ہیں کہ حضرت (صلعم) کے بعد بھی
لوگ اسی دستور پر رہے۔ یہاں تک کہ میں مروان
کے ساتھ عید الضحیٰ یا عید الفطر میں گیا تھا۔
اور وہ اس وقت مدینہ کا حاکم تھا۔ پس جب ہم
عیدگاہ پہنچے تو ایک منبر وہاں رکھا ہوا تھا۔
جس کو کثیر بن صلت نے بنایا تھا۔ مروان نے
یکایک چاہا کہ نماز پڑھنے سے پہلے اس پر چڑھے
تو میں نے اس کا کپڑا پکڑ لیا جو اس نے
مجھ سے کھینچ لیا۔ اور (منبر پر) چڑھ گیا اور
نماز سے پہلے خطبہ پڑھا۔ میں نے اس سے کہا
خدا کی قسم تم لوگوں نے سنت نبوی کو بدل
دیا۔ اس نے کہا۔ ابوسعید! وہ بات
جاتی رہی جو تم جانتے ہو۔ میں نے کہا جو کچھ
میں جانتا ہوں خدا کی قسم اس سے بہتر ہے جو
میں نہیں جانتا۔ اس پر وہ بولا کہ لوگ ہمارے
لئے نماز کے بعد نہ بیٹھتے تھے۔ لہذا میں نے
خطبہ کو نماز سے پہلے کر دیا۔

۵۱۱ ح
عیدین کی اذان نہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ
وَلَا يَوْمَ الْاَضْحٰى۔

حضرت ابن عباس رض اور جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نہ عید الفطر
کے دن اذان ہوتی تھی اور نہ عید الاضحیٰ
کے دن۔

۵۱۲ ح
نماز عیدین کے بعد خطبہ

وَعَنْهُ اَيِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ
بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَكُلُّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ
قَبْلَ الْخُطْبَةِ۔

حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے کہ میں
نے عید کی نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم ابوبکر رض
عمر رض اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ پڑھی
اور یہ سب لوگ خطبے سے پہلے نماز
پڑھتے تھے۔

۵۱۳ ح
عید کے پہلے دنوں کی عبادت۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابن عباس رض نبی صلے اللہ علیہ سلم

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنْهَا فِي هٰذِهِ الْعَشْرِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ۔

سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا "کسی دن میں عبادت کرنا ان دس دنوں میں عبادت کرنے سے افضل نہیں ہے"۔ صحابہ نے عرض کی اور نہ جہاد؟ آپ نے فرمایا "اور نہ جہاد۔ مگر وہ شخص جو جہاد میں اپنی جان اور مال پیش کرتا ہوا نکلا۔ اور پھر کسی چیز کو لے کر نہ لوٹا" (بلکہ دونوں چیزیں راہ خدا میں دے دیں)"۔

باب ۵۱۴ تلبیہ اور تکبیر کی رخصت۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ التَّلْبِيَةِ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلَبِّي الْمُلَبِّي لَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔

حضرت انس رضہ سے تلبیہ کی بابت سوال کیا گیا کہ تم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کس طرح کیا کرتے تھے؟ حضرت انس رضہ نے جواب دیا کہ تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہہ لیتا اور اُسے ممانعت نہ کی جاتی تھی اسی طرح تکبیر کہنے والا تکبیر کہہ لیتا تھا۔ اُسے بھی ممانعت نہ کی جاتی تھی۔

باب ۵۱۵ اونٹ کی قربانی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْحَرُ وَيَذْبَحُ بِالْمُصَلّٰى۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ یا کسی اور جانور کی عیدگاہ میں قربانی کرتے تھے۔

باب ۵۱۶ عیدین میں نماز کیلئے عیدگاہ میں ایک راستے سے جانا اور دوسرے سے نکلنا

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ۔

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب عید کا دن ہوتا تو راستہ بدل دیتے یعنے جاتے ایک راستے سے تو واپس دوسرے راستے سے ہوتے۔

باب ۵۱۷ حدیث نمبر ۵۰۶ کی تشریح۔

حَدِيْثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي أَمْرِ الْحَبَشَةِ تَقَدَّمَ وَزَادَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَتْ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ۔

حضرت عائشہ رضہ کی حدیث حبشیوں کے کھیل میں پہلے گذر چکی ہے۔ اور اس روایت میں اسقدر زائد ہے کہ حضرت عمر رضہ نے ان کو ڈانٹا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "انھیں رہنے دو"۔ اے بنی عبشہ تمہیں نہیں ہے روکے جاتی۔

باب الوتر

وتروں کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز شب کی بابت پوچھا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہے۔ پھر جب تم میں سے کسیکو صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو وہ ایک رکعت پڑھ لے۔ یہ ایک رکعت جس قدر نماز وہ پڑھ چکا ہے سب کو وتر بنا دے گی۔

ح ۵۱۸ — باندیشۂ تحری صبح نفل کے ساتھ ایک رکعت وتر پڑھنے سے نماز کی تکمیل ہو جاتی ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلٰوتَهٗ تَعْنِيْ بِاللَّيْلِ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَأْسَهٗ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوةِ۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ یعنی یہی آپ کی نماز شب تہجد ہوتی تھی۔ اور اس نماز میں سجدہ اسقدر طویل کرتے تھے کہ کوئی تم میں سے پچاس آیتیں پڑھ لے۔ قبل اسکے کہ آپ اپنا سر اٹھائیں اور دو رکعتیں قبل نماز صبح پڑھا کرتے تھے۔ پھر اپنی بائیں جانب لیٹ رہتے تھے۔ یہاں تک کہ موذن نماز (کی اطلاع) کے لئے آپ کے پاس آتا۔

ح ۵۱۹ — تہجد کی گیارہ رکعتیں بمعیت وتر

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُلَّ اللَّيْلِ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَهٰى

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رات کے ہر حصے میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (نماز) وتر پڑھی ہے مگر آخیر میں آپکی نماز وتر

ح ۵۲۰ — نماز وتر کا شب میں ہر وقت چلنا

وِتْرًا اِلَى السَّحَرِ۔

اخیر شب میں ہوتی تھی۔

باب آخری نماز وتر ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا اٰخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "(اے لوگو!) تم رات کے وقت اپنی آخری نماز کو وتر بناؤ"۔

سواری پر وتر پڑھ لینا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

۵۲۳ آنحضرت کا صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سُئِلَ اَقَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ اَوَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا۔

حضرت انسؓ سے پوچھا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں قنوت پڑھا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر پوچھا گیا۔ کیا رکوع سے پہلے آپ نے قنوت پڑھا تھا؟ انہوں نے کہا۔ رکوع کے بعد کچھ دنوں تک

۵۲۴ قنوت کا قبل از رکوع پڑھنا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوتُ فَقِيلَ لَهُ قَبْلَ الرُّكُوعِ اَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قِيلَ فَاِنَّ فُلَانًا اَخْبَرَ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ كَذَبَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا اُرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمْ

حضرت انسؓ سے قنوت کی بابت پوچھا گیا۔ تو انہوں نے کہا۔ بے شک قنوت (نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پڑھا جاتا) تھا۔ تو ان سے کہا گیا کہ رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد؟ انہوں نے کہا رکوع سے پہلے۔ پھر ان سے پوچھا گیا کہ فلاں شخص نے تو آپ سے نقل کر کے یہ خبر دی ہے کہ آپ نے کہا۔ رکوع کے بعد۔ حضرت انسؓ بولے۔ وہ جھوٹا ہے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھا تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے کچھ لوگوں کو جو قاری

الْقُرَّاءُ زُهَاءَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ دُوْنَ أُولٰئِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ۔

قرآن کہلاتے اور قریب ستر کے تھے۔ (نجد کے) مشرکوں کی طرف بھیجا۔ نہ کہ ان لوگوں کی طرف (جنہوں نے ان کو قتل کیا) اور ان کے اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان عہد (صلح) تھا۔ مگر اُن لوگوں نے بے وفائی کی اور اُن قاریوں کو بلا وجہ قتل کر ڈالا پس رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک مہینے تک ان کے لئے بد دعا کرتے رہے۔ ان ہی سے ایک روایت میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک قنوت پڑھا۔ یعنی (قبیلہ) رعل اور ذکوان کے لوگوں کے لئے بد دعا کرتے رہے۔

ح ۵۲۵
قنوت کا نماز صبح وشام میں پڑھنا

وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ الْقُنُوْتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ۔

حضرت انس رضؓ سے ہی مروی ہے کہ قنوت مغرب اور فجر کی نماز میں پڑھا جاتا تھا۔

باب الاستسقاء

بارش مانگنے کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ح ۵۲۶
نماز استسقاء کا جنگل میں پڑھنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ

حضرت عبد اللہ بن زید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء (طلب بارش) کے لئے جنگل کی طرف تشریف لیگئے اور (اس وقت) آپ نے اپنی چادر (کندھے) الٹی اور ایک روایت

عَنْهُ قَالَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

میں وہی راوی کہتے ہیں۔ اور دو رکعتیں پڑھیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ

حَدِیْثُ دُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَلٰی مُضَرَ تَقَدَّمَ وَقَالَ فِیْ اٰخِرِ هٰذِہِ الرِّوَایَۃِ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰہُ۔

حضرت ابوہریرہؓ والی حدیث جس میں کمزور مسلمانوں کے لئے دعا اور قبیلہ مضر پر بددعا کا ذکر ہے۔ پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں قدرے زائد ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قبیلہ (غفار) کو اللہ بخش دے۔ اور قبیلہ اسلم کو اللہ سلامت رکھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰی مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا قَالَ اَللّٰهُمَّ سَبْعًا کَسَبْعِ یُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ کُلَّ شَیْءٍ حَتّٰی اَکَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَیْتَةَ وَالْجِیَفَ وَیَنْظُرُ اَحَدُهُمْ اِلَی السَّمَاءِ فَیَرَی الدُّخَانَ مِنَ الْجُوْعِ فَاَتَاہُ اَبُوْ سُفْیَانَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّکَ تَاْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰہِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَکَ قَدْ هَلَکُوْا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب (قبول دعوتِ اسلام سے) لوگوں کو پیچھے ہٹتے دیکھا۔ تو (اللہ سے) کہا:۔ اے اللہ (ان پر) سات برس (قحط ڈال دے) جیسے یوسف علیہ السلام کے زمانے میں) سات برس (قحط پڑا تھا) پس (اس دعا کا اثر بہت جلد ظاہر ہوا) قحط نے انہیں آلیا۔ ہر چیز نیست و نابود ہوگئی۔ یہاں تک کہ لوگوں نے کھالیں مردار اور سڑے ہوئے جانور کھانے شروع کر دیئے۔ اور بھوک کے باعث ضعف کی یہ حالت ہوگئی کہ جب ان میں سے آسمان کی طرف کوئی دیکھتا تو اسے دھواں سا دکھائی دیتا۔ پس ابوسفیان آپ کی خدمت میں آئے۔ اور عرض کی۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ تو خدا کی عبادت اور صلۂ رحم کا حکم دیتے ہیں مگر یہ آپ کی قوم کے لوگ مرے جاتے ہیں۔

مسلمانوں کے لئے دعا

آنحضرتؐ کی بددعا سے قحط کا پڑنا

فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلَى قَوْلِهِ عَائِدُونَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ۔

آپ انکے لئے اللہ سے دعا کیجئے اسپر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ الی قوله عائدون۔ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ (ترجمہ اے نبی! صلے اللہ علیہ وسلم) تم اسکا انتظار کرو جس دن آسمان ایک صریح دھواں ظاہر کریگا۔ اگر ہم ان کافروں سے عذاب اٹھا کریں تو یہ پھر کفر کرینگے۔ اسکی سزا ان کو اس دن ملیگی جس دن ہم ان کو ایک سخت گرفت میں پکڑیں گے (حضرت ابن مسعود) کہتے ہیں کہ بطشہ بدر کے دن ہوا اور بے شک دخان۔ بطش لزام اور آیت روم سب واقع ہو چکے ہیں۔

ف

{ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور لوگوں کا بھی خیال ہے۔ کہ قرب قیامت کے نزدیک سچ مچ ایک دھواں آسمان سے ظاہر ہوگا۔ }

۵۲۹ ح
آنحضرت کی دعا سے پانی برسنا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى يَجِيشَ كُلُّ مِيزَابٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ۔

ع

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ مجھے اکثر شاعر (ابو طالب) کا قول یاد آجاتا ہے۔ جبکہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو دعائے استسقا مانگتے ہوئے دیکھتا۔ پس آپ منبر سے نہ اُترنے پاتے تھے کہ تمام پرنالے بہنے لگتے تھے۔ اور وہ (شعر) ابو طالب کا کلام ہے (ترجمہ) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) گورے رنگ کے ہیں۔ انکے چہرہ مبارک کے طفیل ابر سے پانی مانگا جاتا ہے۔ وہ یتیموں کی پرورش کرنے والے اور بیوہ عورتوں کی جائے پناہ ہیں)۔

۵۳۰ ح
دعائے استسقاء بعباس بن عبد المطلب کا توسل

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

حضرت عمرؓ سے مروی ہے۔ ان کی

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَحَطُوْا اِسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ۔

یہ عادت تھی کہ جب لوگ قحط زدہ ہوتے تو وہ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے توسّل سے پانی برسنے کی دعا مانگتے۔ اور کہتے اے اللہ! (پہلے) ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ توسل کیا کرتے تھے۔ اور تو پانی برسا دیتا تھا۔ اب ہم اپنے نبی کے چچا کے ساتھ توسّل کرتے ہیں۔ پس (اب بھی تو ہم کو اور) پانی برسا دے۔ راوی حدیث کہتا ہے کہ پانی برسنے لگتا۔

حَدِيْثُ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ الَّذِيْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَسَأَلَهُ الدُّعَاءَ بِالْغَيْثِ تَكَرَّرَ كَثِيْرًا وَفِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ فَمَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالْجِبَالِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ

حضرت انس کی حدیث اس شخص کے بارے میں جو مسجد میں آتا تھا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خطبہ پڑھ رہے تھے۔ اور اس شخص نے آپ سے بارش کی دعا کے لئے کہا تھا۔ کئی دفعہ آچکی ہے۔ اس روایت میں اس قدر زائد ہے کہ ہم نے چھ دن تک آفتاب کو نہ دیکھا۔ پھر اگلے جمعہ کو ایک شخص اسی دروازے سے (مسجد میں) داخل ہوا۔ اس وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ پڑھ رہے تھے۔ اس شخص نے آپ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! مال خراب ہو گئے ہیں اور راستے رک گئے ہیں۔ پس آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ پانی کو روک لے۔ حضرت انس رضی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اُٹھا کر فرمایا۔ "اے اللہ! ہمارے آس پاس پانی برسا اور ہم پر نہ برسا ٹیلوں پہاڑوں میدانوں اور درختوں کی جڑوں میں پانی برسا"

قَالَ فَانْقَطَعَتْ وَخَرَجْنَا وَنَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم کے یہ فرماتے ہی بارش تھم گئی اور ہم سب لوگ دھوپ میں چلنے پھرنے لگے۔

۵۳۲ ج دعائے استسقاء

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ "اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا" اے اللہ! ہم پر پانی برسا! اے اللہ ہم پر پانی برسا!! اے اللہ ہم پر پانی برسا!!!۔

۵۳۳ ج چادر الٹ کر دعا مانگنا۔

حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ تَقَدَّمَ وَفِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ فَحَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْ ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ۔

حضرت عبداللہ بن زید کی حدیث استسقاء کے بارے میں پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں اس قدر زائد ہے کہ آپ نے لوگوں کی طرف پیٹھ پھیر کر قبلہ کیطرف منہ کر لیا اور دعا مانگنے لگے۔ بعد اسکے اپنی چادر الٹ لی۔ پھر ہم لوگوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی۔

ف ۔ا۔ حنفیہ کے نزدیک چادر الٹ دینا مسنون نہیں رہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بغرض فال نیک ایسا کیا ہوگا۔

ف ۔(۲)۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ استسقا کے لئے صرف دعا مانگنا مسنون ہے۔ کوئی نماز خاص کر اسکے لئے مسنون نہیں اگر بغیر خیال مسنون ہونے کے پڑھ لی جائے تو کچھ ہرج نہیں لیکن صاحبین کے نزدیک استسقا کے لئے خاص نماز مسنون ہے۔ اور انہی کے قول پر متاخرین کا فتوٰے ہے۔

۵۳۴ ج استسقاء کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهِ اِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ استسقاء کے سوا کسی اور دعا میں (اسقدر بلند) نہ اٹھاتے تھے اور اسقدر

يَرْفَعُ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ۔

بلند اٹھاتے تھے کہ آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگتی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ صَيِّبًا نَافِعًا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب مینہ برستا دیکھتے تو فرماتے اَللّٰھُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا (اے اللہ! فائدہ دینے والا پانی برسا۔

٥٣٥ — بارش کے وقت دعائے خیر

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتِ الرِّيْحُ الشَّدِيْدَةُ إِذَا هَبَّتْ عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب تیز ہوا چلتی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر خوف کے آثار معلوم ہوتے تھے۔

٥٣٦ — تیز ہوا کے وقت آنحضرتؐ کے آثار

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صبا (مشرقی ہوا) کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے۔ اور قوم عاد دبور (مغربی ہوا) سے ہلاک کی گئی ہے"۔

٥٣٧ — مشرقی ہوا سے... ہلاک ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا وَفِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا وَفِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے اللہ! ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت دے"۔ لوگوں نے عرض کی۔ اور ہمارے نجد میں (بھی برکت کی دعا مانگئے) آپ نے (دوبارہ) فرمایا۔ "اے اللہ! ہمارے شام میں اور ہمارے یمن میں برکت دے"۔ لوگوں نے عرض کی۔ اور ہمارے نجد میں بھی۔ آپ نے فرمایا "وہاں زلزلے ہوں گے اور فتنے ہونگے۔ اور شیطان کا گروہ وہیں سے نکلیگا"۔

٥٣٨ — نجد سے شیطانی گروہ کے طلوع کی پیشینگوئی

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللّٰهُ، لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُوْنُ فِيْ غَدٍ وَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُوْنُ فِي الْأَرْحَامِ وَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "غیب کی کنجی پانچ ہیں جنکو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا (۱) کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا۔ (۲) کوئی نہیں جانتا کہ عورت کے رحم میں کیا چیز ہے (۳) کوئی نہیں جانتا کہ

٥٣٩ — غیب کی پانچ چیزیں

مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ وَمَا يَدْرِي أَحَدٌ مَتَى يَجِيءُ الْمَطَرُ۔

کل کیا کرے گا۔ (۴) کوئی نہیں جانتا کہ کس مقام میں مرے گا (۵) کوئی نہیں جانتا کہ پانی کب برسے گا۔

بَابُ الْكُسُوفِ وَالْخُسُوفِ

سورج اور چاند گہن کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۵۴۰ ح کسوف وخسوف کے وقت نماز پڑھنا

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يَنْكَشِفَ مَا بِكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ قَالَ وَلٰكِنْ يُخَوِّفُ اللهُ بِهِمَا عِبَادَهُ۔

حضرت ابو بکرہ رض کہتے ہیں۔ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آفتاب گرہن میں آگیا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر کھینچتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور مسجد میں داخل ہو گئے۔ ہم لوگ بھی حاضر ہوئے تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔ یہاں تک کہ آفتاب صاف ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ "آفتاب اور ماہتاب کسی کے مرنے کی وجہ سے گرہن میں نہیں آتے۔ اور جب یہ بات دیکھا کرو تو نماز پڑھا کرو اور دعا کیا کرو۔ یہاں تک کہ وہ حالت جاتی رہے" انہی سے ایک روایت میں ہے۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ "ولیکن ان کے ذریعہ سے اللہ اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے"۔

۵۴۱ ح کسوف وخسوف کا کسی کے مرنے جینے سے تعلق نہیں۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ

مغیرہ بن شعبہ سے ایک روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (ایک مرتبہ) آفتاب گرہن میں آگیا۔

عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ فَصَلُّوا وَادْعُوا اللهَ۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللهَ وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا ثُمَّ

جس دن کہ حضرت ابراہیم فرزند حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو لوگوں نے کہا کہ حضرت ابراہیم کی وفات کے باعث آفتاب گرہن میں آگیا ہے۔ اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آفتاب و ماہتاب نہ کسی کے مرنے سے گرہن میں آتے ہیں اور نہ کسی کے جینے سے۔ مگر جب تم گرہن کو دیکھو تو نماز پڑھو۔ اور اللہ سے دعا کرو"۔

ترجمہ نماز کسوف کی ترکیب۔

حضرت عائشہ سے ایک روایت میں ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک مرتبہ آفتاب گرہن میں آیا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اور نماز میں بہت طویل قیام کیا پھر رکوع کیا تو وہ بھی بہت طویل تھا۔ رکوع کے بعد قیام فرمایا۔ تو بھی بہت طویل قیام کیا مگر وہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپ نے طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپ نے سجدہ بھی بہت طویل کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ جیسا کہ پہلی رکعت میں کیا تھا۔ اس کے بعد نماز ختم کی تو آفتاب صاف ہو چکا تھا پھر لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا۔ پس اللہ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا "آفتاب و ماہتاب خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ یہ نہ کسی کے مرنے سے گہن میں آتے ہیں اور نہ کسی کی زندگی سے۔ پس جب تم گہن کو دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور نماز پڑھو۔ اور صدقہ دو" پھر

قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا۔

آپ نے فرمایا کہ اے امت محمد! (صلے اللہ علیہ وسلم) خدا کی قسم اللہ سے زیادہ کوئی اس بات کی غیرت نہیں رکھتا کہ اس کا غلام یا اس کی لونڈی زنا کرے۔ اے امت محمد! (صلے اللہ علیہ وسلم) خدا کی قسم اگر تم اس بات کو جانو جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ روو۔"

۵۴۳ ج ۲ — نماز کسوف باجماعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُودِيَ إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب آفتاب گرہن میں آیا۔ تو نماز جماعت کے ساتھ اعلان کیا گیا تھا۔

۵۴۴ ج ۲ — عذاب قبر سے پناہ مانگو

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ ذَكَرَتْ حَدِيثَ الْكُسُوفِ ثُمَّ قَالَتْ فِي آخِرِهِ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ اُن سے کچھ پوچھنے آئی۔ اور اس نے (بطور دعا) ام المؤمنین سے کہا۔ اللہ تمہیں عذاب قبر سے پناہ دے۔ تو حضرت عائشہ رض نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کیا لوگوں پر ان کی قبروں میں عذاب کیا جائے گا۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عذاب قبر سے پناہ مانگتے ہوئے فرمایا۔ "ہاں" اسکے بعد حضرت عائشہ رض نے حدیث خسوف بیان کی جس کے آخر میں ہے کہ پھر آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ عذاب قبر سے پناہ مانگیں"۔

۵۴۵ ج ۲ — اکثر عورتیں شوہر کا کفر کرتی ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ذَكَرَ حَدِيثَ الْكُسُوفِ بِطُولِهِ ثُمَّ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَعْكَعْتَ

حضرت عبد اللہ بن عباس رض سے حدیث کسوف بطولہ مذکور ہے۔ جس کے اخیر میں ہے کہ لوگوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! (اس وقت) ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ میں کھڑے کھڑے کوئی چیز اپنے ہاتھ میں لی۔ پھر ہم نے آپ کو پیچھے ہٹتے دیکھا۔

فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَنَّةَ وَتَنَاوَلْتُ عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَسْتَمْسَكْتُهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا وَرَاَیْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ مَنْظَرًا كَالْیَوْمِ قَطُّ اَفْظَعَ وَرَاَیْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا بِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِیْلَ اَیَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ یَكْفُرْنَ الْعَشِیْرَ وَیَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰی اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَیْئًا قَالَتْ مَا رَاَیْتُ مِنْكَ خَیْرًا قَطُّ۔

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں نے جنت کو دیکھا تھا اور ایک خوشہ انگور کی طرف میں نے ہاتھ بڑھایا تھا۔ اگر میں اسے لے آتا تو تم اسے کھایا کرتے۔ جب تک کہ دنیا باقی رہتی۔ اور بعد اس کے مجھے دوزخ دکھائی گئی۔ تو میں نے آج کے مثل کبھی خوفناک منظر نہیں دیکھا۔ میں نے عورتوں کو دوزخ میں زیادہ پایا" لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے یہ کیوں فرمایا؟ کیا اُن کے کفر کے سبب سے۔ کہا کہ وہ اللہ کا کفر کرتی ہیں؟ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "شوہر کا کفر کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں۔ اگر تو کسی عورت کے ساتھ تمام عمر احسان کرے۔ پھر اتفاقاً وہ کوئی بدسلوکی تیری طرف سے دیکھ لے تو فوراً کہدے گی کہ میں نے تجھ سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی"۔

۵۴۶ ج سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنا۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ لَقَدْ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِیْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا تھا۔

۵۴۷ ج کسوف وخسوف کے وقت ذکر الٰہی کرنا چاہیے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا یَخْشٰی اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ فَاَتَی الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی بِاَطْوَلِ قِیَامٍ وَرُكُوْعٍ وَسُجُوْدٍ مَا رَاَیْتُهُ قَطُّ

حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ایک مرتبہ آفتاب گرہن میں آگیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم خوف زدہ ہو کر کھڑے ہو گئے۔ آپ کو اس بات کا خوف تھا کہ کہیں قیامت نہ ہو جائے۔ پس آپ مسجد میں تشریف لائے اور بہت طویل قیام کیا۔ اور رکوع و سجود کے ساتھ آپ نے نماز پڑھی بسقدر طویل نماز پڑھتے میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا

يَفْعَلُهُ وَقَالَ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ الَّتِيْ يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنْ يُّخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِهٖ وَدُعَائِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ۔

پھر آپ نے فرمایا۔ یہ نشانیاں ہیں جن کو اللہ عزوجل (اپنے بندوں کو ڈرانے کیلئے) دکھاتا ہے یہ (گرہن) نہ کسی کی موت کے سبب ہوتا ہے اور نہ کسی کی زندگی کے سبب سے۔ بلکہ اسکے ذریعہ اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ لہذا جب تم اسے دیکھو۔ تو اللہ کے ذکر کی طرف اور اس سے دعا مانگنے اور اس سے استغفار کرنے کی طرف جھک پڑو۔

نماز کسوف میں قرائت۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَاءَتِهٖ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ كَبَّرَ فَرَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُعَاوِدُ الْقِرَاءَةَ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خسوف میں قراءت بلند آواز سے کی۔ پھر جب آپ اپنی قرائت سے فارغ ہوئے۔ تو تکبیر کہی پھر رکوع کیا۔ اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو کہا۔ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔" پھر دوبارہ قرأت کرنے لگے۔ اگر یہ بات صرف نماز کسوف میں آپ نے کی۔ غرض اس نماز میں) دو رکعتوں کے اندر چار رکوع اور چار سجدے کئے۔

بَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ

قرآن کے سجدوں کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۵۴۹ سورہ نجم میں سجدہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَرَأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ بِمَکَّۃَ فَسَجَدَ فِیْھَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَہٗ غَیْرَ شَیْخٍ اَخَذَ کَفًّا مِنْ حَصًا اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَہٗ اِلٰی جَبْھَتِہٖ وَقَالَ یَکْفِیْنِیْ ھٰذَا فَرَاَیْتُہٗ بَعْدَ ذٰلِکَ قُتِلَ کَافِرًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں سورۂ نجم پڑھی تو اس میں سجدہ کیا۔ اور آپ کے ہمراہ سب لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ سوا ایک بڈھے کے۔ جس نے ایک مٹھی کنکریاں یا مٹی لے لی۔ اور اُسے اپنی پیشانی تک اُٹھا کر کہا۔ مجھے یہی کافی ہے۔ میں نے اس کو آخر میں دیکھا کہ بحالت کفر قتل کر دیا گیا۔ (اسلام نصیب نہیں ہوا)۔

۵۵۰ ص سورہ ص میں سجدہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ صٓ لَیْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْجُدُ فِیْھَا وَحَدِیْثُہٗ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ تَقَدَّمَ قَرِیْبًا مِنْ رِوَایَۃِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَزَادَ فِیْ ھٰذِہِ الرِّوَایَۃِ وَسَجَدَ مَعَہُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِکُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ۔

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ سورۂ صٓ کا سجدہ ضروری سجدوں میں نہیں ہے اور بے شک میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے نیز انکی حدیث اس بارے میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم میں سجدہ کیا۔ حضرت ابن مسعود کی روایت کے قریب ہی پہلے گذر چکی ہے اس روایت میں اس قدر زائد ہے کہ آپ کے ہمراہ (اس وقت) نہ صرف مسلمانوں بلکہ مشرکوں اور جن و انس (سب) نے سجدہ کیا۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا۔

حضرت زید بن ثابت کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ النجم پڑھی۔ تو آپ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

۵۵۱ ح
آپ نے سورہ نجم پڑھی میں سجدہ نہیں کیا۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَرَأَ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ سَجَدَ بِهَا فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ لَوْ لَمْ اَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ لَمْ اَسْجُدْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سورہ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ پڑھی تو اس میں سجدہ کیا۔ اور ان سب کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو کہنے لگے۔ اگر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے نہ دیکھتا۔ تو سجدہ نہ کرتا۔

۵۵۲ ح
اذا السماء انشقت میں سجدہ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے اگر وہ سورت پڑھتے جس میں سجدہ ہوتا۔ تو آپ سجدہ کرتے تھے۔ اور ہم (بھی اسی وقت معًا) سجدہ کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم سے کوئی شخص (مارے اژدحام کے) اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ نہ پاتا تھا۔

۵۵۳ ح
ہر مقام سجدہ پر آنحضرت ص کا سجدہ کرنا۔

بَابُ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ

سفر میں نماز کے چھوٹا ہونے کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۵۵۴ جنس میں کتنے قیام میں قصر صلوٰۃ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ۔

حضرت ابن عباس رضہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ (سفر میں) انیس دن قیام فرمایا اور برابر قصر کرتے رہے۔

۵۵۵ ... مقام پر بحالت سفر قصر صلوٰۃ

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ قِيْلَ لَهٗ اَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ قَالَ اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا۔

حضرت انس رضہ سے مروی ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ سے مکہ تک گئے تو آپ برابر دو رکعت نماز پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم لوگ مدینہ لوٹ آئے۔ کسی نے انکی نسبت پوچھا کہ آپ نے مکہ میں کتنے روز قیام کیا؟ انہوں نے فرمایا دس روز۔

۵۵۶ آنحضرت کا نماز قصر پڑھانا۔

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت حارثہ بن وہب کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت امن کی حالت میں مقام منیٰ میں ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔

۵۵۷ سفر حج میں آنحضرت و ... کا باجماعت قصر کرنا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ اِمَارَتِهٖ ثُمَّ اَتَمَّهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ میں نے منیٰ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضہ و عمر رضہ کے ہمراہ دو رکعت نماز پڑھی۔ اور عثمان رضہ کے ہمراہ بھی ان کی شروع خلافت میں (دو ہی رکعت پڑھی) اسکے بعد انہوں نے پوری نماز پڑھنی شروع کردی۔

ح ۵۵۸ — سفر حج میں حضرت عثمان کا چار رکعت پڑھنے پر تاسف

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا قِيْلَ لَهُ صَلّٰى عُثْمَانُ بِمِنًى اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ اِسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَظِّيْ مِنْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ۔

حضرت ابن مسعودؓ سے پوچھا گیا کہ حضرت عثمانؓ نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھی ہیں؟ تو انہوں نے کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ پھر کہا: میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ اور ابو بکرؓ و عمرؓ کے ہمراہ بھی منیٰ میں دو دو رکعتیں (ہی) پڑھیں۔ پس افسوس! ہمارے ان چار رکعتوں کے میرے حصے میں وہی دو مقبول رکعتیں پڑیں۔

ح ۵۵۹ — ایک شب و روز کی مسافت عورت بغیر محرم کے نہ کرے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو عورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اسے جائز نہیں کہ ایک دن رات کی مسافت کا سفر ایسے حال میں کرے کہ اس کے ہمراہ کوئی محرم نہ ہو"۔

ح ۵۶۰ — بحالت سفر مغرب کی رکعتوں میں قصر نہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيْهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتّٰى يُقِيْمَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيْهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَلَا يُسَبِّحُ بَعْدَ الْعِشَاءِ حَتّٰى يَقُوْمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ۔

عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب کبھی آپ کو سفر میں عجلت ہوتی تھی۔ تو مغرب کی نمازیں دیر کر دیتے تھے۔ پھر جب اس کو پڑھتے تو تین رکعت پڑھتے تھے۔ اور پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر عشا کی نماز پڑھ لیتے تھے۔ مگر اس کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے۔ اور عشاء کے بعد نفل نماز نہ پڑھتے۔ یہاں تک کہ نصف شب کو اٹھتے (اور تہجد پڑھتے)۔

ح ۵۶۱ — بحالت نماز سواری کا رخ غیر قبلہ ہونا نماز کا مانع نہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

يَعْنِي التَّطَوُّعَ وَهُوَ رَاكِبٌ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ۔

(سواری پر بحالت سواری غیر قبلہ ہونے کے نماز نفل پڑھنی درست ہے)

۵۶۲ صحیح مسلم ۔ سواری پر نفل

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ صَلّٰى عَلٰى حِمَارٍ وَّ وَجْهُهٗ عَنْ يَّسَارِ الْقِبْلَةِ فَقِيْلَ لَهٗ تُصَلِّيْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ لَمْ اَفْعَلْهُ۔

حضرت انس رضؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے گدھے پر سواری کی حالت میں نماز پڑھی۔ اور منہ انکا قبلہ کی بائیں طرف تھا۔ اس پر ان سے پوچھا گیا کہ آپ خلاف قبلہ نماز پڑھ رہے تھے۔ انھوں نے کہا۔ اگر میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو کبھی ایسا نہ کرتا۔

۵۶۳ سفر میں نفل کا عدم التزام۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَرَهٗ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

حضرت ابن عمر رضؓ فرماتے ہیں۔ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (سفر میں) رہا ہوں۔ مگر میں نے آپ کو سفر میں نماز نفل پڑھتے نہیں دیکھا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "بے شک تم لوگوں کے لیے رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے افعال ایک اچھی اقتدا ہے"۔

۵۶۴ نماز نفل سواری پر پڑھنا

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ۔

عامر بن ربیعہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ رات کو سفر میں اپنی سواری پر نفل نماز پڑھتے تھے۔ جس طرف وہ جارہی تھی۔ (اگرچہ اسکا رخ غیر قبلہ ہو جاتا)۔

۵۶۵ سفر میں ظہر و عصر اور مغرب و عشا کو ملا کر پڑھنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اِذَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حالت سفر میں نماز ظہر و عصر کو اور نماز مغرب و عشاء کو ملا کر پڑھ لیا کرتے تھے۔

۵۶۶ مریض پر بھی نماز ضروری ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ بِيْ بَوَاسِيْرُ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے مرض بواسیر تھا تو میں نے آنحضرت صلعم سے نماز پڑھنے کی بابت دریافت کیا

عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ۔

جس پر آپ نے فرمایا "کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکو تو بیٹھ کر۔ ورنہ پہلو کے بل لیٹ کر پڑھ لو"

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا لَمْ تَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلَاةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى اَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتّٰى إِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِيْنَ اٰيَةً اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً ثُمَّ رَكَعَ۔

۵۶۷ ح
آنحضرت صلعم کی نماز تہجد بڑی عمر میں

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز شب کبھی بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ جب آپؐ کی عمر زیادہ ہو گئی تو آپ بیٹھ کر قرأت کرتے تھے۔ پھر جب آپؐ رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو جاتے۔ اور قریب تیس چالیس کے آیتوں کے پڑھ کر رکوع فرماتے۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَإِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ نَظَرَ فَإِنْ كُنْتُ يَقْظٰى تَحَدَّثَ مَعِيَ وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اِضْطَجَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۶۸ ح
نماز تہجد کے بعد کبھی صبح تک جاگنا کبھی سو رہنا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی ایک روایت میں ہے۔ کہ پھر آپؐ دوسری رکعت میں بھی ایسا کرتے۔ اور جب نماز سے فارغ ہوتے۔ اور مجھے جاگتی دیکھتے تو میرے ساتھ باتیں کرنے لگتے۔ اور اگر میں سو جاتی تو آپ بھی لیٹ رہتے۔

باب التهجد بالليل

تہجد کا بیان

(لفظ) شب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ
اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ
الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ
الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ
أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ
الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ
حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ
حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ
وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ
وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ
تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ
وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ
فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا
أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب رات
کو تہجد پڑھنے اٹھتے۔ تو فرماتے۔ اے اللہ!
ہر طرح کی تعریف تیرے لئے ہے۔ تو آسمان و
زمین اور اُن چیزوں کا جو اُن کے درمیان
ہیں مدبّر ہے۔ اور تیرے ہی لئے تعریف،
تو نور ہے آسمان وزمین اور اُن چیزوں کا
جو ان کے درمیان ہیں (بے شک) تیرے
ہی لئے تعریف ہے۔ تو سچا ہے اور تیرا وعدہ
سچا ہے۔ اور تیرا ملنا برحق ہے تیری بات
سچی ہے۔ اور جنت دوزخ برحق ہیں۔
کل انبیاء برحق ہیں۔ اور محمد (صلے اللہ علیہ
وسلم) سچے ہیں۔ اور قیامت برحق ہے
اے اللہ! میں تیرا فرماں بردار ہوں
تجھ پر ایمان لایا ہوں۔ تجھ پر
بھروسہ کیا ہے۔ اور تیری طرف
رجوع کرتا ہوں۔ تیری ہی مدد سے
مخالفین سے جھگڑتا ہوں۔ اور تجھ کو ہی
حکم بناتا ہوں۔ تو میرے اگلے پچھلے اور پوشیدہ

اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَوْلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

وظاہر گناہوں کو بخشدے تو ہی پہلے تھا اور تو ہی آخر میں بھی ہوگا کوئی معبود نہیں مگر تو راوی کا اختلاف ہے یا یہ کہا تیری سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ نیکی کرنے اور گناہوں سے بچنے کی تو فیق تجھ ہی سے حاصل ہے ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَرٰى رُؤْيَا فَاَقُصُّهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا وَكُنْتُ اَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ فِي النَّوْمِ كَاَنَّ مَلَكَيْنِ اَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي اِلَى النَّارِ فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَاِذَا لَهَا قَرْنَانِ وَاِذَا فِيْهَا اُنَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَقِيَنَا مَلَكٌ اٰخَرُ فَقَالَ لِي لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَلِيْلًا ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کوئی شخص خواب دیکھتا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا تھا مجھے بھی آرزو ہوئی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کروں ۔ میں نوجوان تھا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد میں سویا کرتا تھا چنانچہ میں نے خواب دیکھا کہ گویا فرشتوں نے مجھے پکڑا اور دوزخ کی طرف لے گئے جہاں میں دیکھتا ہوں کہ وہ ایسی پیچدار بنی ہوئی ہے جیسے کنواں اور اسکے دو کھنبے ہیں ۔ اور اس میں کچھ لوگ ہیں جنہیں میں نے پہچان لیا پس میں کہنے لگا کہ دوزخ سے میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں ۔ حضرت عبد اللہ (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں ۔ پھر ہمیں ایک فرشتہ اور ملا جس نے مجھ سے کہا کہ تم ڈرو نہیں ۔ اس خواب کو میں نے حفصہؓ سے بیان کیا تو حفصہؓ نے اسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ۔ تو آپ نے فرمایا ۔ عبد اللہ کیا اچھا آدمی ہے کاش وہ نماز شب پڑھا کرتا ۔ اسکے بعد حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ رات کو بہت کم سوتے تھے ۔

خ ۱۵۸
حضرت عبد اللہ بن عمر کو نماز تہجد کی تلقین ۔

ح ۵۷۱
آنحضرت صلعم کا ایک شب یا دو رات نماز تہجد ترک کرنا۔

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَکَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَقُمْ لَیْلَةً اَوْ لَیْلَتَیْنِ۔

حضرت جندب بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ایک یا دو رات آپ (نماز تہجد کے لیے) نہیں اُٹھے۔

ح ۵۷۲
حضرت علی اور فاطمہ کو نماز (تہجد) کیلئے آنحضرت صلعم کا ...

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةً فَقَالَ اَلَا تُصَلِّیَانِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْفُسُنَا بِیَدِ اللّٰهِ فَاِذَا شَاءَ اَنْ یَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ حِیْنَ قُلْنَا ذٰلِكَ وَلَمْ یَرْجِعْ اِلَیَّ شَیْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلٍّ یَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ یَقُوْلُ وَکَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات ان کے اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم کے پاس گئے۔ اور فرمایا "تم دونوں نماز کیوں نہیں پڑھتے؟"۔ میں نے کہا۔ یا رسول اللہ ہماری جانیں تو خدا کے اختیار میں ہیں۔ جب وہ ہمیں اٹھائیگا ہم اُٹھ جائیں گے۔ یہ سنکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لوٹ گئے اور مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ پھر میں نے سُنا کہ آپ اپنی ران پر ہاتھ مارتے اور فرماتے جاتے تھے۔ "وَکَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا" (انسان ہر ایک چیز سے زیادہ جھگڑالو ہے)۔

ح ۵۷۳
آنحضرت صلعم کا لوگوں کی سہولت کو مدنظر رکھنا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ یُحِبُّ اَنْ یَّعْمَلَ بِهٖ خَشْیَةَ اَنْ یَّعْمَلَ النَّاسُ بِهٖ فَیُفْرَضَ عَلَیْهِمْ وَمَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحٰی قَطُّ وَاِنِّیْ لَاُسَبِّحُهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کوئی کام (جاہے وہ آپ کو پسند ہی ہوتا) اس خوف سے بھی ترک کر دیتے تھے۔ کہ لوگ اس پر عمل کریں گے۔ اور وہ اُن پر فرض ہو جائے گا۔ چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز چاشت التزاماً نہیں پڑھی۔ حالانکہ میں اسے پڑھتی تھی۔

ح ۵۷۴
آنحضرت صلعم کا نماز تہجد میں طول قیام

عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنْ کَانَ

حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اسقدر قیام فرماتے تھے

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُوْمُ لِيُصَلِّيَ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ اَوْسَاقَاهُ فَيُقَالُ لَهٗ فَيَقُوْلُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔

کہ آپ کے دونوں پاؤں یا آپ کی دو نوں پنڈلیاں ورم کر جاتی تھیں۔ اگر آپ سے کہا جاتا (کہ اس قدر عبادت نہ کیجئے) تو آپ فرماتے "کیا میں خدا کا شکر گذار بندہ نہ ہوں"۔

۵۷۵ داؤد علیہ السلام کی نماز اور روزہ سے ترغیب۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى صَلٰوةُ دَاؤدَ وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاؤدَ وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ "اللہ کو تمام نمازوں سے زیادہ پسند داؤدؑ کی سی نماز ہے۔ اور تمام روزوں میں زیادہ پسند داؤدؑ کا سا روزہ ہے۔ جو نصف شب سوتے تھے۔ اور تہائی رات میں نماز پڑھتے تھے۔ اور پھر رات کے چھٹے حصے میں سو رہتے تھے۔ ایک دن روزہ رکھتے تھے۔ اور ایک دن نہ رکھتے تھے"۔

۵۷۶ مداومت عمل پسندیدہ ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ قُلْتُ مَتٰى كَانَ يَقُوْمُ قَالَتْ كَانَ يَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلّٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهَا قَالَتْ مَا اَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِيْ اِلَّا نَائِمًا تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسند وہ عمل تھا جو مداومت پر ہو۔ کسی نے پوچھا۔ آپ رات کو کس وقت اٹھتے تھے۔ تو انہوں نے بتایا کہ مرغ کی آواز سنکر اٹھ جاتے تھے ایک روایت میں ہے کہ جس وقت مرغ کی آواز سنتے اٹھتے۔ اور نماز پڑھتے۔ ایک روایت میں ہے کہ میں نے پچھلی شب میں آپ کو سوتے ہی پایا ہے۔

۵۷۷ آنحضرتؐ کا نماز تہجد میں قیام کا دراز کرنا۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز تہجد پڑھی تو آپ برابر کھڑے رہے یہاں تک

هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ قِيلَ مَا هَمَمْتَ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کہ میں نے ایک برا ارادہ کیا۔ راوی نے پوچھا آپ نے کیا ارادہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بیٹھ جاؤں۔

تہجد کی رکعتیں معہ رکعات وتر

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَعْنِي بِاللَّيْلِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد کے وقت تیرہ ۱۳ رکعت ہوتی تھی۔ (اس میں نماز وتر بھی شامل ہے۔)

تہجد کا وقت پورے اہتمام

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت (نماز تہجد) پڑھتے تھے۔ انہی میں وتر اور سنت فجر کی دو رکعتیں بھی ہوتی تھیں (جو آپ اپنے وقت پر ادا کی ہیں۔)

صوم و صلوٰۃ نوافل شبانہ روز

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں افطار کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم لوگ خیال کرتے تھے کہ اب آپ اس مہینہ میں روزہ نہ رکھیں گے۔ اور اگر روزہ رکھنے لگتے تھے (تو پے در پے رکھتے تھے) یہاں تک کہ ہم لوگ خیال کرتے تھے کہ اب آپ اس مہینہ میں بالکل افطار نہ کریں گے۔ اور آپ کی یہ حالت تھی کہ اگر تم چاہتے کہ آپ کو رات کے وقت نماز پڑھتے دیکھیں تو دیکھ سکتے تھے اور اگر تم چاہتے کہ آپ کو سوتا ہوا دیکھیں (تو بھی) دیکھ لیتے۔

تہجد گذار کے ذریعے شیطان بیکار۔ بلا تہجد موجب دکھانا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تم میں سے ہر ایک کی پشت سر میں شیطان تین گرہ دے دیتا ہے جب وہ سونے لگتا ہے۔ تو ہر گرہ میں یہ پڑھ کر پھونک

عُقْدَۃٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ وَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔

دیتا ہے۔ "ابھی بہت رات ہے سو رہو"۔ پھر جب وہ بیدار ہوا اگر اس نے اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھلجاتی ہے۔ اور اگر اس نے وضو کرلیا تو دوسری گرہ کھلجاتی ہے۔ پھر اگر اس نے نماز پڑھ لی تو تیسری گرہ بھی کھلجاتی ہے۔ اور صبح کو دل شاد اٹھتا ہے۔ ورنہ صبح کو بد دل اور کسلمند اٹھتا ہے۔

۵۸۲ ۱۴۲ نماز تہجد نہ پڑھنے پر نفرت۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيلَ مَا زَالَ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلَاۃِ فَقَالَ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر کرکے کہا گیا کہ وہ برابر صبح تک سویا رہتا ہے۔ نماز تہجد کے لئے نہیں اٹھتا آپ نے فرمایا "شیطان اسکے کان میں پیشاب کر دیتا ہے"۔

۵۸۳ ۱۴۳ تہائی رات سے رحمت الٰہی کا آسمان دنیا پر نزول۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَۃَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَۃٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ہمارا پروردگار بزرگ و برتر ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے چنانچہ جب پچھلی تہائی رات باقی رہجاتی ہے تو (خداوند تعالے) فرماتا ہے۔ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ "کوئی ہے!! جو مجھ سے دعا کرے میں اسکی دعا قبول کرلوں۔ کوئی ہے!! جو مجھ سے کچھ مانگے اور میں اسے دوں۔ کوئی ہے!!! جو مجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرے اور میں اسے بخشدوں"۔

۵۸۴ ۱۴۴ نماز تہجد پڑھکر سوجانا۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ صَلَاۃِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کی بابت دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے کہا۔ "آپ شروع رات میں سو رہتے تھے۔

وَيَقُومُ اٰخِرَهُ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ فَإِنْ كَانَ بِهِ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ۔

اور پچھلی رات میں اٹھکر نماز پڑھتے تھے۔ بعد نماز کے پھر اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تھے پھر جب مؤذن اذان دیتا تو آپ اٹھکر اگر ضرورت غسل ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضو کرکے باہر تشریف لے جاتے۔

تہجد کی کیفیت اور وتر

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ صَلَاتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا گیا۔ کہ رمضان میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز (شب) کس طرح ہوئی تھی۔ تو حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہ رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ (رات کو) نماز پڑھتے تھے نہ غیر رمضان میں پہلے چار رکعت پڑھتے تھے۔ تم ان کی خوبی اور انکے طول کی بابت نہ پوچھو۔ اس کے بعد آپ چار رکعت نماز پڑھتے تھے پس تم انکی خوبی اور طول کی کیفیت نہ پوچھو۔ بعد اس کے تین رکعت (وتر) پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو رہتے ہیں؟ تو آپنے فرمایا۔ "میری آنکھیں سو جاتی ہیں مگر میرا دل نہیں سوتا"۔

سستی کی حالت میں نماز نفل بیٹھکر پڑھنا چاہیے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبْلُ قَالُوْا هٰذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حُلُّوْهُ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک رسی دو ستونوں کے درمیان میں لٹک رہی ہے۔ آپ نے فرمایا "یہ رسی کیسی ہے"؟ لوگوں نے عرض کی یہ رسی زینبؓ کی (لٹکائی ہوئی) ہے جب وہ (نماز میں کھڑے کھڑے) تھک جاتی ہیں تو اسی رسی میں لٹک جاتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں یہ ہرگز نہ چاہیے اسکو کھول

لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَاِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ۔

عَنْ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اَوْ دَعَا اُسْتُجِيْبَ لَهُ فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ وَهُوَ يَقُصُّ فِيْ قَصَصِهِ وَهُوَ يَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخًا لَكُمْ لَا يَقُوْلُ الرَّفَثَ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ ابْنَ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؎

وَفِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ يَتْلُوْ كِتَابَهُ
اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ

تم میں سے ہر ایک اپنی طبیعت کے جوش کے مطابق نماز پڑھے پھر جب تھک جائے تو اسے بیٹھ جانا چاہیے

۵۰۸ — رات کو اٹھنے کی عادت ڈالکر چھوڑ دینا برا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا "عبد اللہ! تم فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا کہ وہ رات کو اٹھا کرتا تھا۔ مگر پھر اس نے رات کو اٹھنا ترک کر دیا"

۵۰۸ — نماز تہجد سے پہلے پڑھنے کی دعا

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص رات کو اٹھے اور کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پھر کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ یا اور کوئی دعا کرے۔ تو اس کی دعا قبول کر لی جائے گی۔ پھر وہ وضو کر کے نماز پڑھے تو اسکی نماز مقبول ہوگی"۔

۵۰۹ — آنحضرت کا ذکر وعظ میں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ وعظ بیان کرتے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے لگے اور اسی ذکر میں کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا "تمہارا بھائی (عبد اللہ بن رواحہ) لغو بات نہیں کہتا۔ (دیکھو وہ کیا اچھے مضامین بیان کرتا ہے):-

"ہم میں خدا کے رسول ہیں جو صبح کو کتاب پڑھتے ہیں
انہوں نے گمراہی سے نکال کر"

أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا
بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعٌ
يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ
إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ بِيَدِي قِطْعَةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ فَكَأَنِّي لَا أُرِيدُ مَكَانًا مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ إِلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنَّ اثْنَيْنِ أَتَيَانِي وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ وَقَدْ تَقَدَّمَ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي

حدیث ۵۹۱ نماز و دعائے استخارہ

ہمیں ہدایت پر لگایا۔ ہمارے دلوں کو یقین ہے کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں واقعی (سچ) ہو گا"
وہ رات اس طرح کاٹتے ہیں کہ ان کا پہلو نرم بچھونے سے جدا رہتا ہے جبکہ مشرکوں سے بچھونے بھاری ہو رہے ہیں"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میں نے یہ خواب دیکھا کہ گویا میرے ہاتھ میں استبرق کا ایک ٹکڑا ہے، اور میں جنت کے جس مقام میں جانا چاہتا ہوں وہ مجھے وہاں لیکر اڑ جاتا ہے۔ اور میں نے یہ دیکھا کہ گویا میرے پاس دو شخص آئے (بعد ازاں پوری حدیث بیان کی جو پہلے گذر چکی ہے)۔

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام کاموں میں استخارہ کی تعلیم فرمایا کرتے تھے (اور بہت اہتمام سے) جس طرح ہمیں آپ قرآن کی تعلیم فرماتے تھے۔ اور ارشاد فرمایا کرتے تھے: جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا قصد کرے تو اُسے چاہئے کہ فرض کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے اور بعد نماز کے کہے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي

أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ۔

یا آپ نے فرمایا عاجل امری وآجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ھذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری" یا یہ فرمایا" عاجل امری وآجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ"۔ پھر فرمایا" اور اپنی حاجت کو اللہ سے عرض کرے"۔

۵۹۲ صحیح — سنت فجر کی تاکید

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسی نفل پر اس قدر التزام نہ کرتے تھے جیسا کہ سنت فجر کی دونوں رکعتوں پر (آپ التزام فرماتے تھے)۔

۵۹۳ صحیح — فجر کی سنتوں کا ہلکا پڑھنا

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى إِنِّي لَأَقُوْلُ هَلْ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان دو رکعتوں کو جو نماز صبح سے پہلے پڑھی جاتی ہیں بہت ہلکی پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ میں اپنے دل میں کہتی تھی کہ شاید آپ نے صرف ام القرآن (یعنی سورۂ فاتحہ) پڑھی ہے۔

۵۹۴ صحیح — تین عملوں کی وصیت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيْلِي بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتّٰى أَمُوْتَ صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلَاةِ الضُّحٰى وَنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میرے جانی دوست نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے میں انہیں ہرگز نہ چھوڑوں گا یہاں تک کہ مرجاؤں (وہ تین باتیں یہ ہیں):۔ (۱) ہر مہینے میں تین روزے رکھنا (۲) نماز چاشت پڑھنا (۳) وتر پڑھ کر سونا۔

۵۹۵ صحیح — صبح اور ظہر کی سنتوں کی تاکید

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ۔

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں کبھی نہ چھوڑتے تھے۔ اور صبح سے پہلے دو رکعتیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً۔

حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "مغرب کی نماز سے پہلے نفل پڑھو۔ (اس کا تکرار فرمایا) اور تیسری بار یہ فرمایا "البتہ جو شخص چاہے" ناپسند" یا اسلئے کہ لوگ اسے سنت نہ سمجھ لیں۔

(حاشیہ: مغرب سے پہلے نفل پڑھنا سنت نہیں ہیں۔)

بَابُ فَضْلِ الصَّلٰوةِ فِيْ مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ

مکہ اور مدینہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ نہ سفر کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی (۱) مسجد حرام یعنی کعبہ (۲) مسجد رسول اور (۳) مسجد اقصیٰ"

(حاشیہ: تین مسجدوں کے سوا سفر کی ممانعت)

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک نماز میری مسجد میں افضل ہے ہزار نمازوں سے جو اور کسی مسجد میں پڑھی ہوں۔ سوائے مسجد حرام کے۔

(حاشیہ: مسجد نبوی میں ایک نماز دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے۔)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّي مِنَ الضُّحٰى إِلَّا فِي يَوْمَيْنِ يَوْمَ يَقْدَمُ مَكَّةَ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْدَمُهَا ضُحًى فَيَطُوفُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ وَيَوْمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ فِيهِ وَكَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُهُ رَاكِبًا وَمَاشِيًا وَكَانَ يَقُولُ إِنَّمَا أَصْنَعُ كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يَصْنَعُونَ وَلَا أَمْنَعُ أَحَدًا أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَيِّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ نماز چاشت نہ پڑھتے۔ مگر جس دن مکہ میں جاتے وہ پڑھتے کہ وہ مکہ میں چاشت ہی کے وقت جاتے تھے پس وہ کعبہ کا طواف کرکے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھتے۔ اور جس دن مسجد قبا میں جاتے اُس دن بھی نماز چاشت پڑھتے اور وہ ہر ہفتہ مسجد قبا میں جاتے۔ پس جب وہ مسجد میں داخل ہوتے تو اس بات کو بُرا جانتے کہ بغیر نماز پڑھے اس سے باہر نکل آئیں۔ اور حضرت ابن عمرؓ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مسجد قبا کی زیارت کو سوار اور پیدل جایا کرتے تھے حضرت ابن عمرؓ یہ بھی کہا کرتے تھے کہ میں ویسا ہی کرتا ہوں۔ جیسا میں نے اپنے دوستوں کو کرتے دیکھا ہے۔ اور میں کسی شخص کو منع نہیں کرتا کہ رات میں یا دن میں جس وقت چاہے نماز پڑھے سوائے کہ طلوع آفتاب اور غروب کے وقت نماز پڑھنے کا قصد

۵۹۹
شرح
نماز چاشت کو اگر اور آفتاب نکلتے وقت اور مغرب سے پہلے نوافل کا عدم جواز

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلٰى حَوْضِي۔

ابو ہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے گھر اور منبر کے درمیان ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے۔ اور میرا منبر (قیامت میں) میرے حوض پر ہوگا۔"

شرح
آنحضرتؐ کا منبر اور گھر کا درمیانی رقبہ جنتی باغ ہے

باب الاستعانۃ فی الصلوٰۃ

نماز میں ہاتھ سے مدد لینے کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا نُسَلِّمُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ فَیَرُدُّ عَلَیْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِیِّ سَلَّمْنَا عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْنَا وَقَالَ اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ شُغْلًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے تھے حالانکہ آپ نماز میں ہوتے تھے۔ اور آپ ہمیں جواب بھی دے دیا کرتے تھے۔ پھر جب ہم نجاشی کے پاس سے لوٹ کر آئے اور ہم نے آپ کو (نماز میں) سلام کیا تو آپ نے ہمیں جواب نہ دیا۔ اور بعد نماز فرمایا "نماز میں مشغولی ہوتی ہے"۔

نماز میں سلام کرنا یا جواب دینا منع ہے۔

وَفِی رِوَایَۃٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ اَحَدُنَا یُکَلِّمُ صَاحِبَہٗ فِی الصَّلٰوۃِ حَتّٰی نَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّکُوْتِ۔

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نماز میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (پہلے) کلام کرلیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ۔ جس پر ہمیں نماز میں سکوت کا حکم دیا گیا۔

نماز میں سکوت ہے۔

عَنْ مُعَیْقِیْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الرَّجُلِ یُسَوِّی التُّرَابَ حَیْثُ یَسْجُدُ قَالَ اِنْ کُنْتَ

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی نسبت جو سجدہ کرتے وقت مٹی برابر کرتا تھا یہ فرمایا "اگر تم یہ کرنا ہی چاہتے ہو تو

ایک سے زیادہ دفعہ حرکت نماز میں مکروہ ہے۔

فَاعِلًا فَوَاحِدَةً۔

عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰی یَوْمًا فِیْ غَزْوَةٍ وَ لِجَامُ دَابَّتِهٖ بِیَدِهٖ فَجَعَلَتِ الدَّابَّةُ تُنَازِعُهٗ وَ جَعَلَ یَتْبَعُهَا فَقِیْلَ لَهٗ فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّیْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ اَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَوْ ثَمَانَ وَ شَهِدْتُّ تَیْسِیْرَهٗ وَاِنِّیْ اِنْ كُنْتُ اَنْ اُرَاجِعَ مَعَ دَابَّتِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَدَعَهَا تَرْجِعُ اِلٰی مَاْلَفِهَا فَیَشُقُّ عَلَیَّ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ذَكَرَتْ حَدِیْثَ الْخُسُوْفِ وَ قَالَ فِیْ هٰذِهِ الرِّوَایَةِ بَعْدَ قَوْلِهٖ وَلَقَدْ رَاَیْتُ النَّارَ یَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَاَیْتُ فِیْهَا عَمْرَو بْنَ لُحَیٍّ وَهُوَ الَّذِیْ سَیَّبَ السَّوَائِبَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَةٍ فَانْطَلَقْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَیْتُهَا فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ فَوَقَعَ فِیْ قَلْبِیْ مَا اللّٰهُ

ایک مرتبہ سے زیادہ نہ کرو۔"

۶۰۴ ح — جنگ میں نماز

ابو برزہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جنگ میں نماز پڑھی۔ اور سواری کی لگام ان کے ہاتھ میں تھی۔ سواری اُن سے شوخی کر رہی تھی۔ اور وہ اسکے پیچھے پیچھے جاتے تھے۔ اور جب اُن سے اس بارے میں پوچھا گیا تو کہنے لگے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چھ سات یا آٹھ جہاد کئے ہیں۔ اور میں نے آپ کی آسانی بھی دیکھی ہے۔ اور بے شک مجھے یہ بات کہ میں اپنی سواری کے ہمراہ رہوں۔ اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں اسے چھوڑ دیتا اور وہ اصطبل میں چلی جاتی۔ اور مجھے تکلیف ہوتی۔

۶۰۵ ح — جہنم میں ایک عرب مخترع بت پرست

حضرت عائشہؓ نے حدیث خسوف بیان کی اور اس روایت میں بیان کیا (آنحضرت صلعم نے فرمایا) اور بے شک میں نے جہنم کو دیکھا کہ اسکا ایک حصہ دوسرے حصے کو توڑے ڈالتا ہے۔ اور میں نے جہنم میں عمرو بن لحی کو دیکھا اور یہ وہی شخص ہے جس نے بتوں کے نام پر جانوروں کے آزاد کرنے کی رسم ایجاد کی۔

۶۰۶ ح — نماز میں جواب سلام نہ دینے کی ہدایت

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی کام کے لئے بھیجا چنانچہ میں گیا اور اس کام کو پورا کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپکو سلام کیا مگر آپ نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا جس سے میرے دل کو اتنا رنج ہوا کہ اللہ ہی خوب جانتا ہے پس میں نے اپنے دل کو کہا کہ شاید رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

به أمر فقلت في نفسي لعل رسول الله صلى الله عليه وسلم وجد علي أني أبطأت ثم سلمت عليه فلم يرد علي فوقع في قلبي أشد من المرة الأولى ثم سلمت عليه فرد علي فقال إنما منعني أن أرد عليك أني كنت أصلي وكان على راحلته متوجها إلى غير القبلة۔

مجھ سے ناخوش ہو گئے (غالباً اس سبب سے کہ میں نے آپ کے پاس آنے میں دیر کی) پھر میں نے آپ کو سلام کیا۔ تو آپ نے بھی جواب نہیں دیا۔ تو اس پر میرے دل میں پہلی مرتبہ سے بھی زیادہ رنج پیدا ہوا۔ پھر میں نے آپ کو سلام کیا تو (تب) آپ نے جواب دیا اور فرمایا۔ "مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے یہ امر مانع تھا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا" حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت سواری پر تھے۔ اور قبلہ کی طرف منہ نہ تھا۔ (اس لئے میں تمیز نہ کر سکا کہ آپ نماز میں ہیں۔)

۶۰۴ کوکھ پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم أن يصلي الرجل مختصرا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی ممانعت فرما دی تھی۔ کہ "کوئی شخص کوکھ پر ہاتھ رکھ کر نماز نہ پڑھے۔"

باب السهو

سجدہ سہو کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

۶۰۵ سہو کے سجدہ دو ہیں۔

عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الظهر خمسا فقيل

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں پانچ رکعتیں پڑھیں۔ تو بعد نماز عرض کی گئی

لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا وَكَانَ عِنْدِي نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ قُولِي تَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔

کہ کیا نماز میں کچھ زیادتی کر دی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا "وہ کیا؟" عرض کی گئی حضور نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو آپ نے بعد اسکے کہ سلام پھیر چکے تھے (سہو کے) دو سجدے کیے

۶۰۹
باب
عصر کے بعد شام تک کوئی نماز نہیں

حضرت امّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے منع فرمایا کرتے تھے پھر میں نے آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھا میرے پاس انصار کی عورتیں بیٹھی تھیں۔ میں نے ایک لونڈی کو بھیجا اور اس سے کہہ دیا کہ آپکے پہلو میں کھڑی ہو کر عرض کرنا کہ امّ سلمہؓ پوچھتی ہیں یا رسول اللہ میں نے آپکو ان دو رکعتوں سے منع فرماتے سنا ہے حالانکہ میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ ان دونوں رکعتوں کو پڑھتے ہیں۔ پس اگر حضرت (صلعم) اپنے ہاتھ سے تیری طرف اشارہ کریں تو تُو پیچھے ہٹ جانا چنانچہ اس لونڈی نے ایسا ہی کیا۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا "اے ابو امیہ کی بیٹی! تم نے عصر کے بعد دو رکعتوں کی بابت پوچھا (دراصل) بات یہ ہے کہ قبیلہ عبد القیس کے کچھ لوگ میرے پاس آ گئے تھے انہوں نے میری ان دو رکعتوں میں جو ظہر کے بعد ہیں دیر کرا دی۔ پس یہ وہی دو رکعتیں ہیں (انکو کہہ دو یہ نفل نماز نہیں۔

باب فی الجنائز

نماز جنازہ کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَوْ قَالَ بَشَّرَنِیْ اَنَّہٗ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ۔

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے پروردگار کی طرف سے میرے پاس ایک آنیوالا آیا اور اس نے مجھے خبر دی۔ (یا آپ نے یہ فرمایا۔ مجھے خوشخبری دی کہ جو شخص میری امت میں سے اس حال میں مریگا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔" میں نے عرض کی اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری بھی کی ہو۔ آپ نے فرمایا۔ (اں اگرچہ) زنا کیا ہو اور چوری بھی کی ہو۔"

مسلمان کیلئے بہشت کی خوشخبری

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ اَنَا مَنْ مَّاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے فرمایا "جو شخص اس حال میں مرجائے کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔" میں نے پوچھا۔ جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو (فرمایا) وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

شرک نہ کرنے والے کیلئے جنت ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَہَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں نبی صلے اللہ علیہ سلم نے سات چیزوں کا حکم دیا تھا اور چھ چیزوں سے منع فرمایا تھا۔ حکم تو ان پر دیا تھا (۱) جنازہ کے ہمراہ جانا (۲) مریض کی عیادت کرنا

سات امور کا حکم اور چھ کی نواہی۔

وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَنَهَانَا عَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ۔

(۳) دعوت قبول کرنا (۴) مظلوم کی مدد کرنا۔ (۵) قسم کا پورا کرنا (۶) سلام کا جواب دینا۔ (۷) اور چھینکنے والے کو جواب دینا۔ (یعنی یرحمک اللہ کہنا) اور منع یہ فرمایا تھا۔ "چاندی کے برتن (۲) سونے کی انگوٹھی (۳) حریر (۴) دیبا (۵) قز۔ اور (۶) استبرق (کے استعمال) سے۔

عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّهُ اقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُونَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فَأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللّٰهَ أَكْرَمَهُ قُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِي قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا۔

ام العلاءؓ ایک انصاری خاتون سے روایت ہے (جو آنحضرت صلعم سے بیعت کرنیوالوں میں سے تھیں) کہ مہاجرین بذریعہ قرعہ (انصار میں) تقسیم کیے گئے تو ہمارے حصے میں عثمان بن مظعونؓ آئے جنہیں ہم نے اپنے گھر میں اُتارا۔ پھر وہ اس مرض میں مبتلا ہو گئے جس میں انہوں نے وفات پائی پس جب جان بحق ہو گئے اور ہم انہیں غسل دے کر انہی کے کپڑوں میں کفنا چکے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے کہا اے ابو سائبؓ! تم پر خدا کی رحمت ہو میری شہادت تم پر یہ ہے کہ اللہ نے تمہیں سرافراز کر دیا۔ جس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تمہیں کیا معلوم کہ اللہ نے انہیں سرفراز کر دیا۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں (اگر اللہ انہیں نہ سرفراز کریگا) تو وہ کون ہوگا جسے اللہ سرفراز کرے؟ آپ نے فرمایا "بیشک انہیں (اچھی حالت میں) موت آئی ہے اور بخدا میں بھی ان کے لئے بھلائی کی امید رکھتا ہوں خدا کی قسم میں نہیں جانتا (حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں) کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائیگا۔" ام علاءؓ کہتی ہیں کہ اسکے بعد میں نے کسیکے پاک ہونے کی شہادت نہیں دی۔

کسی میت کی بابت یقینی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ جنتی ہے یا دوزخی

۵ شہید کی میت پر فرشتوں کا سایہ کرنا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ أَبْكِي وَيَنْهَوْنِي عَنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِي فَجَعَلَتْ عَمَّتِي فَاطِمَةُ تَبْكِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِينَ أَوْ لَا تَبْكِينَ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ۔

جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میرے والد جب (جنگ اُحد میں) شہید ہوئے۔ تو میں بار بار انکے چہرے سے کپڑا ہٹاتا تھا اور روتا تھا۔ لوگ تو مجھے اس سے منع کرتے تھے۔ مگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم منع نہ فرماتے تھے۔ پھر میری پھوپھی فاطمہ بھی رونے لگیں۔ اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رو چاہے نہ رو فرشتے برابر ان پر اپنے پروں سے سایہ کئے رہے۔ یہانتک کہ تم نے انہیں معرکہ جنگ سے اٹھایا۔"

۶ نجاشی کا غائبانہ جنازہ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی موت کی خبر سنائی۔ جس دن کہ وہ مرے۔ پھر آپ عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے اور لوگوں کو صف بستہ کرکے چار تکبیریں کہیں (اور نماز جنازہ ادا کی)۔

۷ جنگ موتہ کے علمبردار

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَإِنَّ عَيْنَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَذْرِفَانِ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ۔

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنگ موتہ میں اول زیدؓ نے جھنڈا لیا۔ اور وہ شہید ہوئے۔ پھر جعفرؓ نے جھنڈا لیا۔ وہ بھی شہید ہوئے۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا۔ وہ بھی شہید ہوگئے"۔ اس وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ پھر خالد بن ولیدؓ نے بغیر سرداری کے جھنڈا لیا۔ تو انکے ہاتھ پر لڑائی فتح ہوئی۔

۸ نابالغ بچوں کے مرنے پر خدا انکے والدین پر مہربانی فرماتا ہے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَفَّى لَهُ ثَلَاثٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ إِيَّاهُمْ۔

جس مسلمان کے تین بچے جو بالغ نہ ہوئے ہوں مرجائیں۔ تو اللہ اُسے جنت میں داخل فرماتا ہے۔ بچوں پر اپنی عنایت زیادہ ہونے کی وجہ سے"۔

٦١٨
غسل میت

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حَقْوَهٗ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ تَعْنِيْ إِزَارَهٗ۔

حضرت ام عطیۃ انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے وفات پائی تو ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ "انہیں تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ اگر تم ضرورت سمجھو غسل دو۔ پہلے خالص پانی سے۔ پھر بیری کے پانی سے اور اخیر مرتبہ کافور ڈال دو۔ یا کچھ تھوڑا سا کافور ڈالدو۔ جب فارغ ہوجاؤ تو مجھے اطلاع دینا" چنانچہ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع دی۔ آپنے ہمیں اپنی تہ بند دی۔ کہ اسے انکے بدن سے ملادو۔ یعنی اسکی ازار بنادو۔

فِيْ رِوَايَةٍ أُخْرٰى أَنَّهٗ قَالَ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا قَالَتْ وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ۔

دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ آپنے فرمایا۔ "ان کے داہنے جانب اور وضو کے مقامات سے غسل کی ابتدا کرنا"۔ اُم عطیہ کہتی ہیں کہ ہم نے کنگھی کرکے انکے بالوں کے تین حصے کردیئے تھے۔

٦١٩
تین کپڑوں میں کفنانا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهِنَّ قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تین سپید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو یمنی سحولی تھے۔ روئی کے بنے ہوئے۔ ان میں نہ قمیص تھا اور نہ عمامہ۔

٦٢٠
مقام حج میں میت کا غسل اور کفن

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جس حالت میں کہ عرفات میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ وقوف کر رہا تھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

ناگاہ وہ اپنی سواری سے گر پڑا۔ اور سواری نے اسے کچل ڈالا (جس سے وہ مر گیا) تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسے غسل دو خواہ خالص پانی سے خواہ بیری کے پانی سے۔ اور اسے دو کپڑوں میں کفن دے دو۔ اسکے جسم میں خوشبو نہ لگانا۔ اور اس کا سر بند نہ کرنا۔ کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے بحالت احرام لبیک کہتا ہوا اٹھائے گا۔"

منافق کا جنازہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ وَقَالَ آذِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ فَآذَنَهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَيْسَ اللّٰهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عبداللہ بن اُبی منافق جب مر گیا تو اسکے بیٹے نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے اپنا کُرتہ دیجئے جس سے اسے کفن دیا جائے اور اسکی نماز پڑھئے اور اسکے لئے بخشش کی دعا مانگئے تو آپ نے اپنا قمیص دیدیا اور فرمایا "(جب جنازہ تیار ہو جائے) مجھے اطلاع دینا میں اسکی نماز پڑھ دوں گا۔ چنانچہ اس نے آپ کو اطلاع دی۔ مگر جب آپ نے چاہا کہ اسکی نماز پڑھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روک لیا اور عرض کی۔ کیا منافقوں پہ نماز (جنازہ) پڑھنے سے اللہ نے آپکو منع نہیں فرمایا؟ جس پر آپ نے فرمایا۔ مجھے دو باتوں کا اختیار دیا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ۔ پس آپ نے اسکی نماز پڑھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی: "وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا۔"

۶۲۲ — دفن شدہ میت صحابی کے جسم پر لعاب آنحضرت صلعم

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَأَخْرَجَهُ فَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن اُبی کی میت پر تشریف لائے جبکہ اُسے قبر میں رکھدیا گیا تھا۔ آپ نے اُسے نکلوایا۔ اور اپنا لعاب اُسکے جسم پر ڈالا۔ اور اپنا قمیص پہنا دیا۔

۶۲۳ — مفلس کا کفن

عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ بِهِ إِلَّا بُرْدَةً إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ۔

حضرت خبابؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے محض اللہ کی رضامندی حاصل کرنیکے لئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی لیس ہمارا ثواب اللہ کے ذمہ قائم ہوگیا۔ ہم میں سے بعض لوگ تو ایسے ہیں جو مرگئے اور انہوں نے اپنے ثواب میں سے (دنیا میں) کچھ نہیں لیا۔ انہی لوگوں میں مصعب بن عمیرؓ تھے۔ اور ہم میں سے بعض ایسے لوگ ہیں جنکے لئے ان کا پھل پک گیا اور وہ اُسے اٹھا اٹھا کے کھاتے ہیں۔ مصعبؓ بن عمیر اُحد کے دن شہید ہوئے۔ تو ہم لوگوں نے (انکے لباس میں) اتنا نہ پایا کہ جس سے انہیں کفنا دیتے سوائے ایک چادر کے (وہ بھی ایسی چھوٹی کہ) کہ اگر اس سے ہم انکا سر ڈھانکتے تھے تو انکے پاؤں کھل جاتے اور جو پاؤں ڈھانکتے تو سر کھلجاتا۔ آخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ انکا سر چھپا دو۔ اور انکے پیروں پر کچھ اذخر (گھاس) ڈال دو۔ کیونکہ شہید کو کفن اسی کے لباس سے دیا جاتا ہے۔

۶۲۴ — آنحضرت صلعم کے پہنے ہوئے کپڑے کا کفن

عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوجَةٍ فِيهَا حَاشِيَتُهَا أَتَدْرُونَ

حضرت سہل رضؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے بُنی ہوئی بُردہ (چادر) لائی۔ جس میں حاشیہ بھی تھا۔ پھر سہل رضؓ نے حاضرین سے پوچھا۔ کیا تم جانتے ہو کہ

مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا الشَّمْلَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ نَسَجْتُهَا بِيَدِي فَجِئْتُ لِأَكْسُوَكَهَا فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ فَحَسَّنَهَا فُلَانٌ فَقَالَ اكْسُنِيهَا مَا أَحْسَنَهَا فَقَالَ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ فَقَالَ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ لِأَلْبَسَهَا إِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِتَكُونَ كَفَنِي قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ۔

بُردہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا۔ ان جانتے ہیں۔ بُردہ شملہ یعنی چادر کو کہتے ہیں۔ اس عورت نے کہا میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بُنا ہے اور اس غرض سے لائی ہوں کہ آپ کو پہنا دوں۔ چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے قبول فرمایا۔ اُس وقت آپ کو کپڑے کی ضرورت بھی تھی آپ باہر تشریف لائے تو وہ چادر آپ کی ازار تھی۔ ایک شخص نے اسکی تعریف کی۔ اور کہا۔ یہ مجھے دیدیجئے۔ (چنانچہ وہ آپ نے اُسے دیدی) لوگوں نے (اس شخص سے) کہا۔ تو نے اچھا نہ کیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت ضرورت کی حالت میں پہنا تھا اور تو نے آپ سے مانگ لی حالانکہ تو جانتا ہے آپ کسی کا سوال رد نہیں کرتے۔ اس شخص نے کہا۔ خدا کی قسم میں نے اسلئے نہیں مانگا کہ میں اسکو پہنوں بلکہ

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا۔

حضرت ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ ہمیں جنازوں کے ہمراہ جانے سے ممانعت کر دی گئی تھی مگر کوئی سخت تاکید نہیں کی گئی۔

۶۲۵ عورتوں کو جنازے کے ہمراہ جانے کی ممانعت

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

حضرت ام حبیبہؓ زوجۂ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے کسی عورت کو جو اللہ پر ایمان رکھتی ہو۔ یہ جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔ مگر (اپنے) شوہر پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرنا چاہیے

۶۲۶ شوہر کی وفات پر عورت کا سوگ۔

۶۲۷ ج۸ صبر صدمے کے وقت بہتر ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ فَقَالَتْ اِلَيْكَ عَنِّيْ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِيْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيْلَ لَهَا اِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهٗ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک عورت پر ہوا جو قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی آپؐ نے فرمایا۔ "(اے عورت) اللہ سے ڈر اور صبر کر۔" اس نے کہا۔ مجھ سے الگ رہو کیونکہ تمہیں میرے جیسی مصیبت نہیں پہنچی پھر اس عورت کو بتایا گیا۔ کہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے (تو نے کیسا گستاخانہ جواب دیا) اسپر وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر حاضر ہوئی۔ جس نے آپ کے دروازے پر کوئی دربان نہ دیکھا۔ اور عرض کی کہ میں نے آپ کو پہچانا نہ تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا "صبر صدمے کے وقت بہتر ہے"۔

۶۲۹ ج۱۴ رحم سے رونے کا جواز۔

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ اَنَّ ابْنًا لِيْ قُبِضَ فَأْتِنَا فَاَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (حضرت زینب) نے آپکے پاس آدمی بھیجا کہ میرا لڑکا حالت نزع میں ہے تشریف لایئے۔ آپ نے کہلا بھیجا کہ وہ سلام کہتے ہیں۔ اور (فرماتے ہیں) "جو اللہ نے دے دیا اور جو لے لیا سب اُسی کا ہے۔ اور ہر چیز اُسکے ہاں ایک مدت معین کے واسطے ہے۔ پس چاہیئے کہ بامید ثواب صبر کریں"۔ اُنہوں نے پھر آپؐ کے پاس آدمی بھیجا۔ اور قسم دلائی کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ چنانچہ یہ سنکر آپ کھڑے ہو گئے۔ آپکے ہمراہ سعدؓ بن عبادہ معاذ بن جبلؓ اُبی ابن کعب۔ زید بن ثابت اور چند دوسرے لوگ تھے (جب آپ پہنچے) نبی صلے اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ
وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا شَنٌّ
فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ
سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا هٰذَا
قَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا
اللهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَإِنَّمَا
يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ
الرُّحَمَاءَ۔

علیہ وسلم تو وہ صاحبزادے کو اٹھا کر رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے۔ اور (اس وقت)
ان کی جان اس طرح تڑپ رہی تھی۔ گویا مشک
(اڑ رہی تھی) ہے۔ جسے دیکھ کر آپ کی دونوں
آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ سعدؓ نے عرض کی یا رسول اللہ
یہ کیا؟ آپ نے فرمایا "یہ رحمت ہے جو اللہ نے
اپنے بندوں کے دل میں رکھی ہے اور اللہ اپنے انہی
بندوں پر رحم کرتا ہے جو رحم دل ہوں"۔

۶۲۹ ح ۳۰ عورت کو قبر میں اجانب کو اتارنا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتًا
لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عِنْدَ
الْقَبْرِ قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ
تَدْمَعَانِ قَالَ فَقَالَ هَلْ
فِيْكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ
فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَنَا قَالَ
فَانْزِلْ فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی
(حضرت ام کلثومؓ) کے جنازے کے ہمراہ تھے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس بیٹھے
ہوئے تھے۔ اور میں نے دیکھا کہ آپ کے آنسو
بہہ رہے تھے۔ پھر آپؐ نے فرمایا "کیا تم میں سے
کوئی شخص ایسا ہے جس نے جماع نہ کیا ہو؟ ابو
طلحہؓ نے عرض کی۔ میں ہوں۔ (اے رسول خدا
صلعم) نے فرمایا "تم ہی قبر میں اتارو"۔ چنانچہ وہ
ان کی قبر میں اترے۔

۶۳۰ ح ۳۱ مشرک کے اعزہ کے رونے سے میت پر عذاب ہونا۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ
بُكَاءِ أَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بَعْدَ مَوْتِ عُمَرَ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ فَقَالَتْ رَحِمَ اللهُ عُمَرَ وَاللهِ
مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَيُعَذِّبُ
الْمُؤْمِنَ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهٖ عَلَيْهِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"میت پر اس کے اعزہ کے رونے کے سبب سے
بھی عذاب ہوتا ہے"۔ حضرت عمر رضی
اللہ عنہ کی وفات کے بعد یہ خبر حضرت
عائشہؓ کو ملی۔ تو انہوں نے کہا۔ اللہ عمرؓ
پر رحم کرے۔ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ نہیں فرمایا کہ "مومن پر اس کے اعزہ
کے رونے سے عذاب کیا جاتا ہے"۔

لٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ وَقَالَتْ حَسْبُكُمُ الْقُرْاٰنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى۔

بلکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ اللہ کافر پر اسکے اعزہ کے رونے کے سبب سے عذاب زیادہ کرتا ہے" اور انہوں نے کہا "تمہیں قرآن شریف کی یہ آیت کافی ہے کہ" وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى (اور کسی کا بوجھ کسی پر نہ رکھا جائیگا)

٦٣١ — کفار کے اعزہ کے رونے سے میت کو عذاب کی تصدیق

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يَبْكِيْ عَلَيْهَا اَهْلُهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کی قبر کے پاس سے گزرے جس پر اس کے اعزہ رو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا "یہ لوگ اس کے لئے رو رہے ہیں۔ حالانکہ اس سے اس کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔"

٦٣٢ — (۱) رسول خدا پر جھوٹ بولنا اور کسی پر بولنا (۲) میت پر نوحہ کرنے سے عذاب

عَنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى اَحَدٍ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ۔

حضرت مغیرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا "میرے اوپر جھوٹ بولنا (یعنی میری طرف ایسی بات منسوب کرنا جو میں نے نہیں کہی) ایسا نہیں ہے جیسے تم میں سے کسی پر جھوٹ بولنا۔ بلکہ جو شخص میرے اوپر جھوٹ بولے اُسے چاہیئے کہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا ڈھونڈ لے"۔ اور میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ "جو شخص کسی پر نوحہ کرے گا۔ اس پہ اس نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب کیا جائیگا"۔

٦٣٣ — ماتم میں جاہلیت کی باتیں کرنیوالا مسلمان نہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص (ماتم میں اپنے) رخساروں پر طمانچے مارے (یا) گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی سی باتیں کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

٦٣٤ — ورثا کے ہوتے ہوئے تہائی سے زیادہ خیرات نہیں۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَعُوْدُنِیْ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ مِنْ
وَجْعٍ اِشْتَدَّبِیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ قَدْ
بَلَغَنِیْ مِنَ الْوَجْعِ مَا تَرٰی
اَنَا ذُوْ مَالٍ وَّلَا یَرِثُنِیْ اِلَّا
ابْنَتٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَیْ
مَالِیْ قَالَ لَا قُلْتُ بِالشَّطْرِ
قَالَ لَا ثُمَّ قَالَ الثُّلُثُ
وَالثُّلُثُ کَبِیْرٌ اَوْکَثِیْرٌ اِنَّکَ
اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَکَ اَغْنِیَاءَ
خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَۃً
یَتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّکَ
لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَۃً تَبْتَغِیْ بِهَا
وَجْہَ اللّٰہِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰی
مَا تَجْعَلُ فِیْ فِیْ امْرَاَتِکَ
فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُخَلَّفُ
بَعْدَ اَصْحَابِیْ فَقَالَ اِنَّکَ
لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا
صَالِحًا اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ دَرَجَۃً
وَّرِفْعَۃً ثُمَّ لَعَلَّکَ اَنْ تُخَلَّفَ
حَتّٰی یَنْتَفِعَ بِکَ اَقْوَامٌ وَّ
یُضَرَّبِکَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ
اَمْضِ لِاَصْحَابِیْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا
تَرُدَّهُمْ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ لٰکِنِ
الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَۃَ یَرْثِیْ
لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے سال کہ
میں ایک مرض میں مبتلا تھا۔ میری عیادت کو
تشریف لائے۔ تو میں نے عرض کی میری مرض
(کے سبب) یہ حالت ہے اور میں مالدار ہوں
مگر میرا وارث میری بیٹی کے سوا کوئی نہیں۔ تو
کیا میں اپنے مال کی دو تہائی خیرات کردوں؟
آپنے فرمایا "نہیں"۔ میں نے عرض کی۔ نصف؟ آپنے
فرمایا "نہیں"۔ پھر میں نے عرض کی۔ کیا ایک
تہائی خیرات کردوں؟ تو آپنے فرمایا "ہاں ایک
تہائی (اکا کچھ مضائقہ نہیں) گو ایک تہائی بھی
بہت ہے۔ تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جاؤ۔ تو
یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں فقیر چھوڑ جاؤ کہ
وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائیں۔ اور جو کچھ تم
رضامندی سے اللہ کے لئے خرچ کروگے۔
اسکا تمہیں ثواب ملیگا۔ یہانتک کہ جو لقمہ تم اپنی
بی بی کے منہ میں دوگے (اسکا بھی ثواب ملیگا)
میں نے عرض کی یارسول اللہ! کیا میں اپنے دوستوں
کے بعد مکہ میں چھوڑ دیا جاؤں گا۔ آپنے فرمایا "اگر تم
چھوڑے جاؤگے اور نیک کام کروگے تو اس سے
تمہارا درجہ اور مرتبہ بلند ہوتا رہیگا۔ مگر تم یقیناً ابھی
نہ مروگے بلکہ) تمہاری عمر دراز ہوگی یہانتک کہ
کچھ لوگوں کو تم سے نفع پہنچے۔ اور کچھ لوگوں
(یعنی کافروں) کو تم سے ضرر پہنچے۔ اے اللہ! میرے اصحاب
کے لئے انکی ہجرت کامل کردے اور انہیں پھر
پیچھے کو نہ لوٹا (یعنی مکہ میں انہیں موت نہ دے)
لیکن بیچارے سعد بن خولہ! (رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم اُنکے لئے مرثیہ کہتے تھے)

وَسَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ وَجِعَ وَجَعًا فَغُشِیَ عَلَیْهِ وَرَاْسُهٗ فِیْ حِجْرِ امْرَاَةٍ مِنْ اَهْلِهٖ فَبَکَتْ فَلَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یَّرُدَّ عَلَیْهَا شَیْئًا فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ اَنَا بَرِیْءٌ مِمَّنْ بَرِیْءَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَرِیْءٌ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ یُعْرَفُ فِیْهِ الْحُزْنُ وَاَنَا اَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَکَرَ بُکَاءَهُنَّ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِیَةَ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهُنَّ لَمْ یُطِعْنَهٗ فَقَالَ اِنْهَهُنَّ فَاَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَزَعَمَتْ اَنَّهٗ قَالَ فَاحْثُ فِیْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ۔

کہ وہ مکہ ہی میں مر گئے۔

۶۳۵ باب
حالت غم میں چلا کر رونے وغیرہ کی ممانعت

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک مرتبہ وہ سخت بیمار ہوئے۔ ان پر غشی طاری ہو گئی۔ ان کا سر انکے اعزہ میں سے جس عورت کی گود میں تھا۔ وہ رونے لگیں حضرت ابو موسیٰ میں اتنی طاقت نہ تھی کہ ان کو رونے سے منع کرتے جب ہوش آیا تو کہنے لگے۔ میں اس شخص سے بری ہوں جس سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے برأت ظاہر فرمائی ہے۔ اور بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (حالت غم میں) چلا کر رونے والی سر منڈانے والی اور گریبان وغیرہ پھاڑنے والی عورت سے برائت ظاہر فرمائی ہے۔

۶۳۶ باب
میت پر بین کرنیکی سختی ممانعت

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زید بن حارثہ جعفر اور ابن رواحہ کی شہادت کی خبر آئی تو آپ بیٹھ گئے آپ کے چہرے سے رنج کا اثر معلوم ہوتا تھا۔ میں کواڑ کی درز سے دیکھ رہی تھی۔ اتنے میں ایک شخص آپ کے پاس آیا جس نے حضرت جعفرؓ کی عورتوں اور انکی آہ و زاری کا ذکر کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا "انہیں منع کرو" چنانچہ وہ گیا اور اس نے دوبارہ واپس آکر عرض کی۔ وہ نہیں مانتیں۔ آپ نے پھر یہی فرمایا "انہیں منع کرو" چنانچہ وہ گیا۔ لیکن سہ بارہ پھر آپ کے پاس آیا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ! وہ ہم پر غالب آگئیں (یعنی نہیں مانتیں) (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس پر آپ نے فرمایا۔ جا ان کے منہ میں خاک ڈال دے"۔

لڑکے کی موت پر صبر کا نتیجہ

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ وَاَبُوْ طَلْحَۃَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُہٗ اَنَّہٗ قَدْ مَاتَ ھَیَّأَتْ شَیْئًا وَنَحَّتْہُ فِیْ جَانِبِ الْبَیْتِ فَلَمَّا جَاءَ اَبُوْ طَلْحَۃَ قَالَ کَیْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ قَدْ ھَدَأَتْ نَفْسُہٗ وَاَرْجُوْ اَنْ یَّکُوْنَ قَدِ اسْتَرَاحَ فَبَاتَ فَلَمَّا اَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ یَّخْرُجَ اَعْلَمَتْہُ اَنَّہٗ قَدْ مَاتَ فَصَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَخْبَرَہٗ بِمَا کَانَ مِنْھُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَنْ یُّبَارِکَ لَکُمَا فِیْ لَیْلَتِکُمَا قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَرَاَیْتُ لَہٗ تِسْعَۃَ اَوْلَادٍ کُلُّھُمْ قَدْ قَرَءُوا الْقُرْاٰنَ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ ابو طلحہ کا ایک لڑکا مر گیا۔ ابو طلحہ اس وقت گھر میں موجود نہ تھے انکی بی بی نے میت کا سامان کیا۔ اور اسے (غسل و کفن دے کر) گھر کے ایک گوشے میں رکھ دیا۔ جب ابو طلحہ گھر گئے تو پوچھا لڑکا کیسا ہے؟ ان کی بی بی نے کہا۔ اب اسکی طبیعت کو سکون ہے۔ اور میں امید کرتی ہوں کہ اسے آرام ہو گیا۔ ابو طلحہ سمجھے کہ وہ سچ کہہ رہی ہے۔ حضرت انس رضؓ کہتے ہیں۔ کہ ابو طلحہ رضؓ شب کو (اپنی بی بی کے پاس) رہے۔ پھر صبح کو غسل کرکے باہر جانے لگے۔ تو اُمّ سلیم نے انہیں بتایا کہ وہ لڑکا مر چکا ہے۔ ابو طلحہ رضؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (صبح کی) نماز پڑھی بعد ازاں اُمّ سلیم سے جو واقعہ سنا تھا اسکی خبر آنحضرت صلعم کو دی۔ جس پر آپ نے فرمایا۔ "امید ہے کہ اللہ تم دونوں (میاں بی بی) کو تمہاری اس رات میں برکت دے گا"۔ انصار میں سے ایک شخص کا بیان ہے۔ کہ میں نے ابو طلحہ رضؓ کے نو لڑکے دیکھے جو سب قاری قرآن تھے۔

۶۳۸ میت پر رونا جائز ہے مگر پیٹنا ناجائز

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَیْفٍ الْقَیْنِ وَکَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاھِیْمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِبْرَاھِیْمَ فَقَبَّلَہٗ وَشَمَّہٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَیْہِ بَعْدَ ذٰلِکَ وَاِبْرَاھِیْمُ یَجُوْدُ بِنَفْسِہٖ فَجَعَلَتْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابو سیف لوہار کے ہاں گئے جو حضرت ابراہیمؑ کی دائی کے شوہر تھے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیمؑ کو لیکر پیار کیا اور انکے اوپر منہ رکھا پھر اسکے بعد ہم ابو سیف کے ہاں گئے تو ہم نے دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ اپنی جان (اللہ تعالےٰ کو) دے رہے تھے (یعنی انکا دم نکل رہا تھا) تو

عَيْنَا رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهُ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ وَأَنْتَ
يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ
إِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرَى فَقَالَ
إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ
وَلَا نَقُوْلُ إِلَّا مَا يَرْضَى
رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا
إِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ
عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ
مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ
بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَاشِيَةِ
أَهْلِهِ فَقَالَ قَدْ قَضَى قَالُوْا لَا
يَا رَسُوْلَ اللهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ
بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَكَوْا فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُوْنَ إِنَّ اللهَ
لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ
الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَأَشَارَ
إِلَى لِسَانِهِ أَوْ يَرْحَمُ وَإِنَّ الْمَيِّتَ
يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ
عَنْهَا قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا

رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں
سے آنسو بہنے لگے۔ عبدالرحمٰن بن عوف
نے آپ سے عرض کی۔ یارسول اللہ آپ
روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا "اے ابن عوف!
یہ تو ایک رحمت ہے" پھر آپ نے رو کر فرمایا
"آنکھ رو رہی ہے اور دل رنجیدہ ہے۔ مگر ہم
زبان سے وہی بات کہتے ہیں جس سے ہمارا
پروردگار راضی ہو۔ اے ابراہیم! ہم تمہاری جدائی
سے یقیناً رنجیدہ ہیں"۔

٦٣٩ رونے یا رنج کرنے سے عذاب نہیں ہوتا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے
ہیں کہ سعد بن عبادہ بیمار ہوئے تو نبی صلی
اللہ علیہ وسلم۔ عبدالرحمٰن بن عوف، سعد
بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود کے
ہمراہ اُن کی عیادت کے لئے تشریف لائے
چنانچہ جب آپ وہاں پہنچے تو انہیں بستر پر
لیٹا ہوا پایا۔ آپ نے پوچھا "کیا انتقال
کر گئے"؟ لوگوں نے عرض کی نہیں۔ پھر نبی
صلے اللہ علیہ وسلم رو پڑے۔ اور آپ کو روتا
دیکھ کر دوسرے لوگ بھی رونے لگے۔ پھر
آپ نے فرمایا "خبردار سنو! تحقیق اللہ
آنکھ سے آنسو بہانے پر عذاب نہیں کرتا۔
اور نہ دل کے رنج پر۔ بلکہ (زبان کی طرف
اشارہ کر کے) اس کی وجہ سے عذاب
یا رحم کرتا ہے۔ اور بے شک میت پر اس کے وارثوں کے
چلا کر رونے کے باعث عذاب کیا جاتا ہے"۔

٦٤٠ نوحہ کا امتناع بیعت میں۔

حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ
رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے وقت

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَنُوحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ غَيْرَ خَمْسٍ أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ وَامْرَأَتَانِ أَوِ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ وَامْرَأَةٌ أُخْرَى۔

ہم لوگوں سے یہ عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہ کرینگے۔ مگر اس عہد کو پانچ عورتوں کے سوا کسی نے پورا نہیں کیا۔ یعنی ام سلیم۔ ام علاء۔ ابوسبرہ کی بیٹی جو معاذ کی بی بی تھیں۔ اور دو عورتیں (راوی) نے یا یوں کہا کہ ابوسبرہ کی بیٹی۔ معاذ کی بی بی۔ اور ایک عورت کوئی اور ہے۔

باب ۱۲۴۱ جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہو جانا چاہیے

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى يُخَلِّفَهَا أَوْ تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ "تم میں سے اگر کوئی شخص جنازہ کو دیکھے۔ خواہ اسکے ساتھ جانے والا نہ ہو۔ مگر کھڑا ہو جائے۔ یہانتک کہ وہ (جنازہ کے) پیچھے ہو جائے۔ یا (جنازہ) اسکے پیچھے ہو یا قبل پیچھے ہونے کے رکھ دیا جائے۔"

باب ۱۲۴۲ جنازہ کے ساتھ جانے والے ... نہ بیٹھیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ وَهُمَا فِي جَنَازَةٍ فَجَلَسَا قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ فَجَاءَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَقَالَ قُمْ فَوَاللهِ لَقَدْ عَلِمَ هٰذَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَدَقَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے مروان کا ہاتھ پکڑ لیا جبکہ وہ دونوں ایک جنازے کے ہمراہ تھے اور جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ گئے۔ اتنے میں ابوسعید (خدری) آئے جنہوں نے مروان کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ اٹھ کھڑا ہو۔ بے شک ابوہریرہ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو اس سے منع فرمایا ہے۔ پھر ابوہریرہ نے کہا یہ بات سچ ہے۔

باب ۱۲۴۳ جنازہ یہود کا ہو تب بھی کھڑا ہو جانا چاہیئے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا

حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے سے ایک جنازہ گزرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ اور ہم لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔ پھر ہم لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) یہ تو

جنازةُ يهوديٍّ فقال إذا رأيتم الجنازةَ فقوموا۔

ایک یہودی جنازہ تھا۔ آپ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو (خواہ مسلمان ہو یا کافر)۔

۶۴۴ صحیح ۵
میت کا موت کے بعد خوش یا ناخوش ہونا۔

عن أبي سعيدٍ الخدريِّ رضي الله عنه أنّ رسولَ الله صلّى الله عليه وسلّم قال إذا وُضِعتِ الجنازةُ واحتملها الرجالُ على أعناقِهم فإن كانت صالحةً قالت قدّموني وإن كانت غيرَ صالحةٍ قالت يا ويلها أين تذهبون بها يسمع صوتَها كلُّ شيءٍ إلّا الإنسانَ ولو سمعه لصَعِق۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جب جنازہ تیار ہو کر لوگ اُسے اپنے کندھوں پر اُٹھا لیتے ہیں۔ تو اگر وہ نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے۔ مجھے جلدی لے چلو اور اگر بُرا ہوتا ہے تو کہتا ہے۔ میری خرابی! مجھے کہاں لئے جاتے ہو۔ اسکی آواز انسان کے سوا ہر چیز سنتی ہے اور اگر انسان سُن لے تو مر جائے۔

۶۴۵ صحیح ۶
جنازہ لیجانے میں دیر نہ چاہئے۔

عن أبي هريرةَ رضي الله عنه عن النبيِّ صلّى الله عليه وسلّم قال أسرِعوا بالجنازةِ فإن تكُ صالحةً فخيرٌ تقدّمونها إليه وإن تكُ سوى ذلك فشرٌّ تضعونه عن رقابِكم۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "جنازہ کو جلد لے چلو۔ اس لئے کہ اگر وہ نیک ہوگا تو وہ ایک نیک چیز ہے جسے تم آگے بھیجتے ہو اور اگر وہ بُرا ہے۔ تو وہ ایک بُری چیز ہے جسے تم اپنی گردن سے اُتار دوگے"۔

۶۴۶ صحیح ۷
شمولیت جنازہ پر ثواب

عن ابنِ عمرَ رضي الله عنهما أنّه قيل له إنّ أبا هريرةَ يقول من تبِع جنازةً فله قيراطٌ فقال أكثرَ أبو هريرةَ علينا فصدّقت عائشةُ أبا هريرةَ رضي الله عنهما وقالت سمعتُ رسولَ الله صلّى الله عليه وسلّم يقوله فقال ابنُ عمرَ لقد

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا گیا۔ کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ جو شخص جنازہ کے ہمراہ جائے اسے ایک قیراط ثواب ملیگا اس پر حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا۔ ہاں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہم پر اس حدیث کی کثرت کر دی ہے۔ پھر حضرت عائشہؓ نے بھی ابو ہریرہؓ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی فرماتے سُنا ہے۔ جس پر حضرت ابن عمرؓ بولے۔

فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ۔

پھر تو ہم نے بہت سی قیراطوں کا نقصان کیا۔

باب ٦٤٧ قبر پر سجدہ گاہ بنانا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ لَوْلَا ذٰلِكَ لَأَبْرَزُوا قَبْرَهُ غَيْرَ أَنِّي أَخْشٰى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اُس مرض میں جس میں وفات پائی۔ یہ فرمایا ہے۔ کہ "اللہ یہود و نصارٰی پر لعنت کرے۔ اُنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا" حضرت عائشہ رض کہتی ہیں اگر یہ خیال نہ ہوتا تو آپ کی قبر ظاہر کردی جاتی مگر مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ (بھی) سجدہ گاہ نہ بنالی جائے۔

باب ٦٤٨ بحالت نفاس مرنیوالی عورت کا جنازہ۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا۔

حضرت سمرہ بن جندب رض کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی۔ جو بحالت نفاس مرگئی تھی۔ آپ اس کی نماز میں اس کے بیچ میں کھڑے ہوئے تھے۔

باب ٦٤٩ نماز جنازہ میں الحمد پڑھنا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ لِيَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ۔

حضرت ابن عباس رض نے ایک مرتبہ نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ (بلند آواز سے) پڑھی اور کہا (میں نے بلند آواز سے اسلئے پڑھا ہے) کہ تم لوگ جان لو کہ اسکا پڑھنا سنت ہے۔ (یہ حدیث کسی خاص نحو کے متعلق ہے اور اسکی کوئی اور مثال ہے)۔

باب ٦٥٠ قبر میں آنحضرت صلعم کی نسبت سوال وجواب۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتُوُلِّيَ وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتّٰى أَنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَأَقْعَدَاهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ

حضرت انس رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا "جب مردہ اپنی قبر میں رکھدیا جاتا ہے۔ اور اُس کے ساتھی (اُسے دفن کرکے) لوٹتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز کو سنتا ہے۔ اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔ یہ اُسے بٹھلا کر پوچھتے ہیں تو اُس شخص یعنی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی نسبت کیا کہتا تھا؟

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ
وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ انْظُرْ اِلٰى
مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ اَبْدَلَكَ
اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا
وَاَمَّا الْكَافِرُ اَوِ الْمُنَافِقُ فَيَقُوْلُ
لَا اَدْرِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ
النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ
وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ
بِمِطْرَقَةٍ مِّنْ حَدِيْدٍ بَيْنَ
اُذُنَيْهِ فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا
مَنْ يَلِيْهِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ۔

پس اگر وہ یہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ
خدا کے بندے اور اُسکے پیغمبر ہیں۔ تو اس سے کہا جاتا
ہے اپنے مقام کو جو دوزخ میں تھا۔ دیکھ! اسکے عوض اللہ نے
اب تجھے جنت کا ایک مقام دیا ہے (نبی صلی
اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ) وہ دونوں
مقامات کو دیکھ لیتا ہے۔ لیکن کافر یا منافق
یہ جواب دیتا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ جو
کچھ اور لوگ کہتے تھے وہی میں بھی کہہ دیتا تھا
پس اس سے کہا جائیگا۔ نہ تو نے عقل سے
دریافت کیا اور نہ نقل سے۔ پھر لوہے کے ایک
ہتوڑے سے ایک ضرب اسکے دونوں کانوں
کے درمیان لگائی جاتی ہے جس سے وہ ایک
چیخ مارتا ہے جسے انسان کے سوا اسکے قریب کی
تمام چیزیں سُنتی ہیں"۔

۶۵۱
۳۴۲
حضرت موسیٰ کی وفات

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى
فَلَمَّا جَاءَهٗ صَكَّهٗ فَرَجَعَ
اِلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِيْ
اِلٰى عَبْدٍ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ
فَرَدَّ اللّٰهُ لَهٗ عَيْنَهٗ وَقَالَ
ارْجِعْ فَقُلْ لَهٗ يَضَعُ
يَدَهٗ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهٗ
بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهٖ يَدُهٗ بِكُلِّ
شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ اَيْ رَبِّ
ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ
قَالَ فَالْاٰنَ فَسَاَلَ اللّٰهَ
تَعَالٰى اَنْ يُّدْنِيَهٗ مِنَ الْاَرْضِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ملک الموت
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا جب
وہ آیا تو حضرت موسیٰؑ نے اسکے ایک طمانچہ مارا۔
جس سے اسکی ایک آنکھ پھوٹ گئی۔ اور اس نے
اپنے پروردگار کے پاس جا کر عرض کی۔ تو نے مجھے ایسے بندے
کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ نے اسکی آنکھ
دوبارہ اُسے عنایت فرمائی اور ارشاد ہوا اب پھر ان کے
جا کر کہو۔ کہ وہ اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھیں جسقدر
بال انکے ہاتھ کے نیچے آئیں گے۔ ہر بال کے عوض انہیں
ایک ایک سال زندگی دیجائیگی (چنانچہ ملک الموت نے ایسا ہی
کیا تو حضرت موسیٰ بولے اے پروردگار۔ پھر کیا ہوگا؟۔
اللہ نے فرمایا پھر موت آئیگی حضرت موسیٰ نے کہا تو پھر ابھی آجائے
چنانچہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ انہیں ارض

الْمَقْدِسِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْأَحْمَرِ۔

مقدس سے بقدر ایک پتھر کے ایک ٹپہ کے قریب کر دے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اگر میں اس مقام پر ہوتا تو تمہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر راستے کی طرف سرخ ٹیلے کے پاس دکھا دیتا۔"

سبق ۴۲ شہدائے اُحد کی تدفین

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيْرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيْدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم شہدائے اُحد میں سے دو دو مردوں کو ایک ایک کپڑے میں رکھ کر فرماتے تھے۔ "ان میں قرآن کا علم کسے زیادہ تھا۔" پس جب ان میں سے کسی کی طرف اشارہ کیا جاتا تو لحد میں آپ اسی کو پہلے رکھدیتے۔ اور فرماتے تھے۔ "قیامت کے دن ان لوگوں کا میں گواہ ہوں۔ اور آپ نے انہیں معہ انکے خونوں کے دفن کرنیکا حکم دیا۔ اور نہ انہیں غسل دلوایا۔ اور نہ ان پر نماز جنازہ پڑھی۔

سبق ۴۳ شہدائے احد کی نماز جنازہ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللّٰهِ أَخَافُ عَلَيْكُمْ

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن تشریف لیجا کر شہدائے اُحد پر نماز پڑھی جیسی نماز آپ میت پر پڑھتے تھے۔ پھر آپ واپس آکر منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ "میں قیامت کے دن تمہارا فرط[1] ہوں۔ اور میں تمہارا گواہ ہوں۔ بخدا میں اس وقت اپنے حوض کی طرف دیکھ رہا ہوں اور مجھے روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں (یا یہ فرمایا کہ روئے زمین کی کنجیاں) دے دیگئی ہیں اور خدا کی قسم! میں تم لوگوں پر یہ بات کا خوف نہیں رکھتا کہ

[1] فرط۔ ان لوگوں کو کہتے ہیں جو قافلے سے پہلے منزل پر پہنچکر قافلہ کی آسائش کا سامان کر رکھیں۔

أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْطَلَقَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَرَفَضَهُ وَقَالَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهِ فَقَالَ لَهُ مَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَقَالَ لَهُ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَأْ فَلَنْ

تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے۔ مگر اس بات کا خوف رکھتا ہوں کہ تم دنیا کی طرف رغبت کرو گے۔

۶۵۲ ابن صیاد اور آنحضرتؐ کی ملاقات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مع چند اور لوگوں کے ابن صیاد کے پاس گئے اور اسے بنی مغالہ کے ٹیلوں کے پاس کچھ لڑکوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا۔ ابن صیاد اس وقت قریب بلوغ تھا۔ اُسے (آنحضرت صلعم کا آنا) معلوم نہیں ہوا یہاں تک کہ آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اسے مارا۔ پھر آپؐ نے ابن صیاد سے فرمایا "کیا تو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں"۔ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھ کر جواب دیا کہ میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ آپؐ امیّوں کے رسول ہیں۔ اور آپ یہ دعوے کرتے ہیں کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس سے علیحدہ ہو گئے۔ اور فرمایا "میں خدا پر اور اسکے پیغمبروں پر ایمان لاتا ہوں"۔ پھر آپ نے اُس سے پوچھا "تو کیا دیکھتا ہے"۔ ابن صیاد بولا۔ میرے پاس سچا بھی آتا ہے اور جھوٹا بھی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تیرے اوپر بات مشتبہ کر دی گئی ہے"۔ پھر اس سے فرمایا "میں نے تیرے لئے ایک بات اپنے دل میں سوچ کی ہے (بتا وہ کیا ہے)" ابن صیاد نے کہا وہ دُخ ہے۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پھر تو تُو

تَعْدُوْ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ ابْنُ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهٗ فِيْهَا رَمْزَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافِ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ۔

اپنی حد سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔" عمرؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! مجھے چھوڑ دیجئے میں اسکی گردن مار دوں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم ہرگز اس پر قابو نہیں پا سکتے۔ اور اگر یہ وہ نہیں تو پھر اسکے قتل کرنے میں کچھ فائدہ نہیں"۔ ابن عمر کہتے ہیں۔ اسکے بعد پھر ایک مرتبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اُبی ابن کعب اس باغ میں گئے جس میں ابن صیاد تھا۔ اور آنحضرتؐ یہ چاہتے تھے کہ ابن صیاد سے پوشیدہ طور پر قبل اسکے کہ وہ آپکو دیکھے کچھ سنیں۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس حالت میں دیکھا کہ وہ اپنی ایک چادر میں لپٹا تھا اور اس میں سے کچھ آواز آرہی تھی۔ مگر ابن صیاد کی ماں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا۔ حالانکہ آپ چھپا ہے اسکے درختوں کی آڑ میں چل رہے تھے تو اُس نے ابن صیاد کو پکارا۔ اے صاف! (صاف ابن صیاد کا نام تھا) یہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) آگئے۔ جس پر ابن صیاد اُٹھ بیٹھا۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر یہ عورت اس کو رہنے دیتی۔ تو کیفیت معلوم ہو جاتی"۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۵۵ حالت نزع میں بھی مسلمان ہونا آگ سے بچاتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اسکی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اسکے سرہانے بیٹھ کر فرمایا تو مسلمان ہوجا۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اُس کے باپ نے کہا۔ ابو القاسم (صلے اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کر

فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِطْرَةَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللهِ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ۔

عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ حَزْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَالِبٍ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ ابْنُ أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

چنانچہ وہ مسلمان ہوگیا۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ "اللہ کا شکر ہے۔ اس نے اس لڑکے کو آگ سے بچا لیا۔"

۶۵۶
باب ۷
ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ مگر اُسکے ماں باپ اُسے یہودی یا نصرانی اور مجوسی بنا لیتے ہیں۔ جس طرح کہ جانوروں کے صحیح وسالم بچہ ہوتا ہے۔ کیا تم اس میں کوئی ناک کٹا دیکھتے ہو؟" پھر حضرت ابوہریرہؓ کہتے تھے (دیکھو اللہ تعالے فرماتا ہے): ۔ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۔ (یعنی اللہ کی فطرت ہے جس پر وہ لوگوں کو پیدا کرتا ہے۔ وہی مضبوط دین ہے)۔

۶۵۷
باب ۸
ابوطالب کی وفات

حضرت مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابوطالب کی وفات قریب ہوئی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُنکے پاس تشریف لائے۔ اُنکے پاس اُس وقت ابوجہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابو امیہ بن مغیرہ بھی موجود تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب سے کہا "اے چچا! کلمہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دو میں تمہارے لئے اللہ کے ہاں اس کی گواہی دوں گا۔" ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ بولے۔ اے ابوطالب! کیا تم عبد المطلب کے طریقہ سے پھرتے ہو؟ اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ

فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيْدَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتّٰى قَالَ اَبُوْطَالِبٍ اٰخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ وَعَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبٰى اَنْ يَقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ الْاٰيَةَ۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِيْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ اِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً اَوْ سَعِيْدَةً فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ

وسلم بار بار انہیں کلمہ شریف پیش کرتے رہے اور وہ دونوں بھی اپنی بات بار بار کہتے رہے۔ یہاں تک کہ ابو طالب نے آخری گفتگو میں کہا کہ وہ عبدالمطلب کے طریقہ پر ہیں۔ اور لا الٰہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا۔ جس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خدا کی قسم میں تمہارے لئے استغفار کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے اس سے ممانعت نہ کی جائے"۔ پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ الخ۔

شقی وسعید پہلے لکھے جاچکے ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک جنازے کے ہمراہ "بقیع غرقد" میں تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاکر بیٹھ گئے۔ اور ہم لوگ بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جسے آپ زمین پر مارنے لگے۔ اور فرمایا "تم میں سے ہر شخص یا (یہ فرمایا کہ) ہر جاندار کے لئے اسکا مقام جنت یا دوزخ میں لکھدیا گیا ہے۔ اور یہ بھی لکھدیا گیا ہے کہ وہ شقی ہے یا سعید۔" اس پر ایک شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہم اس نوشتہ پر اعتماد کرکے عمل کو نہ چھوڑ دیں؟ کیونکہ ہم میں جو شخص اہل سعادت میں سے ہوگا۔ وہ اہل سعادت کے عمل کیطرف رجوع کرے گا اور جو شخص اہل شقاوت میں سے ہوگا وہ اہل شقاوت کی طرف رجوع کرے گا۔ آپ نے فرمایا "اہل سعادت کو عمل سعادت کی توفیق دیجاتی ہے۔ اور اہل شقاوت کو

فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الآيَة۔

عمل شقاوت کی توفیق ملتی ہے"۔ پھر آپ نے پڑھا فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الخ۔

۶۵۹ ع ۵۰ (۱) اسلام کے سوا دوسرے مذہب کی قسم کھانا ناجائز ہے (۲) قاتل جس چیز سے قتل کریگا اسی سے اسپر عذاب ہوگا۔

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ عُذِّبَ بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ۔

حضرت ثابت بن ضحاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ "جو شخص کسی مذہب غیر اسلام کی قسم عمداً جھوٹ کھائے (مثلاً یوں کہے کہ فلاں بات ہوئی تو میں یہودی ہوں) تو ویسا ہی ہوگا جیسا اس نے کہا ہے اور جو شخص کسی انسان کو کسی ہتھیار سے قتل کرے تو اسی ہتھیار سے جہنم میں عذاب کیا جائیگا"۔

۶۶۰ ع ۵۱ خودکشی کرنیوالے پر جنت حرام ہے۔

عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ اللهُ تَعَالَى بَدَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ایک شخص کو کچھ زخم لگ گیا تھا جس نے اپنے آپ کو مار ڈالا۔ پس اللہ نے فرمایا"۔ کہ چونکہ میرے بندے نے اپنی جان خود دے دی۔ لہذا میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا"۔

۶۶۱ ع ۵۲ اپنے پر خود جراحت لینے والے پر اسی طرح عذاب ہوگا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعَنُ نَفْسَهُ يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے "جو شخص اپنی جان گلا گھونٹ کر دیتا ہے وہ دوزخ میں برابر اپنا گلا گھونٹا کریگا۔ اور جو شخص اپنے تئیں زخم مار لیتا ہے دوزخ میں برابر اپنے آپ کو زخم مارا کرے گا"۔

۶۶۲ ع ۵۳ جس مردے کی تعریف ہو وہ جنتی اور جسکی برائی ہو وہ دوزخی ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا وَجَبَتْ قَالَ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ لوگ ایک جنازہ لے کر گذرے۔ تو صحابہؓ نے اسکی تعریف کی۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اسکے لئے جنت ضروری ہو گئی"۔ اسکے بعد لوگ دوسرا جنازہ لے کر گذرے تو صحابہؓ نے اسکی برائیاں کیں۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اسکے لئے دوزخ واجب ہو گئی"۔ اسپر عرض کی عمر بن خطاب نے کیا واجب ہو گیا۔ تو فرمایا جو تم نے

هٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ۔

جسکی تم نے تعریف کی۔ اسکے لئے جنت واجب ہو گئی اور جس کے لئے تم نے برائی بیان کی اس پر دوزخ واجب ہو گئی۔ کیونکہ تم لوگ زمین میں اللہ کی طرف سے گواہ ہو۔"

۶۶۳ صحیح میت کو چار آدمی اچھا کہیں تو اس کو جنت ملیگی۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَقُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جس مسلمان کے نیک ہونے کی چار آدمی گواہی دیں اللہ اسے جنت میں داخل کریگا۔" ہم لوگوں نے عرض کی۔ اور اگر تین آدمی۔ آپ نے فرمایا۔ "اور اگر تین آدمی بھی۔" ہم نے پھر عرض کی اور دو آدمی آپ نے فرمایا "اور دو آدمی بھی"۔ پھر ہم نے ایک شخص کی گواہی کی بابت آپ سے دریافت نہیں کیا۔

۶۶۴ صحیح قبر میں سوال جواب

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ۔

حضرت براء بن عازبؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ "جب مومن اپنی قبر میں اٹھا کر بٹھایا جاتا ہے۔ اسکے پاس دو فرشتے آتے ہیں جنہیں وہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) خدا کے رسول ہیں۔" پس یہی مطلب ہے اللہ کے اس قول کا۔ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الخ۔

۶۶۵ صحیح مُردوں کی سماعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْقَلِيبِ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقِيلَ لَهُ أَتَدْعُو أَمْوَاتًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَا يُجِيبُونَ۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنوئیں میں جھانکا (جہاں مقتول مشرکین بدر پڑے تھے) اور فرمایا۔ "کیا جو کچھ تم سے تمہارے پروردگار نے سچا وعدہ کیا تھا اسے تم نے پالیا؟" اس پر آپ سے عرض کی گئی۔ کیا آپ مُردوں کو پکارتے ہیں؟ آپ نے فرمایا "تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو۔ ہاں وہ لوگ جواب نہیں دے سکتے۔"

۶۶۶ ح
مُردوں کا جاننا یقینی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ الْآنَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ (بدر کے مقتولین کی نسبت) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف یہ فرمایا تھا "اس وقت وہ جان رہے ہیں کہ جو کچھ میں ان سے کہتا تھا ٹھیک تھا اور بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى (یعنی بے شک تم مُردوں کو نہیں سُنا سکتے)۔

۶۶۷ ح ۵۸
فتنۂ قبر سے خوف

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يَفْتَتِنُ فِيهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں۔ کہ (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے۔ تو آپ نے فتنۂ قبر کا ذکر کیا۔ جس سے آدمی کی آزمائش کی جائے گی۔ تو (اس کو سُن کر) مسلمان چیخ مار مار کر رو دئے۔

۶۶۸ ح ۵۹
کفار پر عذاب

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن غروب آفتاب کے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ تو آپ نے ایک ہولناک آواز سنی اور فرمایا "یہودیوں پر ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے"۔

۶۶۹ ح
فتنۂ قبر سے بچنے کی دعا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ۔

حضرت ابوہریرۂ سے مروی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ"۔ (اے اللہ میں عذاب قبر سے عذاب دوزخ سے زندگی اور موت کی خرابی سے اور مسیح دجال کے فساد سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔

۶۷۰ ح ۶۱
مرنے والے کو اسکا مقام دکھایا جاتا ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

سے روایت ہے - کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی شخص تم میں سے مرجاتا ہے تو ہر صبح وشام اُسے اس کا مقام دکھایا جاتا ہے۔ اگر وہ جنت والوں سے ہے تو جنت والوں میں۔ اور جو دوزخ والوں سے ہے تو دوزخ والوں میں۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ یہی تیرا مقام ہے۔ جب تک قیامت کے دن اللہ تجھے اُٹھائے۔"

ح ۶۷۱ — پسرِ خواندۂ جہاں کے لئے جنتی انّا ہیں۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم (فرزند رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم) کی وفات ہوئی۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت میں ان کے لئے ایک دودھ پلانیوالی مقرر کی گئی ہے"۔

ح ۶۷۲ — استفسار نسبت اطفال مشرکین

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اِذْ خَلَقَهُمْ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے بچوں کی بابت پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا "اللہ نے جس وقت ان کو پیدا کیا خوب جانتا ہے کہ وہ کیسے عمل کرنے والے ہونگے"۔

ح ۶۷۳ — خواب میں آنحضرت پر دوزخیوں کے عذاب اور بہشتیوں کے آرام کا کشف

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلَاةَ الصُّبْحِ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ مَنْ رَاٰى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا فَاِنْ رَاٰى اَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُوْلُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَسَاَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ

حضرت سمرۂ بن جندب کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب (فجر کی) نماز پڑھ چکتے تھے تو ہماری طرف منہ کر کے فرماتے تھے۔ تم میں کسی نے اگر آج کی شب کوئی خواب دیکھا ہے (تو بیان کرے) سمرہ کہتے ہیں۔ اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا ہوتا تو وہ اُسے بیان کر دیتا۔ پھر جو کچھ اللہ چاہتا۔ آپ اُسکی تعبیر بیان فرماتے۔ چنانچہ (اسی دستور کے موافق) ایک دن آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم سے پوچھا:-

هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا فَقُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدَيَّ فَأَخْرَجَانِي إِلَى الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهٖ كَلُّوبٌ مِنْ حَدِيْدٍ يُدْخِلُهٗ فِي شِدْقِهٖ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ هٰذَا فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ قُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِهٖ بِفِهْرٍ أَوْ صَخْرَةٍ فَيَشْدَخُ بِهٖ رَأْسَهٗ فَإِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهَ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهٗ فَلَا يَرْجِعُ إِلٰى هٰذَا حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَأْسُهٗ وَعَادَ رَأْسُهٗ كَمَا هُوَ فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهٗ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا إِلٰى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهٗ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهٗ نَارًا فَإِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوْا فَإِذَا

کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ہم نے عرض کی نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مگر میں نے آج شب دو آدمیوں کو خواب میں دیکھا۔ وہ میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایک مقدس زمین پر لے گئے۔ جہاں میں نے کیا یک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی بیٹھا ہے اور ایک آدمی کھڑا ہے جسکے ہاتھ میں لوہے کا پنجہ ہے۔ وہ اُسے (بیٹھے ہوئے آدمی کے) منہ میں داخل کرتا ہے یہاں تک کہ اسکی گدّی تک پہنچ جاتا ہے۔ پھر اسکے دوسرے جبڑے کے ساتھ بھی ایسا ہی کرتا ہے۔ اتنے میں اس کا وہ جبڑا مندمل ہو جاتا ہے اور پھر دوبارہ ویسا ہی شروع کر دیتا ہے۔ میں نے پوچھا "یہ کیا بات ہے"۔ تو اُن دونوں شخصوں نے مجھ سے کہا۔ آگے چلئے۔ پس ہم چلے۔ یہاں تک کہ ہم ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو چت لیٹا ہوا تھا۔ اور ایک آدمی اسکے سرہانے ایک چھوٹا یا بڑا پتھر لئے ہوئے کھڑا تھا۔ وہ اس پتھر سے اسکے سر کو توڑ رہا تھا۔ جب پتھر مارتا اور وہ لڑھک جاتا تو اُسے جا کر اٹھا لاتا تھا اور جب تک شخص لیٹے ہوئے کے پاس لوٹ کر آتے اسوقت تک اُسکا سر اچھا ہو چکا تھا اور جو حالت اسکی پہلے تھی وہی ہو جاتی تھی اور پھر اُسے دوبارہ مارتا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اُن دونوں شخصوں نے کہا آگے چلئے۔ چنانچہ ہم چلے اور ایک گڑھے کی طرف دیکھا گڑھا مثل تنور کے تھا۔ منہ اُسکا تنگ تھا مگر پیندا چوڑا۔ اس گڑھے میں آگ جل رہی تھی اور اسمیں کچھ مرد و عورتیں پڑی تھیں۔ جب آگ بھڑکتی تو وہ لوگ اُچھل پڑتے یہانتک کہ قریب نکلنے کے ہو جاتے تھے

خَمْلَفَتْ رَجُولُهَا وَفِيْهَا رِجَالٌ
وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا
قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى
اَتَيْنَا عَلٰى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ فِيْهِ
رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلٰى وَسْطِ
النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ
حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ
الَّذِيْ فِي النَّهْرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ
يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ
فِيْهِ فَرَدَّهٗ حَيْثُ كَانَ
فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ
فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ
فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا
انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى
انْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ
فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ وَفِيْ
اَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَاِذَا
رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ
بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوْقِدُهَا
فَصَعِدَا بِيْ فِي الشَّجَرَةِ
وَاَدْخَلَانِيْ دَارًا لَمْ اَرَ قَطُّ
اَحْسَنَ مِنْهَا فِيْهَا رِجَالٌ
شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ
وَصِبْيَانٌ ثُمَّ اَخْرَجَانِيْ مِنْهَا
فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ
دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ
مِنْهَا فِيْهَا شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ

میں نے پوچھا "یہ کیا ہے"؟ اُن دونوں مردوں نے
مجھ سے کہا آگے چلئے۔ چنانچہ ہم چلے گئے یہانتک
کہ ایک خون کی نہر پر پہنچے جسکے بیچ میں ایک
آدمی کھڑا تھا اور ایک آدمی نہر کے کنارے پر
تھا جسکے پاس کچھ پتھر تھے۔ اور وہ اس شخص کے
مقابل کھڑا تھا جو نہر کے اندر تھا۔ جب وہ باہر
نکلنا چاہتا تو یہ شخص اسکے مُنہ پر ایک پتھر
کھینچ مارتا جس سے وہ جہاں کا تھا وہیں لوٹ
جاتا۔ میں نے پوچھا "یہ کیا ہے"؟ اُن دونوں
مردوں نے مجھ سے کہا۔ آگے چلئے چنانچہ
ہم چلے گئے۔ یہانتک کہ ایک نہایت
سرسبز باغیچہ میں پہنچے۔ جس میں ایک بڑا سا
درخت موجود تھا۔ اس کی جڑ کے پاس ایک
بوڑھا آدمی اور کچھ بچے بیٹھے تھے۔ یکایک
میں کیا دیکھتا ہوں کہ درخت کے قریب ایک
آدمی ہے جسکے سامنے کچھ آگ ہے۔ اور وہ
اُسے روشن کر رہا ہے۔ پھر وہ دونوں مرد
مجھے اُس درخت پر چڑھا لے گئے۔ جہاں ایک
گھر تھا جس میں مجھے داخل کیا۔ میں نے کبھی اس
سے عمدہ شاندار مکان نہیں دیکھا۔ اس
گھر میں کچھ بوڑھے۔ کچھ جوان۔ کچھ عورتیں
اور کچھ بچے تھے۔ پھر وہ دونوں آدمی مجھے
اس گھر سے نکال لائے۔ اور درخت (کی
دوسری شاخ) پر جا چڑھایا۔ (اس میں بھی ایک
گھر تھا جس میں مجھے داخل کیا۔ یہ مکان بھی
نہایت عمدہ اور شاندار تھا جس میں کچھ
بوڑھے اور جوان آدمی تھے۔

قُلْتُ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ قَالَا نَعَمْ أَمَّا الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ آكِلُوا الرِّبَا وَالشَّيْخُ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَأَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَأَنَا جِبْرِيلُ وَهٰذَا مِيكَائِيلُ فَارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ قَالَا ذٰلِكَ مَنْزِلُكَ قُلْتُ دَعَانِي أَدْخُلْ مَنْزِلِي قَالَا

میں نے (اپنے) ان ہمراہیوں سے کہا "تم نے مجھے رات بھر گشت کرایا اب جو کچھ میں نے دیکھا ہے اسکی نسبت بتاؤ (کہ کیا ہے"۔ وہ بولے۔ ہاں (سنو) وہ شخص جسے آپنے دیکھا کہ اسکا جبڑا پھاڑا جارہا ہے وہ جھوٹ بولنے والا ہے یہ جھوٹی باتیں بیان کیا کرتا تھا اور وہ ہی نقل کیجاتی تھیں یہانتک کہ تمام اطراف عالم میں پہنچ جاتی تھیں پس اسکے ساتھ روز قیامت تک ایسا ہی معاملہ کیا جائیگا اور وہ شخص جسے آپنے دیکھا کہ اسکا سر توڑا جارہا ہے یہ وہ شخص ہے جسے اللہ نے قرآن کا علم دیا تھا مگر وہ رات کو اس سے غافل سورہتا اور دن میں بھی اس پر عمل نہ کرتا۔ روز قیامت تک اسکے ساتھ یہی طرح کیا جائیگا۔ اور وہ لوگ جنہیں آپ نے گڑھے میں دیکھا وہ زانی لوگ ہیں اور وہ شخص جسے آپنے نہر میں دیکھا سود خوار ہے۔ اور وہ بوڑھے مرد جو درخت کی جڑھ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ اور چھوٹے بچے جو انکے گرد تھے اُن لوگوں کے بچے ہیں (جو قبل البلوغ مرگئے) اور وہ شخص جو آگ روشن کررہے تھے۔ مالک تھے۔ جو دوزخ کے داروغہ ہیں۔ اور وہ پہلا مکان جس میں آپ تشریف لے گئے تھے عام مسلمانوں کا گھر ہے لیکن یہ گھر شہیدوں کے لئے ہے اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں اب آپ اپنا سر اٹھائیے۔ میں نے سر اٹھایا تو یکایک کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اوپر ابر کی مثل کوئی چیز ہے۔ اُنہوں نے بتایا یہ آپکا مقام ہے۔ میں نے کہا مجھے اپنے مقام میں داخل ہونے دو۔ تو وہ دونوں بولے۔

إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوْ اسْتَكْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ۔

ہی کچھ تھوڑی سی عمر آپ کی باقی ہے جسے آپ نے پورا نہیں کیا۔ اگر آپ اُسے پورا کر چکے ہوتے تو اپنے مقام میں جا سکتے۔

۶۶۴ صحیح — میت کی طرف سے صدقہ دینا جائز ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی میری ماں نے دفعتہً جان دیدی ہے۔ اس کی نسبت ایسا خیال رکھتا ہوں کہ اگر وہ بول سکتیں تو ضرور صدقہ دیتیں۔ کیا اب اگر میں اُنکی طرف سے صدقہ دوں تو اُنکو کچھ ثواب ملیگا؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں“۔

۶۶۵ صحیح — آنحضرت صلعم کا عائشہ صدیقہؓ کے گھر وفات اور دفن پانا۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهِ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ أَيْنَ أَنَا غَدًا اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالَى بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَدُفِنَ فِي بَيْتِي۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں بار بار غور فرماتے تھے کہ میں آج کہاں رہوں گا۔ کل کہاں رہوں گا؟ (یعنی کونسی بی بی کے ہاں) پھر جب میرا دن آیا۔ تو اللہ نے آپ (کی روح) کو میرے پہلو اور سینے کے درمیان قبض فرمایا۔ اور میرے ہی گھر میں آپ دفن کیے گئے۔

۶۶۶ صحیح — آنحضرت صلعم کا چھ صاحبوں سے خوشنود ہونا۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاضٍ عَنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ السِّتَّةِ فَسَمَّى السِّتَّةَ فَسَمَّى عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپؐ ان چھ شخصوں سے (زیادہ) راضی تھے۔ یعنی عثمان۔ علی۔ طلحہ۔ زبیر۔ عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم (اجمعین)۔

۶۶۷ صحیح — مردوں کو بُرا کہنے کی ممانعت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مردوں کو بُرا نہ کہو۔ کیونکہ وہ جو کچھ کر چکے ہیں۔ اُس میں پہنچ چکے ہیں۔

باب وجوب الزکوٰۃ

زکوٰۃ کے واجب ہونے کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اُدْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِيْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو (قاضی بناکر) یمن کی طرف بھیجا۔ اور ارشاد فرمایا۔ "تم وہاں کے لوگوں کو اس امر کے اقرار پر رغبت دلانا۔ کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں۔ اور میں (محمد) اللہ کا رسول ہوں۔ پس اگر وہ اس بات کو مان لیں۔ تو انہیں بتا دینا کہ اللہ نے ہر دن رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پھر اگر وہ اس بات کو بھی مان لیں تو انہیں اطلاع دینا کہ اللہ نے اُن پر۔ اُن کے مالوں پر صدقہ فرض کیا ہے۔ جو ان کے مالداروں سے لیا جائیگا۔ اور ان کے فقیروں پر تقسیم کر دیا جائیگا۔"

۶۷۸ خ صدقات کا مالداروں سے لیکر فقراء کو دینا

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ مَالَهٗ مَالَهٗ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے کہ اگر میں اسکو کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں (اس شخص نے ایسی گھبراہٹ سے سوال کیا کہ متعجب ہو کر آپ نے فرمایا۔ "اسے کیا ہو گیا؟ اسے کیا ہو گیا؟ آپ نے فرمایا

۶۷۹ خ زکوٰۃ شرطِ اسلام ہے۔

وَسَلَّمَ اَرَبٌ مَالَهُ تَعْبُدُ
اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا
وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي
الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهُ
دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ
اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا
وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَ
تُؤَدِّي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ
وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِيْ
نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا
فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ
مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
اَبُوْبَكْرٍ وَعَزَمَ لِلْقِتَالِ مَنْ كَفَرَ
مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ
تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى
يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ
قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ

صاحب ضرورت ہے اور اسکا کیا ہو گیا ہے؟
(اچھا سن) تو خدا کی عبادت کریا اور اسکے
ساتھ کسی کو شریک نہ کر نماز پڑھا کر زکوۃ
دیا کر اور صلہ رحم کر"۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک
اعرابی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں آیا۔ اسنے عرض کی کہ آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے
کہ اگر میں اسکو کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔
آپ نے فرمایا۔ تو اللہ کی عبادت کر اور اسکے ساتھ
کسی کو شریک نہ کر۔ فرض نماز پڑھا کر فرض زکوۃ
دیا کر۔ اور رمضان کے روزے رکھا کر" وہ اعرابی
بولا مجھے اسکی قسم ہے جسکے قبضہ میں میری
جان ہے۔ میں اس سے زیادہ نہ کروں گا۔ جب وہ
چلدیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس
شخص کو یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ وہ اہل
جنت میں سے کسی شخص کو دیکھے تو اسے
چاہئے کہ اس شخص کو دیکھ لے"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔
اور حضرت ابو بکرؓ خلیفہ ہوئے تو جو لوگ عرب کے
منکر زکوۃ ہو گئے تھے ابو بکرؓ نے ان سے لڑنیکا
ارادہ کیا۔ جسپر حضرت عمرؓ کہنے لگے۔ آپ ان
لوگوں سے کیونکر لڑ سکتے ہیں؟ جبکہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں۔ "مجھے حکم دیا گیا
ہے کہ ان لوگوں سے لڑو۔ یہانتک کہ وہ لا الہ
الا اللہ کہدیں۔ پس جو شخص لا الہ الا اللہ کہدے
تو بے شک اس نے اپنا مال اور اپنی جان

سادہ عمل جنت کا ہے

زکوۃ اور نماز کی فرضیت یکساں ہے

مَالِهٖ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

مجھ سے بچالی۔ مگر بحق اسلام۔ اور اسکا حساب اللہ پر ہے"۔ حضرت ابو بکرؓ نے جواب دیا خدا کی قسم میں اس شخص سے ضرور جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق سمجھے کیونکہ زکوٰۃ حق مال کا ہے۔ خدا کی قسم اگر وہ ایک بھیڑ کا بچہ جو (زکوٰۃ میں) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیتے تھے مجھے نہ دینگے تو میں اسکے نہ دینے پر ضرور ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں۔ خدا کی قسم مجھے معلوم ہوا کہ یہ بات صرف اس وجہ سے تھی کہ اللہ نے ابو بکر رضہ کے سینے کو کھول دیا تھا۔ اور میں سمجھ گیا کہ یہی حق ہے۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاْتِي الْاِبِلُ عَلٰى صَاحِبِهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ اِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيْهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِاَخْفَافِهَا وَتَاْتِي الْغَنَمُ عَلٰى صَاحِبِهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ اِذَا لَمْ يُعْطِ فِيْهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا اَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ قَالَ وَلَا يَاْتِيْ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "(قیامت کے دن) اونٹ اپنے مالک پر (سوار ہو کر) آئیگا۔ ایسی اچھی حالت میں جس میں وہ رہتا تھا۔ جبکہ وہ مالک اسکا حق (زکاۃ) نہ ادا کرتا ہو۔ وہ اونٹ اسے اپنے پیروں سے روندے گا۔ اسی طرح بکری اپنے مالک پر سوار ہو کر آئیگی۔ اسی عمدہ حالت میں جس میں کہ وہ رہتی تھی۔ جبکہ وہ مالک اس میں سے اس کا حق (زکاۃ) ادا نہ کرتا ہو۔ وہ بکری اسے اپنے کھروں سے کچلے گی۔ اور اپنے سینگوں سے مارے گی۔ (اور آپ نے فرمایا) اسکا حق یہ ہے کہ (پانی پلانے کے گھاٹ پر دوہی جائے اور اس کا دودھ محتاجوں کو پلایا جائے"۔ اور فرمایا۔ "تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن بکری کو اپنی گردن پر لاد کر نہ آئے کہ وہ بکری چلاتی ہو۔ پھر وہ

۶۸۲ ح
جس مال پر زکوٰۃ نہ دی جائیگی وہ قیامت کو صاحب مال پر سوار ہوگی اور رسول صلعم اسکی شفاعت سے انکار کر دینگے۔

بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ وَلَا يَأْتِي بِبَعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ رُغَاءٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ۔

شخص مجھ سے کہے محمد! (صلے اللہ علیہ وسلم میری شفاعت کیجئے) اور میں کہدوں کہ میں تیرے لئے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا۔ میں تو حکم الٰہی پہنچا چکا۔ ایسا ہی کوئی شخص اونٹ کو اپنی گردن پر لادے ہوئے نہ آئے کہ وہ اونٹ بول رہا ہو۔ پھر وہ شخص کہے یا محمد! (میری شفاعت کیجئے) اور میں کہدوں۔ کہ میں تیرے لئے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا۔ میں تو حکم الٰہی پہنچا چکا۔

زکوٰۃ نہ دینے والے کا مال سانپ بنکر آئیگا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ الْآيَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اللہ جسے مال دے اور وہ اس مال کی زکوٰۃ نہ دے تو اسکا مال قیامت کے دن اسکے لئے اژدہا سانپ کی ہمشکل کردیا جائیگا جس کے سر میں دو چتیاں ہونگی۔ وہ سانپ اسکا طوق بنجائے گا جو اسکے دونوں جبڑوں کو ڈسنے گا۔ اور کہیگا میں تیرا مال ہوں۔ تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ الآية۔

کم مقدار پر زکوٰۃ نہیں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ فرض نہیں اور پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ فرض نہیں۔ اور نہ ہی پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ فرض ہے"۔

محتاج کے نہ ملنے کی پیشگوئی

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِيْ الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا۔

سنا۔ "اے لوگو! صدقہ دو۔ کیونکہ تمہارے اوپر ایک ایسا زمانہ آئیگا۔ کہ آدمی اپنا صدقہ لئے لئے پھریگا۔ مگر وہ کسی ایسے شخص کو نہ پائیگا جو اسے قبول کرے۔ جس شخص سے کہیگا کہ لے لے۔ وہ جواب دیگا۔ کاش تُو کل لایا ہوتا۔ تو میں لے لیتا لیکن آج تو مجھے اسکی ضرورت نہیں۔"

ج ۶۵۶ اللہ صدقات کو بڑھاتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَّلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص پاک کمائی سے ایک چھوہارے کے برابر بھی صدقہ دیتا ہے اور اللہ پاک چیزوں کو ہی قبول فرماتا ہے اور اللہ اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ پھر اس کو اس صدقہ دینے والے کے لئے بڑھاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کو پال کر بڑھاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ چھوہارا پہاڑ کے مثل ہوجاتا ہے۔

ج ۶۵۷ قرب قیامت میں مال کی زیادتی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰى يَعْرِضَهٗ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ يَعْرِضُهٗ عَلَيْهِ لَا اَرَبَ لِيْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "قیامت قائم نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ تم میں مال کی اس قدر کثرت ہوجائیگی کہ وہ بہا بہا پھریگا۔ صاحب مال تلاش کریگا کہ کوئی شخص اس کا صدقہ لے لے۔ مگر اسے جب کسی کے سامنے پیش کریگا تو وہ شخص (جسے دینا چاہیگا) کہیگا۔ مجھے اسکی ضرورت نہیں۔

ج ۶۵۸ امن و مالداری کی پیشینگوئی اور صدقہ کی ترغیب

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔

فَجَاءَهُ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ وَالْاٰخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا قَطْعُ السَّبِيْلِ فَاِنَّهُ لَا يَاْتِيْ عَلَيْكَ اِلَّا قَلِيْلٌ حَتّٰى تَخْرُجَ الْعِيْرُ اِلٰى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيْرٍ وَاَمَّا الْعَيْلَةُ فَاِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى يَطُوْفَ اَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهٖ لَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا مِنْهُ ثُمَّ لَيَقِفَنَّ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ حِجَابٌ وَّلَا تَرْجُمَانٌ يُّتَرْجِمُ لَهٗ ثُمَّ لَيَقُوْلَنَّ لَهٗ اَلَمْ اُوْتِكَ مَالًا فَلَيَقُوْلَنَّ بَلٰى ثُمَّ لَيَقُوْلَنَّ اَلَمْ اُرْسِلْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا فَلَيَقُوْلَنَّ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ فَلْيَتَّقِيَنَّ اَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

کہ دو آدمی آئے۔ ایک تو اپنے فقر و تنگی معیشت کی شکایت کرنے لگا۔ اور دوسرے نے چوری و ڈاکہ زنی کی شکایت کی جس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ڈاکہ زنی کی تو کیفیت یہ ہے کہ تھوڑے ہی زمانے کے بعد (ایسا امن ہو جائیگا کہ) قافلہ (مدینہ سے) مکہ تک بغیر کسی محافظ اور ضامن کے چلا جائیگا۔ رہا فقر۔ اسکی بھی کیفیت ہے کہ قیامت نہ آنے پائیگی کہ لوگوں کے پاس مال کی ایسی کثرت ہو جائے گی کہ تم میں سے کوئی شخص اپنا صدقہ لیکر پھرے گا مگر کسی کو نہ پائیگا جو اسے لے لے۔ پھر (یہ یاد رکھو کہ) بیشک تم میں سے ہر شخص اللہ کے سامنے کھڑا ہوگا! اسکے اور اللہ کے درمیان نہ کوئی حجاب ہوگا اور نہ کوئی ترجمان جو اسکی گفتگو نقل کریگا۔ پھر اللہ اس سے فرمائیگا۔ کیا میں نے تجھے مال نہ دیا تھا! وہ عرض کرے گا۔ ہاں (دیا تھا) پھر اللہ فرمائیگا کیا میں نے تیرے پاس پیغمبر نہ بھیجا تھا؟۔ وہ عرض کریگا۔ ہاں۔ پس وہ شخص اپنی داہنی جانب نظر کریگا تو سوا آگ کے کچھ نہ دیکھے گا۔ اور اپنی بائیں جانب نظر ڈالیگا۔ تو ادھر بھی سوا آگ کے کچھ نہ دیکھیگا۔ لہذا تم میں سے ہر شخص کو چاہئیے کہ آگ سے بچے اگرچہ ایک چھوہارے کے ٹکڑے سے ہو۔ اور اگر یہ بھی میسّر نہ ہو تو عمدہ بات کہہ کر (ہی سہی)۔"

حدیث ۹۶۵ — مال اور عورتوں کی کثرت۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ

حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ "لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں آدمی صدقے کا سونا لے کر گشت

مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ اَحَدًا يَاْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً يَلُذْنَ بِهٖ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ۔

لگائے گا۔ مگر کسی کو نہ پائیگا جو اُسے لے لے۔ اور مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کے سبب ایک مرد کے پیچھے چالیس عورتیں دیکھی جائینگی۔ جو اسکی پناہ میں رہینگی"۔

۶۹۰ غربا صدقات بیں اغنیا سے بیقید ہیں۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ اَحَدُنَا اِلَی السُّوْقِ فَیُحَامِلُ فَیُصِیْبُ الْمُدَّ وَاِنَّ لِبَعْضِھِمِ الْیَوْمَ لَمِائَةَ اَلْفٍ۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب ہمیں صدقہ کا حکم دیتے تو کوئی شخص ہم میں سے بازار کی طرف جاتا اور بوجھ لادتا۔ تو جب اسے مزدوری میں ایک مُد (غلہ وغیرہ) ملجاتا (اسی کو صدقہ میں دے دیتا) مگر آج یہ حالت ہے کہ بعض لوگوں کے پاس ایک لاکھ درہم موجود ہیں"۔

۶۹۱ لڑکیاں ماں باپ کیلئے دوزخ سے حجاب ہیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ مَعَھَا ابْنَتَانِ لَھَا تَسْاَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ شَیْئًا غَیْرَ تَمْرَةٍ فَاَعْطَیْتُھَا اِیَّاھَا فَقَسَمَتْھَا بَیْنَ ابْنَتَیْھَا وَلَمْ تَاْکُلْ مِنْھَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْنَا فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِیَ مِنْ ھٰذِہِ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ کُنَّ لَہٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک عورت مانگتی ہوئی آئی جسکے ساتھ اسکی دو بیٹیاں تھیں۔ اُسوقت میرے پاس ایک چھوارے کے سوا کچھ نہ تھا میں نے وہی چھوارا اُسے دے دیا۔ چنانچہ اس نے یہ چھوارا اپنی دونو لڑکیوں میں تقسیم کردیا اور خود اس میں سے کچھ نہ کھایا جب وہ اُٹھکر چلی گئی۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے اسکا ذکر کیا۔ جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص ان لڑکیوں میں مبتلا کردیا جائے (یعنی خدا اسے لڑکیاں دے) تو وہ لڑکیاں اسکے لئے دوزخ سے حجاب ہوجاتی ہیں"۔

۶۹۲ تندرستی اور فقیری کے خوف سے صدقہ دینا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے پوچھا

يَا رَسُولَ اللهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔

یا رسول اللہ! کونسا صدقہ ثواب میں زیادہ ہے؟ آپ نے فرمایا۔ تو اس حال میں صدقہ دے کہ تو تندرست ہو بخیل ہو۔ فقیری سے ڈرتا ہو اور مالداری کی آرزو رکھتا ہو۔ حالانکہ تجھے تاخیر و مہلت نہ دینا چاہئیے یہاں تک کہ جب جان حلق میں پہنچ جائیگی تو کہیگا اتنا مال فلاں شخص کو دینا اور اتنا فلاں شخص کو۔ حالانکہ وہ مال فلاں شخص کا ہو چکا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّنَا اَسْرَعُ بِكَ لُحُوْقًا قَالَ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَاَخَذْنَ قَصَبَةً يَذْرَعُوْنَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ اَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اَنَّمَا كَانَتْ طُوْلُ يَدِهَا الصَّدَقَةَ وَكَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِهٖ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض بی بیوں نے آپ سے عرض کی۔ کہ (بعد از وفات) سب سے پہلے آپ سے کون ملے گا؟ آپ نے فرمایا۔ جس کا ہاتھ تم سب میں سے لمبا ہوگا۔ جس پر انہوں نے ایک بانس کا ٹکڑا لے کر ہاتھ ناپنے شروع کئے۔ تو سودہؓ کا ہاتھ سب سے بڑا نکلا۔ (مگر جب سب سے پہلے زینبؓ بنت جحش کی وفات ہوئی) تو ہم لوگوں نے سمجھ لیا کہ ان کے ہاتھ کی لمبائی صرف صدقہ تھا جو آنحضرت صلعم سے ہم سب سے پہلے ملیں۔ اور وہ صدقہ دینے کو دوست رکھتی تھیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگلے زمانے میں ایک شخص نے اپنے دل میں کہا کہ آج شب کو میں کچھ صدقہ دونگا۔ چنانچہ وہ صدقہ لیکر نکلا۔ اور اُسنے (نادانستگی سے) ایک چور کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ صبح لوگوں نے چرچا کیا کہ ایک چور کو خیرات دی گئی۔ اسپر اس شخص نے کہا۔ اللہ! تیرا شکر ہے اچھا میں آج پھر صدقہ دونگا۔ چنانچہ وہ اپنا صدقہ لیکر نکلا۔

۳۰۷۳ ہاتھ لمبے ہونے سے سخاوت سے ہے

۳۰۷۴ صدقہ سب کو دینے کا جواز۔

لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ وَّعَلٰى زَانِيَةٍ وَّعَلٰى غَنِيٍّ فَاُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَاَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَاَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهٗ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ۔

ثواب کے نادانستگی سے ایک زانیہ کے ہاتھ میں رکھدیا۔ اور صبح لوگوں نے چرچا کیا کہ ایک زانیہ کو خیرات دی گئی۔ جس پر اس شخص نے کہا الٰہی! تیرا شکر ہے میں نے زانیہ کو دیا۔ اچھا میں پھر کچھ صدقہ دوں گا۔ چنانچہ وہ پھر صدقہ لیکر نکلا اور نادانستگی سے اسے ایک غنی (مالدار) کے ہاتھ میں رکھدیا جس پر صبح لوگوں نے چرچا کیا کہ مالدار کو خیرات دیگئی۔ اس شخص نے کہا اے الٰہی تیرا شکر ہے کہ تونے میری خیرات (چور۔ زانیہ اور مالدار پر) خرچ کرادی۔ پس اسکے پاس خدا کی طرف سے کوئی آیا جس نے اس سے کہا۔ تو رنجیدہ مت ہو تیری خیرات کا تجھے ضرور ثواب ملیگا۔ اور جن لوگوں کو تونے دیا ہے انہیں بھی فائدہ ہوگا۔ یعنی چور کو تیرا خیرات دینا (اسکے حق میں یہ فائدہ دیگا کہ) شاید وہ چوری سے باز رہے۔ زانیہ شاید زنا سے رک جائے۔ اور مالدار شاید عبرت حاصل کرے۔ پس اس میں سے جو اللہ تعالیٰ نے اُسے دیا ہے خرچ کرے۔

۱۹۵
حج
۸
مراد بر بیعت

عَنْ مَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَبِيْ وَجَدِّيْ وَخَطَبَ عَلَيَّ فَاَنْكَحَنِيْ وَخَاصَمْتُ اِلَيْهِ وَكَانَ اَبِيْ يَزِيْدُ اَخْرَجَ دَنَانِيْرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي

حضرت معن بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے۔ میرے باپ اور میرے دادا نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی (جسکے بعد حضرت (صلعم) ہی نے میری منگنی کی اور میرا نکاح بھی کرایا۔ ایکدن میں آپ کے پاس یہ مقدمہ لیگیا کہ میرے باپ یزید نے کچھ اشرفیاں صدقے کی نکالکر مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھوادی تھیں (کہ تم جسے چاہو دے دینا)

الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ۔

چنانچہ میں گیا اور میں نے وہ اشرفیاں لے لیں جب میں انہیں گھر لے آیا تو میرے باپ نے کہا خدا کی قسم میں نے تیرے دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ یہ ماجرا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا تو آپ نے فرمایا "یزید جو کچھ تم نے نیت کی ہے اسکا تمہیں ثواب ملیگا۔ اور اے معن جو کچھ تم نے لیا ہے وہ تمہارا ہے۔"

باب ۲۶ عورت کے صدقہ دینے سے اسکے شوہر و خزانچی کو کمانے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے صدقہ دے بشرطیکہ اسکی نیت گھر بگاڑ دینے کی نہ ہو تو جو کچھ صدقہ دے گی ضرور اس کا ثواب ملیگا۔ اور اسکے شوہر کو بھی سبب کمانے کے ثواب ملیگا۔ اور خزانچی کو بھی اسی قدر ثواب ملے گا اور (واللہ) ان میں سے ایک دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرے گا۔

باب ۲۷ صدقہ دینے کی ابتدا خویش سے کرے

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ۔

حضرت حکیم بن حزام رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ "اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور صدقہ کی ابتدا اس شخص سے کرو جو تمہارے عیال میں ہو اور عمدہ صدقہ وہ ہے جو فاضل مال سے دیا جائے اور جو شخص سوال سے بچیگا۔ اللہ اُسے بچائے گا۔ اور جو شخص بے پرواہ رہے گا۔ اللہ اُسے بے پرواہ کر دے گا۔"

باب ۲۸ سوال سے بچنا چاہیے سوال کرنے سے بہتر

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ آپ منبر پر تھے۔ صدقہ اور سوال سے بچنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

وَالْمَسْئَلَةَ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالْيَدُ السُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ۔

"اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے کیونکہ اوپر والا ہاتھ تو دینے والا ہے۔ اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا"

۶۹۹ ح
کسی کی سفارش کرنا بھی ثواب ہے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ اَوْ طُلِبَتْ مِنْهُ حَاجَةٌ قَالَ اشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰی لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سائل آتا یا آپؐ سے کسی چیز کا سوال کیا جاتا تو آپؐ فرماتے "اسکی حاجت روائی کے لئے سفارش کرو۔ تمہیں بھی ثواب ملیگا۔ اور اللہ اپنے پیغمبر کی زبان پر جو کچھ چاہتا ہے جاری فرماتا ہے"

۷۰۰ ح
خیرات میں فیاضی کرنا چاہیئے۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوْكِیْ فَيُوْكٰی عَلَيْكِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَا تُحْصِیْ فَيُحْصِیَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَا تُوْعِیْ فَيُوْعِیَ اللّٰهُ عَلَيْكِ اِرْضَخِیْ مَا اسْتَطَعْتِ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسماء! تم اپنے مال پر گرہ نہ دو۔ تم پر گرہ دیجائے گی" (یعنی نزولِ رحمت موقوف ہو جائیگا) ایک روایت میں یوں آیا ہے "اے اسماء! شمار کا خیال نہ رکھو۔ ورنہ پھر اللہ بھی تمہارے اوپر گن گن کر رحمت نازل کریگا"۔ نیز ایک روایت میں اسطرح ہے "اے اسماء! اپنا مال تھیلی میں نہ رکھو ورنہ اللہ بھی اپنی رحمت تم سے روک لیگا"

۷۰۱ ح
مسلمان ہونے سے پہلے جو صدقہ دیا جاتا اسکا اجر ملتا ہے و نیز سبب نیک کا ہونے کا۔

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اَشْيَاءَ كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِی الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ اَوْ عَتَاقَةٍ وَصِلَةِ رَحِمٍ فَهَلْ فِيْهَا مِنْ اَجْرٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ عَلٰی مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ

حکیم ابن حزام سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) زمانہ جاہلیت میں بطور عبادت جو صدقہ میں دیتا تھا یا غلام آزاد کرتا اور صلہ رحمی کرتا تھا اسکی نسبت ارشاد فرمایئے کیا مجھے ان کا اجر ملیگا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو نیکی تم کر چکے ہو۔ تم اس کے سمیت مسلمان ہوئے ہو۔ (یعنی تمہاری وہ نیکیاں بھی برقرار ہیں ضائع نہیں ہوئیں۔

بخ — خزانچی کو بھی صدقہ کا ثواب ملیگا۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِذُ وَرُبَّمَا قَالَ يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبًا بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ "وہ مسلمان خزانچی جو امانتدار ہو حکم نافذ کرے"۔ اور کبھی آپ فرماتے تھے کہ لینے والے کا دل خوش ہو۔ اور جس شخص کو دلایا گیا ہو۔ اُسے (پورا) دیدے۔ تو وہ خزانچی دو صدقہ دینے والوں کا ایک ہے۔

بخ — ہر روز فرشتوں کا سخیوں کے لئے دعا اور بخیلوں کے لئے بد دعا کرنا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا۔

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ "ہر صبح دو فرشتے (آسمان سے) اُترتے ہیں۔ ایک ان میں سے یہ کہتا ہے اے اللہ! ہر خرچ کرنیوالے کو اسکے خرچ کرنے کا بدل عطا فرما۔ دوسرا یہ کہتا ہے۔ اے اللہ! ہر بخیل کو بربادی نصیب کر"۔

بخ — بخیل اور سخی کی مثال

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ إِلَّا سَبَغَتْ أَوْ وَفَرَتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تُخْفِيَ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا فَهُوَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال اُن لوگوں کی سی ہے۔ جنکے جسم پر لوہے کے دو جُبّے ہوں۔ سینے سے لیکر گردن تک سخی جب خرچ کرنا چاہتا ہے۔ وہ جُبّہ کشادہ ہو جاتا ہے۔ (یا یہ فرمایا) اُسکے جسم پر ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ اور بخیل جب خرچ کرنا چاہتا ہے تو اُسکے جُبّے کا تمام حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے وہ اس کو کشادہ کرنا چاہتا ہے۔ مگر کشادہ نہیں ہوتا۔

بخ — صدقے کے اقسام

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابو موسیٰ رضؓ سے روایت ہے کہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ يَعْمَلُ بِيَدِهٖ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهَا لَهٗ صَدَقَةٌ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر مسلمان پر صدقہ دینا ضروری ہے" لوگوں نے عرض کی یا نبی اللہ! اگر کسی کو مقدور نہ ہو؟ آپ نے فرمایا "وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرے۔ اپنی جان کو آرام دے۔ اور صدقہ دے" لوگوں نے عرض کی کہ اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو؟ آپ نے فرمایا "صاحب حاجت مظلوم کی فریاد رسی کرے" لوگوں نے عرض کی اگر اسکا بھی مقدور نہ ہو؟ آپ نے فرمایا "وہ اچھی بات پر عمل کرے۔ اور برائی سے باز رہے۔ یہی اس کے لئے صدقہ ہے۔

٢٠٦
ج
صدقہ لینے والا خود کسی کو صدقہ دے تو ہدیہ ہے۔

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ بُعِثَ اِلٰى نُسَيْبَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى عَائِشَةَ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا اِلَّا مَا اَرْسَلَتْ بِهٖ نُسَيْبَةُ مِنْ تِلْكَ الشَّاةِ فَقَالَ هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔

حضرت ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ نسیبہ انصاریہ کے (میرے پاس) ایک بکری (صدقہ کی) بھیجی گئی۔ تو میں نے اس میں سے حضرت عائشہؓ کے پاس بھی (گوشت) بھیجدیا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے تو آپ نے پوچھا۔ "تمہارے پاس کچھ ہے؟" حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ "کچھ نہیں سوا اسکے کہ صدقہ کی بکری میں سے نسیبہ نے (گوشت) بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا اسی کو لاؤ کیونکہ وہ اپنے مقام پر پہنچ چکا (اب ہمارے لئے وہ صدقہ نہیں ہے)۔

٢٠٧
ج
زکوٰۃ میں آسانی کے اقسام

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهٗ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ وَعِنْدَهٗ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انکے لئے یہ لکھدیا تھا جو اللہ اور اسکے رسول کا حکم ہے کہ جس کسی پر صدقہ میں بنت مخاض[1] واجب ہو اور وہ اُسکے پاس نہ ہو۔ بلکہ اسکے پاس بنت لبون[2] ہو۔ تو اس سے وہی قبول کر لیا جائیگا۔ اور صدقہ تحصیل کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں اُسے واپس دے گا۔ اور اگر اس کے پاس بنت مخاض نہ ہو۔

[1] بنت مخاض، وہ بچہ جو ایک سال کے دوسرے سال میں لگا ہو۔ [2] بنت لبون وہ بچہ جو دو سال کا ہو کر تیسرے سال میں ہو۔

عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْشَاتَيْنِ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ عِنْدَهٗ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلٰى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهٗ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهٗ شَيْئٌ۔

اور ابن لبون ہو تو وہ بھی قبول کر لیا جائے گا۔ مگر اس کے ساتھ اسے کچھ نہ دیا جائے گا۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ۔

دو شریکوں کا مال برابر سمجھیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو کچھ اللہ اور اسکے رسولؐ فرض کیا ہے۔ لکھدیا تھا اس میں یہ بات بھی تھی (صدقہ کے خوف سے متفرق مال یکجا نہ کیا جائے۔ اور یکجائی مال متفرق نہ کیا جائے۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ۔

ایک روایت میں (اسطرح) ہے کہ ان کے لئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو کچھ اللہ اور اسکے رسول صلعم نے فرض کیا ہے لکھدیا تھا۔ (ان میں یہ بات بھی تھی) "جو مال دو شریکوں کا ہے وہ دو نو (زکوٰۃ دینے کے بعد) آپس میں برابر سمجھ لیں"۔

زکوٰۃ دینے والے کو ہجرت کی ضرورت نہیں۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَهَا شَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ تُؤَدِّيْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا "تیری خرابی ہو ہجرت کا معاملہ بہت سخت ہے کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں جن کی تو زکوٰۃ دے"۔ اس نے عرض کی۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا "تجھے ہجرت کی کچھ ضرورت نہیں۔ تو دریاؤں کے اس پار عبادت کر اللہ تیری عبادت میں سے کچھ ضائع نہیں کرے گا۔

عن انس رضی اللہ عنہ
ان ابا بکر رضی اللہ عنہ کتب لہ فریضۃ
الصدقۃ التی امر اللہ ورسولہ صلی
اللہ علیہ وسلم من بلغت عندہ
من الابل صدقۃ الجذعۃ ولیست
عندہ جذعۃ وعندہ حقۃ
فانھا تقبل منہ الحقۃ ویجعل
معھا شاتین ان استیسرتا لہ او
عشرین درھما ومن بلغت عندہ
صدقۃ الحقۃ ولیست عندہ الحقۃ
وعندہ الجذعۃ فانھا تقبل منہ
الجذعۃ ویعطیہ المصدق عشرین
درھما او شاتین ومن بلغت عندہ
صدقۃ الحقۃ ولیست عندہ الا
بنت لبون فانھا تقبل منہ
بنت لبون ویعطی شاتین او
عشرین درھما ومن بلغت
صدقتہ بنت لبون وعندہ
حقۃ فانھا تقبل منہ الحقۃ و
یعطیہ المصدق عشرین درھما
او شاتین ومن بلغت صدقتہ
بنت لبون ولیست عندہ وعندہ
بنت مخاض فانھا تقبل منہ
بنت مخاض ویعطی معھا عشرین
درھما او شاتین۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کے لئے صدقے کے فرائض جبکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا لکھ دیئے تھے۔ (اس میں یہ مضمون بھی تھا) اور جس کے پاس اونٹوں کی زکوٰۃ میں جذعہ واجب ہو۔ مگر جذعہ اس کے پاس نہ ہو۔ اور حقہ ہو تو حقہ اس سے لے لیا جائیگا نیز اسکے ساتھ دو بکریاں اگر اس سے ملجائیں یا بیس درہم اس سے لئے جائیں گے اور جس شخص کے پاس زکوٰۃ میں حقہ واجب ہو۔ اور حقہ اسکے پاس نہ ہو بلکہ جذعہ ہو تو اس سے وہی لے لیا جائیگا۔ اور صدقہ تحصیل کرنیوالا اُسے بیس درہم یا دو بکریاں دیدے گا۔ اور جس شخص پر زکوٰۃ میں حقہ واجب ہو۔ مگر اس کے پاس صرف ابن لبون ہو تو اس سے ابن لبون لے لیا جائیگا۔ اور وہ اسکے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم اور دے گا۔ اور جس شخص پر بنت لبون واجب ہوئی ہو اور اسکے پاس حقہ ہو تو وہ اس سے لے لیا جائیگا۔ اور زکوٰۃ تحصیل کرنے والا اُسے وہی بیس درہم یا دو بکریاں دے دے گا۔ اور جس شخص پر زکوٰۃ میں بنت لبون واجب ہوئی ہو۔ اور وہ اُسکے پاس نہ ہو۔ بلکہ بنت مخاض ہو تو وہ اس سے لے لیجائیگی مگر وہ اس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں اور دے گا۔

زکوٰۃ کی ادائیگی میں آسانی

وعنہ رضی اللہ عنہ ان
ابا بکر رضی اللہ عنہ کتب لہ ھذا

حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں زکوٰۃ وصول کرنے کے

زکوٰۃ کی مقدار

ط (جذعہ) اونٹ پانچ برس کا۔ حقہ (اونٹ چار سالہ) (ابن لبون) اونٹ دو سالہ یعنی سہ سالہ ہوتا۔

الكتاب لما وجهه الى البحرين
بسم الله الرحمن الرحيم هذه
فريضة الصدقة التي فرض رسول
الله صلى الله عليه وسلم على المسلمين
والتي امر الله بها رسوله فمن
سئلها من المسلمين على وجهها
فليعطها ومن سئل فوقها فلا يعط
في اربع وعشرين من الابل فما دونها
من الغنم من كل خمس شاة فاذا
بلغت خمسا وعشرين الى خمس
وثلاثين ففيها بنت مخاض
انثى فاذا بلغت ستا وثلاثين الى
خمس واربعين ففيها بنت لبون
انثى فاذا بلغت ستا واربعين
الى ستين ففيها حقة طروقة الجمل
فاذا بلغت واحدة وستين الى خمس
وسبعين ففيها جذعة فاذا
بلغت يعني ستا وسبعين
الى تسعين ففيها بنتا لبون
فاذا بلغت احدى
وتسعين الى عشرين ومائة ففي
كل اربعين بنت لبون وفي كل
خمسين حقة ومن لم يكن
معه الا اربع من الابل
فليس فيها صدقة الا
ان يشاء ربها فاذا
بلغت خمسا من الابل ففيها شاة

یعنی بحرین کی طرف بھیجا تو یہ تحریر لکھ دی تھی۔
"بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ صدقہ (یعنی زکوٰۃ)
کے احکام ہیں جو رسول خدا صلے اللہ علیہ و
سلم نے مسلمانوں پر فرض کئے ہیں اور جس کی
بابت خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا ہے پس
مسلمانوں میں سے جس شخص سے اس تحریر کے مطابق
زکوٰۃ مانگی جائے وہ اسے دیدے اور جس شخص
سے اس سے زیادہ مانگی جائے وہ نہ دے۔
چوبیس اونٹوں یا اس سے کم میں بکری ہے اور وہ یہ ہے
ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری جب پچیس اونٹ
ہوجائیں تو پینتیس تک ان میں سے ایک ہے بنت
مخاض (ایک سالہ اونٹنی جس نے دوسرے سال
میں پاؤں رکھا ہو) پھر جب چھتیس سے پینتالیس
تک اونٹ ہوجائیں تو ان میں ایک بنت لبون
(دو سالہ اونٹنی جسکو تیسرا سال شروع ہوا ہو)
پھر جب چھیالیس سے ساٹھ تک ہوجائیں
تو ان میں ایک حقہ (چار برس کی اونٹنی جسکو
پانچواں برس شروع ہوگیا ہو اور جو نر کی جفتی کے
قابل ہو۔ جب اکسٹھ سے پچھتر ہوجائیں تو ان
میں ایک جذعہ۔ پھر جب چھہتر سے نوے
تک ہوجائیں تو ان میں دو بنت لبون۔ پھر جب
اکانوے سے ایکسو بیس سے زیادہ ہوجائیں
تو ہر چالیس پر ایک بنت لبون۔ اور ہر
پچاس پر ایک حقہ اور جسکے پاس صرف چار اونٹ ہوں
تو ان پر زکوٰۃ فرض نہیں لیکن انکا مالک چاہے تو زکوٰۃ
دیدے۔ مگر جب پانچ اونٹ ہوجائیں
تو ان پر ایک بکری ہے۔

فِی سَائِمَتِہَا اِذَا کَانَتْ اَرْبَعِیْنَ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ شَاۃٌ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ اِلٰی مِائَتَیْنِ شَاتَانِ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی مِائَتَیْنِ اِلٰی ثَلٰثِمِائَۃٍ فَفِیْ کُلِّ مِائَۃٍ شَاۃٌ فَاِذَا کَانَتْ سَائِمَۃُ الرَّجُلِ نَاقِصَۃً مِنْ اَرْبَعِیْنَ شَاۃً وَاحِدَۃً فَلَیْسَ فِیْہَا صَدَقَۃٌ اِلَّا اَنْ یَشَاءَ رَبُّہَا وَفِی الرِّقَۃِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَاِنْ لَمْ تَکُنْ اِلَّا تِسْعِیْنَ وَمِائَۃً فَلَیْسَ فِیْہَا شَیْءٌ اِلَّا اَنْ یَشَاءَ رَبُّہَا۔

بیں سے زیادہ ہو جائیں تو دو سو تک دو بکریاں اور جب دو سو سے زیادہ ہو جائیں تین سو تک تو تین بکریاں اور تین سو سے زیادہ ہوں تو ہر سو میں ایک بکری اور اگر کسی کے سائمہ بکریاں چالیس سے بھی کم ہوں یعنی ایک بکری بھی کم ہو تو اسپر زکوٰۃ نہیں۔ ہاں اگر مالک دینا چاہے تو دیدے اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا فرض ہے (بشرطیکہ بقدر دو سو درہم کے ہو) اور اگر ایک سو نوّے درہم ہیں تو اسپر کچھ زکوٰۃ نہیں۔ ہاں اگر اسکا مالک دینا چاہے تو دیدے۔

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَتَبَ لَہُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا یُخْرَجُ فِی الصَّدَقَۃِ ہَرِمَۃٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَیْسٌ اِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ۔

زکوٰۃ میں ناقص مال نہ دیا جائے۔ ۵ﷺ

حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے انکو ایک تحریر لکھدی تھی (جس میں زکوٰۃ کے وہ مسائل تھے) جنکا اللہ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے (اس میں یہ بات بھی تھی) "اور زکوٰۃ کے لئے بڈھیا بکری نہ نکالی جائے اور نہ عیب والی اور نہ بکرا۔ ہاں اگر صدقہ تحصیل کرنیوالا چاہے" (تو پھر کچھ مضائقہ نہیں)۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا حَدِیْثُ بَعْثِ مُعَاذٍ اِلَی الْیَمَنِ تَقَدَّمَ وَفِیْ ہٰذِہِ الرِّوَایَۃِ قَالَ اِنَّکَ تَقْدَمُ عَلٰی قَوْمٍ اَہْلِ کِتَابٍ وَذَکَرَ بَاقِی الْحَدِیْثِ ثُمَّ قَالَ فِیْ اٰخِرِہٖ وَتَوَقَّ کَرَائِمَ اَمْوَالِ النَّاسِ۔

عمدہ مال میں سے صدقہ دینے اور بچیو نہ کرنیکا حکم۔ ۱۳ﷺ

حضرت ابن عباس رضہ سے جو حدیث مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجا پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں اس قدر زائد ہے کہ تم اہل کتاب کے پاس جاتے ہو پھر باقی حدیث بیان کی ہے جسکے آخر میں ہے۔ کہ "لوگوں کے عمدہ عمدہ مالوں سے پرہیز کرنا"۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَکْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِیْنَۃِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَکَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِہٖ اِلَیْہِ بَیْرُحَاءَ

قریبی حقدار خیرات کے زیادہ مستحق ہیں۔ ۱۴ﷺ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں تمام انصار سے زیادہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس مال تھا۔ از قسم باغات اور سب سے زیادہ پسند ان کو بیرحا نامی باغ تھا

وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَ
يَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ
أَنَسٌ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا
تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا
مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ
بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ
أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ
تَعَالٰى فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللهِ حَيْثُ
أَرَاكَ اللهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ
مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ
سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرٰى أَنْ
تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ
أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ
فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدِيثُهُ فِي خُرُوجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى الْمُصَلّٰى تَقَدَّمَ وَفِي هٰذِهِ
الرِّوَايَةِ قَالَ فَلَمَّا صَارَ
إِلٰى مَنْزِلِهِ جَاءَتْ زَيْنَبُ
امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ تَسْتَأْذِنُ

جو مسجد نبوی کے سامنے واقع تھا۔ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لیجاتے تھے اور اسکے
خوشگوار پانی کو پیتے تھے۔ حضرت انس رض کہتے ہیں
کہ جب یہ آیت نازل ہوئی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ الخ
تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے سامنے کھڑے ہو گئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ
اللہ بزرگ و برتر فرماتا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ الخ
اور بے شک مجھے اپنے سب مالوں میں زیادہ
محبوب بیرحاء ہے۔ اب وہ خدا کے لئے صدقہ
ہے۔ میں اسکے ثواب کی اللہ کے ہاں امید رکھتا
ہوں۔ پس یا رسول اللہ! آپ اس کو جہاں
مناسب سمجھئے صرف کیجئے (حضرت انس کہتے ہیں)
اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"واہ واہ یہ تو ایک مفید مال ہے! یہ تو ایک
مفید مال ہے!! میں نے سن لیا جو تم نے کہا۔ مگر
میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اس کو اپنے قرابت
والوں میں تقسیم کر دو۔" ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے
عرض کی یا رسول اللہ! میں ایسا ہی کروں گا۔
چنانچہ ابو طلحہ نے اُسے اپنے قرابت والوں اور چچا کے
بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
کی حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے عیدگاہ
میں تشریف لے جانے کے متعلق پہلے
گذر چکی ہے۔ اس روایت میں اسقدر زائد ہے کہ
جب آپ لوٹ کر اپنے مکان پر تشریف لے گئے
تو ابن مسعود کی بی بی زینب آئیں اور
آپ کے پاس جانے کی اجازت مانگیں۔

١٥١
شوہر اور بچوں تک
کو خیرات [illegible]

عَلَيْهِ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ زَيْنَبُ فَقَالَ اَيُّ الزَّيَانِبِ فَقِيْلَ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَعَمْ ائْذَنُوْا لَهَا فَاُذِنَ فَقَالَتْ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّكَ اَمَرْتَ الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ وَكَانَ عِنْدِيْ حُلِيٌّ لِيْ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِهٖ فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ وَوَلَدَهٗ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهٖ عَلَيْهِمْ۔

چنانچہ عرض کی گئی۔ یارسول اللہ! یہ زینب آئی ہیں آپ نے پوچھا کون زینب؟ عرض کی گئی حضرت ابن مسعود کی بی بی۔ آپ نے فرمایا۔ "اچھا انکو اجازت دیدو" چنانچہ انہیں اجازت دیگئی۔ جب حاضر ہوئیں تو عرض کی یارسول اللہ! آپ نے آج صدقہ دینے کا حکم دیا ہے۔ اور میرے پاس کچھ زیور ہے۔ میں چاہا کہ اسے خیرات کردوں مگر ابن مسعود کہتے ہیں کہ وہ اور انکے بچے سب سے زیادہ اس بات کے مستحق ہیں کہ انہی کو صدقہ دوں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ابن مسعود نے درست کہا تمہارا خاوند اور تمہارے بچے اس امر کے سب سے زیادہ مستحق ہیں کہ تم انہیں صدقہ دو۔"

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ فَرَسِهٖ وَغُلَامِهٖ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا "مسلمان پر اسکے (خدمتگار) غلام اور اسکی سواری کے گھوڑے پر زکوٰۃ فرض نہیں۔"

وضاحت: خدمتگار اور سواری کے گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ فَقَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ مَا شَانُكَ

حضرت ابوسعید خدری رض بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم منبر پر رونق افروز ہوئے۔ جب ہم لوگ آپ کے گرد بیٹھ گئے تو آپ نے فرمایا "میں اپنے بعد جن باتوں کا تم پر خوف کرتا ہوں ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ تم پر دنیا کی رونق اور آرائش کھول دی جائیگی اس پر ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ! کیا اچھی چیز بھی برائی پیدا کرے گی؟ تو نبی صلی اللہ علیہ سلم چپ ہوگئے۔ اس شخص سے کہا گیا۔ تجھے کیا ہوگیا ہے کہ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرتا ہے۔ حالانکہ حضور صلے اللہ علیہ سلم

وضاحت: مال سے خرابی بھی پیدا ہو جاتی ہے روپے عزت ملتی عیب ہے۔

تُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا يُكَلِّمُكَ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ
يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَمَسَحَ
عَنْهُ الرُّحَضَاءَ فَقَالَ
أَيْنَ السَّائِلُ وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ
فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِا
لشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ
الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ
الْخَضْرَاءِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ
خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ
عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ
وَرَتَعَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ
خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَنِعْمَ
صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أَعْطَى مِنْهُ
الْمِسْكِينَ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ
أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ مَنْ
يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِي
يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ شَهِيدًا
عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

تجھ سے کلام نہیں فرماتے پھر ہم کو خیال پیدا ہوا
کہ آپ پر وحی اتر رہی ہے (اسلئے آپنے سکوت فرمایا)
ابوسعید خدری رض کہتے ہیں۔ اتنے میں آپنے
چہرہ مبارک سے پسینہ پونچھ کر فرمایا "سائل
کہاں ہے؟" گویا آپ نے اس سوال کو پسند
فرمایا داں۔ یہ صحیح ہے کہ اچھی چیز برائی
پیدا نہیں کرتی۔ مگر فصل ربیع ایسی گھاس
بھی پیدا کرتی ہے جو مار ڈالتی ہے یا بیمار
کردیتی ہے۔ مگر اس سبزی کے چرنیوالے
کو جو جانتک چرے کہ اسکے دونوں کولے
بھر جائیں۔ پھر وہ آفتاب کے سامنے ہوجائے
اور لید اور پیشاب کرے۔ اسکے بعد پھر چرنے
لگے۔ بے شک یہ مال ایک میٹھی سبزی ہے
پس مسلمان کا وہ مال کیا اچھا ہے جس میں سے
مسکین یتیم اور مسافر کو دیا جائے (یا اس
قسم کی کوئی اور بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمائی) اور بے شک جو شخص اس مال کو
ناحق لے گا۔ وہ اس شخص کی مثل ہوگا جو
کھائے اور سیر نہ ہو۔ اور وہ مال قیامت
کے دن اس پر گواہ ہوگا۔"

۲۷ قرابتداروں کو دینے میں دوہرا ثواب

عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ
ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
حَدِيثُهَا الْمُتَقَدِّمُ قَرِيبًا وَ
قَالَتْ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ انْطَلَقْتُ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ
الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتُهَا

حضرت زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود رض
کی حدیث پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں
اس قدر زائد ہے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس گئی تو میں نے دروازے پر ایک انصاری
خاتون کو پایا۔ یہ بھی میری جیسی ضرورت سے
آئی تھیں۔ بلال رض ہماری طرف سے گذرے
تو ہم نے کہا تم نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھو۔

مِثْلُ حَاجَتِيْ فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُجْزِيْ عَنِّيْ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰى زَوْجِيْ وَاَيْتَامٍ لِّيْ فِيْ حِجْرِيْ فَسَأَلَهُ فَقَالَ نَعَمْ لَهَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ۔

کیا میرے لئے یہ کافی ہے کہ میں اپنا مال اپنے شوہر پر اور اُن یتیموں پر جو میری تربیت میں ہیں خرچ کروں۔ چنانچہ حضرت بلال رضؓ کے دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا "ان کو دوہرا ثواب ملیگا۔ قرابت کا ثواب اور خیرات دینے کا ثواب۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِيْ اَجْرٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰى بَنِيْ اَبِيْ سَلَمَةَ اِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ اَنْفِقِيْ عَلَيْهِمْ فَلَكِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ۔

بچوں پر خرچ کرنے میں بھی ثواب

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! کیا مجھے کچھ ثواب ملے گا اگر میں ابو سلمہؓ کے بچوں پر خرچ کروں۔ وہ تو میرے ہی لڑکے ہیں۔ آپ نے فرمایا "تم ان پر خرچ کرو۔ جو کچھ تم ان پر خرچ کروگی۔ اس کا ثواب تمہیں ملے گا"۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْتُدَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَعَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَّمِثْلُهَا مَعَهَا۔

ہر طرح کے مال پر زکوٰۃ ہے چاہے کوئی ہو۔ مگر جو مال خدا کی راہ میں خرچ کرنیکی نیت پر ہو اس پر زکوٰۃ نہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے ایک شخص کو صدقہ تحصیل کرنیکا حکم دیا۔ جس نے اکر عرض کی کہ ابن جمیل اور خالد بن ولید اور عباس بن عبد المطلب نے صدقہ نہیں دیا۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ابن جمیل تو اس وجہ انکار کرتا ہے کہ وہ فقیر تھا۔ اسے اللہ اور اسکے رسول نے مالدار کر دیا مگر خالد پر تم لوگ ظلم کرتے ہو۔ انہوں نے اپنی زرہیں اور اپنے ہتھیار خدا کی راہ میں روک رکھے ہیں رہگئے عباس بن عبد المطلب۔ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ مگر ان پر زکوٰۃ ضروری ہے۔ اور اسکے برابر اس کے ساتھ اور بھی (یعنی ان کی طرف سے جس قدر مانگتے ہو۔ میں اس سے بھی زیادہ دوں گا)"۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ

صبر بڑی چیز ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے

رضی اللہ عنہ ان ناسا من الانصار سألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاھم ثم سألوہ فاعطاھم ثم سألوہ فاعطاھم حتی نفد ما عندہ فقال ما یکون عندی من خیر فلن ادخرہ عنکم ومن یستعفف یعفہ اللہ ومن یستغن یغنہ اللہ ومن یتصبر یصبرہ اللہ وما اعطی احد عطاء خیرا واوسع من الصبر۔

کہ انصار میں سے کچھ لوگوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے (مال کے لیئے) سوال کیا تو آپ نے انہیں دے دیا انہوں نے دوبارہ کہا تو آپ نے پھر بھی دے دیا یہانتک کہ جس قدر مال آپ کے پاس تھا سب ختم ہو گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ جب مال ہوگا تو میں اُسے تم لوگوں سے بچا نہ رکھوں گا۔ لیکن (یہ یاد رکھو کہ) جو شخص سوال سے بچے گا۔ اسے اللہ (فقر سے) بچائیگا۔ اور جو شخص بے پروائی ظاہر کریگا اللہ اُسے غنی کر دے گا۔ اور جو شخص صبر کرے گا اللہ اُسے صابر بنا دے گا۔ اور دیکھو کسی شخص کو کوئی نعمت صبر سے زیادہ عمدہ اور وسیع نہیں دی گئی۔"

۲۲۲ ح سوال کرنے سے لکڑیاں اٹھانا اچھا ہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لان یاخذ احدکم حبلہ فیحتطب علی ظھرہ خیر لہ من ان یاتی رجلا فیسألہ اعطاہ او منعہ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے یہ بات کہ کوئی شخص تم میں سے رسّی لیکر لکڑی توڑے اور اسکو اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے تو یہ اسکے لئے اس بات سے بہتر ہے کہ کسی شخص کے پاس جاکر سوال کرے۔ اور وہ اسکو دے یا نہ دے۔"

۲۲۳ ح ۶ محنت کرو سوال نہ کرو۔

وفی روایۃ عن الزبیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فیاتی بحزمۃ حطب علی ظھرہ فیبیعھا فیکف اللہ بھا وجھہ خیر لہ من ان یسأل الناس

حضرت زبیر بن عوامؓ سے ایک روایت میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے۔ اور اس کو بیچے۔ اور اللہ اس ذریعہ سے اسکی آبرو قائم رکھے تو یہ اسکے لئے اس بات سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے۔

أَعْطُوهُ أَوْ مَنَعُوهُ۔

عَنْ حَكِيْمِ ابْنِ حِزَامٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ سَأَلْتُهُ
فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيْمُ
إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ
فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ
لَهُ فِيْهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ
نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ وَكَانَ
كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ
وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ
الْيَدِ السُّفْلٰى فَقَالَ حَكِيْمٌ
فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا
بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا
فَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
يَدْعُوْ حَكِيْمًا إِلَى الْعَطَاءِ
فَيَأْبٰى أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ ثُمَّ
إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَاهُ
لِيُعْطِيَهُ فَأَبٰى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ
شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّيْ أُشْهِدُكُمْ
يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى حَكِيْمٍ
أَنِّيْ أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ
هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ
يَرْزَأْ حَكِيْمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ
بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور وہ اسکو دیں یا نہ دیں"۔

حضرت حکیم بن حزام کہتے ہیں کہ میں نے
(ایک مرتبہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
کچھ مانگا تو آپ نے مجھے دے دیا۔ میں نے آپ سے
پھر مانگا تو بھی آپ نے مجھے دے دیا۔ میں نے آپ سے
پھر مانگا تو آپ نے مجھے پھر بھی دے دیا۔ اس کے
بعد فرمایا" اے حکیم! یہ مال ایک میٹھی سبزی
ہے۔ جو شخص اس کو بے طمعی کے ساتھ لیتا ہے
اسکے لئے اس میں برکت دی جاتی ہے۔ اور
جو شخص اس کو طمع کے ساتھ لیتا ہے اُسے
اس میں برکت نہیں دی جاتی۔ اور وہ شخص
مثل اس شخص کے ہوتا ہے جو کھائے اور سیر
نہ ہو۔ اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر
ہے"۔ حکیم کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول
اللہ! قسم ہے اسکی جس نے آپ کو حق کے
ساتھ بھیجا ہے۔ میں آپ کے بعد کسی سے
کچھ نہ لوں گا۔ یہانتک کہ دنیا سے جدا ہو
جاؤں۔ چنانچہ جب حضرت ابوبکرؓ خلیفہ
ہوئے تو وہ حضرت حکیم کو وظیفہ کے لئے بلاتے
رہے مگر انہوں نے اسے قبول کرنے سے
انکار کر دیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے (اپنی خلافت
میں) انہیں بلا کر دینا چاہا۔ لیکن انہوں نے
اسکی قبولیت سے بھی انکار ہی کیا جس پر
حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ "مسلمانو! میں تمہیں
گواہ کرتا ہوں کہ میں نے حکیمؓ کے سامنے انکا حق
پیش کیا مگر وہ مال غنیمت سے اپنا حق لینے سے
انکار کرتے ہیں۔ القصہ حکیمؓ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ

۲۲۴
حاجت بھر مال لینے میں برکت ہے زیادہ میں نہیں

وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِيْ حَتّٰى تُوُفِّيَ۔

سلم کے لوگ سے کچھ نہیں لیا۔ یہاں تک کہ وفات پائی۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَأَقُوْلُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ خُذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم مجھے مال دیتے تھے تو میں کہتا تھا اس شخص کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ حاجتمند ہو۔ آپ فرماتے "تم اسے لے لو۔ جب اس مال میں سے کچھ تمہارے پاس آئے اور تم کو لالچ نہ ہو۔ اور نہ تم نے سوال کیا ہو۔ تو تم اسے لے لو۔ اور جو ایسا نہ ہو اسکے پیچھے اپنا جی نہ دوڑاؤ"۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اسْتَغَاثُوْا بِآدَمَ ثُمَّ بِمُوْسٰى ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص لوگوں سے برابر سوال کیا کرتا ہے۔ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئیگا کہ اسکے منہ پر گوشت کی بوٹی نہ ہوگی" نیز آپ نے فرمایا۔ قیامت کے دن آفتاب قریب آجائیگا یہاں تک کہ پسینہ نصف کان تک پہنچ جائیگا۔ سب لوگ اسی حالت میں (یکایک آدمؑ سے فریاد کرینگے۔ پھر موسٰی سے اور پھر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنِ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ۔

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "مسکین نہیں جو لوگوں کے پاس سوال کرتا پھرے۔ اور وہ اسے ایک لقمہ یا دو لقمہ۔ ایک چھوہارا یا دو چھوہارے دیدیں۔ بلکہ مسکین وہ شخص ہے جسے اسقدر غنا حاصل نہ ہو جو اسے بے احتیاج کردے اور اسکا حال لوگوں کو نہ معلوم ہو۔ کہ اسے صدقہ دیا جائے۔ اور نہ وہ خود کھڑا ہوکر لوگوں سے سوال کرے۔

عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے غزوہ تبوک میں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا۔

۴۹۵ بغیر سوال کئے اگر لمیعات تو لینے میں مضائقہ نہیں۔

۴۹۶ بیہودہ سائل پر وعید

۴۹۷ مسکین اہل ہست نہ بہال۔

۴۹۸ آنحضرت کی بابت پیشینگوئی کا پورا ہونا۔

تَبُوكَ فَلَمَّا جَاءَ وَادِيَ الْقُرَى إِذَا امْرَأَةٌ
فِي حَدِيقَةٍ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ اخْرُصُوا
وَخَرَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَشَرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ لَهَا أَحْصِي مَا يَخْرُجُ
مِنْهَا فَلَمَّا أَتَيْنَا تَبُوكَ قَالَ أَمَا إِنَّهَا
سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ
فَلَا يَقُومَنَّ أَحَدٌ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ
بَعِيرٌ فَلْيَعْقِلْهُ فَعَقَلْنَاهَا وَهَبَّتْ
رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَأَلْقَتْهُ
بِجَبَلِ طَيِّئٍ وَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً
بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ فَلَمَّا
أَتَى وَادِيَ الْقُرَى قَالَ لِلْمَرْأَةِ كَمْ جَاءَتْ
حَدِيقَتُكِ قَالَتْ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ
خَرْصَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ
فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي
فَلْيَتَعَجَّلْ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ
قَالَ هَذِهِ طَابَةُ فَلَمَّا رَأَى أُحُدًا
قَالَ هَذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ أَلَا
أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ قَالُوا بَلَى
قَالَ دُورُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دُورُ بَنِي عَبْدِ
الْأَشْهَلِ ثُمَّ دُورُ بَنِي سَاعِدَةَ أَوْ دُورُ
بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَفِي كُلِّ دُورِ
الْأَنْصَارِ يَعْنِي خَيْرًا۔

جب آپ وادی قری میں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ
ایک عورت اپنے حدیقہ میں ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
اپنے اصحاب سے فرمایا" اندازہ کرو (اس باغ میں کتنے
چھوارے ہیں) اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
دس وسق اندازہ کئے پھر اس عورت سے فرمایا۔ حساب رکھنا
اس میں کسقدر چھوارے نکلتے ہیں۔ پھر جب ہم تبوک
میں پہنچے۔ تو آپ نے فرمایا" آج رات کو سخت آندھی
چلیگی۔ کوئی شخص کھڑا نہ ہو اور جسکے ہمراہ اونٹ ہو
اُسے باندھ دے چنانچہ ہم لوگوں نے اونٹوں کو باندھ دیا
اور سخت آندھی چلی ایک شخص (اتفاق سے) کھڑا ہوگیا۔
جسے آندھی نے طے کے پہاڑ پر پھینک دیا (اسی جنگ میں)
ایلہ کے بادشاہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک سفید خچر بھیجا
تھا اور آپکے اوڑھنے کے لئے ایک چادر بھی بھیجی تھی چنانچہ
آپ نے اسکو وہاں کی حکومت پر برقرار رکھا جب اختتام جنگ کے
بعد آپ وادی قری میں پہنچے تو آپنے اس عورت سے پوچھا
تمہارے حدیقہ (باغ) میں کسقدر چھوارے پیدا ہوئے؟
اس نے عرض کی دس وسق (جیسا کہ رسول خدا صلعم
نے اندازہ فرمایا تھا) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا" میں مدینہ جلد پہنچا چاہتا ہوں۔ لہٰذا تم میں سے
جو شخص بعجلت میرے ہمراہ چل سکے وہ جلدی کرے
جب آپکو مدینہ دکھائی دینے لگا تو آپنے فرمایا" طابہ
آگیا"۔ پھر جب آپنے احد کو دیکھا تو فرمایا" یہ پہاڑ ہے
جو ہمیں دوست رکھتا ہے اور جسے ہم دوست رکھتے ہیں۔
کیا میں تم لوگوں کو انصار کے گھروں میں سے اچھے گھروں کی خبر کروں؟
صحابہ نے عرض کی ہاں آپنے فرمایا" بنی نجار کے گھر پھر بنی عبد
الاشہل کے گھر پھر بنی ساعدہ کے گھر (یا یہ فرمایا کہ) بنی حارث
بن خزرج اور ویسے انصار کے سب گھروں میں اچھائی ہے۔

(٢٩) ج ٢ زمین کی پیداوار میں زکوٰۃ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْكَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "جس چیز کو آسمان (کا پانی) سینچے اور چشمے سینچیں یا خود بخود پیدا ہو۔ اس میں عشر (واجب ہوتا) ہے اور جو چیز کنوئیں کے پانی سے سینچی جائے اس میں نصف عشر ہے۔

(٣٠) ج ٢ آل نبی صدقات نہیں کھاتے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَيَجِيْءُ هٰذَا بِتَمْرِهٖ وَهٰذَا مِنْ تَمْرِهٖ حَتّٰى يَصِيْرَ عِنْدَهٗ كَوْمًا مِنْ تَمْرٍ فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَلْعَبَانِ بِذٰلِكَ التَّمْرِ فَاَخَذَ اَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَهَا مِنْ فِيْهِ فَقَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا يَاْكُلُوْنَ صَدَقَةً۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چھوہارے کٹتے ہی آنے لگتے تھے۔ یعنی اِدھر ایک شخص اپنے چھوہارے لئے آتا ہے۔ اُدھر دوسرا شخص اپنے چھوہارے لئے آتا ہے۔ یہانتک کہ آپ کے پاس چھوہاروں کے ڈھیر لگ جاتے۔ ایک دن حضرت حسنؓ اور حسینؓ ان چھوہاروں کے ساتھ کھیلنے لگے۔ اور ان میں سے کسی ایک نے چھوہارا لے کر اپنے منہ میں رکھ لیا۔ جسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی دیکھ لیا۔ تو آپ نے وہ چھوہارا ان کے منہ سے نکال لیا اور فرمایا "کیا تم نہیں جانتے کہ آل محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) صدقہ نہیں کھاتے"۔

(٣١) ج ٢ اپنے دیے ہوئے صدقہ کا قیمت دے کر واپس لینا بھی ناجائز ہے

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِيَهٗ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يَبِيْعُهٗ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں نے راہ خدا میں ایک گھوڑا سواری کے لئے دیا۔ مگر جس شخص کے پاس وہ گھوڑا گیا۔ اس نے اس کی کچھ قدر نہ کی۔ اس پر میں نے ارادہ کیا کہ اسے مول لے لوں۔ اور میں نے خیال کیا کہ (غالباً) وہ اُسے سستا بیچ ڈالے گا۔ پس میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے (اس کی بابت) پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ "تم مول نہ لو۔ کیونکہ اپنے صدقے کا واپس

فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ۔

کر نیوالا ایسا ہے جیسا کہ اپنی قے کھانے والا"۔

۴۳۲ – ح ۵۵ – مردہ بکری کی کھال بیچکر کھانا جائز ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَيْتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوْا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ حَرُمَ أَكْلُهَا۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مری ہوئی بکری دیکھی جو حضرت میمونہ رضؓ کی کسی لونڈی کو صدقہ میں دیگئی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم اسکی کھال سے کیوں فائدہ نہیں اٹھاتیں؟ لوگوں نے عرض کی کہ وہ تو مری ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا" حرام تو اسکا کھانا ہے"۔

۴۳۳ – ح ۵۶ – صدقہ لیکر ہدیۃً دینا جائز ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ گوشت لایا گیا۔ جو بریرہ کو صدقے میں ملا تھا۔ آپ نے فرمایا" بریرہ کے لئے صدقہ تھا۔ اور ہمارے لئے ہدیہ ہے"۔

۴۳۴ – ح ۵۷ – مظلوم کی آہ کو خدا تک کوئی روک نہیں

حَدِيْثُ مُعَاذٍ بَعَثَهٗ إِلَى الْيَمَنِ تَقَدَّمَ وَفِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔

حضرت معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجنے والی حدیث پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں اس قدر زائد ہے۔" مظلوم کی فریاد سے ڈرنا۔ کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں (وہ بلا روک ٹوک درگاہ الٰہی میں پہنچتی ہے)۔

۴۳۵ – ح ۵۸ – صدقہ لینے پر دعا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ أَبِيْ أَوْفٰى۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب کوئی شخص آپ کے پاس صدقہ لے کر آتا تو آپ فرماتے" اے اللہ! فلاں کی اولاد پر مہربانی فرما"۔ جب میرے والد آپ کے پاس صدقہ لیکر آئے تو آپ نے فرمایا" اے اللہ! ابی اوفی کی اولاد پر مہربانی فرما"۔

۱۳۶ صحیح [illegible]

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یُسْلِفَهُ اَلْفَ دِیْنَارٍ فَدَفَعَهَا اِلَیْهِ فَخَرَجَ فِی الْبَحْرِ فَلَمْ یَجِدْ مَرْکَبًا فَاَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَاَدْخَلَ فِیْهَا اَلْفَ دِیْنَارٍ فَرَمٰی بِهَا فِی الْبَحْرِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِیْ کَانَ اَسْلَفَهُ فَاِذَا بِالْخَشَبَةِ فَاَخَذَهَا لِاَهْلِهٖ حَطَبًا فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ۔

حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں کسی نے کسی سے ہزار دینار قرض مانگے تھے تو اس نے انکو دیدیئے تھے۔ (اتفاقاً وہ قرضدار سفر میں چلا گیا اور وعدے قرض کی مدت آپہنچی۔ بیچ میں ایک دریا تھا) پس وہ دریا کی طرف چلا مگر اس نے کوئی سواری نہ پائی (جس پر سوار ہوکر قرضخواہ کے پاس آتا) لہذا اس نے لکڑی لی اور اس میں سوراخ کیا۔ اور اس کے اندر ہزار دینار ڈال کر اس کو دریا میں ڈال دیا۔ چنانچہ وہ شخص جس نے قرض دیا تھا۔ دریا کی طرف نکلا۔ اسے یہ لکڑی دکھائی دی تو اس نے اسے اپنے گھر والوں کے ایندھن کے لئے اٹھا لیا (پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کی) پھر جب اس نے لکڑی کو چیرا تو اس میں اپنا مال پایا۔

۱۳۷ صحیح قصل معافیاں

وَعَنْهُ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جانور کا زخم معاف ہے۔ اور کنواں معاف ہے۔ (یعنی اس میں کوئی گر کر مرجائے تو کنوئیں والے پر کچھ مواخذہ نہیں) اور کان معاف ہے اور رکاز میں خمس ہے۔

۱۳۸ صحیح مصدقانِ زکوٰۃ سے حساب لینا

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْاَسْدِ عَلٰی صَدَقَاتِ بَنِیْ سُلَیْمٍ یُدْعَی ابْنَ اللُّتْبِیَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ۔

حضرت ابو حمید ساعدیؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ) بنی سلیم کے صدقات وصول کرنیکے لئے ایک شخص کو مقرر کیا۔ جسے ابن لتبیہ کہتے تھے۔ جب وہ آیا تو آپ نے اس سے حساب لیا۔

۱۳۹ صحیح صدقہ کے اونٹوں کو نشان کیلئے داغ دینا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

قَالَ غَدَوْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِىْ طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ فَوَافَيْتُهُ فِىْ يَدِهِ الْمِيْسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ۔

میں ایک دن صبح ابو طلحہ کے بیٹے عبداللہ کو لیکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تاکہ آپ کچھ چبا کر اسکے منہ میں دے دیں تو میں نے آپ کو اس حالت میں پایا۔ کہ آپ کے ہاتھ میں داغ دینے کا آلہ تھا۔ آپ اس سے صدقے کے اونٹوں کو داغ رہے تھے۔

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرَةِ

صدقۂ فطر کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

(۷۴۰ صدقۂ فطر کی مقدار)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کے لئے چھواروں کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع مسلمانوں میں سے ہر غلام اور آزاد۔ مرد اور عورت۔ بچے اور بڑے پر فرض فرمایا۔ اور لوگوں کے نماز عید کو نکلنے سے پہلے اس کے ادا کرنے کا آپ نے حکم دیا ہے۔

عَنْ أَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ وَكَانَ طَعَامُنَا الشَّعِيْرَ وَالزَّبِيْبَ وَالْأَقِطَ وَالتَّمْرَ۔

(۷۴۱ صدقۂ فطر میں کھانا)

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں عیدالفطر کے دن ایک صاع کھانا (محتاجوں کو) دیا کرتے تھے۔ اور ان دنوں ہمارا کھانا۔ جو۔ انگور۔ پنیر۔ اور چھوارے تھا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

(۷۴۲ صدقۂ فطر میں جو اور چھوارے برابر ہیں۔)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ

قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ۔

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے بڑے۔ آزاد اور غلام پر ایک صاع جَو۔ یا ایک صاع چھوہارے صدقہ فطر واجب کیا ہے۔

بَابُ وُجُوْبِ الْحَجِّ وَفَضْلِهٖ

حج کا فرض ہونا اور اسکی فضیلت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْفَضْلُ ابْنُ الْعَبَّاسِ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِى الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِىْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ فضل بن عباسؓ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ردیف تھے۔ کہ قبیلۂ خثعم کی ایک عورت آئی تو فضل اسکی طرف دیکھنے لگے۔ اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فضل کا منہ دوسری طرف پھیر دیا۔ اس عورت نے پوچھا یارسول اللہ! اللہ کے فرض نے جو حج کے بارے میں اس کے بندوں پر فرض ہے میرے بوڑھے باپ کو پالیا ہے۔ (یعنی اس پر حج فرض ہو چکا ہے) مگر وہ سواری پر جم نہیں سکتے۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا۔ "ہاں"۔ اور یہ واقعہ حجۃ الوداع میں ہوا تھا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حَتّٰى تَسْتَوِيَ بِهِ قَائِمَةً۔

ذوالحلیفہ میں اپنی سواری پر سوار ہوتے تھے۔ پھر جب وہ آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو جاتی تو آپ لبیک کہتے تھے۔

حج ٥ — حج کیلئے سوار ہو کر جانا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلٰى رَحْلٍ وَكَانَتْ زَامِلَتَهُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی پر سوار ہو کر حج کے لئے سفر کیا ہے۔ اور وہی اونٹنی آپ کا اسباب بھی لادے ہوئے تھی۔

حج ٦ — بوڑھوں اور عورتوں کے لئے حج مبرور بھی جہاد ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْأَعْمَالِ أَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ لَا لٰكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المومنین سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے کہا۔ یارسول اللہ! ہم جہاد کو بڑی عبادت سمجھتے ہیں۔ پس کیا ہم لوگ جہاد نہ کریں؟ آپ نے فرمایا" نہیں۔ بلکہ عمدہ جہاد حج مبرور ہے تمہارے لئے۔"

حج ٧ — حج کے بعد جو شخص گناہ سے بچے وہ معصوم ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں کہ میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا" جو شخص اللہ کے لئے حج کرے۔ پھر کوئی فحش بات نہ کرے اور نہ گناہ کرے تو وہ (ایسا بے گناہ) لوٹے گا۔ جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اُسے جنا تھا۔"

حج ٨ — میقات کا تعین

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ کو میقات بنایا تھا۔ اور شام والوں کے لئے جحفہ کو۔ نجد والوں کے لئے قرن المنازل کو۔ اور یمن والوں کے لئے یلملم کو۔ یہ مقامات اُن لوگوں کے بھی

الیَمَنِ یَلَمْلَمُ هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰی عَلَیْهِنَّ مِنْ غَیْرِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ کَانَ دُوْنَ ذٰلِکَ فَمِنْ حَیْثُ اَنْشَأَ حَتّٰی اَهْلُ مَکَّةَ مِنْ مَکَّةَ۔

میقات ہیں۔ اور جو شخص غیر مقام کا رہنے والا حج اور عمرہ کے ارادے سے انکی طرف آئے ان کی بھی یہی میقات ہے اور جو شخص ان مقامات کے اس طرف رہتا ہو۔ وہ جہاں سے چاہے احرام باندھ لے۔ یہانتک کہ اہل مکہ احرام مکہ ہی سے باندھیں۔

۴۹ حج — ذوالحلیفہ میں نماز

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِیْ بِذِی الْحُلَیْفَةِ فَصَلّٰی بِهَا وَکَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کے میدان میں اپنے اونٹ کو بٹھلایا۔ اور وہاں نماز پڑھی۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۵۰ حج — آنحضرت صلعم کے حج کو آنے جانے کا راستہ

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْرُجُ مِنْ طَرِیْقِ الشَّجَرَةِ وَیَدْخُلُ مِنْ طَرِیْقِ الْمُعَرَّسِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰی مَکَّةَ یُصَلِّیْ فِیْ مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَاِذَا رَجَعَ صَلّٰی بِذِی الْحُلَیْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِیْ وَبَاتَ حَتّٰی یُصْبِحَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم شجرہ کے راستے سے (حج کو) جاتے تھے۔ اور معرّس کے راستے لوٹتے تھے۔ اور بیشک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ کی طرف جاتے تھے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے تھے۔ اور جب لوٹتے تھے۔ تو ذوالحلیفہ کے میدان میں نماز پڑھتے تھے۔ اور رات بھر صبح تک وہیں رہتے تھے۔

۵۱ حج — عمرہ اور حج دونوں کا احرام باندھنا۔

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَادِی الْعَقِیْقِ یَقُوْلُ اَتَانِی اللَّیْلَةَ اٰتٍ مِنْ رَبِّیْ فَقَالَ صَلِّ فِیْ هٰذَا الْوَادِی الْمُبَارَکِ وَقُلْ عُمْرَةً فِیْ حَجَّةٍ۔

حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عقیق کے میدان میں یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ آج شب میرے پروردگار کی طرف سے ایک آنے والا آیا۔ اور اس نے کہا۔ اس میدان مبارک میں نماز پڑھئے اور کہئے عمرہ اور حج دونوں کا میں نے احرام باندھا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رُؤِيَ وَهُوَ مُعَرِّسٌ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي قِيْلَ لَهُ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ۔

عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرِنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَاَشَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى يَعْلٰى فَجَاءَ يَعْلٰى وَعَلٰى رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ اُظِلَّ بِهٖ فَاَدْخَلَ رَأْسَهُ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ وَهُوَ يَغِطُّ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ الَّذِي سَاَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ فَاُتِيَ بِرَجُلٍ فَقَالَ اغْسِلِ الطِّيْبَ الَّذِي بِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَانْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آخیر شب میں جبکہ آپ ذوالحلیفہ میں تھے یہ خواب دکھایا گیا کہ آپ اس وقت ایک مبارک میدان میں ہیں۔

حضرت یعلیٰ بن امیہ نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دکھا دیجئے کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو راوی کہتا ہے کہ اس وقت جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مقام جعرانہ میں تھے ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے پوچھا یا رسول اللہؐ آپ اس شخص کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں جس نے عمرے کا احرام باندھا ہو۔ حالانکہ وہ خوشبو سے تر ہو؟ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر سکوت فرمایا۔ پھر آپ پر وحی آئی تو حضرت عمرؓ نے میری طرف اشارہ کیا۔ میں آیا تو اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایک کپڑا تنا ہوا تھا۔ جس سے آپ پر سایہ کیا گیا تھا۔ میں نے اپنا سر اس کپڑے کے اندر کیا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہے۔ اور آپ ہانپ رہے ہیں جب وہ حالت جاتی رہی تو آپ نے فرمایا "وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرے کی بابت سوال کیا تھا۔ یہ شخص حاضر کیا گیا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ جو خوشبو تیرے لگی ہوئی ہے اُسے تین مرتبہ دھو ڈال۔ اور اپنا جبہ اپنے جسم سے اتار دے۔ اور اپنے عمرے میں بھی اسی طرح کر جیسے تو اپنے حج میں کرتا ہے۔

۱۵۳
حج
ذوالحلیفہ میدان مبارک ہے۔

۱۵۴
حج ۱۱
احرام باندھنے سے پہلے خوشبو کا تین بار دھو دینا

۶۵۴ حج ۱۳ خوشبو کا استعمال

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهٖ حِيْنَ يُحْرِمُ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ۔

حضرت عائشہ رضہ زوجۂ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ میں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام کے لئے جب آپ احرام باندھنے لگتے تھے۔ اور آپ کے احرام سے باہر نکلنے کے وقت قبل اسکے کہ آپ کعبہ کا طواف کریں آپ کے خوشبو لگا دیتی تھی۔

۶۵۵ حج ۱۳ لبیک کی ترتیب

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں کہ آپ تلبیہ کئے ہوئے تھے میں نے لبیک پکارتے ہوئے سنا۔

۶۵۶ حج ۱۳ ذوالحلیفہ کی مسجد سے لبیک پکارنا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لبیک نہیں پکارا مگر مسجد کے پاس سے. یعنی ذوالحلیفہ کی مسجد سے۔

۶۵۷ حج ۱۵ لبیک کا مسلسل پکارنا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اُسَامَةَ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى فَكِلَاهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

حضرت ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ عرفہ سے مزدلفہ تک اسامہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف تھے۔ پھر آپ نے مزدلفہ سے منیٰ تک فضل کو ردیف کر لیا تھا۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ یہ دونوں بیان کرتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ آپ نے جمرۃ العقبہ کی رمی فرمائی۔

۶۵۸ حج ۱۴ عمرہ اور حج

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ اِزَارَهٗ وَرِدَاءَهٗ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْاَرْدِيَةِ وَالْاُزُرِ تُلْبَسُ اِلَّا

حضرت ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کنگھی کرنے تیل ڈالنے چادر اور تہبند پہننے کے بعد مدینہ سے چلے پھر آپ نے کسی قسم کی چادر اور تہبند کے پہننے سے منع نہیں فرمایا سوائے زعفران سے رنگے ہوئے کپڑوں کے جن سے بدن پر زعفران

الْمُزَعْفَرَةِ الَّتِي تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ فَأَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَلَّدَ بُدْنَتَهُ وَذَلِكَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ فَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ بُدْنِهِ لِأَنَّهُ قَلَّدَهَا ثُمَّ نَزَلَ بِأَعْلَى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُونِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يُقَصِّرُوا مِنْ رُؤُوسِهِمْ ثُمَّ يَحِلُّوا وَذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بُدْنَةٌ قَلَّدَهَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ وَالطِّيبُ وَالثِّيَابُ.

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

جھڑتا ہے۔ پھر آپ صبح کو ذوالحلیفہ میں اپنی سواری پر سوار ہوئے۔ یہاں تک کہ جب مقام بیدا میں پہنچے تو آپ نے اور آپ کے صحابہ نے لبیک کہا۔ اور اپنی قربانیوں کے گلے میں قلادہ پہنا دیئے۔ اور یہ پچیسویں ۲۵ ذیقعدہ کا واقعہ تھا۔ پھر آپ چوتھی ذی الحج کو مکے پہنچے اور آپ نے کعبہ کا طواف کیا۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ اور آپ بوجہ اپنی قربانی کے جانوروں کے احرام سے باہر نہیں ہوئے کیونکہ آپ انہیں قلادہ پہنا چکے تھے۔ پھر آپ مکہ کی بلندی پر مقام حجون کے پاس فروکش ہوئے۔ آپ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے۔ اور آپ طواف قدوم کے بعد پھر کعبہ کے نزدیک نہیں گئے۔ یہاں تک کہ عرفہ سے لوٹ آئے۔ اور آپ نے اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ کعبہ صفا اور مروہ کا طواف کریں اسکے بعد اپنے بال کترواڈالیں جسکے ہمراہ اسکی بی بی ہو وہ اسکے لئے حلال ہے اور خوشبو اور سیاہوا لباس بھی (حلال ہے)"۔

۷۵۹ باب رسول خدا صلعم کا تلبیہ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا "اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔ الٰہی میں حاضر ہوں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں تیرے ہی لئے تعریف ہے اور تو ہی نعمتوں اور ملک والا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں"۔

۷۶۰ باب مناسک حج

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا وَذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ۔

مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں۔ ہم لوگ آپکے ہمراہ تھے۔ پھر ذو الحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں پھر رات ذو الحلیفہ میں ہی رہے۔ صبح ہوگئی تو آپ سوار ہوئے یہاں تک کہ جب سواری مبارک بیدا میں پہنچی تو آپ نے اللہ کی حمد بیان کی۔ تسبیح پڑھی اور تکبیر کہی اسکے بعد آپ نے حج اور عمرہ کے ساتھ لبیک کہا۔ اور لوگوں نے بھی حج اور عمرہ دونوں کا لبیک پکارا۔ پھر جب ہم لوگ مکے میں پہنچے تو آپنے لوگوں کو احرام سے باہر جانیکا حکم دیا۔ چنانچہ وہ احرام سے باہر ہوگئے۔ یہانتک کہ ترویہ کا دن آیا تو لوگوں نے حج کا احرام باندھا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی اونٹ کھڑے ہوکر اپنے ہاتھ سے ذبح فرمائے۔ اور مدینہ میں آپنے دو سنگھاڑے مینڈھے قربانی کئے۔

۶۶۱ ج۱
حرم میں تلبیہ سے سکوت۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُلَبِّي مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فَإِذَا بَلَغَ الْحَرَمَ أَمْسَكَ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذَا طُوًى بَاتَ فِيهِ فَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اغْتَسَلَ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ۔

حضرت ابن عمرؓ کی عادت تھی کہ ذو الحلیفہ میں تلبیہ کہتے اور حرم میں پہنچتے تو سکوت کرتے حتیٰ کہ جب ذی طوے میں پہنچتے تو رات وہیں بسر فرماتے۔ اور جب صبح کی نماز پڑھ چکتے تو غسل کرتے۔ اور وہ کہا کرتے تھے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔

۶۶۲ ج۱
حضرت موسیٰؑ کے لبیک کہنے کی حکایت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مُوسَى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "گویا میں اس وقت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ نشیب میں لبیک کہتے ہوئے اُتر رہے ہیں۔"

۶۶۳ ج۱
قربانی سے پہلے احرام سے باہر نہ آنا چاہیے

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میری قوم کیطرف یمن میں بھیجا۔

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی قَوْمِی بِالْیَمَنِ فَجِئْتُ وَھُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا اَھْلَلْتَ قُلْتُ اَھْلَلْتُ کَاِھْلَالِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھَلْ مَعَکَ مِنْ ھَدْیٍ قُلْتُ لَا فَاَمَرَنِی فَطُفْتُ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ اَمَرَنِی فَاَحْلَلْتُ فَاَتَیْتُ امْرَاَۃً مِنْ قَوْمِی فَمَشَطَتْنِی اَوْ غَسَلَتْ رَاْسِی فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ اِنْ نَاْخُذْ بِکِتَابِ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ یَاْمُرُنَا بِالتَّمَامِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ وَاِنْ نَاْخُذْ بِسُنَّۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَحِلَّ حَتّٰی نَحَرَ الْھَدْیَ۔

تو میں وہاں سے لوٹ کر ایسے وقت میں آیا کہ آپ بطحا میں تھے۔ آپ نے مجھ سے پوچھا "تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے"؟ میں نے عرض کی۔ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام کی مثل احرام باندھا ہے۔ آپ نے فرمایا "کیا تمہارے پاس ہدی ہے"؟ میں نے عرض کی۔ نہیں جس پر آپنے مجھے حکم دیا کہ میں کعبہ کا طواف کروں چنانچہ میں نے کعبہ اور صفا اور مروہ کا طواف کیا۔ پھر آپ نے مجھے (احرام سے باہر ہو جانیکا) حکم دیا۔ چنانچہ میں احرام سے باہر ہو گیا پھر میں اپنی قوم کی عورت کے پاس گیا جس نے میرے کنگھی کر دی۔ یا میرا سر دھو دیا۔ پھر جب حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے۔ تو انہوں نے فرمایا۔ اگر ہم خدا کی کتاب پر عمل کریں تو وہ ہمیں حج اور عمرے کے پورا کرنے کا حکم دیتی ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ اور اگر ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کریں تو آپ بھی احرام سے باہر نہیں ہوئے۔ یہانتک کہ آپ نے قربانی فرمائی۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا حَدِیْثُھَا فِی الْحَجِّ قَدْ تَقَدَّمَ قَالَتْ فِی ھٰذِہِ الرِّوَایَۃِ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَشْھُرِ الْحَجِّ وَلَیَالِی الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ فَنَزَلْنَا بِسَرِفَ قَالَتْ فَخَرَجَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَالَ مَنْ لَمْ یَکُنْ مِنْکُمْ مَعَہٗ

حج ۴۶۴ ۲۲
جسکے پاس ہدی ہو اسے عمرہ اور حج ایک ہی احرام سے کرنا چاہئے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حج کے بارے میں پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں اسقدر زائد ہے کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کے مہینوں میں حج کی راتوں میں حج کے احرام کے ساتھ مدینہ سے نکلے۔ پھر ہم مقام سرف میں اترے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ پھر آپ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا "تم میں سے جس شخص کے ہمراہ

هَدْيٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً
فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ
فَلَا قَالَتْ فَالْاٰخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ
لَهَا مِنْ اَصْحَابِهٖ قَالَتْ فَاَمَّا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَكَانُوْا
اَهْلَ قُوَّةٍ وَّكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ
فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الْعُمْرَةِ وَذَكَرَ
بَاقِي الْحَدِيْثِ۔

۲۶۵ حج کے لئے ہدی کی ضرورت۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
فِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ خَرَجْنَا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا نُرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا
قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ
فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ
سَاقَ الْهَدْيَ اَنْ يَّحِلَّ فَحَلَّ
مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ
وَنِسَاؤُهٗ لَمْ يَسُقْنَ فَاَحْلَلْنَ
قَالَتْ صَفِيَّةُ مَا اُرَانِيْ اِلَّا
حَابِسَتَهُمْ فَقَالَ عَقْرٰى
حَلْقٰى اَوَمَا طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ
قَالَتْ قُلْتُ بَلٰى قَالَ لَا
بَأْسَ انْفِرِيْ۔

۲۶۶ حج و عمرہ کا ایک احرام

وَعَنْهَا فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى
قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ

ہدی نہ ہو۔ اور وہ چاہے کہ اس احرام سے عمرہ
کرے تو وہ ایسا کرے۔ مگر جس شخص کے ہمراہ ہدی
ہو وہ ایسا نہ کرے" حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ
آپ کے اصحاب میں سے بعض لوگوں نے اس
حکم سے فائدہ اُٹھایا۔ اور بعض نے نہ اٹھایا۔
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
اور آپ کے کچھ صحابہ مقدور والے تھے جنکے ہمراہ ہدی
تھی۔ اس لئے وہ عمرہ پر قادر نہ ہوئے (اسکے
بعد باقی حدیث مذکور ہے)۔

حضرت عائشہؓ سے ایک روایت میں
آیا ہے کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
مدینہ سے چلے۔ اور ہمیں صرف حج کا خیال
تھا۔ جب ہم مکہ میں پہنچے۔ اور کعبہ کا طواف
کر چکے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا "جس نے
ہدی نہ روانہ کی ہو وہ حج کے احرام سے باہر ہو جائے"
پس جن لوگوں نے ہدی نہ روانہ کی تھی وہ احرام سے
باہر ہو گئے۔ چونکہ آپ کی ازواج نے بھی ہدی
روانہ نہ کی تھی۔ لہذا وہ بھی احرام سے باہر ہو گئیں
حضرت صفیہؓ نے کہا۔ میں اپنے آپ کو تم سب کا
روکنے والا سمجھتی ہوں۔ آپ نے فرمایا۔
"عقرٰی حلقٰی"۔ کیا تم نے قربانی والے
دن طواف نہیں کیا؟ حضرت صفیہؓ کہتی
ہیں۔ میں نے عرض کی ہاں کیا تھا۔ آپ
نے فرمایا۔ "پھر کچھ حرج نہیں چلو"۔

حضرت عائشہؓ سے ایک اور روایت
میں یوں آتا ہے کہ ہم رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع کے سال

بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ۔

روانہ ہوئے۔ تو ہم میں سے بعض لوگوں نے (صرف) عمرے کا احرام باندھا تھا اور بعض لوگوں نے عمرہ اور حج دونوں کا، اور بعض نے صرف حج کا۔ رسولخدا صلے اللہ علیہ سلم نے حج کا احرام باندھا تھا پس جس نے حج کا احرام باندھا تھا۔ یا حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا وہ احرام سے باہر نہیں ہوا۔ یہانتک کہ قربانی کا دن آگیا۔

۵۶۷ حج — حضرت عثمانؓ کو متعہ کرنے اور حج وعمرہ کا ایک احرام باندھنے سے اختلاف

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَاَنْ يُّجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا رَاٰى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ اَهَلَّ بِهِمَا لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ قَالَ مَا كُنْتُ لِاَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ اَحَدٍ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ متعہ سے اور حج وعمرے کے جمع کرنے سے منع فرماتے تھے۔ پھر جب حضرت علی رضؓ نے یہ دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھا۔ اور کہا لبیک بحجۃ وعمرۃ اور اُنہوں نے فرمایا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کسی کے کہنے سے ترک نکروں گا۔

۵۶۸ حج — احرام حج کا توڑ کر عمرہ کا کرنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ الْعُمْرَةَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ اَفْجَرِ الْفُجُوْرِ فِي الْاَرْضِ وَيَجْعَلُوْنَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَّيَقُوْلُوْنَ اِذَا بَرَاَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْاَثَرْ وَانْسَلَخَ صَفَرْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ صَبِيْحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْحِلِّ قَالَ حِلٌّ كُلُّهُ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ حج کے زمانے میں عمرہ کرنا دنیا کی تمام برائیوں سے بڑھ کر ہے۔ اور وہ لوگ صفر کے مہینے کو بھی حرام مہینہ سمجھتے تھے۔ اور کہتے تھے جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہو جائے اور بالکل نشان مٹ جائے اور صفر گذر جائے۔ اس وقت عمرہ حلال ہے۔ اس شخص کے لئے جو عمرہ کرنا چاہے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ پہنچے اور آپنے صحابہؓ کو حکم دیا کہ اس احرام کو توڑ کر اسکی بجائے عمرے کا احرام باندھ لیں" تو یہ بات اُن لوگوں کو بری معلوم ہوئی۔ چنانچہ وہ لوگ کہنے لگے۔ یا رسول اللہ کونسی بات احرام سے باہر ہونیکی کریں؟ آپنے فرمایا "سب باتیں"۔

عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّيْ لَبَّدْتُ رَاْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ۔

حضرت حفصہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا بات ہے کہ لوگ عمرے کے احرام سے باہر ہو گئے اور آپ اپنے عمرے کے احرام سے باہر نہیں ہوئے۔ آپ نے فرمایا: "میں نے اپنے سر کی تلبید کی ہے۔ اور اپنی ہدی کو قلادہ پہنا دیا ہے۔ لہذا میں جب تک قربانی نہ کر لوں احرام سے باہر نہ ہوں گا۔

عمرے کے احرام کی تکمیل

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ التَّمَتُّعِ وَقَالَ نَهَانِيْ نَاسٌ عَنْهُ فَاَمَرَهُ بِهٖ قَالَ الرَّجُلُ فَرَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ رَجُلًا يَقُوْلُ لِيْ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ قَالَ فَاَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عباسؓ سے ایک شخص نے تمتع کی بابت دریافت کرتے ہوئے کہا کہ لوگوں نے مجھے اس سے منع کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا بیشک کرو۔ وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کوئی شخص مجھ سے کہہ رہا ہے کہ حج بھی عمدہ ہے اور عمرہ بھی مقبول ہے۔ وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے یہ خواب ابن عباسؓ سے بیان کیا۔ تو انہوں نے فرمایا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

حج اور عمرہ کا اشتراک

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ وَقَدْ اَحَلُّوْا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ لَهُمْ اَحِلُّوْا مِنْ اِحْرَامِكُمْ بِطَوَافِ الْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوْا ثُمَّ اَقِيْمُوْا حَلَالًا حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَاَهِلُّوْا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِيْ قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً فَقَالُوْا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا۔ جبکہ آپ اپنے ہمراہ قربانی کے جانور لئے تھے۔ اور تمام صحابہ نے حج مفرد کا احرام باندھا تھا۔ آپ نے ان سے فرمایا: "تم لوگ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام سے باہر ہو جاؤ۔ اور بال کتروا ڈالو۔ پھر احرام سے باہر ہو کر ٹھہرے رہو۔ یہاں تک کہ ترویہ کا دن آجائے۔ تو تم حج کا احرام باندھ لینا۔ اور یہ احرام جس کے ساتھ تم آئے ہو اسکو تمتع کرو۔ صحابہ نے عرض کی۔ ہم اسے کیونکر تمتع کر دیں۔

حج مفرد پر تمتع کا حکم۔

وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ فَقَالَ افْعَلُوْا مَا اٰمُرُكُمْ فَلَوْلَا اَنِّیْ سُقْتُ الْهَدْیَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِیْ اٰمُرُكُمْ وَلٰكِنْ لَّا یَحِلُّ مِنِّیْ حَرَامٌ حَتّٰی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ فَفَعَلُوْا۔

جبکہ ہم حج کا نام لے چکے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا "جو کچھ میں تمہیں حکم دیتا ہوں وہ کرو۔ اگر میں ہَدی نہ لایا ہوتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا جیسا تمہیں حکم دیتا ہوں لیکن مجھ سے کوئی احرام نہیں ہو سکتا جب تک ہَدی اپنی قربانی کی جگہ پر نہ پہنچ جائے" چنانچہ صحابہ نے ویسا ہی کیا۔

٧٧٢ باب حج — خلاصہ اس حدیث کا کسی خاص نتیجہ سے ہے اظہار تمتع۔

عَنْ عِمْرَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَمَتَّعْنَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ قَالَ رَجُلٌ بِرَاْیِهٖ مَا شَاءَ۔

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تمتع کیا ہے۔ اور قرآن میں بھی اس کا حکم نازل ہوا مگر ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہدیا۔ (اس سے مراد حضرت عمرؓ ہیں)۔

٧٧٣ باب حج — مکہ میں داخل ہونے اور نکلنے کے راستے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ مِنَ الثَّنِیَّةِ الْعُلْیَا الَّتِیْ بِالْبَطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِیَّةِ السُّفْلٰی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم "ثنیہ علیا" کے مقام کدا سے جو بطحا میں ہے مکہ میں داخل ہوئے تھے اور ثنیہ سفلےٰ کی طرف سے نکلے تھے۔

٧٧٤ باب حج — دیوار کعبہ داخل کعبہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ اَمِنَ الْبَیْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ یُدْخِلُوْهُ فِی الْبَیْتِ قَالَ اِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَاْنُ بَابِهٖ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذٰلِكَ قَوْمُكِ لِیُدْخِلُوْا مَنْ شَاءُوْا وَیَمْنَعُوْا مَنْ شَاءُوْا وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِیْثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِیَّةِ فَاَخَافُ اَنْ تُنْكِرَ قُلُوْبُهُمْ اَنْ اُدْخِلَ الْجَدْرَ فِی الْبَیْتِ وَاَنْ اُلْصِقَ بَابَهٗ بِالْاَرْضِ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے (کعبہ کی) دیوار کی بابت پوچھا کہ کیا وہ بھی کعبہ میں سے ہے؟ آپؐ نے فرمایا "ہاں" میں نے عرض کی پھر ان لوگوں نے اسکو کعبہ میں کیوں داخل نہ کیا؟ آپؐ نے فرمایا "تمہاری قوم کے پاس خرچ کم ہو گیا تھا" میں نے عرض کی دروازہ کی کیا کیفیت ہے یہ بقدر ہو چکا کیوں ہے؟ آپؐ نے فرمایا "یہ تمہاری قوم نے اسلئے کیا کہ جسے چاہیں کعبہ میں داخل کریں اور جسے چاہیں روک دیں۔ اگر تمہاری قوم کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتا۔ اور میں اس بات کا خوف نہ کرتا کہ ان کے دلوں کو برا معلوم ہوگا۔ تو میں ضرور دیوار کو کعبہ میں داخل کر دیتا اور اسکا دروازہ زمین سے ملا دیتا"۔

وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِیْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِیَّةٍ لَاَمَرْتُ بِالْبَیْتِ فَهُدِمَ فَاَدْخَلْتُ فِیْهِ مَا اُخْرِجَ مِنْهُ وَاَلْزَقْتُهُ بِالْاَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهٗ بَابَیْنِ بَابًا شَرْقِیًّا وَبَابًا غَرْبِیًّا فَبَلَغْتُ بِهٖ اَسَاسَ اِبْرَاهِیْمَ۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اگر تمہاری قوم کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتا تو میں کعبہ کے منہدم کر دینے کا حکم دے دیتا۔ اور جو حصہ اس میں سے خارج کر دیا گیا ہے اس کو پھر اس میں داخل کر دیتا۔ اور اس کو زمین سے ملا دیتا۔ اور اس میں دو دروازے بناتا۔ ایک شرقی دروازہ اور ایک غربی دروازہ۔ اور میں اسکو ابراہیمؑ کی بنیاد کے موافق کر دیتا۔"

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیْنَ تَنْزِلُ فِیْ دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ عَقِیْلٌ مِنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عَقِیْلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ یَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا شَیْئًا لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَیْنِ وَكَانَ عَقِیْلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَیْنِ۔

حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ انہوں نے (حجۃ الوداع میں جاتے وقت) عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ مکہ میں اپنے گھر کے کس مقام میں نزول فرمائیں گے؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "عقیل نے کوئی جائداد یا گھر چھوڑے بھی ہیں؟ عقیل اور طالب ابو طالب کے وارث ہوئے تھے۔ نہ جعفر انکی کسی چیز کے وارث ہوئے نہ علی رضؓ کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے۔ عقیل اور طالب (اس وقت مسلمان نہ ہوئے تھے)۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَرَادَ قُدُوْمَ مَكَّةَ مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِخَیْفِ بَنِیْ كِنَانَةَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْكُفْرِ یَعْنِیْ ذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ وَذٰلِكَ اَنَّ قُرَیْشًا وَكِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ آنا چاہا تو ارشاد فرمایا۔ "ہمارا مقام انشاء اللہ کل خیف بنی کنانہ میں ہوگا۔ جہاں مشرکوں نے کفر پر باہم معاہدہ کیا تھا۔ یعنی محصب میں اتریں گے"۔ اور یہ واقع یوں ہوا تھا کہ قریش اور کنانہ نے بنی ہاشم

وَبَنِی الْمُطَّلِبِ اَنْ لَّا یُنَاکِحُوْهُمْ وَلَا یُبَایِعُوْهُمْ حَتّٰی یُسْلِمُوْا اِلَیْهِمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

اور بنی عبد المطلب کے حق میں یہ معاہدہ کیا تھا۔ کہ انکے ساتھ مناکحت نہ کرینگے اور انکے ہاتھ کوئی چیز نہ بیچینگے یہانتک کہ بنی ہاشم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو انکے حوالہ کردیں۔

۴۷۸ / حج ۲۷ — انہدام کعبہ کے متعلق پیشینگوئی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُخَرِّبُ الْکَعْبَةَ ذُو السُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

حضرت ابوہریرۃؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "ایک دو ٹنگڑیوں والا حبشی (قیامت کے قریب) کعبہ کو منہدم کردے گا۔"

۴۷۹ / حج ۳۰ — رمضان کے روزوں کے باعث عاشورا کے روزہ کا نفلی ہونا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانُوْا یَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ قَبْلَ اَنْ یُّفْرَضَ رَمَضَانُ وَکَانَ یَوْمًا تُسْتَرُ فِیْهِ الْکَعْبَةُ فَلَمَّا فَرَضَ اللّٰهُ رَمَضَانَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ اَنْ یَّصُوْمَهٗ فَلْیَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ اَنْ یَّتْرُکَهٗ فَلْیَتْرُکْهُ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رمضان کے فرض ہونے سے پہلے عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ اور اس روز کعبہ پر پردہ بھی ڈالا جاتا تھا۔ پھر جب اللہ نے رمضان کو فرض فرمایا۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا "اب جو عاشورے کا روزہ رکھنا چاہیے رکھ لے اور جو نہ رکھنا چاہے وہ نہ رکھے۔"

۴۸۰ / حج ۳۸ — حج وعمرہ قرب قیامت تک ہوتا رہیگا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیُحَجَّنَّ الْبَیْتُ وَلَیُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا "یاجوج ماجوج کے خروج کے بعد بھی کعبہ کا حج اور عمرہ کیا جائیگا۔"

۴۸۱ / حج ۳۹ — انہدام کعبہ کے متعلق دوسری حدیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَاَنِّیْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ یَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپنے فرمایا "گویا میں اس سیاہ فام شخص کو دیکھ رہا ہوں جو کعبہ کا ایک ایک پتھر اکھیڑ ڈالیگا۔"

۴۸۲ / حج ۴۰ — حجر اسود کی نسبت حضرت عمرؓ کا خیال

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ جَاءَ اِلَی الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فَقَبَّلَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ

حضرت عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ وہ (طواف میں) حجر اسود کے پاس آئے اور اُسے بوسہ دے کر کہا۔ بے شک میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے۔ نہ کسی کو ضرر پہنچا سکتا ہے نہ فائدہ دے سکتا ہے اگر میں نے نہ دیکھا ہوتا

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ۔

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

آنحضرت کا طواف کعبہ اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز ادا کرنا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَنْ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو کعبہ کا طواف بھی فرمایا۔ اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی۔ آپ کے ہمراہ ایک آدمی تھا جو آپ کو لوگوں سے چھپائے ہوئے تھا۔ پھر ایک شخص نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لیگئے تھے؟ انہوں نے کہا نہیں۔

بتوں کے ہونے تک آنحضرت کا کعبہ میں داخل نہ ہونا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ اَبٰى اَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيْهِ الْاٰلِهَةُ فَاَمَرَ بِهَا فَاُخْرِجَتْ فَاَخْرَجُوْا صُوْرَةَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ فِیْ اَيْدِيْهِمَا الْاَزْلَامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَمَا وَاللّٰهِ قَدْ عَلِمُوْا اَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِیْ نَوَاحِيْهِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ۔

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم جب حج کرنے تشریف لائے۔ تو آپ نے کعبہ کے اندر داخل ہونے سے انکار کیا۔ کیونکہ اس میں بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے حکم دیا تو وہ بت وہاں سے نکال دیئے گئے۔ پھر لوگوں نے حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہ السلام کی تصویریں نکالیں۔ ان دونوں کے ہاتھ میں پانسے تھے۔ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اللہ ان لوگوں کو ہلاک کرے۔ ابراہیم و اسمٰعیل (علیہما السلام) نے کبھی پانسوں سے قرعہ اندازی نہیں کی۔" پھر آپ نے کعبہ کے گرد تکبیر کہی۔ مگر اس میں نماز نہیں پڑھی۔

آسانی حج کے احکام

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ رض جب (حج کرنے مکہ) تشریف لائے تو مشرکوں نے آپکے آنے سے پہلے باہم) یہ چرچا کردیا کہ اب تمہارے

وَقَدْ وَهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ۔

پاس ایک ایسا گروہ آنیوالا ہے جسے یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ (یہ سنکر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تین شوطوں میں رمل کریں اور دونوں رکنوں کے درمیان میں مشی کریں۔ آپ کو یہ حکم دینے میں کہ وہ کل شوطوں میں رمل کریں اسکے سوا کہ لوگوں پر آسانی منظور تھی۔ کوئی اور بات مانع نہ تھی۔

۷۸۶ باب ۔ آنحضرتؐ کا حجر اسود کو بوسہ دینا کہ بہر حال لازم ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوْفُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ مکہ تشریف لاتے تو پہلے طواف میں حجر اسود کو بوسہ دیتے اور سات شوطوں میں سے تین میں رمل کرتے۔

۷۸۷ باب ۔ پیروی رسولخداؐ

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ فَمَا لَنَا وَالرَّمَلَ إِنَّمَا كُنَّا رَأَيْنَا بِهِ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَدْ أَهْلَكَهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ شَيْءٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَتْرُكَهُ۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا۔ ہمیں رمل سے کیا مطلب تھا؟ (ہاں) صرف (یہ تھی کہ) ہم نے مشرکوں کو (اپنا زور) دکھایا تھا۔ اور (اب) اللہ نے انہیں ہلاک کر دیا۔ پھر کہا کہ جس کام کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ اُسے چھوڑ دیں۔

۷۸۸ باب ۔ حجر اسود کو بوسہ دینے میں آنحضرتؐ کی پیروی کا خیال۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِيْ شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے ان دونوں رکنوں کا بوسہ دینا از دحام اور غیر از دحام میں ترک نہیں کیا۔ جب سے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کا بوسہ دیتے ہوئے دیکھا۔

۷۸۹ باب ۔ سواری پر طواف

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا۔

فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔

اور لاٹھی سے آپ حجرِ اسود کو بوسہ دیتے تھے۔ (لاٹھی سے بوسہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ لاٹھی سے اسکی طرف اشارہ کرکے لاٹھی کو بوسہ دیدیا جائے)۔

حجرِ اسود کو بوسہ دینا سنت رسول ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنْ اِسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ فَقَالَ الرَّجُلُ اَرَاَيْتَ اِنْ زُحِمْتُ اَرَاَيْتَ اِنْ غُلِبْتُ قَالَ اجْعَلْ اَرَاَيْتَ بِالْيَمَنِ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ۔

حضرت ابن عمرؓ سے ایک شخص نے حجرِ اسود کو بوسہ دینے کی بابت پوچھا۔ تو انہوں نے کہا۔ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اسے بوسہ دیتے ہوئے اور اسکو چومتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس شخص نے کہا۔ اچھا بتائیے اگر اژدحام زیادہ ہو جائے۔ اور لوگ مجھ پر غالب آ جائیں (تو میں کس طرح حجرِ اسود کو بوسہ دوں؟) حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا۔ "اگر مگر" کو یمن میں رکھو۔ یہ شخص یمن کا رہنے والا تھا۔ اس سوال سے آپ کو غصہ آ گیا اور کہا) میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اسے بوسہ دیتے اور چومتے ہوئے دیکھا ہے۔

۷۹۱ عمرہ اور حج

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهٗ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ سب سے پہلا کام جو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں آتے ہی کیا۔ یہ تھا کہ آپ نے وضو کیا۔ پھر طواف فرمایا۔ اسکے بعد آپ کا کوئی عمرہ نہیں ہوا۔ پھر حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے بھی اسی قسم کا حج کیا۔

۷۹۲ صفا و مروہ کے درمیان طواف اور دو سجدے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدِيْثُ طَوَافِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ قَرِيْبًا وَزَادَ فِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ اَنَّهٗ كَانَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الطَّوَافِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طواف کی حدیث پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں اس قدر زائد ہے کہ آپ طواف کے بعد دو سجدے کیا کرتے تھے۔ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف فرمایا کرتے تھے۔

۷۹۲ اقح
طواف اپنے ہاتھ قدم سے کرنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ رَبَطَ يَدَهُ اِلَى اِنْسَانٍ بِسَيْرٍ اَوْ بِخَيْطٍ اَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ قُدْ بِيَدِهِ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کعبہ کا طواف کرنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک شخص پر ہوا۔ جس نے اپنا ہاتھ تسمہ یا رسی سے یا کسی اور چیز سے ایک اور شخص کے ساتھ باندھ دیا تھا۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رسی کو اپنے ہاتھ سے توڑ دیا اور فرمایا "اپنا ہاتھ کھینچ لے"۔

۷۹۴ ۲ح
حضرت ابو بکرؓ کی امارت میں مشرکین کا امتناع حج

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي اَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ اَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نے اس حج میں جس میں انہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع سے پہلے امیر بنایا تھا مجھے قربانی کے دن چند آدمیوں کے ہمراہ لوگوں میں اس بات کا اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے۔ اور کوئی برہنہ شخص کعبہ کا طواف نہ کرے۔

۷۹۵ ۳ح
صفا مروہ کا طواف

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتّٰى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے۔ تو آپ نے طواف کیا۔ صفا اور مروہ میں سعی کی اس طواف کے بعد آپ کعبہ کے قریب نہیں گئے۔ یہاں تک کہ آپ عرفات سے لوٹے۔

۷۹۶ ۴ح
حاجیوں کی سقائی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اسْتَاْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهِ فَاَذِنَ لَهُ۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتوں میں حاجیوں کو پانی پلانے کے لئے مکہ میں رہنے کی اجازت چاہی تو آپ نے انہیں اجازت دے دی۔

۷۹۷ ۵ح
آنحضرتؐ کا پہلے سقایہ (سقاوا) کا پانی پینا اور پھر آب زمزم کے پاس جانا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اِلَى السِّقَايَةِ فَقَالَ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِيْ مِنْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ قَالَ اسْقِنِيْ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ عَاتِقَهٗ وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهٖ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَوْمَئِذٍ عَلٰى بَعِيْرٍ۔

سقایہ کے پاس تشریف لائے اور پانی طلب فرمایا تو حضرت عباسؓ نے اپنے بیٹے سے کہا۔ اے فضل! اپنی ماں کے پاس جاؤ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ان کے پاس سے پانی لے آؤ۔ آپ نے فرمایا: مجھے یہی پانی پلاؤ۔ حضرت عباس نے عرض کی یا رسول اللہ! لوگ اس میں اپنا ہاتھ ڈالتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تم مجھے اسی میں سے پلادو۔ چنانچہ آپ نے اسی میں سے پیا۔ پھر آپ زمزم کے پاس آئے جہاں لوگ پانی پلا رہے تھے۔ اور یہی کام کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم مغلوب ہو جاؤ گے تو بے شک میں اُترتا اور رسی اپنے کندھے پر رکھ لیتا اور پانی بھرتا۔ حضرت عباسؓ سے ایک روایت میں یوں ہے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا جسے آپ نے کھڑے ہو کر پیا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حضور (صلعم) اس دن اونٹ ہی پر سوار تھے۔

باب ۹۸
صفا مروہ کا طواف فرض ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَأَلَهَا ابْنُ اُخْتِهَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا عَلٰى اَحَدٍ جُنَاحٌ اَنْ لَا يَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ اُخْتِيْ اِنَّ هٰذِهٖ لَوْ كَانَتْ

حضرت عائشہ رضہ سے مروی ہے کہ ان کے بھتیجے عروہ بن زبیرؓ نے اُن سے اللہ تعالیٰ کے قول اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ (۱/۲) کی نسبت پوچھا اور کہا (اس سے تو معلوم ہوتا ہے) کہ اگر صفا اور مروہ کی سعی نہ کرے تو کسی پر کچھ گناہ نہیں۔ حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا۔ اے میرے بھتیجے! تم نے بہت برا مطلب بیان کیا۔ اگر یہی مطلب ہوتا جو تم نے بیان کیا

كَمَا أَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوْا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ فَكَانَ مَنْ أَهَلَّ يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا أَسْلَمُوْا سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الْآيَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَقَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا۔

تو بیشک اگر کوئی ان دونوں کے درمیان سعی نہ کرتا تو اس پر کچھ گناہ نہ ہوتا۔ مگر یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ وہ لوگ مسلمان ہونے سے پہلے مناۃ گمراہ کے لئے احرام باندھا کرتے تھے اور وہ لوگ مقام مشلل کے پاس اس کی عبادت کیا کرتے تھے۔ پس جو شخص احرام باندھتا تھا۔ وہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کو گناہ سمجھتے تھے۔ پھر جب وہ مسلمان ہو گئے۔ تو انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی بابت پوچھا اور کہا۔ یا رسول اللہ! ہم لوگ تو صفا اور مروہ کی سعی میں حرج سمجھتے تھے۔ پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ الخ حضرت عائشہ رض نے فرمایا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان طواف کرنے کو سنت قرار دیا ہے۔ اسلئے اب کوئی ان کے طواف کو ترک نہیں کر سکتا۔

۷۹۹ صحیح
آنحضرت کا طریقہ طواف

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعٰى بَطْنَ الْمَسِيْلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب پہلا طواف کرتے تھے تو تین مرتبہ رمل فرماتے۔ اور چار مرتبہ مشی کرتے تھے۔ اور جب صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرتے تو بطن مسیل میں سعی فرماتے تھے۔

۸۰۰ متفق
جسکے ساتھ ہدی ہو حج سے پہلے احرام نہیں کھول سکتا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے حج کا احرام باندھا سوائے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے ان میں سے کسی شخص کے ہمراہ

بَيْنَهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ هَدْيٌ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً وَيَطُوفُوا ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ۔

ہدی نہ تھی۔ حضرت علی رضہ یمن سے آئے۔ ان کے ہمراہ ہدی تھی۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ میں نے بھی اس چیز کا احرام باندھا ہے جس کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اس کو عمرہ کردیں اور طواف کرکے بال کتروا ڈالیں۔ اور اس شخص کے سوا جس کے ہمراہ ہدی ہو سب احرام سے باہر ہو جائیں۔ پھر صحابہ نے عرض کی۔ ہم منیٰ (کیونکر) جائیں؟ حالانکہ ہمارے عضو مخصوص سے منی ٹپک رہی ہے۔ یہ سنکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر میں پہلے اس بات کو جان لیتا تو میں اپنے ہمراہ ہدی نہ لاتا۔ اور اگر میرے ہمراہ ہدی نہ ہوتی۔ تو میں احرام سے باہر ہو جاتا۔"

حج ۸۰۱ — جہاں حضرت نے نماز پڑھی ہو وہیں پڑھنی چاہیئے

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ أَنَسٌ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے ان سے کسی شخص نے پوچھا کہ مجھے کوئی ایسی بات بتلایئے جو آپ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یاد ہو یعنی یہ کہ آپ نے ظہر اور عصر کی نماز ترویہ کے دن کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا منیٰ میں۔ اس نے پوچھا نفر کے دن عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا ابطح میں۔ پھر انسؓ نے کہا کہ تمہارے سردار جہاں نماز پڑھتے ہوں وہیں تم بھی پڑھو۔

حج ۸۰۲ — روز عرفہ روزہ واجب نہیں

عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ شَكَّ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَتْ

حضرت ام الفضل رضہ کہتی ہیں کہ عرفہ کے دن لوگوں کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روزے میں شک تھا تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی پینے کی چیز بھیجی

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ۔

اُسے آپ نے پی لیا (اور معلوم ہو گیا کہ آپ روزے سے نہیں ہیں)۔

۸۰۳ حج
خطبہ چھوٹا پڑھنا۔ اور وقوف میں عجلت کرنا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَتَى يَوْمَ عَرَفَةَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ مَالَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ الرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ قَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْظِرْنِيْ حَتّٰى أُفِيْضَ عَلٰى رَأْسِيْ ثُمَّ أَخْرُجَ فَنَزَلَ حَتّٰى خَرَجَ الْحَجَّاجُ فَسَارَ فَقَالَ لَهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَكَانَ مَعَ أَبِيْهِ إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوْفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلٰى عَبْدِ اللهِ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ عَبْدُ اللهِ قَالَ صَدَقَ وَكَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ قَدْ كَتَبَ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ لَا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي الْحَجِّ۔

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ وہ عرفہ کے دن زوال آفتاب کے بعد تشریف لائے اور حجاج کے سراپردہ (خیمہ) کے قریب آکر چلائے تو وہ باہر نکل آیا۔ اسکے بدن پر ایک کسم کی رنگی ہوئی چادر تھی۔ حجاج نے کہا۔ اے ابو عبدالرحمٰن! کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا۔ اگر سنت کی پیروی چاہتا ہے۔ تو چلنا چاہیئے۔ حجاج نے کہا۔ اسی وقت؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ حجاج نے کہا مجھے اتنی مہلت دیجئے کہ میں اپنے سر پہ پانی ڈال لوں۔ پھر چلوں گا۔ پس ابن عمرؓ اپنی سواری سے اتر پڑے حتّٰی کہ حجاج (فارغ ہو کر باہر نکلا۔ اور چلا تو سالم بن عبداللہ نے جو اپنے باپ کے ہمراہ تھے اس سے کہا اگر تو سنت کی پیروی چاہتا ہے تو خطبہ چھوٹا پڑھنا اور وقوف میں عجلت کرنا۔ اس پر حجاج عبداللہ بن عمرؓ کی طرف دیکھنے لگا۔ جب عبداللہ نے دیکھا تو وہ بولے کہ سالم صحیح کہتے ہیں (اور عبدالملک نے حجاج کو لکھ بھیجا ہوا تھا کہ حج میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مخالفت نہ کرنا)۔

۸۰۴ حج
عرفہ کے دن وقوف

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَضْلَلْتُ بَعِيْرًا لِيْ فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (اسلام سے پہلے ایک مرتبہ) عرفہ کے دن میرا اونٹ گم ہو گیا۔ میں اسے ڈھونڈھنے کے لئے نکلا۔ تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفہ میں وقوف کرتے ہوئے دیکھا۔

بِسَرَفَةَ فَقُلْتُ هٰذَا وَاللّٰهِ مِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هٰهُنَا

میں نے دل میں کہا۔ خدا کی قسم یہ تو قوم حمس میں سے ہیں پھر یہاں انکا کیا کام ہے (حمس قریش کا لقب ہے)۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ سَيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع میں چلنے کی بابت دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے کہا آپ تیز چلتے تھے۔ اور جب میدان پاتے تو بہت تیز ہو جاتے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيْدًا وَضَرْبًا لِلْإِبِلِ فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيْضَاعِ۔

حضرت ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ وہ عرفہ کے دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے شور وغل اور اونٹوں کے مارنے کی آواز سنی۔ آپ نے اپنے کوڑے سے ان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا۔ اے لوگو! سکون کو اپنے اوپر قائم رکھو۔ اونٹوں کا دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ فَقَامَتْ تُصَلِّي فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قَالَ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَارْتَحِلُوْا قَالَ فَارْتَحَلْنَا وَمَضَيْنَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِيْ مَنْزِلِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهَا يَا هَنْتَاهُ مَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ يَا بُنَيَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعُنِ۔

حضرت اسماء رضہ سے مروی ہے کہ وہ شب مزدلفہ میں مزدلفہ کے پاس اتریں اور نماز پڑھنے کھڑی ہو گئیں۔ پھر تھوڑی دیر بعد نماز پڑھ کے پوچھا۔ اے بیٹے! کیا چاند غروب ہو گیا؟ راوی نے کہا۔ ہاں۔ تو وہ بولیں اب چلو۔ چنانچہ ہم چل دئے۔ یہاں تک کہ حضرت اسماء رضہ نے منیٰ میں پہنچکر رمی کی پھر صبح کی نماز اپنے مقام میں آکر پڑھی۔ راوی کہتا ہے میں نے ان سے کہا۔ میرا خیال ہے کہ ہم نے عجلت کی ہے۔ اسماء رضہ بولیں۔ اے بیٹے! رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کیلئے اس بات کی اجازت دیدی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةُ اَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتْ امْرَأَةً بَطِيئَةً فَاَذِنَ لَهَا فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَاَقَمْنَا حَتّٰى اَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهٖ فَلَاَنْ اَكُوْنَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ مَفْرُوْحٍ بِهٖ۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ ہم مزدلفہ میں اُترے تو حضرت سودہ رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے چل دیں۔ کیونکہ وہ ایک سست عورت تھیں۔ آپ نے انہیں اجازت دیدی اور وہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے چل دیں اور ہم لوگ ٹھہرے رہے۔ یہانتک کہ صبح ہوگئی۔ پھر ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے (مگر مجھے اسقدر تکلیف ہوئی کہ میں تمنا کرتی تھی کہ) کاش! میں نے بھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لی ہوتی۔ جیسے کہ سودہ رض نے لی تھی تو مجھے ہر خوشی کی بات سے زیادہ پسند ہوتا۔

۸۰۸ بخ — ہجوم سے پہلے چلنے کی رخصت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَدِمَ جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلَاتَيْنِ كُلَّ صَلَاةٍ وَحْدَهَا بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ وَالْعَشَاءُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ قَائِلٌ يَقُوْلُ طَلَعَ الْفَجْرُ وَقَائِلٌ يَقُوْلُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فَلَا يَقْدَمُ النَّاسُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رض سے مروی ہے کہ وہ مزدلفہ میں آئے تو دو نمازیں ایک ساتھ پڑھیں۔ ہر نماز کے صرف فرض پڑھے اذان واقامت کے ساتھ۔ اور ان دونوں نمازوں کے درمیان میں کھانا کھایا۔ اس کے بعد جب صبح شروع ہوئی تو فجر کی نماز پڑھ لی۔ (اور اس وقت ایسا اندھیرا تھا کہ) کوئی کہتا تھا فجر ہوگئی اور کوئی کہتا تھا۔ ابھی فجر نہیں ہوئی۔ نماز پڑھ چکنے کے بعد عبداللہ بن مسعود رض نے کہا کہ بے شک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "یہ دونوں نمازیں (مغرب وعشا) اس مقام (یعنی مزدلفہ) میں اپنے وقت سے ہٹادی گئی ہیں۔ پس لوگوں کو چاہئے کہ جب تک عشا کا وقت

۸۰۹ فخ — مزدلفہ میں نماز عشاء و مغرب کا جمع ہونا اور نماز صبح کے بعد منیٰ کو کوچ۔

جَمْعًا حَتّٰى يُصَلُّوا صَلَاةَ الْفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ وَقَفَ حَتّٰى اَسْفَرَ ثُمَّ قَالَ لَوْ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفَاضَ الْاٰنَ اَصَابَ السُّنَّةَ فَمَا اَدْرِيْ اَقَوْلُهٗ كَانَ اَسْرَعَ اَمْ دَفْعُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ۔

نہ ہو جائے مزدلفہ میں نماز فجر کی نماز اس وقت پڑھیں۔ پھر عبداللہ بن مسعود ٹھہر گئے۔ یہاں تک کہ خوب سفیدی پھیل گئی بعد اس کے کہا اگر امیرالمومنین (حضرت عثمانؓ) اب منیٰ کی طرف چل دیتے تو سنت کے موافق کرتے دیکایک معلوم ہوا کہ حضرت عثمان رضؓ نے کوچ کر دیا) میں نہیں جانتا کہ حضرت ابن مسعود رضؓ کا یہ قول پہلے ہوا یا حضرت عثمان رضؓ کا کوچ پہلے ہوا۔ پھر ابن مسعود برابر تلبیہ کرتے رہے حتیٰ کہ قربانی کے دن جمرۃ العقبہ کو کنکریاں ماریں۔

شارح: ملی کے کوچ کیلئے آفتاب کا نکلنا ضروری نہیں

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ صَلَّى الصُّبْحَ بِجَمْعٍ ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ اَفَاضَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

حضرت عمر رضؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھی۔ پھر وقوف کیا پھر فرمایا کہ مشرک لوگ جب تک آفتاب طلوع نہ ہوتا یہاں سے کوچ نہ کرتے اور (آفتاب نکلنے کے انتظار میں یہ) کہا کرتے تھے کہ اے ثبیر پہاڑ آفتاب تجھ پر ظاہر ہو بے شک نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت فرمائی۔ اس کے بعد حضرت عمر رضؓ نے آفتاب نکلنے کے پہلے کوچ کر دیا۔

باب: بدنہ پر سواری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّالِثَةِ

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے، رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ بدنہ کو ہانک رہا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ "اس پر سوار ہو جاؤ"۔ اس نے عرض کی حضرت! یہ تو بدنہ ہے (اس پر کیسے سوار ہوں) آپ نے فرمایا "اس پر سوار ہو جا"۔ اللہ دوسری یا تیسری بار فرمایا تیری خرابی

اَتٰى فِي الثَّانِيَةِ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ وَاَهْدٰى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَّمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِشَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لْيُهِلَّ بِالْحَجِّ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ۔

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِّنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ وَاَشْعَرَهٗ وَاَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ

ہوئے"

۸۱۲ ج
عمرہ و حج کا ایک احرام
عمرہ کے بعد احرام سے
باہر آکر پھر حج کا احرام
باندھنا۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں عمرہ اور حج کے ساتھ تمتع فرمایا اسنے ہدی لائے اور ذوالحلیفہ سے ہی اپنے ہمراہ لے لی سب سے پہلے آپنے عمرہ کا احرام باندھا۔ اور بعد ازاں حج کا۔ پس اور لوگوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عمرہ اور حج کے ساتھ تمتع کیا۔ ان میں سے بعض لوگ تو ہدی لائے تھے اور بعض نہ لائے تھے چنانچہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم رونق افروز مکہ ہوئے۔ تو لوگوں سے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے جو شخص ہدی لایا ہو۔ وہ تو اپنے احرام کی کسی بات سے باہر نہ ہو جب تک کہ اپنا حج پورا نہ کرلے۔ اور جو ہدی نہ لایا ہو وہ کعبہ صفا اور مروہ کا طواف کرکے بال کتروالے اور احرام سے باہر ہو جائے۔ اس کے بعد صرف حج کا احرام باندھے۔ اور اگر اسے قربانی میسر نہ ہو تو تین دن زمانہ حج میں اور سات دن جب اپنے گھر کی طرف لوٹنے لگے۔

(کل دس روزے
رکھے)

۸۱۳ ج
ذوالحلیفہ میں
ہدی کو قلادہ
پہنانا۔

مسور بن مخرمہ اور مروان سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم زمانہ حدیبیہ میں ایک ہزار سے زائد صحابہ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کو قلادہ پہنایا۔ اسکا اشعار کیا اور عمرے کا احرام باندھا۔

۸۱۴ حج ۲ ہدی بھیجنے والا تمام چیزوں سے محرم نہیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهُ بَلَغَهَا أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَنْ أَهْدٰى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهُ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ۔

حضرت عائشہ رضؓ کو خبر ملی کہ حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ جو کعبہ میں ہدی بھیجے اس پر تمام وہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو حج کرنے والے پر حرام ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ قربانی کر دے۔ تو حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا جو ابن عباس رضؓ کہتے ہیں وہ صحیح نہیں ہے۔ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے قلادے خود اپنے ہاتھ سے بٹے پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ان قلادوں کو پہنایا۔ پھر میرے والد کے ہمراہ روانہ کیا۔ مگر کوئی چیز جو اللہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے حلال فرمائی تھی آپ پر ہدی کے قربانی ہونے تک حرام نہیں ہوئی۔

۸۱۵ حج ۳ ہدی میں بکریوں کا بھیجنا۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي رِوَايَةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدٰى غَنَمًا وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّدَ الْغَنَمَ وَأَقَامَ فِي أَهْلِهِ حَلَالًا وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي۔

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں ہدی میں بھیجی تھیں۔ اور ان ہی سے ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریوں کو قلادہ پہنایا تھا اور اپنے گھر میں بغیر احرام کے رہے تھے۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ میں نے ہدی کے لئے قلادہ اُس اُون سے بٹ دیا تھا جو میرے پاس تھی۔

۸۱۶ حج ۴ ہدی کی جھولیں اور کھالوں کو خیرات کرنا چاہیے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِي نُحِرَتْ وَبِجُلُودِهَا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا کہ جو بدنے قربانی کئے گئے ہیں ان کی جھولیں اور کھالوں کو خیرات کر دوں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ نَفَقَدَّمَ وَفِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ زِيَادَةٌ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ نَحَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهِ۔

حضرت عائشہ رض کی یہ روایت کہ ہم ذیقعدہ کی ۲۶ تاریخ کو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں اس قدر زائد ہے کہ قربانی کے دن ہمارے سامنے گائے کا گوشت لایا گیا۔ تو میں نے پوچھا یہ گوشت کیسا ہے؟ لانیوالے نے کہا۔ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے قربانی کی تھی۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ يَعْنِيْ مَنْحَرَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مَنحَر یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی قربانی کرنے کی جگہ میں قربانی کیا کرتے تھے۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا فَقَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو دیکھا۔ جس نے بُدنہ کو لٹا دیا تھا۔ اور اسکی قربانی کر رہا تھا۔ انہوں نے کہا اس کو اٹھا کر کھڑا کر دے۔ یہی پابندی سُنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلَى الْبُدْنِ وَلَا اُعْطِيَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِيْ جِزَارَتِهَا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا کہ "میں بُدنوں کے پاس کھڑا رہوں۔ اور ان کی بنوائی کی اجرت میں (قصاب کو) کچھ (گوشت وغیرہ) نہ دوں"۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رض کہتے ہیں

ح ۷۷ ۸۱۵ گائے کی قربانی

ح ۷۶ ۸۱۸ رسول خدا کی قربانگاہ

ح ۷۷ ۸۱۹ قربانی کا طریق

ح ۷۸ ۸۲۰ قصاب کو قربانی کی اجرت میں گوشت یا کھال دینا نا جائز ہے۔

ح ۷۹ ۸۲۱ قربانی کا گوشت کھانے اور ساتھ لیجانے کی رخصت

رضي الله عنهما قال كنا لا نأكل من لحوم بدننا فوق ثلاث منى فرخص لنا النبي صلى الله عليه وسلم فقال كلوا وتزودوا فأكلنا وتزودنا۔

کہ ہم اپنے بدنہ کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاتے تھے۔ (اور وہ بھی) منیٰ میں۔ مگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت دے دی۔ اور فرمایا "کھاؤ اور ساتھ لے جاؤ" چنانچہ ہم نے کھایا۔ اور ساتھ لے آئے۔

۳۴۲ حج میں سر منڈانا

عن ابن عمر رضي الله عنهما قال حلق رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجته۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج میں سر منڈالیا تھا۔

۳۴۳ حج سر منڈانے والے پر خدا کی رحمت

وعنه رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم ارحم المحلقين قالوا والمقصرين يا رسول الله قال اللهم ارحم المحلقين قالوا والمقصرين يا رسول الله قال والمقصرين۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا "اے اللہ! سر منڈانے والوں پر مہربانی فرما" صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ بال کترانے والوں پر بھی۔ آپ نے فرمایا "اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحمت نازل کر" (مکرر) صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! بال کترانے والوں پر بھی (پھر) آپ نے فرمایا "بال کترانے والوں پر بھی"۔

۳۴۴ حج سر منڈانے والے پر بخشش

عن أبي هريرة رضي الله عنه مثل ذلك إلا أنه قال اغفر بدل ارحم قالها ثلاثا قال وللمقصرين۔

حضرت ابوہریرہ رض سے بھی ایسی حدیث مروی ہے۔ مگر اس میں بجائے لفظ اِرْحَمْ کے اِغْفِرْ ہے۔ اس کو آپ نے تین دفعہ کہا۔ اور چوتھی بار فرمایا "بال کتروانے والوں کو بھی (بخشدے)"۔

۳۴۵ حج قینچی سے بال کتروانا

عن معاوية رضي الله عنه قال قصرت

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ۔

کے بال ایک مشقص (ایک قسم کی قینچی) سے کتر دیئے تھے۔

۸۲۶ حج ۸۴ — دن ڈھلے رمی کرنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ سَأَلَہٗ رَجُلٌ مَتٰی اَرْمِی الْجِمَارَ قَالَ اِذَا رَمٰی اِمَامُکَ فَارْمِہْ فَاَعَادَ عَلَیْہِ الْمَسْئَلَۃَ قَالَ کُنَّا نَتَحَیَّنُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَیْنَا۔

حضرت ابن عمرؓ سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ میں جمروں کی رمی کس وقت کروں؟ انہوں نے کہا جس وقت تمہارا امام رمی کرے۔ اس وقت تم بھی رمی کرو اس نے پھر دوبارہ یہی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا۔ ہم لوگ انتظار کرتے تھے۔ اور جب آفتاب ڈھل جاتا۔ اس وقت رمی کرتے تھے۔

۸۲۷ حج ۸۵ — وادی کے نشیب سے رمی کرنا چاہئے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ رَمٰی مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّ نَاسًا یَرْمُوْنَھَا مِنْ فَوْقِھَا فَقَالَ وَالَّذِیْ لَآ اِلٰہَ غَیْرُہٗ ھٰذَا مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عمرؓ نے وادی کے نشیب سے رمی کی تو ان سے کہا گیا کہ کچھ تو وادی کے اوپر سے رمی کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ اس شخص کے رمی کرنے کا مقام ہے۔ جس پر سورۂ بقر نازل کی گئی تھی۔

۸۲۸ حج ۸۶ — سات کنکریوں سے رمی۔

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ انْتَھٰی اِلَی الْجَمْرَۃِ الْکُبْرٰی فَجَعَلَ الْبَیْتَ عَنْ یَسَارِہٖ وَمِنًی عَنْ یَمِیْنِہٖ وَرَمٰی بِسَبْعٍ وَقَالَ ھٰکَذَا رَمَی الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب وہ بڑے جمرے[1] کے پاس پہنچے تو انہوں نے کعبہ کو اپنی بائیں جانب اور منٰی کو داہنی طرف کر لیا اور سات کنکریوں سے رمی کی اور کہا کہ اسی طرح اس شخص رسولؐ نے رمی کی تھی جس پر سورۂ بقر نازل ہوئی رحمت ہو اللہ تعالیٰ کی ان پر اور سلامتی۔

۸۲۹ حج ۸۷ — آنحضرت صلعم کے رمی کا قاعدہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ کَانَ یَرْمِی الْجَمْرَۃَ الدُّنْیَا بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ عَلٰی اِثْرِ کُلِّ حَصَاۃٍ ثُمَّ یَتَقَدَّمُ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ (مسجد خیف کے) قریب والے جمرہ کو سات کنکریاں مارتے تھے ہر کنکری کے بعد تکبیر کہتے تھے۔ بعد ازاں اس کے آگے بڑھ جاتے تھے۔

[1] جمرہ پتھر ہے اور جمرے جس کو حج کے دنوں میں دور سے پتھر کی کنکریاں مارتے ہیں۔

حَتّٰی یَسْهُلَ فَیَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَیَقُوْمُ طَوِیْلًا وَیَدْعُوْا وَیَرْفَعُ یَدَیْهِ ثُمَّ یَرْمِی الْوُسْطٰی ثُمَّ یَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَیَسْتَهِلُ وَیَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَیَقُوْمُ طَوِیْلًا وَیَدْعُوْ وَیَرْفَعُ یَدَیْهِ وَیَقُوْمُ طَوِیْلًا ثُمَّ یَرْمِی جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ وَلَا یَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ یَنْصَرِفُ وَیَقُوْلُ هٰکَذَا رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُهٗ۔

یہاں تک کہ نرم ہموار زمین میں پہنچ کر قبلہ رو کھڑے ہو جاتے اور دیر تک کھڑے رہتے۔ اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے۔ پھر درمیان والے جمرہ کی رمی کرتے۔ بعد اس کے بائیں جانب چلے جاتے اور نرم و ہموار زمین میں پہنچ کر قبلہ رو کھڑے ہو جاتے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے اور یوں ہی کھڑے رہتے۔ پھر وادی کی نشیب سے جمرہ عقبہ[1] کی رمی کرتے۔ اور اس کے پاس وقفہ نہ کرتے اور واپس آجاتے ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

[1] جمرہ تین ہیں۔ جن کو حاجی لوگ کنکریاں مارتے ہیں۔ آخری جمرہ عقبہ ہے۔

حائضہ کو طواف رخصت معاف ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُمِرَ النَّاسُ أَنْ یَّکُوْنَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَیْتِ إِلَّا أَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے) لوگوں کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ "ان کا آخری وقت کعبہ کے ساتھ ہو (یعنی چلتے وقت مکہ کا طواف کر کے جائیں)" مگر حیض والی عورت کو (یہ طواف) معاف کر دیا گیا ہے۔

مقام محصب میں آنحضرت کا ظہر عصر اور مغرب و عشاء پڑھکر کعبہ کو جانا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَکِبَ إِلَی الْبَیْتِ فَطَافَ بِهٖ۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (مقام) محصب میں ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء کی نماز پڑھی۔ اسکے بعد تھوڑی دیر سو رہے۔ پھر سوار ہو کر کعبہ کی طرف گئے۔ اور اس کا طواف فرمایا۔

حائضہ کو طواف افاضہ کے بعد مکہ سے چلنے کی اجازت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ کہ حائضہ عورت کو طواف افاضہ کر چکنے کے بعد اس امر کی اجازت دے دی گئی ہے کہ مکہ سے چلی جائے

قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اِنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بَعْدُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے ابن عمر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نہ جائے۔ پھر آخر میں میں نے اُن سے سُنا کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حائضہ عورتوں کو اجازت دے دی ہے۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۹۱ محصب میں اُترنا داخل عبادت نہیں

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ محصب میں اُترنا کوئی عبادت نہیں ہے تو وہ صرف ایک مقام ہے۔ جہاں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم یونہی اُتر پڑے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ اِذَا اَقْبَلَ بَاتَ بِذِيْ طُوًى حَتّٰى اِذَا اَصْبَحَ دَخَلَ وَاِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِيْ طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ يَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۱۰۹۲ ذی طویٰ میں اُترنا سنت ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی عادت تھی۔ جبکہ مکہ جاتے تو ذی طویٰ میں اترتے۔ یہاں تک کہ جب صبح ہو جاتی تو مکہ میں داخل ہوتے۔ اور جب مکہ سے لوٹتے تب بھی ذی طویٰ میں اُترتے۔ اور رات بھر صبح تک وہیں رہتے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

ابواب العمرة

عمرہ کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ کَفَّارَةٌ لِمَا بَیْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (ایک عمرہ (دوسرے) عمرہ تک (تمام) ان گناہوں کے لئے کفارہ ہے جو ان دونوں عمروں کے درمیان ہوئے ہوں۔ اور حج مبرور کا بدلہ سوائے جنت کے کچھ نہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ لَا بَأْسَ وَقَالَ اعْتَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یَّحُجَّ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حج سے پہلے عمرہ کرنیکی بابت پوچھا گیا۔ تو انہوں نے کہا۔ کچھ حرج نہیں۔ کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے عمرہ کیا ہے۔

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قِیْلَ لَهُ کَمْ اعْتَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعًا اِحْدٰهُنَّ فِیْ رَجَبٍ قَالَ السَّائِلُ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ یَا اُمَّاهُ اَلَا تَسْمَعِیْنَ مَا یَقُوْلُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ مَا یَقُوْلُ قَالَ یَقُوْلُ اِنَّ

حضرت ابن عمرؓ سے دریافت کیا گیا کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے؟ انہوں نے کہا چار۔ جن میں سے ایک ماہ رجب میں کیا تھا۔ سائل کہتا ہے۔ میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کی کہ اُمّ المومنین! آپ نے سُنا جو ابن عمر کہہ رہے ہیں؟ حضرت عائشہ رض نے پوچھا کیا کہہ رہے ہیں؟ سائل بولا وہ کہتے ہیں۔ کہ رسول

حج و عمرہ کا ثواب: حج مبرور کا صلہ جنت ہے اور ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کے گناہ معاف۔

عمرہ کا حج سے پہلے جواز۔

آنحضرت صلعم کے چار عمروں میں اختلاف

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرَاتٍ اِحْدَاهُنَّ فِيْ رَجَبٍ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةً اِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهٗ وَمَا اعْتَمَرَ فِيْ رَجَبٍ قَطُّ۔

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے ہیں۔ جن میں سے ایک رجب میں تھا حضرت عائشہ رض نے فرمایا۔ اللہ ابو عبد الرحمٰن پر رحم کرے۔ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا۔ تو وہ آپ کے ہمراہ تھے۔ (باوجود اس کے وہ بھول گئے) آپ نے کبھی رجب میں عمرہ نہیں کیا۔

ح ٨٣٨
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چار عمرے اور ایک حج

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سُئِلَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعًا عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِكُوْنَ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ وَعُمْرَةَ الْجِعْرَانَةِ اِذْ قَسَمَ غَنِيْمَةَ اُرَاهُ حُنَيْنٍ قُلْتُ كَمْ حَجَّ قَالَ وَاحِدَةً۔

حضرت انس رض سے پوچھا گیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے؟ انہوں نے کہا۔ چار۔ ایک عمرہ حدیبیہ ذیقعدہ میں کیا۔ جبکہ مشرکوں نے آپ کو واپس کر دیا تھا۔ ایک عمرہ ذیقعدہ سال آئندہ میں کیا۔ جبکہ آپ نے مشرکوں سے صلح فرمائی۔ اور عمرہ جعرانہ آپ نے اس وقت کیا جبکہ حضور نے مال غنیمت تقسیم فرمایا۔ میرا خیال ہے کہ یہ مال غنیمت "حنین" کا تھا۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے پوچھا آپ نے حج کتنے کئے؟ حضرت انس رض نے کہا۔ ایک۔

ح ٨٣٩
ایک ماہ میں دو عمرے

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ مَرَّتَيْنِ۔

براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے ذیقعدہ میں دو مرتبہ عمرہ کیا تھا۔

ح ٨٤٠
آنحضرت صلعم کے شعار حج سب کے لئے ہیں

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يُّرْدِفَ عَائِشَةَ وَيُعْمِرَهَا مِنْ

عبد الرحمٰن بن ابی بکر رض سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے سوار کر کے لے جائیں اور انہیں "تنعیم" سے عمرہ کرا لائیں۔

التَّشْرِيْقِ وَاَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَقَبَةِ وَهُوَ يَرْمِيْهَا فَقَالَ اَلَكُمْ هٰذِهٖ خَاصَّةً يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ لِلْاَبَدِ۔

سراقہ بن مالک بن جعشم نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے "عقبہ" کے پاس اس کی رمی کرتے ہوئے ملے تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا یہ (یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا اور حج کے احرام کو توڑ کر اسکے بدلے عمرے کا احرام باندھ لینا) آپ کے لئے ہی مخصوص ہے؟ آپ نے فرمایا "نہیں"۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے یہ بات جائز ہے)۔

حَدِيْثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي الْحَجِّ تَكَرَّرَ كَثِيْرًا وَقَدْ تَقَدَّمَ بِتَمَامِهٖ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا فِي الْعُمْرَةِ وَلٰكِنَّهَا عَلٰى قَدْرِ نَفَقَتِكِ اَوْ نَصَبِكِ۔

حضرت عائشہؓ سے جو حدیث حج کے بارے میں مروی ہے وہ کئی دفعہ گذر چکی ہے۔ اور اس سے پیشتر وہ بتمامہ منقول ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے عمرے کے بارے میں فرمایا اس کا ثواب بقدر تمہارے خرچ کے یا بقدر تمہاری مشقت کے ملیگا۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا كَانَتْ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُوْنِ تَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهٗ هٰهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافٌ قَلِيْلٌ ظَهْرُنَا قَلِيْلَةٌ اَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ اَنَا وَاُخْتِيْ عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ اَحْلَلْنَا ثُمَّ اَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ۔

اسماء بنت ابو بکرؓ سے مروی ہے کہ وہ جب بھی (مقام) حجون میں پہنچتیں تو کہتیں۔ اللہ اپنے رسولؐ پر رحمت نازل فرمائے۔ بے شک ہم آپ کے ہمراہ اس مقام میں اُترے تھے۔ اور اس وقت ہم ہلکے پھلکے تھے۔ ہماری سواریاں بھی کم تھیں اور ہمارے پاس زادِ راہ بھی کم تھا۔ میں نے میری بہن عائشہؓ، زبیر اور فلاں فلاں شخص نے عمرہ کیا۔ اور ہم کعبہ کا طواف کرکے احرام سے باہر ہوگئے۔ پھر ہم نے دوسرے وقت حج کا احرام باندھ لیا۔

۲۴۳ حج
عمرہ کا ثواب تمہارے خرچ اور محنت کے مطابق ملیگا۔

۲۴۴ حج
عمرہ کا طواف کرکے احرام سے باہر آنا اور پھر حج کا احرام باندھنا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرہ سے لوٹتے تو ہر بلند زمین پر تین مرتبہ تکبیر کہہ کر فرماتے تھے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے۔ اور اسی کو ہر طرح تعریف سزاوار ہے وہ ہر بات پر قادر ہے) (ہم حج سے) لوٹ رہے ہیں۔ توبہ کرتے ہوئے سجدہ کرتے ہوئے۔ اپنے پروردگار کی تعریف کرتے ہوئے۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا۔ اپنے بندوں کی مدد کی۔ اور کفار کی جماعتوں کو اس نے بھگا دیا۔

۸۴۳ حج سے لوٹتے وقت حمد وثنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهٗ اُغَيْلِمَةُ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاٰخَرَ خَلْفَهٗ۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو بنی عبد المطلب کے چند لڑکے آپ کے استقبال کو گئے۔ ان میں سے ایک کو آپ نے اپنے آگے اور ایک کو اپنے پیچھے سوار کرلیا۔

۸۴۴ آنحضرت صلعم کی لڑکوں سے شفقت

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ كَانَ لَا يَدْخُلُ اِلَّا غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کے پاس (سفر سے) شب کے وقت نہ آتے تھے۔ یا تو صبح کے وقت آجاتے تھے یا زوال کے بعد۔

۸۴۵ سفر سے رات کے وقت گھر میں نہ جانا چاہیے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۸۴۶ رات کے وقت اپنے اہل کے پاس آنے کی ممانعت

قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّطْرُقَ اَهْلَهٗ لَيْلًا۔

کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت (سفر سے) اپنے گھر والوں کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے۔

منزل مقصود کے قریب اگر تیز ہوتا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَاَبْصَرَ دَرَجَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ نَاقَتَهٗ وَاِنْ كَانَتْ دَابَّةً حَرَّكَهَا وَ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ مِنْ حُبِّهَا۔

حضرت انس رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے مدینہ میں واپس آتے اور مدینہ کی راہوں کو دیکھتے تو اپنی اونٹنی کو تیز کر دیتے۔ اور اگر کوئی اور سواری ہوتی تو اس کو بھی تیز کر دیتے۔ ایک روایت میں اتنا اور ہے کہ بوجہ مدینہ کی محبت کے آپ سواری تیز کر دیتے۔

کام ہو جانے کے بعد سفر سے ملنا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَنَوْمَهٗ فَاِذَا قَضٰى نَهْمَتَهٗ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ۔

ابو ہریرہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو کہ کھانے پینے اور سونے کو موقوف کر دیتا ہے۔ لہٰذا جب ضرورت پوری ہو جائے۔ تو چاہیئے کہ اپنے گھر والوں کے پاس جلدی واپس آ جائے۔

باب المحصر

محصر کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۸۴۹ باب — سر منڈانے کے بعد احرام سے باہر آنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَدْ اُحْصِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَاْسَہٗ وَجَامَعَ نِسَاءَہٗ وَنَحَرَ ھَدْیَہٗ حَتّٰی اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم محصر ہو گئے تو آپ نے اپنا سر منڈا دیا۔ اور اپنی بی بیوں کے پاس رہے اور قربانی ہدیہ کی یہانتک کہ سال آئندہ میں اسکے بدلے عمرہ کیا۔

۸۵۰ باب — ہدی میسر نہ ہو تو روزے رکھنے کا حکم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اَلَیْسَ حَسْبُکُمْ سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ حُبِسَ اَحَدُکُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی یَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَیُھْدِیْ اَوْ یَصُوْمُ اِنْ لَّمْ یَجِدْ ھَدْیًا۔

حضرت ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کیا تمہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سُنت کافی نہیں ہے؟ اگر تم میں سے کوئی شخص حج سے روک لیا جائے تو اُسے چاہیے کہ کعبہ۔ صفا اور مروہ کا طواف کرلے۔ پھر احرام کی ہر بات سے باہر ہو جائے یہانتک کہ سال آئندہ میں حج کرے۔ اور ہدی بھیجے۔ اگر ہدی میسر نہ ہو تو روزہ رکھے۔

۸۵۱ باب — سر منڈانے سے پیشتر قربانی

عَنِ الْمِسْوَرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ یَّحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَہٗ بِذٰلِکَ۔

حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بحالت حصر سر منڈانے سے پیشتر قربانی کرلی تھی۔ اور اپنے صحابہ کو بھی اس بات کا حکم دیا تھا۔

۸۵۲ باب — بیماری کی حالت میں کفارہ دیکر احرام میں سر منڈانا۔

عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ

حضرت کعب بن عجرہ سے روایت ہے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَقَفَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَرَأْسِيْ يَتَهَافَتُ قَمْلًا فَقَالَ يُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ قَالَ فِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّأْسِهٖ اِلٰى اٰخِرِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةٍ اَوْ نُسُكْ بِمَا تَيَسَّرَ۔

کہ حدیبیہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس کھڑے ہوئے۔ میرے سر سے جوئیں گر رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا "جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہوں گی؟" میں نے عرض کی۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ "تم اپنا سر منڈا ڈالو" کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ یہ آیت میرے حق میں ہی نازل ہوئی (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا الخ) اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تین دن روزے رکھو یا[عل] فرق" سے کھانا چھ مسکینوں کو کھلاؤ۔ یا جو قربانی میسر ہو" (فرق ایک مشہور پیمانہ ہے۔ جس میں سولہ رطل چیز سماتی ہے)۔

[عل] یعنی الگ الگ (یعنی یکے بعد دیگرے) اگر توفیق ہو تو سب کو اکٹھا ہی کھلا دے۔

۵۵۳ فمن کان منکم مریضا کا شان نزول

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ نَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے ہی ایک روایت میں اتنا زائد ہے کہ یہ آیت خاص کر میرے حق میں نازل ہوئی ہے۔ اور وہ تم سب لوگوں کے لئے عام ہے۔

باب جزاء الصید ونحوہ

شکار اور اسکی مثل دیگر افعال کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَیْبِیَّۃِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُہٗ وَلَمْ اُحْرِمْ اَنَا فَاُنْبِئْنَا بِعَدُوٍّ بِغَیْقَۃَ فَتَوَجَّھْنَا نَحْوَھُمْ فَبَصُرَ اَصْحَابِیْ بِحِمَارِ وَحْشٍ فَجَعَلَ بَعْضُھُمْ یَضْحَکُ اِلٰی بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَرَاَیْتُہٗ فَحَمَلْتُ عَلَیْہِ الْفَرَسَ فَطَعَنْتُہٗ فَاَثْبَتُّہٗ فَاسْتَعَنْتُھُمْ فَاَبَوْا اَنْ یُّعِیْنُوْنِیْ فَاَکَلْنَا مِنْہُ ثُمَّ لَحِقْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَخَشِیْنَا اَنْ نُّقْتَطَعَ اَرْفَعُ فَرَسِیْ شَاْوًا وَاَسِیْرُ عَلَیْہِ شَاْوًا فَلَقِیْتُ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ غِفَارٍ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ فَقُلْتُ لَہٗ اَیْنَ تَرَکْتَ رَسُوْلَ

عبد اللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہے کہ ہم حدیبیہ کے سال نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ آپؐ کے تمام صحابہ نے احرام باندھ لیا۔ مگر میں نے احرام نہ باندھا پھر ہمیں خبر ملی کہ مقام غیقہ میں دشمن کا لشکر پڑا ہے۔ لہٰذا ہم ان کی طرف چل پڑے اتنے میں میرے ساتھیوں نے ایک گورخر دیکھا۔ تو وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگے (ان کو ہنستا ہوا دیکھ کر) میں نے نظر اٹھائی اور گورخر کو دیکھ کر اس پر گھوڑا ڈال دیا۔ اور اُسے زخمی کر کے گرا لیا میں نے ساتھیوں سے مدد چاہی لیکن اُنہوں نے کوئی مدد نہ کی۔ مگر بالآخر ہم سب نے اسکا گوشت کھالیا (اس میں بہت دیر لگ گئی جس سے) ہم لوگوں کو خوف ہوا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بچھڑ جائیں گے۔ پس میں اپنے گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا اور آہستہ چلاتا ہوا چلا جا رہا تھا کہ نصف شب کو بنی غفار کے ایک شخص سے ملاقات ہوئی جس سے میں نے پوچھا کہ تو نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہاں چھوڑا ہے؟

حج ۸۵
حالت احرام میں شکار کا گوشت کھانا اور شکار نہ کرنا۔

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرَکْتُہٗ بِتَعْہِنَ وَھُوَ قَائِلُ السُّقْیَا فَلَحِقْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَصْحَابَكَ اَرْسَلُوْا یَقْرَءُوْنَ عَلَیْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰہِ وَاِنَّھُمْ قَدْ خَشُوْا اَنْ یَقْتَطِعَھُمُ الْعَدُوُّ دُوْنَكَ فَانْتَظِرْھُمْ فَفَعَلَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا اَصَدْنَا حِمَارَ وَحْشٍ وَاِنَّ عِنْدَنَا مِنْہُ فَاضِلَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِہٖ كُلُوْا وَھُمْ مُحْرِمُوْنَ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْہُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ مِنَ الْمَدِیْنَةِ عَلٰی ثَلَاثٍ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَیْرُ الْمُحْرِمِ فَذَكَرُوا الْحَدِیْثَ۔

اس لئے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تعہن (نامی چشمہ) پر چھوڑا تھا۔ اور آپ مقام سقیا میں قیلولہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ (یہ پوچھ کر) میں پھر چل دیا اور آپ سے جا ملا) میں نے عرض کی یارسول اللہ آپ کے صحابہ نے مجھے بھیجا ہے۔ اور آپ پر سلام اور خدا کی رحمت عرض کی ہے۔ انہیں یہ خوف ہے کہ کہیں ان کو دشمن آپ سے جدا نہ کردے۔ لہذا آپ انکا انتظار کیجئے۔ چنانچہ آپ نے (ایسا ہی کیا)۔ پھر میں نے عرض کی یارسول اللہ ہم نے ایک گورخر شکار کیا تھا۔ جسکا ہمارے پاس کچھ بچا ہوا گوشت ہے۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا "کھاؤ" حالانکہ وہ سب محرم تھے۔ ایک روایت میں حضرت قتادہ سے یوں مروی ہے کہ ہم لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (مقام) قاحہ میں تھے اور ہم میں سے بعض لوگ محرم اور بعض غیر محرم تھے (اسکے بعد باقی حدیث بیان کی ہے)۔

ح ۸۵۵
حالت احرام میں شکار کرنے کی استفسار

وَعَنْہُ فِیْ رِوَایَةٍ اَنَّھُمْ لَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَہٗ اَنْ یَحْمِلَ عَلَیْھَا اَوْ اَشَارَ اِلَیْھَا قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا

عبد اللہ بن ابی قتادہ رض سے مروی ہے کہ جب تمام اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا "تم میں سے کسی نے اسکو گورخر پر حملہ کا حکم دیا تھا یا اسکی طرف اشارہ کیا تھا؟" انہوں نے عرض کیا نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا "پھر اسکا

مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا۔

بقیہ گوشت کھاؤ۔"

باب ۸۵۶ حالتِ احرام میں جانور لینے سے انکار

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صعب بن جثّامہ لیثی نے ایک گورخر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ہدیۃً پیش کیا۔ اس وقت آپ مقام اَبْوَا یا مقام وَدّان میں تھے۔ آپ نے اسے واپس کر دیا پھر جب آپ نے ان کے چہرے میں (رنج کا اثر) دیکھا تو فرمایا۔" ہم نے صرف اس وجہ سے واپس کیا ہے کہ ہم محرم ہیں۔" (یعنی احرام میں ہیں)۔

باب ۸۵۷ پانچ جانوروں کے مار ڈالنے کا حکم

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" پانچ جانور ایسے موذی ہیں کہ وہ حرم میں بھی قتل کردئے جائیں۔ کوا۔ چیل۔ بچھو۔ چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

باب ۸۵۸ سانپ کو مار دینے کا حکم۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ بِمِنًى اِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَاِنَّهُ لَيَتْلُوْهَا وَاِنِّيْ لَاَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ وَاِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا اِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوْهَا فَابْتَدَرْنَاهَا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے اس حال میں کہ ہم منیٰ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غار میں تھے۔ یکایک آپ پر سورۃ" والمرسلٰت" نازل ہوئی جس کی آپ تلاوت کرنے لگے۔ اور میں بھی اُسے آپ کے مُنہ سے سُن کر یاد کرنے لگا۔ آپ کا روئے مبارک ابھی اس کے ساتھ تر و تازہ تھا (یعنی آپنے اس کی تلاوت ختم نہ کی تھی کہ ایک سانپ ہم لوگوں پر کُودا۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" اسے قتل کر دو۔" چنانچہ ہم نے اُس کے مارنے کی جلدی کی۔ مگر

فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا۔

وہ بھاگ گیا۔ جس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس طرح تم اس کے ضرر سے بچا لئے گئے۔ اسی طرح وہ بھی تمہارے ضرر سے بچا لیا گیا"۔

چھپکلی موذی ہے

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ فُوَيْسِقٌ وَلَمْ اَسْمَعْهُ يَاْمُرُنَا بِقَتْلِهٖ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کی نسبت فرمایا "یہ موذی ہے"۔ مگر میں نے اس کے قتل کا حکم دیتے آپ کو نہیں سُنا۔

فتح مکہ کے بعد ہجرت بند اور جہاد باقی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا "اب ہجرت باقی نہیں رہی لیکن جہاد اور نیت (نیکی کا ثواب اب بھی باقی ہے) پس جس وقت تم جہاد کے لئے طلب کئے جاؤ۔ نکل کھڑے ہو"۔

بحالت احرام پچھنے لگوانا

عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ فِيْ وَسَطِ رَاْسِهٖ۔

حضرت ابن بحینہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بمقام "لحی جمل" بحالت احرام اپنے سر میں پچھنے لگوائے۔

بحالت احرام نکاح

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام میمونہ رضہ کو نکاح کیا۔

آنحضرت کا بحالت احرام میں سر دھلوانا

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ

حضرت ابو ایوب انصاری رضہ سے مروی ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت احرام میں سر کس طرح دھویا کرتے تھے؟۔

اَبُوْ اَیُّوْبَ یَدَہٗ عَلَی الثَّوْبِ فَطَأْطَأَہٗ حَتّٰی بَدَا لِیْ رَأْسَہٗ ثُمَّ قَالَ لِاِنْسَانٍ یَصُبُّ عَلَیْہِ اُصْبُبْ۔ فَصَبَّ عَلٰی رَأْسِہٖ ثُمَّ حَرَّکَ رَأْسَہٗ بِیَدَیْہِ فَاَقْبَلَ بِھِمَا وَاَدْبَرَ وَقَالَ ھٰکَذَا رَأَیْتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ۔

حضرت ابوایوبؓ نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا۔ اور اُسے اتار ڈالا حتیٰ کہ مجھے انکا سر نظر آنے لگا پھر ایک شخص سے کہا۔ پانی ڈال۔ اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا۔ تو انہوں نے اپنا سر اپنے دونوں ہاتھوں سے ہلایا۔ آگے بھی مَلا۔ پیچھے بھی مَلا۔ بعدازاں کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

۸۶۴ / ۱۲ / حج — ایک مشہور دشمن اسلام کا حرم میں قتل

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰی رَأْسِہِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَہٗ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْکَعْبَۃِ فَقَالَ اقْتُلُوْہُ۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر ایک خود تھا۔ جب آپؐ نے اُسے اُتارا تو ایک شخص آپ کے پاس آکر کہنے لگا۔ ابن اخطل (نامی کافر) کعبہ کے پردوں میں لٹکا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا "اُسے (وہیں) قتل کردو۔"

۸۶۵ / ۱۲ / حج — میت کی طرف سے حج کا جواز

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ امْرَأَۃً مِّنْ جُہَیْنَۃَ جَاءَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّیْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتّٰی مَاتَتْ اَفَاَحُجُّ عَنْہَا قَالَ نَعَمْ حُجِّیْ عَنْہَا اَرَأَیْتِ لَوْ کَانَ عَلٰی اُمِّکِ دَیْنٌ اَکُنْتِ قَاضِیَۃً عَنْہَا اُقْضُوا اللّٰہَ فَاللّٰہُ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) جہینہ کی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے عرض کی کہ میری ماں نے یہ نذر کی تھی کہ وہ حج کرے گی مگر حج نہ کرنے پائی تھی کہ مر گئی۔ کیا میں اسکی طرف سے حج کرلوں؟ آپؐ نے فرمایا۔ "ہاں تو اس کی طرف سے حج کرلے۔ بتا اگر تیری ماں پر کچھ قرض ہوتا تو اُسے ادا کرتی کہ نہیں؟ پس اللہ کا فرض بھی ادا کرو۔ کہ وہ ادا کرنے کا زیادہ مستحق ہے"۔

٨٦٦ ج ١٣ چھوٹی عمر میں حج

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حُجَّ بِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرایا گیا تھا۔ اور میں سات برس کا تھا۔

٨٦٧ ج ١٤ عورتوں کے لیے حج یا عمرہ کا جواز

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهٖ قَالَ لِاُمِّ سِنَانٍ الْاَنْصَارِيَّةِ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ اَبُوْ فُلَانٍ تَعْنِيْ زَوْجَهَا كَانَ لَهٗ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلٰى اَحَدِهِمَا وَالْاٰخَرُ يَسْقِيْ اَرْضًا لَنَا قَالَ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَقْضِيْ حَجَّةً مَعِيَ۔

ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب حج سے واپس آئے تو ام سنان انصاریہ سے فرمایا کہ تمہیں حج سے کس بات نے روک دیا تھا؟ انہوں نے عرض کی فلاں شخص نے (شوہر سے مراد تھی) ہمارے پاس دو اونٹ پانی بھرنے والے تھے۔ ایک پر تو وہ حج کرنے چلے گئے۔ اور دوسرا زمین سینچنے کو رہا۔ آپ نے فرمایا۔ "(اچھا تم عمرہ کرلو) کیونکہ رمضان میں جو عمرہ میرے ہمراہ کرے حج کے برابر ہوتا ہے"۔

٨٦٨ ج ١٥ چار نصیحتیں

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ اَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْجَبْنَنِيْ وَاٰنَقْنَنِيْ اَنْ لَّا تُسَافِرَ امْرَاَةٌ مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ وَلَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا تُشَدُّ

حضرت ابو سعید رضہ جنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بارہ جہاد کئے۔ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے چار باتیں سنی ہیں جو مجھے بہت ہی اچھی اور بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ وہ یہ کہ (۱) کوئی عورت بغیر اپنے شوہر یا ذو محرم کے دو دن کا سفر نہ کرے (۲) عیدین یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو روزہ نہ رکھا جائے (۳) دو نمازوں یعنی نماز عصر کے بعد جب تک کہ آفتاب غروب ہو۔ اور صبح کی نماز کے بعد جب تک کہ آفتاب طلوع ہو کوئی نماز نہ پڑھنی چاہئے۔ اور (۴) سفر نہ

الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِيْ وَ مَسْجِدِ الْاَقْصٰى۔

کرنا چاہیے مگر تین مسجدوں یعنی مسجد حرام (خانہ کعبہ) اور میری مسجد اور مسجد اقصٰے یعنی بیت المقدس کی طرف"۔

۸۶۹
حج
حج میں پیادہ پا جانا یا ایسی اور طرح کی تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى شَيْخًا يُهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ لَغَنِيٌّ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّرْكَبَ۔

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ میں چلا جا رہا تھا۔ آپ نے پوچھا۔ "اسکا کیا حال ہے"؟ لوگوں نے عرض کی اس نے پیادہ پا جانیکی نذر کی ہے۔ آپنے فرمایا۔ "اللہ اسکے اپنی جان کو تکلیف دینے سے بے نیاز ہے"۔ اور اس بوڑھے کو حکم دیا کہ سوار ہو جائے"۔

۸۷۰
حج
پیادہ پا چلنے کی نذر پر کچھ پیادہ اور کچھ سوار ہو کر جانا۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ اَنْ تَمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَاَمَرَتْنِيْ اَنْ اَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضؓ کہتے ہیں کہ میری بہن نے بیت اللہ تک پیادہ پا جانے کی نذر مانی۔ اور مجھے حکم دیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی بابت پوچھوں۔ چنانچہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا "اسے چاہیے کہ تھوڑی دور پیادہ پا چلے اور تھوڑی دور سوار ہو لے"۔

ابخ
مدینہ حرم ہے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَمٌ مِنْ کَذَا اِلٰی کَذَا لَا یُقْطَعُ شَجَرُھَا وَلَا یُحْدَثُ فِیْھَا حَدَثٌ مَنْ اَحْدَثَ فِیْھَا حَدَثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ "مدینہ فلاں مقام سے فلاں مقام تک حرم ہے۔ یہاں کا درخت نہ کاٹا جائے۔ اور نہ کوئی نئی بات (ظلم و بدعت کی) کی جائے۔ جو شخص یہاں نئی بات کرے۔ اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہے۔"

۱۲۸۳ مح
حرم مدینہ دونوں سنگستانوں کے درمیان ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ عَلٰی لِسَانِیْ قَالَ وَاَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَنِیْ حَارِثَۃَ فَقَالَ اَرَاکُمْ یَا بَنِیْ حَارِثَۃَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَلْ اَنْتُمْ فِیْہِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "مدینہ کے دونوں سنگستان کا درمیانی مقام میری زبان پر حرام کر دیا گیا ہے"۔ راوی کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنی حارثہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا "میں خیال کرتا ہوں کہ تم لوگ حرم سے باہر ہو گئے ہو"۔ پھر آپ نے اِدھر اُدھر دیکھ کر فرمایا۔ "نہیں تم حرم کے اندر ہو"۔

۸۳۳ مح
[illegible]

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا عِنْدَنَا شَیْءٌ اِلَّا کِتَابُ اللّٰہِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہمارے پاس کچھ نہیں ہے سوائے کتاب اللہ

تَعَالٰى وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ
مَا بَيْنَ عَائِرٍ اِلٰى كَذَا
مَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا
اَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ
اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ
لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ
وَلَا عَدْلٌ وَقَالَ ذِمَّةُ
الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ
اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ
لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ
مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ
وَمَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ
مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ
الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ
لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ
وَلَا عَدْلٌ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ
الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبَ وَهِيَ
الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي
الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔

عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ

اور اس صحیفہ کے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
منقول ہے (اس میں ارشاد ہوا ہے) کہ مدینہ
عائر (نامی پہاڑ) سے لے کر فلاں مقام تک
حرم ہے۔ جو شخص یہاں نئی بات کرے
یا نئی بات کرنے والے کو جگہ دے اس پر
اللہ کی۔ فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی
لعنت ہے۔ اس کی نہ کوئی نفل عبادت
قبول ہوگی اور نہ کوئی فرض عبادت"۔ نیز
فرمایا"۔ تمام مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے۔
پس جو شخص کسی مسلمان کی آبروریزی
کرے اس پر اللہ کی۔ فرشتوں کی اور
سب آدمیوں کی لعنت ہے۔ اس کی
نہ کوئی نفل عبادت مقبول ہوگی اور نہ کوئی
فرض عبادت۔ اور جو شخص کسی قوم سے بغیر
ان کے موالی کی اجازت کے موالات
کرے۔ اس پر اللہ کی۔ فرشتوں کی اور
سب آدمیوں کی لعنت ہے۔ اس
کی نہ کوئی نفل عبادت مقبول ہوگی اور
نہ کوئی فرض عبادت"۔

۸۷۴ ح
مدینہ میں بُرے آدمی کی گنجائش نہیں

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے
فرمایا"۔ مجھے ایک بستی میں جانے کا حکم ہوا
ہے۔ جو تمام بستیوں پر غالب ہے۔
اس کو یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے
بُرے آدمیوں کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے
بھٹی لوہے کی میل کو نکال دیتی ہے۔

۸۷۵ ح
مدینہ طابہ ہے۔

حضرت ابوحمید رضی اللہ

عَنْهُ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْكَ حَتّٰى اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هٰذِهٖ طَابَةُ۔

کہتے ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ تبوک سے لوٹے اور جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا "یہ طابہ" ہے۔

مدینہ کے آباد ہو جانے کی پیشینگوئی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِ يُرِيْدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ وَاٰخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوْشًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ لوگ مدینہ کو بہت عمدہ حالت میں چھوڑ دینگے۔ وہاں سوائے عوافی یعنی پرندوں اور درندوں کے کوئی نہ رہیگا۔ اور سب سے اخیر میں قبیلہ مزینہ کے دو چرواہے محشور ہوں گے جو اپنی بکریاں لئے ہوئے مدینہ کی طرف جا رہے ہوں گے۔ وہ مدینہ کو وحوش سے بھرا ہوا پائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ ثنیۃ الوداع میں پہنچ جائیں گے۔ تو اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے۔"

مدینے سے نکل کر یمن یا عراق میں جا رہنا اچھا نہیں۔

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِیْ زُهَيْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِیْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِیْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ

سفیان بن ابوزہیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ "آئندہ زمانے میں یمن فتح ہو جائے گا۔ تو کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو مدینہ سے سفر کر جائیں گے۔ اور گھر والوں کو نیز ان لوگوں کو جو اُن کا کہا مانیں گے یمن کو اٹھا لے جائیں گے۔ حالانکہ اگر وہ سمجھیں تو مدینہ انکے لئے بہتر ہے۔ اور جب عراق فتح ہوگا

الْعِرَاقِ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ۔

تو تب بھی کچھ لوگ مدینہ سے سفر کر جائینگے اور اپنے گھر والوں کو اور اُن لوگوں کو جو اُن کا کہا مانیں گے مدینہ سے عراق کو اُٹھا لے جائینگے حالانکہ اگر وہ سمجھیں تو مدینہ انکے لئے بہتر ہے"۔

۸۷۸ ح ایمان کا گھر مدینہ ہو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ایمان مدینہ کی طرف اس طرح سمٹ کر آجائیگا جس طرح سانپ اپنے سوراخ کی طرف سمٹ کر آجاتا ہے"۔

۸۷۹ ح مدینہ والوں کے ساتھ برائی کرنے والا نمک کی طرح گھل جائے گا۔

عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ۔

حضرت سعدرضؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ "جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کریگا وہ اس طرح گھل جائے گا۔ جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے"۔

۸۸۰ ح مدینہ میں فتنہ کی رد ے

عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ۔

حضرت اسامہرضؓ کہتے ہیں (ایکدن) نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ٹیلوں میں سے کسی ٹیلہ پر چڑھے تو فرمایا۔ "کیا تم لوگ دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ بیشک میں تمہارے گھروں کے درمیان فتنوں کے نازل ہونے کی جگہ دیکھ رہا ہوں۔ اور وہ اس کثرت سے ہوں گے جیسے مینہ جا بجا۔

۸۸۱ ح مدینہ میں مسیح دجال کا رعب نہ ہوگا۔

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "مدینہ میں مسیح دجال کا رعب داخل نہ ہوگا۔ اس دن مدینہ کے سات

اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ ۔

دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے پہرا دیتے ہونگے

ح ۴۸۲ ۱۴ — مدینہ میں طاعون اور دجال داخل نہ ہوگا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْقَابِ الْمَدِیْنَةِ مَلَائِكَةٌ لَا یَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" مدینہ کے دروازوں پہ فرشتے پہرہ دیں گے۔ وہاں نہ طاعون داخل ہوسکیگا اور نہ دجال"۔

ح ۴۸۳ ۱۴ — مکہ و مدینہ دجال سے محفوظ، کافر و منافق مدینہ سے نکل جائینگے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِیْنَةَ لَیْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَیْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّیْنَ یَحْرُسُوْنَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِیْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَیُخْرِجُ اللّٰهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ ۔

حضرت انس بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا" ہر شہر میں دجال کا گذر ہوگا۔ مگر مکہ اور مدینہ کہ جنکے ہر راستے پر فرشتے صف بستہ پہرہ دیں گے۔ پھر مدینہ اپنے لوگوں کو تین بار خوب زور سے ہلا دے گا۔ پس اللہ ہر کافر و منافق کو (جو اس وقت وہاں موجود ہوگا) نکال دے گا"۔

ح ۴۸۴ ۱۴ — دجال کا مدینہ کے باہر اترنا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدِیْثًا طَوِیْلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِیْمَا حَدَّثَنَا بِهٖ اَنْ قَالَ یَاْتِی الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْهِ اَنْ یَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِیْنَةِ فَیَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِیْ بِالْمَدِیْنَةِ فَیَخْرُجُ اِلَیْهِ یَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَیْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ فَیَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِیْ حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُوْلُ

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ایک بہت بڑا قصہ بیان فرمایا تھا۔ منجملہ اسکے ہم سے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ" دجال آئے گا۔ مگر اس پر حرام ہے کہ مدینہ کے راستوں سے داخل ہو۔ مدینہ سے باہر شور زمین میں وہ فروکش ہوگا۔ اس دن ایک شخص اسکے پاس جائے گا جو تمام آدمیوں سے بہتر ہوگا۔ وہ کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی دجال ہے جسکی بابت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث بیان

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ مِنِّي بَصِيرَةً الْيَوْمَ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَقْتُلُهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ۔

فرمائی تھی۔ دجال کہیگا بتاؤ اگر اس شخص کو قتل کرکے میں پھر زندہ کردوں تو کیا تم لوگ پھر بھی میرے معاملے میں شک کروگے؟ لوگ کہیں گے نہیں۔ چنانچہ دجال اس شخص کو قتل کردیگا اور پھر اسے زندہ کرے گا جس وقت دجال اس شخص کو زندہ کرچکے گا وہ شخص کہیگا میں اب اور بھی زیادہ تیرے حال سے واقف ہوگیا ہوں۔ دجال کہیگا کہ میں اسے پھر قتل کرڈالتا ہوں۔ مگر پھر وہ اس شخص پر قابو نہ پائے گا"۔

۸۸۵ مدینہ ناپاک کو قبول نہیں کرتا

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَجَاءَ مِنَ الْغَدِ مَحْمُومًا فَقَالَ أَقِلْنِي فَأَبَى ثَلَاثَ مِرَارٍ فَقَالَ الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا۔

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے آپ سے اسلام پر بیعت کی۔ پھر وہ دوسرے دن بخار میں مبتلا ہوکر آیا۔ اور کہنے لگا کہ آپ اپنی بیعت واپس لے لیجئے۔ حضرت (صلعم) نے تین مرتبہ انکار فرمایا پھر ارشاد فرمایا" مدینہ مثل بھٹی کے ہے کہ وہ بری چیز کو نکال دیتی ہے اور عمدہ چیز کو خالص کردیتی ہے"۔

۸۸۶ مدینہ کے حق میں آنحضرت صلعم کی دعا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا" اے اللہ جس قدر برکت مکہ میں رکھی ہے۔ اس سے دگنی مدینہ میں کردے۔

۸۸۷ مدینہ کا آنحضرت کی برکت قدم سے متبرک بنجانا ہونا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَكَانَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ تشریف لے گئے تو حضرت ابوبکر رض اور حضرت بلال رض کو بخار آگیا۔ حضرت

أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ ؎

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمَّى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ يَقُولُ ؎

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَ اللَّهُمَّ الْعَنْ شَيْبَةَ ابْنَ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ ابْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ ابْنَ خَلَفٍ كَمَا أَخْرَجُونَا مِنْ أَرْضِنَا إِلَى أَرْضِ الْوَبَاءِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا وَصَحِّحْهَا لَنَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ

ابو بکرؓ کی یہ حالت تھی کہ جب ان کو بخار چڑھتا تو کہتے تھے "ہر شخص اپنے گھر میں صبح کو اٹھتا ہے۔ مگر وہ نہیں جانتا کہ موت اسکی جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے"۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی یہ حالت تھی کہ جب ان کا بخار اترتا تو وہ اپنی آواز بلند کرکے کہتے۔ اے کاش! مجھے معلوم ہو جاتا کہ آیا میں پھر کبھی ایسے میدان میں شب باش ہوں گا جہاں میرے گرد اذخر اور جلیل نامی گھاس ہو۔ اور کیا میں اب کبھی مجنہ کے چشموں پر پہنچوں گا؟ اور کیا اب کبھی مجھے شامہ اور طفیل نامی پہاڑ دکھائی دیں گے؟ (مطلب یہ ہے کہ کیا پھر مجھے کبھی مکہ جانا نصیب ہوگا) اے اللہ! لعنت کر شیبہ بن ربیعہ پر عتبہ بن ربیعہ پر اور امیہ بن خلف پر جنہوں نے ہمارے وطن سے ہمیں ایک وبائی زمین کی طرف نکال دیا۔ یہ سن کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے اللہ! مدینہ کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے جس طرح کہ ہم مکہ سے محبت رکھتے ہیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اے اللہ! ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت دے۔ اور مدینہ کی آب و ہوا کو ہمارے لئے درست کردے۔ اور اس کا بخار جحفہ کی طرف بھیج دے۔

قَالَتْ وَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَهِيَ اَوْبَأُ اَرْضِ اللّٰهِ قَالَتْ فَكَانَ بُطْحَانُ يَجْرِيْ نَجْلًا تَعْنِيْ مَاءً آجِنًا۔

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب ہم مدینہ میں آئے ہیں تو وہ اللہ کی زمینوں میں سب سے زیادہ وبائی زمین تھی اور اسوقت وادی بطحان میں نجل یعنی بودار پانی بہا کرتا تھا (یعنی یہ پاکیزگی اور صفائی آپ کی برکت سے بعد میں ہوئی ہے)۔

كِتَابُ الصَّوْمِ

روزہ کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۸۸۸
ج
روزہ عذاب دوزخ کی سپر ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَاِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ اَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ اَجْلِيْ اَلصِّيَامُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "روزہ (عذاب الٰہی کے لئے) سپر ہے۔ لہٰذا روزہ دار کو چاہئے کہ فحش بات نہ کہے۔ جہالت نہ کرے۔ اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا اسے گالی دے تو وہ دو مرتبہ کہہ دے۔ "میں روزہ دار ہوں"۔ قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میری جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کہ روزہ دار اپنا کھانا پینا اور اپنی خواہش میرے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ روزہ میرے ہی لئے ہے اور میں ہی اسکا بدلہ دوں گا۔ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے۔

أَمْثَالِهَا۔

عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عَلٰى

لیکن روزے کا اس سے زیادہ ملے گا)۔

حضرت سہل نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے۔ جسے ریان کہتے ہیں۔ اس دروازہ سے قیامت کے دن روزہ دار لوگ داخل ہوں گے۔ پکارا جائیگا۔ روزہ دار کہاں ہیں؟ تو وہ اٹھ کھڑے ہونگے پھر جس وقت وہ داخل ہو جائینگے تو دروازہ بند کر لیا جائیگا غرض اس دروازے سے کوئی داخل نہ ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ کی راہ میں دو جوڑے تقسیم کرے (یعنی دو درہم یا دو دینار یا دو کپڑے وغیرہ) تو وہ جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا (فرشتے کہیں گے۔ اے اللہ کے بندے یہ دروازہ اچھا ہے (اس میں سے آ) پھر جو کوئی نماز والوں میں سے ہوگا وہ نماز کے دروازے سے پکارا جائیگا اور جو کوئی جہاد والوں میں سے ہوگا۔ جہاد کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ جو کوئی روزہ والوں میں سے ہوگا۔ وہ ریان دروازے سے پکارا جائیگا۔ جو کوئی صدقہ والوں میں سے ہوگا وہ صدقہ کے دروازہ سے پکارا جائے گا۔"

حضرت ابوبکر رضہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں

ح ۸۸۹ روزہ دار جنت میں ریان دروازہ سے داخل ہوں گے

ح ۸۹۰ صالحین جنت کے مختلف دروازوں سے پکارے جاوینگے۔

مَنْ دُعِیَ مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ یُدْعٰی اَحَدٌ مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ کُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ مِنْهُمْ۔

جو شخص ان تمام دروازوں سے پکارا جائیگا اُسے تو پھر کوئی ضرورت ہی نہ رہیگی۔ کیا کوئی شخص ان تمام دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپ نے فرمایا" ہاں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ تم انہی میں سے ہوگے"۔

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ۔

۸۹۱ ح — رمضان میں جنت کے دروازوں کا کھلنا اور دوزخ کا بند ہونا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں"۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا (کہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں"۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا رَاَیْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ یَعْنِیْ هِلَالَ رَمَضَانَ۔

۸۹۲ ح — چاند کو دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کرو اور چاند دیکھ کر چھوڑو

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ "جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھنا شروع کرو۔ اور جب تم (عید کا) چاند دیکھو تو روزہ چھوڑ دو۔ اگر ابر آلود ہو تو تم اسکے لئے یعنی ہلال رمضان کا اندازہ کر لو۔ (یعنی اگر انتیس تاریخ کی شام کو ابر ہو تو روزہ رکھ لو اور اگر تیس تاریخ کی ابر ہو جائے تو روزہ مت رکھو)۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلْحَدِیْثُ الْمُتَقَدِّمُ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّیَامُ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا

۸۹۳ ح — روزہ دار کو افطار اور دیدار الٰہی کی خوشیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے یہ حدیث کہ اللہ فرماتا ہے ابن آدم کے تمام اعمال اُس کے لئے ہوتے ہیں۔ سوائے روزہ کے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ پہلے گذر چکی ہے۔

أَجْزِيْ بِهٖ وَقَالَ فِيْ آخِرِهٖ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ۔

اس حدیث میں اس کے آگے یہ بھی بڑھا ہے کہ "روزہ دار کو دو فرحتیں حاصل ہوتی ہیں۔ جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔ایک تو افطار کے وقت خوش ہوتا ہے۔ دوسری جب اپنے پروردگار سے ملے گا تو روزے (کے ثواب) سے خوش ہوگا۔"

جھوٹ کا روزہ
جھوٹ چھوڑے بغیر روزہ
کامل نہیں ہوتا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ أَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص جھوٹ بولنا اور لغو کام کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس بات کی کچھ ضرورت نہیں کہ (روزہ کا نام کرکے) وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔"

جو شخص نکاح نہ کر سکے
روزہ رکھے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهٗ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ۔

حضرت عبداللہ کہتے ہیں۔ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ آپ نے فرمایا "جو شخص نکاح کی قدرت رکھتا ہو وہ نکاح کرلے کیونکہ یہ اسکی نظر کو (غیر محرم پر پڑنے سے) خوب روکے گا۔ اور اس کی شرمگاہ کی (زنا سے) حفاظت کرے گا۔ اور جو شخص اسکی قدرت نہ رکھتا ہو اس پر روزہ رکھنا (بہتر) ہے۔ کیونکہ یہ اس کے لئے خصی کرنیکا حکم رکھتا ہے۔

مہینہ انتیس دن کا
بھی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مہینہ انتیس۲۹ دن کا (بھی) ہوتا ہے۔ پس جب تم چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو پھر اگر تمہارے مطلع پر ابر آجائے تو تیس۳۰ دن کا

فَاكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ۔

شمار پورا کرو۔"

حدیث ۸۹۷ — انتیس دن کا مہینہ

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰلٰى مِنْ نِّسَائِهٖ شَهْرًا فَلَمَّا مَضٰى تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا غَدَا اَوْرَاحَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ حَلَفْتَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا۔

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ (ایک بار) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے ایک مہینہ کا ایلا کیا۔ (یعنی اپنی بی بیوں کے پاس جانے کی قسم کھائی) پھر جب اُنتیس دن گذر گئے تو صبح کے وقت یا دوپہر کے بعد آپ (اپنی ازواج کے پاس) تشریف لیگئے۔ کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے قسم کھائی تھی کہ ایک مہینہ تک نہ جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا۔ "مہینہ اُنتیس دن کا ہے"۔

حدیث ۸۹۸ — رمضان اور ذی الحجہ کی فضیلت

عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ شَهْرَا عِيْدٍ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ۔

حضرت ابی بکرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ "دو مہینے عید کے یعنی رمضان اور ذی الحجہ ایسے ہیں کہ کم نہیں ہوتے"۔ (یعنی فضیلت میں کم نہیں ہوتے)۔

حدیث ۸۹۹ — مہینہ اُنتیس۲۹ دن کا یا تیس۳۰ دن کا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلَاثِيْنَ۔

حضرت ابن عمرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ "ہم اُمّی لوگ ہیں۔ حساب کتاب نہیں جانتے۔ مہینہ اس طرح اور کبھی اس طرح ہوتا ہے۔ یعنی کبھی اُنتیس۲۹ کا اور کبھی تیس۳۰ کا"۔

حدیث ۹۰۰ — قرب رمضان کے بغیر عادت کے روزہ نہ رکھو

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ "تم میں سے کوئی شخص رمضان سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھے۔ ہاں اگر کوئی شخص اپنا معمولی روزہ رکھتا ہو تو وہ

مِنْهُمَا فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الصَّوْمَ۔

باب ۱۰۱ رمضان کی راتوں میں کھانا پینا اور مجامعت اور کرنے سے پہلے کی اجازت

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْاِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ اَنْ يُّفْطِرَ لَمْ يَاْكُلْ لَيْلَتَهٗ وَلَا يَوْمَهٗ حَتّٰى يُمْسِیَ وَاِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْاَنْصَارِیَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْاِفْطَارُ اَتَى امْرَاَتَهٗ فَقَالَ لَهَا اَعِنْدَكِ طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلٰكِنْ اَنْطَلِقُ فَاَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهٗ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَجَاءَتْهُ امْرَاَتُهٗ فَلَمَّا رَاَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَّكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِیَ عَلَيْہِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ "اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ" فَفَرِحُوْا بِهَا فَرَحًا شَدِيْدًا وَنَزَلَتْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ۔

رکھ لے۔

حضرت براء رض کہتے ہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی روزہ دار ہوتا اور افطار کے وقت افطار کرنے سے پہلے سو جاتا تو پھر باقی رات میں کچھ نہ کھاتا۔ اور نہ دن میں۔ یہاں تک کہ شام ہو جاتی (ایک دفعہ) قیس بن صرمہ انصاری روزہ دار تھے افطار کا وقت آیا تو وہ اپنی بی بی کے پاس گئے۔ اور ان سے پوچھا۔ کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟ اُنہوں نے کہا نہیں مگر میں جاتی ہوں اور تمہارے واسطے کھانا لے آتی ہوں۔ قیس بن صرمہ تمام دن محنت کیا کرتے تھے۔ ان پر نیند غالب ہو گئی (اور سو گئے) پھر جب ان کی بی بی (کھانا لے کر) آئیں تو ان کو سوتا ہوا دیکھ کر کہنے لگیں کہ تمہاری خرابی آ گئی (غرض پھر بیدار ہو کر اُنہوں نے کچھ نہ کھایا۔) جب دوپہر ہوئی تو وہ بیہوش ہو گئے اس واقعہ کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا۔ اور اس پر یہ آیت نازل ہوئی اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ۔ جس سے صحابہ نہایت خوش ہوئے۔ اور یہ آیت بھی نازل ہوئی۔ "وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ۔

؎ اس آیت کا حکم عورتوں سے مجامعت ہونے کیلئے ہے۔ جسکا نزول دوسرے موقع پر ہوا ؎ اس آیت کا نزول واقعہ بذا پر ہے۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ عَمَدْتُ اِلٰى عِقَالٍ اَسْوَدَ وَاِلٰى عِقَالٍ اَبْيَضَ فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِيْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِيْنُ لِيْ فَغَدَوْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ۔

حضرت عدی بن حاتم کہتے ہیں کہ جب آیت حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ نازل ہوئی تو میں نے ایک سیاہ تاگا اور ایک سفید تاگا لے کر ان دونوں کو اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لیا۔ اور رات کو اٹھ اٹھ کر ان تاگوں کو دیکھتا رہا مگر مجھے کچھ معلوم نہ ہوا۔ صبح کو میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ اور آپ سے اسکا ذکر کیا۔ تو آپ نے فرمایا "وہ (سیاہ تاگا) تو رات کی سیاہی۔ اور (سفید تاگا) صبح کی سفیدی ہے"۔

۹۰۲ قاج — سیاہ وسفید تاگوں سے صبح کی سفیدی کا اور رات کی سیاہی مقصود ہے

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقِيْلَ لَهٗ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالسَّحُوْرِ قَالَ قَدْرُ خَمْسِيْنَ آيَةً۔

حضرت زید بن ثابت رضہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی۔ تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ اذان اور سحری کے درمیان کس قدر تفاوت تھا؟ انہوں نے کہا بقدر پچاس آیتوں (کی تلاوت) کے"۔

۹۰۳ قاج — سحری کھانے کے بعد قریب ترنماز کا وقت

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔

حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لوگو! سحری کھایا کرو۔ اس لئے کہ سحری میں برکت ہے"۔

۹۰۴ قاج — سحری کھانے کی ہدایت

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اِنَّ مَنْ اَكَلَ

حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ (قبل احکام رمضان) عاشورے کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس امر کا اعلان دینے کے لئے مقرر کیا کہ آج "جس شخص نے کچھ کھا لیا

۹۰۵ قاج — قبل احکام رمضان عاشورہ کا روزہ

فَلْيُتِمَّ أَوْ لِيُطْعِمْ وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلَا يَأْكُلْ۔

وہ اب نہ کھائے اور جس نے کچھ نہ کھایا ہو وہ روزے کی نیت کرلے اور با روزہ رکھے۔"

٩٠٦ متفق علیہ — غسل جنابت میں صبح تک تاخیر کر سکتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ۔

حضرت عائشہ اور ام سلمہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو رمضان میں کبھی ایسی صبح ہو جاتی تھی کہ آپ بسبب جماع کے جنبی ہوتے تو غسل کر لیتے تھے۔ اور روزہ دار ہوتے تھے۔

٩٠٧ متفق علیہ — جسے نفس پر قابو ہو تو بحالت صوم بوسہ لے سکتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بحالت صوم اپنی ازواج کے بوسے لیا کرتے تھے۔ مگر آپ اپنی خواہش پر تم سب سے زیادہ قابو رکھتے تھے۔"

٩٠٨ متفق علیہ — بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں جاتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی شخص بھول کر کھا پی لے تو وہ اپنے روزے کو پورا کرے۔ کیونکہ یہ تو اللہ نے اُسے کھلایا پلایا ہے۔"

٩٠٩ متفق علیہ — روزہ توڑنے کا کفارہ، مفلس کو معاف۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں۔ کہ (ایک دن) ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے آپ کے پاس آکر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں تو برباد ہو گیا۔ آپ نے پوچھا "کیا ہوا؟" اس نے عرض کی۔ میں بحالت صوم اپنی بی بی سے ہم بستر ہو گیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَثَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ فَقَالَ أَنَا قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

کیا تجھے غلام مل سکتا ہے جسے تو آزاد کرے"؟ اس نے عرض کی نہیں۔ آپ نے فرمایا "کیا تو پے درپے دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے"؟ اس نے عرض کی نہیں۔ آپ نے فرمایا "کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے"؟ اس نے عرض کی نہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ پھر وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ٹھہرا۔ ہم اسی طرح بیٹھے ہوئے تھے کہ کوئی شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں سے بھرا ہوا پٹھو لے آیا۔ آپ نے فرمایا "سائل کہاں ہے"؟ اس نے عرض کی میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا "اسے لے اور خیرات کر دے"۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! اپنے سے زیادہ محتاج کو خیرات دوں۔ تو اللہ کی قسم مدینہ کے دونوں سنگستانوں کے درمیان کوئی گھر میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں۔ یہ سنکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کے دانت کھل گئے پھر آپ نے فرمایا "اچھا اسے اپنے ہی گھر والوں کو کھلا دے"۔

۹۱۰ ح ۲۳ — آنحضرت کا بحالت صوم پچھنے لگوانا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام پچھنے لگوائے اور بحالت صوم بھی پچھنے لگوائے ہیں۔

۹۱۱ ح ۲۴ — آنحضرت کا وقت اصح پر مس روزہ کھولنا

عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ

حضرت ابن ابی اوفی رض کہتے ہیں

اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ الشَّمْسُ قَالَ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ الشَّمْسُ قَالَ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهٗ فَشَرِبَ ثُمَّ رَمٰى بِيَدِهٖ هٰهُنَا ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

ہم کسی سفر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے (جب شام ہو گئی) آپ نے ایک شخص سے فرمایا "اُترو اور میرے لئے ستو گھول دے" اس نے عرض کی یا رسول اللہ! (ابھی) آفتاب (کی) روشنی باقی ہے۔ آپ نے فرمایا "اُترو اور میرے لئے ستو گھول"۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! ابھی آفتاب غروب نہیں ہوا۔ آپ نے پھر فرمایا "اُترو اور میرے لئے ستو گھول دے" چنانچہ وہ اُترا اور اس نے آپ کے لئے ستو گھول دیئے۔ جو آپ نے پی لئے۔ اور اپنے ہاتھ سے اس طرف[1] اشارہ کر کے فرمایا "جب تم رات کو دیکھو کہ اس طرف سے آگئی۔ تو روزہ دار افطار کرے"۔

م ج ۹۱۲ سفر میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَاَصُوْمُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔

حضرت عائشہ رضؓ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟ اور وہ اکثر روزہ رکھا کرتے تھے آپ نے فرمایا۔ "اگر چاہو روزہ رکھو اور چاہو نہ رکھو"۔

م ج ۹۱۳ آنحضرت کا سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) رمضان میں مکہ کی طرف تشریف لے چلے

[1] یعنی مقام شرق پر جب سیاہی آجائے تو یقین کرنا چاہیے کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ گو مغرب کی طرف اجالا موجود ہے۔

فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ۔

تو آپ نے برابر روزے رکھے یہاں تک کہ جب مقام کدید میں پہنچے تو آپ نے روزہ چھوڑ دیا اور دوسرے تمام لوگوں نے بھی روزہ چھوڑ دیا۔

۹۱۴ باب
سفر میں روزہ کا اختیار

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتّٰى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِيْنَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ رَوَاحَةَ۔

حضرت ابو الدرداء کہتے ہیں کہ ہم گرمی کے موسم میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی سفر کو نکلے۔ ایسی سخت گرمی تھی کہ آدمی شدت گرمی کے سبب اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیتا تھا۔ اسی وجہ سے ہم میں سے کوئی شخص روزہ دار نہ تھا۔ سوائے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابن رواحہ کے۔

۹۱۵ باب
سفر میں روزہ رکھنا ضروری نہیں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأٰى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے۔ آپ نے ایک اژدحام دیکھا۔ جس میں ایک شخص پر (لوگ) سایہ کئے ہوئے تھے۔ فرمایا "یہ کون ہے؟" لوگوں نے عرض کی یہ روزہ دار ہے۔ آپ نے فرمایا "سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے"۔

۹۱۶ باب
مسافر پر روزہ نہ رکھنے سے کوئی طعن نہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا کرتے تھے۔ تو روزہ رکھنے والا روزہ نہ رکھنے والے کو برا نہ سمجھتا تھا۔ اور نہ بے روزہ روزہ دار کو برا جانتا تھا۔

۹۱۷ باب
میت کے روزوں کی قضا ورثا پر ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ۔

علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص مرجائے اور اس پر روزوں کی قضا واجب ہو تو اس کا وارث اس کی طرف سے روزہ رکھ لے"۔

۹۱۸ صحیح
مشرق کی طرف سیاہی آنے پر روزہ افطار کرے

حدیث ابن ابی اوفیٰ

وَقَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا تَقَدَّمَ قَرِيْبًا وَقَالَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ۔

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضہ کی حدیث اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا انکو فرمانا کہ "اُترو اور ہمارے لئے ستو گھول"۔ ابھی بیان ہوئی ہے۔ اس روایت میں یہ زائد ہے کہ "جب تم دیکھو کہ رات اس طرف سے آگئی ہے تو روزہ دار کو چاہئے کہ افطار کرے"۔ اور آپ نے اپنی انگلی سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔

۹۱۹ صحیح
جلد افطار کرنا اچھا ہے۔

عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔

حضرت سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لوگ ہمیشہ نیکی پر رہیں گے جب تک کہ وہ جلد افطار کیا کرینگے"۔

۹۲۰ صحیح
ایک ابر والے دن میں قبل از وقت افطار۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ اَفْطَرْنَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَيْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

حضرت اسمار بنت ابی بکر رضہ کہتی ہیں کہ ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک ابر والے دن میں (روزہ) افطار کر لیا۔ اُس کے بعد آفتاب نکل آیا۔

۹۲۱ صحیح
عاشورے کا روزہ

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُوْرَاءَ اِلٰى قُرَى

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کی صبح کو انصار کی بستیوں میں یہ کہلا بھیجا

الْاَنْصَارِ مَنْ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ وَمَنْ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ قَالَتْ فَكُنَّا نَصُوْمُهٗ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَاِذَا بَكٰى اَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ اَعْطَيْنَاهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُوْنَ عِنْدَ الْاِفْطَارِ۔

جس نے بغیر روزے کے صبح کی ہو وہ اپنے باقی دن کو (بغیر کھائے پئے) پورا کرے۔ اور جس شخص نے روزہ کی حالت میں صبح کی ہو وہ روزہ رکھے۔" حضرت رُبیع کہتی ہیں کہ اس کے بعد ہم برابر عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ اور اپنے بچوں کو بھی رکھوایا کرتے تھے۔ اور ان کے لئے ہم روئی کی گڑیا بنا لیا کرتے تھے۔ جب کوئی ان میں سے کھانے کے لئے روتا تو ہم اسے وہی گڑیا دیدیتے۔ یہانتک کہ افطار کا وقت آجاتا۔

۹۲۲ صحیح ۲۵ ب
رمضان کے روزوں میں وصال کا ناجائز

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُوَاصِلُوْا فَاَیُّکُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُّوَاصِلَ فَلْیُوَاصِلْ حَتَّی السَّحَرِ۔

حضرت ابوسعید رض سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "لوگو! تم وصال نہ کرو۔ اگر تم میں سے کوئی شخص وصال کا ارادہ کرے تو وہ صبح تک وصل کرے۔ (اس سے زیادہ نہ کرے)۔

۹۲۳ صحیح
رمضان کے روزوں میں وصال نا مناسب ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِنَّكَ تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَیُّکُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِ فَلَمَّا اَبَوْا اَنْ یَّنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روزوں میں وصل کرنے سے منع فرمایا۔ تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے آپ سے عرض کی۔ یا رسول اللہ! (صلے اللہ علیہ وسلم) آپ تو وصل کرتے ہیں۔ فرمایا۔ "تم میں سے کون شخص میری مثل ہے؟ میں رات کو سوتا ہوں تو میرا پروردگار مجھے کھلا پلا دیتا ہے۔ مگر جب وہ لوگ وصال سے باز نہ آئے

وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالتَّنْكِيلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ لَهُمْ فَاكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ۔

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ قَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ

تو آپ نے ان کے ساتھ وصل کے روزے کئی دن رکھے۔ اسکے بعد عید کا چاند نکل آیا۔ تو آپ نے ان کے نہ ماننے پر بطور خفگی کے فرمایا۔ "اگر ابھی چاند نہ نکلتا تو میں اور زیادہ روزے تم سے رکھواتا۔" انہی سے ایک روایت میں ہے کہ پھر آپ نے فرمایا "لہذا تم اس قدر عبادت اپنے ذمہ لو جس کی تمہیں برداشت ہو۔"

حضرت ابو جحیفہ رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان اور حضرت ابو الدرداء کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا تھا۔ چنانچہ (ایک دن حضرت) سلمان حضرت ابو الدرداء کی ملاقات کو گئے۔ تو انھوں نے حضرت ام درداء یعنی ابو الدرداء کی بیوی کو نہایت کثیف حالت میں دیکھ کر ان سے پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ وہ بولیں۔ تمہارے بھائی ابو درداء کو دنیا کی کچھ ضرورت نہیں رہی۔ اتنے میں ابو درداء بھی آگئے۔ انھوں نے سلمان کے لئے کھانا تیار کیا۔ اور (سلمان سے) کہا۔ تم کھا لو۔ میں تو روزہ دار ہوں۔ سلمان نے کہا۔ میں بھی نہ کھاؤں گا۔ تاوقتیکہ تم نہ کھاؤ بالآخر ابو الدرداء نے کھایا۔ جب رات ہوئی تو ابو الدرداء نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے سلمان نے کہا سو رہو۔ چنانچہ وہ سو رہے۔ پھر (تھوڑی دیر کے بعد) وہ اٹھنے لگے۔ تو سلمان نے کہا۔ ابھی سو رہو۔

۱۲۲۴
حق
...روزے کے شوق
...کے حقوق
نہ چھوڑو"

فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ فَصَلَّيْنَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ۔

جب اخیر رات ہوئی۔ تو سلمان نے کہا اب اُٹھو۔ چنانچہ دونوں نے نماز پڑھی۔ پھر ابوالدرداء سے سلمان نے کہا بے شک تمہارے پروردگار کا بھی تم پر حق ہے۔ اور تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے۔ اور تمہاری بی بی کا بھی تم پر حق ہے۔ پس تم کو چاہئے کہ ہر صاحب حق کا حق ادا کرو۔ پھر ابوالدرداء نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے یہ سب (ماجرا) بیان کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ "سلمان نے سچ کہا ہے۔

۹۲۵
ح ۳
آنحضرتؐ کا نفلی روزے رکھنا اور نہ رکھنا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يَصُومُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (جب روزے رکھنے لگتے تو اس قدر) روزے رکھتے کہ ہم کہتیں اب آپ روزہ ترک نہ کریں گے۔ اور (جب چھوڑ دیتے تو اس قدر) چھوڑ دیتے کہ ہم یہ کہتیں۔ اب آپ کبھی روزہ نہ رکھیں گے۔ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ سوائے رمضان کے کسی اور مہینے کے پورے روزے آپ نے رکھے ہوں۔ اور میں نے آپ کو شعبان سے زیادہ اور کسی مہینے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

۹۲۶
ح ۳۹
عبادت اتنی کرو جس پر مداومت کر سکو گو قلیل ہو۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي رِوَايَةٍ زِيَادَةٌ وَكَانَ يَقُولُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے

خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دُوْوِمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّتْ وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً دَاوَمَ عَلَيْهَا۔

اے لوگو! اسی قدر عبادتیں اپنے ذمہ لو جنہیں تم برداشت کر سکو۔ کیونکہ اللہ ثواب دینے سے نہیں تھکتا۔ یہاں تک کہ تم عبادت کرنے سے تھک جاؤ۔ اور عمدہ نماز نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک وہ تھی جس پر مداومت کی جائے۔ اگرچہ وہ قلیل ہو۔ چنانچہ جب آپ کوئی نماز پڑھتے تو اس پر ہمیشگی کرتے تھے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا اِلَّا رَاَيْتُهُ وَلَا مُفْطِرًا اِلَّا رَاَيْتُهُ وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا اِلَّا رَاَيْتُهُ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتُهُ وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِيْرَةً اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبِيْرَةً اَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس رض سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کی بابت پوچھا گیا۔ تو انہوں نے کہا میں جب چاہتا کہ کسی مہینے میں آپ کو روزے رکھتا ہوا دیکھوں تو آپ کو روزہ رکھتا ہوا دیکھ لیتا۔ اور جب کبھی رات کو نماز پڑھتا ہوا دیکھنا چاہتا تو نماز پڑھتا ہوا دیکھ لیتا۔ اور جب سوتا ہوا دیکھنا چاہتا تو سوتا ہوا دیکھ لیتا۔ اور میں نے کسی ابریشم اور حریر کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے زیادہ نرم نہیں دیکھا۔ اور نہ میں نے کوئی مشک وعنبر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (کے پسینہ) کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار پایا۔

حضرت کا مہینے بھر نماز پڑھنے اور جاگنے میں اعتدال

حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَقَدَّمَ وَقَالَ فِيْ هٰذِهٖ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث پہلے گذر چکی ہے۔ اس حدیث میں اس قدر زیادہ ہے کہ

بیٹھ کر نماز پڑھنے کی کراہت

الْمُرْوَايَةِ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ
يَقُوْلُ بَعْدَ مَا كَبِرَ
يَا لَيْتَنِيْ قَبِلْتُ
رُخْصَةَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ أَنَّهُ
لَمَّا ذَكَرَ صِيَامَ دَاؤُدَ
قَالَ وَكَانَ لَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى
قَالَ عَبْدُ اللهِ مَنْ
لِيْ بِهٰذِهِ يَا نَبِيَّ
اللهِ قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا صَامَ مَنْ صَامَ
الْأَبَدَ مَرَّتَيْنِ۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ قَالَ دَخَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلٰى أُمِّ سُلَيْمٍ
فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ
قَالَ أَعِيْدُوْا سَمْنَكُمْ
فِيْ سِقَائِهِ وَتَمْرَكُمْ
فِيْ وِعَائِهِ فَإِنِّيْ
صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ إِلٰى نَاحِيَةٍ
مِنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى غَيْرَ الْمَكْتُوْبَةِ
فَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَ
أَهْلِ بَيْتِهَا فَقَالَتْ

حضرت عبداللہ بوڑھے ہوئے تو کہا کرتے تھے۔
کاش! میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت قبول
کرلی ہوتی (کہ اب مجھ سے اس قدر روزے نہیں
رکھے جاتے) اور ان سے ایک روایت
میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے
کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ "جب وہ
(دشمن کا) مقابلہ کرتے تو بھاگتے
نہ تھے۔" حضرت عبداللہ رضی اللہ
عنہ نے کہا۔ کون ہے یا نبی اللہ! جو میری
طرف سے اس بات کی ذمہ داری
کرے؟ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ پھر نبی صلعم
نے فرمایا "جو شخص ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزہ ہی نہیں
رکھا۔" (دو مرتبہ (آپ نے یہی) فرمایا۔

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ (ایک دن)
نبی صلی اللہ علیہ وسلم (میری والدہ) حضرت
ام سلیم کے پاس تشریف لائے۔ تو ام سلیم
نے آپ کے سامنے چھوہارے اور گھی
رکھدیا۔ آپ نے فرمایا۔ "تم اپنے گھی کو اسکے
سقایہ میں ڈال دو۔ اور اپنے چھوہاروں
کو ان کے ظرف میں بھر دو۔ کیونکہ میں
روزے سے ہوں۔" پھر آپ گھر
کے ایک گوشے میں کھڑے ہو
گئے۔ اور آپ نے فرض
کے علاوہ کوئی اور نماز بھی پڑھی اور ام سلیم
اور ان کے گھر والوں کے لئے
آپ نے دعا کی ام سلیم نے عرض کی

۹۲۹
آنحضرت کی دعا سے حضرت انسؓ کے مال واولاد میں برکت

أم سليم: يا رسول الله إن لي خويصة، قال: ما هي؟ قالت: خادمك أنس. فما ترك خير آخرة ولا دنيا إلا دعا لي به: اللهم ارزقه مالا وولدا وبارك له. فإني لمن أكثر الأنصار مالا، وحدثتني ابنتي أمينة أنه دفن لصلبي مقدم حجاج البصرة بضع وعشرون ومائة۔

یارسول اللہ! صرف میرے ہی لئے آپ نے دعا فرمائی۔ آپ نے فرمایا "اللہ کیا ہے؟" ام سلیم نے عرض کی۔ اپنے خادم انس کے لئے بھی دعا فرمائیے! جس پر آپ نے دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی ایسی نہ چھوڑی جس کی میرے لئے دعا نہ کی ہو۔ مثلاً اے اللہ! اسے مال اور اولاد دے۔ اور اسے برکت دے۔" چنانچہ دیکھ لو میں تمام انصار میں زیادہ مالدار ہوں۔ اور مجھ سے میری بیٹی امینہ بیان کرتی تھیں کہ جس وقت حجاج بصرہ میں آیا ہے اس وقت تک ایک سو بیس سے کچھ زیادہ میری اولاد مدفون ہو چکی تھی۔"

۹۳۰
آخر شعبان کے دو روزے نفل رکھنے کا حکم

عن عمران بن حصين رضي الله عنهما قال: سأل النبي صلى الله عليه وسلم رجلا فقال: يا أبا فلان أما صمت سرر هذا الشهر؟ قال الرجل: لا يا رسول الله. قال: فإذا أفطرت فصم يومين. وفي رواية عنه قال: من سرر شعبان۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص سے پوچھا۔ اے ابو فلاں! کیا تم نے اس مہینے کے آخر میں روزے رکھے؟۔ اس شخص نے عرض کی۔ یارسول اللہ! نہیں۔ آپ نے فرمایا "جب تم افطار کی حالت میں ہو تو دو دن روزہ رکھ لیا کرو۔" ایک روایت میں ہے کہ شعبان کے آخر میں دو روزے رکھے۔

۹۳۱
جمعہ کا نفل روزہ رکھنے کی ممانعت

عن جابر رضي الله عنه أنه قيل له: أنهى رسول الله صلى الله عليه

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ کہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے

وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ۔

سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا۔ ہاں۔

٩٣٢
باب
نفلی روزہ بغیر نیت ماقبل کے نہیں ہوتا۔

عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ اَصُمْتِ اَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَصُوْمِيْ غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَاَفْطِرِيْ۔

حضرت جویریہ بنت حارث رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اُن کے ہاں تشریف لائے۔ اور وہ روزے سے تھیں۔ آپ نے پوچھا "کیا تم نے کل شام کو روزہ رکھنے کی (نیت) کی تھی"؟ انہوں نے عرض کی نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تمنے ارادہ کیا تھا کہ کل کا میرا روزہ ہوگا؟ انہوں نے عرض کی نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ "تو تم روزہ توڑ ڈالو"۔

٩٣٣
باب
عبادت کے لئے چند دنوں کی تخصیص جائز نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا سُئِلَتْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَصُّ مِنَ الْاَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيْمَةً وَاَيُّكُمْ يُطِيْقُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْقُ۔

حضرت عائشہ رض سے سوال کیا گیا۔ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (عبادت کے لئے) چند دنوں کی تخصیص فرمایا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا۔ نہیں (بلکہ) آپ کی عبادت دائمی ہوتی تھی۔ اور تم میں سے کون شخص اس چیز کو برداشت کر سکتا ہے جسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم برداشت کیا کرتے تھے۔

٩٣٤
باب
ہدی نہ ملنے پر ایام تشریق میں روزے کی اجازت

عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَا لَمْ يُرَخَّصْ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ اَنْ يُّصَمْنَ اِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے بیان کیا کہ ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ مگر اس شخص کو جسے ہدی نہ ملے۔

٩٣٥
باب
رمضان کے بعد شوال روزہ نفلی طبعی ہو

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَ أَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ۔

کہتی ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں قریش عاشورہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بھی زمانۂ جاہلیت میں یہ روزہ رکھتے تھے جب آپ مدینہ تشریف لائے تب بھی آپ نے اس کا روزہ رکھا۔ اور لوگوں کو بھی اس کے رکھنے کا حکم دیا۔ مگر جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو عاشورے کا روزہ (مرضی پر) چھوڑ دیا گیا جس نے چاہا یہ روزہ رکھا۔ جس نے چاہا نہ رکھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَرَأَى الْيَهُوْدَ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا يَوْمٌ صَالِحٌ هٰذَا يَوْمٌ نَجَّى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوْسٰى قَالَ فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ۔

۱۰۹؂ عاشورہ کا روزہ حضرت موسیٰ کا سنت تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے یہود کو عاشورے کے دن روزہ رکھتے دیکھ کر ان سے پوچھا "یہ کیا وجہ ہے کہ تم عاشورے کا روزہ رکھتے ہو؟" ان لوگوں نے کہا یہ ایک عمدہ دن ہے۔ یعنی یہ وہ دن ہے جس میں اللہ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی۔ لہذا حضرت موسیٰؑ اس دن روزہ رکھتے تھے۔ حضرت صلعم نے فرمایا "میں تو تم سے موسیٰؑ کا زیادہ حقدار ہوں"۔ چنانچہ آپ نے اس دن روزہ رکھا اور اس کے رکھنے کا حکم دیا۔ (یہ حکم آپکا قبل فرضیت رمضان تھا)۔

کتاب صلاۃ التراویح

نماز تراویح کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلَاتِهٖ تَقَدَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِيْ كِتَابِ الصَّلَاةِ وَبَيْنَهُمَا مُخَالَفَةٌ فِي اللَّفْظِ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ۔

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات آدھی شب کو باہر تشریف لائے اور آپ نے مسجد میں نماز پڑھی۔ تو کچھ لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ یہ حدیث کتاب الصلاۃ میں گذرچکی ہے۔ مگر ان دونوں روایتوں کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہے۔ اور اس روایت کے آخر میں ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔ اور یہی امر بحال رہا۔

۹۳۷ ج نماز تراویح کا جزو

بَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۹۳۸ ح ۱ — لیلۃ القدر رمضان کے آخری ہفتہ میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کو لیلۃ القدر رمضان کے آخری ہفتہ میں خواب میں دکھائی گئی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہارے خوابوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ آخیر ہفتہ میں متفق ہوگئے ہیں۔ پس جو کوئی لیلۃ القدر کا متلاشی ہو۔ وہ اس کو آخیر ہفتہ میں تلاش کرے۔

۹۳۹ ح ۲ — لیلۃ القدر کا آخر رمضان میں ہونا اور آنحضرت صلعم کی پیشینگوئی کا پورا ہونا۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ فَخَطَبَنَا وَقَالَ اِنِّيْ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا اَوْ نُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِي الْوَتْرِ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَنِّيْ

حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا۔ پھر آپ بیسویں تاریخ کی صبح کو باہر تشریف لائے اور ہم سب سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ "مجھے لیلۃ القدر خواب میں دکھائی گئی۔ مگر وہ مجھ سے بھلا دی گئی"۔ یا یہ فرمایا کہ "بھول گیا"۔ پس "اب تم اسے آخری عشرہ (رمضان) کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اور میں نے

الطِّينِ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتّٰى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ وَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّيْنِ فِي جَبْهَتِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(خواب میں) دیکھا ہے کہ (جس دن شب قدر ہوگی اس روز) میں کیچڑ میں سجدہ کروں گا۔ لہذا جس شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اعتکاف کیا ہے وہ (اس آخری عشرہ میں) پھر اعتکاف کرے۔" چنانچہ ہم سب نے پھر اعتکاف کیا۔ اس وقت ہم آسمان پر ابر کا نشان تک نہ دیکھتے تھے لیکن دفعۃً ایک ابر آیا۔ اور وہ برسنے لگا۔ یہاں تک کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی۔ جو کھجور کی شاخوں سے پٹی ہوئی تھی۔ پھر نماز قائم کی گئی۔ تو میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کیچڑ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ کی پیشانی مبارک پر ہم نے مٹی کا دھبہ دیکھ لیا۔

۹۴۰ نیخ — لیلۃ القدر رمضان کے آخر میں ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقٰى فِي سَابِعَةٍ تَبْقٰى فِي خَامِسَةٍ تَبْقٰى۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے اخیر عشرہ میں تلاش کرو۔ انتیسویں (۲۹) تاریخ کو۔ یا ستائیسویں (۲۷) یا پچیسویں (۲۵) تاریخ میں۔

۹۴۱ ایخ — لیلۃ القدر کی خاص راتیں۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي تِسْعٍ يَمْضِيْنَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لیلۃ القدر اخیر عشرہ میں ہوتی ہے۔ انتیسویں (۲۹) یا ستائیسویں (۲۷) تاریخ میں"۔

۹۴۲ ق — آخر عشرہ رمضان میں جماع سے پرہیز اور بیداری کا التزام

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رمضان کا اخیر عشرہ آتا ہے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم

إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ۔

اپنا ازار مضبوط باندھ لیتے۔ اور شب بیداری کرتے۔ اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔

بَابُ الْاِعْتِكَافِ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا

اعتکاف مساجد کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۹۴۲ ح — رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهٖ۔

حضرت عائشہ رض زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں ہمیشہ اعتکاف کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالے نے انہیں وفات دی۔ پھر آپ کی ازواج نے آپ کے بعد اعتکاف کیا۔

۹۴۳ ح — اعتکاف میں بے ضرورت گھر نہ جانا۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ اِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا۔

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ بے شک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کہ آپ مسجد میں معتکف ہوتے اپنا سر میری طرف جھکا دیتے تھے اور میں آپ کے کنگھی کر دیتی تھی۔ جب آپ معتکف ہوتے تو گھر میں بغیر ضرورت کے تشریف نہ لاتے۔

۹۴۴ ح — اعتکاف کی نذر بہتر پوری کرو۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عمر رض سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

وسلم سے ذکر کیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ ایک رات کعبہ میں اعتکاف کروں گا (تو اب میں اُسے پورا کروں یا نہیں) آپ نے فرمایا۔ "تم اپنی نذر کو پورا کرو۔

ح ۹۸۶
اعتکاف کی قضاء بسبب قربت زنان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِي اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ فِيْهِ اِذَا اَخْبِيَةٌ خِبَاءُ عَائِشَةَ وَخِبَاءُ حَفْصَةَ وَخِبَاءُ زَيْنَبَ فَقَالَ اَلْبِرَّ تَقُولُوْنَ بِهِنَّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ حَتّٰى اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ۔

حضرت عائشہ رض سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کا ارادہ فرمایا۔ اور جب آپ اس مقام پر پہنچے جہاں اعتکاف کرنے کا ارادہ تھا۔ تو آپ نے چند خیمے دیکھے۔ یعنی حضرت عائشہ رض کا خیمہ حضرت حفصہ رض کا خیمہ اور حضرت زینب رض کا خیمہ۔ جس پر آپ نے فرمایا۔ "کیا تم اس میں نیکی سمجھتی ہو؟" اس کے بعد آپ لوٹ آئے۔ اور آپ نے اعتکاف نہ کیا۔ پھر اسکے عوض شوال میں دس روز اعتکاف فرمایا۔

ح ۹۸۷
اعتکاف میں ضروریات کا جواز

عَنْ صَفِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا اَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُهُ فِي اِعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ

حضرت صفیہ رض زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جبکہ آپ رمضان کے اخیر عشرہ میں مسجد میں معتکف تھے زیارت کے لئے آئیں۔ اور تھوڑی دیر آپ کے پاس بیٹھ کر بات چیت کی۔ بعدازاں اُٹھ کر چلنے لگیں تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بھی اُن کو پہنچانے کے لئے ان کے ساتھ اُٹھے۔ جب وہ مسجد کے دروازہ پر حضرت

بَابُ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا۔

ام سلمہ کے دروازے کے پاس پہنچ گئیں تو انصار کے دو آدمی چلے جا رہے تھے جنھوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ان سے ارشاد فرمایا "ٹھہر جاؤ" یہ صفیہ بنت حیی تھیں۔ ان دونوں نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ! (کیا ہم آپ کی طرف بدگمانی کر سکتے ہیں) اور ان دونوں پر یہ بات شاق گذری۔ اس پر آپ نے فرمایا "شیطان خون کے ساتھ ساتھ انسان کے بدن میں رہتا ہے۔ اس لئے مجھے خوف ہوا کہ شاید وہ تمہارے دلوں میں وسوسہ ڈالے۔

۹۳۸ ج اور بیس اعتکاف

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے۔ مگر وفات کے سال آپ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔

کتاب البیوع

تجارت کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ اٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ اِنِّیْ اَکْثَرُ الْاَنْصَارِ مَالًا فَاَقْسِمُ لَکَ نِصْفَ مَالِیْ وَانْظُرْ اَیَّ زَوْجَتَیَّ هَوِیْتَ نَزَلْتُ لَکَ عَنْهَا فَاِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَا حَاجَۃَ لِیْ فِیْ ذٰلِکَ هَلْ مِنْ سُوْقٍ فِیْهِ تِجَارَۃٌ قَالَ سُوْقُ قَیْنُقَاعَ فَغَدَا اِلَیْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاَتٰی

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب ہم (ہجرت کر کے) مدینہ میں آئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (دوسرے مہاجرین کی طرح) میرے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا۔ پس سعد بن ربیع نے (مجھ سے) کہا۔ میں تمام انصار سے مالدار ہوں تمہیں اپنا نصف مال دیدونگا اور میری دونوں بیبیوں میں جسے تم پسند کرو اُسے تمہارے لئے طلاق دیدوں۔ تاکہ جب وہ عدت پوری کرلے تو تم اس سے نکاح کرلو۔ عبد الرحمن نے ان سے کہا۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں (تم یہ بتاؤ) کہ یہاں کوئی بازار ہے۔ جس میں تجارت ہوتی ہو؟ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ قینقاع ایک بازار ہے۔ پس عبد الرحمن صبح کو اس بازار میں گئے۔ اور کچھ

بِاَقِطٍ وَسَمْنٍ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ اَثَرُ الصُّفْرَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ قَالَ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقْتَ اِلَيْهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ نَوَاةً مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا اُمُوْرٌ مُّشْتَبِهَةٌ فَمَنْ تَرَكَ مَا شُبِّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ اَتْرَكَ وَمَنِ اجْتَرَاَ عَلٰى مَا يَشُكُّ فِيْهِ مِنَ الْاِثْمِ اَوْشَكَ اَنْ يُّوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ وَالْمَعَاصِيْ حِمَى اللّٰهِ مَنْ يَّرْتَعْ حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَهُ۔

پنیر اور گھی لے آئے۔ پھر انہوں نے روزانہ جانا شروع کر دیا۔ تھوڑے دنوں بعد عبدالرحمن حضور علیہ السلام کی خدمت میں آئے تو اُن (کے لباس) پر زردی کا نشان تھا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا "کیا تم نے نکاح کیا ہے"؟ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا "کس سے"؟ انہوں نے عرض کی۔ ایک انصاری خاتون سے۔ آپ نے فرمایا۔ "تم نے اسے کس قدر مہر دیا"؟ اُنہوں نے عرض کی۔ ایک گٹھلی برابر سونا یا یہ کہا کہ ایک سونے کی گٹھلی۔ پھر ان سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ولیمہ کرو۔ اگرچہ ایک بکری پر ہی سہی۔"

حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے۔ ان دونوں کے درمیان شبہ کی باتیں ہیں۔ جس شخص نے اس چیز کو ترک کر دیا جس میں اس کو گناہ کا شبہ ہو۔ تو وہ اس چیز کو بدرجۂ اولے چھوڑ دے گا۔ جس کا گناہ ہونا ظاہر ہو۔ اور جو شخص اس بات پر جرأت کرے گا جس کے گناہ ہونے میں شک ہو تو وہ جلدی ہی ایسی باتیں مبتلا ہو جائے گا جس کا گناہ ہونا ظاہر ہوگا۔ معاصی گویا اللہ کی چراگاہ ہیں۔ جو جانور چراگاہ کے ارد گرد چرے گا وہ جلد اس چراگاہ میں پہنچ جائے گا۔"

نتائج
...نا کے شبہ سے
...چھوڑ والا نیک اور
...پر جرأت کرنے والا
...بد ہے۔

۹۵۱
ح ۳
باپ کی لونڈی کا لڑکا بیٹے کو ملیگا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ فَاقْبِضْهُ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَقَالَ ابْنُ اَخِيْ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَتَسَاوَقَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِيْ كَانَ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص سے یہ وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرا ہی ہے۔ لہذا تم اس کو اپنے قبضہ میں لے لینا۔ حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ فتح مکہ کے سال حضرت سعد بن ابی وقاص نے اُسے لے لیا۔ اور کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے میرے بھائی نے اس کے بارہ میں مجھے وصیت کی تھی۔ (اس پر) عبد بن زمعہ کھڑے ہو کر کہنے لگے۔ یہ تو میرا بھائی ہے یعنی میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے۔ پھر وہ دونوں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ سعد نے کہا۔ یارسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے۔ مجھے میرے بھائی نے اس کی بات وصیت کی تھی۔ عبد بن زمعہ نے کہا۔ یہ میرا بھائی ہے۔ کیونکہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے۔ اور ان کے تحت میں پیدا ہوا ہے۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اے عبد بن زمعہ! وہ لڑکا تم ہی کو ملے گا"۔ اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "کہ لڑکا عورت کو ملتا ہے۔ اور زنا کرنے والے کو پتھر ملیں گے"۔ اس کے بعد آپ نے سودہ رض بنت زمعہ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا

أَخْفِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ۔

تم اس سے پردہ کرو کیونکہ آپ نے (اس لڑکے میں) کچھ مشابہت عتبہ کی بھی دیکھی چنانچہ حضرت سودہ کو اس لڑکے نے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ وہ خدا سے جاملا۔

۹۵۲ بانداسی (حلال) گوشت پر بسم اللہ پڑھنا

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ قَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا اللّٰهَ عَلَيْهِ وَكُلُوهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! (صلے اللہ علیہ وسلم) ہمارے پاس کچھ آدمی گوشت لاتے ہیں۔ مگر ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے اس پر بسم اللہ کہی ہے یا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم اس پر بسم اللہ کہہ لو اور کھا لو۔

۹۵۳ حرام و حلال سے بے پرواہی کے زمانہ کی پیشگوئی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئیگا۔ جب لوگوں کو اس بات کی کچھ پرواہ نہ رہے گی۔ کہ حلال طریقہ سے مال حاصل کیا ہے یا حرام طریقہ سے"۔

۹۵۴ نقد بنقد فروخت بہتر ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ وَإِنْ كَانَ نَسَاءً فَلَا يَصْلُحُ۔

حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تجارت کیا کرتے تھے۔ تو ہم نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے (بیع) صرف کی بابت پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا: اگر نقد بہ نقد ہو تو کچھ خوف نہیں لیکن اُدھار ہو تو اچھی نہیں۔

۹۵۵ دو ساتھ کاروبار کرنے والوں پر خدا کی برکت ہے

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت ابوموسیٰ رض سے روایت ہے

عَنْهُ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ
عَلَى عُمَرَ فَلَمْ
يُؤْذَنْ لِي وَكَأَنَّهُ كَانَ
مَشْغُوْلًا فَرَجَعْتُ
فَفَرَغَ عُمَرُ قَالَ
أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ قَيْسٍ إِئْذَنُوْا لَهُ
قِيْلَ قَدْ رَجَعَ فَدَعَانِيْ
فَقُلْتُ كُنَّا نُؤْمَرُ
بِذٰلِكَ فَقَالَ تَأْتِيْنِيْ
عَلَى ذٰلِكَ بِالْبَيِّنَةِ
فَانْطَلَقْتُ إِلَى مَجْلِسِ
الْأَنْصَارِ فَسَأَلْتُهُمْ
فَقَالُوْا لَا يَشْهَدُ لَكَ
عَلَى هٰذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا
أَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ
فَذَهَبْتُ بِأَبِيْ سَعِيْدِ
الْخُدْرِيِّ فَقَالَ عُمَرُ
أَخَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ
أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَانِيْ
الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ
يَعْنِي الْخُرُوْجَ إِلَى
التِّجَارَةِ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمرؓ سے (ملاقات
کرنے کے لئے) اجازت طلب کی: مگر
مجھے اجازت نہ ملی۔ کیونکہ، حضرت
عمرؓ کسی کام میں مشغول تھے۔ چنانچہ
میں واپس آ گیا۔ جب حضرت عمرؓ فارغ
ہوئے تو کہنے لگے۔ میں نے عبداللہ بن
قیس (یعنی ابوموسیٰ اشعری) کی آواز
نہیں سُنی تھی۔ ان کو اجازت دیدو۔ لوگوں نے
کہا وہ لوٹ گئے۔ اس پر انہوں نے
مجھے پھر بلایا (اور پوچھا تم کیوں لوٹ
گئے تھے؟) انہوں نے کہا۔ ہمیں اسی
بات کا حکم دیا جاتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے
کہا۔ تم اس پر گواہ پیش کرو۔ اس پر میں
انصار کی مجلس میں آیا۔ اور ان سے پوچھا
انصار نے کہا۔ اس بات کی گواہی تو ابو
سعید خدری ہی (جو ہم سب میں چھوٹے
ہیں) دیدیں گے۔ چنانچہ میں ابوسعید
خدری کو (حضرت عمرؓ کے پاس) لے گیا
(اور انہوں نے شہادت دی کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی حکم تھا) جس پر
حضرت عمرؓ نے کہا کہ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کا حکم مجھ پر پوشیدہ رہ گیا۔
اور مجھے بازاروں میں بیچنے یعنی تجارت کے
لئے سفر کرنے میں مشغول کر دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ میں نے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا

۹۵۶
ح ۸
قرابتداروں سے
حسن سلوک ایذا دوری عمر
و رزق کا ذریعہ ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ اَوْ يُنْسَأَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ۔

آپ فرماتے تھے۔ "جس شخص کو یہ اچھا معلوم ہو کہ اس کے رزق میں وسعت ہو جائے یا اس کی عمر بڑھ جائے تو اُسے چاہیئے کہ اپنے قرابت والوں کے ساتھ سلوک کرے۔"

آنحضرتؐ کا قرض لینا

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ مَشٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ قَالَ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَهٗ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ وَاَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا لِاَهْلِهٖ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَا اَمْسٰى عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعُ بُرٍّ وَّلَا صَاعُ حَبٍّ وَاِنَّ عِنْدَهٗ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جو کی روٹی اور بودار چربی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر گئے۔ (ان دنوں) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زرہ مدینہ میں ایک یہودی کے پاس گرو کرکے گھر والوں کے لئے اس سے کچھ جو خریدے تھے۔ بے شک میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا "آل محمدؐ کے پاس شام کو گیہوں کا ایک صاع یا کسی اور غلہ کا ایک صاع بھی نہیں رہتا۔ حالانکہ ان کے پاس نو بیبیاں ہیں۔"

٩٥٨ کاریگری کی کمائی کی پاکی

عَنِ الْمِقْدَامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ۔

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ "کسی شخص نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے زیادہ پاک کھانا نہیں کھایا۔ اور اللہ کے نبی داؤدؑ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔"

٩٥٩ خریدتے بیچتے اور تقاضا کرتے وقت نرمی کی ہدایت۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرٰى وَإِذَا اقْتَضٰى۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو بیچتے وقت خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت نرمی کرے۔

۹۶۰ ج ۱۲ تنگدستوں سے نرمی کرنا اخروی نرمی کا باعث ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوْحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالُوْا أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ كُنْتُ آمُرُ فِتْيَانِيْ أَنْ يُنْظِرُوا الْمُعْسِرَ وَيَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُوْسِرِ فَتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُ۔

حضرت حذیفہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم سے پہلے زمانے میں فرشتوں نے ایک شخص کی روح سے ملاقات کی۔ اور پوچھا کیا تو نے کچھ نیکی کی ہے؟ اس نے کہا۔ میں اپنے ملازموں کو یہ حکم دیتا تھا کہ وہ تنگدست کو (ادائے قرض کے لئے) مہلت دیں۔ اور مالدار سے (تقاضا میں) نرمی کریں۔ (اس پر) خدا نے بھی اسکے ساتھ نرمی کی۔

۹۶۱ ج مال کا عیب و ہنر ظاہر کر دینا موجب برکت اور چھپانا باعث بے برکتی ہے۔

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

حضرت حکیم ابن حزام رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں۔ یا یہ فرمایا۔ یہاں تک کہ علیحدہ ہو جائیں پس اگر وہ دونوں سچ بولیں اور (عیب وہنر) ظاہر کر دیں تو انہیں ان کی اس بیع میں برکت دی جائے گی۔ اور اگر جھوٹ بولیں گے یا عیب پوشی کرینگے تو بیع کی برکت ہٹا دی جائے گی۔"

۹۶۲ ج ایک جنس کی بیشی بہ بدلہ نہیں ہو سکتی

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ

حضرت ابو سعید خدری رض سے روایت ہے کہ ہمیں (مال فے سے) تمر جمع یعنی مختلف اقسام کے ملے ہوئے

وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ وَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ۔

چھوہارے) ملتے تھے۔ اور ہم انکے دو صاع عمدہ چھوہاروں کے ایک صاع کے عوض بیچ ڈالتے تھے اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "نہ تو دو صاع ایک صاع کے عوض میں اور نہ دو درہم ایک درہم کے عوض میں بیچے جائیں"۔

۹۶۳ کتے کی قیمت، خون اور گودنے والی کا گناہ

عَنْ اَبِیْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ اشْتَرٰى عَبْدًا حَجَّامًا فَاَمَرَ بِمَحَاجِمِهِ فَكُسِرَتْ وَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الدَّمِ وَنَهٰى عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُوْمَةِ وَاٰكِلِ الرِّبَا وَمُوْكِلِهٖ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ۔

حضرت ابو جحیفہ رض سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک غلام مول لیا جو پچھنے لگاتا تھا۔ اس کے پچھنے لگانے کے اوزار انہوں نے توڑ ڈالے۔ اور کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور خون کی قیمت لینے سے منع فرمایا ہے۔ (نیز) آپ نے گودنے اور گودوانے والی اور سود لینے والے اور دینے والے (کے فعل) سے منع فرمایا ہے۔ اور مصوّر پر آپ نے لعنت کی ہے۔

۹۶۴ جھوٹی قسم مال کی برکت کھو دیتی ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْبَرَكَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "جھوٹی قسم مال کو کھوٹا کر دیتی اور برکت کو مٹا دیتی ہے"۔

۹۶۵ ایمان کی حالت میں کفر کی بات نہ کرو

عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِيْ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ

حضرت خباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں زمانۂ جاہلیت میں لوہار تھا۔ اور عاص بن وائل پر میرا کچھ قرض تھا۔ میں اس کے تقاضے کے لئے عاص کے پاس آیا تو عاص نے کہا۔ میں تمہیں اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک تم حضرت

فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ حَتّٰى يُمِيتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ تُبْعَثَ فَقَالَ دَعْنِي حَتّٰى أَمُوتَ وَأُبْعَثَ فَسَأُوتٰى مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَ فَنَزَلَتْ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا۔

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے انکار نہ کرو۔ میں نے کہا۔ اگر اللہ تجھے موت دے۔ اور مرنے کے بعد پھر تو زندہ کیا جائے۔ تب بھی میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار نہیں کروں گا۔ عاص نے کہا۔ تو تم مجھے چھوڑ دو۔ تاکہ مر جاؤں۔ اور پھر زندہ کیا جاؤں۔ کیونکہ اس وقت مجھے مال بھی ملیگا۔ اور اولاد بھی۔ پھر تمہارا قرض ادا کردونگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا (ترجمہ) اے نبی! کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جو ہماری آیتوں سے انکار کرتا ہے اور کہتا ہے اگر مرنیکے بعد زندہ ہوں گا تو مجھے مال اور اولاد ملیگی۔ کیا اسے غیب پر اطلاع ہوگئی ہے۔ یا اللہ کے پاس سے اس نے کوئی عہد لیا ہوا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ فَرَأَيْتُ

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ ایک درزی نے حضور علیہ الصلوۃ کو کھانا کھانے کے لئے بلایا جو اس نے آپ کے لئے تیار کیا تھا۔ میں بھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس کھانے پر گیا۔ چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے روٹی اور شوربا جس میں ہرا گھیا (کدو) تھا۔ اور سوکھا ہوا گوشت رکھا گیا۔ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

۹۷۷ / ۲۸ آنحضرت صلعم کدے کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ۔

ق ۹۶
عورت ملنے کے
اخلاق و آداب

عَنْ جَابِرِ بْنِ

عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا فَأَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَبْطَأَ عَلَيَّ جَمَلِي وَأَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ فَنَزَلَ يَحْجُنُهُ بِمِحْجَنِهِ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَكُفُّهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ أَفَلَا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ

کر پیالے کے ادھر اُدھر سے کدو کو ڈھونڈتے تھے۔ لہذا اس دن سے میں کدو کو دوست رکھتا ہوں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضہ سے روایت ہے کہ میں کسی جہاد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ میرے اونٹ نے مجھے لیجانے میں سستی کی اور تھک گیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور پکارا "جابرؓ!" میں نے عرض کی۔ حضورؐ! فرمایا "تمہارا کیا حال ہے"؟ میں نے عرض کی۔ میرا اونٹ چلنے میں سستی کرتا ہے اور تھک گیا ہے۔ اس لئے میں پیچھے رہ گیا ہوں اس پر آپ اُترے۔ اور میرے اونٹ کو (اپنی) لاٹھی سے ہانک کر فرمایا۔ اب سوار ہو جاؤ" چنانچہ میں سوار ہو گیا۔ اب تو یہ اونٹ ایسا تیز ہو گیا کہ میں اسے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر ہو جانے سے روکتا تھا۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا۔ "کیا تم نے نکاح کیا ہے"؟ میں نے عرض کی ہاں۔ فرمایا "کنواری عورت سے کیا ہے یا بیاہی سے"؟ عرض کی بیاہی سے۔ آپ نے فرمایا "کسی نو عمر سے نکاح کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی"؟ میں نے عرض کی۔ میری چھوٹی چھوٹی بہنیں ہیں۔ لہذا میں نے ایک ایسی عورت سے نکاح کرنا چاہا جو ان سب کو سمیٹ لے

فَتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ قَالَ
اَمَا اِنَّكَ قَادِمٌ فَاِذَا
قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ
فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ
قَالَ اَتَبِيْعُ جَمَلَكَ
قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّيْ
بِاُوْقِيَةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَبْلِيْ وَقَدِمْتُ
بِالْغَدَاةِ فَجِئْنَا اِلَى
الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهٗ
عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ
اَلْاٰنَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ
فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَدَخَلْتُ
فَصَلَّيْتُ فَاَمَرَ بِلَالًا
اَنْ يَزِنَ لِيْ اُوْقِيَةً فَوَزَنَ
لِيْ بِلَالٌ فَاَرْجَحَ
فِي الْمِيْزَانِ فَانْطَلَقْتُ
حَتّٰى وَلَّيْتُ فَقَالَ
اُدْعُ لِيْ جَابِرًا فَقُلْتُ
اَلْاٰنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ
وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَبْغَضَ
اِلَيَّ مِنْهُ قَالَ
خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ
ثَمَنُهٗ۔

ان کی کنگھی کیا کرے۔ اور ان کی خبرگیری کرے۔
آپ نے فرمایا "اچھا اب تم جاتے ہو۔
جب مدینہ پہنچو گے تو عقل سے کام لینا"
پھر فرمایا "کیا تم اپنا اونٹ بیچو گے؟" میں
نے عرض کی۔ ہاں۔ پس آپ نے مجھ سے
اس اونٹ کا ایک اوقیہ سونے کے
عوض سودا کر لیا۔ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم مجھ سے پہلے (مدینہ) پہنچ گئے
اور میں صبح کو پہنچا۔ پھر ہم لوگ مسجد کی
طرف گئے۔ تو حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کو ہم نے مسجد کے دروازے پر پایا۔
آپ نے پوچھا "کیا تم ابھی چلے آرہے ہو؟"
میں نے عرض کی۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا "تم
اپنا اونٹ چھوڑ دو۔ اور مسجد میں جاؤ۔
اور دو رکعت نماز پڑھو۔ چنانچہ میں نے
نماز پڑھی۔ بعد ازاں بلال کو حکم دیا کہ
مجھے ایک اوقیہ سونا تول دے۔ جو بلال
نے مجھے تول دیا۔ اور جھکتا ہوا تول دیا۔
میں واپس چلا۔ یہاں تک کہ جب میں نے
پیٹھ پھیر لی۔ تو حضرت صلعم نے فرمایا "جابر کو
میرے پاس بلا لاؤ" میں نے (اپنے دل میں)
کہا کہ اب میرا اونٹ مجھے واپس مل جائیگا۔
حالانکہ یہ بات مجھے بہت ہی ناپسند معلوم ہوتی
تھی (چنانچہ ایسا ہی ہوا) حضور م نے فرمایا۔
"تم اپنا اونٹ بھی لے لو۔ اور اس کی
قیمت بھی لے لو"

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضہ سے مروی ہے

٩٦٨
بیع
خریدار کو مال کے حسن و قبح سے واقف کرنا

عَنْهُمَا اَنَّهُ اشْتَرٰى اِبِلًا هِيْمًا مِنْ رَجُلٍ وَلَهُ فِيْهَا شَرِيْكٌ فَجَاءَ شَرِيْكُهُ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ اِنَّ شَرِيْكِيْ بَاعَكَ اِبِلًا هِيْمًا وَلَمْ يُعْرِفْكَ قَالَ فَاسْتَقْهَا فَلَمَّا ذَهَبَ يَسْتَاقُهَا قَالَ دَعْهَا رَضِيْنَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى۔

کہ اُنہوں نے ایک شخص سے کچھ مستقی اونٹ خرید لئے۔ اور ان میں اس شخص کا ایک اَور شریک بھی تھا۔ وہ شریک حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس آیا۔ اور (بطور معذرت) کہا۔ میرے شریک نے آپ کے پاس مستقی اونٹ بیچ ڈالے ہیں اور آپ کو بتلایا نہیں حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا۔ اچھا تم ان کو واپس لے جاؤ۔ مگر بعد میں کہنے لگے کہ انہیں چھوڑ جاؤ۔ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر راضی ہیں کہ "ایک کا مرض دوسرے کو نہیں لگتا"۔

پچھنے لگوانے کی اُجرت۔ ۹۶۹

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَجَمَ اَبُوْ طَيْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَاَمَرَ اَهْلَهُ اَنْ يُخَفِّفُوْا مِنْ خَرَاجِهٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطیبہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگائے تھے۔ آپ نے اُنہیں ایک صاع چھوہارے دلوا دیئے۔ اور اپنے عمال کو حکم دیا کہ ان کے خراج میں تخفیف کریں۔

پچھنے لگانے کی اجرت ۹۷۰

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَى الَّذِيْ حَجَمَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهٖ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ پچھنے لگوائے۔ اور پچھنے لگانے والے کو اُجرت دی۔ اگر یہ اجرت حرام ہوتی تو آپ اُسے ہرگز نہ دیتے۔

۹۷۲ آنحضرتؐ کا تصویردار بچھونا دیکھ کر ناراض ہونا اور مصوروں کیلئے وعید۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُنہوں نے ایک مسند مول لی۔ جس میں تصویریں تھیں۔

فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ قَالَتْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُوْلِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعَذَّبُوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ۔

جب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ اندر نہ گئے۔ حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ جب میں نے آپ کے چہرۂ مبارک میں خاموشی دیکھی۔ تو عرض کی یا رسول اللہ! میں اللہ اور اسکے رسول کے سامنے توبہ کرتی ہوں میں نے کیا گناہ کیا؟ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ مسند کیسی ہے؟" حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں۔ میں نے عرض کی کہ میں نے آپکے لئے مول لی ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس سے تکیہ لگائیں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ان صورتوں کے بنانے والوں پر قیامت کے دن عذاب کیا جائیگا اور اُن سے کہا جائیگا کہ جو صورتیں تم نے بنائی ہیں ان کو زندہ کرو" اور آپ نے فرمایا "جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں۔ وہاں فرشتے نہیں جاتے"۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ فَكَانَ يَغْلِبُنِي فَيَتَقَدَّمُ أَمَامَ الْقَوْمِ فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيْهِ فَقَالَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے (وہ کہتے ہیں) کہ ہم کسی سفر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ اور میں حضرت عمر رضہ کے ایک تند مزاج اونٹ پر سوار تھا۔ وہ اونٹ میرے قابو میں نہ تھا۔ اور سب لوگوں سے آگے بڑھ جاتا تھا حضرت عمر رضہ اسے ڈانٹ کر پیچھے کر دیتے مگر وہ پھر آگے بڑھ جاتا تھا۔ جس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضہ سے فرمایا "تم یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈالو۔ انہوں نے عرض کی

۹۷۲ ہج
آنحضرت صلعم کا چیز خرید کر پھر بائع کو بخش دینا۔

هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَبَاعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ تَصْنَعُ بِهِ مَا شِئْتَ۔

یارسول اللہ وہ آپ ہی کا ہے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نہیں"۔ تم اسے میرے ہاتھ بیچ ڈالو۔ چنانچہ انہوں نے وہ اونٹ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اے عبد اللہ بن عمرؓ! وہ اونٹ تمہارا ہی ہے تم اسے جو چاہو سو کرو"۔

۹۷۳ خریدار کو نقصان نہ دینے سے برکت ہوتی ہے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ مجھے خرید و فروخت میں اکثر نقصان رہتا ہے آپ نے فرمایا "جب خرید و فروخت کیا کرو۔ تو کہہ دیا کرو کہ (لین دین میں) چکنی چپڑی پھسلانے کی باتیں نہ کرنی چاہئے۔

۹۷۴ ہر ایک کا حشر اس کی نیت کے موافق ہوگا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ایک لشکر کعبہ سے لڑنے کو آئیگا۔ جب وہ مقام بیدا میں پہنچے گا تو سب لوگ زمین میں دھنس جائیں گے"۔ حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ اسب لوگ کس طرح دھنس جائیں گے؟ حالانکہ ان میں وہ بازاری بھی ہوں گے۔ اور بعض لوگ ایسے بھی ہوں گے جو ان میں سے نہ ہوں گے۔ آپ نے فرمایا "سب لوگ دھنس جائیں گے۔ مگر ان کا حشر ان کی نیت کے موافق ہوگا"۔

۹۷۵ بازار میں جا کر نہ دستانا کی مخالفت

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ

حضرت انس بن مالک رضہ سے روایت ہے

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا دَعَوْتُ ھٰذَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاِسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ۔

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن بازار میں تھے۔ اتنے میں ایک شخص نے پکارا اے ابو القاسم! (اس پر) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا۔ تو وہ کہنے لگا۔ میں نے فلاں شخص کو پکارا ہے (حضور کو نہیں بلایا) جس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرا نام رکھ لو مگر میری کنیت نہ رکھو"۔

۹۷۶ ج۸ امام حسنؓ کے لئے دعا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَۃٍ مِّنَ النَّھَارِ لَا یُکَلِّمُنِیْ وَلَا اُکَلِّمُہٗ حَتّٰی اَتٰی سُوْقَ بَنِیْ قَیْنُقَاعَ فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَیْتِ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فَقَالَ اَثَمَّ لُکَعُ اَثَمَّ لُکَعُ فَحَبَسَتْہُ شَیْئًا فَظَنَنْتُ اَنَّھَا تُلْبِسُہٗ سِخَابًا اَوْ تُغَسِّلُہٗ فَجَاءَ یَشْتَدُّ حَتّٰی عَانَقَہٗ وَقَبَّلَہٗ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ اَحْبِبْہُ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّہٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم (ایک دفعہ) دن کے وقت نکلے۔ مگر نہ آپ مجھ سے باتیں کرتے تھے۔ اور نہ میں آپ سے کوئی بات کرتا تھا۔ حتی کہ آپ بنی قینقاع کے بازار میں تشریف لے گئے۔ پھر حضرت فاطمہؓ کے مکان کے صحن میں بیٹھ گئے۔ اور فرمانے لگے "کیا یہاں چھوٹا بچہ ہے۔ کیا یہاں چھوٹا بچہ ہے"۔ آپ حضرت امام حسنؓ کو پوچھتے تھے۔ حضرت فاطمہؓ نے انہیں لانے میں ذرا دیر کی۔ میں سمجھا کہ وہ انہیں کچھ پہنا رہی ہیں۔ یا نہلا رہی ہیں۔ اتنے میں دوڑتے ہوئے آئے۔ یہاں تک کہ حضرت صلعم نے انہیں لپٹا لیا۔ اور پیار کرکے فرمایا "اے اللہ! تو اس سے محبت کر۔ اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر"۔

۹۷۷ ج۷۹ غلہ لینے ہی بیچ دینا چاہیے اور منڈی کے پہنچنے سے پہلے نہ خرید جائے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّھُمْ کَانُوْا یَشْتَرُوْنَ طَعَامًا مِّنَ الرُّکْبَانِ عَلٰی

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ قافلہ والوں سے غلہ مول لیتے تھے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ مَنْ يَّمْنَعُهُمْ اَنْ يَّبِيْعُوْهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ حَيْثُ يُبَاعُ الطَّعَامُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَاعَ الطَّعَامُ اِذَا اشْتَرَاهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔

حضرت نہیں منع کرنے بھیجتے کہ جہاں انہوں نے غلہ مول لیا ہے وہاں وہ سے نہ بیچیں۔ بلکہ اس کو وہاں پہنچا دیں جہاں غلہ بکتا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا تھا کہ غلہ جس وقت مول لیا جائے۔ اسی وقت بیچ ڈالا جائے۔ بغیر اس کے کہ اس پر قبضہ ہو۔

تورات میں آنحضرت صلعم کی توصیف

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ اَجَلْ وَاللهِ اِنَّهُ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْاٰنِ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّيِّيْنَ اَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ يَّقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف جو توریت میں ہے پوچھی گئی۔ تو انہوں نے کہا۔ خدا کی قسم جو تعریف آپ کی قرآن میں ہے اسی قسم کی بعض تعریفیں آپ کی توریت میں بھی ہیں۔ (چنانچہ توریت میں ہے کہ) اے نبی! ہم نے تم کو دین حق کا گواہ اور مومنوں کو بشارت دینے والا کافروں کو ڈرانے والا اور اُمیوں کا نگہبان بنا کر بھیجا ہے۔ تو میرا بندہ ہے۔ اور میرا رسول ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے۔ نہ تو بد خلق ہے۔ اور نہ بازاروں میں شور کرنے والا اور نہ برائی کے بدلے میں برائی کرتا ہے۔ بلکہ بخشش اور مہربانی کرتا ہے۔ اللہ اسے ہرگز موت نہ دے گا۔ یہاں تک کہ اس کے ذریعہ سے ایک ٹیڑھے مذہب کو سیدھا کر دے۔ اور اس طرح کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہنے لگیں۔

إِلَّا اللهُ وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاسْتَعَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَضَعُوا مِنْ دَيْنِهِ فَطَلَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوا فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ وَعَذْقَ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَيَّ فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَجَلَسَ عَلَى أَعْلَاهُ أَوْ فِي وَسَطِهِ ثُمَّ قَالَ كِلْ لِلْقَوْمِ فَكِلْتُهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ تَمْرِي كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ۔

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ

اور اس کے ذریعہ سے اندھی آنکھیں روشن ہوجائیں گی۔ اور بہرے کان کھولے جائیں گے اور غافل دل آگاہ کئے جائیں گے۔"

۹۷۹
اسم
برکت قدم آنحضرت صلعم سے چھوہاروں سے قرض کا ادا کردینا اور چھوہاروں کا کم نہ ہونا۔

حضرت جابر رض سے روایت ہے۔ کہ (میرے والد) حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام نے وفات پائی تو ان پر کچھ قرض تھا۔ لہذا میں نے ان کے قرض خواہوں پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سفارش طلب کی تاکہ وہ ان کا کچھ قرضہ معاف کردیں۔ چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں سے اس بات کی سفارش کی۔ مگر انہوں نے منظور نہ کیا۔ جس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم جاؤ اور اپنے چھوہاروں کی قسمیں علیحدہ علیحدہ کرلو۔ عجوہ علیحدہ اور عذق زید علیحدہ۔ بعدازاں مجھے بلا لینا" چنانچہ میں نے (ایسا ہی) کیا۔ (اور) بعدازاں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بلوا بھیجا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور چھوہاروں کے ڈھیر پر یا ان کے بیچ میں بیٹھ گئے بعدازاں فرمایا "اب لوگوں کو ماپ ماپ کردو" چنانچہ میں نے ماپ ماپ کر ان کو دینا شروع کیا حتی کہ ان کا تمام قرض جسقدر کہ تھا پورا ادا کردیا۔ اور میرے چھوہارے اسی طرح باقی تھے۔ گویا کہ ان میں کچھ بھی کم نہ ہوا۔

۹۸۰
اسم
غلہ ماپ کر لینا باعث برکت ہے۔

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ بن

مَعْدِ یْ کَرِبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کِیْلُوْا طَعَامَکُمْ یُبَارَکْ لَکُمْ۔

معدی کرب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا "غلہ ماپ کر لیا کرو اس میں برکت ہوگی"۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَدَعَا لَھَا وَحَرَّمْتُ الْمَدِیْنَۃَ کَمَا حَرَّمَ اِبْرَاھِیْمُ مَکَّۃَ وَدَعَوْتُ لَھَا فِیْ مُدِّھَا وَصَاعِھَا مِثْلَ مَادَعَا بِہٖ اِبْرَاھِیْمُ لِمَکَّۃَ۔

حضرت عبداللہ بن زید رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "حضرت ابراہیمؑ نے مکہ کی حرمت ظاہر کی۔ اور اس کے لئے دعائے برکت کی۔ اور میں نے مدینہ کی حرمت ظاہر کی جس طرح حضرت ابراہیمؑ نے مکہ کی حرمت ظاہر فرمائی تھی۔ اور میں نے مدینہ کی مُد اور صاع میں دعائے برکت کی جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لئے دعا کی"۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ رَاَیْتُ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ الطَّعَامَ مُجَازَفَۃً یُضْرَبُوْنَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبِیْعُوْہُ حَتّٰی یُؤْوُوْہُ اِلٰی رِحَالِھِمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے (وہ کہتے ہیں کہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو لوگ غلہ تخمینے سے بیچتے تھے ان کو میں نے دیکھا کہ وہ مارے جاتے تھے۔ تاکہ وہ جب اس کو اپنے گھروں میں لے آئیں تب بیچیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّبِیْعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتّٰی یَسْتَوْفِیَہٗ قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ کَیْفَ ذَاکَ قَالَ

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص غلہ کو اس پر قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرے۔ حضرت ابن عباس رض سے پوچھا گیا کہ یہ (منع) کیوں ہے؟ اُنہوں نے کہا

[حاشیہ: ناپنے میں برکت۔ آنحضرت نے مدینہ اور مکہ کے لئے برکت کی دعا فرمائی]

[حاشیہ: ۹۸۳ غلہ تخمینے سے بیچنا منع ہے۔]

[حاشیہ: ۹۸۴ غلہ پر قبضہ پاکر بیچنا چاہئے]

ذٰلِكَ دَرَاهِمُ بِدَرَاهِمَ وَالطَّعَامُ مُرْجَاءٌ۔

یہ تو روپیہ کو روپیہ کے عوض بیچنا ہے۔ کیونکہ غلہ اس وقت نہیں دیا جاتا۔

۹۸۴
ج۱
جنس کو بدلے جنس ہاتھوں ہاتھ بیچنی جائز ہے۔ ورنہ سود ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے۔ کہ آپ نے فرمایا "سونا سونے کے عوض فروخت کرنا ربا (سود) ہے۔ مگر جب کہ دست بدست ہو۔ اور گیہوں کے عوض گیہوں بیچنا ربا ہے۔ مگر اس صورت میں کہ دست بدست ہو۔ اسی طرح چھوارا چھوارے کے عوض اور جو کے عوض جو بیچنا ربا ہے۔ مگر جب کہ دست بدست ہو"۔

۹۸۵
ج
مسلمانوں میں باہم بیع کرنا اور منگنی پر منگنی کرنا اور کسی عورت کی طلاق کی خواہش کرنا ناجائز ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِيْ اِنَائِهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا، کہ "کوئی شہری کسی بیرونی کے لئے بیچے۔ (اور یہ بھی فرمایا کہ) "آپس میں رنجش نہ کرو۔ اور نہ ہی کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے۔ اور نہ اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی بھیجے۔ اور نہ ہی کوئی عورت اپنی بہن (مسلمان) کے طلاق کی خواہش کرے۔ تاکہ جو کچھ حصہ ہو اسے ضائع کر دے۔

۹۸۶
ج۸
غلام کا بیچنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ غُلَامًا لَهٗ عَنْ دُبُرٍ فَاحْتَاجَ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا غلام مدبر کیا۔ پھر اسے (روپے) کی ضرورت پیش آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کا ہاتھ پکڑ کر

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ یَّشْتَرِیْہِ مِنِّیْ فَاشْتَرَاہُ نُعَیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بِکَذَا وَکَذَا فَدَفَعَہٗ اِلَیْہِ۔

فرمایا" اس غلام کو مجھ سے کون مول لیتا ہے" چنانچہ حضرت نعیم بن عبد اللہ نے اسے اس قدر مال کے عوض مول لے لیا۔ اور آپ نے وہ قیمت اس کے مالک کو دے دی۔

ح ۹۲۷ — تیسواں و مذاہب بالانثی بزدجت بیع ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ حَبَلِ الْحَبَلَۃِ وَکَانَ بَیْعًا یَّتَبَایَعُہٗ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ کَانَ الرَّجُلُ یَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ اِلٰی اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَۃُ ثُمَّ تُنْتَجَ الَّتِیْ فِیْ بَطْنِھَا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیع الحبلہ سے منع فرمایا" یہ ایک قسم کی بیع تھی جو اہل جاہلیت کیا کرتے تھے۔ ایک شخص اونٹنی اس وعدے پر مول لیتا تھا کہ جب وہ جنے۔ اور پھر اس کا بچہ جو پیدا ہو وہ جنے (تب اس کی قیمت ادا کروں گا۔

ح ۹۲۸ — بکری غیر دوہی ہوئی دھوکے سے بیچنا ہو تو مشتری کو حق ہے کہ واپس کر سکتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰی غَنَمًا مُّصَرَّاۃً فَاحْتَلَبَھَا فَاِنْ رَضِیَھَا اَمْسَکَھَا وَاِنْ سَخِطَھَا فَفِیْ حَلْبَتِھَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو شخص مصرّاۃ بکری مول لے تو دوہنے کے بعد اگر وہ اسے پسند ہو تو اس کو رکھ لے اور اگر ناپسند ہو تو اس کے دودھ کے عوض میں ایک صاع چھوہارے دے دے"۔

ح ۹۲۹ — زانیہ لونڈی کے احکام

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا زَنَتِ الْاَمَۃُ فَتَبَیَّنَ زِنَاھَا فَلْیَجْلِدْھَا وَلَا یُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْیَجْلِدْھَا وَلَا یُثَرِّبْ

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جب لونڈی زنا کرے۔ اور اس پر زنا ثابت ہو جائے تو چاہیے کہ اس کے دُرّے مارے جائیں صرف ڈانٹنے پر اکتفا نہ کرے۔ اگر وہ پھر زنا کرے تو پھر اسے دُرّے مارے۔ ڈانٹنے پر اکتفا نہ کرے۔

ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ

اور اگر تیسری بار زنا کرے تو اس کو بیچ ڈالے۔ خواہ وہ بعوض بالوں کی ایک رسّی کے بکے"۔

۹۹۰ صحیح
غلہ کے لئے شہری دلال کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُوْنُ لَهُ سِمْسَارًا۔

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" (غلہ لانے والے) قافلہ کی پیشوائی کو نہ جاؤ۔ اور شہری کسی بیرونی کے لئے بیع نہ کرے۔ حضرت ابن عباس رض سے پوچھا گیا۔ اس کا کیا مطلب ہے کہ کوئی شہری کسی بیرونی کے لئے بیع نہ کرے۔ انہوں نے کہا اس کا مطلب ہے کہ اس کا دلال نہ بنے۔

۹۹۱ صحیح
بیرونی غلہ کی پیشوائی اور بیع پر بیع کرنی منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا اِلَى السُّوْقِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا" تم میں سے کوئی شخص کسی کی بیع پر بیع نہ کرے۔ اور تم لوگ مال کی پیشوائی نہ کیا کرو۔ حتیٰ کہ وہ بازار میں پہنچ جائے۔ (اور وہاں بکے)"۔

۹۹۲ صحیح
خشک کے عوض خشک و تر کے عوض تر میوہ منع ہے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الزَّبِيْبِ بِالْكَرْمِ كَيْلًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ اور مزابنہ یہ ہے کہ رتب کو تمر کے عوض پیمانہ کرکے بیچے۔ اور خشک انگور کو تازہ انگور کے عوض پیمانہ کرکے بیچے۔

۹۹۳ صحیح
جنس کے بدلے جنس ہاتھوں ہاتھ کا حکم

عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ انہیں

التمس صرفاً بمائة دينار فدعاني طلحة بن عبيد الله فتراوضنا حتى اصطرف مني فأخذ الذهب يقلبها في يده ثم قال حتى يأتي خازني من الغابة وعمر رضي الله عنه يسمع ذلك والله لا تفارقه حتى تأخذ منه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذهب بالذهب ربا الا هاء وهاء وذكر باقي الحديث وقد تقدم۔

سو دینار کے عوض بیع صرف کی ضرورت ہوئی۔ (وہ کہتے ہیں کہ) مجھے طلحہ بن عبید اللہ نے بلوا بھیجا۔ تو ہم دونوں نے معاملہ کی گفتگو کی۔ آخر انہوں نے مجھ سے بیع صرف کر لی۔ اور (مجھ سے) سونا لیکر ہاتھ میں الٹنے پلٹنے لگے۔ اور بعد ازاں کہنے لگے اتنا انتظار کرو کہ میرا خزانچی مقام غابہ سے آ جائے۔ حضرت عمر رضی بھی اس گفتگو کو سن رہے تھے۔ انہوں نے کہا (اے مالک بن اوس تمہیں خدا کی قسم۔ تم طلحہ کو نہ چھوڑنا جب تک کہ ان سے روپے دلالو۔ (کیونکہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "سونا سونے کے عوض بیچنا ربو ہے۔ بشرطیکہ دست بدست ہو (باقی حدیث پہلے گذر چکی ہے)۔

۹۹۴ بیع سونا سونے کے عوض برابر برابر بیچے مگر چاندی اور سونے کا باہم مبادلہ کی طرح چاہو کرو

عن أبي بكرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبيعوا الذهب بالذهب الا سواء بسواء والفضة بالفضة الا سواء بسواء وبيعوا الذهب بالفضة والفضة بالذهب كيف شئتم۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سونے کو سونے کے عوض میں (کم و بیش) نہ بیچو۔ مگر برابر برابر۔ اور چاندی کو چاندی کے عوض میں نہ بیچو مگر برابر برابر۔ البتہ سونے کو چاندی کے عوض میں اور چاندی کو سونے کے عوض میں۔ جس طرح چاہو بیچ ڈالو"۔

۹۹۵ بیع جنس کے بدلے جنس برابر بک سکتی ہے

عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ۔

سونے کو سونے کے عوض نہ بیچو۔ مگر برابر۔ ایک دوسرے سے کم زیادہ کرکے نہ بیچو اور چاندی کو چاندی کے عوض میں نہ بیچو مگر برابر۔ ایک دوسرے سے کم زیادہ کرکے نہ بیچو اور ان میں سے کسی غائب (شئے) کو حاضر کے عوض میں نہ بیچو"۔

۹۹۶ ج ۲ ادھار میں ربوا ہے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ فَقِيْلَ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَقُوْلُهُ فَقَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ لِابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ وَجَدْتَهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ كُلُّ ذٰلِكَ لَا أَقُوْلُ وَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ وَلٰكِنَّنِيْ أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبَا إِلَّا فِي النَّسِيْئَةِ۔

حضرت ابوسعید خدری رض سے مروی ہے کہ (انہوں نے کہا) دینار کو دینار کے عوض میں۔ اور درہم کو درہم کے عوض میں بیچنا سود ہے۔ ان سے کہا گیا۔ کہ حضرت عباس رض تو اس کے قائل نہیں (اس پر) حضرت ابوسعید خدری رض نے حضرت ابن عباس رض سے پوچھا۔ کیا آپ نے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ یا اس کو کتاب اللہ میں دیکھا ہے؟ حضرت ابن عباس رض نے کہا۔ میں ان میں سے کوئی بات بھی نہیں کہتا۔ اور تم رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال سے مجھ سے زیادہ واقف ہو۔ بلکہ مجھے حضرت اسامہ رض نے خبر دی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ربٰو تو صرف اُدھار میں ہے"۔

۹۹۷ ج ۲ ادھار بیچنا

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمَا سُئِلَا عَنِ الصَّرْفِ فَكُلٌّ وَاحِدٍ

حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے بیع صرف کی بابت پوچھا گیا۔ تو ان دونوں میں سے ہر ایک نے (دوسرے کی نسبت)

مِنْهُمَا يَقُوْلُ هٰذَا خَيْرٌ مِّنِّيْ وَكِلَاهُمَا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَيْنًا۔

کہا کہ یہ مجھ سے بہتر ہیں (ان سے پوچھو) بعد ازاں دونوں نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سونے کو چاندی کے عوض میں اُدھار بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

بیع ثمر و رطب کی بیع و پھل بیچنے کی ممانعت۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ وَلَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ اَوْ بِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِيْ غَيْرِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے بیچنے سے منع فرمایا جب تک کہ ان کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے۔ اور درخت پر لگے ہوئے چھوہاروں کو تمر کے عوض میں بھی نہ بیچو پھر عبداللہ بن عمر رض نے کہا کہ زید بن ثابت نے مجھ سے بیان کیا کہ بعد ازاں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے درخت پر لگے ہوئے چھوہاروں کو رطب یا تمر کے عوض میں بیچنے کی اجازت دے دی ہے۔ اسکے سوا اور کسی کی اجازت نہیں دی۔

۹۹۹ بیع ثمر پھل نقدی کے عوض بکیں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَطِيْبَ وَلَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِّنْهُ اِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ اِلَّا الْعَرَايَا۔

حضرت جابر رض کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پھل کے بیچنے سے منع فرمایا ہے تا وقتیکہ وہ پک نہ جائے (اور اس میں سے کچھ بھی سوائے درہم و دینار کے اور کسی چیز کے عوض نہ بیچا جائے۔ مگر عرایا۔ (کہ انکا پھل کے عوض بھی بیچنا جائز ہے "

۱۰۰۰ بیع صرف عرایا کا تبادلہ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ۔

عرایا کی بیع کی اجازت دی۔ بشرطیکہ پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم ہوں ۔"

بیع ۱۰۱
کچے پھلوں کے نہ بیچنے کی مصلحت

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَاعُوْنَ الثِّمَارَ فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيْهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ إِنَّهُ أَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ أَصَابَهُ مُرَاضٌ أَصَابَهُ قُشَامٌ عَاهَاتٌ يَحْتَجُّوْنَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُوْمَةُ فِي ذٰلِكَ فَإِمَّا لَا فَلَا تَتَبَايَعُوْا حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ كَالْمَشُوْرَةِ يُشِيْرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُوْمَتِهِمْ۔

زید بن ثابت رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ پھلوں کو قبل از صلاحیت بیع ڈالتے تھے۔ پھر جب مول لینے والے ان پھلوں کو توڑتے اور بیچنے والے اپنی قیمت کا تقاضا کرنے ان کے پاس جاتے تو وہ مول لینے والے کہتے کہ کھجوروں کو لوؔ دُمان" (کھجوروں کا ایک مرض) ہوگیا تھا۔ ان میں تو مُراض ہوگیا تھا ان میں قشام ہوگیا تھا۔ غرضیکہ اسی قسم کی خرابیاں بیان کرکے جھگڑا کرتے تھے لہٰذا جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس قسم کے مقدمے زیادہ پیش ہوئے تو آپ نے بوجہ اُن جھگڑوں کے بطور مشورہ ان سے فرمایا۔" یا تو پھلوں کی بیع موقوف کردو۔ اور نہیں تو اس وقت تک نہ بیچو۔ جب تک کہ پھل کی صلاحیت نہ ظاہر ہوجائے۔"

بیع ۱۰۲
۵۴
کچے پھل کی بیع ممنوع

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتّٰى تُشَقِّحَ فَقِيْلَ وَمَا تُشَقِّحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ وہ سرخ یا زرد ہوجائیں۔ اور کھانے کے قابل ہوجائیں۔

بیع
کچے پھل بیچنے کی ممانعت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی تُزْهِیَ فَقِیْلَ لَهٗ وَمَا تُزْهِیْ قَالَ حَتّٰی تَحْمَرَّ فَقَالَ اَرَاَیْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ یَاْخُذُ اَحَدُکُمْ مَالَ اَخِیْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ وہ سُرخ ہوجائیں۔ پھر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بتاؤ اگر اللہ پھل کو ضائع کردے۔ تو کوئی شخص تم میں سے اپنے بھائی کا مال کس چیز کے عوض میں لیتا ہے"۔

بیع
جنس نقد جنس نقد دوسری جنس عوض

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰی خَیْبَرَ فَجَاءَهٗ بِتَمْرٍ جَنِیْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکُلُّ تَمْرِ خَیْبَرَ هٰکَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَیْنِ وَالصَّاعَیْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِیْبًا۔

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر پر عامل بنایا۔ تو وہ جنیب کی قسم کے کچھ چھوہارے آپ کے پاس لایا۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا "کیا خیبر کے سب چھوہارے ایسے ہی (عمدہ) ہوتے ہیں"؟ اس نے کہا نہیں۔ واللہ! اے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہم ان چھوہاروں کا ایک صاع اور چھوہاروں کے دو صاع کے عوض میں۔ اور ان چھوہاروں کے دو صاع اور چھوہاروں کے تین تین صاع کے عوض میں مول لیتے ہیں۔ اس پر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایسا نہ کیا کرو۔ تم ان چھوہاروں کو درہموں کے عوض بیچ ڈالو۔ اور پھر درہموں سے جنیب مول لے لیا کرو"۔

۱۰۰۵ ج۵ محاقلہ وغیرہ کی ممانعت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور محاضرہ۔ ملامسہ۔ منابزہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

۱۰۰۶ ج۸ شوہر کے مال سے بقدر ضرورت لینا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ هِنْدُ اُمُّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اٰخُذَ مِنْ مَالِهٖ سِرًّا قَالَ خُذِيْ اَنْتِ وَبَنُوْكِ مَا يَكْفِيْكِ بِالْمَعْرُوْفِ۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں۔کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت معاویہ کی ماں ہندؔ نے یہ عرض کی کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہیں۔ اگر میں ان کے مال سے کچھ پوشیدہ طور پر لے لیا کروں تو کیا مجھ پر کچھ حرج ہے؟ آپ نے فرمایا" ہاں۔ تم اور تمہارے بیٹے اس قدر لے لیا کرو جو تمہیں دستور کے موافق کافی ہو جائے"۔

۱۰۰۷ ج۹ راستہ بدل جائے تو شفع نہیں

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِيْ كُلِّ مَالَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر منقسم میں شفعہ مقرر فرما دیا ہے۔ لیکن جس وقت حدود واقع ہو جائیں اور راستہ بدل جائے۔ تو پھر شفعہ نہیں۔

۱۰۰۸ ج۱۰ حضرت ابراہیم کا قصہ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيْهَا مَلِكٌ مِّنَ الْمُلُوْكِ

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ابراہیم اپنی بی بی سارہ کے ہمراہ ہجرت کرکے ایک ایسی بستی میں پہنچے جہاں ایک بادشاہ تھا۔ یا یہ فرمایا کہ ایک ظالم تھا۔ اس سے جب بیان کیا گیا کہ ابراہیم ایک عورت کے ساتھ آئے

أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ دَخَلَ إِبْرَاهِيمُ بِامْرَأَةٍ هِيَ مِنْ أَحْسَنِ النِّسَاءِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ مَنْ هٰذِهِ الَّتِي مَعَكَ قَالَ أُخْتِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ لَا تُكَذِّبِي حَدِيثِي فَإِنِّي أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّكِ أُخْتِي وَاللّٰهِ إِنْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى زَوْجِي فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَتْ اَللّٰهُمَّ إِنْ يَمُتْ يُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَأُرْسِلَ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي وَتَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ

ہیں جو خوبصورت عورتوں میں سے ہے تو اس نے ایک آدمی بھیجکر پچھوایا کہ اے ابراہیم یہ عورت جو تمہارے ساتھ ہے۔ کون ہے؟ حضرت ابراہیمؑ نے کہا میری بہن ہے۔ پھر حضرت ابراہیمؑ نے سارہ سے کہا۔ دیکھو میری بات کو جھوٹا نہ کرنا۔ میں نے ان لوگوں سے کہہ دیا ہے کہ تم میری بہن ہو۔ خدا کی قسم زمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ اس کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے سارہ کو اس بادشاہ کے پاس بھیج دیا۔ بادشاہ ان کی طرف متوجہ ہوا۔ تو وہ وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑی ہوگئیں۔ اور کہنے لگیں۔ اے اللہ! اگر تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان رکھتی ہوں۔ اور میں نے سوا اپنے شوہر کے اور سب سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے تو مجھ پر اس کافر کو مسلط نہ فرما۔ یہ دعا مانگتے ہی اس کافر کو صرع ہوگئی۔ حتّٰی کہ وہ اپنے پاؤں رگڑنے لگا ابوہریرہ کہتے ہیں۔ حضرت سارہ نے کہا۔ اے اللہ! اگر یہ مر جائے گا۔ تو لوگ کہیں گے اس (عورت) نے بادشاہ کو مار ڈالا ہے اس پر اس کی وہ حالت جاتی رہی۔ اور وہ پھر ان کی طرف متوجہ ہوا۔ وہ اٹھ کر وضو کر کے پھر نماز پڑھنے کھڑی ہوگئیں۔ اور کہنے لگیں اے اللہ! اگر تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان

وَاَحْصَنْتُ فَرْجِيْ اِلَّا عَلٰى زَوْجِيْ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هٰذَا الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهٖ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ اِنْ يَّمُتْ فَيُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَاُرْسِلَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَرْسَلْتُمْ اِلَيَّ اِلَّا شَيْطَانًا اِرْجِعُوْهَا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَعْطُوْهَا اٰجَرَ فَرَجَعَتْ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ اَشَعَرْتَ اَنَّ اللّٰهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَاَخْدَمَ وَلِيْدَةً۔

اور میں نے اپنی شرمگاہ کو اپنے شوہر کے سوا سب سے بچایا ہو تو مجھ پر اس کافر کو مسلط نہ فرما۔ چنانچہ اُسے پھر صرع ہو گئی۔ حتیٰ کہ وہ اپنے پاؤں مارنے لگا۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت سارہ نے کہا۔ اے اللہ! اگر یہ مر جائے گا تو لوگ کہیں گے کہ اسی نے بادشاہ کو قتل کیا ہے۔ پھر وہ دوبارہ ہوش میں آیا۔ یا تیسری دفعہ تو اس نے کہا۔ بخدا تم نے میرے پاس شیطان کو بھیجا ہے۔ اس کو تم ابراہیم کے پاس واپس لے جاؤ۔ اور آجر یعنی ہاجرہ بھی اس کو دیدو۔ چنانچہ وہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس واپس آگئیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے ان سے فرمایا دیکھا! اللہ نے اس کافر کو ذلیل کر دیا۔ اور ایک لونڈی کو بھی خدمت کے لئے بھیجدیا۔

۱۰۰۹
حج
حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا نزول۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) فرمایا۔ قسم ہے اس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے۔ عنقریب تم لوگوں میں ابن مریم (یعنی عیسےٰ علیہ السلام) اتریںگے اور وہ ایک باانصاف حاکم ہوں گے۔ صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔ اور سوٴر کو قتل کریں گے۔ اور جزیہ موقوف کردینگے مال بہا بہا پھرے گا۔ کوئی اسے قبول نہ کرے گا۔"

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ اتاہ رجل فقال یا ابن عباس انی انسان انما معیشتی من صنعۃ یدی وانی اصنع ہذہ التصاویر فقال ابن عباس لا احدثک الا ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعتہ یقول من صور صورۃ فان اللہ معذبہ حتی ینفخ فیہا الروح ولیس بنافخ فیہا ابدا فربا الرجل ربوۃ شدیدۃ واصفر وجہہ فقال ویحک ان ابیت الا ان تصنع فعلیک بہذا الشجر کل شیء لیس فیہ روح۔

حضرت ابن عباس رض کے پاس ایک شخص آیا۔ اور کہنے لگا۔ اے ابن عباسؓ! میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ میری روزی میرے ہی ہاتھ کے کام پر ہے اور میں تصویریں بنایا کرتا ہوں۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا۔ میں تجھ سے وہی بیان کروں گا جو میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ میں نے آپکو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے " جو شخص تصویر بنائے گا تو اللہ اسے عذاب کرے گا۔ تاکہ وہ اس میں جان ڈالے۔ اور وہ اس میں کبھی جان نہیں ڈال سکتا " مگر اس شخص نے بہت ٹھنڈے سانس لئے اور اس کا چہرہ زرد ہو گیا۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا۔ تیری خرابی ہو اگر تو خواہ مخواہ اسی کام کو کرنا چاہتا ہے۔ تو درختوں یا ان چیزوں کی تصویریں بنا لیا کر جن میں جان نہ ہو۔

سچ — بیجان چیزوں کی تصویر بنانا جائز ہے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ عز وجل ثلاثۃ انا خصمہم یوم القیامۃ رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنہ ورجل استاجر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن میں ان کا دشمن ہونگا ایک وہ شخص جو میرا نام لے کر عہد کرے اور پھر اس کے خلاف کرے (۲) وہ شخص جو کسی آزاد آدمی کو بیچ ڈالے اور اس کی قیمت کھا جائے۔ اور (۳) وہ شخص جو کسی مزدور کو اجرت

سچ — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین آدمیوں کے دشمن ہیں

أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ۔

پر لگا کر اس سے پورا کام لے لے اور اسے مزدوری نہ دے"۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهَا يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ۔

۱۰۱۲ بیع — حرام چیز کی فروخت بھی حرام ہے۔

جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے زمانہ فتح مکہ میں مکہ کے اندر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب۔ مردہ جانور۔ سؤر اور بتوں کے فروخت کرنے کو حرام قرار دیا ہے" لوگوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! مردہ جانور کی چربی کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں؟ جو کشتیوں میں لگائی جاتی ہے۔ اور کھالیں اس سے چکنی کی جاتی ہیں۔ اور لوگ اس سے چراغ بھی جلاتے ہیں آپ نے فرمایا "نہیں۔ وہ بھی حرام ہے"۔ پھر آپ نے اسی وقت فرمایا "اللہ یہود کو غارت کرے۔ جب خدا نے چربی ان پر حرام کر دی تو انہوں نے چربی کو پگھلا کر بیچ لیا۔ اور اس کی قیمت کھا گئے"۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

۱۰۱۳ بیع — زناکی خرچی۔

ابن مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت۔ زنا کی خرچی اور کاہنت کی اجرت لینے سے منع فرمایا ہے۔

كتاب السلم

بیع سلم کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُوْنَ فِي التَّمْرِ الْعَامَ وَالْعَامَيْنِ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فِيْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ۔

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے۔ اس وقت لوگ چھوہاروں میں ایک سال اور دو سال کے لئے سلم کیا کرتے تھے۔ آپنے فرمایا۔ جو شخص چھوہارے میں سلم کرے اُسے چاہیے کہ ایک معین پیمانہ و معین وزن کے حساب سے کرے۔ ایک روایت میں ہے کہ وقت معلوم تک کرے۔

عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّا كُنَّا نُسْلِفُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسْلِفُ نَبِيْطَ اَهْلِ الشَّامِ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ قِيْلَ لَهٗ اِلٰى مَنْ كَانَ اَصْلُهٗ عِنْدَهٗ قَالَ مَا كُنَّا نَسْاَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ۔

ابن ابی اوفیٰ کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم۔ ابوبکر رضہ اور عمر رضہ کے زمانے میں گیہوں۔ جَو۔ منقے۔ اور چھوہاروں میں سلم کیا کرتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہم شام کے کسانوں سے گیہوں۔ جَو اور انگور میں ایک معین پیمانہ کے حساب سے ایک معین مدت کے لئے سلم کیا کرتے تھے۔ ان سے کہا گیا کہ جس کے پاس اصل مال موجود ہوتا تھا اس سے کرتے تھے؟ انہوں نے کہا۔ ہم ان سے یہ نہ پوچھتے تھے۔

(حاشیہ) بیع سلم میں پیمانہ وزن و مدت معین کی ضرورت۔

(حاشیہ) ۵۱۰ پیمانہ پر سلم

لہ سلم۔ پیشگی قیمت کسی چیز کی دیدینا جیسا کہ کسانوں کو غلے کے لئے دے دیتے ہیں۔

کتاب الشفعۃ

شفع کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۰۱۶ ح
شفع کا ثبوت

عَنْ اَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ جَاءَ اِلَى سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ ابْتَعْ مِنِّيْ بَيْتَيَّ فِيْ دَارِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُكَ عَلَى اَرْبَعَةِ آلَافٍ مُنَجَّمَةٍ اَوْ مُقَطَّعَةٍ فَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ لَقَدْ اُعْطِيْتُ بِهِمَا خَمْسَ مِائَةِ دِيْنَارٍ وَلَوْلَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ مَا اَعْطَيْتُكَهُمَا بِاَرْبَعَةِ آلَافٍ وَاَنَا اُعْطٰى بِهِمَا خَمْسَ مِائَةِ دِيْنَارٍ فَاَعْطَاهَا اِيَّاهُ۔

حضرت رافع نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ سے روایت ہے کہ وہ سعد بن ابی وقاص کے پاس آئے۔ اور اُن سے کہا کہ اے سعد! مجھ سے وہ دونوں مکان جو آپ کے محلہ میں ہیں، خریدیئے حضرت سعد نے کہا خدا کی قسم میں تمہیں چار ہزار سے زیادہ نہ دوں گا اور وہ بھی باقساط۔ ابو رافع رض نے کہا۔ مجھے تو ان دونوں کے عوض پانچسو اشرفیاں ملتی ہیں۔ اگر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ "پڑوسی بوجہ اپنے قرب کے زیادہ مستحق ہے" تو میں آپ کو چار ہزار میں نہ دیتا۔ کیونکہ مجھے پانچسو اشرفیاں ان کے عوض ملتی ہیں۔ پس وہ دونوں مکان انہوں نے حضرت سعد رض کو دے دیئے۔

۱۰۱۷ ح
جس کا دروازہ قریب ہو وہی مستحق ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ!

إِلٰى أَيِّ جَارَيْنِ فَإِلٰى أَيِّهِمَا أُهْدِيْ قَالَ إِلٰى أَقْرَبِهِمَا مِنْكَ بَابًا۔

میرے دو پڑوسی ہیں تحفہ تحائف کس کو بھیجا کروں ؟ آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہے"۔

كِتَابُ الْأُجَارَةِ

اجارہ کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّيْنَ فَقُلْتُ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَقَالَ لَنْ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ میرے ہمراہ دو اشعری آدمی اور بھی تھے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! ان دونوں آدمیوں کو کہیں عامل بنا دیجئے۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ یہ عامل بننے کی خواہش رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میں اس شخص کو ہرگز اپنے کام میں عامل نہ بناؤں گا جو عامل بننے کی خواہش رکھتا ہو"۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ وَأَنْتَ

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں"۔ صحابہ نے عرض کی۔ کیا آپ نے بھی ؟۔

جو لوگ عامل بننے کے حریص ہوں عامل نہ بنائے جائیں۔

تمام نبی اجرت پر بکریاں چراتے رہے ہیں۔

فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَرْعَاهَا
قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ
وَالنَّصَارٰى كَمَثَلِ رَجُلٍ
اِسْتَاْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُوْنَ
لَهٗ عَمَلًا يَوْمًا اِلَى اللَّيْلِ
عَلٰى اَجْرٍ مَعْلُوْمٍ فَعَمِلُوْا
لَهٗ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ
فَقَالُوْا لَا حَاجَةَ لَنَا
اِلٰى اَجْرِكَ الَّذِيْ شَرَطْتَ
لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ
فَقَالَ لَهُمْ لَا تَفْعَلُوْا اَكْمِلُوْا
بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ وَخُذُوْا اَجْرَكُمْ
كَامِلًا فَاَبَوْا وَتَرَكُوْا
وَاسْتَاْجَرَ اٰخَرِيْنَ بَعْدَهُمْ
فَقَالَ اَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ
يَوْمِكُمْ هٰذَا وَلَكُمُ
الَّذِيْ شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ
الْاَجْرِ فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا
كَانَ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ
قَالُوْا لَكَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ
وَلَكَ الْاَجْرُ الَّذِيْ جَعَلْتَ
لَنَا فِيْهِ فَقَالَ لَهُمْ
اَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ

فرمایا۔ ہاں میں بھی کچھ قیراطوں کے عوض مکہ
والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا"۔

۱۰۲۰
ج ۳
یہود و نصاریٰ
اور مسلمانوں کی مثال

حضرت ابو موسٰی رض نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ
نے فرمایا۔ مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی حالت
کی مثال اس شخص (کے مزدوروں) کی سی
ہے۔ جس نے کچھ لوگوں کو مزدوری میں
لگایا۔ تاکہ وہ دن بھر (رات تک) ایک
معینہ اُجرت پر اس شخص کا کام کریں مگر دوپہر
تک ان لوگوں نے کام کیا اور پھر کہنے لگے
ہمیں تیری مزدوری کی جو تو نے ہم سے مقرر
کی تھی کچھ حاجت نہیں۔ یہ جو کام ہم نے
کیا مفت کر دیا۔ اس شخص نے کہا
تم ایسا نہ کرو۔ باقی کام پورا کر کے اپنی مزدوری
پوری لے لو۔ مگر انہوں نے انکار
کر دیا۔ پس اس شخص نے ان کے
بعد دوسرے لوگوں کو اُجرت میں لگالیا
(اور کہا) کہ تم باقی دن پورا کر دو۔ جو کچھ
میں نے ان سے اقرار کیا تھا وہی تمہیں
ملے گا۔ چنانچہ اُنہوں نے کام کرنا شروع
کیا۔ مگر جب عصر کا وقت آیا۔ تو
کہنے لگے۔ ہم نے جو کچھ کام کیا ہے۔
وہ تیرے لئے مفت کر دیا۔ اور جو
مزدوری تو نے اس کام کی مقرر کی
تھی وہ بھی تو ہی رکھ لے۔ اب ہم
تیرا کام نہ کریں گے۔ اس
شخص نے کہا۔ کہ باقی کام پورا کر دو۔

فَاِنَّمَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ
شَيْءٌ يَسِيْرٌ فَاَبَوْا فَاسْتَاْجَرَ
قَوْمًا اَنْ يَعْمَلُوْا لَهُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ
فَعَمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ
حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ
فَاسْتَكْمَلُوْا اَجْرَ الْفَرِيْقَيْنِ
كِلَيْهِمَا فَذٰلِكَ مَثَلُهُمْ
وَمَثَلُ مَا قَبِلُوْا مِنْ
هٰذَا النُّوْرِ

کہ اب تو دن تھوڑا ہی باقی رہ گیا ہے مگر
ان لوگوں نے بھی انکار کر دیا۔ پھر اس
شخص نے باقی دن میں کام کرنے کے لئے اور
لوگوں کو مزدوری پر لگایا۔ جنہوں نے باقی
دن میں کام کیا۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب
ہو گیا۔ اور ان لوگوں نے دونوں فریقوں
کی پوری مزدوری لے لی۔ پس یہی مثال
ان لوگوں کی۔ اور اس نور ہدایت کی ہے
جس کو انہوں نے قبول کیا۔"

ح ۱۰۳۱
مزدور کی مزدوری دینے کی ایک مثال

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ انْطَلَقَ
ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ
كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى
اَوَوُا الْمَبِيْتَ اِلٰى غَارٍ
فَدَخَلُوْهُ فَانْحَدَرَتْ
صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ
عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوْا
اِنَّهُ لَا يُنْجِيْكُمْ مِنْ هٰذِهِ
الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ
بِصَالِحِ اَعْمَالِكُمْ
فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ
كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ
كَبِيْرَانِ وَكُنْتُ لَا اَغْبِقُ
قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَلَا مَالًا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں
کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "تم سے
پہلے لوگوں میں سے تین آدمی (ایک ساتھ
کسی کام کے لئے) روانہ ہوئے۔ اور
رات کے وقت ایک غار کے پاس
پہنچکر سب اس میں گھس گئے۔ پھر
ایک پتھر پہاڑ سے لڑھکا اور اس نے
ان پر غار کا منہ بند کر دیا۔ ان لوگوں
نے کہا کہ کوئی چیز ہمیں اس پتھر سے
رہائی نہیں دے سکتی۔ مگر یہ کہ
اپنے نیک اعمال کے وسیلہ
سے خدا سے دعا کریں۔ چنانچہ ایک
شخص ان میں سے کہنے لگا۔
اے اللہ! میرے ماں باپ
بہت بوڑھے تھے۔ میں ان سے
پہلے نہ اپنے بچوں وغیرہ کو کھانا کھلاتا
تھا۔ اور نہ لونڈی غلاموں کو

فَنَاَی بِیْ فِیْ طَلَبِ شَیْءٍ یَوْمًا
فَلَمْ اُرِحْ عَلَیْهِمَا حَتّٰی
نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا
فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَیْنِ
فَكَرِهْتُ اَنْ اَغْبِقَ
قَبْلَهُمَا اَهْلًا اَوْ
مَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ
عَلٰی یَدَیَّ اَنْتَظِرُ اسْتِیْقَاظَهُمَا
حَتّٰی بَرَقَ الْفَجْرُ
فَاسْتَیْقَظَا فَشَرِبَا
غَبُوْقَهُمَا اَللّٰهُمَّ اِنْ
كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ
ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا
مَا نَحْنُ فِیْهِ مِنْ هٰذِهِ
الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ
شَیْئًا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ الْخُرُوْجَ
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ
كَانَتْ لِیْ بِنْتُ عَمٍّ كَانَتْ
اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیَّ فَاَرَدْتُهَا
عَنْ نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ
مِنِّیْ حَتّٰی اَلَمَّتْ بِهَا
سَنَةٌ مِنَ السِّنِیْنَ فَجَاءَتْنِیْ
فَاَعْطَیْتُهَا عِشْرِیْنَ
وَمِائَةَ دِیْنَارٍ عَلٰی اَنْ
تُخَلِّیَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ نَفْسِهَا
فَفَعَلَتْ حَتّٰی اِذَا قَدَرْتُ

ایک دن کسی کام میں مجھے دیر ہوگئی۔ یہاں تک
کہ جب میں ان کے پاس آیا تو وہ سو گئے تھے۔
پس میں نے انکا کھانا ہاتھ میں اٹھا لیا اور انہیں
سوتا ہوا دیکھ کر مجھے یہ گوارا نہ ہوا کہ ان سے
پہلے اپنے گھر والوں اور لونڈی غلاموں کو
کچھ کھلاؤں۔ چنانچہ میں ٹھہر گیا۔ پیالہ
میرے ہاتھ میں تھا۔ میں ان کے بیدار
ہونے کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ
صبح ہوگئی۔ اور وہ دونوں بیدار ہوئے
اور انہوں نے وہ دودھ پیا۔ اے اللہ!
اگر میں نے یہ کام محض تیری رضامندی
حاصل کرنے کے لئے کیا ہو۔ تو اس پتھر
کی وجہ سے جس حال میں ہم ہیں دور کر دے
چنانچہ وہ پتھر (کچھ) ہٹ گیا۔ مگر وہ اس
سے نکل نہ سکتے تھے۔" نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔" دوسرے شخص
نے کہا۔ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی۔
جو تمام لوگوں سے مجھے زیادہ محبوب تھی
میں نے اس سے ہمبستری کی خواہش
کی مگر وہ مجھ سے راضی نہ ہوئی۔
یہاں تک کہ ایک سال بعد
اسے کچھ ضرورت پیش آئی۔
تو وہ میرے پاس آئی۔ اور میں نے
اسے ایک سو بیس (۱۲۰) اشرفیاں
دیں۔ اس شرط پر کہ وہ مجھے اپنی
ذات سے نہ روکے۔ اس نے منظور
کر لیا۔ مگر جب مجھے اس پر قابو ملا تو وہ

عَلَيْهَا قَالَتْ لَا أُحِلُّ
لَكَ أَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا
بِحَقِّهِ فَتَحَرَّجْتُ مِنَ
الْوُقُوعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ
عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ
إِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ
الَّذِي أَعْطَيْتُهَا اللّٰهُمَّ إِنْ
كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ
وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا
نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ
الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ
لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ
مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ
الثَّالِثُ اللّٰهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ
أُجَرَاءَ فَأَعْطَيْتُهُمْ
أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ
تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ
فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتّٰى
كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ
فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ
يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِي
فَقُلْتُ لَهُ كُلُّ مَا تَرٰى
مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ
وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ فَقَالَ يَا
عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِي
فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ

کہنے لگی کہ میں تجھے اس بات کی اجازت
نہیں دیتی کہ تو مہر کو ناحق توڑ ڈالے۔ اس پر
میں نے اسکے ساتھ ہم بستری کو گناہ سمجھا
اس سے علیحدہ ہو گیا۔ حالانکہ وہ مجھے تمام
لوگوں سے زیادہ محبوب تھی۔ اور میں نے جو
سونا اُسے دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا۔ اے اللہ!
اگر میں نے یہ کام محض تیری رضامندی حاصل
کرنے کے لئے کیا ہو تو جس مصیبت میں ہم
ہیں اس کو ہم سے دور کر دے۔ چنانچہ وہ پتھر
کچھ اور ہٹ گیا۔ مگر وہ اس سے (اب بھی)
نکل نہ سکے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تیسرے شخص نے کہا۔ اے اللہ! میں نے
کچھ لوگوں کو مزدوری میں لگایا تھا۔ اور انہیں
ان کی مزدوری دے دی تھی سوا ایک شخص
کے جو اپنی مزدوری لئے بغیر چلا گیا۔ میں نے
اس کی مزدوری (زراعت سے) بڑھانا شروع
کیا۔ یہاں تک کہ بہت سا مال اس سے
حاصل ہوا۔ پھر ایک زمانے کے بعد وہ میرے
پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ اے خدا کے
بندے! مجھے میری مزدوری دیدے
میں نے اس سے کہا۔ جس قدر اونٹ
گائے۔ بکری اور غلام تو دیکھ رہا ہے
یہ سب تیری مزدوری کے ہیں۔
اس نے کہا۔ اے خدا کے
بندے! کیا تو میرے ساتھ
مذاق کرتا ہے! میں نے کہا۔
میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کرتا۔

فَاَخَذُوْهُ كُلَّهُ فَاسْتَاقُوْهُ فَلَمْ يَتْرُكُوْا مِنْهُ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوْا يَمْشُوْنَ۔

اس پر اس نے وہ تمام چیزیں لے لیں اور انکو ہانک لے گیا۔ ایک چیز بھی اس میں سے نہیں چھوڑی۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام محض تیری رضامندی حاصل کرنے کیلئے کیا ہو تو جس مصیبت میں ہم ہیں اس سے نجات دے۔ چنانچہ وہ پتھر بالکل ہٹ گیا اور وہ اس سے باہر نکل کر چلے گئے۔

۱۰۲۲ جھاڑ پھونک کی اجرت۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفْرَةٍ سَافَرُوْهَا حَتّٰى نَزَلُوْا عَلٰى حَیٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الْحَیِّ فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَیْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَیْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ اَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِيْنَ نَزَلُوْا لَعَلَّهُ اَنْ يَّكُوْنَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَیْءٌ فَاَتَوْهُمْ فَقَالُوْا يَا اَيُّهَا الرَّهْطُ اِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ وَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَیْءٍ لَا يَنْفَعُهُ فَهَلْ عِنْدَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرْقِیْ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب کسی سفر میں گئے۔ یہ عرب کے کسی قبیلے میں جا ٹھہرے اور ان سے دعوت طلب کی۔ مگر انہوں نے ان کی مہمانی سے انکار کر دیا۔ اتنے میں اس قبیلہ کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا۔ تو لوگوں نے ہر قسم کی تدبیر کی۔ مگر کچھ نفع نہ ہوا۔ کسی نے کہا تم اُن لوگوں کے پاس جاؤ جو یہاں اترے ہوئے ہیں۔ شائد ان میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہو۔ چنانچہ وہ لوگ صحابہ کے پاس آئے۔ اور کہا۔ اے لوگو! ہمارے سردار کو سانپ ڈس گیا ہے۔ ہم نے ہر قسم کی تدبیر کی مگر کچھ نفع نہیں ہوتا۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہے؟ ایک صحابی نے کہا۔ ہاں۔ خدا کی قسم میں جھاڑ پھونک کرتا ہوں۔ مگر چونکہ تم لوگوں نے باوجود ہمارے دعوت طلب کرنے کے

ستضفناكم فلم تضيفونا فما انا
براق لكم حتى تجعلوا
لنا جعلا فصالحوهم
على قطيع من الغنم
فانطلق يتفل عليه
ويقرأ الحمد لله رب
العالمين فكانما نشط
من عقال فانطلق يمشي
وما به قلبة قال
فاوفوهم جعلهم الذي
صالحوهم عليه فقال
بعضهم اقسموا فقال الذي
رقى لا تفعلوا حتى نأتي النبي
صلى الله عليه وسلم
فنذكر له الذي كان
فننظر ما يأمرنا فقدموا
على رسول الله صلى الله
عليه وسلم فذكروا له
فقال وما يدريك انها
رقية ثم قال قد اصبتم
اقسموا واضربوا لي معكم سهما
فضحك رسول الله صلى
الله عليه وسلم۔

۱۰۲۳
نر جانوروں کی جفتی کی اجرت ممنوع ہے

عن ابن عمر رضي الله عنهما
قال نهى النبي صلى الله عليه
وسلم عن عسب الفحل۔

ہماری دعوت نہیں کی لہذا میں تمہارے لئے
جھاڑ پھونک نہ کروں گا جب تک تم ہمارے لئے
کچھ اجرت نہ مقرر کرو۔ چنانچہ ان لوگوں نے کچھ
بکریوں پر ان کو رضامند کر لیا۔ اس پر صحابہ میں سے
ایک شخص گیا اور اس نے الحمد للہ رب العالمین
پڑھ کر پھونک دیا۔ تو وہ شخص فوراً اچھا ہو گیا گویا
اس کے بندھن کھول دیئے گئے اور اٹھ کر چلنے پھرنے
لگا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اسے کوئی بیماری ہی نہ تھی
اور ان لوگوں نے ان کی وہ اجرت جس پر انہیں راضی کیا
تھا دیدی۔ ان میں سے بعض نے کہا اس کو بانٹ
لو۔ مگر جھاڑ پھونک کرنیوالے نے کہا۔ ایسا نہ کرو
یہاں تک کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
پہنچ جائیں۔ اور اس واقعہ کا آپ سے ذکر کرکے
دیکھیں کہ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔
چنانچہ جب وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس آئے تو آپ سے اس کا ذکر
کیا۔ آپ نے فرمایا "تم کو کیسے معلوم
ہوا کہ سورہ فاتحہ سے جھاڑ پھونک
کی جاتی ہے" ۔ اس کے بعد آپ نے
فرمایا" تم نے اچھا کیا۔ اب اس کو
بانٹ لو۔ اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی
لگا دو" یہ کہکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم
مسکرائے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نر کی جفتی کرانے کا
معاوضہ لینے سے منع فرمایا ہے۔

كتاب الحوالات

حوالہ کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۰۲۴ خ ۱ — تقاضا کا جواز

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مالدار کا (ادائے حق میں) دیر کرنا ظلم ہے۔ اور جس شخص کا کچھ حق کسی مالدار پر ہو تو اُسے چاہئے کہ تقاضا کرے"۔

۱۰۲۵ خ ۲ — قرضدار کی نمازِ جنازہ

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا لَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

سلمہ رضی اللہ عنہ بن اکوع کہتے ہیں۔ ایک دن ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے عرض کی حضور! اس کی نماز پڑھ دیں۔ آپ نے پوچھا "کیا اس پر کچھ قرض ہے؟"۔ لوگوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا "کیا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے؟"۔ لوگوں نے کہا نہیں۔ پھر آپ نے اس کی نماز پڑھا دی۔ اس کے بعد دوسرا جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ

صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا ثَلَاثَةَ دَنَانِيْرَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا ثَلَاثَةُ دَنَانِيْرَ قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

باب دوستی پر حلف کا جواز

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ اَبَلَغَكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِيْ۔

باب وعدہ وفائی

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا

اسکی بھی نماز پڑھا دیجئے۔ آپ نے پوچھا اس پر کچھ قرض ہے؟ عرض کی گئی ہاں۔ پھر فرمایا کیا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا تین اشرفیاں۔ پس آپ نے اس کی بھی نماز پڑھا دی۔ اسکے بعد تیسرا جنازہ لایا گیا۔ اور لوگوں نے عرض کی اسکی بھی نماز پڑھا دیجئے۔ آپ نے فرمایا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اسپر کچھ قرض ہے؟ لوگوں نے کہا۔ ہاں۔ تین اشرفیاں۔ آپ نے فرمایا "تم لوگ اپنے اس دوست کی نماز پڑھ لو (میں نہ پڑھونگا)" ابو قتادہ نے کہا یا رسول اللہ! آپ اسکی نماز پڑھا دیجئے اسکا قرض میرے ذمہ ہے۔ اس پر آپ نے اس کی نماز پڑھا دی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ کیا آپکو یہ معلوم ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حلف اسلام میں نہیں ہے؟ انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ بے شک نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش اور انصار کے درمیان میرے گھر کے اندر حلف کرائی تھی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (مجھے) فرمایا "اگر بحرین کا مال آگیا۔ تو میں تمہیں اس قدر روپیہ دونگا۔"

وَهٰكَذَا فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَمَرَ اَبُوْ بَكْرٍ فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ اَوْ دَيْنٌ فَلْيَاْتِنَا فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ كَذَا وَكَذَا فَحَثَا لِيْ حَثْيَةً وَقَالَ عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ وَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا۔

مگر بحرین کا مال نہ آنے پایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی پھر جب بحرین کا مال آیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا کہ جس شخص سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ وعدہ فرمایا ہو۔ یا آپ پر کسی کا کچھ قرض ہو وہ میرے پاس آئے۔ چنانچہ میں ان کے پاس گیا۔ اور کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایسا ایسا فرمایا تھا۔ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک مٹھی بھر کے درہم دیئے۔ اور کہا۔ انھیں شمار کرو۔ میں نے ان کو گنا۔ تو وہ پانسو (۵۰۰) تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اتنے اور لے لو۔

كِتَابُ الْوَكَالَةِ

وکالت کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۰۳۸ ح
تقسیم عملہ وکالت۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ

حضرت عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں کچھ بکریاں دیں۔ تاکہ وہ انھیں آپ کے صحابہ میں تقسیم کردیں۔ تقسیم کے بعد ایک بچہ بکری کا بچ گیا۔ جس کا ذکر انھوں نے

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ۔

بخ ۱۰۲۴
قریب المرگ کو ذبح کرنا جائز ہے

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُمْ غَنَمٌ تَرْعَى بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَأْكُلُوا حَتَّى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ أُرْسِلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَسْأَلُهُ وَأَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَاكَ أَوْ أَرْسَلَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا۔

بخ ۱۰۴۳
بوڑھے کے بدلے جوان اونٹ دلانا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَالَ أَعْطُوهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا نَجِدُ إِلَّا أَمْثَلَ مِنْ سِنِّهِ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا تو آپ نے فرمایا۔ اس کی قربانی کر لو۔

کعب بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس کچھ بکریاں تھیں۔ جو سلع نامی پہاڑ پر چرا کرتی تھیں۔ ہماری ایک لونڈی نے کسی بکری کو مرتے ہوئے دیکھا۔ تو اس نے ایک پتھر کو توڑ کے اس بکری کو اس پتھر سے ذبح کر دیا کعب رضؓ نے لوگوں کو منع کیا کہ اسے نہ کھاؤ۔ جب تک میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں۔ یا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی آدمی کو پوچھنے کے لئے بھیجوں۔ اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی بابت پوچھا تو آپ نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تقاضا کرنے آیا۔ اور اس نے آپ سے سخت کلامی کی۔ تو صحابہ نے اس کو مارنا چاہا۔ مگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو کیونکہ صاحب حق کی گفتگو ایسی ہی ہوتی ہے۔ اسکے بعد آپ نے فرمایا۔ اسے اسی عمر کا اونٹ دیدو جس عمر کا اس کا اونٹ تھا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! اس سے عمدہ عمر کے اونٹ کے سوا اور کوئی اونٹ موجود نہیں ہے۔

فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

آپ نے فرمایا۔ اسے وہی دیدو۔ کیونکہ تم میں اچھا وہ شخص ہے جو ادائے حق اچھی طرح کرے۔

۱۰۳۱
باب
تقسیم شدہ قیدیوں کے چھوڑنے میں انکے آباؤں کی دلی خواہش معلوم کرنا۔

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِكُمْ وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ اِلَيْهِمْ اِلَّا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ قَدْ جَاؤُنَا تَائِبِيْنَ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب قبیلۂ ہوازن کے لوگ مسلمان ہو کر آئے۔ تو آپ کھڑے ہو گئے انہوں نے آپ سے درخواست کی کہ آپ ان کے مال اور ان کے قیدی انہیں واپس کر دیں۔ اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" مجھے وہ بات پسند ہے جو سچی ہو۔ پس تم لوگ ایک بات اختیار کر لو۔ قیدیوں کو واپس لے لو۔ یا مال کو اور میں نے تو تمہارے انتظار میں) مال غنیمت کی تقسیم میں بھی دیر کر دی۔ (مگر تم اس وقت تک نہ آئے) اور بے شک رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ اوپر دس دن ان کا انتظار کیا۔ جبکہ آپ طائف سے لوٹے تھے۔ پس جب انہیں معلوم ہو گیا۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انہیں ایک ہی چیز واپس دیں گے تو انہوں نے کہا۔ ہم اپنے قیدی لیتے ہیں۔ جس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی جماعت میں کھڑے ہو گئے اور اللہ کی اسکے لائق تعریف کرنے کے بعد فرمایا۔ تمہارے یہ بھائی ہمارے پاس توبہ کر کے آئے ہیں

وَاِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَیْهِمْ سَبْیَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ یُّطَیِّبَ بِذٰلِكَ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ یَّكُوْنَ عَلٰی حَظِّهٖ حَتّٰی نُعْطِیَهٗ اِیَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا یُفِیْءُ اللّٰهُ عَلَیْنَا فَلْیَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَیَّبْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْرِیْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِیْ ذٰلِكَ مِمَّنْ لَّمْ یَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰی یَرْفَعَ اِلَیْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ قَدْ طَیَّبُوْا وَاَذِنُوْا ۔

اور میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس دے دوں۔ لہذا جو شخص تم میں سے تبرعًا ایسا کرے وہ دے دے۔ اور جو شخص تم میں سے یہ چاہے کہ وہ اپنے حصے پر قائم رہے یہاں تک کہ ہم سب سے پہلے غنیمت سے اُسے اُس کا معاوضہ دے دیں۔ تو وہ اسی شرط پر دیدے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم بلا معاوضہ منظور کرتے ہیں۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں نہیں جانتا کہ تم میں سے کس نے منظور کیا اور کس نے نامنظور۔ لہذا تم لوگ لوٹ جاؤ۔ اور تمہارے سردار تمہارا پیغام میرے پاس لائیں" چنانچہ سب لوگ لوٹ گئے اور ان سے ان کے سرداروں نے گفتگو کی اسکے بعد وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور آپ سے بیان کیا کہ وہ لوگ بخوشی منظور کرتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِیْ اٰتٍ فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَیَّ عِیَالٌ وَّلِیْ حَاجَةٌ شَدِیْدَةٌ قَالَ فَخَلَّیْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ رمضان کی حفاظت کا حکم دیا۔ ایک آنیوالا میرے پاس آیا۔ اور وہ غلہ میں سے ایک مٹھی بھر کر لینے لگا۔ میں نے اُسے پکڑ لیا اور کہا۔ واللہ میں تجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاؤنگا اس نے کہا مجھے چھوڑ دو کیونکہ میں محتاج ہوں۔ مجھ پر میرے لڑکوں بالوں کا بار ہے اور مجھے سخت ضرورت ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اُسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حدیث ۱۰۳۲
صدقہ فطر میں چوری کرنے کیلئے شیطان کا آنا۔

وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ أَمَا إِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَعَرَفْتُ أَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهٗ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُهٗ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِيْ فَإِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُوْدُ فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ أَمَا إِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اٰخِرُ

ابوہریرہ! تمہارے قیدی نے آج رات کو کیا کیا؟۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اس نے سخت ضرورت بیان کی۔ اور لڑکے بالوں کا ذکر کیا۔ تو میں نے اس پر ترس کھا کر اُسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا۔ آگاہ رہو! اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے۔ وہ پھر آئیگا۔ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے کہ "وہ پھر آئیگا" یقین کر لیا اور اس کا منتظر رہا (چنانچہ) وہ پھر آیا اور غلے میں سے مُٹھی بھرنے لگا۔ میں نے اُسے پکڑ کر کہا۔ میں تجھے ضرور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلوں گا۔ وہ کہنے لگا۔ مجھے چھوڑ دو۔ کیونکہ میں محتاج ہوں۔ اور مجھ پر میرے لڑکوں بالوں کا بڑا بار ہے۔ اب میں نہ آؤں گا۔ پھر بھی میں نے اُسے ترس کھا کر چھوڑ دیا۔ صبح کو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا۔ "ابوہریرہ! تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اس نے سخت ضرورت بیان کی۔ اور لڑکے بالوں کا ذکر کیا لہٰذا میں نے رحم کھا کر اُسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا۔ "آگاہ رہو! اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر بھی آئیگا" چنانچہ میں سہ بارہ اس کا منتظر رہا (چنانچہ وہ اپنے وقت پر آیا) اور غلہ سے مُٹھی بھرنے لگا۔ میں نے اُسے پکڑ کر کہا میں اب ضرور تجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلوں گا اور یہ

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَزْعَمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُنَّ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ قَالَ مَا هِيَ قُلْتُ قَالَ لِي إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَقَالَ لِي لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ الشَّيْطَانُ حَتّٰى تُصْبِحَ وَكَانُوْا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا

تیسری مرتبہ تو کہتا ہے کہ اب میں نہ آؤنگا۔ حالانکہ پھر آجاتا ہے۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہیں چند کلمات ایسے بتاؤں گا۔ جن سے اللہ تمہیں فائدہ دے گا۔ میں نے کہا۔ وہ کیا؟ وہ کہنے لگا جب تم اپنے بچھونے پر سونے کے لئے جاؤ۔ تو آیۃ الکرسی پڑھ لو۔ یعنی اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ سے آخر تک۔ پس اللہ کی طرف سے ایک نگہبان تمہارے پاس برابر رہیگا۔ اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہ آئے گا۔ میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ صبح کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا تمہارے قیدی نے شب گذشتہ میں کیا کیا؟۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! اس نے کہا۔ میں تمہیں چند کلمات تعلیم کرتا ہوں۔ جن سے اللہ تمہیں نفع دے گا۔ میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ "وہ کلمات کیا ہیں"؟ میں نے عرض کی۔ اس نے مجھ سے کہا جب تم اپنے بچھونے پر جاؤ۔ تو آیۃ الکرسی شروع سے آخر تک پڑھ لیا کرو۔ جس سے صبح تک اللہ کی طرف سے ایک نگہبان تمہارے پاس رہے گا اور شیطان تمہارے پاس نہ آئے گا۔ (اور صحابہ نیکی پر بڑے حریص تھے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "آگاہ ہو جاؤ اس نے اس مرتبہ تم سے سچ کہا۔ اور وہ بڑا جھوٹا ہے۔ اے ابوہریرہؓ! تم جانتے ہو۔ کہ تین دن سے تم کس سے باتیں کرتے ہو"۔

اَبَاهُرَيْرَةَ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ۔

میں نے عرض کی نہیں! آپ نے فرمایا وہ شیطان ہے"۔

باب ۱۰۳۳
ناقص چیز زیادہ اور عمدہ چیز کم کا بیچنا رہا ہے

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا قَالَ بِلَالٌ كَانَ عِنْدِيْ تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِيُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَوَّهْ اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن بلال رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ چھوہارے برنی قسم کے لائے۔ آپ نے اُن سے پوچھا" یہ کہاں سے لائے"؟ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ہمارے پاس کچھ خراب چھوہارے تھے۔ ہم نے ان کے دو صاع کے عوض میں یہ ایک صاع لئے ہیں۔ تاکہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کھلائیں۔ آپ نے سنکر فرمایا" اَوّہ۔ اَوّہ۔ (کلمہ نفرت) یہ تو بالکل سود ہے۔ ایسا نہ کیا کرو۔ بلکہ جب تم (عمدہ چھوہارے) مول لینا چاہو تو برے چھوہارے کسی اور چیز کے عوض میں بیچ ڈالو پھر اس چیز کے عوض عمدہ چھوہارے مول لے لو"۔

باب ۱۰۳۴
شرابی کو مارنا

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جِيْءَ بِالنُّعَيْمَانِ اَوِ ابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ اَنْ يَّضْرِبُوْا قَالَ فَكُنْتُ اَنَا فِيْمَنْ ضَرَبَهٗ فَضَرَبْنَاهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيْدِ۔

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نعیمان یا ابن نعیمان شراب پیئے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے۔ تو آپ نے تمام لوگوں کو جو اس وقت گھر میں موجود تھے۔ حکم دیا کہ ان کو ماریں۔ عقبہ رض کہتے ہیں کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا۔ جنہوں نے اس کو مارا اور ہم نے انہیں جوتیوں اور چھڑیوں سے مارا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۰۳۵ ح
کھیتی میں جو کچھ کھایا جاوے، اس کا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب کوئی مسلمان درخت لگاتا ہے یا کچھ کھیتی کرتا ہے۔ اور اس میں سے پرندہ۔ انسان یا کوئی چوپایہ کھاتا ہے۔ تو اسکے لئے اس میں ثواب ہوتا ہے“۔

۱۰۳۶ ح
کھیتی کے آلات ذلت کی دلیل ہیں۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى سِكَّةً أَوْ شَيْئًا مِنْ آلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ الذُّلَّ۔

ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ہل کا ایک پھل یا کھیتی کرانے کا کوئی آلہ دیکھا۔ تو کہا۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ”یہ آلہ جس قوم کے گھر میں داخل ہوتا ہے۔ اس میں ذلت آجاتی ہے۔“

۱۰۳۷ ح
کھیتی اور مویشی کی حفاظت کے سوا کتا پالنا گناہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص کتا پالتا ہے۔ وہ ہر روز اسکی نیکی سے ایک قیراط کم کرتا رہتا ہے۔ سوا کھیتی کی حفاظت کرنے والے یا مویشی کی حفاظت کرنے والے کتے کے“۔

۱۰۳۸ ح
بکریوں کی حفاظت کے لئے کتے کا جواز

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ رِوَايَةٍ إِلَّا كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ حَرْثٍ أَوْ صَيْدٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضہ سے ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ "مگر کتا بکریوں یا کھیتی (کی حفاظت) یا شکار کے لئے (رکھنا جائز ہے)"۔

۱۰۳۹ ح
شکاری کتا پالنے کا جواز۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ رِوَايَةٍ أُخْرٰى إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضہ سے ایک روایت میں ہے کہ "مگر کتا شکار (مارنے) یا مویشی (کی حفاظت) کے لئے۔

۱۰۴۰ ح
جانوروں کا کلام کرنا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلٰى بَقَرَةٍ الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ قَالَ آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِيْ فَقَالَ الذِّئْبُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ قَالَ آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ الرَّاوِيْ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَمَا هُمَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ۔

حضرت ابوہریرہ رضہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "اس حالت میں کہ ایک شخص بیل پر سوار تھا۔ وہ بیل اسکی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا میں اسلئے پیدا نہیں ہوا ہوں تو کھیتی کے لئے پیدا کیا گیا ہوں۔ آنحضرت صلعم نے یہ واقعہ بیان کرکے) فرمایا "اس پر میں یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر رضہ اور عمر رضہ بھی یقین رکھتے ہیں۔ اور ایک بھیڑیئے نے ایک بکری پکڑ لی تو چرواہا اُسکے پیچھے بھاگا۔ بھیڑیئے نے کہا کہ آج تو تو چھڑالے مگر) یوم سبع (قرب قیامت) میں بکری کا محافظ کون ہوگا؟ اُس دن تو میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہوگا" حضرت (صلعم) نے یہ (واقعہ بیان کرکے فرمایا" کہ اس پر میں یقین رکھتا ہوں۔ اور ابوبکر رضہ و عمر رضہ بھی (یقین رکھتے ہیں) راوی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا ہے۔ کہ وہ دونوں اس وقت موجود نہ تھے۔

۱۰۴۱ ح
پیداوار سے مزدوری کے حصہ کا جواز۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيْلَ قَالَ لَا فَقَالُوْا تَكْفُوْنَا

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ انصار نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ ہم میں اور ہمارے بھائی مہاجرین میں باغات تقسیم کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا "نہیں"۔ تب انہوں نے مہاجرین سے کہا کہ تم محنت کر دیا کرو۔ ہم تمہیں

الْمُؤْنَةَ وَتُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔

پھل میں شریک کریں گے۔ مہاجرین نے کہا اچھا ہم اس کو منظور کرتے ہیں۔

ٹھیکہ پر کرایہ صحیح نہیں۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مُزْدَرَعًا كُنَّا نُكْرِي الْاَرْضَ بِالنَّاحِيَةِ مِنْهَا مُسَمًّى لِسَيِّدِ الْاَرْضِ قَالَ فَمِمَّا يُصَابُ ذٰلِكَ وَتَسْلَمُ الْاَرْضُ وَمِمَّا يُصَابُ الْاَرْضُ وَيَسْلَمُ ذٰلِكَ فَنُهِيْنَا وَاَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ۔

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تمام اہل مدینہ سے زیادہ کھیتی ہمارے ہاں ہوتی تھی ہم کھیت کرایہ پر لیا کرتے تھے۔ اور کرایہ کے بدلے اس کھیت کا ایک خاص جزو مالک زمین کے لئے نامزد کر دیا جاتا تھا۔ تو کبھی اس حصہ پر کوئی آفت آجاتی اور باقی کھیت سالم رہتا کبھی باقی کھیت پر کوئی آفت آجاتی اور وہ حصہ سالم رہتا تھا۔ اس پر ہمیں اس کی ممانعت کر دی گئی۔ سونا چاندی (کرایہ میں دینا) اس وقت رائج نہ تھا

پیداوار پر معاملہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ وَكَانَ يُعْطِي اَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانِيْنَ وَسْقَ تَمْرٍ وَعِشْرِيْنَ وَسْقَ شَعِيْرٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر سے کھیتی اور پھل کی نصف پیداوار پر معاملہ کیا تھا۔ اور آپؐ اپنی ازواج کو سو وسق دیا کرتے تھے اسّی وسق چھوہارے اور بیس وسق جو دیدیا کرتے تھے۔

ٹھیکہ منع نہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنِ الْكِرَاءِ وَلٰكِنْ قَالَ اَنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَاْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُوْمًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کرایہ سے منع نہیں فرمایا۔ بلکہ آپؐ نے ارشاد فرمایا ہے۔ یہ بات کہ "کوئی شخص تم میں سے (اپنی زمین) اپنے بھائی کو دیدے۔ اس سے بہتر ہے کہ وہ اس پر کچھ کرایہ لے"۔

خیبر کی طرح تمام فتوحات ٹھیکہ کا خیال۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لَوْلَا اٰخِرُ الْمُسْلِمِيْنَ مَا فُتِحَتْ قَرْيَةٌ اِلَّا قَسَمْتُهَا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر پچھلے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو جو شہر فتح ہوتا۔ میں اسے وہاں کے رہنے

بَيْنَ اَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ۔

والوں پر تقسیم کر دیتا۔ جس طرح خیبر کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کر دیا تھا۔

حدیث ۱۰۴۶ ویران زمین آباد کرنے والے کا حق ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْمَرَ اَرْضًا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ "جو شخص کسی ایسی زمین کو آباد کرے جو کسی کی مملوکہ نہ ہو تو وہ آباد کرنیوالا اسکا زیادہ حقدار ہے"۔

حدیث ۱۰۴۷ ٹھیکہ کی مدت مالک اراضی کی مرضی پر منحصر ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ اَجْلٰى عُمَرُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى خَيْبَرَ اَرَادَ اِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا وَكَانَتِ الْاَرْضُ حِيْنَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ وَاَرَادَ اِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا فَسَاَلَتِ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقِرَّهُمْ بِهَا اَنْ يَكْفُوْا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَقَرُّوْا بِهَا حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ اِلٰى تَيْمَاءَ وَاَرِيْحَاءَ۔

حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے یہود و نصاریٰ کو سرزمین حجاز سے نکال دیا۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر پر قبضہ پایا اسی وقت وہاں کی سرزمین اللہ اسکے رسول اور تمام مسلمانوں کی ہو گئی تھی جب آپنے وہاں سے یہود کے نکال دینے کا قصد فرمایا تو یہود نے آپ سے درخواست کی کہ آپ انہیں وہاں رہنے دیں۔ اس شرط پر کہ وہ وہاں کام کرینگے اور انہیں نصف پھل ملیں گے۔ اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ہم اس شرط پر تم کو جب تک چاہیں گے یہاں رکھیں گے"۔ چنانچہ وہ وہاں رہے یہاں تک کہ حضرت عمر رض نے ان کو مقام تیمار اور اریحار کی طرف نکال دیا۔

حدیث ۱۰۴۸ خود کاشت کرنا بہتر ہے۔

عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَمِّيْ ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ لَقَدْ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا قُلْتُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کے چچا ظہیر بن رافع نے بیان کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے کام سے ہمیں منع فرما دیا کہ جس سے ہمیں بہت آسانی ہوتی تھی۔ میں نے کہا۔ جو کچھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ حَقٌّ قَالَ دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ بِمَحَاقِلِكُمْ قُلْتُ نُؤَاجِرُهَا عَلَى الرُّبُعِ وَعَلَى الْأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا أَزْرِعُوْهَا أَوْ أَزْرِعُوْهَا أَوْ أَمْسِكُوْهَا قَالَ رَافِعٌ قُلْتُ سَمْعًا وَّطَاعَةً۔

نے فرمایا ہے۔ حق ہے۔ انہوں نے کہا مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلاکر فرمایا۔ تم اپنے کھیتوں کو کیا کرتے ہو۔ میں نے عرض کی کہ ہم ان کو چوتھائی پر کبھی چھوہارے اور جو کے چند وسق پر کرایہ میں دیدیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ایسا نہ کرو۔ خود ان کی زراعت کرو۔ یا کسی سے ان کی زراعت کرالو۔ یا ان کو اپنے پاس روک رکھو۔ رافع کہتے ہیں۔ میں نے کہا بسر و چشم۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُكْرِيْ مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ ثُمَّ حُدِّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ إِلٰى نَافِعٍ فَسَأَلَهُ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّا كُنَّا نُكْرِيْ مَزَارِعَنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى الْأَرْبِعَاءِ وَبِشَيْءٍ مِنَ التِّبْنِ۔

امام مسلم نے کہا کہ امام صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے ... رابع۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر۔ عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے اور معاویہ رض کی شروع امارت میں اپنے کھیت کرایہ پر دیا کرتے تھے۔ اس کے بعد رافع بن خدیج کی حدیث ان سے بیان کی گئی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابن عمر رض نے کہا کیا تم جانتے ہو۔ کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اپنے کھیت چوتھائی پیداوار اور کچھ بھوسے پر کرایہ میں دیدیتے تھے۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَعْلَمُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرٰى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ

شبہ کا بیان

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کھیت کرایہ پر دئے جاتے تھے۔ اس کے بعد حضرت عبد اللہ کو یہ خیال آیا کہ شاید نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں

تُحْدِثُ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ قَالَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهُ إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کوئی نیا حکم دیا ہو جو انہیں معلوم نہیں لہذا انہوں نے کھیت کا کرایہ پر دینا موقوف کر دیا۔

باب ۱۰۵۱ کسان کی خواہش بہشت میں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ ایک گاؤں کا آدمی آپکے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ یہ فرما رہے تھے "کہ ایک شخص اہل جنت میں سے اپنے پروردگار سے کھیتی کرنے کی اجازت طلب کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا۔ کیا تو جس حالت میں ہے اس میں خوش نہیں؟ وہ عرض کرے گا ہاں۔ خوش تو ہوں، لیکن میں چاہتا ہوں کہ کھیتی کروں۔ (آپ نے فرمایا) پھر وہ بیج بوئیگا تو اُسکا اُگنا۔ بڑھنا اور کٹنا پلک کے جھپکنے سے پہلے ہو جائے گا۔ اور اسکی پیداوار کے ڈھیر پہاڑوں کے برابر ہو جائیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ فرمائیگا "اے ابن آدم! تجھے کسی چیز سے سیری نہیں ہوتی۔" وہ اعرابی کہنے لگا۔ یارسول اللہ! آپ ایسا شخص کسی قریشی یا انصاری کو پائینگے کیونکہ وہی لوگ کھیتی والے ہیں اور ہم تو کھیتی والے نہیں ہیں اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے۔

باب فی الشرب

تقسیم آب کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا غُلَامُ أَتَأْذَنُ لِيْ أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ قَالَ مَا كُنْتُ لِأُوْثِرَ بِفَضْلِيْ مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بڑا پیالہ پانی کا لایا گیا۔ اور آپ نے اس میں سے پیا۔ تو آپ کی داہنی جانب ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا۔ جو سب لوگوں میں چھوٹا تھا جبکہ سب بڑے بوڑھے آپکی بائیں جانب تھے۔ آپنے اس لڑکے سے فرمایا۔ اے لڑکے کیا تو مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں یہ بقیہ پانی ان بڑے لوگوں کو دیدوں "۔ اس نے عرض کی۔ یارسول اللہ میں آپکا پس خوردہ اپنے سوا اور کسی کو نہ دونگا۔ چنانچہ آپ نے وہ اسی کو دیدیا۔

۱۰۵۲ ح ایمن کا حق بائیں والے سے افضل ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ حَلَبْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً دَاجِنٍ فِيْ دَارِيْ وَشِيْبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ فِيْ دَارِيْ فَأَعْطَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ حَتّٰى إِذَا نَزَعَ الْقَدَحَ مِنْ فِيْهِ

۱۰۵۳ ح واہنے کی حفاظت کی دوسری مثال

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے گھر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک پلی ہوئی بکری دوھی۔ اور اس کے دودھ میں اس کنوئیں کا پانی ملا کر جو میرے گھر میں تھا ایک پیالہ میں ڈال کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا۔ جسے آپؐ نے پیا۔ مگر جب پیالہ آپؐ نے منہ سے ہٹایا

عَلٰی یَسَارِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ عُمَرُ وَخَافَ اَنْ یُّعْطِیَہٗ الْاَعْرَابِیَّ اَعْطِ اَبَابَکْرٍ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ عِنْدَکَ فَاَعْطَاہُ الْاَعْرَابِیَّ الَّذِیْ عَلٰی یَمِیْنِہٖ ثُمَّ قَالَ الْاَیْمَنَ فَالْاَیْمَنَ۔

تو اس وقت آپ کی بائیں جانب حضرت ابوبکرؓ تھے اور داہنی جانب ایک اعرابی تھا حضرت عمرؓ نے اس خیال سے کہ آپ اپنا جھوٹا اعرابی کو دیدینگے عرض کی۔ یا رسول اللہ! ابوبکرؓ کو دیجئے جو آپکے پاس بیٹھے ہوئے ہیں، مگر آپنے اپنا جھوٹا اعرابی کو دیدیا۔ اور ارشاد فرمایا "داہنی جانب والا زیادہ مستحق ہوتا ہے"۔

ح ۱۰۵۴ بچے ہوئے پانی کو نہ روکو۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِیُمْنَعَ بِہِ الْکَلَاُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوْا بِہٖ فَضْلَ الْکَلَاءِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا" گھاس کے روکنے کی وجہ سے بچے ہوئے پانی کو نہ روکو" اور ان ہی سے ایک اور روایت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا" بچے ہوئے گھاس کے روکنے کی وجہ سے بچے ہوئے پانی کو نہ روکو"۔

ح ۱۰۵۵ کسی کا حق مارنے کیلئے جھوٹی قسم کھانیوالے پر خدا ناراض ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ یَقْتَطِعُ بِھَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ ھُوَ عَلَیْھَا فَاجِرٌ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا الْاٰیَۃَ فَجَاءَ الْاَشْعَثُ فَقَالَ مَا یُحَدِّثُکُمْ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِیَّ اُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو شخص اس لئے قسم کھائے کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا حق مارے۔ اور وہ اس قسم میں جھوٹا ہے۔ تو وہ اللہ سے اس حال میں ملیگا کہ اللہ اس سے ناراض ہوگا"۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا۔ الآیۃ۔ اتنے میں حضرت اشعث آگئے۔ اور انہوں نے کہا کہ ابو عبدالرحمٰن (یعنی ابن مسعود) تم سے کیا بیان کررہے ہیں؟ یہ آیت تو میرے ہی حق میں نازل ہوئی ہے۔ میرے چچا کے بیٹے کی

كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي فَقَالَ لِي شُهُودَكَ قُلْتُ مَا لِي شُهُودٌ قَالَ فَيَمِينُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذًا يَحْلِفَ فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيثَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ تَصْدِيقًا لَهُ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلُ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ فَمَنَعَهُ مِنَ ابْنِ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا۔

زمین میں میرا ایک کنواں تھا اسکی کیست پر جھگڑا اور مقدمہ آنحضرت صلعم کے سامنے آیا۔ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے کہا "تم اپنے گواہ پیش کرو"۔ میں نے عرض کی میرا تو کوئی گواہ نہیں۔ آپ نے فرمایا "تو پھر اس کی قسم لی جائے گی"۔ میں نے کہا۔ یا رسول اللہ وہ تو فوراً قسم کھالیگا۔ اس پر آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی تصدیق کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر رحمت نہ کریگا۔ اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کریگا۔ بلکہ انہیں سخت عذاب دیا جائیگا۔ ایک وہ شخص جسکے پاس اسکی ضرورت سے زیادہ پانی ہو۔ وہ راستے میں ہو۔ مگر وہ اس سے مسافر کو نہ دے۔ دوسرا وہ شخص جو کسی امام سے محض دنیا کے لئے بیعت کرے اگر وہ اس کو کچھ دنیاوی حصہ دیدے تو خوش رہے۔ اور اگر نہ دے۔ تو ناخوش ہو جائے۔ اور تیسرا وہ شخص جو عصر کے بعد اپنا مال بیچنے کے لئے کھڑا ہو جائے۔ اور کہے کہ اس خدا کی قسم جسکے سوا کوئی معبود نہیں اس مال کی مجھے اتنی اتنی قیمت مل رہی ہے۔ پھر کسی شخص نے اس کو سچ سمجھ لیا۔ (اور وہ چیز اس سے مول لے لی) اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا۔

ح ۵
...پانی بیچنے والے
...امام سے دنیا کے
لئے بیعت کرنے والے
...مال کی قیمت بڑھا
...کے لئے جھوٹی قسم
کی ممانعت۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ
يَمْشِيْ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ
فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا
ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا هُوَ بِكَلْبٍ
يَلْهَثُ يَاْكُلُ الثَّرٰى
مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ
هٰذَا مِثْلَ الَّذِيْ بَلَغَنِيْ
فَمَلَاَ خُفَّهٗ ثُمَّ اَمْسَكَهٗ بِفِيْهِ
ثُمَّ رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ
اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ قَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ لَنَا فِي
الْبَهَائِمِ اَجْرًا قَالَ
فِيْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ۔

ح ۱۰۵۷
ہر جاندار کی خدمت موجب ثواب ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے ہی مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ "اس حالت میں کہ ایک شخص چلا جا رہا تھا۔ اس پر پیاس غالب ہوئی تو وہ کنوئیں میں اُترا اور اس سے پانی پیا۔ جب وہاں سے نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے۔ اور پیاس کے مارے گیلی مٹی چاٹتا ہے۔ اس شخص نے دل میں کہا اس کو بھی ویسی ہی پیاس لگی ہے جیسی مجھے لگی تھی۔ لہٰذا وہ کنوئیں میں اُترا اور اپنے موزے میں پانی بھر کر دانتوں سے پکڑ کر اوپر چڑھا اور اس کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اسکا یہ کام پسند فرما کر اُسے بخش دیا۔ صحابہؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا جانوروں کی خدمت سے بھی ہمیں ثواب ملیگا؟ آپ نے فرمایا "ہاں۔ ہر جاندار کی خدمت میں ثواب ہے"۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ
بِيَدِهٖ لَاَذُوْدَنَّ رِجَالًا عَنْ
حَوْضِيْ كَمَا تُذَادُ الْغَرِيْبَةُ
مِنَ الْاِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ۔

ح ۱۰۵۸
حوض کوثر سے ہٹائے جانے کی وعید

حضرت ابوہریرہؓ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مجھے اس ذات پاک کی قسم ہے جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ میں (قیامت کے دن) اپنے حوض (کوثر) سے کچھ لوگوں کو اسطرح ہٹا دونگا جس طرح اجنبی اونٹ حوض سے ہنکائے جاتے ہیں"۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا
يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا
يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ
عَلٰى سِلْعَةٍ لَقَدْ اُعْطِيَ بِهَا

ح ۱۰۵۹
تین شخصوں کو وعید۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ قیامت کے دن کلام نہ کریگا اور نہ ان کی طرف نظر (رحمت) فرمائیگا۔ ایک وہ شخص جس نے اپنے مال پر قسم کھائی ہو کہ اسے اس قدر زیادہ اسکی قیمت مل رہی ہے۔

أَغْفَرُ بِمَا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَائِهِ فَيَقُولُ اللّٰهُ الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ۔

حالانکہ وہ جھوٹا ہو۔ دوسرا وہ شخص جس نے عصر کے بعد کسی مرد مسلمان کا مال مارنے کے لئے جھوٹی قسم کھائی۔ اور تیسرا وہ شخص جو اپنی حاجت سے زیادہ پانی سے لوگوں کو روکے۔ اللہ تعالیٰ (قیامت میں اس سے) فرمائے گا۔ کہ آج تجھے میں اپنے فضل سے روکتا ہوں جس طرح تو نے لوگوں کو فاضل پانی سے روکا تھا جس کو تیرے ہاتھوں نے نہیں پیدا کیا۔

۱۰۶۰ چراگاہیں ملک اللہ ہیں۔

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ۔

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "چراگاہ اللہ اور اس کے رسول کی ہوتی ہے"۔

۱۰۶۱ گھوڑا رکھنا نیت کے موافق موجب ثواب یا باعث عذاب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهُ انْقَطَعَ طِيَلُهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "گھوڑا بعض لوگوں کے لئے باعث ثواب ہے۔ اور بعض لوگوں کے لئے باعث ستر ہے۔ اور بعض لوگوں کے لئے باعث گناہ ہے۔ باعث اجر اس شخص کے لئے ہے۔ جس نے اس کو اللہ کی راہ میں باندھا۔ پھر اس کو ایک چراگاہ یا باغ میں بڑی رسّی سے باندھ دیا۔ تو وہ اس باغ یا چراگاہ کے جتنے میدان میں پھرے گا اس کے عوض میں اسے نیکیاں ملیں گی۔ اگر اس گھوڑے کی رسّی ٹوٹ جائے۔ اور وہ ایک بلندی یا دو بلندی پھاندے تو اسکے قدموں کے نشان اور اسکی لید سب اس شخص کی نیکی میں شمار کی جائینگی۔ اور اگر اس گھوڑے کا گذر کسی نہر پر ہو۔ اور اس میں سے پانی پیا۔ حالانکہ وہ

تَسْقِيَ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهٗ فَهِيَ لِذٰلِكَ اَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔

شخص اس نہر سے پانی پلانے کا ارادہ نہ رکھتا تھا تب بھی اسے نیکیاں ملینگی پس اس قسم کا گھوڑا اس وجہ سے باعث ثواب ہے۔ اور جس شخص نے اپنی مالداری اور بڑائی ظاہر کرنیکے لئے گھوڑا پال رکھا ہے مگر وہ اسکی ذات میں اور اسکی سواری میں خدا کا حق نہ بھولتا ہو۔ تو یہ گھوڑا اس شخص کے لئے باعث ستر ہے۔ اور جس شخص نے محض فخر اور ریا کی غرض سے اور اہل اسلام کی دشمنی کے لئے گھوڑا پالا ہو۔ تو وہ گھوڑا اس شخص پر وبال ہوگا۔" رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کی بابت پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔" ان کی بابت مجھ پر کچھ نازل نہیں ہوا سوا اس آیت کے جو جامع اور یکتا ہے۔ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔

۱۰۶۲
خراب کی خرابیاں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ وَاَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا اُخْرٰى فَاَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَحْمِلَ عَلَيْهِمَا اِذْخِرًا لِاَبِيْعَهٗ وَمَعِيَ صَائِغٌ مِّنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ فَاَسْتَعِيْنَ بِهٖ عَلٰى وَلِيْمَةِ فَاطِمَةَ وَ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کے دن مال غنیمت میں اونٹنی ملی۔ اور ایک اونٹنی مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور دی۔ ایک دن ایک انصاری کے دروازے پر میں نے ان دونوں اونٹنیوں کو بٹھا دیا تھا۔ اور میں یہ چاہتا تھا کہ ان پہ اذخر (گھاس) لاد کر بیچوں (میرے ساتھ بنی قینقاع کا ایک سنار بھی تھا) اور اس سے فاطمہؓ کے ولیمہ میں مدد لوں۔

حَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ فَقَالَتْ ؎

اَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ

فَثَارَ اِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ اَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا قَالَ عَلِيٌّ فَنَظَرْتُ اِلٰى مَنْظَرٍ اَفْظَعَنِيْ فَاَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ مَعَهُ زَيْدٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلٰى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ وَقَالَ هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدٌ لِاٰبَائِيْ فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَهْقِرُ حَتّٰى خَرَجَ عَنْهُمْ وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ۔

حمزہ بن مطلب اسی گھر میں شراب پی رہے تھے۔ اور انکے ساتھ ایک گانے والی تھی جو یہ گا رہی تھی سا اَلَا یَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ۔ اے حمزہ آگاہ ہو جا ان فربہ اونٹنیوں کو نوما دو رفع کر دو۔ پس حمزہ تلوار لیکر ان دونوں اونٹنیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے ان کے کوہان کاٹ لئے اور ان کے کولہے کاٹ کر ان کی کلیجیاں نکال لیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میں اس منظر سے خوف زدہ ہو کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آپ کے پاس زید بن حارثہ بھی موجود تھے۔ میں نے یہ خبر آپ سے بیان کی جسپر آپ باہر نکل آئے۔ زید بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ اور میں بھی آپ کے ہمراہ چلا۔ آپ حضرت حمزہ کے پاس پہنچے۔ اور آپ پر بہت غصہ کیا۔ تو حضرت حمزہ نے آنکھ اٹھائی۔ (اور نشے کی حالت میں) کہنے لگے۔ تم لوگ تو میرے باپ دادا کے غلام ہو۔ اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم پچھلے پیروں واپس آگئے یہ واقعہ شراب کے حرام ہونے سے پہلے کا ہے۔

۱۰۶۳ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْطِعَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ حَتّٰى تُقْطِعَ لِاِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِثْلَ الَّذِيْ تُقْطِعُ لَنَا قَالَ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بحرین کی (انصار کو) معافی دینی چاہی۔ تو انصار نے کہا (ہم نہ لینگے) یہاں تک کہ آپ مہاجرین بھائیوں کو بھی ویسی معافی نہیں دیتے ہیں ویسی ہی معافی دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ عنقریب تم لوگ میرے بعد اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے دیکھو گے۔ لہٰذا تم صبر کرنا۔ یہاں تک کہ تم مجھ سے ملجاؤ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُھَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَہٗ مَالٌ فَمَالُہٗ لِلَّذِیْ بَاعَہٗ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا" جو شخص چھوہارے کے درختوں کو ان کی تابیر کے بعد بیچے۔ تو اُن کے پھل بائع کو ملیں گے۔ مگر یہ کہ مشتری شرط کر لے۔ اور جو شخص کسی غلام کو خریدے اور اس غلام کے پاس کچھ مال ہو تو وہ بائع کا ہے۔ مگر یہ کہ خریدار نے شرط کر لی ہو۔

۱۰۶۴ مشروط بیع۔

کِتَابُ الْاِسْتِقْرَاضِ وَالْحَجْرِ وَالتَّفْلِیْسِ

قرض تصرفات اور دیوالہ کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاءَھَا اَدَّی اللّٰہُ عَنْہُ وَمَنْ اَخَذَھَا یُرِیْدُ اِتْلَافَھَا اَتْلَفَہُ اللّٰہُ۔

حضرت ابوہریرۃ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔" جو شخص لوگوں کا مال قرض لے اور وہ اسکے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ تو اللہ اسے ادا کر دے گا۔ اور جو شخص لوگوں کا مال لے اور اسے ضائع کر دینے کا ارادہ رکھتا ہو تو اللہ اُسے ضائع کر دیگا۔

۱۰۶۵ ادائے قرض پر نیت کا اثر۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَبْصَرَ یَعْنِیْ اُحُدًا قَالَ مَا اُحِبُّ اَنَّہٗ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ جب آپ نے اُحد کو دیکھا تو فرمایا۔" میں نہیں چاہتا کہ گریہ

۱۰۶۶ (۱) مالدار ہیں اچھے لوگ کم ہیں (۲) خدا کے ساتھ شریک نہ کرنیوالا مسلمان جنتی (ہے) جنتی ہے۔

تَحَوَّلَ لِيْ ذَهَبًا يَمْكُثُ عِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا دِيْنَارًا اُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ وَقَالَ مَكَانَكَ وَتَقَدَّمَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَاَرَدْتُّ اَنْ اٰتِيَهٗ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهٗ مَكَانَكَ حَتّٰى اٰتِيَكَ فَلَمَّا جَآءَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِيْ سَمِعْتُ اَوْ قَالَ الصَّوْتُ الَّذِيْ سَمِعْتُ قَالَ وَهَلْ سَمِعْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ۔

بھلا میرے لئے سونا ہو جائے تو تین دن کے بعد ایک دینار بھی اس میں سے میرے پاس رہ جائے۔ سوا اس دینار کے جو میں کسی قرضہ کے واسطے رکھ چھوڑوں۔" پھر آپؐ نے فرمایا۔ "زیادہ مال والوں کی نیکیاں بہت کم ہیں۔ سوائے اس شخص کے جو مال کو اس طرح اور اس طرح خرچ کرے مگر ایسے لوگ کم ہیں۔" پھر آپؐ نے مجھ سے فرمایا۔ "جب تک میں تمہارے پاس نہ آجاؤں تم اپنی جگہ پر رہنا۔" چنانچہ جب آپؐ واپس آئے۔ تو میں نے عرض کی یہ آواز کیسی تھی جو میں سنتا تھا؟ آپؐ نے فرمایا۔ "کیا تم نے بھی سُنی تھی؟" میں نے عرض کی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا۔ "میرے پاس جبرئیلؑ آئے تھے اور اُنہوں نے کہا آپؐ کی امت میں سے جو شخص اس حالت میں مر جائے کہ وہ خدا کے ساتھ شریک نہ کرتا ہو۔ وہ جنّت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کی۔ اگرچہ وہ ایسے ایسے بُرے کام بھی کرتا ہو۔ آپؐ نے فرمایا۔ "ہاں"۔

١٠٦٧ قرض سے کچھ زیادہ دینا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ضُحًى فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِيْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ۔

حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس وقت آپؐ مسجد میں تھے۔ اور چاشت کا وقت تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ "دو رکعت نماز پڑھ لو۔" اور میرا کچھ قرض آپؐ پر تھا۔ آپؐ نے قرض ادا کر دیا۔ اور مجھے (کچھ) زیادہ دیا۔

١٠٦٨ قرضداروں کے آپؐ کفیل ہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلٰی بِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ فَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَکَ مَالًا فَلْیَرِثْہُ عَصَبَتُہٗ مَنْ کَانُوْا وَمَنْ تَرَکَ دَیْنًا اَوْ ضَیَاعًا فَلْیَاْتِنِیْ فَاَنَا مَوْلَاہُ۔

فرمایا۔"جو مومن ہے میں اس کا دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ دوست ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو۔ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ لہٰذا جو مومن مر جائے۔ اور کچھ مال چھوڑے۔ تو اس مال کے وارث اس کے اقارب میں جو کوئی ہوں نہیں۔ اور جو شخص کچھ قرض یا ضائع ہو جانے والی چیز چھوڑے۔ وہ میرے پاس آئے۔ کیونکہ میں اس کا مولےٰ ہوں"۔

۱۰۷۹

حرام ممنوع اور ناپسندباتیں زندہ درگور کرنا حرام کر دیا ہے اور حق کا ترک کرنا اور ناحق چیز کا لینا منع کر دیا

عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّھَاتِ وَوَاْدَ الْبَنَاتِ وَمَنَعَ وَھَاتِ وَکَرِہَ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ وَکَثْرَۃَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَۃَ الْمَالِ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) فرمایا۔" اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی۔ اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا۔ حرام کر دیا ہے۔ اور حق کا ترک کرنا ناحق چیز کا لینا منع کر دیا ہے اور تمہارے لئے قیل وقال کثرت سوال اور اضاعت مال کو ناپسند کیا ہے۔

كتاب فى الخصومات

جھگڑوں کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةً سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خِلَافَهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَأَتَيْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ لَا تَخْتَلِفُوْا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو ایک آیت پڑھتے ہوئے سنا۔ حالانکہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے برعکس سنا تھا۔ پس میں اس کا ہاتھ پکڑ کر (اسے) رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا۔ آپؐ نے فرمایا "تم دونوں صحیح پڑھتے ہو۔ اختلاف نہ کرو۔ کیونکہ جو لوگ تم سے پہلے تھے۔ اُنہوں نے اختلاف کیا اور اسی وجہ سے ہلاک ہوئے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ (ایک روز) دو آدمیوں نے باہم طمانچہ زنی کی۔ ان میں سے ایک مسلمان تھا۔ دوسرا یہودی۔ مسلمان نے (اثنائے کلام میں) کہا قسم ہے اسکی جس نے محمد (صلعم) کو تمام جہان کے لوگوں پر برگزیدہ کیا۔ یہودی نے کہا۔ قسم ہے اسکی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو جہان کے تمام لوگوں پر برگزیدہ کیا۔ اس پر مسلمان نے اپنا ہاتھ

بچنا بیفائدہ اختلاف سے بچنے کی تاکید

بچنا آنحضرت صلعم کی کسر نفسی۔

الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ فَإِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِيْ أَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِيْ أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ۔

یہودی کے منہ پر طمانچہ مار دیا۔ وہ یہودی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا۔ اور اس مسلمان کے واقعہ کا ذکر کیا تو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مسلمان کو بلوا کر اس سے بھی پوچھا۔ اس نے تمام ماجرا بیان کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم لوگ مجھے موسٰیؑ پر فضیلت نہ دو۔ کیونکہ قیامت کے دن سب لوگ بے ہوش ہو جائینگے اور اُن کے ساتھ میں بھی بے ہوش ہو جاؤنگا سب سے پہلے مجھے ہوش آئیگا۔ تو میں دیکھوں گا کہ موسٰیؑ عرش کا ایک جانب پکڑے کھڑے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ وہ بھی بے ہوش ہوئے تھے۔ اور مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے۔ یا وہ اُن لوگوں میں تھے۔ جنہیں اللہ نے (بیہوش ہونے سے) مستثنٰی کر دیا۔"

۱۰۷۲ ح
برابر بدلہ
قصاص مساوی

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ قِيْلَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِكِ أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُوْدِيُّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔ اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ کس نے ایسا کیا؟ کیا فلاں نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے کیا؟ حتیٰ کہ اس یہودی کا نام لیا گیا تو اس (لڑکی) نے اپنے سر سے اشارہ کیا۔ اسپر وہ یہودی پکڑ لیا گیا۔ جس نے اقرار بھی کر لیا۔ لہذا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر اسکا سر بھی پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔

۱۰۷۳ ح
ایک گذشتہ حدیث کی توضیح

حَدِيْثُ الْأَشْعَثِ تَقَدَّمَ قَرِيْبًا وَذُكِرَ فِيْهِ

حضرت اشعث رضی اللہ عنہ کی حدیث پہلے مذکور ہو چکی ہے جس میں یہاں تھا

أَنَّهُ اخْتَصَمَ هُوَ وَرَجُلٌ مِنْ أَهْلِ حَضْرَمَوْتَ وَفِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ إِنَّهُ هُوَ يَهُودِيٌّ۔

کہ وہ اہل حضرموت (جنوبی عرب کا علاقہ) کے ایک شخص سے جھگڑتے تھے۔ اس روایت میں ہے۔ کہ وہ ایک یہودی سے جھگڑتے تھے۔

کِتَابُ اللُّقَطَۃِ

پڑی ہوئی چیز ملنے کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۶۲۴ ج۲ پڑی ہوئی چیز کا استعمال

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ ثَالِثًا فَقَالَ احْفَظْ وِعَاءَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا۔

حضرت اُبی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے ایک تھیلی پائی جس میں سو اشرفیاں تھیں۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ تو آپ نے فرمایا "ایک سال تک اسکی تشہیر کرو" چنانچہ میں نے اسکی تشہیر کی۔ مگر مجھے کوئی شخص ایسا نہ ملا جو اس کو پہچان لیتا۔ پھر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا "ایک سال اور اسکی تشہیر کرو" چنانچہ میں نے اسکی تشہیر کی۔ مگر مجھے کوئی ایسا شخص نہ ملا جو اس کو پہچان لیتا۔ پھر میں سہ بارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا "اسکے ظرف کی صورت کو اور اسکے شمار اور اسکی بندش کو یاد رکھو۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو اُسے دے دینا۔ ورنہ خود اس سے فائدہ اٹھانا"

۱۵۰۰ ج۲ آنحضرت کا اتقاء

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۱؎ جنوبی عرب کا

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأُلْقِيهَا۔

کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ "جب میں اپنے گھر کو لوٹ کر جاتا ہوں۔ تو اپنے بستر پر چھوہارا پڑا پاتا ہوں۔ اس کو اٹھاتا ہوں کہ کھاؤں۔ مگر پھر مجھے خوف ہوتا ہے کہ وہ صدقہ کا ہوگا۔ لہذا میں اُسے ڈال دیتا ہوں"۔

كِتَابُ الْمَظَالِمِ

مظالم کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۰۷۶ ح۱ مسلمانوں کا بدلہ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَتَقَاصُّونَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا نُقُّوا وَهُذِّبُوا أُذِنَ لَهُمْ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهِ فِي الْجَنَّةِ أَدَلُّ بِمَسْكَنِهِ كَانَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ "جب مومن آگ سے خلاصی پائیں گے (یعنے انہیں آگ سے محفوظ رہنے کا حکم ملے گا) تو وہ دوزخ اور جنت کے مابین ایک پل پر روک لئے جائیں گے۔ اور پھر وہ اپنے مظالم کا جو انہوں نے دنیا میں باہم کئے تھے معاوضہ لیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ پاک وصاف ہوجائیں گے۔ تو پھر انہیں داخلۂ جنت کی اجازت دی جائے گی۔ پس اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے۔ ہر شخص جنت میں اپنے مسکن کو اس سے زیادہ پہچان لے گا۔ جس طرح وہ اپنے مسکن کو

فِي الدُّنْيَا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
إِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ
عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ
فَيَقُولُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا
أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ
أَيْ رَبِّ حَتّٰى إِذَا قَرَّرَهُ
بِذُنُوبِهِ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ
أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا
عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا
لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطَى كِتَابَ
حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكَافِرُ
وَالْمُنَافِقُ فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ
هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا
عَلٰى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ
عَلَى الظَّالِمِينَ۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ
لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ
كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ
كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ
فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً
فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً
مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

دنیا میں جانتا تھا۔"

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے،
کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ
فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ "اللہ تعالیٰ مومن کو قریب
کرے گا۔ پھر اس پر اپنا پردہ رکھ کر چھپائے
گا۔ اور پوچھے گا کیا تو فلاں گناہ کو جانتا ہے؟
وہ عرض کرے گا۔ ہاں۔ اے میرے پروردگار!
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے تمام گناہوں
کا اقرار کرائے گا۔ اور وہ شخص اپنے دل میں
خیال کرے گا۔ کہ (اب تو میں) مارا گیا۔ اللہ
تعالیٰ فرمائے گا۔ میں نے دنیا میں تجھ پر ستر
رکھا تھا۔ اور آج بھی میں تیرے گناہ معاف کئے
دیتا ہوں پھر اُسے اسکی نیکیوں کی کتاب دیدی جائیگی
لیکن کافر اور منافق (لوگوں) کی نسبت
گواہ (علی الاعلان) کہیں گے۔ کہ
یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار
پر جھوٹ بولا تھا۔ آگاہ رہو کہ ظالموں
پر خدا کی لعنت ہے۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
فرمایا "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ لہٰذا
وہ اس پر ظلم نہ کرے اور نہ اُسے رسوا کرے
جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں
مصروف رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی حاجت
روائی کرتا ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی کوئی
مصیبت دور کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ مصائب
قیامت میں سے اسکی مصیبت کو دور کرتا ہے

وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

اور جو شخص کسی مسلمان کا عیب چھپاتا ہے۔ تو قیامت کے دن اللہ اسکا عیب چھپائیگا"۔

ح ۱۰۷۹ ظلم کو ظلم کرنے سے روکنا داخل امداد ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَاْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "تو اپنے بھائی کی مدد کر۔ خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم"۔ صحابہ نے عرض کی (حضور!) یہ تو ہم سمجھ گئے کہ مظلوم کی مدد کریں مگر (یہ نہیں سمجھے کہ) ظالم کی مدد کس طرح کریں؟ آپ نے فرمایا۔ "اس کے ہاتھ پکڑ لو"۔ (یعنی ظلم سے روک دو۔

ح ۱۰۸۰ ظالم قیامت کو اندھیرے میں ہوگا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "قیامت کے دن ظلم (کے باعث ظالم) پر تاریکیاں (مسلّط) ہوں گی"۔

ح ۱۰۸۱ ظلم کا بدلہ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے اپنے بھائی کی آبرو یا کسی اور چیز کے متعلق ظلم کیا ہو۔ اُسے چاہئے کہ آج اس سے معاف کرا لے۔ قبل اس کے کہ درہم و دینار نہ رہے (کیونکہ بروز قیامت) اگر اسکا کوئی عمل صالح ہوگا۔ تو اُس میں سے بقدر اس کے ظلم کے لے لیا جائے گا اور اگر اسکے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اُسکے مظلوم کی بدیاں لے کر اس پر لاد دیجائینگی"۔

ح ۱۰۸۲ ظلماً زمین لینے کا بدلہ۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا

مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔

جو شخص کچھ زمین ظلماً لیگا بروز قیامت اسی زمین کے ساتوں طبقے مثل طوق کے اسکی گردن میں لٹکائے جائینگے۔

۱۰۸۳ خ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کچھ زمین ناحق لے لیگا۔ قیامت کے دن اُسے اس زمین میں ساتویں طبقے تک دھنسا دیا جائیگا۔

۱۰۸۴ خ

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ يَاْكُلُوْنَ تَمْرًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْاِقْرَانِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ اَخَاهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ وہ ایک گروہ کے پاس سے گذرے جو چھوہارے کھا رہے تھے۔ انہوں نے (ان سے) کہا کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو چھوارے ایکساتھ کھانے سے منع فرمایا ہے بغیر اسکے کہ کوئی شخص تم میں سے اپنے بھائی سے اجازت لے۔

۱۰۸۵ خ
جھگڑالو آدمی خدا کو ناپسند ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔

۱۰۸۶ خ
قاضی کی ڈگری مغالطہ سے حاصل کرنا دوزخ کا ٹکڑا ہے

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَمِعَ خُصُوْمَةً بِبَابِ حُجْرَتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّهُ يَاْتِيْنِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهُ صَدَقَ فَاَقْضِيْ لَهُ بِذٰلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا

حضرت اُمّ سلمہؓ زوجۂ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے اپنے حجرے کے دروازے پر کچھ جھگڑے کی آواز سنی تو باہر تشریف لیگئے (اور جب آپکے سامنے وہ مقدمہ پیش ہوا تو) آپ نے فرمایا۔ میں بھی ایک بشر ہوں میرے پاس اہل خصومت آتے ہیں شاید تم میں سے ایک شخص باعتبار دوسرے کے زیادہ بلیغ ہو۔ اور میں خیال کروں کہ اسی نے سچ بیان کیا ہے اور اسی کے موافق فیصلہ کر دوں پس اگر میں (بھولے سے) کسی شخص کو کسی دوسرے مسلمان کا حق دلا دوں۔ تو (وہ سمجھ لے) کہ

هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْلِيَتْرُكْهَا۔

یہ دوزخ کا ایک ٹکڑا ہے۔ پھر چاہے لے چاہے چھوڑ دے۔"

۱۰۸۷
۱۲ ج
مسلمان مہمان کو مہمانی دینی لازم ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُونَا فَمَا تَرَى فِيهِ فَقَالَ لَنَا إِذَا نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا وَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ آپ ہمیں جب باہر بھیجتے ہیں۔ تو کبھی ہم ایسے لوگوں میں جاکر فروکش ہوتے ہیں جو ہماری مہمانی نہیں کرتے۔ آپ اس میں کیا رائے دیتے ہیں؟۔ آپ نے فرمایا" اگر تم کسی قوم میں فروکش ہو اور وہ تمہارے لئے ایسا سامان کردیں جو مہمان کیلئے ہوتا ہے۔ تو اسے قبول کرلو۔ اور اگر نہ کریں تو اُن سے مہمانی کا حق (بجبر) لے لو"۔

۱۰۸۸
۱۳ ج
ہمسایہ کی دیوار ملحقہ میں کھونٹی گاڑنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعْ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَالِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کوئی ہمسایہ کسی پڑوسی کو اس بات سے نہ روکے کہ وہ اپنی دیوار میں کھونٹیاں گاڑے"۔ اسکے بعد حضرت ابوہریرہؓ کہا کرتے تھے۔ کیا بات ہے کہ میں تم لوگوں کو اس حدیث سے اعراض کرنیوالا پاتا ہوں قسم ہے خدا کی یہ حدیث تمہارے سامنے ضرور بیان کروں گا۔

۱۰۸۹
۱۳ ج
سرراہ بیٹھنے سے اجتناب کی ہدایت ورنہ حق راہ ادا کرنے کی ترغیب۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ فَقَالُوا مَا لَنَا بُدٌّ إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجَالِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا" تم لوگ راستوں میں بیٹھنے سے بچو"۔ لوگوں نے عرض کی ہمیں اس سے چارہ نہیں۔ کیونکہ وہی تو ہمارے بیٹھنے کے مقامات ہیں۔ ہم وہیں باہم بات چیت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا" اچھا جب تم وہیں بیٹھنا چاہتے ہو۔ تو راستے کا حق چھوڑ دیا کرو"۔

قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

لوگوں نے عرض کی راستے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ (نامحرموں سے) آنکھوں کا بند رکھنا تکلیف دہی سے باز رہنا۔ سلام کا جواب دینا (لوگوں کو) اچھی بات کی ترغیب دینا اور بری بات سے روکنا۔"

۱۰۹۰ باب – راستہ سات گز چھوڑنا چاہئے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَضَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَاجَرُوْا فِى الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ بِسَبْعَةِ اَذْرُعٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سات گز چھوڑ دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ جب کہ لوگوں نے راستے (کے چھوڑنے) میں باہم اختلاف کیا تھا۔

۱۰۹۱ باب – جاندار کی رویت بگاڑنا منع ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبٰى وَالْمُثْلَةِ۔

حضرت عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لوٹنے اور مثلہ[1] کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۰۹۲ باب – مال کی حفاظت میں قتل ہونے والا شہید ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ "جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں قتل کیا جائے۔ وہ شہید ہے۔"

۱۰۹۳ باب – شکستگی کا معاوضہ۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ مَعَ خَادِمٍ بِقَصْعَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتِ الْقَصْعَةَ فَضَمَّهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بی بی کے پاس تھے۔ کہ کسی ام المؤمنین نے ایک خادم کے ہاتھ ایک پیالہ بھیجا جس میں کچھ کھانا تھا۔ تو ان بی بی نے جن کے ہاں آپ رونق افروز تھے ہاتھ مار کر پیالہ توڑ ڈالا۔ مگر آپ نے اس (پیالہ) کو جوڑا۔

[1] مثلہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی جاندار کی خلقت میں کچھ تغیر کردیا جائے۔ جس طرح اکثر جاہل عورتیں گودنا گودواتی ہیں یا اکثر لوگ اپنی بکریوں وغیرہ کے کان تراش دیتے ہیں۔ (مترجم)

وَجَعَلَ فِيهَا الطَّعَامَ وَقَالَ كُلُوْا وَحَبَسَ الرَّسُوْلَ وَالْقَصْعَةَ حَتّٰى فَرَغُوْا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيْحَةَ وَحَبَسَ الْمَكْسُوْرَةَ۔

اور پھر اس میں کھانا رکھ کر فرمایا۔ "کھاؤ"۔ اتنے میں آپؐ نے اس قاصد اور پیالے کو روک لیا۔ جب سب لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے تو آپؐ نے اُسے سالم (پیالہ) دیدیا اور ٹوٹا ہوا رکھ لیا۔

بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَالنَّهْدِ وَالْعُرُوضِ

طعام، نہد اور مال و اسباب میں شرکت کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَفَّتْ اَزْوِدَةُ الْقَوْمِ وَاَمْلَقُوْا فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ اِبِلِهِمْ فَاَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ اِبِلِكُمْ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ اِبِلِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِي النَّاسِ يَاْتُوْنَ بِفَضْلِ

۱۰۹۴ آنحضرت صلعم کی دعا سے کھانے میں برکت۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ (ایک مرتبہ) لوگوں کے زادِ راہ کم ہو گئے یہاں تک کہ لوگ فقیر ہو گئے تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے اونٹوں کو ذبح کرنے کی اجازت لینے آئے۔ چنانچہ آپؐ نے انہیں اجازت دے دی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُنہیں ملے۔ اور ان لوگوں نے ان سے یہ بیان کیا۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا۔ اونٹوں کے بعد تمہاری زندگی کیا ہوگی ؟۔ اس پر وہ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ اونٹوں کے بعد ہماری زندگی کیا ہوگی ؟۔ آپؐ نے فرمایا۔ "لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ اپنے بچے ہوئے زادِ راہ لے آئیں"۔

أَزْوَادِهِمْ فَبَسَطَ لِذٰلِكَ نَطْعٌ وَجَعَلُوْهُ عَلَى النِّطْعِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتّٰى فَرَغُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

جس کے لئے ایک چمڑا بچھادیا گیا۔ اور وہ زادِراہ چمڑے پر رکھ دیئے گئے۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے۔ اور آپ نے دعا فرماکر اس میں برکت مانگی۔ پھر سب لوگوں کو مع ان کے برتنوں کے بلوایا۔ لوگوں نے دونوں ہاتھوں سے بھر بھر کر لینا شروع کیا۔ حتّٰی کہ سب لوگ لے چکے۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اس بات کی کہ میں خدا کا پیغمبر ہوں"۔

۱۰۹۵ خ — باہم ہمدردی سے رہنے والے آنحضرت صلعم کے ہمراہی ہیں۔

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَشْعَرِيِّيْنَ إِذَا أَرْمَلُوْا فِي الْغَزْوِ أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْهُ بَيْنَهُمْ فِيْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُمْ۔

حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "قبیلہ اشعری کے لوگ جب جہاد میں فقیر ہو جایا کرتے ہیں۔ اور اُن کے عیال کا کھانا مدینہ میں کم ہو جاتا ہے۔ تو وہ لوگ اپنا تمام مال ایک کپڑے پر جمع کر لیتے ہیں۔ اور پھر آپس میں ایک پیمانہ سے برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ یہ لوگ مجھ سے ہیں۔ اور میں اُن سے ہوں"۔

۱۰۹۶ سخ — ناخن اور دانت کے بغیر کسی اور شے سے ذبح کر ڈالنے کی اباحت

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ فَأَصَابُوْا إِبِلًا وَغَنَمًا قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجِلُوْا وَذَبَحُوْا وَنَصَبُوا الْقُدُوْرَ فَأَمَرَ

حضرت رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ذوالحلیفہ میں تھے۔ کہ لوگوں کو بھوک معلوم ہوئی۔ اتنے میں انہیں کچھ اونٹ اور بکریاں ملگئیں۔ حضرت رافع رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچھے تھے۔ لوگوں نے جلدی کی اور انہیں ذبح کرکے دیگیں چڑھادیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر حکم دیا کہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ
فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ
فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَطَلَبُوهُ
فَأَعْيَاهُمْ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ
خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَأَهْوَى رَجُلٌ
مِنْهُمْ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ ثُمَّ
قَالَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ
كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ
مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا
فَقُلْتُ إِنَّا نَرْجُو الْعَدُوَّ غَدًا
وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ
بِالْقَصَبِ فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ
وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ
لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ
عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا
الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ
شَقِيصًا مِنْ مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ
خَلَاصُهُ فِي مَالِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ
لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوكُ
قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ
غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ

دیگیں الٹ دی جائیں اسکے بعد آپ نے تقسیم فرمائی
تو دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا انہی
اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا تو لوگ
اس کے پیچھے دوڑے جس نے انہیں تھکا دیا
(اس وقت لوگوں کے پاس گھوڑے کم تھے)
آخر کار ان میں سے ایک شخص نے اسے تیر مارا۔ تو اللہ نے
(تیر لگنے کے باعث) اسے روک دیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے اسپر فرمایا "وحشی جانوروں کی طرح ان
جانوروں میں بھی وحشی ہوتے ہیں پس ان میں سے اگر کوئی
تم پر غالب آجائے تو تم بھی اسکے ساتھ ایسا ہی کرو" میں نے
عرض کی ہمیں کل دشمن کے آجانے کا خوف ہے۔ ہمارے پاس
چھریاں نہیں۔ تو کیا ہم بانس سے ذبح کرلیں؟ آپ نے فرمایا
"جو چیز خون نکال دے اور (بوقت ذبح) اس پر اللہ کا
نام لیا جائے اُسے کھالو بشرطیکہ آلۂ ذبح دانت
اور ناخن نہ ہو۔ کیونکہ (میں تمہیں بتائے دیتا ہوں)
دانت تو ایک ہڈی ہے۔ اور ناخن (کفارِ) حبش
کا آلۂ ذبح ہے"۔

۱۰۹۷
ح
غلاموں کی آزادی کی ترغیب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص
اپنے غلام کو بقدر اپنے حصے کے آزاد کرے۔
اس پر ضروری ہے کہ اس کو اپنے مال سے پوری
رہائی دلادے۔ اور اگر اسکے پاس (اتنا) مال نہ ہو
تو کسی عادل سے اس غلام کی قیمت لگائی جائے
پھر اس غلام سے مزدوری کرائی جائے۔ مگر اس پر
جبر نہ کیا جائے"۔

۱۰۹۸
ح
امرا اور غربا کی مثال

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اِسْتَهَمُوْا عَلَى سَفِيْنَةٍ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِیْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِیْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ تَرَكُوْهُمْ وَمَا اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا وَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا۔

کہ آپؐ نے فرمایا۔ "اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدود پر قائم ہو۔ اور جو ان میں مبتلا ہو گیا ہو اُن لوگوں کی سی ہے۔ جن میں ایک کشتی بذریعہ قرعہ تقسیم کی جائے۔ تو بعض لوگوں کے حصے میں اوپر کا طبقہ آئے۔ اور بعض کے حصے میں نیچے کا۔ نچلے حصے والوں کو پانی لینے کی ضرورت ہو۔ تو وہ اپنے اوپر والوں کے پاس جا کر کہیں۔ کاش ہم اپنے حصے میں سوراخ کر لیتے۔ اور اپنے اوپر والوں کو تکلیف نہ دیتے۔ پس اب اگر اوپر والے نیچے والوں کو ان کے اس ارادے پر چھوڑ دیں۔ تو سب لوگ ہلاک ہو جائیں لیکن اگر وہ ان کا ہاتھ پکڑ لیں تو وہ بھی بچ جائیںگے اور سب محفوظ رہیںگے"۔

۱۰۹۰ تجارت میں شرکت۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهٖ اُمُّهٗ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْهُ فَقَالَ هُوَ صَغِيْرٌ فَمَسَحَ رَاْسَهٗ وَدَعَا لَهٗ وَكَانَ يَخْرُجُ اِلَى السُّوْقِ فَيَشْتَرِی الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيَشْرَكُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ

حضرت عبداللہ بن ہشام سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا یعنی انہیں ان کی والدہ زینب بنت حمید رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی تھیں۔ اور عرض کی تھی۔ کہ حضور! ان سے بیعت لے لیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ "یہ ابھی چھوٹے ہیں"۔ پھر آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ اور ان کے لئے دعا فرمائی۔ وہ اکثر بازار جاتے اور غلہ مول لیا کرتے تھے۔ ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ ان سے ملتے تو کہتے ہمیں بھی شریک کر لو۔ کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لئے برکت کی دعا فرمائی ہے۔ چنانچہ وہ ان کو شریک کر لیتے تھے۔ اور اکثر اوقات پورا پورا

الرَّاحِلَةَ عَمَّا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ۔	اونٹ حصّے میں آجاتا تھا۔ جسے وہ گھر بھیج دیتے تھے۔

كِتَابُ الرَّهْن

گروی کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خ ۱۱۰۰ جانوروں کا رہن

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "سواری کا جانور اگر رہن ہو تو بقدر اپنے خرچ کے اس پر سواری کرے۔ اور اگر دودھ والا جانور رہن ہو۔ تو بقدر اپنے خرچ کے اس کا دودھ پی لے۔ اور جو شخص سوار ہو۔ یا دودھ پئے اسی پر اسکا خرچ ہے"۔

خ ۱۱۰۱ قسم مدعی علیہ کو اٹھانی چاہئے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى أَنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ مدعی علیہ کے ذمے قسم واجب ہے"۔

کتاب العتق

غلاموں کی آزادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۱۰۲ ج
مسلمان کو آزاد کرنیکا ثواب

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ اَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اِسْتَنْقَذَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِکُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مرد مسلمان کو آزاد کرے۔ اللہ تعالےٰ اس آزاد کردہ کے ہر عضو کے عوض میں اس کا ایک عضو دوزخ سے بچا لیگا"۔

۱۱۰۳ ج
افضل اعمال

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِهٖ قُلْتُ فَاَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَغْلَاهَا ثَمَنًا وَاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰی نَفْسِكَ۔

حضرت ابوذرؓ راوی ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "عملوں میں) کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "اللہ پر ایمان رکھنا اور اسکی راہ میں جہاد کرنا"۔ میں نے عرض کی۔ کس قسم کے غلاموں کا آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا۔ "ان غلاموں کا جو بیش قیمت اور مالکوں کے نزدیک زیادہ مرغوب ہوں"۔ میں نے عرض کی اگر میں یہ نہ کر سکوں؟ آپ نے فرمایا "تو پھر کسی کام کرنیوالے کی مدد کرو۔ یا کسی بے ہنر کا کچھ کام کردو"۔ میں نے عرض کی اگر یہ بھی نہ کر سکوں؟ آپ نے فرمایا۔ "تو تم لوگوں کو رسانی چھوڑ دو یہ بھی صدقہ ہے جسے تم اپنی جان پر تصدق کرو"۔

مح ۱۱۰۴
ساجھے کے غلام کی آزادی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيْمَةَ عَدْلٍ فَأُعْطِيَ شُرَكَاؤُهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اپنا حصہ کسی غلام میں سے آزاد کر دے۔ اور اسکے پاس اس قدر مال ہو کہ پورے غلام کی قیمت تک پہنچ جائے تو کسی عادل کی تجویز سے غلام کی قیمت لے لی جائے اور اس غلام کے حصہ داروں کو انکے حصوں کی قیمت دیدی جائے اور اسکی طرف سے وہ غلام پورا آزاد کر دیا جائے۔ اور اگر اس کے پاس اسقدر مال نہ ہو۔ تو وہ غلام جس قدر آزاد ہو چکا ہے اسی قدر آزاد رہے گا۔"

مح ۱۱۰۵
جب تک عمل نہ ہو وسوسہ معاف ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِيْ عَنْ أُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهِ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت سے وہ باتیں معاف کر دی ہیں جو انکے دلوں میں بطور وسوسہ آئیں جب تک وہ اُن پر عمل نہ کریں یا زبان سے نہ نکالیں۔"

مح ۱۱۰۶
ابوہریرہؓ کا غلام آزاد کرنا۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَمَّا أَقْبَلَ يُرِيْدُ الْإِسْلَامَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ فَأَقْبَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ أَتَاكَ فَقَالَ أَمَا إِنِّيْ أُشْهِدُكَ أَنَّهُ حُرٌّ قَالَ فَهُوَ حِيْنَ يَقُوْلُ ؎

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ جب وہ اسلام اختیار کرنے کے ارادے سے آنے لگے تو ان کا غلام بھی ہمراہ تھا (راستے میں) ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ پھر وہ غلام اس وقت واپس آیا جبکہ حضرت ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ (اسیر) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "ابوہریرہؓ! یہ لو تمہارا غلام تمہارے پاس واپس آگیا"۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا حضور! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ غلام آزاد ہے۔ راوی کہتا ہے یہ اس وقت کا واقعہ ہے جبکہ ابوہریرہؓ یہ شعر پڑھ رہے تھے: (ترجمہ)

يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا
عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

"رات سے اور اسکی درازی سے شکایت ہے
مگر (الحمد للہ) اس نے کفر کے شہر سے نجات دی"

ح ۱۱۰۷ حکیم بن حزام کا سو غلام آزاد کرنا۔

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ فَلَمَّا أَسْلَمَ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ وَأَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ قَالَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي الزَّكَاةِ۔

حضرت حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں سو غلام آزاد کئے تھے۔ اور سو اونٹ لوگوں کو سواری کے لئے دیئے تھے۔ تو جب وہ مسلمان ہوگئے تو انہوں نے سو اونٹ بھی لوگوں کو سواری کے لئے دیدیئے۔ اور سو غلام بھی آزاد کر دیئے۔ حضرت حکیمؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے سوال کیا (بعد از اں وہ تمام حدیث بیان کی جو باب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے)۔

ح ۱۱۰۸ غزوہ بنی مصطلق

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى ذَرَارِيَّهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ مصطلق پر اس حال میں حملہ کیا جبکہ وہ لوگ غافل تھے اور انکے چوپاؤں کو چشموں پر پانی پلایا جارہا تھا پس آپ نے انکے جنگی آدمیوں کو قتل کر دیا۔ اور انکی عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا۔ اسی دن آپ نے (اُمّ المؤمنین) جویریہؓ کو پایا تھا۔

ح ۱۱۰۹ بنی تمیم کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بنی تمیم سے اُس وقت سے محبت کرنے لگا جب سے میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے انکی نسبت یہ تین باتیں سنیں۔ یعنی میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "میری قائم امت میں دجال پر یہی لوگ زیادہ سخت ہوں گے" ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ان کی طرف سے صدقے آئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں۔

وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ۔

اور ان میں سے ایک لونڈی حضرت عائشہؓ کے پاس تھی۔ تو آپ نے فرمایا اے عائشہؓ اسے آزاد کردو۔ کیونکہ یہ اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہے"۔

۱۱۱۰ ح
غلاموں سے کام لینے کا طریق

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ اَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ اَسْقِ رَبَّكَ وَلْيَقُلْ سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ عَبْدِيْ اَمَتِيْ وَلْيَقُلْ فَتَايَ وَفَتَاتِيْ وَغُلَامِيْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے۔ کہ اپنے مالک کو کھانا کھلادے۔ اپنے مالک کو وضو کرادے۔ اپنے مالک کو پانی پلادے۔ بلکہ یوں کہے۔ کہ سیّدی و مولائی۔ اور کوئی شخص تم میں سے یہ نہ کہے عبدی اور اَمتی بلکہ یوں کہے فتای فتاتی اور غلامی"

۱۱۱۱ ح
کھانا لانیوالے خادم کو حصّہ دو

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰى اَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَاِنْ لَّمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَيْنِ اَوْ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ فَاِنَّهُ وَلِيَ عِلَاجَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کسی شخص کے پاس اسکا خادم کھانا لائے۔ تو اگر آقا اس خادم کو اپنے ساتھ نہ بٹھلا سکے تو چاہیئے کہ دے ایک دو لقمہ یا ایک دو کاشیں ضرور دیدے۔ کیونکہ اس میں اس نے محنت کی ہے"۔

۱۱۱۲ ح
مُنہ پر مارنے کی ممانعت

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص جب کسی کو مارے تو چاہیئے کہ منہ پر مارنے سے بچے"۔

باب في العتق

غلام آزاد کرنے کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا
اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ
كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ
كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ
اِرْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ
اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ
وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ
بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ
شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ
وَيَكُوْنُ وَلَاؤُكِ لَنَا قَالَتْ فَذَكَرَتْ
ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْ فَاَعْتِقِيْ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ
لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ
اُنَاسٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ
فِيْ كِتَابِ اللهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا
لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَلَيْسَ
لَهٗ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ
شَرْطُ اللهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ۔

حضرت عائشہ رضی سے مروی ہے کہ بریرۃ انکے
پاس اپنی کتابت میں مدد لینے آئیں اور اُسوقت
تک اُنہوں نے اپنی کتابت میں سے کچھ بھی ادا
نہ کیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی نے ان سے کہا کہ تم
اپنے مالک کے پاس لوٹ جاؤ۔ اگر وہ چاہیں کہ میں
تمہاری کتابت کا روپیہ تمہاری طرف سے
ادا کردوں۔ مگر تمہاری ولا رمجھے ملے تو میں ادا
کردوں گی۔ بریرہؓ نے اسکا ذکر اپنے مالک سے
کیا۔ اُنہوں نے انکار کیا۔ اور کہا اگر وہ ثواب
کی خواہش رکھتی ہوں۔ تو کریں۔ اور ولار تو تمہاری
مجھے ملیگی۔ حضرت عائشہؓ نے اس کا تذکرہ
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ تو آپنے فرمایا۔
"تم مول لے کر آزاد کردو۔ ولار تو اسی کو ملیگی جو آزاد
کرے" بعد ازاں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کھڑے ہوکر ارشاد فرمایا۔ "ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے
جو ایسی شرطیں کرتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں
یاد رکھو جو شخص ایسی شرط لگائیگا جو کتاب اللہ
میں نہ ہو۔ تو یہ شرط اُسکے لئے نافذ نہ ہوگی۔
خواہ وہ سو مرتبہ شرط لگائے۔ اللہ کی شرط
نہایت سچی اور بہت مضبوط ہے"۔

۱۱۱۳ ح ۱
غلاموں کو بغیر شرط رہا کرو۔

كتاب الهبة

ہبہ یعنی بخشش کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسَنَ شَاةٍ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ عورتوں سے مخاطب ہوکر) فرمایا "مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن کسی پڑوسن کے لئے (کسی چیز کو) حقیر نہ سمجھے اگرچہ وہ بکری کے کھر کا گوشت ہی ہو"۔

۱۱۱۴ پڑوسن کو پڑوسن کی چیز کی بیقدری نہ چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ يَا خَالَةُ مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عروہ سے کہا۔ اے میرے بھتیجے! بیشک ہم ہلال دیکھتے تھے۔ پھر دوسرا ہلال دیکھتے تھے اسی طرح دو مہینے میں تین ہلال دیکھ لیتے تھے۔ (یعنی دو مہینے کامل گزر جاتے تھے) اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہ جلائی جاتی تھی (عروہ کہتے ہیں) میں نے کہا اے میری خالہ! تمہاری زندگی کیونکر ہوتی تھی؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا صرف دو سیاہ چیزوں کے سبب (یعنی چھوہارا اور پانی۔ مگر ہاں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں کچھ انصار رہتے تھے جن کے پاس دودھ والے کچھ جانور تھے۔ وہ اپنے (ہاں سے) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دودھ بھیجے

۱۱۱۵ آپ کے گھر میں دودھ کی تواضع ہمالت گنجایش ہو۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْبَانِهَا فَيَسْقِينَا۔

تھے تو آپ وہ دودھ ہمیں پلا دیا کرتے تھے۔

۱۱۱۶ ح
ہدیہ و دعوت کی قبولیت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى ذِرَاعٍ أَوْ كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا" اگر مجھے ایک دست یا ران گوشت کی دعوت دی جائے۔ تو میں قبول کر لوں گا۔ اور اگر میرے پاس ایک دست یا ران ہدیہ میں بھیجی جائے تب بھی قبول کر لوں گا۔"

۱۱۱۷ ح
آنحضرت صلعم کا خرگوش کا گوشت قبول کرنا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوا فَأَدْرَكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا أَوْ فَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ وَفِي رِوَايَةٍ وَأَكَلَ مِنْهُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے مر الظہران ایک خرگوش کو (اس کے مقام سے) باہر نکالا۔ لوگ اسکے پیچھے دوڑتے دوڑتے تھک گئے۔ مگر میں نے اسے پکڑ ہی لیا۔ اور اس کو ابو طلحہؓ کے پاس لے آیا۔ جنہوں نے اسکو ذبح کرکے اسکے سرین یا اسکی رانیں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجدیں۔ آپ نے اسے لیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپنے اس میں سے کھایا۔

۱۱۱۸ ح
پنیر و گھی کی پذیرائی اور سوسمار سے نفرت۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَهْدَتْ أُمُّ حُفَيْدٍ خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِطًا وَسَمْنًا وَأَضُبًّا فَأَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الْأَضُبَّ تَقَذُّرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ ام حفید (حضرت ابن عباسؓ کی خالہ) نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کچھ پنیر۔ کچھ گھی۔ اور کچھ سوسماریں بطور ہدیہ بھیجیں۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پنیر اور گھی کو تو کھالیا مگر سوسمار کو نفرت کے ساتھ چھوڑ دیا۔ لیکن پھر بھی وہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر کھائی گئی۔ اگر وہ حرام ہوتی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر نہ کھائی جاتی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيْلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوْا وَلَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيْلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَهُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی کھانے کی چیز لائی جاتی تو آپؐ اسکی نسبت پوچھتے کہ یہ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اگر کہا جاتا کہ یہ صدقہ ہے تو آپؐ اپنے صحابہ سے فرماتے "تم کھالو" اور خود نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا کہ یہ ہدیہ ہے۔ تو آپؐ بھی اپنا ہاتھ بڑھا دیتے۔ اور اُن کے ساتھ خود بھی کھاتے۔

۱۱۱۹ ح
آنحضرت صدقہ کھاتے تھے۔ بلکہ صرف ہدیہ قبول کرتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيْلَ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلَى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ گوشت لایا گیا۔ اور بیان کیا گیا کہ یہ بریرہؓ کو صدقے میں ملا ہے۔ آپ نے فرمایا "اسکے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے"۔

۱۱۲۰ ح
صدقہ لیکر ہدیہ دینا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيْهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْآخَرُ فِيْهِ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ قَدْ عَلِمُوْا حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فَإِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيْدُ أَنْ يُهْدِيَهَا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں میں دو گروہ تھے ایک گروہ میں حضرت عائشہؓ حضرت حفصہؓ حضرت صفیہؓ اور حضرت سودہؓ تھیں۔ دوسرے گروہ میں اُمِّ سلمہؓ اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی باقی بیبیاں تھیں۔ اور مسلمانوں کو یہ معلوم تھا کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبت حضرت عائشہؓ سے تھی۔ چنانچہ جب کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہتا۔ تو وہ منتظر رہتا یہاں تک کہ جب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے گھر رونق افروز ہوتے۔ تو صاحب ہدیہ اس ہدیہ کو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم

۱۱۲۱ ح
حضرت عائشہؓ کی باری میں تحائف اور ہدایا کی کثرت اور دوسری بیبیوں کا اعتراض۔

إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِيَّةِ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَلْيُهْدِهَا إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ نِسَائِهِ فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ لَهَا فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا فَكَلِّمِيهِ قَالَتْ فَكَلَّمَتْهُ حِينَ دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيهِ حَتَّى يُكَلِّمَكِ فَدَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ

کے پاس حضرت عائشہؓ کے گھر میں بھیجا حضرت سلمہؓ کے گروہ نے (اسبارہ میں) گفتگو کی اور حضرت ام سلمہؓ سے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہو کہ وہ لوگوں سے کہدیں کہ جو شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ بھیجنا چاہے تو جہاں آپ اپنی کسی بی بی کے پاس ہوں (بلا لحاظ) بھیجدے چنانچہ حضرت ام سلمہؓ سے جو کچھ ان بیبیوں نے کہا تھا انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہدیا مگر آپ نے کچھ جواب نہیں دیا۔ ان بیبیوں نے حضرت ام سلمہؓ سے پوچھا (کہ آنحضرت صلعم نے کیا جواب دیا؟) حضرت ام سلمہؓ نے کہا۔ آپ نے مجھے کچھ جواب نہیں دیا ان بیبیوں نے کہا کہ تم پھر آپ سے کہو۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضرت ام سلمہؓ نے جبکہ آپ نے ان کے پاس دورہ کیا۔ پھر عرض کی مگر آپ نے اب بھی ان کو کچھ جواب نہ دیا۔ ان بیبیوں نے حضرت ام سلمہؓ سے پوچھا (آنحضرتؐ نے کیا جواب دیا؟) مگر حضرت ام سلمہؓ نے پھر یہی کہا کہ آپ نے مجھے کچھ جواب نہیں دیا۔ ان بیبیوں نے حضرت ام سلمہ سے کہا کہ اب تم پھر آپ سے کہنا کہ آپ جواب دیں۔ چنانچہ جب آنحضرت صلعم نے پھر حضرت ام سلمہؓ کے پاس دورہ کیا۔ تو انہوں نے آپ سے عرض کی جس پر آپ نے فرمایا "تم مجھے عائشہؓ (کی محبت) کے بارے میں ہرگز نہ ستاؤ۔ کیونکہ سوائے عائشہؓ کے میں اور جس بی بی کے پاس ہوتا ہوں مجھ پر وحی نہیں آتی"۔

فَقَالَتْ فَقُلْتُ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اَذَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ اِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللّٰهَ الْعَدْلَ فِىْ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ اَلَا تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ فَقَالَتْ بَلٰى فَرَجَعَتْ اِلَيْهِنَّ فَاَخْبَرَتْهُنَّ فَقُلْنَ ارْجِعِىْ اِلَيْهِ فَاَبَتْ اَنْ تَرْجِعَ فَاَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ فَاَتَتْهُ فَاَغْلَظَتْ وَقَالَتْ اِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللّٰهَ الْعَدْلَ فِىْ بِنْتِ ابْنِ اَبِىْ قُحَافَةَ فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتّٰى تَنَاوَلَتْ عَائِشَةَ وَهِىَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا حَتّٰى اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْظُرُ اِلٰى عَائِشَةَ هَلْ تَكَلَّمُ قَالَ فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ تَرُدُّ عَلٰى زَيْنَبَ حَتّٰى اَسْكَتَتْهَا قَالَتْ فَنَظَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَائِشَةَ وَقَالَ اِنَّهَا بِنْتُ اَبِىْ بَكْرٍ۔

حضرت ام سلمہؓ نے عرض کی۔ یارسول اللہ! میں آپ کو تکلیف دینے کے لئے خدائے عزوجل سے توبہ کرتی ہوں اسکے بعد ان بیبیوں نے حضرت فاطمہؓ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو بلایا۔ اور اُن سے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ کہلا بھیجا کہ آپ کی بیبیاں آپکو ابوبکرؓ کی بیٹی کی بابت انصاف کرنیکے لئے اللہ کا واسطہ دیتی ہیں۔ چنانچہ حضرت فاطمہؓ نے آپسے کہا تو آپنے فرمایا۔ "اے بیٹی! کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتیں جس کو میں پسند کرتا ہوں"؟ پس حضرت فاطمہؓ ان بیبیوں کے پاس لوٹ کر گئیں۔ اور ان سے بیان کر دیا۔ انہوں نے (حضرت فاطمہؓ سے) کہا کہ پھر آپ کے پاس جاؤ۔ لیکن حضرت فاطمہؓ نے پھر جانے سے انکار کر دیا۔ پس ان بیبیوں نے حضرت زینب بنت جحش کو بھیجا جنھوں نے آپکے پاس آکر ترشروئی سے کہا آپ کی بیبیاں آپکو ابن ابی قحافہ کی بیٹی کی بابت انصاف کرنیکے لئے خدا کا واسطہ دیتی ہیں حضرت زینبؓ باواز بلند کہنے سننے لگیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ کو بُرا کہا حضرت عائشہؓ بھی بیٹھی ہوئی تھیں۔ (ان ہی کے روبرو) انہیں سخت سُست کہا۔ تو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کی طرف دیکھنے لگے کہ وہ (کچھ) جواب دیتی ہیں۔ (یا نہیں) راوی کہتا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے حضرت زینبؓ کو جواب دینا شروع کیا۔ یہاں تک کہ زینبؓ کو ساکت کر دیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ "(آخر) وہ بھی تو ابوبکرؓ کی بیٹی ہیں"۔

١١٢٢ ح — حضرت انس کا خوشبو واپس نہ کرنا

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم خوشبو کو واپس نہ فرماتے تھے۔

١١٢٣ ح — ہدیہ کا بدلہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول کر لیتے تھے۔ اور اسکا بدلہ (بھی) دے دیا کرتے تھے۔

١١٢٤ ح — سب بچوں کو برابر دو

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَعْطَانِيْ اَبِيْ عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَعْطَيْتُ ابْنِيْ مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَاَمَرَتْنِيْ اَنْ اُشْهِدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهٗ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے کچھ دیا تھا تو (میری والدہ) عمرہ بنت رواحہ نے کہا۔ کہ میں راضی نہیں ہوں جب تک تم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ کر دو۔ جس پر وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ بنت رواحہ (کے بطن) سے ہے کچھ چیز دی ہے۔ تو عمرہ کہتی ہے کہ یا رسول اللہ! میں آپ کو گواہ بناؤں۔ آپ نے پوچھا۔ کیا تم نے اپنے تمام لڑکوں کو اسی قدر دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تو اللہ سے ڈرو۔ اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔ حضرت نعمان کہتے تھے۔ کہ پھر انہوں نے دی ہوئی چیز واپس لے لی۔

١١٢٥ ح — ہبہ واپس لینے کی مثال

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اپنے ہبہ کو واپس کر لے۔ وہ اس کتے کی مثل ہے جو اپنی قے کھالے"

عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِيْ يَدُوْرُ عَلَيْهَا فِيْهِ قَالَتْ اَشَعَرْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَعْتَقْتُ وَلِيْدَتِيْ قَالَ اَوَ فَعَلْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّكِ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ۔

(ام المؤمنین) حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے اپنی ایک لونڈی آزاد کر دی جس کی نسبت (انہوں نے) نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے (پہلے) اجازت نہیں لی تھی۔ جب ان کے یوم مقررہ پر آپؐ ان کے پاس تشریف لائے۔ تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اپنی لونڈی آزاد کر دی۔ آپؐ نے فرمایا۔ "کیا واقعی؟" انہوں نے کہا۔ ہاں۔ آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔ "اگر تم وہ لونڈی اپنے ماموں کو دے دیتیں تو تمہیں زیادہ ثواب ملتا۔"

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ رِضَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے۔ تو اپنی بیبیوں کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ پھر اُن میں سے جس کا نام نکل آتا۔ آپ اسی کو اپنے ہمراہ لے جاتے تھے۔ اور آپ اپنی ہر بی بی کے لئے ایک دن رات مقرر فرما دیتے تھے۔ مگر حضرت سودہؓ بنتِ زمعہ نے اپنا دن حضرت عائشہؓ زوجۂ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دے دیا تھا اور اس سے انہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی مقصود تھی۔

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ قبائیں تقسیم فرمائیں۔ مگر مخرمہ کو آپؐ نے کوئی (قبا) نہ دی جس پر مخرمہ نے کہا۔ اے میرے بیٹے!

۱۱۳۶ خیرات پہلے اقربا کا حق ہے۔

۱۱۳۷ حضرت سودہ رضی کا آنحضرت صلعم کی خوشنودی کے لئے اپنی باری چھوڑ دینا

۱۱۳۸ مسورؓ کو عطائے قبا

انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِيْ قَالَ فَدَعَوْتُهُ لِيْ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْنَا هٰذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ ۔

ح ۱۱۲۹ ریشمین پردے پر نفرت اور اسے محتاج کو دینے کا حکم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ بِنْتِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا وَجَاءَ عَلِيٌّ فَذَكَرَتْ لَهُ ذٰلِكَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا مَوْشِيًّا فَقَالَ لِيْ مَا لِيْ وَلِلدُّنْيَا فَأَتَاهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِيَأْمُرْنِيْ فِيْهِ بِمَا شَاءَ قَالَ تُرْسِلِيْ بِهِ إِلَى فُلَانٍ أَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ ۔

ح ۱۱۳۰ ریشمین کپڑا عورتوں کے لئے ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهِ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ ۔

ح ۱۱۳۱ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے کھانے میں برکت

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلو چنانچہ میں ان کے ساتھ چلا گیا۔ انہوں نے کہا! اندر جاکر حضرت صلعم کو میرے پاس بلا لاؤ۔ مسورؓ کہتے ہیں کہ میں آپ کو بلا لایا۔ آپ باہر تشریف لائے تو ان قباؤں میں سے ایک قبا آپ کے پاس تھی۔ آپ نے فرمایا "یہ ہم نے تمہارے لئے اٹھا رکھی ہے"۔ حضرت مسورؓ کہتے ہیں کہ مخرمہ اسے دیکھ کر خوش ہو گئے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ (ایک دن) نبی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے گھر گئے۔ مگر ان کے پاس تشریف نہ لے گئے۔ اور (واپس چلے آئے) حضرت علیؓ آئے تو حضرت فاطمہؓ نے ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ حضرت علیؓ نے آکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا۔ "میں نے ان کے دروازے پر ایک ریشمی پردہ دیکھا (اس وجہ سے واپس آگیا)" اس کے بعد آپ نے فرمایا "مجھے دنیا سے کیا مطلب؟"۔ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کے پاس آکر یہ بات بیان کی تو حضرت فاطمہؓ بولیں۔ حضرت صلعم جو کچھ چاہیں مجھے اس کی بابت حکم دیں۔ جب آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا "وہ اس کو فلاں شخص کے پاس جو حاجت والے لوگ ہیں بھیج دیں"۔

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک ریشمی حلہ ہدیۃً بھیجا جسے میں نے پہن لیا۔ مگر میں نے آپ کے چہرہ مبارک میں غصہ کا اثر دیکھا تو اس کو پھاڑ کر اپنی (قریبی) عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن

اِبْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِيْنَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى وَايْمُ اللّٰهِ مَا فِي الثَّلَاثِيْنَ وَالْمِائَةِ إِلَّا وَقَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلُوا أَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيْرِ أَوْ كَمَا قَالَ ۔

ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ ہم ایک سو تیس ۱۳۰ آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا "تم میں سے کسی کے پاس کچھ کھانا ہے" ؟ ایک شخص کے پاس ایک صاع غلہ وغیرہ نکلا۔ جسے خمیر کیا گیا۔ اتنے میں ایک دراز قامت پراگندہ مو مشرک اپنی بکریوں کو ہنکاتا ہوا آنکلا۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "بیچے گا یا ہدیۃً دیگا ؟ یا (یہ فرمایا) کہ بطور ہبہ دے گا ؟"۔ اس نے کہا۔ نہیں۔ بلکہ بیچوں گا۔ پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے ایک بکری مول لے لی۔ جو ذبح کی گئی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کلیجی وغیرہ کی نسبت حکم دیا کہ "بھون لی جائے"۔ خدا کی قسم۔ ایک سو تیس ۱۳۰ آدمیوں میں سے کوئی شخص ایسا نہ تھا جس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کلیجی کی بوٹیاں نہ دی ہوں۔ جو موجود تھا اس کو دے دیں۔ اور جو موجود نہ تھا اس کے لئے رکھ چھوڑیں۔ پھر آپؐ نے اس سے دو پیالے بھرے۔ تو سب لوگوں نے کھایا۔ اور ہم خوب سیر ہو گئے۔ پھر بھی دونوں پیالے (ویسے کے ویسے ہی) بچ رہے۔ جسے ہم نے اُٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ

ح ۱۳۲/۱۹
ماں کے ساتھ حسن سلوک کی ہدایت

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالے عنہما کہتی ہیں کہ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنی ماں کے پاس گئی۔ جو مشرکہ تھیں۔ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فتوے پوچھا۔ کہ وہ (اسلام کی طرف)

وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّي قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ۔

راغب ہیں پس کیا میں اپنی ماں کے ساتھ کچھ سلوک کروں؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں۔ تم اپنی ماں کے ساتھ سلوک کرو۔"

۱۱۳۳ حضرت صہیبؓ کو مکان دینا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ شَهِدَ عِنْدَ مَرْوَانَ لِبَنِي صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً فَقَضَى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهِ لَهُمْ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے مروان کے پاس بنی صہیب کے لیے اس بات کی گواہی دی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں مکان اور حجرے صہیب کو دے تھے پس مروان نے ان کی شہادت پر صہیب کے بیٹوں کے موافق فیصلہ کر دیا۔

۱۱۳۴ ہبۂ عمرے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَى أَنَّهَا لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کے بارے میں یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ "وہ اسی کا ہے جسکو ہبہ کیا گیا ہو"۔

۱۱۳۵ قطر کا کرتہ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهَا أَيْمَنُ وَعَلَيْهَا دِرْعٌ مِنْ قِطْرٍ وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ قُطْنٍ ثَمَنُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ اِرْفَعْ بَصَرَكَ إِلَى جَارِيَتِي اُنْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تُزْهَى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتْ امْرَأَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أَرْسَلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيرُهُ۔

حضرت عائشہ (زوجۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم) رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایمن ان کے پاس آئے۔ اور اس وقت انکے جسم پر قطر[1] کا ایک کرتہ پانچ درہم کی قیمت کا تھا (ایک روایت میں بجائے قِطر کے قُطن ہے) انہوں نے کہا (ذرا) میری اس لونڈی کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھو یہ گھر میں اس (کرتہ) کے پہننے سے انکار کرتی ہے۔ حالانکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میرے پاس اسی قسم کا ایک کرتہ تھا۔ جو عورت مدینہ میں آراستہ کی جاتی تھی وہ مجھ سے اس کرتے کو منگوا بھیجتی تھی۔

[1] ایک قسم کی مہین چادر۔

باب الاثمار و المنیحۃ

پھلدار درختوں اور دودھیلے جانور دینے کی فضیلت کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ مَكَّةَ وَلَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ اَهْلَ الْاَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْاَنْصَارُ عَلٰى اَنْ يُعْطُوْهُمْ ثِمَارَ اَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُوْهُمُ الْعَمَلَ وَالْمَئُوْنَةَ وَكَانَتْ اُمُّهٗ اُمُّ اَنَسٍ اُمُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ وَكَانَتْ اَعْطَتْ اُمُّ اَنَسٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا لَهَا فَاَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ اَيْمَنَ مَوْلَاتَهٗ اُمَّ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِتَالِ اَهْلِ خَيْبَرَ فَانْصَرَفَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُوْنَ اِلَى الْاَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِيْ كَانُوْا مَنَحُوْهُمْ مِنْ

۱۱۳۶ ح
مہاجرین سے انصار کا سلوک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مہاجرین مکہ سے مدینہ میں آئے تھے۔ تو ان کے پاس کچھ بھی نہ تھا حالانکہ انصار زمین اور اسباب والے تھے۔ چنانچہ مہاجرین کو انصار نے اپنے مال بانٹ دئے۔ مگر اس شرط پر کہ وہ انہیں ہر سال (نصف) پھل دے دیا کریں۔ اور محنت و مشقت سب وہی کریں۔ ان کی (یعنی انس کی) ماں اُمِ سلیم نے جو عبداللہ بن ابی طلحہ کی بھی ماں تھیں۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوہارے کے کچھ درخت دئے تھے۔ جو آپ نے اپنی آزاد کردہ لونڈی اُمِ ایمن کو (جو اُسامہ بن زید کی ماں تھیں) دے دئے۔ حضرت انس کا بیان ہے۔ کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم جنگ خیبر سے فارغ ہو کر مدینہ کی طرف واپس آئے تو مہاجرین نے انصار کو اُن کی دی ہوئی چیزیں واپس کردیں یعنی وہ پھل کے درخت جو انھوں نے مہاجرین کو دئے تھے۔ چنانچہ نبی صلے اللہ

بِثِمَارِ حِصْنِهِمْ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّهِ عِذَاقَهَا وَأَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ۔

علیہ وسلم نے بھی حضرت انسؓ کی والدہ کو ان کے درخت واپس کر دیئے۔ اور امِ ایمن کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے عوض اپنے باغ سے (کچھ درخت) دیئے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا۔ "چالیس باتیں بہشت کی ہیں جن میں سب سے عمدہ بکری کا منیحہ ہے۔ ان میں سے ایک بات بھی جو شخص بغرض ثواب اور اس کے وعدہ کو سچا سمجھ کر کریگا اللہ اس کے سبب سے اسے جنت میں داخل کر دے گا۔"

۱۲۴۷
عمدہ صفت بکری
بہشت جانے کا

خاتمۂ جلدِ اوّل تجرید بخاری

۵۸۶

تجرید البخاری

مع

ترجمۂ اردو

حصّہ دوم

مؤلفہ

علامہ حسین بن مبارک زبیدی

رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ح ۱ — مختلف زبانوں کی شہادت (یقینی گولی)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ یَجِیْءُ اَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ یَمِیْنَهٗ وَیَمِیْنُهٗ شَهَادَتَهٗ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سب لوگوں سے اچھا میرا زمانہ ہے۔ پھر اُن لوگوں (تابعین) کا جو انکے بعد ہوں گے۔ پھر اُن لوگوں (تبع تابعین) کا جو ان کے بعد ہوں گے۔ اسکے بعد کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے کہ اُنکی گواہی انکی قسم سے آگے چلے گی۔ اور اُنکی قسم ان کی گواہی سے آگے"۔

ح ۲ — تین گناہ کبیرے ہیں شرک۔ نافرمانی والدہ۔ جھوٹی گواہی

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی

ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا میں تمہیں

اللہ علیہ وسلم الا انبئکم
باکبر الکبائر ثلاثا قالوا
بلی یا رسول اللہ قال
الاشراک باللہ وعقوق
الوالدین وجلس وکان
متکئا فقال الا وقول الزور
فما زال یکررھا حتی
قلنا ولیتہ سکت۔

بڑے سے بڑے تین گناہوں کی اطلاع نہ دوں"؟
صحابہ نے عرض کی۔ ہاں یا رسول اللہ! ضرور بتلائیے
آپ نے فرمایا "خدا کے ساتھ شرک کرنا۔ والدین کی
نافرمانی کرنا" اور آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے۔
مگر اُٹھ بیٹھے اور فرمایا "آگاہ ہو۔ جھوٹی گواہی دینا"
پھر آپ برابر اسکی تکرار فرماتے رہے۔ یہاں تک
کہ ہم لوگوں نے کہا۔ کاش آپ بس فرماتے۔
(یعنی اس بات کو بار بار کہنے کی تکلیف نہ کرتے)۔

دوسرے کے پڑھنے سے قرآن کا یاد آجانا

عن عائشۃ رضی اللہ
عنہا قالت سمع النبی صلی
اللہ علیہ وسلم رجلا یقرأ
فی المسجد فقال رحمہ اللہ
لقد اذکرنی کذا وکذا
آیۃ اسقطتھن من سورۃ
کذا وکذا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو
مسجد میں قرآن پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا "اللہ
اس شخص پر رحمت کرے۔ بیشک اس نے
فلاں فلاں سورت کی فلاں فلاں آیت جو
میں بھول گیا تھا۔ مجھے یاد دلا دی"۔

قرآن خوان پر خدا کی رحمت

وعنہا رضی اللہ عنہا فی
روایۃ قالت تھجد النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فی بیتی فسمع
صوت عباد یصلی فی المسجد
فقال یا عائشۃ اصوت عباد ھذا قلت
نعم قال اللھم ارحم عبادا۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں تہجد کی
نماز گذاری۔ اور عباد کی آواز سنی جو مسجد
میں نماز پڑھ رہے تھے۔ تو آپ نے پوچھا۔ عائشہ!
کیا یہ عباد کی آواز ہے"؟ میں نے عرض کی ہاں!
آپ نے فرمایا "اے اللہ! عباد پر رحمت کر"۔

حدیث الافک

بہتان کا ذکر

بہتان سے حضرت عائشہؓ کی برأت

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ
اَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ
اَزْوَاجِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا
خَرَجَ بِهَا مَعَهٗ
فَاَقْرَعَ بَيْنَنَا فِيْ غَزَاةٍ
غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِيْ فَخَرَجْتُ
مَعَهٗ بَعْدَ مَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ
فَاَنَا اُحْمَلُ فِيْ هَوْدَجٍ وَاُنْزَلُ
فِيْهِ فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا فَرَغَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ غَزْوَتِهٖ تِلْكَ وَقَفَلَ
وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ
آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيْلِ فَقُمْتُ
حِيْنَ آذَنُوْا فَمَشَيْتُ
حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ
فَلَمَّا قَضَيْتُ شَاْنِيْ اَقْبَلْتُ
اِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِيْ
فَاِذَا عِقْدٌ لِّيْ مِنْ جَزْعِ
ظَفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ
فَالْتَمَسْتُ عِقْدِيْ فَحَبَسَنِيْ
اِبْتِغَاؤُهٗ فَاَقْبَلَ الَّذِيْنَ
يَرْحَلُوْنَ لِيْ فَاحْتَمَلُوْا
هَوْدَجِيْ فَرَحَلُوْهُ عَلٰى
بَعِيْرِيَ الَّذِيْ كُنْتُ اَرْكَبُ
وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنِّيْ فِيْهِ
وَكَانَ النِّسَاءُ اِذْ ذَاكَ خِفَافًا

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی
جب کسی سفر میں جانے کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیبیوں
کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ چنانچہ ان میں سے
جس کے نام قرعہ نکل آتا اُسی کو ہمراہ لے جاتے
پس (اسی قاعدے کے مطابق) ایک جہاد میں
جو آپ نے اختیار کیا تھا۔ ہم لوگوں کے درمیان قرعہ ڈالا
تو میرے نام کا قرعہ نکلا۔ چنانچہ میں آپ کے ہمراہ روانہ
ہوئی۔ یہ واقعہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔
میں (اس سفر میں) عماری کے اندر بٹھلادی جاتی۔ اور
عماری سمیت ہی اُتار لی جاتی تھی۔ ہم اسی طرح چلتے رہے
یہانتک کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے
اس جہاد سے فارغ ہوکر لوٹ کر آتے ہوئے مدینہ کے قریب
پہنچ گئے تو آپ نے رات کے وقت کوچ کا اعلان کیا۔
چنانچہ جب لوگوں نے کوچ کا اعلان سنا تو میں بھی
اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور پہلے قضائے حاجت کے لئے
چلی گئی حتی کہ لشکر سے (کچھ) آگے بڑھ گئی۔ مگر
جب میں اپنی حاجت رفع کرکے کجاوے
کے پاس آئی اور میں نے اپنے سینہ پر ہاتھ پھیرا
تو یکایک معلوم ہوا کہ میرا ایک ہار "جزع ظفار" کا
(کہیں) گر گیا ہے۔ پس میں اپنے ہار کو ڈھونڈتی ہوئی
واپس گئی اور اُسکے ڈھونڈنے میں مجھے دیر ہوگئی
(اتنے میں) جو لوگ میری عماری لادتے تھے وہ آئے
اور اُنھوں نے میرا ہودہ اُٹھا کر اُسے میرے
اونٹ پر جس پر میں سوار ہوتی تھی۔ لاد دیا۔
کیونکہ وہ لوگ سمجھتے تھے کہ میں اس میں (سوار)
ہوں۔ اور (اس کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ) عورتیں
اس زمانے میں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں۔

لَمْ يُثْقَلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ
وَإِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ
مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ
الْقَوْمُ حِيْنَ رَفَعُوْهُ ثِقَلَ
الْهَوْدَجِ فَاحْتَمَلُوْهُ وَكُنْتُ
جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ
فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوْا
فَوَجَدْتُ عِقْدِيْ بَعْدَ
مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ
مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ فِيْهِ أَحَدٌ
فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِيَ الَّذِيْ كُنْتُ
فِيْهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ
سَيَفْقِدُوْنَنِيْ فَيَرْجِعُوْنَ
إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ غَلَبَتْنِيْ
عَيْنَايَ فَنِمْتُ وَكَانَ
صَفْوَانُ ابْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ
ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ
الْجَيْشِ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِيْ
فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ
فَأَتَانِيْ وَكَانَ يَرَانِيْ قَبْلَ
الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ
بِاسْتِرْجَاعِهِ حِيْنَ أَنَاخَ
رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ يَدَهَا
فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُوْدُ بِيَ
الرَّاحِلَةَ حَتّٰى أَتَيْنَا الْجَيْشَ
بَعْدَ مَا نَزَلُوْا مُعَرِّسِيْنَ فِيْ
نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ فَهَلَكَ مَنْ

بھاری نہ ہوتی تھیں۔ اور ان کے جسم پر بہت گوشت
نہ ہوتا تھا کہ وہ کھانا بھی بہت ہی تھوڑا کھاتی تھیں۔
اس لئے لوگوں نے جب اس عماری کو اٹھایا۔ تو انہوں
نے ہودے کے بوجھ کو کم نہ سمجھا۔ الغرض انہوں نے
اس کو اٹھا کر لاد دیا اور (نیز ایک وجہ یہ بھی تھی) کہ
میں اس زمانے میں کمسن لڑکی تھی۔ پھر وہ اونٹ کو
ہانک کر چل دیئے۔ اتنے میں لشکر کے نکل جانیکے
بعد مجھے اپنا ہار مل گیا۔ اور میں انکے مقام پر آئی
تو وہاں کوئی بھی نہ تھا تب میں نے اپنے ہی مقام
پر جانیکا قصد کر لیا جہاں میں پہلے تھی۔ کیونکہ
مجھے خیال تھا کہ وہ لوگ مجھے جلد ہی ڈھونڈینگے
اور جب نہ پائینگے تو میرے ہی پاس لوٹ کر
آجائیں گے۔ پس اس حالت میں کہ میں بیٹھی
ہوئی تھی نیند کے باعث مجھے اپنی آنکھیں
بھاری معلوم ہونے لگیں۔ اور میں سو گئی۔ تو
صفوان بن معطل سُلمی وذکوانی جو لشکر کے پیچھے
تھے وہ صبح کو میری منزل پر پہنچے۔ اور انہوں نے
ایک سوتے ہوئے شخص کا جسم دیکھا تو میرے
پاس آ گئے۔ اور وہ مجھے حجاب کے حکم سے پہلے
دیکھا کرتے تھے (اسلئے مجھے پہچان گئے) میں انکے
استرجاع (یعنی إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ
پڑھنے) سے بیدار ہوئی۔ انہوں نے اپنا اونٹ
بٹھلا دیا اور اسکی اگلی ٹانگ پر پاؤں رکھدیا (تاکہ چڑھنا آسان
ہوجائے) میں سوار ہو گئی۔ اور وہ میرے اونٹ کو ہانکتے ہوئے
پیادہ پا چلتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم لشکر میں پہنچ گئے جہاں
وہ لوگ سخت دوپہر میں فروکش ہوئے تھے۔ پس جن
لوگوں نے ہلاک ہونا تھا ہلاک ہو گئے۔

هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الْإِفْكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ بِهَا شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ وَيَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَرَى مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَمْرَضُ إِنَّمَا يَدْخُلُ فَيُسَلِّمُ فَيَقُولُ كَيْفَ تِيكُمْ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى نَقَهْتُ فَخَرَجْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ مُتَبَرَّزُنَا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ أَوْ فِي التَّنَزُّهِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ بِنْتُ أَبِي رُهْمٍ نَمْشِي فَعَثَرَتْ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَتْ يَا هَنْتَاهْ أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالُوا فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُ

(یعنی میرے اوپر صفوان کی تہمت لگائی) اور جس شخص نے یہ طوفان اٹھایا وہ عبد اللہ بن ابی بن سلول (منافق) تھا۔ جب ہم لوگ مدینہ میں پہنچے تو میں ایک مہینے تک بیمار رہی۔ اور لوگ اہل افک کا قصہ مشہور کرتے تھے۔ مجھے اپنی بیماری میں بارا خیال آتا تھا (کیا باعث ہے کہ) میں (اپنے اوپر) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اب وہ مہربانیاں نہیں دیکھتی جو میں اپنی بیماری کے وقت آپ سے دیکھا کرتی تھی۔ صرف آپ تشریف لاتے ہیں۔ اور سلام کرتے ہیں۔ اور پھر اتنے فرماتے ہیں "تم کیسی ہو"؟ مجھے اس میں اور کسی بات کا علم نہ تھا (یعنی ناخوشی کی وجہ معلوم نہ تھی) حتی کہ قدرے تندرست ہو کر ایک دن میں اور مسطح کی والدہ مناصع کی طرف (جو ہمارے پاخانے تھے) گئیں۔ ہم رات ہی رات کو (قضائے حاجت کے لئے) جایا کرتے تھے۔ اور یہ واقعہ اس سے پہلے کا ہے کہ ہمارے مکانات کے قریب پاخانے بنائے جائیں۔ اور ہمارا معاملہ (جنگل) جانے کے بارے میں یا (یہ کہا کہ) قضائے حاجت کے بارے میں عرب قدیم کی مثل تھا بس میں اور مسطح کی ماں جو ابورہم کی بیٹی تھیں چلے آرہے تھے کہ وہ اپنی چادر میں الجھ کر گر پڑیں۔ اور انہوں نے کہا مسطح ہلاک ہو جائے۔ میں نے ان سے کہا۔ تم نے یہ برا کیا کہ ایسے شخص کو گالی دیتی ہو جو جنگ بدر میں شریک ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا بی بی کیا تم نے سنا نہیں کہ یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ پھر انہوں نے مجھے اہل افک کی گفتگو سے مطلع کیا۔ تو اس (کے سننے) سے میری بیماری پر اور

چادر

بی بی

مَرِضْنًا عَلٰی مَرَضِیْ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلٰی بَیْتِیْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ کَیْفَ تِیْکُمْ فَقُلْتُ اِئْذَنْ لِیْ اِلٰی اَبَوَیَّ قَالَتْ وَاَنَا حِیْنَئِذٍ اُرِیْدُ اَنْ اَسْتَیْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا فَاَذِنَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُ اَبَوَیَّ فَقُلْتُ لِاُمِّیْ مَا یَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِہٖ فَقَالَتْ یَا بُنَیَّةُ هَوِّنِیْ عَلٰی نَفْسِكِ الشَّاْنَ فَوَاللّٰہِ لَقَلَّمَا کَانَتِ امْرَاَةٌ قَطُّ وَضِیْئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ یُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا اَکْثَرْنَ عَلَیْهَا فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا قَالَتْ فَبِتُّ تِلْكَ اللَّیْلَةَ حَتّٰی اَصْبَحْتُ لَا یَرْقَاُ لِیْ دَمْعٌ وَلَا اَکْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ اَصْبَحْتُ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَاُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ حِیْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْیُ یَسْتَشِیْرُهُمَا فِیْ فِرَاقِ اَهْلِہٖ فَاَمَّا اُسَامَةُ فَاَشَارَ

بیماری بڑھ گئی۔ چنانچہ جب میں اپنے گھر لوٹ کر آئی اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے۔ اور انہوں نے سلام کرکے فرمایا "تم کیسی ہو؟" تو میں نے عرض کی آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنے والدین کے ہاں چلی جاؤں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں یہ چاہتی تھی کہ اپنے والدین کے یہاں سے اس خبر کی تصدیق کروں۔ پس رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دیدی اور میں اپنے والدین کے ہاں چلی گئی۔ اور (جاکر) اپنی والدہ سے وہ سب باتیں بیان کیں جنکا وہ لوگ چرچا کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا۔ بیٹی! تم اپنی جان پر سختی نہ کرو۔ خدا کی قسم کم ہی کوئی حسین عورت کسی شخص کے پاس ایسی ہوتی ہے کہ وہ مرد اس کو دوست رکھتا ہو اور اس عورت کی سوکنیں بھی ہوں۔ اور وہ سوکنیں اسکی برائیاں نہ کرتی ہوں۔ میں نے کہا سبحان اللہ! (میری سوکنوں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ) اور لوگ اس کا چرچا کر رہے ہیں۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے وہ رات اس طرح گذاری کہ صبح تک میرا آنسو نہ تھمتا تھا۔ اور نہ مجھے نیند آئی۔ صبح ہوئی۔ تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ بن ابی طالب اور اسامہؓ بن زید کو بلایا جبکہ وحی میں دیر ہوئی۔ اور آپ ان سے اپنی بی بی (یعنی عائشہؓ) کے فراق کی بابت مشورہ کرتے تھے۔ جس میں اسامہؓ نے

عَلَيْهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ
مِنَ الْوُدِّ لَهُمْ فَقَالَ
أُسَامَةُ أَهْلَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيٌّ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يُضَيِّقِ
اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا
كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ
تَصْدُقْكَ فَدَعَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَرِيرَةَ فَقَالَ يَا بَرِيرَةُ هَلْ
رَأَيْتِ فِيهَا شَيْئًا يُرِيبُكِ
فَقَالَتْ بَرِيرَةُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ مِنْهَا
أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا قَطُّ
أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ
السِّنِّ تَنَامُ عَنِ الْعَجِينِ
فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ
فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي
أَهْلِي فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ
عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَقَدْ
ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ
عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ

تو اسی کے موافق مشورہ دیا۔ جو آپ کے
دل کی کیفیت کے مطابق تھا (یعنی اپنی
بیبیوں کے ساتھ محبت فرماتے تھے) اور کہا
یا رسول اللہ! وہ آپ کی بیوی ہیں۔ اور خدا کی
قسم ہم اُن میں سوائے اچھائی کے اور کچھ
نہیں جانتے۔ لیکن علیؓ بن ابی طالب نے کہا
یا رسول اللہ! اللہ آپ پر ہرگز تنگی نہیں کرتا
اور عورتیں ان کے سوا بھی بہت ہیں۔ اور
آپ لونڈی (بریرہ) سے پوچھیے۔ وہ آپ سے
سچ سچ بیان کر دے گی۔ تو رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے بریرہ کو بلا کر فرمایا۔ بریرہ!
کیا تم نے عائشہؓ میں کوئی بات دیکھی ہے
جو تمہیں شک دلائے؟ بریرہ نے کہا نہیں
قسم ہے اس خدا کی جس نے آپ کو حق کے
ساتھ بھیجا ہے۔ میں نے ان میں کوئی ایسی بات
نہیں دیکھی جس سے میں اُن پر عیب لگا
سکوں سوا اسکے کہ وہ کمسن لڑکی ہیں (اپنے گھر
کی خبر نہیں رکھتیں) حتّٰی کہ آٹا گوندھ کر
(ویسا ہی چھوڑ کر) سو جاتی ہیں۔ بکری آتی
ہے اور اسکو کھا جاتی ہے۔ بس رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت کھڑے ہو گئے اور
عبداللہ بن اُبی بن سلول کے مقابلہ پر (جس نے بہتان
برپا کیا تھا) امداد طلب فرمائی اور فرمایا۔ اس شخص کے مقابلہ
میں جسکی اذیت میرے گھر والوں کے بارے میں مجھے
پہنچی ہے۔ کون میری مدد کرتا ہے خدا
کی قسم میں اپنے گھر والوں میں سوائے
اچھائی کے اور کچھ نہیں جانتا اور

يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا وَاللهِ أَعْذِرُكَ مِنْهُ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا فِيهِ أَمْرَكَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى ذٰلِكَ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ وَاللهِ لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَخَفَّضَهُمْ حَتَّى سَكَتُوا وَسَكَتَ وَبَكَيْتُ يَوْمِي لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ فَأَصْبَحَ عِنْدِي أَبَوَايَ وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا حَتَّى أَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ

میرے گھر میں بغیر میری معیت (ہمراہی) کے جاتا بھی نہ تھا۔ اس پر سعد کھڑے ہو گئے اور عرض کی یا رسول اللہ! بخدا ہم اسکے مقابلہ میں آپ کی مدد کرینگے۔ اگر وہ قبیلۂ اوس سے ہوا۔ تو ہم اسکی گردن مار دینگے اور اگر ہمارے بھائیوں خزرجیوں سے ہوا تو آپ اسکے بارے میں جو کچھ حکم دینگے ہم اسکی تعمیل کرینگے۔ اس پر سعد بن عبادہ کھڑے ہو گئے جو قبیلۂ خزرج کے سردار تھے اور اس سے پہلے وہ اچھے آدمی تھے۔ مگر انہوں نے قومی حمیت سے برانگیختہ ہو کر کہا۔ خدا کی قسم تو جھوٹ کہتا ہے۔ تم نہ اسے قتل کرو گے اور نہ ہی تم اسکی قدرت رکھتے ہو۔ اس پر اسید بن حضیر کھڑے ہو گئے۔ اور انہوں نے کہا خدا کی قسم تو جھوٹ کہتا ہے۔ ہم بیشک اسکو قتل کر ڈالیں گے تو منافق ہے جو منافقوں کی طرف سے جھگڑتا ہے۔ پس دونوں قبیلے اوس اور خزرج بگڑ گئے۔ یہانتک کہ انہوں نے باہم لڑنے کا ارادہ کر لیا۔ پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو منبر پر تھے اُتر کر ان کو خاموش کرا دیا۔ اور وہ چپ ہو گئے۔ اور آپ نے بھی سکوت فرمایا۔ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ میں اس روز بھی تمام دن روتی رہی نہ میرا آنسو تھمتا تھا۔ اور نہ مجھے نیند آتی تھی پھر صبح کو میرے ماں باپ میرے پاس آئے اور میں دو راتیں اور ایک دن رو چکی تھی (اور آنسو برابر جاری تھے) حتی کہ میں خیال کرتی تھی کہ یہ میرا رونا میرا جگر شق

حَدَّثَنِيْ قَالَتْ فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِيْ وَأَنَا أَبْكِيْ إِذَا اسْتَأْذَنَتْ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِيْ مَعِيَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِيْ مِنْ يَوْمٍ قِيْلَ لِيْ مَا قِيْلَ قَبْلَهَا وَقَدْ مَكَثَ شَهْرًا لَا يُوْحٰى إِلَيْهِ فِيْ شَأْنِيْ بِشَيْءٍ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ لَقَدْ بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِيْ اللّٰهَ وَتُوْبِيْ إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِيْ حَتّٰى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً وَقُلْتُ لِأَبِيْ أَجِبْ عَنِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِيْ مَا أَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کردے گا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں اسی حال میں کہ وہ دونوں میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں رو رہی تھی۔ یکایک ایک انصاری خاتون نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں نے اُسے اجازت دی تو وہ بھی میرے ساتھ بیٹھکر رونے لگی۔ پس اس حال میں کہ ہم اسطرح رو رہے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ اور جس روز سے آپ کو (میری نسبت) کہا گیا تھا جو کچھ کہ کہا گیا تھا۔ آپ میرے پاس نہ بیٹھتے تھے۔ اور آپ نے ایک مہینہ تک (بانتظار وحی) توقف کیا۔ مگر میرے بارے میں کچھ وحی نازل نہ ہوئی۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ پھر آپ نے تشہد پڑھا اور بعد ازاں فرمایا۔ "اے عائشہؓ! مجھے تمہاری نسبت ایسی ایسی خبر پہنچی ہے۔ پس اگر تم اس سے بری ہو تو عنقریب ہی اللہ تمہیں بری کر دے گا اور اگر تم کسی گناہ میں آلودہ ہو گئی ہو تو اللہ سے استغفار کرو اور اسکی طرف رجوع کرو۔ کیونکہ جب بندہ اپنے گناہ کا اقرار کر لیتا ہے اور بعد اسکے توبہ کرتا ہے تو اللہ اسکی توبہ قبول کر لیتا ہے۔" پس جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی گفتگو ختم کر چکے تو میرے آنسو (یکایک) خشک ہو گئے۔ حتی کہ مجھے ایک آنسو بھی معلوم نہ ہوتا تھا اور میں نے اپنے والد حضرت صدیق اکبرؓ سے کہا کہ آپ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو میری طرف سے جواب دیجئے۔ انہوں نے کہا بخدا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں؟

فَقُلْتُ لِأُمِّي أَجِيبِي عَنِّي رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيمَا قَالَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا
أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ
لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ
فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ
أَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ مَا يَتَحَدَّثُ
بِهِ النَّاسُ وَوَقَرَ فِي أَنْفُسِكُمْ
وَصَدَّقْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ قُلْتُ
لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
إِنِّي لَبَرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِي
بِذٰلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ
لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنِّي
لَبَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي وَ
اللّٰهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا
إِلَّا أَبَا يُوسُفَ إِذْ قَالَ فَصَبْرٌ
جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى
مَا تَصِفُونَ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ عَلَى
فِرَاشِي وَأَنَا أَرْجُو أَنْ
يُبَرِّئَنِي اللّٰهُ وَلَكِنْ
وَاللّٰهِ مَا ظَنَنْتُ أَنْ يُنْزِلَ
فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى وَلَأَنَا
أَحْقَرُ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ
يُتَكَلَّمَ بِالْقُرْآنِ فِي أَمْرِي
وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى

پھر میں نے اپنی ماں سے کہا کہ تم میری طرف سے
رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا
جواب دو جو آپ نے فرمائی ہے۔ انہوں نے بھی
یہی کہا کہ بخدا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں
رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا کہوں؟
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پس میں نے کہا۔
(حالانکہ میں ایک کمسن لڑکی تھی اور بہت
قرآن بھی پڑھی ہوئی نہ تھی) خدا کی قسم مجھے
معلوم ہے کہ آپ نے لوگوں سے اس بات کو
سُنا ہے جسکا لوگ چرچا کر رہے ہیں۔
اور وہ آپ کے دلوں میں جم گئی ہے اور آپ
لوگوں نے اسے سچ سمجھ لیا ہے۔ اور بیشک
اگر میں آپ سے کہوں گی کہ میں اس سے بری
ہوں۔ اور بیشک میں بری ہوں۔ تو آپ لوگ
مجھے سچا نہ سمجھینگے۔ اور تمہاری خاطر اگر میں
کسی بات کا اقرار کر لوں۔ اور اللہ جانتا ہے
کہ میں بیشک اس سے بری ہوں تو یقیناً
آپ لوگ مجھے سچا سمجھیں گے اور خدا کی قسم
میں اپنی اور آپ کی مثال کچھ نہیں پاتی مگر یوسفؑ کے
والد (اور انکے بھائیوں کی حالت) کی جیسا کہ انکے والد
نے کہا تھا فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی
مَا تَصِفُوْنَ ۞ بعد ازاں میں نے اپنے بستر پر
کروٹ لی۔ اور میں امید رکھتی تھی کہ اللہ مجھے بری
کر دیگا۔ مگر بخدا مجھے یہ خیال نہ تھا کہ میرے بارے
میں وحی نازل ہوگی۔ یعنی اپنے آپ کو اس قابل
نہ سمجھتی تھی کہ قرآن میں میرے معاملہ کا ذکر
ہوگا۔ بلکہ میں اس بات کی امید رکھتی تھی کہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا
يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا
فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ مَجْلِسَهٗ
وَلَا خَرَجَ اَحَدٌ مِّنْ
اَهْلِ الْبَيْتِ حَتّٰى
اُنْزِلَ عَلَيْهِ
الْوَحْيُ فَاَخَذَهٗ مَا
كَانَ يَاْخُذُهٗ مِنَ
الْبُرَحَاءِ حَتّٰى اِنَّهٗ
لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ
الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ
فِي يَوْمٍ شَاتٍ فَلَمَّا
سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يَضْحَكُ فَكَانَ اَوَّلُ كَلِمَةٍ
تَكَلَّمَ بِهَا اَنْ قَالَ
لِي يَا عَائِشَةُ احْمَدِي
اللّٰهَ فَقَدْ بَرَّاَكِ اللّٰهُ
فَقَالَتْ لِي اُمِّي قُوْمِي
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
لَا وَاللّٰهِ لَا اَقُوْمُ اِلَيْهِ
وَلَا اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰهَ
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
اِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْ
بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سوتے میں کوئی
خواب دیکھیں گے اور وہ خواب میری برأت کریگا
پس خدا کی قسم ابھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
اپنے مقام سے ہٹے نہیں تھے اور نہ گھر والوں سے
کوئی شخص باہر نکلا گیا تھا۔ کہ آپ پر وحی نازل
ہوئی اسی حالت تکلیف آپ پر طاری ہوگئی
(جو نزول وحی کے وقت طاری ہوا کرتی تھی۔
حتیٰ کہ جاڑے والے دن میں آپ (کی پیشانی)
سے پسینہ مثل موتیوں کے ٹپکتا تھا۔ پس رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے جب وہ حالت دور ہوئی
تو آپ اُس وقت ہنس رہے تھے اور سب سے پہلے یہ
الفاظ آپ نے مجھ سے فرمائے۔ وہ یہ تھے "عائشہ!
تم اللہ کا شکر کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تم کو
بری کر دیا" میری ماں نے مجھ سے کہا تم رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑی ہو جاؤ۔
میں نے کہا بخدا میں آپ کے سامنے کھڑی
نہ ہوں گی۔ اور نہ میں خدا کے سوا کسی
کا شکر کروں گی۔ پس اللہ
تعالیٰ نے یہ آیت نازل
فرمائی۔ اِنَّ الَّذِيْنَ
جَاءُوْ بِالْاِفْكِ
عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ
الآیۃ۔
(بے شک وہ لوگ
جنھوں نے یہ بہتان باندھا
ہے۔ تم ہی میں سے ایک
گروہ ہے)۔

الْآيَاتِ فَلَمَّا أَنْزَلَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا
فِي بَرَاءَتِي قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ
الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى
مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ
لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَاللّٰهِ
لَا أُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ
شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ
مَا قَالَ لِعَائِشَةَ فَأَنْزَلَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَأْتَلِ
أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ
وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوْا أُولِي
الْقُرْبٰى إِلٰى قَوْلِهِ وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ فَقَالَ
أَبُوْ بَكْرٍ بَلٰى وَاللّٰهِ
إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ
اللّٰهُ لِي فَرَجَعَ إِلٰى مِسْطَحٍ
الَّذِي كَانَ يُجْرِي
عَلَيْهِ وَكَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ
بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي
فَقَالَ يَا زَيْنَبُ
مَا عَلِمْتِ مَا رَأَيْتِ
فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ أَحْمِي سَمْعِي وَ

الغرض جب یہ آیتیں اللہ نے
میری برأت میں نازل فرمائیں۔
تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا اور
وہ مسطح بن اثاثہ کو بوجہ اپنی قرابت
کے کچھ امداد دیا کرتے تھے) کہ خدا کی
قسم میں مسطح کو بعد اس کے کہ
اس نے عائشہؓ کی نسبت ایسا کہا
کچھ نہ دیا کروں گا۔ اس پر یہ آیت نازل
ہوئی وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ
مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوْا
أُولِي الْقُرْبٰى" إِلٰى قَوْلِهِ وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ تک۔ اور
جو تم میں سے بزرگی والے اور وسعت
والے اپنے عزیزوں کے ساتھ سلوک
کرنے سے باز نہ آئیں۔ کیا وہ نہیں
چاہتے کہ اللہ انہیں بخشدے؟
تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ہاں
بخدا میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ
مجھے بخشدے۔ چنانچہ انہوں نے
مسطح کو وہی کچھ دینا شروع کردیا
جو اُن کو پہلے دیا کرتے تھے۔ اور
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے (ام المؤمنین حضرت زینب
بنت جحش سے میرے معاملہ کی
نسبت فرمایا" اے زینب! تم (اس معاملہ کے
متعلق) کیا جانتی ہو اور تم نے کیا دیکھا ہے؟
انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں کان اور

بَصَرِیْ وَاللّٰہِ مَا عَلِمْتُ عَلَیْھَا اِلَّا خَیْرًا قَالَتْ وَھِیَ الَّتِیْ کَانَتْ تُسَامِیْنِیْ فَعَصَمَھَا اللّٰہُ بِالْوَرَعِ۔

منہ پر تعریف کرنے کی برائی

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیْلَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِکَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَادِحًا اَخَاہُ لَا مَحَالَۃَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰہُ حَسِیْبُہٗ وَلَا اُزَکِّیْ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا اَحْسِبُہٗ کَذَا وَکَذَا اِنْ کَانَ یَعْلَمُ ذٰلِکَ مِنْہُ۔

پندرہ سال سے کم عمر بچہ کو جنگی خدمات سے معافی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَضَہٗ یَوْمَ اُحُدٍ وَھُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشَرَۃَ سَنَۃً فَلَمْ یُجِزْنِیْ ثُمَّ عَرَضَنِیْ یَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشَرَۃَ سَنَۃً فَاَجَازَنِیْ۔

[illegible]

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ

آنکھ کو (جھوٹ سے) بچا لی ہوں۔ بخدا میں اُن میں سوائے اچھائی کے کچھ نہیں جانتی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ زینبؓ میری ہمسر تھیں (یعنی جمال اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں مرتبہ میں میرے برابر تھیں) مگر اللہ تعالیٰ نے انکو پرہیزگاری کے باعث (میری بدگوئی سے) بچا لیا۔

ابو بکرہؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی تو آپؐ نے فرمایا "تیری خرابی ہو۔ تو نے (تعریف کیا کی) بلکہ اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی"۔ اور کئی مرتبہ آپ نے یہی فرمایا۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا "تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کی تعریف ضرور کرنا چاہے اُسے چاہئے (یوں) کہے کہ فلاں شخص کو میں (ایسا) سمجھتا ہوں۔ اور اس (کی اندرونی حالت) کا حساب لینے والا اللہ ہی ہے۔ اور میں خدا کے اوپر کسی کی تعدیل نہیں کرتا۔ میں اسکو ایسا ایسا سمجھتا ہوں بشرطیکہ وہ اس میں اس بات کو جانتا ہو"۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو اُحد کے دن اپنے سامنے بلایا اور وہ اسوقت چودہ برس کے تھے (وہ کہتے ہیں کہ) آپؐ نے مجھے (شرکت جنگ کی) اجازت نہ دی۔ بعد اس کے خندق کے دن مجھے اپنے سامنے بلایا۔ اور میں پندرہ برس کا تھا۔ تو آپؐ نے مجھے اجازت دے دی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلٰى قَوْمٍ الْيَمِيْنَ فَاَسْرَعُوْا فَاَمَرَ اَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِيْنِ اَيُّهُمْ يَحْلِفُ۔

روایت ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں پر قسم پیش کی۔ تو وہ جلدی سے قسم کھانے پر مستعد ہو گئے۔ پس آپ نے حکم دیا کہ ان کے درمیان قرعہ ڈالا جائے۔ کہ ان میں سے کون شخص قسم کھائے۔

قسم اللہ ہی کی ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص قسم کھانا چاہے۔ وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔"

كِتَابُ الصُّلْحِ

صلح کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

دو آدمیوں کی صلح کیلئے نیک بات پر جھوٹ کہدینے کی اجازت۔

عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِيْ خَيْرًا اَوْ يَقُوْلُ خَيْرًا۔

ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص آدمیوں کے درمیان صلح کرا دے اور اس میں کوئی عمدہ بات جھوٹ بھی کہدے تو کذاب نہیں ہے۔

صلح حدیبیہ کے حالات حضرت علی اور جعفر کی فضیلت کا اظہار۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَهْلَ قُبَاءٍ اقْتَتَلُوْا حَتّٰى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبا والوں نے (ایک دفعہ) آپس میں جنگ کی۔ یہانتک کہ باہم پتھر مارے۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر دیگئی۔

وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِنَا نُصْلِحُ بَيْنَهُمْ۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبٰى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى أَنْ يُقِيْمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوْا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لَا نُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ وَلٰكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ أَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ امْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا أَمْحُوْكَ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحًا إِلَّا فِي الْقِرَابِ وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ

تو آپ نے فرمایا "ہمیں لے چلو۔ کہ اُن کے درمیان صلح کرادیں"۔

براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ میں عمرہ کیا۔ تو مکہ والوں نے اس بات کو نہ مانا کہ آپ کو مکہ میں داخل ہونے دیں حتیٰ کہ آپ نے ان سے اس بات پر فیصلہ کر لیا کہ تین دن مکہ میں قیام کریں۔ پھر جب ان لوگوں نے تحریر لکھی۔ تو یہ لکھوایا۔ کہ یہ تحریر اس مضمون کی ہے جس پر محمدؐ رسول اللہ نے صلح کی ہے۔ تو مشرکوں نے کہا کہ ہم اس بات کو قائم نہ رکھیں گے۔ کیونکہ اگر ہم یہ جانتے کہ آپ خدا کے پیغمبر ہیں تو ہم آپ کو (عمرے سے) نہ روکتے۔ آپ (تو صرف) محمدؐ بن عبد اللہ ہیں۔ آپ نے فرمایا "میں خدا کا رسول ہوں اور محمدؐ بن عبد اللہ بھی ہوں"۔ پھر آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا "تم رسول اللہ (کے لفظ) کو مٹا دو"۔ اُنہوں نے کہا۔ نہیں۔ خدا کی قسم میں آپ کے نام کو کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ تحریر خود لے لی۔ اور لکھ دیا۔ کہ یہ اس مضمون کی تحریر ہے جس پر محمدؐ بن عبد اللہ نے صلح کی ہے کہ وہ مکہ میں ہتھیار رکھ کے ساتھ داخل نہ ہوں گے۔ مگر تلوار میان کے اندر ہوگی۔ اور مکہ والوں سے اگر کوئی

صلح نامہ حدیبیہ

اَهْلِهَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَّتْبَعَهُ وَاَنْ لَّا يَمْنَعَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِهِ اَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْاَجَلُ اَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوْا قُلْ لِّصَاحِبِكَ اُخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْاَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُمْ ابْنَةُ حَمْزَةَ يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دُوْنَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ احْمِلِيْهَا قَالَ فَاخْتَصَمَ فِيْهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ اَنَا اَحَقُّ بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّيْ وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّيْ وَخَالَتُهَا تَحْتِيْ وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ اَخِيْ فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ وَقَالَ لِزَيْدٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا۔

ان کے ہمراہ جانا چاہیگا تو وہ اُسے اپنے ہمراہ نہ لیجا ئینگے۔ اور یہ کہ اپنے صحابہ میں سے کسی شخص کو جو وہاں رہنا چاہے منع نہ کرینگے۔ پھر جب آپ مکہ میں داخل ہوئے۔ اور مدت مقررہ گذر گئی تو قریش حضرت علیؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ تم اپنے صاحب یعنی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہو کہ ہمارے پاس سے چلے جائیں کیونکہ مدت (مقررہ) گذر گئی ہے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے باہر آگئے۔ پھر حضرت حمزہؓ کی بیٹی آپکے پیچھے اے چچا اے چچا کہتی ہوئی دوڑیں تو اسکو حضرت علیؓ نے لیلیا۔ اور اسکا ہاتھ پکڑکر حضرت فاطمہؓ سے کہا "اپنے چچا کی بیٹی کو لے لو۔ اور اسے اُٹھالو" راوی کہتا ہے کہ پھر حضرت علیؓ، زیدؓ اور جعفرؓ نے اسکی بابت باہم جھگڑا کیا۔ حضرت علیؓ کہتے تھے میں اس لڑکی کا زیادہ مستحق ہوں۔ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ اور حضرت جعفرؓ کہتے تھے کہ وہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ اور اسکی خالہ میرے نکاح میں ہے۔ اور حضرت زیدؓ نے کہا کہ وہ میرے بھائی کی بیٹی ہے تو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی اسکی خالہ کو دلادی۔ اور فرمایا "خالہ بمنزلہ ماں کے ہے" اور حضرت علیؓ سے آپنے فرمایا "تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں" اور حضرت جعفرؓ سے آپ نے فرمایا تم میری صورت اور سیرت دونوں کے مشابہ ہو۔ اور حضرت زیدؓ سے آپ نے فرمایا۔ "تم میرے بھائی اور میرے مولا ہو"۔

حضرت امام حسنؓ کی فضیلت

عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنْہُ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اِلٰی جَنْبِہٖ وَھُوَ یُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ مَرَّۃً وَّعَلَیْہِ اُخْرٰی وَیَقُوْلُ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّصْلِحَ بِہٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو (ایک مرتبہ) منبر پر دیکھا۔ جبکہ حسنؓ بن علیؓ آپ کے پہلو میں تھے۔ آپ کبھی لوگوں کی طرف اور کبھی ان کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔ اور فرماتے "میرا یہ بیٹا سیّد ہے۔ اور امید ہے کہ اللہ اسکے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کرا دے گا"۔

۵ نیک بات سے کی قسم کا ناپسندیدہ عمل

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُوْمٍ بِالْبَابِ عَالِیَۃٍ اَصْوَاتُھُمَا وَاِذَا اَحَدُھُمَا یَسْتَوْضِعُ الْاٰخَرَ وَیَسْتَرْفِقُہٗ فِیْ شَیْءٍ وَھُوَ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَا اَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَیْھِمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیْنَ الْمُتَاَلِّیْ عَلَی اللّٰہِ لَا یَفْعَلُ الْمَعْرُوْفَ فَقَالَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَلَہٗ اَیُّ ذٰلِکَ اَحَبَّ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ جھگڑنے والوں کی بلند آوازیں (مسجد کے) دروازے پر سنیں۔ اور ان میں (آپ کو یہ معلوم ہوا کہ) ایک شخص دوسرے سے (قرض میں) کمی چاہتا ہے اور نرمی طلب کرتا ہے۔ اور وہ یہ کہتا ہے کہ خدا کی قسم ایسا نہ کروں گا۔ پس رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا اس امر پر خدا کی قسم کھانے والا کہ وہ بھلی بات نہ کریگا کہاں ہے؟ تو اس شخص نے کہا یا رسول اللہ میں ہوں (اچھا اب میں راضی ہوں کہ) جو کچھ میرا حریف چاہے اُسے دیدوں گا۔

كِتَابُ الشُّرُوطِ

شرطوں کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مہر ادا کرنے کی تاکید

عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ۔

عقبہؓ بن عامر سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "سب شرطوں میں زیادہ حقدار پورا کرنے میں وہ شرط ہے جسکے ذریعے سے تم نے شرمگاہوں کو اپنے اوپر حلال کیا ہو۔"

زنا کی سزا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا قَالَا اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اِلَّا قَضَيْتَ لِیْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْاٰخَرُ وَهُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ وَاِنِّیْ اُخْبِرْتُ اَنَّ عَلٰى ابْنِیْ

ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے یعنی ان دونوں نے بیان کیا کہ ایک شخص اعراب میں سے آکر کہنے لگا۔ یا رسول اللہ! میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ آپ میرے لئے کتاب اللہ سے فیصلہ کر دیجئے۔ اسکے فریق ثانی نے کہا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا۔ کہ ہاں آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کر دیجئے۔ اور مجھے اجازت دیجئے اگر میں اپنا حال بیان کروں پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اچھا (اپنا حال) کہہ ڈالو۔" اس نے کہا میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدور تھا اس نے اس کی بی بی سے زنا کیا۔ اور مجھ سے لوگوں نے بیان کیا کہ میرے بیٹے پر

الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ
بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ
أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ
مَا عَلَى ابْنِي مِائَةُ جَلْدَةٍ
وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ
هٰذَا الرَّجْمُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَأَقْضِيَنَّ
بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ الْوَلِيدَةُ
وَالْغَنَمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ
جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ
اُغْدُ يَا اُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ
اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ
فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ
فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ۔

رجم واجب ہے پس میں نے اسکی طرف سے
سو بکریاں اور ایک لونڈی (اس شخص کو) دیدی
پھر میں نے اہل علم سے پوچھا۔ تو انہوں نے بتایا
کہ میرے بیٹے پر سو دُرّے اور ایک سال کی جلاوطنی
واجب ہے۔ اور اسکی بی بی پر رجم واجب ہے۔ اس پر
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قسم
ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں تم
دونوں کے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ
کیئے دیتا ہوں۔ کہ لونڈی اور سو بکریاں تو تجھ
واپس ملجائینگی۔ مگر تیرے بیٹے پر سو دُرّے
اور جلاوطنی کا حکم دیا جائے گا۔ اور اے انیس!
تم اس شخص کی عورت کے پاس جاؤ۔ اگر وہ
اقرار کرے تو اُسے سنگسار کر دینا" حضرت ابو ہریرہؓ
کہتے ہیں کہ وہ اسکے پاس گئے تو اس نے اقرار
کر لیا۔ چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
اسکے لئے حکم دیا اور وہ سنگسار کر دیگئی۔

سبق
ایک فریق کی عہد شکنی سے فریق ثانی بھی شرط کا پابند نہیں رہتا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا فَدَعَ أَهْلُ
خَيْبَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَامَ
عُمَرُ خَطِيبًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ عَامَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلٰى
أَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ
مَا أَقَرَّكُمُ اللهُ وَإِنَّ
عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ
إِلَى مَالِهٖ هُنَاكَ فَعُدِيَ
عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَفُدِعَتْ

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب خیبر
والوں نے عبد اللہ بن عمرؓ کے (یعنی میرے)
ہاتھ پاؤں میں ضرب پہنچائی۔ تو حضرت عمرؓ
خطبہ پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ اور کہا بیشک
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے
یہودیوں سے اُن کے مالوں کی بابت معاملہ کیا
تھا۔ اور فرمایا تھا کہ جب تک اللہ تم کو قائم رکھیگا
ہم بھی تمکو قائم رکھیں گے۔ اور (اس وقت یہ واقعہ
پیش آیا کہ) عبد اللہ بن عمرؓ اپنی جائداد پر جو ملل
گئے۔ تو اُن پر رات کے وقت ظلم کیا گیا۔
اور اُن کے دونوں ہاتھ اور پاؤں

يَدَاهُ وَرِجْلَاهُ وَلَيْسَ لَنَا هُنَاكَ عَدُوٌّ غَيْرُهُمْ هُمْ عَدُوُّنَا وَتُهْمَتُنَا وَقَدْ رَأَيْتُ إِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا أَجْمَعَ عُمَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَتَاهُ أَحَدُ بَنِي أَبِي الْحُقَيْقِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتُخْرِجُنَا وَقَدْ أَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلَى الْأَمْوَالِ وَشَرَطَ ذٰلِكَ لَنَا فَقَالَ عُمَرُ أَظَنَنْتَ أَنِّي نَسِيتُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قَلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ كَانَتْ هٰذِهِ هُزَيْلَةً مِنْ أَبِي الْقَاسِمِ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَأَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَأَعْطَاهُمْ قِيمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَإِبِلًا وَعُرُوضًا مِنْ أَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ۔

توڑ دیئے گئے۔ اور ان یہودیوں کے سوا کوئی ہمارا دشمن وہاں نہیں ہے۔ اور ہمارا شبہ انہی پر ہے۔ اور اب میں ان کا جلاوطن کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ چنانچہ جب حضرت عمرؓ نے اس بات کا پختہ ارادہ کر لیا۔ تو ابوحقیق کی اولاد میں سے کوئی شخص آیا۔ اور اس نے کہا۔ اے امیر المؤمنین! کیا آپ ہم کو نکالے دیتے ہیں؟ حالانکہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے ہمکو قائم کیا تھا۔ اور (یہاں کے) مالوں کی بابت ہم سے معاملہ کیا تھا۔ اور اس بات کی ہمارے لئے شرط کی تھی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ "کیا تم یہ سمجھتے ہو۔ کہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ قول بھول گیا (جو آپ نے تجھ سے فرمایا تھا) کہ اسوقت تیرا کیا حال ہوگا جب تو خیبر سے نکالا جائیگا۔ اور تیرا اونٹ تجھے کئی راتوں میں پے درپے لئے پھریگا" اس نے کہا۔ یہ تو ابوالقاسم (یعنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم) کا مذاق تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ دشمن خدا! تو جھوٹ بولتا ہے۔ پس حضرت عمرؓ نے ان کو جلاوطن کر دیا۔ اور میوہ جات۔ اونٹ۔ اسباب۔ عماریوں اور رسیلوں کی قسم میں سے اور جو کچھ بھی ان کا تھا۔ اس کی انہیں قیمت دے دی۔

۱۳۸ح
واقعات حدیبیہ

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ قَالَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ حَتّٰى إِذَا

حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں تشریف لے جا رہے تھے کہ آپ نے اثنائے راہ میں (بطور معجزہ)

كَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ
بِالْغَمِيْمِ فِيْ خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ
طَلِيْعَةً فَخُذُوْا ذَاتَ الْيَمِيْنِ
فَوَاللّٰهِ مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ
حَتّٰى إِذَا هُمْ بِقَتَرَةِ الْجَيْشِ
فَانْطَلَقَ يَرْكُضُ نَذِيْرًا
لِقُرَيْشٍ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كَانَ
بِالثَّنِيَّةِ الَّتِيْ يَهْبِطُ عَلَيْهِمْ
مِنْهَا بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَقَالَ
النَّاسُ حَلْ حَلْ فَأَلَحَّتْ
فَقَالُوْا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ خَلَأَتِ
الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتِ
الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ
وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ
ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ
لَا يَسْأَلُوْنِيْ خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ
فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ إِلَّا
أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا
فَوَثَبَتْ قَالَ فَعَدَلَ عَنْهُمْ
حَتّٰى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ
عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيْلِ الْمَاءِ
يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا

فرمایا۔" خالد بن ولید (یہ اُس زمانے میں نامسلم تھے)
مقام غمیم میں قریش کے سواروں کے ساتھ مقدمۃ الجیش
ہیں۔ پس تم داہنی طرف چلو (اور اسی طرف خالد تھے)
چنانچہ خدا کی قسم خالد کو مسلمانوں کا آنا بھی معلوم
نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ لشکر کا غبار اُن کے
پاس پہنچا۔ تو اُن کو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم آ گئے۔ اور وہ فوراً قریش کو خبر
دینے کے لئے چل دیئے۔ مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم برابر
چلے جا رہے تھے حتیٰ کہ جب آپ اُس پہاڑی پر پہنچے
جسکے اوپر سے ہو کر مکہ میں اُترتے تھے تو آپ کی اونٹنی
بیٹھ گئی۔ اس پر لوگوں نے کہا حَل حَل (یہ کلمہ اہل عرب
اونٹ کو ہانکنے کیلئے استعمال کرتے ہیں) مگر اونٹنی نے
جنبش نہ کی۔ صحابہ نے کہا قصویٰ (آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی اونٹنی کا نام ہے) بیٹھ گئی قصویٰ بیٹھ گئی۔ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" قصویٰ (آپ سے) نہیں بیٹھی
نہ اُسکی یہ عادت تھی۔ بلکہ اُسے اس ذات نے روکا ہے
جس نے ہاتھی روکا تھا۔" (ہاتھی سے مراد وہ ہاتھی ہے جو کعبہ کے
گرانے کیلئے ابرہہ بن صباح لایا تھا) پھر آپ نے فرمایا۔" قسم ہے
اُسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر کفار قریش مجھ سے
کسی ایسی بات کا سوال کرینگے کہ جسمیں وہ اللہ کی حرام
کی ہوئی چیزوں کی تعظیم کریں تو میں اُنکی اس بات کو منظور
کر لوں گا۔" اسکے بعد آپ نے اس (اونٹنی) کو ڈانٹا۔ تو اُس نے
جست کی۔ اور وہ سب کی طرف سے ہٹ گئی۔ یہاں تک کہ
حدیبیہ کے کنارے ایک ایسے گڑھے پر جا بیٹھی جس میں
بہت کم پانی تھا۔ چنانچہ لوگ اس میں
سے تھوڑا تھوڑا پانی لینے لگے۔

له یعنی حرم میں لڑائی ترک کردینگے۔

فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتّٰى
نَزَحُوْهُ وَشُكِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِّنْ
كِنَانَتِهٖ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ
يَّجْعَلُوْهُ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ
يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا
عَنْهُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ
جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ
الْخُزَاعِيُّ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ
مِنْ خُزَاعَةَ وَكَانُوْا عَيْبَةَ
نُصْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ تِهَامَةَ
فَقَالَ اِنِّيْ تَرَكْتُ كَعْبَ ابْنَ
لُؤَيٍّ وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ نَزَلُوْا
اَعْدَادَ مِيَاهِ الْحُدَيْبِيَةِ
وَمَعَهُمُ الْعُوْذُ الْمَطَافِيْلُ وَ
هُمْ مُقَاتِلُوْكَ وَصَادُّوْكَ
عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا
لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ اَحَدٍ وَّلٰكِنَّا
جِئْنَا مُعْتَمِرِيْنَ وَاِنَّ قُرَيْشًا
قَدْ نَهِكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَاَضَرَّتْ
بِهِمْ فَاِنْ شَاءُوْا مَادَدْتُهُمْ
مُدَّةً وَّيُخَلُّوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَ
النَّاسِ فَاِنْ اَظْهَرْ فَاِنْ شَاءُوْا
اَنْ يَّدْخُلُوْا فِيْمَا دَخَلَ فِيْهِ

تو تھوڑی ہی دیر میں اُسے صاف کر دیا۔ اور نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیاس کی شکایت کی۔
جس پر آپ نے ایک تیر اپنی ترکش سے نکال دیا اور
انکو ارشاد فرمایا "اس کو اس پانی میں گاڑ دیں"۔
پس خدا کی قسم پانی اُنکے لئے جوش کرنے لگا۔
یہاں تک کہ سب لوگ خوب سیراب ہو گئے
اور وہ اسی حال میں تھے۔ کہ بدیل بن ورقاء
خزاعی اپنی قوم کے چند لوگوں کے ہمراہ
خزاعہ سے آیا۔ اور یہ لوگ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے خیر خواہ تہامہ کے لوگوں میں سے
تھے۔ اس نے کہا۔ میں نے کعب بن لوئی
اور عامر بن لوئی کو (اس حال میں) چھوڑا ہے
کہ وہ حدیبیہ کے عمیق چشموں پر فروکش ہیں
اور اُنکے ہمراہ دودھ والی اونٹنیاں ہیں (یعنی
ہر طرح سے ان کا سامان درست ہے) اور وہ
لوگ آپ سے جنگ کرنا اور آپ کو کعبہ سے
روکنا چاہتے ہیں۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا "ہم کسی سے لڑنے کے لئے نہیں
آئے۔ بلکہ عمرہ کرنے آئے ہیں۔ اور بیشک
قریش کو لڑائی نے کمزور کر دیا ہے اور ان کو
(بہت کچھ) نقصان پہنچایا ہے۔ پس اگر وہ
چاہیں تو میں اُن سے کوئی مدت مقرر کر لوں۔
اور (بعد اُس مدت کے) وہ میرے اور
کفار عرب کے درمیان دخل نہ دیں (یعنی
میرے اور اُن کے درمیان جنگ نہ ہو)
پس اگر میں غالب ہو جاؤں اور وہ چاہیں
تو اس دین میں داخل ہوں۔ جس میں اور

النَّاسُ فَعَلُوْا وَاِلَّا فَقَدْ جَمُّوْا
وَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ
لَاُقَاتِلَنَّھُمْ عَلٰی اَمْرِیْ ھٰذَا
حَتّٰی تَنْفَرِدَ سَالِفَتِیْ
وَلَیُنْفِذَنَّ اللّٰہُ اَمْرَہٗ فَقَالَ
بُدَیْلٌ سَاُبَلِّغُھُمْ مَا تَقُوْلُ
قَالَ فَانْطَلَقَ حَتّٰی اَتٰی قُرَیْشًا
قَالَ اِنَّا قَدْ جِئْنَاکُمْ مِنْ
ھٰذَا الرَّجُلِ وَسَمِعْنَاہُ یَقُوْلُ
قَوْلًا فَاِنْ شِئْتُمْ اَنْ نَعْرِضَہٗ
عَلَیْکُمْ فَعَلْنَا فَقَالَ سُفَھَاؤُھُمْ
لَاحَاجَةَ لَنَا اَنْ تُخْبِرَنَا
عَنْہُ بِشَیْءٍ وَقَالَ ذَوُو الرَّاْیِ
مِنْھُمْ ھَاتِ مَا سَمِعْتَہٗ یَقُوْلُ
قَالَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ کَذَا وَکَذَا
فَحَدَّثَھُمْ بِمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُرْوَةُ
بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَیْ قَوْمِ
اَلَسْتُمْ بِالْوَالِدِ قَالُوْا بَلٰی
قَالَ اَوَلَسْتُ بِالْوَلَدِ قَالُوْا
بَلٰی قَالَ فَھَلْ تَتَّھِمُوْنِیْ
قَالُوْا لَا قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ
اَنِّیْ اسْتَنْفَرْتُ اَھْلَ عُکَاظٍ
فَلَمَّا بَلَّحُوْا عَلَیَّ جِئْتُکُمْ
بِاَھْلِیْ وَوَلَدِیْ وَمَنْ اَطَاعَنِیْ
قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَاِنَّ ھٰذَا
قَدْ عَرَضَ عَلَیْکُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ

لوگ داخل ہوئے ہیں۔ اور میں غالب آؤں
تو پھر وہ آرام اٹھائیں (کیونکہ) اس صورت میں
انکا اصلی مقصد حاصل ہوجائیگا۔ اور اگر وہ لوگ
اس بات کو منظور نہ کرینگے تو قسم ہے اسکی جسکے
ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں اپنی اسی حالت
میں انکے ساتھ لڑوں گا۔ یہاں تک کہ میں قتل
کردیا جاؤں۔ اور بے شک اللہ اپنے دین کو جاری
کریگا۔ اس پر بدیل نے کہا۔ جو کچھ آپ فرماتے
ہیں میں قریش سے جاکر کہدوں گا۔ چنانچہ وہ
گیا اور قریش کے پاس پہنچکر کہا۔ ہم تمہارے
پاس اس شخص کے پاس سے آرہے ہیں۔ اور
ہم نے انہیں کچھ کہتے ہوئے سنا ہے۔ اگر تم چاہو
تو وہ گفتگو تم سے ظاہر کریں۔ اس پر کچھ بیوقوف
لوگوں نے کہا۔ ہمیں اسکی کچھ حاجت نہیں کہ تم
ہمیں انکی کسی بات کی خبر دو۔ مگر ان میں سے عقلمند
لوگوں نے کہا۔ اچھا جو کچھ تم نے انہیں کہتے ہوئے
سنا ہے بیان کرو۔ بدیل نے کہا میں نے انہیں ایسا
ایسا کہتے ہوئے سنا ہے۔ پھر جو کچھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تھا وہ ان سے بیان کردیا۔ تو عروہ بن مسعود
کھڑے ہوگئے۔ اور انہوں نے کہا اے لوگو کیا میں
تمہارا بیٹا نہیں ہوں؟ ان لوگوں نے کہا ہاں پھر
عروہ نے کہا۔ کیا تم میرے باپ (کی مثل) نہیں ہو؟
ان لوگوں نے کہا بیشک۔ عروہ نے کہا۔ کیا تم مجھے
(کسی قسم کی) بدظنی رکھتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا نہیں
عروہ نے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ میں نے مقام عکاظ والوں کو
تمہاری مدد کیلئے بلایا مگر جب انہوں نے میرا کہنا نہ مانا تو میں اپنے اعزا و
اولاد کو اور جس نے میرا کہا مانا تمہارے پاس لے آیا۔ انہوں نے کہا ہاں م

م (یعنی یہ سب باتیں صحیح ہیں) عروہ نے کہا پس اس شخص (یعنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم) نے تمہارے سامنے ایک اچھی بات پیش کی ہے

أَقْبَلُوْهَا وَدَعُوْنِي آتِيْهِ قَالُوا ائْتِهِ فَأَتَاهُ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ قَوْلِهِ لِبُدَيْلٍ فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ أَيْ مُحَمَّدُ أَرَأَيْتَ إِنِ اسْتَأْصَلْتَ أَمْرَ قَوْمِكَ هَلْ سَمِعْتَ بِأَحَدٍ مِّنَ الْعَرَبِ اجْتَاحَ أَهْلَهُ قَبْلَكَ وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرٰى فَإِنِّيْ وَاللّٰهِ لَأَرٰى وُجُوْهًا وَإِنِّيْ لَأَرٰى أَشْوَابًا مِّنَ النَّاسِ خَلِيْقًا أَنْ يَّفِرُّوْا وَيَدَعُوْكَ فَقَالَ لَهُ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ امْصَصْ بَظْرَ اللَّاتِ أَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدَعُهُ فَقَالَ مَنْ ذَا قَالَ أَبُوْبَكْرٍ قَالَ أَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْلَا يَدٌ كَانَتْ لَكَ عِنْدِيْ لَمْ أَجْزِكَ بِهَا لَأَجَبْتُكَ قَالَ وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا تَكَلَّمَ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ وَالْمُغِيْرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ

اسے منظور کر لو۔ اور اجازت دو کہ میں اُسکے پاس جاؤں۔ سب لوگوں نے کہا اچھا تم اس کے پاس جاؤ۔ چنانچہ عروہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور آپ سے گفتگو کرنے لگا۔ تو حضور نے ویسی ہی گفتگو (اس سے بھی) کی جیسی بُدیل سے کی تھی جس پر عروہ نے کہا۔ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) یہ بتاؤ کہ اگر تم اپنی قوم کی جڑھ بالکل کاٹ ڈالو گے (تو تمہیں کیا فائدہ ہوگا؟) کیا تم نے اپنے پہلے کسی عرب کو سنا ہے کہ اس نے اپنی قوم کا استیصال کیا ہو۔ اور اگر کوئی دوسری بات ہوئی (یعنی تم مغلوب ہو گئے اور بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے) کیونکہ میں تمہارے ہمراہ ایسے مختلف لوگ دیکھ رہا ہوں۔ جو بھاگنے کے عادی ہیں۔ اور وہ تمہیں (تنہا) چھوڑ دینگے۔ حضرت ابوبکرؓ نے (یہ سنکر) عروہ کو لات کی شرمگاہ چوس کی گالی دیکر (جو عرب میں سخت گالی سمجھی جاتی تھی) کہا۔ کیا ہم رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم (کے ساتھ) سے بھاگ جائیں گے۔ اور انہیں تنہا چھوڑ دینگے؟ عروہ نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا۔ ابوبکرؓ ہیں۔ عروہ نے کہا قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر تمہارا ایک احسان مجھ پر نہ ہوتا جس کا معاوضہ میں نے تم کو نہیں دیا۔ تو میں ضرور تم کو سخت جواب دیتا۔ حضرت مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ پھر عروہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے لگا۔ اور جب وہ آپ سے بات کرتا تھا تو آپ کی ڈاڑھی میں ہاتھ ڈال دیتا تھا۔ اور مغیرہ بن شعبہ

عَلٰی رَأْسِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّیْفُ وَعَلَیْهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا أَهْوٰی عُرْوَةُ بِیَدِهٖ إِلٰی لِحْیَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ یَدَهٗ بِنَعْلِ السَّیْفِ وَقَالَ لَهٗ أَخِّرْ یَدَكَ عَنْ لِحْیَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ أَیْ غُدَرُ أَلَسْتُ أَسْعٰی فِیْ غَدْرَتِكَ وَكَانَ الْمُغِیْرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ أَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَاءَ فَأَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الْإِسْلَامُ فَأَقْبَلُ وَأَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِیْ شَیْءٍ ثُمَّ إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ یَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَیْنَیْهِ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سر کے پاس کھڑے تھے۔ جنکے ہاتھ میں تلوار اور سر پر خود تھا۔ پس جب عروہ اپنا ہاتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ڈارھی کی طرف بڑھاتا۔ تو مغیرہ اس کے ہاتھ کو تلوار کا نچلا حصہ مارتے۔ اور کہتے کہ اپنا ہاتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی سے ہٹالے۔ یہ سنکر عروہ نے اپنا سر اُٹھایا اور پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا مغیرہ بن شعبہ۔ تو عروہ نے کہا اے بے وفا۔ کیا میں تیری بے وفائی کی فکر میں نہیں ہوں۔ اور مغیرہ زمانہ جاہلیت میں کچھ لوگوں کے پاس نشست و برخاست کرتے تھے۔ پھر ان کو قتل کرڈالا۔ اور اُن کے مال لے لئے۔ بعد اس کے وہ اسلام لائے۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اسلام کو میں قبول کئے لیتا ہوں۔ مگر مال کی نسبت معاف کرنے کا مجھے کچھ اختیار نہیں ہے"۔ اس کے بعد عروہ گوشۂ چشم سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھنے لگا۔ راوی کہتا ہے پس (اس نے دیکھا کہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب تھوکتے تھے

إِلَّا وَقَعَتْ فِي رَجُلٍ مِّنْهُمْ
فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ
وَجِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمْ
ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا
تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ
عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ
خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ
وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ
النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ فَرَجَعَ
عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ
أَيْ قَوْمِ وَاللَّهِ لَقَدْ وَفَدْتُ
عَلَى الْمُلُوكِ وَوَفَدْتُ
عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى
وَالنَّجَاشِيِّ وَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ
مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ
أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ
مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا وَاللَّهِ إِنْ
يَتَنَخَّمُ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ
فِي كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ
فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ
وَجِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمْ
ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ
كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى
وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ
خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ
وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ
تَعْظِيمًا لَهُ وَإِنَّهُ قَدْ

تو صحابہ میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ پر پڑتا
تھا اور وہ اُسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا
تھا۔ اور جب آپ اُنہیں کوئی حکم دیتے تو
وہ بہت جلد اُسکی تعمیل کر دیتے تھے۔
جب آپ وضو کرتے تھے تو وہ لوگ آپکے
وضو کے بچے ہوئے پانی لینے پر جھپٹ
پڑتے تھے (یعنی ہر شخص اسے لینے کی خواہش
کرتا تھا) اور جب وہ لوگ کبھی بات کرتے
تو آپ کے سامنے اپنی آوازیں نیچی کر لیتے
اور (لحاظاً تعظیم) آپ کی طرف نظر بھر کر نہ
دیکھتے تھے۔ پس عروہ اپنے لوگوں کے پاس
لوٹ کر گیا۔ اور ان سے کہنے لگا۔ لوگو! خدا
کی قسم۔ میں بادشاہوں کے دربار میں گیا
ہوں۔ قیصر و کسرےٰ اور نجاشی کے دربار
دیکھ آیا ہوں۔ مگر میں نے کسی بادشاہ کو
نہیں دیکھا کہ اسکے مصاحب اسکی اسقدر
تعظیم کرتے ہوں جس قدر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم)
کے اصحاب محمد کی تعظیم کرتے ہیں۔ خدا کی قسم جب وہ
لعاب تھوکتے ہیں تو ان میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ پر
پڑتا ہے اور وہ اسکو اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے
اور جب وہ کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو وہ بہت جلد
انکے حکم کی تعمیل کر دیتے ہیں۔ اور جب وہ وضو کرتے
ہیں تو لوگ انکے وضو سے بچے ہوئے پانی کے لئے
لڑتے مرتے ہیں۔ اور جب گفتگو کرتے ہیں۔ تو
ان کے سامنے اپنی آوازیں پست رکھتے
ہیں۔ اور اظہار تعظیم کے لئے انکی طرف نظر
بھر کر نہیں دیکھتے۔ بے شک انہوں نے

عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي كِنَانَةَ دَعُونِي آتِيهِ فَقَالُوا ائْتِهِ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوهَا لَهُ فَبُعِثَتْ لَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ يُلَبُّونَ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَا يَنْبَغِي لِهٰؤُلَاءِ أَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ قَالَ رَأَيْتُ الْبُدْنَ قَدْ قُلِّدَتْ وَأُشْعِرَتْ فَمَا أَرَى أَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ فَقَالَ دَعُونِي آتِيهِ فَقَالُوا ائْتِهِ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مِكْرَزٌ وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

تمہارے سامنے ایک عمدہ بات پیش کی ہے لہٰذا تم اس کو مان لو۔ اس پر بنی کنانہ میں سے ایک شخص نے کہا۔ اب مجھے انکے پاس جانے کی اجازت دو۔ لوگوں نے کہا۔ اچھا اب تم انکے پاس جاؤ۔ جب وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے پاس آیا۔ تو آپ نے فرمایا "یہ فلاں شخص ہے۔ اور یہ اس قوم میں سے ہے جو قربانی کے جانوروں کی تعظیم کیا کرتے ہیں۔ لہٰذا تم قربانی کا جانور اسکے سامنے پیش کر دو۔ چنانچہ قربانی اسکے سامنے کی گئی۔ اور لوگوں نے تکبیر کہتے ہوئے اسکا استقبال کیا۔ پس اس نے جب یہ دیکھا تو کہنے لگا۔ سبحان اللہ! ان لوگوں کو کعبے روکنا کب زیبا ہے۔ چنانچہ جب وہ اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گیا۔ تو کہنے لگا میں نے قربانی کے جانوروں کو دیکھا کہ انہیں قلادہ پہنائے گئے تھے۔ اور ان کا اشعار کیا ہوا تھا (اشعار کے معنے کوہان اونٹ میں زخم لگانیکے ہیں۔ لہٰذا میں مناسب نہیں سمجھتا کہ یہ لوگ کعبہ سے روکے جائیں۔ اس پر ان میں کا ایک اور شخص جسکا نام مکرز تھا۔ کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا مجھے اجازت دو کہ میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤں۔ لوگوں نے کہا اچھا تم بھی جاؤ جب وہ مسلمانوں کے پاس آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ مکرز ہے۔ اور ایک بدکار آدمی ہے" پھر وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے لگا

وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ
إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ سَهُلَ لَكُمْ
مِنْ أَمْرِكُمْ فَقَالَ هَاتِ
اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ
كِتَابًا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاتِبَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
فَقَالَ سُهَيْلٌ أَمَّا الرَّحْمٰنُ
فَوَاللهِ مَا أَدْرِي مَا هِيَ
وَلٰكِنِ اكْتُبْ بِاسْمِكَ
اللّٰهُمَّ كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ
فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ وَاللهِ لَا
نَكْتُبُهَا إِلَّا بِسْمِ اللهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اكْتُبْ بِاسْمِكَ
اللّٰهُمَّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا
مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ
وَاللهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ
رَسُوْلُ اللهِ مَا صَدَدْنَاكَ
عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ
وَلٰكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ

پس اسی حالت میں کہ وہ آپ سے گفتگو کر رہا تھا
سہیل ابن عمرو (بھی ایک شخص کافروں کی
طرف سے) آیا۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ "اب تمہارا کام آسان ہو گیا"۔
پھر اس نے کہا۔ کہ آپ ہمارے اور اپنے
درمیان صلحنامہ لکھ دیجئے۔ پس نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے کاتب کو بلایا۔
اور اس سے فرمایا۔ "لکھ بسم اللہ الرحمٰن
الرحیم"۔ سہیل نے کہا خدا کی قسم
رحمٰن کو ہم نہیں جانتے کہ کون ہے۔
آپ یوں لکھوائیے۔ باسمک
اللھم۔ جیسا کہ آپ پہلے لکھا
کرتے تھے۔ مسلمانوں نے کہا۔ ہم تو
بسم اللہ ہی لکھوائیں گے۔ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ "(اس پر اصرار نہ کرو)
باسمک اللھم
لکھ دو۔ پھر آپ نے
فرمایا۔ "(لکھو) یہ تحریر ہے
محمد رسول اللہ (صلے اللہ
علیہ وسلم) نے صلح کی"۔
سہیل نے کہا خدا کی
قسم اگر ہم جانتے کہ آپ
خدا کے رسول ہیں۔ تو ہم
آپ کو کعبہ سے نہ روکتے
اور نہ آپ سے جنگ کرتے
لہذا آپ (رسول اللہ کی
بجائے) محمد بن

بِعَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاللّٰهِ إِنِّي لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَإِنْ
كَذَّبْتُمُوْنِي اُكْتُبْ مُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلٰى أَنْ تُخَلُّوْا
بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ
فَنَطُوْفَ بِهٖ فَقَالَ سُهَيْلٌ
وَاللّٰهِ لَا تَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ
أَنَّا أُخِذْنَا ضُغْطَةً
وَلٰكِنْ ذٰلِكَ مِنَ الْعَامِ
الْمُقْبِلِ فَكَتَبَ فَقَالَ
سُهَيْلٌ وَعَلٰى أَنَّهُ لَا
يَأْتِيْكَ مِنَّا رَجُلٌ
وَإِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ
إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ
سُبْحَانَ اللّٰهِ كَيْفَ يُرَدُّ
إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَقَدْ جَاءَ
مُسْلِمًا فَبَيْنَمَا هُمْ
كَذٰلِكَ إِذْ دَخَلَ أَبُوْجَنْدَلِ
بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو
يَرْسُفُ فِيْ قُيُوْدِهٖ وَقَدْ
خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ
حَتّٰى رَمٰى بِنَفْسِهٖ بَيْنَ
أَظْهُرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ
سُهَيْلٌ هٰذَا يَا مُحَمَّدُ

عبد اللہ لکھ لیجئے۔ تو حضور علیہ
الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ "بخدا بیشک
میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگرچہ تم نے
میری تکذیب کی ہے۔ اچھا محمد
بن عبد اللہ ہی لکھ دو۔ مگر اس
شرط پر کہ (اے کفارِ مکہ) تم ہمارے
اور کعبہ کے درمیان میں راہ صاف
کردو۔ تاکہ ہم اس کا طوف کرلیں"۔
سہیل نے کہا۔ خدا کی قسم یہ بات
(اس سال) نہیں ہوسکتی۔
کیونکہ عرب کہیں گے۔ ہم مجبور
کر دیئے گئے۔ اس لئے آئندہ
سال یہ بات ہوجائے گی۔ چنانچہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے یہی لکھوا دیا۔ پھر سہیل نے
کہا۔ یہ شرط بھی ہے کہ ہماری طرف
سے جو شخص تمہارے ہاں جائے
اگرچہ وہ تمہارے دین پر ہو۔ اُسے
ہماری طرف واپس کردو۔ مسلمانوں
نے کہا۔ سبحان اللہ۔ وہ کیوں
مشرکوں کے پاس واپس کردیا جائے۔
جبکہ وہ مسلمان ہو کر آیا ہے۔ پس وہ
انہی باتوں میں تھے کہ ابوجندل بن سہیل
بن عمرو اپنی بیڑیوں کو کھڑکھڑاتے ہوئے
آئے۔ اور وہ مکہ کے نشیب سے آرہے
تھے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اپنے آپ کو مسلمانوں
کے درمیان میں ڈال دیا۔ سہیل نے کہا۔ اے محمد!

أَوَّلُ مَا أُقَاضِيكَ عَلَيْهِ
أَنْ تَرُدَّهُ إِلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّا لَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ
بَعْدُ قَالَ فَوَاللّٰهِ إِذًا لَمْ
أُصَالِحْكَ عَلَى شَيْءٍ
أَبَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجِزْهُ
لِي قَالَ مَا أَنَا بِمُجِيزِهِ
لَكَ قَالَ بَلَى فَافْعَلْ
قَالَ مَا أَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ
مِكْرَزٌ بَلْ قَدْ أَجَزْنَاهُ
لَكَ قَالَ أَبُو جَنْدَلٍ أَيْ
مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أُرَدُّ إِلَى
الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا
أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيتُ
وَكَانَ قَدْ عُذِّبَ عَذَابًا
شَدِيدًا فِي اللّٰهِ فَقَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
أَلَسْتَ نَبِيَّ اللّٰهِ حَقًّا
قَالَ بَلَى قُلْتُ أَلَسْنَا
عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا
عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلَى
قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ
فِي دِينِنَا إِذًا قَالَ إِنِّي

یہی سب سے پہلی بات ہے جس پر ہم آپ سے
صلح کرتے ہیں کہ اسے (یعنی ابوجندل کو)
مجھے واپس دے دو۔ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا" ہم نے ابھی تحریر ختم
نہیں کی"۔ (اسلئے ان شرائط پر ابھی عمل
ضروری نہیں) سہیل نے کہا۔ تو
خدا کی قسم ہم تم سے کسی بات پر صلح
نہ کرینگے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
" اچھا اس کی تم مجھے اجازت دے دو"۔
سہیل نے کہا میں ہرگز اسکی اجازت
نہ دوں گا۔ حضرت نے فرمایا" نہیں اسکی
اجازت دے دو" اس نے کہا میں نہیں
دوں گا۔ مکرز نے کہا میں آپ کو اس کی
اجازت دیتا ہوں۔ پھر ابوجندل نے کہا۔
اے مسلمانو! کیا میں مشرکوں کی طرف واپس
کردیا جاؤں گا۔ حالانکہ میں مسلمان ہوکر آیا
ہوں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں نے (اسلام کیلئے)
کیا کیا مصیبتیں اٹھائی ہیں؟ اور درحقیقت
انہیں راہ خدا میں سخت تکلیف دیگئی تھی حضرت
عمرؓ بن خطاب کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور عرض کی۔ کیا آپ
اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں؟ حضرت نے فرمایا
"ہاں"۔ (میں ضرور سچا نبی ہوں) میں نے
عرض کی کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل
پر نہیں ہے؟ حضرت نے فرمایا" ہاں"۔
میں نے عرض کی۔ پھر ہم کیوں اپنے دین
میں دبیں؟ آپ نے فرمایا" میں خدا کا

رَسُوْلُ اللّٰہِ وَلَسْتُ اَعْصِیْہِ وَھُوَ نَاصِرِیْ قُلْتُ اَوَلَیْسَ کُنْتَ تُحَدِّثُنَا اَنَّا سَنَاْتِی الْبَیْتَ فَنَطُوْفُ بِہٖ قَالَ بَلٰی فَاَخْبَرْتُکَ اَنَّا نَاْتِیْہِ الْعَامَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّکَ اٰتِیْہِ وَمُطَّوِّفٌ بِہٖ قَالَ فَاَتَیْتُ اَبَا بَکْرٍ فَقُلْتُ یَا اَبَا بَکْرٍ اَلَیْسَ ھٰذَا نَبِیَّ اللّٰہِ حَقًّا قَالَ بَلٰی قُلْتُ اَلَسْنَا عَلَی الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَی الْبَاطِلِ قَالَ بَلٰی قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِی الدَّنِیَّۃَ فِیْ دِیْنِنَا اِذًا قَالَ اَیُّھَا الرَّجُلُ اِنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَلَیْسَ یَعْصِیْ رَبَّہٗ وَھُوَ نَاصِرُہٗ فَاسْتَمْسِکْ بِغَرْزِہٖ فَوَاللّٰہِ اِنَّہٗ عَلَی الْحَقِّ قُلْتُ اَلَیْسَ کَانَ یُحَدِّثُنَا اَنَّا سَنَاْتِی الْبَیْتَ وَنَطُوْفُ بِہٖ قَالَ بَلٰی اَفَاَخْبَرَکَ اَنَّکَ تَاْتِیْہِ الْعَامَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّکَ اٰتِیْہِ وَمُطَّوِّفٌ بِہٖ قَالَ عُمَرُ فَعَمِلْتُ لِذٰلِکَ اَعْمَالًا

رسول ہوں اور میں اسکی نافرمانی نہیں کرتا اور وہ میرا مددگار ہے۔" میں نے عرض کی کیا آپ ہم سے نہ بیان کرتے تھے کہ ہم کعبہ میں جائیں گے۔ اور اسکا طواف کرینگے آپ نے فرمایا" ہاں۔ مگر کیا میں نے تم سے یہ کہا تھا کہ ہم اب کے ہی سال کعبہ جائینگے"۔ میں نے عرض کی نہیں۔ (یعنی یہ تو آپنے نہیں فرمایا تھا) آپ نے فرمایا" تم کعبہ میں جاؤگے اور اس کا طواف کروگے"۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ پھر میں حضرت ابوبکرؓ کے پاس گیا۔ اور اُن سے کہا۔ اے ابوبکرؓ! کیا یہ اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں؟ حضرت ابوبکرؓ نے کہا۔ ہاں (بیشک وہ اللہ کے سچے نبی ہیں) میں نے کہا۔ کہ کیا ہم حق پر۔ اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ (ایسا ہی ہے) میں نے کہا۔ پھر ہم کیوں اپنے دین میں دبیں؟ حضرت ابوبکرؓ نے کہا۔ اے شخص! بیشک یہ خدا کے رسول ہیں۔ اور وہ اپنے پروردگار کی نافرمانی نہیں کرتے۔ اور وہ انکا مددگار ہے۔ لہذا تم انکا حکم مانو۔ کیونکہ خدا کی قسم وہ حق پر ہیں۔ میں نے کہا۔ کیا وہ ہم سے بیان نہ کرتے تھے کہ ہم کعبہ جائیں گے اور اسکا طواف کریں گے؟ حضرت ابوبکرؓ نے کہا۔ ہاں (کہا تھا) مگر کیا یہی کہا تھا کہ تم اسی سال کعبہ میں جاؤگے اور اُسکا طواف کروگے؟ حضرت عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے اس (گستاخی) کے کفارہ میں بہت سی عبادتیں کیں۔

قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ
الْكِتَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ
قُوْمُوْا فَانْحَرُوْا ثُمَّ احْلِقُوْا
قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ
رَجُلٌ حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ
اَحَدٌ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ
فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ
النَّاسِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ
يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَتُحِبُّ ذٰلِكَ اُخْرُجْ
ثُمَّ لَا تُكَلِّمْ اَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً
حَتّٰى تَنْحَرَ بُدْنَكَ
وَتَدْعُوْا حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ
فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ اَحَدًا مِنْهُمْ
حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ نَحَرَ بُدْنَهٗ
وَدَعَا حَالِقَهٗ فَحَلَقَهٗ فَلَمَّا
رَاَوْا ذٰلِكَ قَامُوْا فَنَحَرُوْا وَجَعَلَ
بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا حَتّٰى كَادَ
بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا ثُمَّ
جَاءَهٗ نِسْوَةٌ مُّؤْمِنَاتٌ فَاَنْزَلَ
اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ
مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ
حَتّٰى بَلَغَ بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ
فَطَلَّقَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ امْرَاَتَيْنِ
كَانَتَا لَهٗ فِي الشِّرْكِ فَتَزَوَّجَ

راوی کہتے ہیں کہ جب صلحنامہ کی تحریر سے فراغت
ہوئی۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے صحابہؓ
سے فرمایا۔ "اٹھو قربانی کر ڈالو۔ اور سر منڈا ڈالو۔"
راوی کہتا ہے۔ کہ خدا کی قسم (یہ سنکر) کوئی شخص
بھی ان میں سے نہ اٹھا (اور یہ اس خیال سے!
کہ شاید وحی نازل ہو اور صلح باطل ہو جائے)
یہانتک کہ آپ نے تین مرتبہ یہی فرمایا۔ پھر جب
ان میں سے کوئی نہ اٹھا۔ تو آپ نے حضرت ام
سلمہؓ کے پاس جا کر اُن سے یہ (سب واقعہ) بیان
کیا۔ جو لوگوں سے آپ کو پیش آیا تھا۔ تو حضرت
ام سلمہؓ نے کہا۔ یا نبی اللہ! اگر آپ یہ بات چاہتے
ہیں تو باہر تشریف لیجائیے۔ اور ان میں سے کسی کے
ساتھ کوئی کلام نہ فرمائیے۔ بلکہ اپنے قربانی کے
جانوروں کو ذبح کر دیجئے اور سر مونڈنے والے کو بلایئے
تاکہ وہ آپ کا سر مونڈ لے۔ چنانچہ آپ باہر تشریف
لائے اور ان میں سے کسی سے کچھ گفتگو نہ فرمائی۔ یہانتک
کہ آپ نے سب کچھ کر لیا۔ یعنی قربانی کے جانور قربان
کر لئے اور اپنے سر مونڈنے والے کو بلایا جس نے آپکا سر
مونڈ دیا۔ پس جب صحابہ نے یہ دیکھا تو وہ بھی اٹھے اور انہوں نے
بھی قربانی کی اور اُن میں سے ایک دوسرے کا سر مونڈنے لگا
یہانتک کہ ازدحام کی وجہ سے قریب تھا کہ ایک دوسرے کو قتل
کر دے۔ پھر آپکے پاس کچھ مسلمان عورتیں آئیں
تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی اِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ
مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ الاٰیۃ۔ پس
آپ سے سنکر حضرت عمرؓ نے اُس دن دو
مشرک عورتوں کو جو اُنکے نکاح میں تھیں طلاق
دیدی۔ تو ان میں سے ایک کے ساتھ

لِاَحَدِ اهُمَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ وَالْاُخْرٰى صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَهُ اَبُوْبَصِيْرٍ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ فَاَرْسَلُوْا فِيْ طَلَبِهٖ رَجُلَيْنِ فَقَالُوا الْعَهْدَ الَّذِيْ جَعَلْتَ لَنَا فَدَفَعَهُ اِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهٖ حَتّٰى بَلَغَا ذَاالْحُلَيْفَةِ فَنَزَلُوْا يَاْكُلُوْنَ مِنْ تَمْرٍ لَّهُمْ فَقَالَ اَبُوْبَصِيْرٍ لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرٰى سَيْفَكَ هٰذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا فَاسْتَلَّهُ الْاٰخَرُ فَقَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَجَيِّدٌ لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهٖ ثُمَّ جَرَّبْتُ فَقَالَ اَبُوْبَصِيْرٍ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْهِ فَاَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ بِهٖ حَتّٰى بَرَدَ وَفَرَّ الْاٰخَرُ حَتّٰى اَتَى الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُوْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُ لَقَدْ رَاٰى هٰذَا ذُعْرًا فَلَمَّا انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُتِلَ وَاللّٰهِ صَاحِبِيْ وَاِنِّيْ لَمَقْتُوْلٌ فَجَاءَ

معاویہ بن ابی سفیان نے اور دوسری کے ساتھ صفوان بن اُمیہ نے نکاح کر لیا۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ لوٹ کر آئے۔ تو ابوبصیر جو قریش سے ایک اور شخص مسلمان تھے حضرت کے پاس آئے۔ اور کفار نے انکے تعاقب میں بھی دو آدمی بھیجے۔ اور حضرت صلعم سے کہلوا بھیجا کہ جو عہد آپ نے ہم سے کیا ہے اسکا خیال کیجئے پس آپ نے ابوبصیر کو ان دونوں شخصوں کے حوالے کر دیا۔ اور وہ دونوں ابوبصیر کو لے کر چلے گئے یہانتک کہ جب ذوالحلیفہ میں پہنچے۔ اور وہ لوگ اتر کر چھوہارے کھانے لگے۔ تو ابوبصیر نے ان میں سے ایک کو کہا کہ اے فلاں خدا کی قسم۔ میں تیری تلوار کو بہت عمدہ دیکھتا ہوں۔ یہ سنکر اس شخص نے اپنی تلوار میان سے نکالی۔ اور کہنے لگا۔ ہاں۔ خدا کی قسم یہ بہت عمدہ ہے۔ میں نے اسے کئی مرتبہ آزمایا ہے۔ ابوبصیر نے کہا مجھے بھی دکھاؤ۔ میں بھی تو دیکھوں۔ چنانچہ وہ تلوار اس نے ابوبصیر کو دیدی۔ اور ابوبصیر نے اُسے اُسی (تلوار) سے مار دیا۔ یہانتک کہ اُسکو ٹھنڈا کر دیا۔ اسپر دوسرا شخص بھاگ کر مدینہ میں آیا۔ اور دوڑتا ہوا مسجد میں گھس گیا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اسے دیکھا تو کہا۔ "یہ کچھ خوف زدہ ہے"۔ پھر جب وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو اس نے کہا خدا کی قسم میرا ساتھی قتل کر دیا گیا۔ اور میں بھی قتل کر دیا جاتا۔ پھر

أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ قَدْ وَاللهِ أَوْفَى اللهُ ذِمَّتَكَ قَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ ثُمَّ أَنْجَانِي اللهُ مِنْهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سِيفَ الْبَحْرِ قَالَ وَيَتَفَلَّتُ مِنْهُمْ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ فَوَاللهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعِيرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهَا فَقَتَلُوهُمْ وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ بِاللهِ وَالرَّحِمِ لَمَّا أَرْسَلَ فَمَنْ أَتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابو بصیر آئے اور انھوں نے کہا۔ یا نبی اللہ خدا کی قسم اللہ نے آپ کا ذمہ بری کر دیا۔ آپ نے مجھے کفار کی طرف واپس کر دیا تھا۔ مگر اللہ نے مجھے نجات دے دی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تیری ماں کے لئے خرابی ہو یہ تو لڑائی کی آگ ہے۔ اگر کوئی اسکا مددگار ہوتا۔ تو بھڑک اٹھتی جب ابو بصیر یہ بات سنی تو وہ سمجھ گئے کہ حضرت انہیں پھر کفار کی طرف واپس کر دیں گے۔ لہٰذا وہ چلدیئے۔ یہانتک کہ سمندر کے کنارہ پر پہنچ گئے اور اس طرف سے ابو جندل بن سہیل بھی چھپ کر آ رہے تھے۔ وہ ابو بصیر سے مل گئے۔ پس جو شخص قریش کا مسلمان ہوکر آتا تھا۔ وہ ابو بصیر سے مل جاتا تھا۔ حتیٰ کہ ان کی ایک خاصی جماعت بن گئی۔ پس خدا کی قسم وہ قریش کے جس قافلہ کی نسبت سنتے کہ وہ شام کی طرف جا رہا ہے۔ اس کی گھات میں رہتے۔ اور اس کے آدمیوں کو قتل کر دیتے۔ اور ان کا مال لے لیا کرتے۔ پس قریش نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آدمی بھیجا۔ اور آپ کو اللہ کا اور قرابت کا واسطہ دلایا۔ تاکہ آپ ابو بصیر کو ان کاموں سے منع کر بھیجیں۔ اور جو شخص آپ کے پاس مسلمان ہوکر جائے تو وہ بے خوف ہے چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بصیر وغیرہ کو

وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ حَتَّىٰ بَلَغَ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَتْ حَمِيَّتُهُمْ أَنَّهُمْ لَمْ يُقِرُّوا أَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَلَمْ يُقِرُّوا بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَحَالُوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ۔

منع کر بھیجا۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ بَعْدَ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ یہاں تک کہ اَلْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ۔ کے لفظ تک پہنچے۔ اور ان کی حمیت یہ تھی کہ نہ انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کا مضمون قائم رکھا۔ اور نہ ہی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو قائم رکھا۔ اور مسلمانوں اور کعبہ کے درمیان حائل ہو گئے۔

اسمائے الٰہی کی یاد داخلہ جنت کی شرط ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ "اللہ کے ننانوے نام ہیں۔ یعنی ایک کم سو۔ جو شخص ان کو یاد کرے وہ جنت میں داخل ہو گا۔"

کتاب الوصایا

وصیتوں کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَّہٗ شَیْءٌ یُّوْصِیْ فِیْہِ یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَ وَصِیَّتُہٗ مَکْتُوْبَۃٌ عِنْدَہٗ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس مرد مسلمان کو کسی چیز کی وصیت کی جائے اُسے جائز نہیں کہ دو راتیں بھی اس کے بغیر گذارے کہ وہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔

خ ۲۰ وصیت کی تحریر ضروری ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ خَتَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخِیْ جُوَیْرِیَۃَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِہٖ دِرْہَمًا وَّلَا دِیْنَارًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا اَمَۃً وَّلَا شَیْئًا اِلَّا بَغْلَتَہُ الْبَیْضَاءَ وَسِلَاحَہٗ وَاَرْضًا جَعَلَہَا صَدَقَۃً۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سالے یعنی ام المؤمنین جویریہ بنت حارث کے بھائی سے روایت ہے۔ وہ کہتے تھے۔ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت نہ کوئی درہم چھوڑا نہ دینار اور نہ کوئی غلام نہ کوئی لونڈی نہ کوئی اور چیز۔ سوا اپنے سفید خچر۔ اور ہتھیار اور ایک زمین کے جس کو آپ نے صدقہ کر دیا تھا۔

خ ۲۱ حضورؐ کی وفات کے وقت کوئی مال قابل وصیت نہ تھا

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ سُئِلَ ہَلْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصٰی فَقَالَ

عبداللہ بن ابی اوفےٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے کہا۔

متخ ۲۲ آنحضرتؐ صرف کتاب اللہ پر عمل کی وصیت فرمائی ہے

لا فَقِيلَ لَهُ كَيْفَ كَتَبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةَ أَوْ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللهِ۔

نہیں۔ تو ان سے کہا گیا۔ پھر لوگوں کے لئے کس طرح وصیت فرض کی یا انہیں وصیت کا حکم دیا گیا؟ انہوں نے کہا کہ حضرت صلعم نے کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت کی تھی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ حَرِيصٌ تَأْمُلُ الْغِنَى وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ صدقہ کونسا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "یہ کہ تم بحالت صحت جبکہ تمہیں مال کی حرص ہو۔ دولتمندی کی خواہش ہو اور تنگدستی کا خوف ہو۔ اس وقت صدقہ دو۔ اور صدقہ میں تاخیر نہ کرو۔ کہ جب جان حلق میں پہنچ جائے تو تم کہو۔ فلاں شخص کو اس قدر دینا اور فلاں شخص کو اس قدر دینا۔ کیونکہ اب تو وہ (مال) فلاں شخص (یعنی وارث) کا ہو چکا"۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی:۔

وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ

(اور اپنے قریب کے عزیزوں کو عذاب الہی سے ڈراؤ) تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ نے فرمایا "اے گروہ قریش! (یا اس قسم کا کوئی لفظ فرمایا) تم اپنی جانوں کو بچاؤ۔ کہ میں خدا کے عذاب سے تمہیں کچھ بھی نہیں بچا سکتا۔ اے ابن عبد مناف! میں تمہیں خدا کے عذاب سے کچھ نہیں بچا سکتا۔ اور اے عباس بن عبد المطلب میں تمہیں بھی خدا کے عذاب سے نہیں بچا سکتا اور اے صفیہ عمۂ رسولؐ میں تمہیں بھی خدا کے

صدقہ دینے میں جلدی کرو

اپنے عزیزوں کو عذاب آخرت سے ڈرانا۔

مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ
مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِيْ
لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
أَنَّ أَبَاهُ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَهُ
عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
يُقَالُ لَهُ ثَمْغٌ وَكَانَ نَخْلًا
فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
إِنِّيْ اسْتَفَدْتُ مَالًا وَهُوَ
عِنْدِيْ نَفِيْسٌ فَأَرَدْتُّ أَنْ
أَتَصَدَّقَ بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَصَدَّقْ بِأَصْلِهٖ لَا يُبَاعُ
وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ وَلٰكِنْ
يُنْفَقُ ثَمَرُهٗ فَتَصَدَّقَ بِهٖ
عُمَرُ فَصَدَقَتُهٗ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَفِي الرِّقَابِ وَالْمَسٰكِيْنِ
وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيْلِ
وَلِذِي الْقُرْبٰى وَلَا جُنَاحَ عَلٰى
مَنْ وَلِيَهٗ أَنْ يَأْكُلَ
مِنْهُ بِالْمَعْرُوْفِ أَوْ
يُؤْكِلَ صَدِيْقَهٗ غَيْرَ
مُتَمَوِّلٍ بِهٖ۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ

عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ اور اے فاطمہؓ بنت
محمدؐ! تم مجھ سے میرا مال جس قدر چاہو لے لو مگر
میں خدا کے عذاب سے تمہیں کچھ بھی نہیں بچا سکتا"۔

ح ۲۵
غیر منقولہ اشیا کی خیرات میں شرط کا حکم۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،
کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک عمدہ
مال رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ میں خیرات کر دیا تھا۔ وہ ایک باغ تھا جسکا
نام ثمغ تھا۔ تو حضرت عمرؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ!
میں نے ایک مال پایا ہے۔ اور وہ میرے
نزدیک بہت نفیس ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ
اسکو خیرات کر دوں۔ تو نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا" تم اصل درخت اس شرط پر
خیرات کر دو کہ وہ نہ بیچے جائیں۔ نہ ہبہ کئے
جائیں۔ نہ اُن میں وراثت جاری ہو۔ بلکہ
پھل کام میں لائے جائیں"۔ چنانچہ حضرت
عمرؓ نے اسکو اسی شرط پر خیرات کر دیا۔ تو
اُن کا یہ صدقہ اللہ کی راہ میں غلاموں میں
اور مسکینوں میں اور مہمان و مسافر میں
اور قرابت والوں میں (خرچ کیا جاتا) تھا۔
اور (یہ بھی کہہ دیا تھا) کہ جو شخص اسکا متولی
ہو اُسے کچھ گناہ نہیں کہ دستور کے موافق
خود بھی کچھ کھا لے۔ یا اپنے کسی دوست کو
بھی کھلائے۔ بشرطیکہ وہ اس سے مال
جمع کرنیکا ارادہ نہ رکھتا ہو۔

ح ۲۶
سات تباہیوں سے بچنے کی وصیت۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔
کہ آپ نے فرمایا" سات باتوں سے

الْمُؤْمِنَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبَا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔

جو ہلاک کرنیوالی ہیں بچو"۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! صلے اللہ علیہ وسلم وہ کیا باتیں ہیں؟ آپ نے فرمایا "خدا کے ساتھ شرک کرنا۔ جادو کرنا۔ اُس جان کا ناحق مارنا جسکا قتل اللہ نے حرام کیا ہے سُود کھانا۔ یتیم کا مال کھانا۔ جنگ سے بھاگنا۔ اور پاک دامن بے خبر مومن عورتوں کو تہمت زنا لگانا"۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے وارث نہ دینار تقسیم کریں نہ درہم جو کچھ میں اپنی بی بیوں کے خرچ اور اپنے عامل کی مزدوری سے فاضل چھوڑوں وہ صدقہ ہے"۔

۲۴ ح انبیا کا فضلہ و اخل صدقہ ہے اسکی تقسیم ورثوں میں ناجائز ہے

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ حُوْصِرَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَلَا اَنْشُدُ اِلَّا اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفَرَ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرْتُهَا اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزْتُهُمْ فَصَدَّقُوْهُ بِمَا قَالَ۔

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ جب وہ محاصرہ میں آگئے تو کہنے لگے میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں۔ اور یہ قسم میں صرف اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیتا ہوں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ حضرتؐ نے فرمایا تھا "جو شخص رومہ (نامی) کوئیں کو مول لے لے اُسے جنّت ملیگی"۔ تو میں نے اسے مول لے لیا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ حضرتؐ نے فرمایا تھا۔ کہ "جو شخص جیش عُسرت (یعنی غزوۂ تبوک) کا سامان درست کردے اُسے جنت ملیگی"۔ تو میں نے اسکا سامان درست کردیا۔ تو اس بات کی صحابہ نے بھی تصدیق کی۔

۲۵ ح رسول خدا صلعم کی بشارت بحق عثمانؓ پر صحابہؓ کی تصدیق

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی سہم کا ایک شخص تمیم الداری اور

۲۶ ح ...شہادت ... کی ... قبول ... معتبر ہے

مِنْ بَنِيْ سَهْمٍ مَعَ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوْا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا مِنْ ذَهَبٍ فَأَحْلَفَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَجَدَ الْجَامَ بِمَكَّةَ فَقَالُوا ابْتَعْنَاهُ مِنْ تَمِيْمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَائِهِ فَحَلَفَا لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَإِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيْهِمْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ۔

عدی بن بدا کے ہمراہ باہر گیا۔ تو وہ سہمی ایسی زمین میں جا کر مر گیا وہاں کوئی مسلمان نہ تھا۔ پھر جب تمیم اور عدی اس کا ترکہ لائے تو چاندی کا ایک جام جس پر سنہری نقش تھے کھو یا گیا۔ اسپر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو حلف دیا۔ اسکے بعد وہ جام مکہ میں ملا تو لوگوں نے بیان کیا کہ ہم نے اس کو تمیم اور عدی سے مول لیا ہے۔ تو دو شخص میت کے عزیزوں میں سے کھڑے ہو گئے۔ اور انہوں نے قسم کھائی کہ ہماری شہادت بسبب اُن دونوں شہادتوں کے زیادہ قبول ہے (ہم یہ گواہی دیتے ہیں) کہ یہ پیالہ ہمارے عزیز کا ہے۔ حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ یہ آیت انہی کے حق میں نازل ہوئی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَیْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ (یعنی اے مسلمانو! وصیت کے وقت) تم پر گواہی لازم ہے۔ جب تم میں سے کوئی قریب الموت ہو)۔

باب فضل الجہاد

جہاد کی فضیلت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ یَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا اَجِدُهٗ قَالَ هَلْ تَسْتَطِیْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَ وَمَنْ یَسْتَطِیْعُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی مجھے کوئی ایسی عبادت بتلائیے جو جہاد کے ہم رتبہ ہو۔ حضرتؐ نے فرمایا "مجھے تو ایسی عبادت معلوم نہیں۔ (پھر) آپ نے فرمایا کہ "کیا تو ایسا کرسکتا ہے کہ جب جہادی (جہاد کے لئے) نکلے تو تو اپنی مسجد میں جاکر نماز پڑھنے میں کھڑا ہو جائے اور سست نہ ہو۔ اور لگاتار روزے رکھنا شروع کردے اور ترک نہ کرے"۔ اس نے عرض کی (حضور) ایسا کون کرسکتا ہے۔

کوئی عبادت جہاد کے برابر نہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنٌ یُّجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِیْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ

حضرت ابوسعیدؓ خدری کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) عرض کی گئی۔ یارسول اللہ! (صلے اللہ علیہ وسلم) افضل ترین آدمی کون ہے؟ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وہ مومن جو اپنی جان سے اور اپنے مال سے راہ خدا میں جہاد کرتا ہے"۔ صحابہ نے عرض کی۔ اسکے بعد کون؟ آپ نے فرمایا "وہ مومن جو پہاڑ کے کسی درے میں رہتا ہو۔

اور متقین علیہم بھی جہادی سے بہتر ہے

يَتَّقِي اللّٰهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ۔

(اور وہیں) خدا کی عبادت کرتا ہو۔ اور لوگوں کو اپنے ضرر سے محفوظ رکھتا ہو"

ح ۳۲ جہادی کیلئے جنت کا ذمہ دار خود خدا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُّجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِهٖ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَوَكَّلَ اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِهٖ بِاَنْ یَّتَوَفَّاهُ اَنْ یُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ یَرْجِعَهٗ سَالِمًا مَعَ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ "جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور خدا خوب جانتا ہے جو وہ اسکی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ اسکی مثال اس شخص کی مانند ہے۔ جو (دن بھر) روزہ رکھتا اور رات بھر نماز پڑھتا ہو۔ اور اللہ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کیلئے اس بات کی ذمہ داری لی ہے کہ اس کو موت دے گا۔ تو اسے جنت میں داخل کر دے گا۔ یا اسے ثواب اور (مال) غنیمت کے ساتھ زندہ لوٹائے گا"

ح ۳۳ جہادی کا درجہ بہشت

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِیْ اَرْضِهِ الَّتِیْ وُلِدَ فِیْهَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ تَعَالٰی لِلْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا بَیْنَ الدَّرَجَتَیْنِ كَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لائے اور نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ کے ذمہ یہ وعدہ ہے۔ کہ وہ اسکو جنت میں داخل کر دیگا۔ خواہ وہ فی سبیل اللہ جہاد کرے (یا نہ کرے بلکہ) جس سرزمین میں پیدا ہو۔ وہیں بیٹھا رہے صحابہ نے عرض کی۔ کیا ہم اس بات کو لوگوں میں مشہور نہ کریں۔ آپ نے فرمایا "جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ نے فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں کے لئے مہیا کئے ہیں۔ اور ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان پس تم جب اللہ سے دعا مانگو تو

فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ أُرَاهُ قَالَ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ۔

اس سے فردوس طلب کرو کیونکہ وہ جنت کا افضل اور بیچ کا حصہ ہے"۔ راوی کا خیال ہے کہ حضرت نے اسکے بعد فرمایا۔ اسکے اوپر رحمٰن کا عرش ہے وہیں سے جنت کی نہریں جاری ہوئی ہیں"۔

ح ۳۴ خدا کی راہ میں چلنا تمام دنیا وما فیہا سے بہتر ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ خدا کی راہ میں صبح و شام چلنا تمام دنیا وما فیہا سے بہتر ہے"۔

ح ۳۵ حدیث بالا کی تصدیق

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ وَقَالَ لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بیشک جنت میں ایک کمان بھر جگہ کہ اس کے اوپر آفتاب طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا"۔ خدا کی راہ میں صبح یا شام چلنا بہتر ہے اوس چیز (کمان) سے جس پر سورج طلوع اور غروب کرتا ہے"۔

اَلْحُوْرُ الْعِيْنُ وَصِفَتُهُنَّ

حُورِ عین اور اُنکی صفت کا بیان

ح ۳۶ حورانِ جنت کے نقاب اور لباس کی تعریف

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"۔ اگر اہل جنت میں سے کوئی عورت

اَطْلَعَتْ اِلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَیْنَھُمَا وَلَمَلَأَتْہُ رِیْحًا وَلَنَصِیْفُھَا عَلٰی رَأْسِھَا خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا۔

زمین والوں کی طرف رخ کرے تو وہ آسمان وزمین کے درمیانی فضا کو روشن کردے۔ اور سکو خوشبو سے بھردے۔ اور بے شک اسکا دوپٹہ جو اسکے سر پر ہے تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے"۔

جہادی شہیدوں کا جنت میں پہنچنا

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْوَامًا مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ اِلٰی بَنِیْ عَامِرٍ فِیْ سَبْعِیْنَ فَلَمَّا قَدِمُوْا قَالَ لَھُمْ خَالِیْ اَتَقَدَّمُکُمْ فَاِنْ اٰمَنُوْنِیْ حَتّٰی اُبَلِّغَھُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِلَّا کُنْتُمْ مِّنِّیْ قَرِیْبًا فَتَقَدَّمَ فَاٰمَنُوْہُ فَبَیْنَمَا یُحَدِّثُھُمْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَوْمَأُوْا اِلٰی رَجُلٍ مِّنْھُمْ فَطَعَنَہٗ بِرُمْحٍ فَاَنْفَذَہٗ فَقَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ ثُمَّ مَالُوْا عَلٰی بَقِیَّۃِ اَصْحَابِہٖ فَقَتَلُوْھُمْ اِلَّا رَجُلًا اَعْرَجَ صَعِدَ الْجَبَلَ فَاَخْبَرَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھُمْ قَدْ لَقُوْا رَبَّھُمْ فَرَضِیَ عَنْھُمْ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ بنی سلیم کے کچھ لوگوں کو جو ستر کی تعداد میں تھے۔ قبیلۂ بنی عامر کی طرف (بطور سفارت) بھیجا۔ جب وہ لوگ واں پہنچے تو میرے ماموں (حرام بن ملحان) نے ان سے کہا۔ پہلے میں جاتا ہوں۔ اگر وہ لوگ مجھے امن دیدیں۔ یہانتک کہ میں انہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا دوں (تو فبہا) ورنہ تم مجھ سے قریب رہنا وقت پر میری مدد کرنا۔ چنانچہ وہ آگے بڑھے۔ اور کافروں نے اُنہیں امان دی۔ پس اس حالت میں کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام انہیں پہنچا رہے تھے۔ یکایک اُن لوگوں نے اپنے ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا اور اس نے اُنہیں نیزہ مار کر وار پار کردیا۔ انہوں نے کہا اللہ اکبر۔ قسم ہے رب کعبہ کی میں اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ بعد اس کے وہ لوگ ان کے باقی اصحابؓ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور ان کو قتل کردیا۔ مگر ایک لنگڑے آدمی بچ رہے جو پہاڑ پر چڑھ گئے۔ پس حضرت جبرائیل نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ وہ لوگ سب اپنے پروردگار سے مل گئے ہیں۔ وہ ان سے راضی ہے

وَأَرْضَاهُمْ فَكُنَّا نَقْرَأُ أَنْ بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ فَدَعَا عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لِحْيَانَ وَبَنِي عُصَيَّةَ الَّذِينَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ۔

اور وہ سب اس سے خوش ہوئے۔ پھر ہم قرآن کی یہ آیت پڑھا کرتے تھے بلغوا قومنا ان قد لقینا ربنا فرضی عنا وارضانا (ہماری قوم کو یہ خبر پہنچا دو کہ ہم اپنے پروردگار سے ملے پس وہ ہم سے خوش ہوا اور ہمیں بھی خوش کر دیا) اسکے بعد وہ آیت منسوخ ہو گئی پھر آپ نے چالیس دن تک قبیلہ رعل اور ذکوان اور بنی لحیان اور بنی عصیہ کے لوگوں پر جنہوں نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی تھی بد دعا کی۔

جہاد میں زخم سے اطمینان

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ إِصْبَعُهُ۔ فَقَالَ

هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ
وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ

حضرت جندب بن سفیان سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسی جہاد میں تھے کہ آپ کی انگلی زخمی ہو کر خون آلود ہو گئی۔ اس پر آپ نے فرمایا "تو تو ایک انگلی ہے جو خون آلود ہو گئی۔ مگر یاد رکھ کہ (مصیبت) جو تجھے اٹھانی ہے۔ سب خدا کی راہ میں ہے۔

شہدا اجابت الٰہی اپنی حالت میں پیش ہونگے جس میں وفات پائی تھی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اسکی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ کوئی شخص اللہ کی راہ میں زخمی نہ ہوگا (اور اللہ اس شخص کو خوب جانتا ہے جو اسکی راہ میں زخمی ہوتا ہے) مگر یہ کہ وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئیگا کہ اسکے زخم سے (ایسا) خون نکلتا ہوگا جسکا رنگ تو مثل خون کے رنگ کے ہوگا مگر خوشبو مثل مشک کی خوشبو کے ہوگی۔"

خالص مجاہدین کو جنت کی خوشبو آنا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میرے چچا انس بن نضر جنگ بدر میں شریک نہ ہوئے تھے۔

عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِينَ لَئِنِ اللّٰهُ أَشْهَدَنِي قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَانْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي أَصْحَابَهُ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا سَعْدُ بْنَ مُعَاذٍ الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أُحُدٍ قَالَ سَعْدٌ فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا صَنَعَ قَالَ أَنَسٌ فَوَجَدْنَا بِهِ بِضْعًا وَثَمَانِينَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ أَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ أَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَقَدْ مَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتُهُ بِبَنَانِهِ قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُرَى أَوْ نَظُنُّ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ مِنَ

انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! سب سے پہلی جنگ جو آپ نے مشرکین سے کی۔ میں اس میں شریک نہ تھا۔ اگر اللہ مجھے مشرکوں کی جنگ (اب) دکھائے گا۔ تو بے شک اللہ آپ کو دکھلا دیگا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ پھر جب جنگ اُحد کا دن آیا۔ اور (کچھ) مسلمانوں نے فرار کیا۔ تو انہوں نے کہا اے اللہ! میں تجھ سے اس حرکت کی عذر خواہی کرتا ہوں۔ جو ان لوگوں یعنی مسلمانوں نے کی ہے۔ اور میں تیرے سامنے بیزاری ظاہر کرتا ہوں اس حرکت سے جو ان لوگوں یعنے مشرکوں نے کی ہے۔ پھر وہ آگے بڑھے تو سعد بن معاذ ان سے ملے۔ انہوں نے کہا اے سعد! قسم نضر کے پروردگار کی کہ جنت قریب ہے۔ میں اُحد کی اُس طرف سے جنت کی خوشبو پا رہا ہوں۔ سعد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! جو کچھ انس نے کیا میں نہیں کہہ سکتا (حالانکہ میں بھی شجاعان عرب سے ہوں)۔ انسؓ بن مالک کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے چچا کو (میدان جنگ میں مقتول پایا) اور ان کے جسم پر اسی سے کچھ اوپر زخم تلوار کے اور تیر کے پائے۔ اور مشرکوں نے ان کے ساتھ مثلہ بھی کیا تھا۔ اس سبب سے سوائے انکی بہن کے کسی نے انہیں نہ پہچانا۔ اور اس نے انکی انگلیوں سے انہیں پہچان لیا۔ انسؓ بن مالک کہتے ہیں کہ ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ آیت اُن کے اور اُن جیسے اور

الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا
مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ اِلٰى
اٰخِرِ الْاٰيَةِ وَقَالَ اِنَّ
اُخْتَهُ وَهِيَ الَّتِيْ تُسَمّٰى
الرُّبَيِّعَ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ
امْرَأَةٍ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسٌ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا
فَرَضُوْا بِالْاَرْشِ وَتَرَكُوا الْقِصَاصَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ
اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ ـ

۷۱ حضرت خزیمہ انصاری کی شہادت کا دو مردوں کے برابر ہونا۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُسِخَتِ
الصُّحُفُ فِي الْمَصَاحِفِ فَفَقَدْتُّ
اٰيَةً مِّنَ الْاَحْزَابِ
كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا
فَلَمْ اَجِدْهَا اِلَّا مَعَ
خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ الَّذِيْ
جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ
بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ وَهِيَ
قَوْلُهُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ
صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ـ

مسلمانوں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔
رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ
(الی اٰخر الاٰیۃ) اور انس کہتے ہیں کہ انکی بہن
جنکا نام ربیع تھا۔ ایک عورت کے اگلے دانت
توڑ دیئے تھے۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
قصاص کا حکم دیا۔ انس بن نضر نے کہا۔ یا
رسول اللہ! قسم ہے اُسکی جس نے حق کے
ساتھ آپ کو بھیجا ہے کہ میری بہن کے دانت
نہ توڑے جائینگے۔ چنانچہ مدعی دیت پر
راضی ہوگئے اور اُنہوں نے قصاص معاف
کر دیا۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ کہ اللہ کے بندوں میں بعض ایسے ہیں
کہ اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھالیں تو
اللہ اُسکو پورا کر دیتا ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ (جب) قرآن مجید متفرق
پرچوں سے (نقل کرکے) مصحف میں لکھا گیا
تو ایک آیت (سورۂ) احزاب کی مجھے نہ ملی۔
جسے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے
ہوئے سنا کرتا تھا۔ جب میں نے ڈھونڈے پایا
تو خزیمہ انصاری کے پاس گیا۔ جنکی شہادت
کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مردوں
کے برابر قرار دیا تھا۔ اور وہ آیت یہ تھی:۔
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا
عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ (یعنی مسلمانوں میں
ایسے بھی لوگ ہیں کہ خدا کے ساتھ جو عہد
انہوں نے کیا اُسے درست کر دیا)۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُ وَاُسْلِمُ فَقَالَ اَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ قَلِيْلًا وَاُجِرَ كَثِيْرًا۔

براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے ہتھیاروں سے آراستہ ہوکر عرض کی یارسول اللہ! میں جہاد میں جاؤں یا پہلے اسلام لے آؤں؟ آپ نے فرمایا "اسلام لا۔ اور پھر جہاد کر۔ چنانچہ (اس نے ایسا ہی کیا)۔ اور (جہاد میں) مقتول ہوگیا۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہ اس نے کام تو کم کیا لیکن ثواب بہت پائیگا"۔

پہلے اسلام لاؤ پھر جہاد کرو۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلَا تُحَدِّثُنِيْ عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ قَالَ يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ام الربیع براء کی بیٹی نے جو حارثہ بن سراقہ کی ماں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عرض کی۔ یا نبی اللہ! آپ مجھے حارثہ کی کیفیت بتائیے (اور وہ بدر کے دن ایک نامعلوم تیر لگنے سے قتل ہوئے تھے)۔ کہ اگر وہ جنت میں ہو تو میں صبر کروں۔ اور اگر کوئی دوسری بات ہو تو میں اس پر خوب روؤں۔ آپ نے فرمایا "اے ام حارثہ! جنت کے اندر بہت سی جنتیں ہیں۔ اور بے شک تمہارا بیٹا فردوس اعلیٰ میں ہے"۔

شہدا فردوس اعلیٰ میں ہونگے

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کی۔ کوئی آدمی تو غنیمت کے لئے لڑتا ہے۔ اور کوئی ناموری کی غرض سے جہاد کرتا ہے۔ اور کوئی شخص ذاتی بہادری دکھانے کے لئے لڑتا ہے

بغیر ذاتی نمائش کے محض خدا کے لئے لڑنا اعلیٰ جہاد ہے

لِتَكُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

(تو پھر) فی سبیل اللہ کا کام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جو محض اس لئے لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے۔ وہی مجاہد فی سبیل اللہ ہے۔

ایک جہاد سے فارغ ہوتے ہی دوسرا جہاد

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ الْغُبَارُ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ فَوَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ قَالَ هٰهُنَا وَاَوْمٰى اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ قَالَتْ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب خندق کے دن (جنگ سے) لوٹے۔ اور آپ نے ہتھیار رکھ کر غسل فرمایا۔ تو جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے (در آنحالیکہ آپ کے سر پر گرد و غبار جما ہوا تھا۔ جبرائیل نے کہا آپ نے تو ہتھیار رکھدیئے۔ مگر میں نے ہتھیار نہیں رکھے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تو پھر کدھر جانا چاہئے"۔ جبرائیل نے کہا اس طرف اور بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ (اسی وقت) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس طرف چل دیئے۔

قاتل و مقتول کا جنتی ہونا ممکن

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ ان دو شخصوں کے حال پر تعجب کرتا ہے۔ جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے اور پھر دونوں جنت میں چلے جاتے ہیں۔ ایک تو (اسطرح کہ راہ خدا میں لڑکر مقتول ہو جاتا ہے۔ اور پھر اللہ قاتل کو بھی توبہ نصیب کرتا ہے اور وہ بھی (راہ خدا) میں شہید ہو جاتا ہے۔"

دو صحابیوں کی مخالفت

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں رسول خدا صلے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحُوهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَسْهِمْ لِي فَقَالَ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ لَا تُسْهِمْ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ ابْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَاعَجَبًا لِوَبْرٍ تَدَلَّى عَلَيْنَا مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ قَتْلَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللهُ عَلَى يَدَيَّ وَلَمْ يُهِنِّي عَلَى يَدَيْهِ۔

اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ جبکہ آپ خیبر میں تھے (یہ فتح خیبر کے بعد کا ذکر ہے) میں نے عرض کی یا رسول اللہ! (مال غنیمت) میں میرا حصہ بھی لگائیے۔ اتنے میں سعید بن عاص کے بیٹوں میں سے کسی نے کہا۔ یا رسول اللہ انکا حصہ نہ لگائیے۔ میں نے کہا (حضور) یہ ابن نوفل کا قاتل ہے۔ اسپر سعید بن عاص کے بیٹے نے کہا۔ ایسے شخص پر تعجب ہے جو قدوم ضان (پہاڑ) کی طرف سے آیا ہے۔ اور وہ مجھ پر ایک مسلمان مرد کے قتل کا عیب لگاتا ہے۔ جسے اللہ نے میرے ہاتھ سے بزرگی دی۔ اور مجھے اسکے ہاتھ سے ذلیل نہیں کیا۔

جہاد کو روزے پر ترجیح

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ لَا يَصُومُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ الْغَزْوِ فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَرَهُ مُفْطِرًا إِلَّا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو طلحہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جہاد کے سبب روزے نہ رکھتے تھے۔ مگر جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔ تو میں نے انکو عید فطر اور بقر عید کے دن کے سوا کبھی روزہ ترک کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

طاعون کی موت شہادت ہے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ طاعون ہر مسلمان کی شہادت (کا سبب) ہے۔

لایستوی القاعدون کا شان نزول

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيَّ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ

فِي سَبِيلِ اللهِ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ
مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ
أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ
وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ
وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ
عَلَى فَخِذِي فَثَقُلَتْ عَلَيَّ
حَتَّى خِفْتُ أَنْ تَرُضَّ فَخِذِي ثُمَّ
سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَ
جَلَّ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ

فی سبیل اللہ لکھوا رہے تھے تو ابن ام مکتوم آپ کے پاس
آئے اور آپ اس وقت مجھے یہی آیت
لکھوا رہے تھے۔ پس ابن ام مکتوم نے کہا
یا رسول اللہ! اگر میں قدرت رکھتا تو ضرور جہاد
کرتا اور وہ نابینا آدمی تھے۔ اس پر اللہ نے اپنے
رسول پر یہ آیت نازل فرمائی۔ جبکہ آپ کا زانو
میرے زانو پر تھا۔ پس دفعتًہ وہ مجھ پر بھاری
ہوگیا۔ اور میں ڈرا کہ کہیں میری ران ہی
پھٹ جائے گی۔ پھر جب وہ حالت
دور ہوئی۔ تو اللہ نے نازل فرمایا
"غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ"

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ
خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ
يَحْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ
عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذَٰلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَأَى
مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ قَالَ ؎
اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَهْ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ
فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ ؎
نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا
وَعَنْهُ فِي رِوَايَةٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ
نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا
عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدَا
وَهُوَ يُجِيبُهُمْ
اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ
فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب جنگ
خندق میں گئے تو مہاجر و انصار جاڑوں کی
صبح میں خندق کھودنے لگے کہ انکے پاس غلام
نہ تھے جو اس کام کو کرتے۔ جب آپ نے انکی پریشانی
اور بھوک کی حالت دیکھی تو فرمایا۔
"اے اللہ عیش تو آخرت ہی کا عیش ہے۔
پس تو مہاجرین و انصار کو بخشدے"۔
اسکے جواب میں مہاجرین و انصار نے کہا۔
"ہم وہ ہیں جنہوں نے محمدؐ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے
جہاد پر جب تک ہم زندہ رہینگے"۔
انس سے ہی مروی ہے کہ مہاجر و انصار کہتے تھے۔
"ہم وہ ہیں جنہوں نے محمدؐ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے
اسلام پر جب تک ہم زندہ رہینگے۔
اور آنحضرتؐ فرماتے تھے:۔
"اے اللہ! بھلائی تو آخرت ہی کی بھلائی ہے
پس تو مہاجرین و انصار کو برکت دے"۔

باب ۵۲ — رسول خدا خود بھی جہاد میں خندق کھودتے تھے۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ يَنْقُلُ التُّرَابَ وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ ؎

لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا
اِنَّ الْاُوْلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جنگ احزاب کے دن مٹی ڈھاتے دیکھا۔ اور مٹی نے آپ کے پیٹ کے گورے رنگ کو چھپا لیا تھا۔ اور آپ یہ فرماتے جاتے تھے۔

"اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے" آپ بھی تو ہم پر اطمینان نازل فرما۔ اور جب ہم دشمن سے مقابلہ کریں تو ہمیں ثابت قدم رکھ" "بیشک ان لوگوں نے ہم پر بغاوت کی ہے۔ جب یہ کوئی فساد کرنا چاہتے ہیں تو ہم نہیں مانتے۔"

باب ۵۳ — جہاد سے رہ جانے والوں کی نسبت نیک ظنی

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ غَزَاةٍ فَقَالَ اِنَّ اَقْوَامًا بِالْمَدِيْنَةِ خَلْفَنَا مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا اِلَّا وَهُمْ مَعَنَا فِيْهِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسی غزوے میں تھے۔ تو آپ نے فرمایا "جو لوگ مدینہ میں ہم سے پیچھے رہ گئے ہیں۔ وہ (ایسے ہیں کہ) جس درے یا میدان میں ہم جائیں وہ ضرور اس میں ہمارے ساتھ ہوں گے۔ ان کو کسی عذر نے روک لیا ہے۔"

باب ۵۴ — روزہ کی فضیلت

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ "جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن بھی روزہ رکھے۔ اللہ اسکو دوزخ سے بقدر ستر برس کی مسافت کے دور کر دیتا ہے۔"

باب ۵۵ — جہاد میں خیال رکھنے اور جہادی کے گھر کی حفاظت کرنیکا ثواب

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ

زید بن خالدؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنیوالے کا سامان درست کرے

سَبِيْلِ اللهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ
خَلَفَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ بِخَيْرٍ
فَقَدْ غَزَا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ
بَيْتًا بِالْمَدِيْنَةِ غَيْرَ بَيْتِ
اُمِّ سُلَيْمٍ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهٖ فَقِيْلَ
لَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ اَرْحَمُهَا قُتِلَ
اَخُوْهَا مَعِيْ۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
اَنَّهٗ اَتٰى يَوْمَ الْيَمَامَةِ اِلٰى
ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ وَقَدْ حَسَرَ
عَنْ فَخِذَيْهِ وَهُوَ يَتَحَنَّطُ فَقَالَ
يَا عَمِّ مَا يَحْبِسُكَ اَنْ لَا تَجِيْءَ
فَقَالَ الْاٰنَ يَا ابْنَ اَخِيْ وَ
جَعَلَ يَتَحَنَّطُ يَعْنِيْ مِنَ الْحَنُوْطِ
ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ
انْكِشَافًا مِّنَ النَّاسِ
فَقَالَ هٰكَذَا عَنْ وُّجُوْهِنَا حَتّٰى
نُضَارِبَ الْقَوْمَ مَا هٰكَذَا كُنَّا
نَفْعَلُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَمَا عَوَّدْتُّمْ
اَقْرَانَكُمْ۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَاْتِيْنِيْ

گویا اس نے خود جہاد کیا۔ اور جو شخص اللہ کی راہ
میں جہاد کرنیوالے کے پیچھے اسکے گھر کی خبرگیری اچھی طرح
سے کرتا ہے۔ گویا اس نے بھی خود جہاد کیا۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں سوا اُمِ سلیم اور اپنی
ازواج کے گھر کے اور کسی گھر میں تشریف نہ
لے جاتے تھے۔ پس آپ سے کسی نے
کہا۔ (کہ آپ) ایسا کیوں کرتے ہیں ؟
آپ نے فرمایا۔ میں اس پر ترس کھاتا ہوں اسکا
بھائی میرے ہمراہ مقتول ہوا ہے۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ وہ جنگ یمامہ کے دن ثابت بن قیس کے
پاس گئے جبکہ وہ اپنی دونوں رانیں کھولے
ہوئے بدن میں حنوط لگا رہے تھے۔ انسؓ
نے کہا۔ چچا! تمہیں (میدان جنگ میں)
جانے سے کیا چیز روک رہی ہے؟ انہوں
نے کہا بھتیجے! اب میں (چلتا ہوں) اور
وہ پھر حنوط لگانے لگے۔ بعد اسکے آکر بیٹھ گئے
اور انہوں نے لوگوں کے بھاگنے کا ذکر کیا
کہ کفار اس طرح ہمارے سامنے ہوئے تھے
یہاں تک کہ ہم ان سے لڑتے تھے۔ ہم ایسا
رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کرتے
تھے۔ تم نے اپنے نزدیکیوں کو بھی بری بری
عادت ڈالدی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب
میں فرمایا۔ میرے پاس دشمن کی خبر

آنحضرت صلعم کا ام سلیم کے گھر جانے کی مخصوص وجہ

جنگ میں بہادری سے جانا چاہئے۔

حضرت زبیرؓ کی فضیلت

بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ۔

کون لائے گا؟" زبیر رضی اللہ عنہ بولے میں لاؤنگا۔ آپ نے پھر (دوبارہ) فرمایا "میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟" زبیر رض بولے میں۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ہر نبی کے حواری ہوا کرتے ہیں۔ اور میرے حواری زبیر ہیں"۔

بخ ۵۹
جنگی گھوڑوں کی پیشانیوں میں ثواب اور غنیمت ہے

عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ۔

عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر وابستہ ہے"۔ یعنے ثواب اور غنیمت"۔

بخ ۶۰
گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "گھوڑوں کی پیشانی میں برکت رکھی ہوئی ہے"۔

بخ ۶۱
جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھنا ثواب عظیم ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِيمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کرنیکے لئے) گھوڑا رکھے محض اللہ پر ایمان لانے کی وجہ سے اور اُسکے وعدوں کو سچا سمجھ کر۔ تو بے شک اس (گھوڑے) کا کھانا اور پینا اور اُسکی لید اور اسکا پیشاب (غرض اُس کی ہر چیز ثواب بنکر) قیامت کے دن اس کے ترازوئے اعمال میں تلے گی"۔

بخ ۶۲
رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا گھوڑا

عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطِنَا فَرَسٌ يُقَالُ

سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے باغ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا رہتا تھا۔ اُس کا نام

لہ النخیف او النحیف ۔

نحیف یا نجیف تھا

ح۶۳ گدھا ردیف کا ثواب ۔

عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ رِدْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِمَارٍ یُقَالُ لَہٗ عُفَیْرٌ فَقَالَ یَا مُعَاذُ وَھَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ وَسَرَدَ الْحَدِیْثَ وَقَدْ تَقَدَّمَ ۔

معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں ایک گدھے پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ردیف تھا۔ اس گدھے کا نام عفیر تھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اے معاذ تم جانتے ہو کہ اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے؟ پھر معاذ نے یہ تمام حدیث بیان کی۔ جو پہلے گذر چکی ہے۔

ح۶۴ اچھے گھوڑے کی خوبی کا اظہار

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِیْنَۃِ فَاسْتَعَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا یُقَالُ لَہٗ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَا رَاَیْنَا مِنْ فَزَعٍ وَاِنْ وَجَدْنَاہُ لَبَحْرًا ۔

انسؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ مدینہ میں کچھ خوف تھا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارا ایک گھوڑا عاریۃً لیا جس کا نام مندوب تھا (تو واپس آکر) آپ نے فرمایا "ہم نے کوئی خوف کی بات نہیں دیکھی۔ اور بیشک ہم نے اس گھوڑے کو (دریا کی طرح) تیز رو پایا ہے"۔

ح۶۵ تین چیزوں میں نحوست ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الشُّؤْمُ فِیْ ثَلَاثَۃٍ فِی الْفَرَسِ وَالْمَرْاَۃِ وَالدَّارِ ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "نحوست صرف تین چیزوں میں ہے۔ گھوڑے میں۔ عورت میں اور گھر میں"۔

ح۶۶ مال غنیمت میں سوار اور گھوڑے کا حصہ

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَہْمَیْنِ وَلِصَاحِبِہٖ سَہْمًا ۔

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کے دو حصے اور اسکے سوار کا ایک حصہ (مالِ غنیمت میں مقرر کیا تھا۔

ح۶۷ جنگ حنین میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا استقلال اور جرأت

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ قَالَ لَہٗ رَجُلٌ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے کہا کہ کیا تم لوگ جنگ حنین میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے

يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ اِنَّ هَوَازِنَ كَانُوْا قَوْمًا رُمَاةً وَاِنَّا لَمَّا لَقِيْنَاهُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَانْهَزَمُوْا فَاَقْبَلَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَى الْغَنَائِمِ وَاسْتَقْبَلُوْنَا بِالسِّهَامِ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفِرَّ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ وَاِنَّهُ لَعَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاِنَّ اَبَا سُفْيَانَ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ؎

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

اُنھوں نے کہا (ہاں)، لیکن رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے۔ (بات یہ ہوئی کہ) قبیلۂ ہوازن کے لوگ بڑے تیر انداز تھے۔ ہم نے جب انکا مقابلہ کیا اور انپر حملہ کر دیا۔ تو وہ تو بھاگ نکلے مگر مسلمان غنیمتوں پر جھک پڑے۔ اور کافروں نے تیروں سے ہمارا مقابلہ کیا (اور ہم کو پیچھے ہٹا دیا)، مگر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے۔ بے شک میں نے آپ کو دیکھا۔ کہ آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے۔ اور ابو سفیانؓ اسکی لگام پکڑے ہوئے تھے۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے جاتے تھے۔ ؎

"میں سچا نبی ہوں۔ اس میں کچھ جھوٹ نہیں میں عبد المطلب جیسے سردار کا بیٹا ہوں"۔

حدیث ۳۰ — ہر کمال را زوال

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ يُقَالُ لَهَا الْعَضْبَاءُ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى عَرَفَهُ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهُ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی کا نام عضبا تھا۔ کوئی اونٹنی اس کے آگے نہ بڑھتی تھی۔ مگر ایک اعرابی ایک نوجوان اونٹ پر سوار ہو کر آیا۔ اور وہ اس سے آگے نکل گیا۔ مسلمانوں کو یہ بات شاق گذری۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا "اللہ پر یہ حق ہے کہ دنیا کی جو چیز بلند ہو اُسے پست کر دے"۔

حدیث ۶۹ — شاملین اُحد کی فضیلت

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَسَمَ مُرُوْطًا عَلٰى نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ الْمَدِيْنَةِ فَبَقِيَ مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے مدینہ کی عورتوں کو کچھ چادریں تقسیم کی تھیں۔ ایک عمدہ چادر بچ گئی تو انکے پاس بیٹھنے والوں میں سے کسی نے کہا۔

مَنْ عِنْدَهٗ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَعْطِ هٰذَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ عِنْدَكَ یُرِیْدُوْنَ اُمَّ كُلْثُوْمَ بِنْتَ عَلِیٍّ فَقَالَ عُمَرُ اُمُّ سَلِیْطٍ اَحَقُّ بِهٖ وَاُمُّ سَلِیْطٍ مِنْ نِسَاءِ الْاَنْصَارِ مِمَّنْ بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ فَاِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ یَوْمَ اُحُدٍ۔

اے امیر المومنین! یہ چادر آپ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (یعنی نواسی) کو جو آپ کے نکاح میں ہیں دے دیجئے۔ وہ لوگ اُمِ کلثوم بنت علیؓ کو مراد لیتے تھے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ام سلیط اسکی زیادہ حقدار ہے۔ اور اُمِ سلیط انصاری خواتین میں سے تھیں۔ جنہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ حضرت عمرؓ نے کہا وہ اُحد کے دن ہمارے لئے مشکیں بھر بھر پانی لاتی تھیں۔

وسیع — عورتیں بھی جہاد میں کام کرتی تھیں

عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِی الْقَوْمَ وَنَخْدِمُهُمْ وَنَرُدُّ الْجَرْحٰی وَالْقَتْلٰی اِلَی الْمَدِیْنَةِ۔

رُبیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم (جہاد میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (جاتی تھیں اور) پانی پلاتیں، اور ان کی خدمت کرتیں اور زخمیوں اور مقتول لوگوں کو مدینہ میں واپس لاتی تھیں۔

وسیع — آنحضرت صلعم کی نگہداشت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ قَالَ لَیْتَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِیْ صَالِحًا یَحْرُسُنِی اللَّیْلَةَ اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ اَنَا سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ جِئْتُ لِاَحْرُسَكَ وَنَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم (کسی سفر میں ایک رات کو) سوئے نہ تھے۔ لہٰذا جب آپؐ مدینہ پہنچے۔ تو فرمایا "کاش میرے اصحاب میں کوئی نیک مرد آج کی شب میری پاسبانی کرتا"۔ (یہ کہتے ہی) ہم نے ہتھیار کی آواز سنی۔ تو آپ نے فرمایا "یہ کون ہے؟" اس نے جواب دیا سعد بن ابی وقاص۔ میں اسلئے آیا ہوں کہ آپ کی پاسبانی کروں۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سو رہے۔

وسیع — بندہ زر اور بندہ شکم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَّمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَشْعَثَ رَأْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ۔

نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتؐ نے فرمایا۔ "بندۂ دینار اور بندۂ درہم اور بندۂ خمیصہ ہلاک ہوجائے۔ اگر اُسے دیا جائے تو خوش ہوجاتا ہے اور نہ دیا جائے تو ناخوش ہوجاتا (ایسا شخص) ہلاک ہوجائے اور سرنگوں ہوجائے بلکہ اگر اسکے کانٹا چبھ جائے تو کوئی نہ نکالے۔ مگر خوشخبری ہو اس بندے کو جو خدا کی راہ میں (جہاد کرنیکے لئے) اپنے گھوڑے کی باگ (ہر وقت) اپنے ہاتھ میں لئے رہے۔ اس کے بال پریشان ہوں اور اسکے دونوں قدم غبار آلود ہوں۔ اگر وہ پاسبانی میں ہو تو پاسبانی میں رہے۔ اور لشکر کے پیچھے حفاظت کیلئے (مقرر) ہو تو لشکر کے پیچھے رہے۔ (اور دُنیا میں اُسکی ذرا بھی عزت نہ ہو حتی کہ) اگر وہ (کسی کے پاس جانے کی) اجازت مانگے تو اُسے اجازت نہ ملے۔ اور اگر وہ کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش نہ مانی جائے۔"

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى خَيْبَرَ أَخْدِمُهٗ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَبَدَا لَهٗ أُحُدٌ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کی خدمت کرنیکے لئے خیبر گیا تھا۔ جب آپ وہاں سے واپس آئے اور آپکو اُحد پہاڑ دکھائی دیا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ "یہ پہاڑ ہے جو ہمیں دوست رکھتا ہے۔ اور ہم اس کو دوست رکھتے ہیں"۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہم (ایک سفر میں) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے

---

۱ ہلاک ہو
۲ گلیم سیاہ
۳ سرنگوں ہو
کا نٹا نکالا
۴ خوشخبری ہو

باب ۴۳ اُحد پہاڑ کی محبت۔

باب ۴۴ جہادیوں کی خدمت روزہ کی مشقت سے ثواب میں افضل ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُنَا ظِلًّا الَّذِيْ يَسْتَظِلُّ بِكِسَائِهٖ فَاَمَّا الَّذِيْنَ صَامُوْا فَلَمْ يَعْمَلُوْا شَيْئًا وَاَمَّا الَّذِيْنَ اَفْطَرُوْا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوْا وَعَالَجُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ۔

تو ہم سے زیادہ سایہ اس شخص کے پاس تھا۔ جسپر اسکی چادر سے سایہ کیا جاتا تھا۔ اسوقت جن لوگوں نے روزہ رکھا تھا۔ انھوں نے تو کچھ کام نہ کیا۔ مگر جن لوگوں نے روزہ نہ رکھا تھا انھوں نے اونٹوں کو اٹھایا۔ اور خدمت کی۔ اور کام کیا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہ آج تو روزہ نہ رکھنے والے (زیادہ) ثواب لے گئے"۔

کام کیا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا۔

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خدا کی راہ میں ایک دن کی پاسبانی کرنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور جنت میں تمہارا مقام اگر تھوڑا ایک کوڑی کے ہو۔ تمام دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ اور صبح و شام کے وقت جو بندہ خدا کی راہ میں چلتا ہے وہ تمام دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے"۔

بیج
جگہ میں پاسبانی اور سفر کی فضیلت

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تمکو تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے مدد دی جاتی ہے۔ اور رزق دیا جاتا ہے"۔

بیج
کمزور لوگوں سے نیکی کرنا فراخی رزق کا باعث ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُوْ فِئَامٌ

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ لوگ جہاد کرینگے تو یہ کہا جائیگا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی

بیج
صحابہ تابعین اور تبع تابعین کے طفیل سے دعا کی اجابت

گروہ مردم

مِنَ التَّابِعِينَ فَيُقَالُ
هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ
فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَأْتِي
زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ
مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ
ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ
فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ صَاحِبَ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ
نَعَمْ فَيُفْتَحُ۔

عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
بَدْرٍ حِينَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ
وَصَفُّوا لَنَا إِذَا أَكْثَبُوكُمْ
فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ ۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ
مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا
لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ
وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ
لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَاصَّةً وَكَانَ يُنْفِقُ
عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْعَلُ

ہو؟ جواب دیا جائیگا۔ ہاں (پھر اسکے ذریعہ
سے دعا مانگی جائیگی) اور اسکی فتح ہو جائیگی۔
پھر ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ لوگ کہیں گے
کیا تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جس نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی صحبت اٹھائی
ہو؟ جواب دیا جائیگا ہاں ۔(اسکے ذریعے سے
دعا مانگی جائیگی اور فتح ہو جائیگی۔ پھر ایک
زمانہ ایسا آئیگا کہ کہا جائیگا۔ کیا تم میں کوئی
شخص ایسا ہے جس نے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کے اصحاب کی صحبت اٹھانیوالے
کی صحبت اٹھائی ہو۔ جواب دیا جائیگا۔ ہاں۔
پس (اسکے ذریعہ سے دعا مانگی جائیگی) و
فتح ہو جائیگی"۔

بدر
جنگ کا ڈھنگ

ابی اُسیدؓ سے روایت ہے کہ بدر کے
دن جب ہم نے قریش کے (مقابلہ کے) لئے
صفیں قائم کیں۔ اور انہوں نے ہمارے
(مقابلہ کے) لئے۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا"۔ جب وہ لوگ تمہارے قریب
آجائیں تو تم تیر اندازی کرنا"۔

خیبر کی آمدنی کے
مصارف

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ
بنی نضیر کے اموال اس قسم میں تھے جو اللہ نے
اپنے رسولؐ کو بغیر جنگ کے دلائے تھے مسلمانوں نے
اس پر گھوڑے اور سوار نہ دوڑائے تھے
یعنی جنگ کی نوبت نہ آئی تھی۔ پس وہ
مال خاص کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا
تھا۔ آپ ان میں سے ایک سال کا خرچ
اپنے گھروالوں کو دیتے تھے۔ جو باقی رہتا تھا

مَا يَبْقَى فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

اسکو ہتھیاروں اور گھوڑوں میں خدا کی راہ میں جہاد کرنیکے لئے خرچ کرتے تھے

سعد بن ابی وقاص کی تیر اندازی پر تحسین

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي.

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے سوا اور کسی شخص کے لئے اپنے ماں باپ فدا ہو کو کہتے ہوں جن کی نسبت میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ تیر مارو! تم پر میرے ماں باپ فدا ہو جائیں۔

جنگ میں تلواریں کام آتی ہیں نہ کہ سونے چاندی کی میان

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ فَتَحَ الْفُتُوحَ قَوْمٌ مَا كَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوفِهِمُ الذَّهَبَ وَلَا الْفِضَّةَ إِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَتُهُمُ الْعَلَابِيَّ وَالْآنُكَ وَالْحَدِيدَ.

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک یہ تمام فتوحات ان لوگوں نے کیئے ہیں۔ جن کی تلواروں میں نہ سونے کا کام تھا۔ نہ چاندی کا (بلکہ) اُن کی تلواروں پر چمڑے۔ رانگ اور لوہے کا کام ہوتا تھا۔

فتح مندی اسلام کے لئے دعا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبہ کے اندر تھے تو آپ نے فرمایا "اے اللہ! میں تجھے تیرے عہد اور تیرے وعدہ کا واسطہ دیتا ہوں (کہ مسلمانوں کو فتح دیجیے) اے اللہ! اگر تو چاہے تو آج کے بعد کبھی تیری عبادت نہ کیجائیگی۔ پس حضرت ابو بکرؓ نے آپکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یا رسول اللہ بس (یہی قدر دعا) آپ کو کافی ہے۔ بیشک آپ نے اپنے پروردگار سے بہت الحاح کی اور آنحضرتؐ (اس وقت زرہ پہنے ہوئے تھے پس آپ یہ کہتے ہوئے باہر نکلے کہ:۔ "عنقریب ہی یہ جماعت بھگادی جائیگی۔ اور یہ لوگ پیٹھ پھیر لینگے۔ بلکہ قیامت کا دن ان کا وعدہ ہے اور قیامت بہت سخت اور تلخ چیز ہے"۔

وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَذٰلِکَ یَوْمَ بَدْرٍ۔

اور ایک روایت میں آیا ہے کہ یہ جنگِ بدر کا واقعہ ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَخَّصَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فِیْ قَمِیْصٍ مِّنْ حَرِیْرٍ مِّنْ حِکَّۃٍ کَانَتْ بِھِمَا۔

باب خاص حالت میں ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیرؓ کو بوجہ خارش کے جو اُن کے جسم پر تھا۔ ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دے دی۔

وَعَنْہُ فِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّھُمَا شَکَوَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْنِی الْقَمْلَ فَاَرْخَصَ لَھُمَا فِی الْحَرِیْرِ۔

باب حدیث بالا کی توضیح

انسؓ سے ایک روایت میں ہے کہ ان دونوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے جوؤں کی شکایت کی تو آپ نے انہیں ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دے دی۔

عَنْ اُمِّ حَرَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَوَّلُ جَیْشٍ مِّنْ اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا فِیْھِمْ قَالَ اَنْتِ فِیْھِمْ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ جَیْشٍ مِّنْ اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ مَدِیْنَۃَ قَیْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّھُمْ فَقُلْتُ اَنَا فِیْھِمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا۔

باب پہلے بحری لڑائی کرنے والے جنتی ہیں

اُمِّ حرام سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ "میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ دریا میں جنگ کرینگے انکے لئے جنت واجب ہے"۔ اُمِّ حرام کہتی ہیں۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ میں اُن ہی میں ہوں ؟ آپ نے فرمایا "تم انہی میں ہو"۔ اُمِّ حرام کہتی تھیں کہ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ قیصر (شاہ روم) کے پایۂ تخت میں جنگ کرینگے وہ مغفور ہیں۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں اُن لوگوں میں ہوں ؟ آپ نے فرمایا "نہیں"۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُوْنَ الْیَھُوْدَ حَتّٰی یَخْتَبِیَ اَحَدُھُمْ

باب یہود سے مسلمانوں کے جنگ کی پیشگوئی۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہ تم یہودیوں سے جنگ کروگے۔ یہاں تک کہ وہ پتھر جس کے پیچھے یہودی

وَرَاءَهُ الْحَجَرُ يَقُولُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ وَفِي رِوَايَةٍ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا الْيَهُودَ وَذَكَرَهَا فِي الْحَدِيثِ۔

چھپا ہوا ہوگا کہے گا۔ اے مسلم! یہ میرے پیچھے یہودی ہے۔ اسے قتل کر ڈال۔" اور ایک روایت میں ہے "قیامت نہ ہوگی حتیٰ کہ تم یہودیوں سے جنگ کروگے۔"

آئندہ ترکوں سے لڑائی کی پیشگوئی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ ذُلْفَ الْأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت قائم نہ ہوگی۔ حتیٰ کہ تم ترکوں سے جنگ کروگے جن کی آنکھیں چھوٹی چہرے سرخ اور ناکیں چپٹی ہوں گی۔ اور انکے چہرے ترچھی ڈھالوں کی شکل جیسے ہونگے۔ اور قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کروگے۔ جن کی جوتیاں بال کی ہوں گی۔"

مشرکین کی شکست کے لئے بد دعا کا جواز

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے دن مشرکوں کے لئے یہ بد دعا کی تھی "اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے حساب کے جلد لینے والے۔ اے اللہ! ان جماعتوں کو بھگا دے۔ اے اللہ! ان کو بھگا دے اور ان کو ہلاک کردے۔"

تمسخر اسلام کا جواب

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ الْيَهُودُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَلَعَنْتُهُمْ فَقَالَ مَا لَكِ قُلْتُ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِي

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہودی ایک روز نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا "السام علیک" (تم پر موت آئے) تو میں نے انپر لعنت کی۔ آپ نے فرمایا "تمہیں کیا ہوگیا؟" میں نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا جو ان لوگوں نے کہا ہے؟ آپ نے فرمایا "تم نے نہیں سنا

مَا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرِو الدَّوْسِیُّ وَاَصْحَابُهُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَقِيْلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰی يَدَيْهِ فَقَامُوْا يَرْجُوْنَ لِذٰلِكَ اَيُّهُمْ يُعْطٰی فَغَدَوْا كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ اَنْ يُعْطٰی فَقَالَ اَيْنَ عَلِیٌّ فَقِيْلَ يَشْتَكِیْ عَيْنَيْهِ فَاَمَرَ فَدُعِیَ لَهُ فَبَصَقَ فِیْ عَيْنَيْهِ فَبَرَاَ مَكَانَهُ حَتّٰی كَاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ شَیْءٌ فَقَالَ نُقَاتِلُهُمْ حَتّٰی يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ عَلٰی رِسْلِكَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ

کریں نے کہدیا۔ علیکم "(یعنی تم پر ہی ہو)"۔

مرتدوں کے لئے دعائے ہدایت

حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ طفیل بن عمرو دوسی اور ان کے ساتھی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کی۔ یا رسول اللہ! قبیلۂ دوس نے نافرمانی کر کے (آپ کی پیروی سے) انکار کر دیا ہے۔ لہذا آپ اللہ سے ان کے لئے بد دعا کیجئے۔ تو بعضوں نے کہا۔ قبیلۂ دوس ہلاک ہوا مگر آپ نے فرمایا۔ "اے اللہ! اس کو ہدایت کر اور ان کو (دائرۂ اسلام میں) لے آ۔

حضرت علیؓ کا فاتح خیبر ہونا

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے، کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خیبر کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا" اب میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جسکے ہاتھ پر فتح ہوگی"۔ پس اس پر صحابہ (اس) امید میں کھڑے ہوگئے کہ ان میں سے کس کو جھنڈا ملتا ہے چنانچہ دوسرے دن ہر شخص یہی امید کرتا رہا کہ جھنڈا مجھے عطا ہوگا۔ مگر آپ نے فرمایا" علیؓ کہاں ہیں"؟ کسی نے کہا انکی آنکھوں میں درد ہے۔ آپ نے حکم دیا۔ تو وہ آپ کے سامنے بلائے گئے۔ آپؐ نے انکی دونوں آنکھوں میں لعاب (دہن) لگا دیا۔ جس سے وہ فوراً اچھے ہوگئے گویا ان کو کچھ شکایت ہی نہ تھی۔ پھر حضرت علیؓ نے کہا۔ ہم ان کافروں سے جنگ کرینگے حتی کہ وہ ہماری مثل ہوجائیں آپؐ نے فرمایا" آہستگی کرو۔ جب تم ان کے میدان میں جانا۔ تو انکو اسلام کی طرف بلانا۔

بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ۔

اور جو ان پر فرض ہے اس سے ان کو آگاہ کرنا سو قسم ہے خدا کی تمہاری وجہ سے ایک شخص بھی ہدایت پا جائے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

آنحضرت صلعم پنجشنبہ کو سفر کرتے تھے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَقَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ۔

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایسا کم ہوتا تھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو سوا پنجشنبہ کے دن کے کوئی اور دن نہ ہوتا۔

۹۳
کسی کو آگ میں جلانا جائز نہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ لَنَا إِنْ لَقِيتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُمَا فَحَرِّقُوهُمَا بِالنَّارِ قَالَ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ نُوَدِّعُهُ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحَرِّقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا بِالنَّارِ وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللهُ فَإِنْ أَخَذْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ہمیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی لشکر کے ساتھ بھیجا۔ تو ہم سے فرمایا "اگر تم فلاں فلاں شخص کو پاؤ (قریش کے دو آدمیوں کا آپ نے نام لیا) تو انہیں آگ میں جلا دینا" حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ پھر جب ہم سفر میں جانے لگے۔ تو ہم آپ کے پاس رخصت ہونے کو آئے پس آپ نے فرمایا "میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں اور فلاں شخص کو آگ میں جلا دینا۔ مگر آگ سے تو اللہ ہی عذاب کرتا ہے۔ لہذا تم اگر اُن کو گرفتار کرو تو انہیں قتل کر ڈالنا۔"

۹۴
امام جبتک گناہ کا حکم نہ دے اس کی فرمانبرداری کی جائے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے امام کی بات کو سننا اور ماننا ضروری فرمایا تا وقتیکہ وہ کسی گناہ کی بات کا حکم نہ دے۔ پھر اگر کسی گناہ کا حکم دے

فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

تو نہ سننا ضروری ہے اور نہ ماننا۔"

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ وَیَقُوْلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَمَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ یَّعْصِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَیُتَّقٰی بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَاِنْ قَالَ بِغَیْرِهٖ فَاِنَّ عَلَیْهِ مِنْهُ۔

امام کی اطاعت اور اسکے جائز و ناجائز حکم پر جزا وسزا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔" ہم لوگ (باعتبار زمانہ کے) آخر ہیں (مگر مرتبہ میں سب سے) سبقت لیجانیوالے ہیں۔" نیز آپؐ نے فرمایا۔"جس نے میری اطاعت کی۔ اس نے خدا کی اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔ اور جس شخص نے حاکم شریعت کی اطاعت کی تو بلاشبہ اس نے میری اطاعت کی۔ اور جو شخص حاکم شریعت کی نافرمانی کرے۔ بلاشبہ اس نے میری نافرمانی کی۔ اور امام تو مثل ڈھال کے ہوتا ہے اسکے پیچھے جنگ کی جاتی ہے۔ اور اس سے پناہ لیجاتی ہے پس اگر وہ اللہ سے ڈرنے کا حکم دے اور انصاف کرے۔ تو اسکی وجہ سے اُسے ثواب ملیگا۔ اور اگر وہ اسکے خلاف کرے تو اسکی وجہ سے اس پر گناہ ہوگا۔"

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَجَعْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَمَا اجْتَمَعَ مِنَّا اِثْنَانِ عَلَی الشَّجَرَةِ الَّتِیْ بَایَعْنَا تَحْتَهَا كَانَتْ رَحْمَةً مِّنَ اللّٰهِ فَقِیْلَ لَهٗ عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ بَایَعَهُمْ عَلَی الْمَوْتِ قَالَ لَا بَایَعَهُمْ عَلَی الصَّبْرِ۔

بیعت الرضوان کے درخت کا بھول جانا

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ (بیعت الرضوان کے بعد) سال آئندہ میں جب ہم پھر آئے۔ تو ہم سے دو آدمیوں نے بھی بالاتفاق اس درخت کو نہ پہچانا۔ جسکے نیچے ہم نے بیعت کی تھی (اُسی میں) اللہ کی کچھ مہربانی تھی۔ بعدازاں میں نے نافع سے پوچھا کہ آنحضرتؐ نے صحابہ سے کس بات پر بیعت کی تھی موت پر؟ انھوں نے کہا نہیں بلکہ آپ نے اُن سے صبر پر بیعت لی تھی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَرَّةِ اَتَاهُ اٰتٍ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ ابْنَ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْمَوْتِ فَقَالَ لَا اُبَايِعُ عَلٰى هٰذَا اَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ بن زید کہتے ہیں کہ جب واقعہ حرّہ کا زمانہ آیا، تو ایک شخص انکے پاس آیا۔ اور اس نے ان سے کہا کہ حنظلہ کے بیٹے لوگوں سے موت پر بیعت لے رہے ہیں تو عبداللہ بن زید نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے اس شرط پر بیعت نکرینگے۔

رسول اللہ کے بعد موت پر بیعت نہ کرنا ظاہر کرنا۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ اِلٰى ظِلِّ شَجَرَةٍ فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ اَلَا تُبَايِعُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَيْضًا فَبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ فَقِيْلَ لَهٗ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُبَايِعُوْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ۔

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے (بیعت الرضوان میں) بیعت کی۔ بعد کے میں ایک درخت کے سایے کی طرف ہٹ گیا۔ پھر جب لوگ کم ہوئے تو آپ نے فرمایا "اے ابن اکوع! کیا تم بیعت کروگے"؟ سلمہ بن اکوع کہتے ہیں۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ میں تو بیعت کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا "پھر سہی"۔ چنانچہ میں نے آپ سے دوبارہ بیعت کی۔ پھر ان سے کسی نے پوچھا کہ تم نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی۔ انہوں نے کہا موت پر۔

سلمہ کی بیعت ثانی موت پر

عَنْ مُجَاشِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَخِيْ فَقُلْتُ بَايِعْنَا عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِاَهْلِهَا فَقُلْتُ عَلَامَ تُبَايِعُنَا قَالَ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ۔

حضرت مجاشع کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے بھتیجے کو لے کر آیا۔ اور میں نے عرض کی۔ حضرت ہم سے ہجرت پر بیعت لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا: "ہجرت تو اہل ہجرت پر ختم ہو چکی ہے"۔ میں نے عرض کی پھر آپ کس بات پر ہم سے بیعت لیں گے؟ تو آپ نے فرمایا۔ "اسلام اور جہاد پر"۔

اسلام اور جہاد پر بیعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ اَتَانِي الْيَوْمَ رَجُلٌ فَسَأَلَنِي عَنْ اَمْرٍ مَا دَرَيْتُ مَا اَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ رَجُلًا مُؤْدِيًا نَشِيْطًا يَخْرُجُ مَعَ اُمَرَائِنَا فِي الْمَغَازِيْ فَيَعْزِمُ عَلَيْنَا فِي اَشْيَاءَ لَا نُحْصِيْهَا فَقُلْتُ لَهُ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لَكَ اِلَّا اَنَّا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَسٰى اَنْ لَّا يَعْزِمَ عَلَيْنَا فِيْ اَمْرٍ اِلَّا مَرَّةً حَتّٰى نَفْعَلَهُ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَنْ يَّزَالَ بِخَيْرٍ مَا اتَّقَى اللّٰهَ وَاِذَا شَكَّ فِيْ نَفْسِهٖ شَيْءٌ سَاَلَ رَجُلًا فَشَفَاهُ مِنْهُ وَاَوْشَكَ اَنْ لَّا تَجِدُوْهُ وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا اَذْكُرُ مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا كَالثَّغَبِ شُرِبَ صَفْوُهٗ وَبَقِيَ كَدَرُهٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (ایک روز) کہا کہ آج میرے پاس ایک شخص نے آکر مجھ سے ایک مسئلہ پوچھا مگر میں نہ سمجھا کہ اس کو کیا جواب دوں۔ اس نے کہا بتایئے۔ ایک باہتھیار شخص جو صحیح وتندرست ہے وہ ہمارے اُمرا کے ہمراہ جہاد میں جاتا ہے۔ مگر وہ چند باتوں میں ہمیں ایسے احکام دیتا ہے جنہیں ہم نہیں کر سکتے میں نے اس سے کہا۔ خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں تجھے کیا جواب دوں۔ سوا اسکے کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جاتے تھے۔ تو آپ ہمیں ہر کام میں جو حکم دیتے تھے اسکو ہم کر لیتے تھے۔ اور بیشک تم میں سے ہر شخص بہتری پر رہیگا۔ جبتک کہ اللہ سے ڈرتا ہے۔ مگر جب اسکے دل میں کسی بات کا شک پیدا ہو۔ تو وہ کسی سے پوچھ لے۔ جو اسکی تشفی کر دے۔ لیکن عنقریب تم ایسے آدمی کو نہ پاؤگے۔ قسم ہے اُسکی جسکے سوا کوئی معبود نہیں کہ جسقدر دنیا گذر چکی ہے اسکی نسبت میں یہ کہتا ہوں کہ وہ مثل ایک حوض کے ہے کہ اسکا صاف صاف (پانی) پی لیا گیا۔ اور میلا پانی اسکا باقی رہگیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا انْتَظَرَ حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِيْ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن دنوں جن میں آپ کسی جہاد پر تھے۔ انتظار کیا۔ یہانتک کہ آفتاب ڈھل گیا۔ بعد اسکے آپ لوگوں میں کھڑے ہوگئے۔ اور

صحیح ۱۱
جس میں شک ہو اُسے پوچھ لینا چاہیئے

صحیح ۱۱
جنت تلوار کے سایہ تلے ہے

النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا
لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ
فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا
اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ
ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ اِلٰى
اٰخِرِهٖ وَقَدْ تَقَدَّمَ بَاقِي الدُّعَاءِ۔

فرمایا۔ لوگو! دشمن سے مقابلہ کی آرزو مت کرو۔
اور اللہ سے عافیت طلب کرو۔ مگر جب تم
دشمن سے مقابلہ کرو تو صبر کرو۔ اور سمجھ لو کہ جنت
تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔" بعد ازاں
آپ نے فرمایا۔ "اے اللہ! کتاب کے نازل
فرمانے والے الخ (باقی دعا پہلے گزر چکی ہے)۔

نتیجہ: اپنی حفاظت میں اگر دوسرے کو کوئی نقصان پہنچے تو قصاص نہیں ہوتا

عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا فَقَاتَلَ
رَجُلًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا
يَدَ الْاٰخَرِ فَانْتَزَعَ يَدَهٗ
مِنْ فِيْهِ وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهٗ
فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَهَا
وَقَالَ اَيَدْفَعُ يَدَهٗ
اِلَيْكَ فَتَقْضَمُهَا كَمَا
يَقْضَمُ الْفَحْلُ۔

یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے
ایک شخص کو اجرت پر رکھا تھا۔ اس نے
ایک شخص سے لڑائی کی۔ چنانچہ ان دونوں
میں سے ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ لیا
تو اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچا جس
سے اس کے اگلے دانت گر گئے۔ اور وہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے اسے
دانتوں کا معاوضہ نہیں دلایا۔ اور فرمایا۔ "کیا
وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں رہنے دیتا۔
تاکہ تو اس کو چبا جاتا۔ جس طرح اونٹ
سبزہ کو چبا جاتا ہے"۔

۱۰۳ نتیجہ: صحت حکم کی شہادت

عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اَنَّهٗ قَالَ لِلزُّبَيْرِ هٰهُنَا اَمَرَكَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے زبیرؓ
سے کہا۔ کہ تمہیں یہی جگہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
جھنڈا گاڑنے کا حکم دیا تھا۔

۱۰۴ نتیجہ: آنحضرت صلعم کو تمام دنیا کے خزانوں کی چابیاں دی گئی تھیں۔ نتیجہ فائدہ ۱۰ فطرتی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ
بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ
بِالرُّعْبِ فَبَيْنَمَا اَنَا
نَائِمٌ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ
خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ "میں جوامع الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہوں
اور مجھے بذریعہ رعب کے مدد دی گئی ہے۔
پس ایک دن اس حال میں کہ میں سو رہا تھا۔
میرے پاس تمام دنیا کے خزانوں کی کنجیاں
لائی گئیں۔ اور میرے ہاتھ میں

فِی یَدَیَّ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا۔

نکہ دیگئیں۔ ابوہریرہؓ نے (اس حدیث کو بیان کرکے) کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تو (دنیا سے) تشریف لیگئے۔ اور اب تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ صَنَعْتُ سُفْرَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْ بَکْرٍ حِیْنَ اَرَادَ اَنْ یُّهَاجِرَ اِلَى الْمَدِیْنَةِ قَالَتْ فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهٖ وَلَا لِسِقَائِهٖ مَا نَرْبِطُهُمَا بِهٖ فَقُلْتُ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُ شَیْئًا اَرْبِطُ بِهٖ اِلَّا نِطَاقِیْ قَالَ فَشُقِّیْهِ بِاثْنَیْنِ فَارْبِطِیْ بِوَاحِدٍ السِّقَاءَ وَبِالْاٰخَرِ السُّفْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلِذٰلِكَ سُمِّیَتْ ذَاتَ النِّطَاقَیْنِ۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں۔ کہ میں نے ابوبکرؓ کے گھر میں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دستر خوان تیار کیا۔ جبکہ آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت کا ارادہ فرمایا۔ وہ کہتی ہیں جب مجھے آپ کے دستر خوان اور پانی کے ظرف کیلئے کوئی ایسی چیز نہ ملی جس سے میں ان دونوں چیزوں کو باندھ دیتی۔ تو میں نے ابوبکرؓ سے کہا۔ خدا کی قسم مجھے اپنے کمر بند کے سوا اور کوئی چیز نہیں ملتی۔ جس سے میں اس کو باندھ دوں ابوبکرؓ نے کہا۔ تم اپنے کمر بند کے دو حصے کر ڈالو۔ ایک سے پانی کے ظرف کو باندھ دو۔ اور دوسرے سے دستر خوان کو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ اس وجہ سے میرا نام "ذات النطاقین" رکھا گیا۔

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى اِکَافٍ عَلَیْهِ قَطِیْفَةٌ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَرَاءَهٗ۔

حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر جس کی زین پر ایک چادر پڑی ہوئی تھی سوار ہوئے۔ اور اسامہؓ کو اپنے پیچھے سوار کر لیا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ کی بلندی سے تشریف لائے جبکہ

أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُرْدِفًا أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتَّى أَنَاخَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَفَتَحَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَاقِي الْحَدِيثِ قَدْ تَقَدَّمَ۔

اپنی سواری پر اپنے ہمراہ اسامہؓ بن زید کو سوار کئے ہوئے تھے۔ اور آپ کے ہمراہ بلالؓ تھے بلکہ ساتھیوں میں عثمانؓ بن طلحہ بھی موجود تھے۔ جو کعبہ کے دربانوں سے تھے۔ یہاں تک کہ آپ نے مسجد میں اونٹ بٹھایا۔ پھر عثمان کو حکم دیا کہ کعبہ کی کنجی لے آئیں۔ چنانچہ کعبہ کو کھولا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس میں داخل ہوئے۔ باقی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

دشمن کے ملک میں قرآن لیجانا منع ہے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ "دشمن کے ملک کی طرف قرآن کے ساتھ سفر کیا جائے"۔

تکبیر و تہلیل کا آہستہ پڑھنا بہتر ہے

عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّهُ مَعَكُمْ وَإِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں۔ کہ ہم (حج میں) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو زور کے ساتھ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ کہتے تھے۔ پس جب ہماری آوازیں بلند ہوئیں۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے لوگو! اپنی جانوں پر آسانی کرو۔ کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے بلکہ وہ تمہارے ساتھ ہے۔ بے شک وہ سنتا ہے اور نزدیک ہے"۔

اربعوا ارفقوا بہ

چڑھنے اور اترنے کی تسبیح

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ جب ہم (بلندی) پر چڑھتے تھے تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے تھے۔ اور جب

نَزَلْنَا سَبَّحْنَا۔

پستی میں اُترتے تھے تو سُبحانَ اللهِ کہتے تھے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے یا سفر کرتا ہے تو جسقدر وہ نوافل (عبادتیں) بحالت اقامت و صحت کرتا تھا۔ وہ سب اسکے لئے لکھی جاتی ہیں"۔

۶ ج — بیمار او مسافر کی معمولی نوافل عبادتیں ایام سفر اور بیماری میں بھی برابر شمار ہوتی ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "تنہا چلنے کا ضرر جو مجھے معلوم ہے اگر لوگ اسے معلوم کرلیں تو کوئی سوار رات کے وقت تنہا نہ چلے"۔

۱۱۲ ج — رات کے وقت تنہا چلنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور اس نے آپ سے جہاد کی اجازت مانگی۔ آپنے پوچھا "کیا تیرے والدین زندہ ہیں"؟ اس نے عرض کی ہاں۔ اس پر آپنے فرمایا "تو ان ہی (کی خدمت) میں کوشش کر"۔

۱۱۳ ج ۸ — خدمت والدین بعض حالات میں جہاد سے بہتر ہے۔

عَنْ أَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا لَا تُبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ۔

حضرت ابوبشیر انصاری رضؓ سے روایت ہے کہ وہ کسی سفر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جب لوگ اپنی خوابگاہوں میں چلے گئے۔ تو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک قاصد بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں کوئی تانت کا گنڈا یا کسی اور قسم کا باقی نہ رہے۔ یعنی کہ کاٹ دیا جائے"۔

۱۱۴ ج ۹ — جنگی انتظامات

۱۱۵ ج — عورت کا تنہا سفر کرنا اور بغیر محرم کے ... نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً فَقَالَ اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے۔ اور نہ عورت سفر کرے۔ بجز اسکے کہ اسکے ہمراہ کوئی محرم ہو"۔ اس پر ایک شخص کھڑا ہوگیا۔ اور اس نے کہا یا رسول اللہ! میں فلاں فلاں جہاد میں لکھ لیا گیا ہوں۔ اور میری بی بی حج کے لئے جاتی ہے آپ نے فرمایا کہ تو جا۔ اور اپنی بی بی کے ساتھ حج کر۔

۱۱۶ ج — آخر حالت میں اسلام لانے کی مثال۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ۔

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "اللہ ان لوگوں کے حال پر تعجب کرتا ہے جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے جنت میں داخل ہوتے ہیں"۔

۱۱۷ ج — شبخون مارنے کا جواز۔

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ وَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ۔

حضرت صعبؓ بن جثامہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ابواء یا ودان میں میری طرف سے گزرے۔ اور آپ سے دارالحرب والے مشرکوں کی نسبت پوچھا گیا۔ کہ ان پر شبخون کیا جاتا ہے۔ تو ان کی عورتیں اور بچے بھی قتل ہو جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "وہ بھی انہی میں سے ہیں"۔ اور میں نے آپ سے یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ "چراگاہ اللہ اور رسول کے سوا کسی کے لئے جائز نہیں ہے"۔

۱۱۸ ج — عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ

مَغَازِی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَۃً فَاَنْکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ۔

وسلم کے جہاد میں کوئی عورت مقتول پائی گئی تو آپ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع کر دیا۔

بیج آگ میں جلانے کی نسبت قتل اچھا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا لَمَّا بَلَغَہٗ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حَرَّقَ قَوْمًا بِالنَّارِ فَقَالَ لَوْکُنْتُ اَنَا لَمْ اُحَرِّقْھُمْ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰہِ وَلَقَتَلْتُھُمْ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَہٗ فَاقْتُلُوْہُ۔

حضرت ابن عباسؓ کو جب یہ خبر پہنچی۔ کہ حضرت علی رضؓ نے کچھ لوگوں کو آگ میں جلا دیا ہے۔ تو انہوں نے کہا اگر میں (اُن کی جگہ) ہوتا تو ہرگز انہیں نہ جلاتا۔ اسلئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے" خدا کے عذاب کی طرح (کسی کو) عذاب نہ کرو"۔ اور بے شک میں انہیں قتل کر دیتا۔ جیسا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" کہ جو شخص اپنا دین بدل دے۔ اسکو قتل کر دو"۔

بیج ۱۲۰ موذی (سوختہ) چیونٹیوں پر بھی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَرَصَتْ نَمْلَۃٌ نَبِیًّا مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْیَۃِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ اَنْ قَرَصَتْکَ نَمْلَۃٌ اَحْرَقْتَ اُمَّۃً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ اللّٰہَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ ایک چیونٹی نے نبیوں میں سے کسی نبی کو کاٹا۔ تو ان کے حکم سے چیونٹیوں کا چھتہ جلا دیا گیا۔ جس پر اللہ نے ان پر وحی بھیجی کہ تمہیں ایک چیونٹی نے کاٹا۔ تم نے (اس کے عوض میں) ایک گروہ کو جلایا جو اللہ کی تسبیح پڑھتی تھیں۔

بیج ۱۲۱ ذی الخلصہ کو مسمار اور جلانے کی فرمانبرداری۔

عَنْ جَرِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِیْحُنِیْ مِنْ ذِی الْخَلَصَۃِ وَکَانَ

حضرت جریرؓ کہتے ہیں۔ کہ (ایک دن) رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا"۔ کہ تم مجھے ذی الخلصہ سے کیوں نہیں راحت دیتے"۔ (یعنے اُسے کیوں برباد نہیں کر دیتے) اور وہ

بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ ۔

تھا۔ خثعم میں ایک گھر تھا جسکو کعبہ یمانیہ کہتے تھے۔ حضرت جریرؓ کہتے ہیں پس میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ چلا۔ اور وہ سب کے پاس گھوڑے تھے۔ حضرت جریرؓ کہتے ہیں میں گھوڑے پر جمتا نہ تھا پس حضرت نے میرے سینے پر ہاتھ ٹھونک دیا۔ یہانتک کہ میں نے آپکی انگلیوں کا نشان اپنے سینے میں دیکھا۔ اور آپ نے فرمایا "اے اللہ! ان کو قائم رکھ اور انکو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے"۔ پس حضرت جریرؓ وہاں گئے اور اسے توڑ کر جلا دیا۔ پھر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر بھیجی۔ چنانچہ حضرت جریرؓ کے قاصد نے بیان کیا۔ کہ قسم ہے اسکی جس نے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں آپکے پاس اس وقت آیا ہوں جب کہ میں نے اسکو اس حال میں چھوڑا ہے کہ وہ مثل خارشی اونٹ کے ہے (یعنی اسکی زینت بالکل زائل ہو گئی ہے) تو آپ نے پانچ دفعہ فرمایا "قبیلہ احمس کے آدمیوں اور گھوڑوں میں برکت ہو"۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكَ كِسْرَى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرُ بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کسریٰ ہلاک ہو گیا۔ اب اسکے بعد کسریٰ نہ ہوگا۔ اور قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا اور اسکے بعد قیصر نہ ہوگا۔ اور سب قیصر اور کسریٰ کے

كُنْتُمْ عَصْلَنَا فِي سَبِيْلِ اللهِ۔ | خرچ کئے خدا کی راہ میں ایک دن) تقسیم کئے جاتے تھے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبَ خَدْعَةً۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کو فریب بتایا ہے۔

۱۲۳ باب لڑائی کا نام فریب ہے

۱۲۴ باب آنحضرت صلعم کے ایک فرمان کے خلاف پیادوں کا جہاد میں عمل اور کفار کا غلبہ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ اُحُدٍ وَكَانُوْا خَمْسِيْنَ رَجُلًا عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ اِنْ رَاَيْتُمُوْنَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوْا مَكَانَكُمْ هٰذَا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ وَاِنْ رَاَيْتُمُوْنَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَاَوْطَانَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوْا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ فَهَزَمُوْهُمْ قَالَ وَاَنَا وَاللهِ رَاَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ وَاَسْوُقُهُنَّ رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ فَقَالَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيْمَةَ اَيْ قَوْمِ الْغَنِيْمَةَ ظَهَرَ اَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُوْنَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَسِيْتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَاللهِ لَنَاْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيْبَنَّ مِنَ الْغَنِيْمَةِ فَلَمَّا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن پچاس پیادوں پر عبداللہ بن جبیر کو سردار مقرر کر کے فرما دیا تھا۔ کہ اگر تم ہمیں اس حالت میں دیکھنا کہ پرندے ہمارا گوشت کھا رہے ہیں۔ جب بھی اپنے مقام کو نہ چھوڑنا۔ یہانتک کہ میں تم سے کہلا بھیجوں۔ اور اگر تم نے ہمیں دیکھا کہ ہم نے کافروں کو بھگا دیا اور انہیں پامال کر ڈالا۔ تب بھی تم نہ ہٹنا یہاں تک کہ میں تم سے کہلا بھیجوں۔ چنانچہ آپ نے کافروں کو شکست دی۔ حضرت براء کہتے ہیں۔ اللہ کی قسم میں نے چند عورتوں کو دیکھا کہ وہ بھاگی جا رہی تھیں۔ انکی جھانجھیں اور پنڈلیاں کھلی ہوئی تھیں اپنے کپڑوں کو اٹھائے ہوئے تھیں۔ پس عبداللہ بن جبیر کے ساتھ والوں نے کہا۔ اے لوگو! غنیمت کا مال غنیمت کا مال تمہارے ساتھی غالب آگئے۔ اب تم کیا انتظار کر رہے ہو؟ عبداللہ بن جبیر نے کہا کہ کیا تم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا قول بھول گئے ہو؟ ان لوگوں نے کہا۔ قسم اللہ کی ہم ان لوگوں کے پاس جائینگے۔ اور مال غنیمت لوٹینگے۔ چنانچہ جب وہ لوگ وہاں گئے۔ اور ان کا منہ

لَقُوْهُمْ صُرِفَتْ وُجُوْهُهُمْ
فَاَقْبَلُوْا مُنْهَزِمِيْنَ فَذَاكَ
اِذْ يَدْعُوْهُمُ الرَّسُوْلُ
فِيْ اُخْرَاهُمْ فَلَمْ يَبْقَ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا
فَاَصَابُوْا مِنَّا سَبْعِيْنَ وَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ اَصَابُوْا
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ بَدْرٍ اَرْبَعِيْنَ
وَمِائَةً سَبْعِيْنَ اَسِيْرًا وَ
سَبْعِيْنَ قَتِيْلًا فَقَالَ اَبُوْ
سُفْيَانَ اَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ يُجِيْبُوْهُ ثُمَّ قَالَ اَفِي الْقَوْمِ
ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ قَالَ اَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى
اَصْحَابِهِ فَقَالَ اَمَّا هٰؤُلَاءِ
فَقَدْ قُتِلُوْا فَمَا مَلَكَ عُمَرُ
نَفْسَهُ فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللّٰهِ
يَا عَدُوَّ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ
عَدَدْتَ لَاَحْيَاءٌ كُلُّهُمْ وَ
قَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوْءُكَ قَالَ
يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ
اِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ فِي الْقَوْمِ

بدل گیا۔ توکفار بھاگتے ہوئے سامنے آگئے
(اور لڑائی پھر ہونے لگی) جب رسول خدا
(اپنی ہدایت غزوہ مذکورہ کے مطابق) انہیں
پچھلی طرف بلا رہے تھے۔ تو نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ بارہ آدمیوں کے سوا
اور کوئی نہ رہا۔ کافروں نے ہم میں سے ستر
آدمیوں کو (قابو) پایا۔ اور نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے بدر کے دن ایک سو چالیس کافروں کو
(قابو) پایا تھا۔ ستر قیدی اور ستر مقتول
پھر ابوسفیان نے کہا کیا ان لوگوں میں محمدؐ
ہیں؟ تین مرتبہ یہی کہا۔ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے صحابہ کو جواب دینے سے منع
فرما دیا تھا۔ اسکے بعد پھر ابوسفیان نے
کہا کیا ان لوگوں میں ابوقحافہ کے بیٹے
ہیں؟ یہ بھی تین بار کہا۔ اسکے بعد کہا گیا
ان لوگوں میں خطاب کے بیٹے ہیں؟ اور یہ بھی
تین بار کہا۔ اسکے بعد اپنے ساتھیوں کی
طرف مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ یہ لوگ تو قتل
ہوگئے۔ پس حضرت عمر اپنے آپ کو نہ روک
سکے۔ اور بول اٹھے کہ خدا کی قسم اے دشمن خدا!
جن لوگوں کا تم نے نام لیا وہ سب زندہ ہیں
اور وہ بات جس سے تو رنجیدہ ہے باقی
ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ آج بدر کے دن
کا معاوضہ نکل گیا۔ اور لڑائی تو ڈول
(کے مثل) ہے اور تم ان میں کچھ مثلہ پاؤگے
مگر نہ میں نے اس بات (مثلہ) کا حکم دیا
اور نہ مجھے یہ بات ناگوار ہے اسکے بعد ابوسفیان

مُشْلَةٌ لَمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي ثُمَّ اَخَذَ يَرْتَجِزُ اُعْلُ هُبَلُ اُعْلُ هُبَلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُجِيْبُوْا لَهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ قَالَ اِنَّ لَنَا الْعُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُجِيْبُوْا لَهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ۔

رجز پڑھنے لگا کہ (اے) ہُبل بلند ہو جا (اے) ہُبل بلند ہو جا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اب تم اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟ صحابہ نے عرض کی۔ یارسول اللہ! ہم کیا جواب دیں؟ آپ نے فرمایا۔ تم کہو اللہ ہی بزرگ و بلند ہے۔ پھر ابو سفیان نے کہا۔ ہمارے لئے عزّٰے ہے اور تمہارے لئے کوئی عزّٰے نہیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تم اس کو جواب نہیں دیتے؟ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! ہم کیا جواب دیں؟ آپ نے فرمایا۔ کہو خدا ہمارا آقا ہے اور تمہارا کوئی آقا نہیں"۔

عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْغَابَةِ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الْغَابَةِ لَقِيَنِيْ غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قُلْتُ وَيْحَكَ مَا بِكَ قَالَ اُخِذَتْ لِقَاحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ اَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ وَفَزَارَةُ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ اَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يَا صَبَاحَاهُ يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ انْدَفَعْتُ حَتّٰى اَلْقَاهُمْ وَقَدْ اَخَذُوْهَا فَجَعَلْتُ اَرْمِيْهِمْ وَاَقُوْلُ۔ ؎

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں مدینہ سے غابہ کی طرف جارہا تھا جب غابہ کی پہاڑی میں پہنچا۔ تو مجھے عبدالرحمٰن بن عوف کا ایک غلام ملا۔ میں نے کہا تجھے خرابی ہو۔ تو یہاں کہاں؟۔ اس نے کہا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی پکڑی گئی۔ (میں اسکی تلاش میں ہوں) میں نے پوچھا اسکو کس نے پکڑا ہے؟ غلام نے کہا غطفان اور فزارہ نے۔ پس میں تین مرتبہ اس زور سے چلایا۔ کہ مدینہ بھر کو سُنا دیا۔ یا صباحاہ یا صباحاہ (یعنی میں صبح کے وقت لٹ گیا) بعد ازاں میں دوڑا اور اُن سے جا ملا۔ جو لوگ اُسے پکڑ چکے تھے۔ پھر میں نے اُنہیں تیر مارنے شروع کئے اور میں یہ کہتا جاتا تھا۔ ؎

۱۲۵ ح
آنحضرت صلعم کی اونٹنی گم شدہ کو بہ شجاعت تیراندازی کفار سے چھڑالینے پر آنحضرت کا خلق

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ
وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ
فَاسْتَنْقَذْتُهَا مِنْهُمْ قَبْلَ
أَنْ يَشْرَبُوا فَأَقْبَلْتُ بِهَا
أَسُوقُهَا فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْقَوْمَ عِطَاشٌ
وَإِنِّي أَعْجَلْتُهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا
سِقْيَهُمْ فَابْعَثْ فِي إِثْرِهِمْ
فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ
فَأَسْجِحْ إِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ
فِي قَوْمِهِمْ۔

انا ابن الاکوع ۔ والیوم یوم الرضع (میں اکوع کا فرزند ہوں۔ اور آج کا دن لئیموں کی ہلاکت کا ہے) چنانچہ میں نے اونٹنی اُن سے چھڑالی قبل اسکے کہ وہ اسکا دودھ پئیں۔ اور اُسکو ہانک لے چلا (رستے میں) نبی صلے اللہ علیہ وسلم مجھے ملے۔ تو میں نے عرض کی یارسول اللہ! وہ لوگ پیاسے تھے۔ اور میں نے قبل اسکے کہ وہ دودھ پئیں۔ اونٹنی لے لی۔ پس آپ اُن کے تعاقب میں کسی کو بھیج دیجئے۔ آپ نے فرمایا" اے ابن اکوع! جب تم قابو پاؤ۔ تو بخشش کرو اُن لوگوں کی ان کی قوم میں مہمانی ہوگی"۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُكُّوا
الْعَانِيَ يَعْنِي الْأَسِيرَ وَأَطْعِمُوا
الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ " قیدی کو رہائی دو اور بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیمار کی عیادت کرو"۔

قیدی کو رہا کرنے بھوکے کو کھانا کھلانے اور بیمار کی عیادت کرنیکی نصیحت۔

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ
شَيْءٌ مِنَ الْوَحْيِ إِلَّا مَا فِي
كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا وَالَّذِي
فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ
النَّسَمَةَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا فَهْمًا
يُعْطِيهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ
وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ
قَالَ الْعَقْلُ

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا۔ کتاب اللہ کے سوا کیا کچھ اور وحی بھی آپ کے پاس ہے؟ انہوں نے کہا نہیں قسم ہے اس (خدا) کی جس نے دانہ کو پھاڑا اور روح کو پیدا کیا۔ کہ میں اسبات سے واقف (بھی) نہیں ہاں! ایک سمجھ مجھے ملی ہے۔ جو اللہ کسی شخص کو قرآن (کے سمجھنے) میں دے دیتا ہے۔ اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے۔ میں نے پوچھا۔ کہ اس صحیفہ میں کیا ہے؟ انہوں نے کہا

دیت اور رہائی وغیرہ کی نسبت قرآنی احکام۔

دیت دینا

وَفِكَاكُ الْأَسِيْرِ وَاَنْ لَّا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

(دیت دینا، اور قیدی کے رہا کرنے کا بیان ہے) یہ کہ (یعنی کوئی مسلمان کافر کے عوض میں قتل نہ کیا جائے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهٗ فَقَالَ لَا تَدَعُوْنَ مِنْهُ دِرْهَمًا۔

۱۲۸ ح۳ فدیہ میں قرابت کا لحاظ نہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی کہ یا رسول اللہ! آپ حکم دیں۔ تو اپنے بھانجے عباسؓ کے لئے ان کا فدیہ چھوڑ دیں؟ آپ نے فرمایا۔ "ایک درہم بھی ان سے نہ چھوڑو"۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْلُبُوْهُ فَاقْتُلُوْهُ فَقَتَلَهٗ فَنَفَّلَهٗ سَلَبَهٗ۔

۱۲۹ ح۹۸ جاسوس کے قتل کا جواز۔

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکوں کا ایک جاسوس آیا۔ جبکہ آپ سفر میں تھے۔ پہلے تو وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگا۔ مگر جب اُٹھکر چلنے لگا۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اسے پکڑ لو۔ اور (ابھی) قتل کر دو"۔ پھر آپ نے اسکا سامان قاتل کو دلایا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى خَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصْبَاءَ فَقَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهٗ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِكِتَابٍ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّنْ

۱۳۰ ح۹۵ رسول خدا کی آخری وصیتیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے (ایک مرتبہ) کہا پنجشنبہ کا دن اور کیا ہے پنجشنبہ کا دن۔ بعد اسکے وہ اتنا روئے کہ آنکے آنسوؤں نے سنگریزوں کو تر کر دیا۔ پھر کہنے لگے کہ پنجشنبہ کے دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا مرض بڑھ گیا تھا۔ تو آپؐ نے فرمایا "میرے پاس لکھنے کی کوئی چیز لاؤ تا کہ میں تمھیں ایک تحریر لکھوا دوں۔ کہ میرے

تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا
وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ
فَقَالُوا هَجَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ
مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ
وَأَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ
بِثَلَاثٍ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ
مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَ
أَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا
كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَنَسِيتُ
الثَّالِثَةَ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُمَا قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ
فَأَثْنَى عَلَى اللهِ مَا هُوَ أَهْلُهُ
ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي
أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ
أَنْذَرَ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ
نُوحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنْ سَأَقُولُ
لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ
لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ
أَنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ۔

ح ۱۳۱ — دجال کانا ہوگا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اكْتُبُوا لِي مَنْ تَلَفَّظَ بِالْإِسْلَامِ

ح ۱۳۲ — کثرت پر ناز نہیں ہوسکتا۔

بعد تم گمراہ نہ ہو۔ مگر لوگوں نے اختلاف کیا۔
تو آپ نے فرمایا۔ کہ نبی کے پاس اختلاف
نہ چاہئے۔ پھر لوگوں نے کہا۔ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم جدائی کی باتیں کرتے
ہیں (جو ایسی بات کہہ رہے ہیں) آپ نے
فرمایا۔ مجھے چھوڑ دو۔ کیونکہ میں جس حالت
میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف
تم مجھے بلاتے ہو۔ اور آپ نے اپنی وفات
کے وقت تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ یہ
کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دینا۔
اور قاصدوں کو اسی طرح انعام دینا جس طرح میں
انہیں انعام دیتا تھا۔ اور تیسری بات میں بھول گیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ
(ایک روز) نبی صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کے
مجمع میں کھڑے ہوگئے اور اللہ کی تعریف کی۔
جیسی کہ اسکو سزاوار ہے۔ بعد اسکے دجال
کے ذکر میں فرمایا۔ میں تمہیں دجال
سے ڈراتا ہوں۔ اور ہر نبی نے اپنی قوم
کو دجال سے ڈرایا ہے۔ حضرت نوح نے
بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے۔ مگر میں
تم سے ایک ایسی بات کہتا ہوں جو کسی نبی
نے اپنی قوم سے نہیں کہی۔ تم یہ سمجھ لو کہ وہ
کانا ہوگا۔ اور اللہ تعالے کانا نہیں ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
(ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ جتنے لوگ اسلام کا کلمہ پڑھتے
ہیں۔ ان سب کے نام میرے سامنے لکھ لاؤ

مِنَ النَّاسِ فَكَتَبْنَا لَهُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةِ رَجُلٍ فَقُلْنَا نَخَافُ وَنَحْنُ أَلْفٌ وَخَمْسَ مِائَةٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا ابْتُلِينَا حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي وَحْدَهُ وَهُوَ خَائِفٌ۔

چنانچہ ہم نے ایک ہزار پانچسو مرد لکھے۔ پھر ہم نے اپنے دل میں کہا۔ کیا ہم (اب بھی) کافروں کا خوف کریں۔ حالانکہ ہم ایک ہزار پانچسو آدمی ہیں۔ مگر بے شک ازاں بعد میں نے اپنی جماعت کو دیکھا کہ ہم (خوف میں) مبتلا کر دیئے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ کوئی آدمی مارے خوف کے تنہا نماز نہیں پڑھتا۔

۱۳۴۳ ح ۹۰ رسولِ خدا فتحیاب ہو کر بھی تین دن خود میدان میں رہتے

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر غالب ہو جاتے تو تین دن تک اُسی میدان میں ٹھیرے رہتے۔

۱۳۴۴ ح کھوئے ہوئے گھوڑے اور غلام کی واپسی

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَهُ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ان کا (عبد اللہ بن عمرؓ کا) ایک گھوڑا چلا گیا تھا۔ اُسے دشمن نے پکڑ لیا تھا۔ مگر جب مسلمانوں نے کافروں پر غلبہ پایا۔ تو گھوڑا اُنہیں واپس کر دیا گیا۔ اسی طرح (عبد اللہؓ) کا ایک غلام بھی بھاگ گیا ہوا تھا۔ جو روم میں چلا گیا تھا۔ پس وہ بھی جب مسلمان ان پر غالب ہوئے۔ تو خالد بن ولید نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ غلام ابن عمر کو واپس کر دیا۔

۱۳۴۵ ح دعوت میں ساتھیوں کی شرکت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے ایک مرتبہ عرض کی یا رسول اللہؐ! ہم نے ایک بکروٹہ ذبح کیا ہے۔ اور ایک صاع جَو کا آٹا پیسا ہے۔ لہذا آپ مع چند لوگوں کے تشریف

نفر فصاح النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا أهل الخندق إن جابرا قد صنع سورا فحيهلا بكم۔

حدیث ۱۳۰x — معصوم بچوں پر شفقت

عن أم خالد بنت خالد بن سعيد رضي الله عنها قالت أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مع أبي وعلي قميص أصفر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سنه سنه۔ وهي بالحبشية حسنة قالت فذهبت ألعب بخاتم النبوة فزبرني أبي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعها ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أبلي وأخلقي ثم أبلي وأخلقي ثم أبلي وأخلقي۔

حدیث ۱۳۰x — خیانت سے بچو

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قام فينا النبي صلى الله عليه وسلم فذكر الغلول فعظمه وعظم أمره فقال لا ألفين أحدكم يوم القيامة على رقبته شاة لها ثغاء على رقبته

لے چلئے۔ پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا کہ "اے اہل خندق! جابرؓ نے تمہارے لئے کچھ کھانا تیار کیا ہے لہٰذا جلدی سے چلو۔"

حضرت اُمِ خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی۔ جبکہ میرے جسم پر ایک زرد کرتہ تھا تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سَنَہ۔ سَنَہ۔" اور اسکے معنے حبشی زبان میں "اچھی ہے" کے ہیں ام خالد کہتی ہیں کہ پھر میں مہرِ نبوت کے ساتھ کھیلنے لگی۔ تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا اس پر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسے رہنے دو"۔ اسکے بعد رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (مجھے دعا دی اور) فرمایا "کرتہ پرانا کرو اور پھاڑو پھر پرانا کرو اور پھاڑو پھر پرانا کرو اور پھاڑو (درازیٔ عمر کی دعا)"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دن) رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے مجمع میں کھڑے ہوئے تو آپ نے غنیمت میں خیانت کا ذکر کیا اور اس کو بڑا سخت گناہ ظاہر کیا۔ اور معاملے کو بہت سخت فرمایا۔ پھر فرمایا۔ "میں تم سے کسی شخص کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر بکری سوار ہو۔ اور میں میں کر رہی ہو۔

فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ يَقُولُ
يَا رَسُولَ اللهِ اَغِثْنِي
فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ
شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ.
وَعَلٰى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ
لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَا
رَسُولَ اللهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ
لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا
قَدْ اَبْلَغْتُكَ وَعَلٰى
رَقَبَتِهِ صَامِتٌ
فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ
اَغِثْنِي فَاَقُولُ
لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا
قَدْ اَبْلَغْتُكَ عَلٰى
رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ
فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ
اَغِثْنِي فَاَقُولُ
لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا
قَدْ اَبْلَغْتُكَ.

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَلٰى
ثَقَلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كَرْكَرَةُ
فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ
فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ اِلَيْهِ فَوَجَدُوا
عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا

یا اُسکی گردن پر گھوڑا ہو اور وہ ہنہنا رہا ہو۔
اور وہ شخص کہے کہ یا رسول اللہ میری
فریاد رسی کیجئے۔ اور میں کہدوں کہ تیرے لئے
میں کچھ اختیار نہیں رکھتا میں تو تجھے پیغام
الٰہی پہنچا چکا ہوں۔ اور (یا) اسکی گردن پر اونٹ
بلبلا رہا ہو۔ کہ وہ شخص کہے کہ یا رسول اللہ
میری فریاد رسی کیجئے۔ پس میں کہدوں
کہ تیرے لئے میں کوئی اختیار نہیں رکھتا
میں تو تجھے پیغام الٰہی پہنچا چکا۔ اور (یا)
اُس کی گردن پر خاموش مال (مال) ہو۔
اور وہ شخص کہے۔ کہ یا رسول اللہ میری
فریاد رسی کیجئے۔ پس میں کہدوں۔ کہ میں
تیرے لئے کوئی اختیار نہیں رکھتا میں تو
تجھے پیغام الٰہی پہنچا چکا ہوں۔ اور (یا) اُس کی
گردن پر کپڑا ہو۔ جو اس کا گلا گھونٹ رہا
ہو۔ وہ شخص کہے کہ یا رسول اللہ میری
فریاد رسی کیجئے۔ اور میں کہدوں کہ تیرے
لئے میں کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ میں تو تجھے
پیغام الٰہی پہنچا چکا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص کرکرہ نامی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے اسباب پر (مقرر تھا)
وہ مرگیا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ کہ وہ دوزخ میں ہے۔ لوگ اُسکی
حالت دیکھنے گئے۔ تو انہوں نے ایک عبا
پائی۔ جس کو اُس نے خیانت سے
لیا تھا۔

۱۳۰۳
خائن دوزخی ہے

١٣٩ ص ج غازیوں کی پیشوائی

عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ جَعْفَرٍ أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ۔

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ابن جعفرؓ سے کہا۔ کیا تمہیں یاد ہے کہ جب ہم اور تم اور ابن عباس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشوائی کے لئے گئے تھے۔ اُنھوں نے کہا۔ ہاں! پھر حضرتؐ نے ہمیں سوار کرلیا تھا۔ اور تمہیں نہیں سوار کیا۔

١٤٠ ص ج پیشوائی کی گواہی

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ذَهَبْنَا نَتَلَقَّى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصِّبْيَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لڑکوں کے ساتھ ملکر ثنیۃ[1] الوداع تک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشوائی کو جایا کرتے تھے۔

١٤١ ص ج جہاد سے لوٹنے وقت کی دعا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَقَدْ أَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَعَثَرَتْ نَاقَتُهُ فَصُرِعَا جَمِيعًا فَاقْتَحَمَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ فَقَالَ عَلَيْكَ الْمَرْأَةَ فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلَى وَجْهِهِ وَأَتَاهَا فَأَلْقَاهُ عَلَيْهَا وَأَصْلَحَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم عسفان سے لوٹتے وقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اونٹنی پر سوار تھے۔ اور صفیہ بنت حُیی کو آپ نے اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ تو (اچانک) آپ کی اونٹنی کا پاؤں پھسل گیا۔ اور آپ دونو گر پڑے۔ پس ابو طلحہؓ جلدی سے (اپنے اونٹ پر سے) کود پڑے۔ اور عرض کی یارسول اللہ! خدا آپ پر مجھے فدا کرے۔ (کہیں چوٹ تو نہیں آئی؟) آپ نے فرمایا "تم عورت کی خبر لو"۔ پس ابو طلحہ نے اپنے منہ پر کپڑا ڈال لیا اور صفیہ کے پاس گئے۔ اور اُن پر چادر ڈال دی۔ اور سواری کو درست کیا۔ پھر دونو سوار ہوئے۔ اور ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا تھا۔ بعد ازاں جب

[1] ثنیۃ الوداع وہ ٹیلے تھے۔ جہاں تک مدینہ کے لوگ اپنے عزیزوں کو وداع کرنے اور لینے کیلئے آیا کرتے تھے۔

لَعُمَا مُرَكَّبُهُمَا فَرَكِبَا فَاكْتَنَفْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ۔

ہم مدینہ کے قریب پہنچے۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ "ہم لوٹ رہے ہیں توبہ کرتے ہوئے۔ اپنے خدا کی عبادت کرتے ہوئے۔ اس کی تعریف کرتے ہوئے"۔ اور برابر یہی کہتے رہے یہانتک کہ مدینہ میں پہنچ گئے۔

۱۱۴۲ باب سفر سے واپسی پر دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ضُحًى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَجْلِسَ۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے چاشت[1] کے وقت لوٹتے تو مسجد میں تشریف لے جاتے۔ اور قبل اسکے کہ بیٹھیں دو رکعت نماز پڑھ لیتے تھے۔

۱۱۴۳ باب انبیاء کے مال میں ورثہ نہیں۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ وَكَانَ يُنْفِقُ مِنَ الْمَالِ الَّذِيْ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ مِنَ الصَّحَابَةِ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہمارے (مال کا) کوئی وارث نہیں ہوتا۔ جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے"۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مال سے جو اللہ نے آپ کو بطور فئے[2] کے دیا تھا (پہلے تو) اپنے گھر والوں کے سال بھر کے خرچ میں خرچ کرتے تھے۔ اور اسکے بعد جو بچتا تھا اس کو اس مصرف میں خرچ کر دیتے تھے جہاں خدا کا مال یعنی صدقہ خرچ کیا جاتا ہے۔ پھر آپ نے ان اصحاب سے جو حاضر تھے کہا۔ میں تمہیں اس خدا کی قسم دلاتا ہوں جسکے حکم سے

---

[1] چاشت صبح کے کھانے کے وقت کو کہتے ہیں۔ بعض لوگ نماز چاشت بھی پڑھتے ہیں اسکا وقت بھی دس گیارہ بجے قبل دوپہر تک ہوتا ہے۔

[2] فئے ان املاک کو کہتے ہیں جو لڑائی اور خونریزی کے بغیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ آیا۔

تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ هَلْ تَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ قَالُوْا نَعَمْ وَكَانَ فِي الْمَجْلِسِ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ وَعُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَذَكَرَ حَدِيْثَ عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ وَمَنَازَعَتْهُمَا وَلَيْسَ الْاِتْيَانُ بِهٖ مِنْ شَرْطِنَا۔

آسمان وزمین قائم ہے کہ کیا تم ان کو جانتے ہو؟ لوگوں نے کہا۔ ہاں۔ اور اس وقت مجلس میں حضرت علی عباس۔ عثمان۔ عبد الرحمٰن بن عوف۔ زبیر۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تھے (اس کے بعد بخاری رح نے حضرت علی و عباس رضی اللہ عنہما کا جھگڑا لکھا ہے۔ جسے نقل کرنا اصول کتاب سے باہر ہے)۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْرَجَ اِلَى الصَّحَابَةِ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَحَدَّثَ اَنَّهُمَا نَعْلَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے (ایک مرتبہ) سیاہ چمڑے کی دو جوتیاں بغیر بال کی صحابہ کے سامنے نکالیں۔ ان میں دو شراک (تسمے) تھے۔ اور بیان کیا کہ یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی جوتیاں تھیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اَخْرَجَتْ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَقَالَتْ فِيْ هٰذَا نُزِعَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهَا اَخْرَجَتْ اِزَارًا غَلِيْظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنْ هٰذِهِ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْمُلَبَّدَةَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک ملبد چادر نکالی اور بیان کیا کہ اس میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جان بحق تسلیم کی تھی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک موٹا تہبند اس قسم کا جو یمن میں بنتا ہے اور ایک چادر اس قسم کی جس کو ملبد کہتے ہیں۔ نکالی۔ (کہ یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے)۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَسَرَ فَاتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ٹوٹ گیا۔ تو آپ نے ٹوٹنے ہوئے مقام

۱۳۰۴ ۔ صحابہ کی مجلس میں رسول خدا کی جوتیوں کا رکھا جانا۔

۱۳۰۵ ۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں کی زیارت۔

۱۳۰۶ ۔ پیوند چاندی کی تار کا جائز ہے

سِلْسِلَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ۔

چاندی کا ایک تار لگا لیا تھا۔

۱۴۷
آنحضرت کی کنیت "ابوالقاسم" مخصوص ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَا نَكْنِيكَ اَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَا نَكْنِيكَ اَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَتِ الْاَنْصَارُ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم یعنی انصار میں ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ تو اس نے اسکا نام قاسم رکھا انصار نے کہا۔ ہم تجھے ابوالقاسم (کبھی) نہ کہیں گے۔ اور (اس مبارک کنیت سے) تیری آنکھ ٹھنڈی نہ کرینگے۔ اس شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ! میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اور میں نے اسکا نام قاسم رکھا ہے۔ تو انصار کہتے ہیں ہم تجھ کو ابوالقاسم نہ کہیں گے۔ اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہ کرینگے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "انصار نے اچھا کیا۔ میرا نام رکھ لو۔ مگر میری کنیت نہ رکھو۔ کیونکہ میں ہی تو قاسم ہوں"۔

۱۴۸
آنحضرت صلعم قاسم ہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اُعْطِيْكُمْ وَلَا اَمْنَعُكُمْ اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "نہ میں تمہیں کچھ دیتا ہوں۔ اور نہ تم سے روکتا ہوں۔ میں تو قاسم ہوں۔ جہاں مجھے حکم دیا جاتا ہے۔ وہیں صرف کر دیتا ہوں"۔

۱۴۹
مال خدا بنا حق تصرف کرنا دوزخی بننا ہے۔

عَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ "جو لوگ اللہ تعالے کے مال میں بغیر حق کے کچھ تصرف کرتے ہیں۔ قیامت کے دن انکے لئے دوزخ ہوگی"۔

۵۵۲
امت محمدیہ کو
مال غنیمت حلال
کر دیا گیا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ
الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ
لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ
بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ
أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا
يَبْنِ بِهَا وَلَا أَحَدٌ
بَنَى بُيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ
سُقُوفَهَا وَلَا آخَرُ
اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ
وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا
فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ
صَلوٰةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا
مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ
إِنَّكِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا
مَأْمُورٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا
عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰى
فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ
فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ لِتَأْكُلَهَا
فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ إِنَّ
فِيكُمْ غُلُولًا فَلْيُبَايِعْنِي
مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ
فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ
فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ
فَلْتُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ

نکاح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے "اگلے نبیوں میں سے ایک نبی نے
جہاد کیا۔ تو انہوں نے اپنی قوم سے کہا۔
کہ میرے ساتھ وہ شخص نہ جائے جس نے
عورت سے نکاح کیا ہو۔ اور اس سے ہمبستری
چاہتا ہو۔ جو ابھی تک اس نے نہیں کی۔ اور
نہ وہ شخص جائے جس نے گھر بنایا ہو۔ اور
اسکی چھت نہ پائی ہو۔ اور نہ وہ شخص جس نے
بکریاں یا اونٹنیاں مول لی ہوں اور ان کے
جننے کا منتظر ہو۔ بعد ازاں انہوں نے
جہاد کیا۔ اور وہ اس بستی کے قریب نماز
عصر کے وقت یا اس کے قریب پہنچے۔
چنانچہ انہوں نے آفتاب سے کہا کہ تو بھی
(خدا کا) محکوم ہے۔ اور میں بھی اسی کا محکوم
ہوں۔ اے اللہ! اس کو ہمارے
سامنے (غروب ہونے سے) روک دے
چنانچہ وہ روک لیا گیا۔ یہاں تک کہ اللہ نے
ان کو فتح دی۔ پھر انہوں نے غنیمتوں کو
جمع کیا۔ پس آگ آئی تاکہ اسے کھا جائے۔
مگر اس نے نہیں کھایا۔ تو نبی نے کہا۔ تم
لوگوں میں سے کسی نے خیانت کی ہے۔
لہذا ہر ہر قبیلہ کا ایک ایک آدمی مجھ سے
بیعت کرے۔ تو ایک شخص کا ہاتھ ان کے
ہاتھ میں چپک گیا۔ نبی نے کہا وہ خیانت
کرنے والا تم ہی میں ہے۔ لہذا تمہارے قبیلہ
کے سب لوگ مجھ سے بیعت کریں۔

فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَجَاؤُا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوْهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهَا ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَأٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَاَحَلَّهَا لَنَا۔

دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ اُنکے ہاتھ میں چپک گئے۔ نبیؐ نے کہا کہ خیانت تم ہی میں ہے۔ پس وہ سونے کا ایک سر مثل گائے کے سر کے لے آئے۔ اور اس کو رکھ دیا۔ تب آگ آئی اور اس نے (مال غنیمت کو) کھالیا۔ بعد ازاں اللہ نے ہمارے لئے غنیمتوں کو حلال کردیا۔ اور ہماری عاجزی اللہ نے دیکھی۔ اس سبب سے اس کو ہمارے لئے حلال کردیا۔"

ح ۱۵۱ ۱۶ — مال غنیمت کی تقسیم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ وَهُوَ فِيْهَا فَغَنِمُوْا اِبِلًا كَثِيْرَةً وَكَانَتْ سِهَامُهُمْ اِثْنَىْ عَشَرَ بَعِيْرًا اَوْ اَحَدَ عَشَرَ بَعِيْرًا وَنُفِّلُوْا بَعِيْرًا بَعِيْرًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ[۱] نجد کی جانب بھیجا جس میں وہ یعنی عبداللہ بن عمر بھی تھے۔ تو اُنھوں نے بہت سے اونٹ غنیمت میں پائے جو اُن سب کے حصہ میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ آئے تھے۔ اور ایک ایک اونٹ اُنہیں حصے سے زیادہ دیا گیا۔

ح ۱۵۲ ۱۷ — مال غنیمت پر ہوس

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيْمَةً بِالْجِعْرَانَةِ اِذْ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَعْدِلْ فَقَالَ لَقَدْ شَقِيْتُ اِنْ لَمْ اَعْدِلْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں مال غنیمت تقسیم کررہے تھے۔ تو ایک شخص نے آپ سے کہا کہ انصاف کیجئے۔ آپ نے فرمایا "اگر میں نے عدل نہ کیا تو تو بدبخت ہے"۔

ح ۱۵۳ ۱۸ — قیدیوں پر احسان کی تقلید۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ اَصَابَ جَارِيَتَيْنِ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے حنین کے قیدیوں سے دو لونڈیاں پائی تھیں۔ اور اُن کو مکہ

[۱] سریہ اس مہم کو کہتے ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی صحابہ کی سرکردگی میں بھیجا ہو۔ اور خود ساتھ نہ گئے ہوں۔

فُوكَتَهُمَا فِي بَعْضِ بُيُوْتِ مَكَّةَ
قَالَ فَمَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلٰى سَبْيِ حُنَيْنٍ
فَجَعَلُوْا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ
فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ
انْظُرْ مَا هٰذَا قَالَ مَنَّ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
السَّبْيِ قَالَ اذْهَبْ
فَأَرْسِلِ الْجَارِيَتَيْنِ۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ بَيْنَا اَنَا وَاقِفٌ
فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ
عَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ
فَاِذَا اَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ
الْاَنْصَارِ حَدِيْثَةٍ اَسْنَانُهُمَا
تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ بَيْنَ
اَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِيْ
اَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ
تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ
مَا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ يَا ابْنَ
اَخِيْ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّهُ يَسُبُّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ
لَئِنْ رَاَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ
سَوَادِيْ سَوَادَهُ حَتّٰى يَمُوْتَ
الْاَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ

کے کسی گھر میں چھوڑ دیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ جب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حنین
کے قیدیوں پر احسان کیا۔ تو لوگ گلیوں
میں دوڑنے لگے۔ اسپر حضرت عمرؓ نے کہا
کہ اے عبداللہ! دیکھو تو یہ کیا معاملہ ہے
تو انہوں نے کہا۔ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے قیدیوں پر احسان کیا ہے
حضرت عمرؓ نے کہا۔ جاؤ۔ تم بھی ان دونو
لونڈیوں کو بھیجدو۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ
عنہ کہتے ہیں کہ میں بدر کے دن صف جنگ
میں کھڑا تھا۔ میں نے اپنی داہنی جانب اور
بائیں جانب نظر کی۔ تو مجھے انصار کے دو کمسن
لڑکے دکھائی دیئے۔ میں نے تمنا کی
کہ میں ان میں سے قوی کے درمیان ہوتا۔
اتنے میں مجھے ان میں سے ایک نے اشارہ کیا
اور پوچھا چچا! تم ابوجہل کو پہچانتے ہو؟
میں نے کہا۔ ہاں۔ مگر اے بھتیجے تم کو
اس سے کیا کام؟ لڑکے نے کہا۔ مجھے خبر ملی
ہے کہ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو
گالی دیتا ہے۔ قسم اس (خدا) کی جسکے ہاتھ میں
میری جان ہے اگر میں اسکو دیکھ لوں تو میرا
جسم اسکے جسم سے ٹل نہیں سکتا۔ یہاں تک
کہ ہم میں سے پہلے جسکی موت مقدر ہے
وہ مر جائے۔ میں نے اسکی بات سے تعجب کیا
پھر مجھے دوسرے نے اشارہ کیا۔ اور اسی
قسم کی گفتگو مجھ سے کی۔ اس کے تھوڑی

ابوجہل کے قاتل

إلى السنة — دور آخرین ازواجِ

فَنَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا إِنَّ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَانِي فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ قَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ فَأَعْطَى سَلَبَهُ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَكَانَا مُعَاذَ بْنَ عَفْرَاءَ وَمُعَاذَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ۔

دیر بعد میں نے ابوجہل کو دیکھا کہ وہ لوگوں میں دوڑ رہا ہے۔ میں نے کہا۔ سنو! یہی تمہارا وہ شخص ہے جسکی بابت تم مجھ سے پوچھ رہے تھے۔ پس وہ دونو اپنی تلواریں لے کر اسکی طرف بڑھے۔ اور وار کرنے لگے یہانتک کہ اُسے قتل کر دیا۔ بعدازاں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ کر آئے اور آپ سے بیان کیا۔ تو آپ نے فرمایا "تم میں سے کس نے اُسے قتل کیا ہے؟ ان میں سے ہر ایک نے کہا۔ کہ حضور! میں نے قتل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم نے اپنی تلواریں پونچھ ڈالی ہیں؟ اُنہوں نے عرض کی۔ نہیں۔ پس آپنے انکی دونو تلواروں کو دیکھا۔ تو فرمایا۔ کہ (بیشک) تم نے اسے قتل کیا ہے۔ پھر آپنے اس کا اسباب معاذ بن عمرو بن جموح کو دلایا۔ اور یہ دونو لڑکے معاذ بن عفرا اور معاذ بن عمرو بن جموح تھے۔

۱۵۵ (۲۰) دلوں میں اُلفت ڈالنے کے لئے عطا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَتَأَلَّفُهُمْ لِأَنَّهُمْ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکمرتبہ فرمایا۔ "میں قریش (کے لوگوں) کو انکی تالیفِ قلوب کے لئے (زیادہ) بخش دیتا ہوں۔ کیونکہ انکا زمانہ جاہلیت سے قریب ہے"۔

۱۵۶ (۲۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کی تقسیم پر کج فہمی۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ نَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب اللہ نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوازن کے مال میں فے دلایا۔ جسقدر کہ دلایا۔ اور آپ قریش کے بعض

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا اَفَاءَ فَجَعَلَ يُعْطِي رِجَالاً مِنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ اَنَسٌ فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمْ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ اَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَاءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا كَانَ حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَقَالَ لَهُ فُقَهَاؤُهُمْ اَمَّا ذَوُوْ رَأْيِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَقَدْ تَقَدَّمَ الْحَدِيْثُ بِطُوْلِهِ ـ

لوگوں کو سَو سَو اونٹ دینے لگے۔ تو انصار کے کچھ لوگوں نے کہا۔ کہ اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معاف کرے۔ آپ قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں نہیں دیتے۔ حالانکہ ہماری تلواروں سے کافروں کے خون ٹپک رہے ہیں۔ انس رضؓ کہتے ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان کی گفتگو بیان کی گئی۔ تو آپؐ نے انصار کو بلا بھیجا۔ اور انہیں چمڑے کے ایک خیمے میں جمع کیا۔ مگر ان کے ساتھ کسی کو نہ بلایا۔ پس جب وہ جمع ہو گئے تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور فرمایا" یہ کیسی بات ہے جو مجھ کو تمہاری طرف سے معلوم ہوئی ہے"؟ اُن کے سمجھدار لوگوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ہم میں سے سمجھدار لوگوں نے کچھ نہیں کہا۔ یہ حدیث طوالت پر گزر چکی ہے۔

رسولِ خدا صلعم کی سخاوت

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ بَيْنَا هُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مُقْبِلاً مِنْ حُنَيْنٍ عَلِقَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَعْرَابُ يَسْاَلُوْنَهُ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلَى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ اور کئی لوگ آپ کے ہمراہ حنین سے لوٹتے ہوئے آ رہے تھے کہ کچھ اعراب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مانگنے لگے۔ یہانتک کہ آپ کو کیکر کے درخت کے نیچے لیگئے۔ جہاں اُنہوں نے آپ کی چادر اُتار لی تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ اور فرمایا میری چادر تو دے دو۔ اگر میرے پاس ان درختوں کے برابر بکریاں ہوتیں۔ تو میں وہ تمہارے

بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَذَبَهُ جَذْبَةً شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهِ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنَاسًا فِي الْقِسْمَةِ أَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَأَعْطَى أُنَاسًا مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ فَآثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا عُدِلَ فِيهَا أَوْ مَا أُرِيدَ فِيهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

درمیان تقسیم کر دیتا۔ تم نہ تو مجھے بخیل پاؤ گے نہ جھوٹ بولنے والا نہ نامرد۔"

۱۵۸ صحیح — ساتھیوں کی سختی پر آنحضرت صلعم کی خاموشی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہا تھا۔ اور آپ کے جسم پر ایک موٹے حاشیہ کی نجرانی چادر تھی۔ تو ایک اعرابی نے آپ کو پکڑ لیا۔ اور اس زور سے دبایا کہ میں نے دیکھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی گردن اور کندھے کے درمیانی حصے پر اسکے زور سے دبانے کے باعث چادر کے حاشیہ کا نشان بن گیا تھا۔ بعد اسکے اعرابی نے کہا کہ مجھے بھی اللہ کے اس مال میں سے جو آپ کے پاس ہے کچھ دلوا دیجئے۔ تو آپ اُسکی طرف دیکھ کر مسکرائے اور بعد ازاں اُسے کچھ دینے کا حکم دیا۔

۱۵۹ صحیح — تقسیم پر ناانصافی کا اتہام سن کر حضور کا صبر فرمانا۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حنین کے دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو حصہ دیا اور کچھ لوگوں کو نہ دیا۔ چنانچہ اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیئے۔ اور عیینہ کو بھی اسی قدر دیئے۔ اور اشراف عرب میں سے چند لوگوں کو کچھ کچھ دیئے۔ اور انہیں اس دن حصہ دینے میں ترجیح دی۔ تو ایک شخص نے کہا۔ بخدا یہ تقسیم ایسی ہے کہ اس میں انصاف نہیں کیا گیا۔ یا (یہ کہا کہ) اس میں خدا کی رضامندی مقصود نہیں رکھی گئی۔ تو میں نے کہا۔ کہ خدا کی قسم میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دوں گا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ فَاَخْبَرْتُهُ قَالَ فَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ رَحِمَ اللّٰهُ مُوْسٰى قَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

چنانچہ میں آپ کے پاس گیا اور آپ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا۔ اگر اللہ اور اسکا رسول انصاف نہ کریگے تو کون انصاف کریگا؟ اللہ موسٰی پر رحم کرے انہیں اس سے بھی زیادہ اذیت دیگئی تھی۔ مگر انھوں نے صبر کیا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نُصِيْبُ فِيْ مَغَازِيْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَاْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم اپنے جہادوں میں شہد اور انگور پاتے تھے۔ تو اس کو کھا لیتے تھے۔ اٹھا نہ رکھتے تھے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْبَصْرَةِ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِسَنَةٍ فَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِيْ مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوْسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے ایک سال پہلے اہل بصرہ کی طرف خط لکھا کہ مجوس کے ہر ذی محرم کے درمیان تفریق کر دو۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوس سے جزیہ نہ لیتے تھے۔ یہانتک کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے اس امر کی شہادت دی کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (مقام) ہجر کے مجوس سے جزیہ لیا تھا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ حَلِيْفٌ لِبَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ اِلَى الْبَحْرَيْنِ يَاْتِيْ بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ اَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ

حضرت عمرو بن عوف انصاری نے جو بنی عامر بن لوئی کے حلیف تھے۔ اور بدر میں شریک ہو چکے تھے۔ بیان کیا۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح کو بحرین میں بھیجا تھا کہ وہاں کا جزیہ لے آئیں۔ کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی۔ اور علاء بن حضرمی کو اُن پر حاکم مقرر فرمایا تھا

حاشیہ:

باب ۔ مال غنیمت سے کھانے کی چیزوں کا کھا لینا جائز ہے

باب ۔ بعض مجوس سے جزیہ لینے کی حضرت عمر کی سنت۔

باب ۔ تقسیم جزیہ لینے والا ... آنحضرت کی ... [illegible]

فَقَدِمَ اَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَتْ صَلٰوةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰى بِهِمُ الْفَجْرَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ وَقَالَ اَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ بِالشَّيْءِ قَالُوْا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ۔

چنانچہ ابو عبیدہ بحرین کا مال لے آئے۔ انصار نے ابو عبیدہ کے آنے کی خبر سنی تو انہوں نے صبح کی نماز رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پڑھی اور جب فجر کی نماز پڑھ کر لوٹے تو انصار آپکے سامنے آ گئے پس رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں دیکھا تو مسکراتے ہوئے فرمایا "میں سمجھتا ہوں تم نے سنا ہے کہ ابو عبیدہ کچھ مال لائے ہیں" انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہاں۔ آپ نے فرمایا "تو تم خوش ہو۔ اور اس بات کی امید رکھو جو تم کو خوش کر دے۔ کیونکہ خدا کی قسم میں تمہاری ناداری سے اتنا خوف نہیں کرتا۔ بلکہ اس بات کا اندیشہ رکھتا ہوں کہ تمہارے لئے دنیا کشادہ کر دی جائے جس طرح اگلوں کے لئے کشادہ کر دی گئی تھی۔ اور پھر تم اس میں جھگڑا کرو۔ جس طرح اگلوں نے کیا تھا۔ اور وہ تم کو بھی ہلاک کر دے جسطرح اُنکو ہلاک کیا تھا"

۱۶۳
۱۳۸
جنگ کا وقت

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ بَعَثَ النَّاسَ فِيْ اَفْنَاءِ الْاَمْصَارِ يُقَاتِلُوْنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ فَقَالَ اِنِّيْ مُسْتَشِيْرُكَ فِيْ مَغَازِيَّ هٰذِهٖ فَقَالَ نَعَمْ مَثَلُهَا وَمَثَلُ مَنْ فِيْهَا مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ الْمُسْلِمِيْنَ مَثَلُ طَائِرٍ لَهٗ رَاْسٌ وَلَهٗ جَنَاحَانِ وَلَهٗ رِجْلَانِ فَاِنْ كُسِرَ اَحَدُ الْجَنَاحَيْنِ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ بِجَنَاحٍ وَالرَّاْسُ فَاِنْ كُسِرَ الْجَنَاحُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جب اُنہوں نے بڑے بڑے شہروں میں لوگوں کو مشرکوں سے لڑنے کو بھیجا۔ اور (جنگِ تستر کے بعد) ہرمزان مسلمان ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا۔ کہ میں تم سے اپنے ان جہادوں کے بارے میں مشورہ طلب کرتا ہوں ہُرمزان نے کہا۔ ہاں اس کی مثال اور ان لوگوں کی مثال جو مسلمانوں کے دشمن یہاں ہیں۔ مثل اُس پرند کے ہے۔ جس کا سر اور بازو ہوں۔ اور دو پیر ہوں۔ کہ اگر ایک بازو توڑ دیا جائے۔ تو اُس کے دونو پیر اور سر کھڑے ہو جائیں۔

الآخر نهضت الرجلان والرأس
فإن شدخ الرأس ذهبت
الرجلان والجناحان والرأس
فالرأس كسرى والجناح
قيصر والجناح الآخر فارس
فمر المسلمين فلينفروا إلى
كسرى فندب عمر رضي الله
عنه جماعة من الناس واستعمل
عليهم النعمان بن مقرن
حتى إذا كانوا بأرض العدو
خرج عليهم عامل كسرى
في أربعين ألفا فقام ترجمان
فقال ليكلمني رجل منكم
فقال المغيرة سل عما
شئت فقال ما أنتم قال
نحن أناس من العرب كنا
في شقاء شديد وبلاء
شديد نمص الجلد والنوى
من الجوع ونلبس الوبر والشعر
ونعبد الشجر والحجر
فبينا نحن كذلك إذ بعث
رب السموات ورب الأرضين
تعالى ذكره وجلت عظمته
إلينا نبيا من أنفسنا
نعرف أباه وأمه فأمرنا
نبينا رسول ربنا صلى الله عليه
وسلم أن نقاتلكم حتى تعبدوا

لیکن اگر سر توڑ دیا جائے۔ تو دونوں پاؤں بھی بیکار
ہو جائینگے۔ اور دونوں بازو اور سر بھی۔ پس سر تو
کسرے ہے۔ اور ایک بازو قیصر ہے۔ اور
دوسرا بازو فارس ہے۔ لہذا آپ مسلمانوں
کو حکم دیجئے۔ کہ کسرے کی طرف جائیں
تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی
ایک جماعت کو بلایا۔ اور نعمان بن
مقرن کو ان پر سردار مقرر کیا۔ جب وہ
دشمن کے ملک میں پہنچے۔ تو کسرے
کا عامل چالیس ہزار فوج لے کر ان کے
سامنے آیا۔ اور ایک ترجمان کھڑا ہو کر کہنے
لگا۔ کہ تم میں سے ایک شخص مجھ سے گفتگو
کرے۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جو
کچھ تمہارا جی چاہے پوچھو۔ اس نے کہا تم
کون لوگ ہو؟ مغیرہؓ نے کہا۔ ہم عرب کے
لوگ ہیں۔ ہم سخت بدبختی اور مصیبت میں تھے
بھوک کے مارے چمڑے اور چھوہارے کی گٹھلیاں
کو چوسا کرتے۔ اور چمڑے اور بال کی پوشاک
پہنا کرتے اور درختوں اور پتھروں کی پوجا
کرتے تھے۔ پس اس حال میں کہ ہم اس طرح
تھے۔ یکایک آسمان اور زمینوں کے مالک
نے ہماری طرف ایک نبی ہماری قوم میں
سے بھیجا۔ جن کے والد اور ——
جن کی والدہ کو ہم جانتے تھے۔ اس
ہمارے نبی اور ہمارے پروردگار کے
رسول نے ہمیں حکم دیا۔ کہ ہم تم سے لڑیں۔
یہانتک کہ تم ایک خدا کی پرستش کرو۔

اللّٰهَ وَحْدَهُ اَوْ تُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ وَ
اَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا اَنَّهُ
مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ اِلَى الْجَنَّةِ
فِي نَعِيْمٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهُ قَطُّ وَمَنْ
بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ
فَقَالَ النُّعْمَانُ رُبَّمَا اَشْهَدَكَ
اللّٰهُ مِثْلَهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ
يُنَدِّمْكَ وَلَمْ يُخْزِكَ وَلٰكِنِّي
شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ
فِي اَوَّلِ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى
تَهُبَّ الْاَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلَوَاتُ۔

یا جزیہ دو۔ اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے
پروردگار کا یہ پیغام ہمیں پہنچایا کہ جو شخص ہم میں سے
مقتول ہوگا۔ وہ جنت میں ایسے آرام سے جائیگا
کہ اسکا مثل کبھی دیکھا نہیں گیا اور جو شخص ہم سے
باقی رہیگا وہ تمہاری گردنوں کا مالک ہو جائیگا۔
(اسکے بعد) مغیرہؓ نے فوراً لڑائی شروع کرنی چاہی
تو نعمانؓ نے (جو سردار لشکر تھے) کہا کہ تو اکثر رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ میں شریک ہوئے ہو اور
تمہیں کچھ ندامت و ذلت نہیں ہوئی (یعنی شکست
نہیں ہوئی) مگر میں اکثر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
شریک جنگ ہوا ہوں۔ تو آپ دن کے اول وقت میں جنگ
نہ کرتے تھے۔ بلکہ انتظار فرماتے تھے یہانتک کہ ہوائیں
چلنے لگتیں۔ اور نماز کا وقت آجاتا۔

ح ۱۶۴ / ۱۲۹ معافی نامہ

عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَبُوْكَ وَاَهْدٰى مَلِكُ
اَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا
وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ۔

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے ہمراہ تبوک میں جہاد کیا۔ اور بادشاہ ایلہ
نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید خچر دیا
تھا۔ اور ایک چادر پہنائی۔ یعنی پیش کی تھی۔
تو آپ نے ان کے لئے ان کے ملک میں
معافی لکھدی تھی۔

ح ۱۶۵ / ۱۳۰ ذمی کا قتل ناجائز ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ
رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا يُوْجَدُ مِنْ
مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔
"جو شخص کسی عہد والے کو قتل کرے گا۔ وہ
جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا۔ اور بیشک
جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت
سے معلوم ہوتی ہے۔

ح ۱۶۶ / ۱۳۱ فتح خیبر کے بعد یہود کیطرف سے تحفہ میں زہریلی بکری کا آنا اور آنحضرت کو علم ہو جانا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عنه قال لما فتحت خيبر
أهديت للنبي صلى الله
عليه وسلم شاة فيها
سم فقال النبي صلى
الله عليه وسلم اجمعوا
إلي من كان هاهنا من
يهود فجمعوا له فقال إني
سائلكم عن شيء فهل
أنتم صادقي عنه فقالوا
نعم فقال لهم من أبوكم
قالوا فلان فقال
كذبتم بل أبوكم فلان
قالوا صدقت قال فهل
أنتم صادقي عن شيء إن
سألت عنه فقالوا نعم
يا أبا القاسم وإن كذبنا
عرفت كذبنا كما عرفته
في أبينا فقال لهم من
أهل النار قالوا نكون
فيها يسيرا ثم تخلفونا
فيها فقال النبي صلى
الله عليه وسلم اخسئوا
فيها والله لا نخلفكم
فيها أبدا ثم قال
هل أنتم صادقي
عن شيء إن سألتكم
عنه فقالوا نعم

کہتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا تو (یہودیوں کی طرف سے)
ایک (بھنی ہوئی) بکری جس میں زہر ملا ہوا تھا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدیہ میں
آئی تو آپ نے فرمایا۔ "کہ یہاں جتنے یہودی
ہیں انہیں جمع کرو" چنانچہ وہ سب آپکے
سامنے جمع کئے گئے۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا" میں تم سے ایک بات
پوچھنے والا ہوں۔ کیا تم مجھے سچ سچ بتا دوگے"؟ انہوں
نے کہا۔ بے شک۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا "بتاؤ تو تمہارا باپ کون ہے"؟ ان لوگوں نے
کہا۔ فلاں شخص۔ آپ نے فرمایا" تم نے جھوٹ
کہا۔ تمہارا باپ تو فلاں شخص ہے"؟ انہوں نے
کہا۔ آپ سچ کہتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا" اچھا
اگر اب تم سے کچھ پوچھوں تو مجھے سچ بتا دوگے"؟
انہوں نے کہا بے شک اے ابوالقاسم
اور اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپ ہمارا
جھوٹ معلوم کرلیں گے جس طرح پہلے آپنے
ہمارا جھوٹ باپ (کے نام) میں معلوم
کرلیا۔ پھر آپ نے ان سے پوچھا" دوزخی
کون لوگ ہیں"؟ انہوں نے کہا۔ ہم تو دوزخ
میں تھوڑے ہی دنوں رہینگے۔ پھر ہمارے بعد
تم اُس میں ہمارے جانشین ہوگے۔ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" تم اس میں ذلیل
رہوگے۔ بخدا ہم کبھی اس میں تمہاری
جانشینی نہ کریں گے"۔ بعد ازاں آپنے پھر فرمایا
" اگر اب میں تم سے کوئی بات پوچھوں۔ تو
سچ کہدوگے"؟ انہوں نے کہا۔ بیشک۔

يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِيْ هٰذِهِ الشَّاةِ سَمًّا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالُوْا اَرَدْنَا اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيْحُ وَاِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ۔

اے ابوالقاسم! آپ نے فرمایا "کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟" انہوں نے کہا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا "تم کو اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟" ان لوگوں نے کہا۔ ہم نے یہ چاہا تھا۔ کہ آپ اگر جھوٹے (نبی) ہیں تو ہمیں آپ سے نجات مل جائیگی۔ اور اگر آپ حقیقت میں نبی ہیں تو آپ کو ضرر نہ دے سکیگا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ اِلٰى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَاَتٰى مُحَيِّصَةُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِيْ دَمِهٖ قَتِيْلًا فَدَفَنَهٗ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ كَبِّرْ كَبِّرْ وَهُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ قَاتِلِكُمْ اَوْ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ فَقَالُوْا كَيْفَ نَاْخُذُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر گئے۔ جو وہ اس وقت صلح پر تھا۔ پھر دونو (کسی ضرورت سے) جدا ہو گئے۔ مگر محیصہ عبداللہ بن سہل کے پاس اپنے خون میں لتھڑے ہوئے مقتول آئے۔ جنہوں نے ان کو دفن کر دیا۔ بعد اسکے وہ مدینہ میں آئے تو عبدالرحمٰن بن سہل اور محیصہ اور حویصہ بن مسعود کے دونو لڑکے آپ سے گفتگو کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا۔ "کہ بڑے کو بات کرنے دو۔" چونکہ وہ سب سے چھوٹے تھے۔ لہٰذا چپ ہو گئے۔ پس محیصہ اور حویصہ نے آپ سے گفتگو کی۔ تو آپ نے فرمایا۔ "کیا تم قسم کھا کر قاتل کے خون کا استحقاق ثابت کرو گے؟" انہوں نے کہا ہم کیسے قسم کھا سکتے ہیں جبکہ ہم وہاں نہیں تھے۔ اور ہم نے ان کو دیکھا (بھی) نہیں۔ آپ نے فرمایا "کیا (اس بات پر) راضی ہو کہ یہ پچاس قسمیں کھا کر اپنی برأت کریں؟" تو ان لوگوں نے کہا۔ ہم غیر لوگوں کی قسم پر کیونکر اعتبار کریں پس نبی صلی

مسئلہ ۱۳۲ ۱۶۷ قسم کھانیکے لئے بے دلیل دعوے تسلیم کرلینا۔

تشحط - طپیدن درخون

دیت دادن کشتہ را

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِہٖ۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتّٰی یُخَیَّلُ اِلَیْہِ اَنَّہٗ صَنَعَ شَیْئًا وَلَمْ یَصْنَعْہُ۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْكَ وَھُوَ فِیْ قُبَّۃٍ مِنْ اَدَمٍ فَقَالَ اُعْدُدْ سِتًّا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَوْتِیْ ثُمَّ فَتْحُ بَیْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ یَاْخُذُ فِیْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَۃُ الْمَالِ حَتّٰی یُعْطَی الرَّجُلُ مِائَۃَ دِیْنَارٍ فَیَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَۃٌ لَا یَبْقٰی بَیْتٌ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْہُ ثُمَّ ھُدْنَۃٌ تَكُوْنُ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ بَنِی الْاَصْفَرِ فَیَغْدِرُوْنَ فَیَاْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِیْنَ غَایَۃً تَحْتَ كُلِّ غَایَۃٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ كَیْفَ بِكُمْ اِذَا لَمْ تَجْتَبُوْا دِیْنَارًا وَلَا دِرْھَمًا فَقِیْلَ لَہٗ وَكَیْفَ تَرٰی ذٰلِكَ كَائِنًا یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ

اللہ علیہ نے ان کو اپنے پاس سے دیت دیدی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا۔ یہاں تک کہ آپ کو (اس کے اثر سے) یہ خیال ہوتا تھا۔ کہ آپ نے ایک کام کیا ہے۔ حالانکہ آپ نے نہ کیا ہوتا۔

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ جبکہ آپ چمڑے کے ایک خیمے میں تشریف فرما تھے۔ تو آپ نے فرمایا۔ چھ باتیں قیامت سے پہلے ہوں گی۔ ان کو یاد کرلو۔ میری موت۔ پھر فتح بیت المقدس۔ پھر وبا جو تم میں اس طرح پھیلے گی۔ جیسے بکریوں کی (بیماری) قعاص پھیلتی ہے۔ پھر مال کا بکثرت ہونا۔ یہاں تک کہ اگر کسی شخص کو سو اشرفیاں دی جائیں گی تو بھی وہ خوش نہ ہوگا۔ پھر ایک فتنہ ہوگا۔ کہ عرب کا کوئی گھر ایسا نہ بچے گا کہ جس میں وہ داخل نہ ہو۔ پھر ایک صلح تمہارے اور رومیوں کے درمیان ہوگی۔ اور وہ بیوفائی کریں گے۔ اور اسی (۸۰) جھنڈوں کے ساتھ تمہارے مقابلے کو آئیں گے۔ ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (ایک مرتبہ) لوگوں سے کہا۔ کہ تمہارا کیا حال ہوگا۔ جب کہ تم نہ دینار حاصل کرسکو گے نہ درہم۔ تو کسی نے کہا۔ کہ تم اس کو کیونکر واقع ہونے والا جانتے ہو؟۔

رسول خدا پر جادو کا اثر

قیامت سے پہلے کی چند علامات

گریں۔ یاد کرلو

وبا

رایۃ

جزیہ نہ دینے کی پیشینگوئی

قَالَ اِیْ وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِیَدِهٖ عَنْ قَوْلِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ قَالُوْا عَمَّ ذٰلِكَ قَالَ تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَشُدُّ اللّٰهُ قُلُوْبَ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَیَمْنَعُوْنَ مَا فِیْ اَیْدِیْهِمْ۔

ابوہریرہؓ نے کہا۔ بے شک قسم ہے اُس ذاتِ پاک کی جسکے ہاتھ میں ابوہریرہؓ کی جان ہے کہ صادق مصدوق (یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کے فرمانے سے (میں جانتا ہوں) لوگوں نے کہا کس طرح؟ ابوہریرہؓ نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے ذمی (جزیہ گذار) کی بے حرمتی کی جائے گی۔ پس اللہ ذمیوں کے دل سخت کر دے گا۔ اور وہ جو کچھ اُنکے ہاتھ میں ہے نہ دینگے۔

باب ۱۳۶ قیامت کے دن عہد شکنی کرنیوالوں کی علامت۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَ اَحَدُهُمَا یُنْصَبُ وَقَالَ الْاٰخَرُ یُرٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ یُعْرَفُ بِهٖ۔

حضرت عبداللہ وانس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "قیامت کے دن ہر غدر کرنے والے کے لئے ایک جھنڈا ہوگا"۔ ان (راویوں) میں سے ایک تو کہتے ہیں کہ وہ جھنڈا نصب کیا جائیگا۔ اور دوسرے کہتے ہیں کہ وہ قیامت کے دن دکھایا جائے گا اور وہ اس سے پہچان لیا جائے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِي تَمِيمٍ أَبْشِرُوا فَقَالُوا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَجَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْيَمَنِ اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَبِلْنَا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ بَدْءَ الْخَلْقِ وَالْعَرْشِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ رَاحِلَتُكَ تَفَلَّتَتْ لَيْتَنِي لَمْ أَقُمْ.

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ

بشارت کو خوشی سے قبول کرنا چاہئے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ بنی تمیم کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ تو آپ نے فرمایا "اے بنی تمیم خوش ہو جاؤ"۔ انہوں نے کہا۔ آپ نے ہمیں بشارت تو دے دی کچھ (مال بھی) دیجئے۔ اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر آپ کے پاس یمن کے (کچھ لوگ آئے) تو آپ نے اُن سے بھی فرمایا "اے اہل یمن! تم بشارت کو قبول کرو۔ کیونکہ بنی تمیم نے اسے قبول نہیں کیا۔ انہوں نے کہا ہم نے قبول کیا۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم ابتدائے پیدائش اور عرش کی باتیں بیان کرنے لگے۔ اتنے میں ایک شخص آیا۔ اور اس نے مجھ سے کہا۔ اے عمران! تمہاری اونٹنی کھل گئی ہے (اس کو جا کے) پکڑو۔ میں اٹھ کر چلا گیا۔ مگر میرے دل میں یہ حسرت رہ گئی کہ کاش! میں نہ اٹھا ہوتا۔

ابتدائے پیدائش کا ذکر

حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے ایک

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ شَیْئٌ غَیْرُہٗ وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ وَکَتَبَ فِی الذِّکْرِ کُلَّ شَیْئٍ وَخَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَنَادٰی مُنَادٍ ذَھَبَتْ نَاقَتُکَ یَا ابْنَ الْحُصَیْنِ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا ھِیَ یَقْطَعُ دُوْنَھَا السَّرَابُ فَوَاللّٰہِ لَوَدِدْتُّ اَنِّیْ کُنْتُ تَرَکْتُھَا۔

روایت میں ہے۔کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔"اللہ تھا اور اُسکے سوا کچھ بھی نہ تھا۔اور اس کا عرش پانی پر (تیرتا) تھا اور لوحِ محفوظ میں اس نے ہر چیز لکھدی تھی اور اس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔" اتنے میں ایک شخص نے آواز دی کہ اے ابن حصین! تمہاری اونٹنی گئی۔پس میں چلا گیا۔وہ اونٹنی سراب سے آگے جا چکی تھی۔مگر بخدا میں یہ چاہتا تھا۔کہ کاش! اس اونٹنی کو چھوڑ دیتا۔اور وہاں سے نہ اُٹھتا۔

۱۷۴ — خدا پر اولاد کا الزام اسکو گالی دینا ہے اور قیامت کا انکار اسکی تکذیب کرنا ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَشْتِمُنِیْ ابْنُ اٰدَمَ وَمَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَّشْتِمَنِیْ وَیُکَذِّبُنِیْ وَمَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَمَّا شَتْمُہٗ فَقَوْلُہٗ اِنَّ لِیْ وَلَدًا وَاَمَّا تَکْذِیْبُہٗ فَقَوْلُہٗ لَیْسَ یُعِیْدُنِیْ کَمَا بَدَاَنِیْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔"اللہ عزوجل فرماتا ہے۔" ابنِ آدم مجھے گالی دیتا ہے اور اُسے زیبا نہیں کہ وہ مجھے گالی دے۔ اور وہ میری تکذیب کرتا ہے۔اور اُسے زیبا نہیں کہ وہ میری تکذیب کرے۔اُسکا مجھے گالی دینا تو اُس کا یہ قول ہے کہ میری اولاد (ٹھیرانا) ہے۔اور اُس کی تکذیب اس کا یہ کہنا ہے۔کہ اللہ پھر مجھے زندہ نہ کرے گا۔ جیسے اُس نے مجھے پیدا کیا تھا۔"

۱۷۵ — خدا کی رحمت اسکے غضب پر غالب ہے۔

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَی اللّٰہُ الْخَلْقَ کَتَبَ فِیْ کِتَابِہٖ فَھُوَ عِنْدَہٗ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" جب اللہ پیدائیش کو تمام کر چکا تو اس نے اپنی کتاب میں لکھ لیا جو اس کے پاس عرش کے اوپر ہے۔

رَحْمَتِيْ غَلَبَتْ غَضَبِيْ۔

عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مِنْهَا مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ۔

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ تَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنَ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ فَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا يُقَالُ لَهَا ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى

میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔"

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ "کہ زمانے نے اب پھر اس حالت کی مثل دور کیا ہے۔ جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ مہینے کا ہوا ہے۔ ان میں سے چار مہینے حرام ہیں۔ تین تو پے درپے یعنے ذیقعدہ۔ ذی الحجہ۔ محرم اور چوتھا رجب منظر ہے۔ جو جمادی اور شعبان کے درمیان ہے۔"

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں۔ کہ مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب آفتاب غروب ہوتا ہے۔ تو تمہیں معلوم ہے وہ کہاں جاتا ہے؟" میں نے کہا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ "وہ جاتا ہے تاکہ عرش کے نیچے سجدہ کرے۔ پھر (اللہ سے) طلوع کی اجازت مانگے۔ جس پر اُسے اجازت دی جاتی ہے۔ مگر قریب ہے۔ کہ وہ سجدہ کرے۔ اور قبول نہ کیا جائے۔ اور اجازت مانگے۔ تو نہ دی جائے (بلکہ) اس سے کہہ دیا جائے۔ کہ جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ جا۔ پس وہ مغرب سے طلوع کریگا اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ

حج — اشہر الحرام کی توضیح۔

حج — آفتاب کے طلوع و غروب کا اکتشاف

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ۔

لَهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ یعنی اور آفتاب اپنی جگہ پر چلتا ہے۔ یہ غالب دانا کا مقرر کیا ہوا اندازہ ہے"۔

۱۷۸ قیامت کے دن سورج چاند کا لپٹنا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ يُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ قیامت کے دن سورج اور چاند لپیٹ دیئے جائیں گے۔

۱۷۹ آنحضرت صلعم کا ابر کے وقت تردد۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰی مَخِيْلَةً فِی السَّمَاءِ اَقْبَلَ وَاَدْبَرَ وَدَخَلَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهٗ فَاِذَا اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّیَ عَنْهُ قَالَتْ فَعَرَّفْتُهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ وَمَا اَدْرِیْ لَعَلَّهٗ كَمَا قَالَ قَوْمٌ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ الْاٰيَةَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کوئی ابر کا ٹکڑا آسمان پر دیکھتے۔ تو کبھی آپ آگے بڑھتے اور کبھی پیچھے ہٹتے۔ کبھی اندر آتے کبھی باہر جاتے۔ اور آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا۔ مگر جب پانی برسنے لگتا۔ تو آپ کی وہ حالت دور ہو جاتی۔ میں نے آپ کو اس حالت کی بابت جتلایا۔ تو آپ نے فرمایا" (خوف کا باعث یہ ہے) کہ میں نہیں جانتا۔ شاید وہ ایسا ہی ہو جیسا کہ ایک قوم نے کہا تھا۔ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ الآیہ (پس جب انہوں نے ابر کو دیکھا کہ وہ اُن کے میدان کی طرف رُخ کئے ہوئے ہے" الی آخر الآیۃ۔

۱۸۰ سعادت اور شقاوت نوشتۂ ازلی ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ

حضرت عبداللہ (ابن مسعود) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو صادق و مصدوق تھے" کہ تم میں سے

يَجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَكًا وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَيُقَالُ لَهُ اكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

ہر شخص کی پیدائش اسکی ماں کے پیٹ میں تکمیل پاتی ہے چالیس دن تک نطفہ رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں تک بستہ خون رہتا ہے (اور) پھر اتنے ہی دنوں تک مضغہ گوشت رہتا ہے۔ بعد ازاں اللہ ایک فرشتہ بھیجتا ہے۔ اور اسے چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے۔ کہ اسکا عمل لکھ اسکا رزق اور اسکی عمر لکھدے۔ اور یہ لکھدے کہ شقی ہے یا سعید ہے۔ پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ پس (اس تحریر کے مطابق) بیشک تم میں سے کوئی شخص ایسا عمل کرتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز (کا فاصلہ) رہجاتا ہے۔ مگر اس پر (خدا کا) نوشتہ غالب آجاتا ہے۔ اور وہ دوزخیوں کے عمل کرنے لگتا ہے۔ ایسا ہی کوئی شخص (ایسا) عمل کرتا ہے۔ کہ اُسکے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک گز (فاصلہ) باقی رہجاتا ہے مگر اس پر خدا کا نوشتہ غالب آجاتا ہے۔ اور وہ اہل جنت کے کام کرنے لگتا ہے"۔

۱۸۱ج خدا کی محبت ہی محبت مخلوق کا باعث ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰى جِبْرِيلَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے۔ تو جبرائیل کو آواز دیتا ہے کہ اللہ فلاں شخص کو دوست رکھتا ہے۔ لہذا تم بھی اُسے دوست رکھو پس جبرائیل اسکو دوست رکھنے لگتے ہیں۔ اور جبرائیل تمام آسمان والوں میں اعلان کردیتے ہیں کہ اللہ فلاں شخص کو دوست رکھتا ہے لہذا تم بھی اس کو دوست رکھو۔

ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ۔

چنانچہ اسے تمام آسمان والے دوست رکھتے ہیں پھر اس کی قبولیت زمین میں بھی رکھدی جاتی ہے"۔

باب ۱۸۲ شیاطین فرشتوں کے ذکر سے خبریں اخذ کرتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوْحِيْهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ "فرشتے ابر میں آتے ہیں۔ اور اس کام کا ذکر کرتے ہیں جو آسمان میں کیا جاتا ہے۔ پس اُسے شیاطین چھپ کر سن لیتے ہیں۔ اور کاہنوں سے آکر بیان کرتے ہیں۔ اور اُسکے ساتھ کچھ جھوٹ بھی اپنی طرف سے ملا لیتے ہیں"۔

+ عنانة = ابر

باب ۱۸۳ جمعہ کے دن کاتب فرشتے جامع مسجد کے دروازوں پر آتے ہیں اور پھر خطیب کا خطبہ سنتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُوْنَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوْا الصُّحُفَ وَجَاؤُا يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر فرشتے (متعین) ہوتے ہیں۔ اور جو سب سے پہلے آئے یا اسکے بعد آئے۔ اُسکو لکھ لیتے ہیں پھر جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا ہے۔ تو وہ صحیفوں کو لپیٹ لیتے ہیں۔ اور خطبہ سننے کیلئے آجاتے ہیں"۔

باب ۱۸۴ مشرکوں کی ہجو کا جواز۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ اُهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حسانؓ سے فرمایا "تم مشرکوں کی ہجو کرو۔ اور جبرائیل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں"۔

باب ۱۸۵ حضرت عائشہؓ کو آنحضرتؐ کی وساطت سے جبریلؑ کا سلام

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرٰى مَا لَا اَرٰى تُرِيْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا "کہ اے عائشہؓ! یہ جبریل ہیں تم کو سلام کہتے ہیں۔ تو اُنہوں نے کہا۔ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ وہ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی۔ مراد اُن کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

جبریلؑ امر خدا سے حکم سے آتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيْلَ اَلَا تَزُوْرُنَا اَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا قَالَ فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا الْاٰيَةَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیلؑ سے کہا "جس قدر اب تم ہمارے پاس آتے ہو۔ اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے"؟ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا الْاٰيَة (ہم نہیں نازل ہوتے مگر تمہارے پروردگار کے حکم سے۔ اُسی کا ہے جو کچھ ہمارے سامنے ہے اور ہمارے پیچھے ہے")۔

آنحضرتؐ نے قرآن کی ساتوں قراتیں جبریلؑ سے سکر پڑھی ہیں۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِيْ جِبْرِيْلُ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے جبرائیلؑ نے ایک قرأت پر قرآن پڑھایا تھا پھر میں برابر اُس سے زیادہ چاہتا رہا۔ یہانتک کہ سات قرأتوں تک پہنچ گیا"۔

منبر پر آنحضرتؐ کا آیت پڑھنا۔

عَنْ يَعْلٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ۔

یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ "(اور پکارینگے کہ اے مالک)۔

آنحضرتؐ کا کفار کے لئے باوجود اذیت کے بھلا چاہنا۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں۔ اُنہوں نے

وَرَضِيَ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ قَالَ قَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ مَا لَقِيْتُ وَكَانَ اَشَدُّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِيْ اِلٰى مَا اَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا وَاَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرِيْلُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا بِهٖ عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهٗ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذٰلِكَ فِيْمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کہ کیا اُحد سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آپ پر آیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ میں نے تمہاری قوم سے جو جو مصیبتیں اُٹھائی ہیں۔ وہ تو اُٹھائی ہی ہیں۔ مگر سب سے زیادہ مصیبت جو اُٹھائی ہے۔ وہ عقبہ کے دن کی تھی۔ جب میں نے اپنے آپ کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے پیش کیا۔ اور اُس نے میری خواہش پوری نہ کی۔ پس میں نہایت رنج میں چلدیا۔ اور ابھی مجھے ہوش نہ آیا تھا۔ کہ میں قرن الثعالب میں پہنچا۔ چنانچہ میں نے اپنا سر اُٹھایا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک ابر کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کر لیا ہے۔ پھر میں نے دیکھا تو اس میں جبریلؑ تھے۔ اُنھوں نے مجھے آواز دی۔ کہ اللہ نے آپ کی قوم کی گفتگو سُن لی۔ اور وہ جواب جو اُنھوں نے آپ کو دیا۔ اور اللہ نے آپکے پاس پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے۔ کہ آپ اس کو کافروں کی نسبت جو حکم چاہیں دیں۔ پھر مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی۔ اور مجھے سلام کیا۔ بعد اس کے کہا۔ کہ اے محمدؐ! جو تم چاہو موجود ہے۔ اگر تم چاہو۔ تو میں اخشبین (یہ دونوں پہاڑ ہیں) ان پر رکھ دوں۔ میں نے کہا۔ (نہیں۔ میں یہ نہیں چاہتا) بلکہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ انکی نسل سے ایسے لوگ پیدا کرے گا۔

مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا۔

جو صرف خدائے عزوجل کی عبادت کرینگے اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرینگے"۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى قَالَ رَاٰى جِبْرِيْلَ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى (کی تفسیر) میں فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل کو دیکھا تھا۔ ان کے چھ سو پر تھے۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے قول لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى (بیشک اُنھوں نے اپنے پروردگار کی بڑی نشانیاں دیکھیں) (کا مطلب یہ ہے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سبز رفرف دیکھا تھا۔ جس نے آسمان کے کنارے بند کرلئے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَبَّهٗ فَقَدْ اَعْظَمَ وَلٰكِنْ قَدْ رَاٰى جِبْرِيْلَ فِيْ صُوْرَتِهٖ وَخَلْقِهٖ سَادًّا مَا بَيْنَ الْاُفُقِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جو شخص خیال کرتا ہے۔ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا تو اس نے بُرا خیال کیا۔ بلکہ آپ نے جبرئیل کو اُن کی صورت اور اصلی خلقت میں دیکھا کہ اُنھوں نے آسمان کے کنارے بھر دیئے تھے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"جب مرد اپنی بی بی کو ہمبستری کے لئے کہے اور وہ انکار کرے اور مرد ناخوش ہو کے سو رہے تو فرشتے اس عورت پر صبح تک لعنت کرتے رہتے ہیں"۔

جبرئیل کے چھ سو پر تھے۔

۱۹۱ آنحضرت صلعم کا سبز رفرف دیکھنا

۱۹۲ آنحضرت صلعم کا جبرئیل کو اصلی خلقت میں دیکھنا۔

۱۹۳ منکوحہ پر انکار ہمبستری سے لعنت۔

۱۹۴
۳۳ حج
آنحضرت صلعم کا آسمان پر حضرت موسٰیؑ و عیسٰیؑ اور دجال کا باعلامات دیکھنا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَیْتُ لَیْلَةَ أُسْرِیَ بِیْ مُوْسٰی رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَأَیْتُ عِیْسٰی رَجُلًا مَرْبُوْعًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ إِلَی الْحُمْرَةِ وَالْبَیَاضِ سَبْطَ الرَّأْسِ وَرَأَیْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِیْ آیَاتٍ أَرَاهُنَّ اللّٰهُ إِیَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَائِهٖ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ جس رات مجھے معراج ہوئی۔ میں نے موسٰیؑ کو دیکھا کہ وہ ایک گندمی رنگ کے دراز قامت پیچدار بال کے آدمی ہیں۔ گویا وہ (قبیلہ) شنوہ کے ایک مرد ہیں اور میں نے عیسٰیؑ کو دیکھا کہ وہ متوسط قد اور اعضا سُرخی سفیدی کے درمیان ہیں سیدھے بال سر کے آدمی ہیں۔ اور میں نے مالک داروغۂ دوزخ اور دجال کو دیکھا جو اللہ نے مجھے (اُس روز) دکھائے۔ پس تم ان کے لقا میں شک میں نہ ہو۔"

۱۹۵
۳۴ حج
برزخ میں روحوں کو انکے اخروی مقام صبح و شام دکھلائے جاتے ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهٗ یُعْرَضُ عَلَیْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِیِّ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" جب تم میں سے کوئی شخص مرجاتا ہے تو اُسے اسکا مقام صبح و شام دکھایا جاتا ہے۔ اگر وہ اہل جنت میں سے ہو۔ تو اہل جنت میں سے۔ اور اگر وہ دوزخ والوں میں سے ہے۔ تو دوزخ والوں میں سے"۔

۱۹۶
۳۵ حج
جنت میں اکثر فقرا کی عورتیں اور دوزخ میں اکثر عورتوں کے مرد ہیں۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّةِ فَرَأَیْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَأَیْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔" میں نے جنت کو دیکھا تو وہاں اکثر فقرا کی عورتوں کو پایا ؟ اور دوزخ کو دیکھا۔ تو وہاں اکثر عورتوں کے مردوں کو دیکھا۔

۱۹۷
۳۶ حج
حضرت عمرؓ کا مقام جنت میں

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوْرَتُهُمْ عَلَى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ آنِيَتُهُمْ فِيْهَا الذَّهَبُ أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَّرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوْبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَّاحِدٍ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رَضِيَ

عنہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) جبکہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ آپ نے فرمایا۔ "اس حالت میں کہ میں سو رہا تھا۔ میں نے اپنے آپکو جنت میں دیکھا کہ ایک عورت ایک محل کے گوشے میں وضو کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ لوگوں نے کہا۔ عمرؓ کا۔ تو میں نے ان کی غیرت کا خیال کیا۔ اور پیچھے پھر آیا۔" اس پر عمرؓ رونے لگے۔ اور کہا یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کرونگا؟۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا۔ وہ شب بدر کے چاند کی مانند ہوں گے۔ جو وہاں نہ تو تھوکیں گے۔ نہ ناک کا رینٹھ نکالیں گے۔ نہ بول وبراز کرینگے۔ ان کے برتن سونے کے ہوں گے اور انکی کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہونگی۔ انکی انگیٹھیوں میں عود سلگے گا۔ اور انکا پسینہ مشک کا ہوگا۔ اور ان میں سے ہر ایک کے لئے دو بیبیاں ہوں گی۔ بہ سبب حسن کے اُن کی پنڈلیوں کا مغز گوشت کے اوپر سے دکھائی دیگا۔ (اور) اُن میں باہم اختلاف نہ ہوگا نہ دشمنی (بلکہ) ان سب کے دل ایک ہونگے۔ (اور) وہ صبح وشام اللہ کی پاکی بیان کرینگے۔"

حضرت ابوھریرہ رضی

اللہ عنہ قال والذین علی آثرھم کاشد کوکب اضاءۃ قلوبھم علی قلب رجل واحد لا اختلاف بینھم ولا تباغض لکل امریٔ منھم زوجتان کل واحدۃ منھما یُرٰی مخ ساقھما من ورآء لحمھما من الحسن یسبّحون اللہ بکرۃ وعشیا لا یسقمون ولا یمتخطون وذکر باقی الحدیث۔

اللہ عنہ سے ہی ایک دوسری روایت میں ہے کہ "جو ان کے بعد داخل ہونگے۔ وہ جگمگاتے ستارے کی مانند ہونگے۔ اُن سب کے دل (بوجہ محبت کے ایک شخص کے دل کی طرح ہوں گے۔ نہ ان میں کسی بات کا اختلاف ہوگا نہ دشمنی۔ اُن میں سے ہر مرد کی دو بیویاں ہونگی۔ کہ بوجہ حسن اُن میں سے ہر ایک کی پنڈلی کا مغز گوشت کے اوپر سے دکھائی دیگا۔ وہ صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرینگے۔ نہ کبھی بیمار ہوں گے۔ اور نہ ناک سے رینٹھ گرائیں گے"۔ اس کے بعد باقی حدیث بالا مذکور ہے۔

وتخ ۲۰۰
جنتیوں کی ایک خاص تعداد۔

عن سھل بن سعد رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیدخلن من امتی سبعون الفا او سبع مائۃ الف لا یدخل اولھم حتی یدخل آخرھم وجوھھم علی صورۃ القمر لیلۃ البدر۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا" یقیناً میری امت میں سے ستر ہزار یا (یہ فرمایا کہ) سات لاکھ آدمی جنت میں (ایسے) داخل ہونگے (کہ) سب ایک ساتھ داخل ہونگے۔ (اور) انکے چہرے شب قدر کے چاند کی مثل ہونگے"۔

بلخ ۲۰
ریشمین کپڑے پر ترجیح۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال اھدی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم جبۃ سندس وکان ینھی عن الحریر فعجب الناس منھا فقال والذی نفس محمد بیدہ لمنادیل سعد بن معاذ فی الجنۃ

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک جبہ سندس (ایک ریشمین کپڑا ہے) کا ہدیہ میں آیا (چونکہ) آپ ریشمی کپڑے کے استعمال سے منع فرمایا کرتے تھے۔ اسلئے لوگ اس کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ مگر آپ نے فرمایا۔ کہ اس کی قسم جسکے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے کہ جنت میں سعد بن معاذ رضؓ کے رومال

أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا۔
وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ
لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا
مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا۔
وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَ
ذٰلِكَ قَالَ وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ
وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ۔
عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ
يَتَرَاءَيُوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ
مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا يَتَرَاءَيُوْنَ
الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي
الْأُفُقِ السَّمَاءِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ
الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ
الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ
قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ
بِيَدِهٖ رِجَالٌ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ
صَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ۔
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس سے بہتر ہوں گے"۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپؐ نے فرمایا" جنت میں ایک درخت ہے۔ کہ اگر سوار اسکے سایہ میں سو برس چلے تب بھی اسکو طے نہ کر سکے"۔
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں (اس کے بعد) مروی ہے کہ اگر تم چاہو تو (اس آیت کو) پڑھو وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ (یعنی اور سایہ دراز)۔
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا" اہل جنت اپنے اوپر والوں کو ایسا دیکھیں گے جیسے تم روشن ستارے کو۔ جو مشرقی کنارے یا مغربی کنارے سے قریب ہو دیکھتے ہو بوجہ اس تفاوت کے جو ان میں باہم ہے"۔ صحابہؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! یہ انبیاء کے مقام ہیں۔ کوئی اور وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ آپؐ نے فرمایا" ہاں قسم اس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے، کہ کچھ وہ لوگ بھی ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے پیغمبروں کی تصدیق کی (ان مقامات میں پہنچ سکتے ہیں)۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ کہ آپؐ نے فرمایا۔

بخ: جنت کے سایہ دار درخت۔
بخ: حدیث بالا کا تعلق بحوالہ آیت۔
بخ: مومنین کا ملین کا مقام انبیاء تک پہنچنا۔
بخ: بخار کو جہنم کا جوش سمجھو۔

الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ۔

بخار جہنم کے جوش سے پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا تم اسکو پانی سے ٹھنڈا کرو۔"

۲۰۶ نارِ جہنم کی حرارت کا اندازہ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" تمہاری آگ (کی گرمی) جہنم کی آگ (کی گرمی) کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے" عرض کی گئی یا رسول اللہ! یہی کافی ہے۔ آپ نے فرمایا" تو وہ اس پر انہتر حصے زیادہ کردیگئی ہے۔ ہر حصے میں اتنی ہی گرمی ہے"۔

۲۰۷ تارکِ عمل کو عذاب النار

عَنْ اُسَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِی النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهُ فِی النَّارِ فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ مَا شَانُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ۔

اُسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ" قیامت کے دن ایک شخص لایا جائے گا۔ اور وہ آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر اُسکی آنتیں آگ میں نکل پڑینگی۔ اور وہ اس طرح گھومے گا۔ جیسے گدھا اپنی چکی کو لے کر گھومتا ہے۔ تب دوزخ والے اس کے پاس جمع ہوجائیں گے۔ اور کہینگے کہ اے فلاں شخص تیرا کیا حال ہے؟ کیا تو ہمیں اچھی باتوں کا حکم نہ دیتا تھا۔ اور ہمیں بری باتوں سے منع نہ کرتا تھا؟ وہ کہیگا۔ ہاں۔ میں تمہیں اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا۔ مگر خود اُن کو نہ کرتا تھا۔ اور تمہیں بُری باتوں سے منع کرتا تھا۔ مگر خود ان کو کرتا تھا"۔

۲۰۸ حضور صلعم پر جادو اور اسکا آپ پر انکشاف۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُحِرَ النَّبِیُّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰى كَانَ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ
اَنَّهٗ يَفْعَلُ الشَّيْءَ
وَمَا يَفْعَلُهٗ حَتّٰى كَانَ
ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا وَدَعَا
ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ اَنَّ
اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْمَا فِيْهِ
شِفَائِيْ اَتَانِيْ رَجُلَانِ
فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ
رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ
رِجْلَيَّ فَقَالَ اَحَدُهُمَا
لِلْاٰخَرِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ
قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ
طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ
الْاَعْصَمِ قَالَ فِيْمَاذَا
قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ
وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ
فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ
ذَرْوَانَ فَخَرَجَ اِلَيْهَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ
حِيْنَ رَجَعَ نَخْلُهَا كَاَنَّهٗ
رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ
فَقُلْتُ اسْتَخْرَجْتَهٗ
فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَقَدْ
شَفَانِيَ اللّٰهُ وَخَشِيْتُ
اَنْ يُّثِيْرَ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا

(اس سے) آپ کو خیال ہوتا۔ کہ ایک کام
کیا ہے۔ حالانکہ آپ نے اس کو نہ کیا ہوتا۔
یہاں تک کہ آپ نے ایک دن دعا کی۔
اور (بہت) دعا کی۔ اس کے بعد (مجھے)
فرمایا" تم کو معلوم ہے۔ اللہ نے مجھے
وہ بات بتادی۔ جس میں میری شفا ہے۔
دو آدمی میرے پاس آئے۔ ان میں سے
ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے
پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر ان میں سے ایک
نے دوسرے کو کہا۔ کہ اس شخص کو کیا بیماری
ہے؟ دوسرے نے کہا۔ ان کو جادو کیا گیا۔
اُس نے کہا کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ دوسرے
نے کہا۔ لبید بن اعصم نے۔ اس نے کہا
کس چیز میں؟ دوسرے نے کہا کہ کنگھی
میں۔ اور روئی کے گالوں میں۔ اور نر کھجور
کی کلی کے اوپر والے چھلکے میں۔ اس نے
کہا۔ وہ کہاں ہے؟ دوسرے نے کہا۔
ذروان (نامی) کنوئیں میں پس نبی صلی اللہ
علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے۔ بعد ازاں
لوٹے۔ اور جب لوٹ آئے۔ آپ نے حضرت
عائشہؓ سے فرمایا" اس (کنوئیں) کے
(قریب والے) درخت گویا کہ شیاطین کے سر ہیں۔
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ میں نے کہا۔ آپ نے
اس کو نکلوایا؟ فرمایا" نہیں۔ اللہ نے مجھے
شفا دے دی۔ اور (اسکے نکلوانے میں)
مجھے یہ خیال ہوا کہ لوگوں میں فساد پھیلیگا"
(اور جادو کا چرچا زیادہ ہو جائے گا)۔

ثُمَّرَةُ فِتَنِ الْبِئْرِ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِی الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰی يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ اِلَی الْمَشْرِقِ فَقَالَ هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّيْلُ اَوْ كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَاَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اللّٰهَ وَاَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ

بعد اسکے وہ کنواں بند کردیا گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "شیطان تم میں سے کسی کے پاس آئیگا۔ اور کہیگا۔ کہ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا؟ یہانتک کہ کہیگا (بتاؤ) تمہارے پروردگار کو کس نے پیدا کیا؟ پس جب یہانتک نوبت پہنچ جائے تو تمہیں چاہیئے کہ اللہ سے پناہ مانگو اور چپ ہو جاؤ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ کہ مشرق کی طرف اشارہ کرکے فرماتے تھے "فتنہ یہاں ہے۔ فتنہ یہاں ہے۔ جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا "جب رات (کا اندھیرا) جھک آئے تو تم اپنے لڑکوں کو گھروں میں روک لو۔ کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ پھر جب کچھ حصہ رات کا گذر جائے تو لڑکوں کو چھوڑ دو۔ یعنی عشاء کے بعد سونے دو اور اپنا دروازہ بند کرلو۔ اور اللہ کا نام لو اور اپنا چراغ گل کردو۔ اور اللہ کا نام لو۔ اور اپنے پانی کا ظرف ڈھک دو۔ اور اللہ کا

۲۰۹ باب وجود باری میں زیادہ چھان بین کرنا نہ چاہیئے۔

۲۱۰ باب مشرق سے فتنہ اٹھنے کی خبر

۲۱۱ باب رات کو سونے کے آداب۔

اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرْ اِنَاءَكَ وَ
اذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ تَعْرُضُ
عَلَيْهِ شَيْئًا۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ
جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ
يَسْتَبَّانِ فَاَحَدُهُمَا احْمَرَّ
وَجْهُهُ وَانْتَفَخَتْ اَوْدَاجُهُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا
ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ
فَقَالُوْا لَهُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ
وَهَلْ بِيْ جُنُوْنٌ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ
مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ
اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ
فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَالَ هَا
ضَحِكَ الشَّيْطَانُ۔

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

نام لو۔ اور کھانے کا برتن ڈھانک دو۔ اور اللہ کا
نام لو۔ (اور اگر کوئی چیز پوری بند کرنے کی نہ ملے تو)
کوئی چیز اُسکے عوض میں رکھدو۔

سلیمان بن صُرد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا
ہوا تھا۔ اور دو آدمی باہم گالی گلوچ کر
رہے تھے۔ یہانتک کہ ان میں سے ایک
کا چہرہ سُرخ ہوگیا۔ بلکہ رگیں تک پھول
گئیں۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا" میں ایک ایسی بات جانتا ہوں
کہ اگر یہ شخص اُس بات کو کہدے تو اسکا
غصہ جاتا رہے۔ اگر یہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ کہدے تو
اسکا غصہ جاتا رہے"۔ پس لوگوں نے
اس شخص سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے یہ فرمایا ہے کہ تو شیطان سے خدا کی پناہ
مانگ۔ اس نے کہا۔ کیا مجھے جنون ہے (کہ میں
شیطان سے پناہ مانگوں؟)۔

ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا" جمائی
شیطان (کے حرکات میں) سے ہے۔ پس
جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے۔ تو
حتّی الامکان اُسے روکے۔ کیونکہ جب
تم میں سے کوئی شخص (جمائی کے وقت)
" ہا " کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے"۔

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۲۱۲ غصہ کے وقت اعوذ پڑھنی چاہئے

ودج ودج اوداج

۲۱۳ جمائی شیطان کی حرکات سے ہے

۲۱۴

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ
وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا احْلَمَ
اَحَدُكُمْ حُلْمًا يَخَافُهٗ
فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ وَلْيَتَعَوَّذْ
بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا
لَا تَضُرُّهٗ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ
اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَتَوَضَّأَ
فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَاِنَّ
الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ
عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى
الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ
وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ
فَاِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَ
يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
فَبَيْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً
لِاَقْتُلَهَا فَنَادَانِيْ اَبُوْ لُبَابَةَ
لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ

عمدہ خواب اللہ کی طرف سے ہے۔ اور بُرا
خواب شیطان کی جانب سے ہے پس
جب تم میں سے کوئی شخص بُرا خواب
دیکھے جس سے اس کو خوف معلوم ہو تو اُسے
چاہیئے کہ اپنی بائیں جانب تھوک دے
اور اُسکے شر سے اللہ کی پناہ مانگے۔ تو وہ
اُسے ضرر نہ دیگا"۔

۲۱۵ باب ناک صاف رکھنا چاہیئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے
ہیں۔ کہ آپؐ نے فرمایا" جب تم میں سے
کوئی شخص اپنے خواب سے جاگے تو وضو
کرے۔ اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالکر
صاف کرے۔ کیونکہ شیطان رات بھر
ناک میں رہا کرتا ہے"۔

۲۱۶ باب سانپ کو مارنا چاہیئے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو
خطبہ میں منبر پر یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ کہ سانپوں
کو مار ڈالو۔ ذا الطفیتین[1] اور ابتر[2] کو مار ڈالو۔
کیونکہ یہ دونوں آنکھ کی روشنی مٹا دیتے
اور حمل گرا دیتے ہیں"۔ حضرت عبداللہ
بن عمرؓ کہتے ہیں (ایک روز) میں ایک
سانپ کو ڈھونڈ رہا تھا کہ اُسے ماردوں
کہ مجھے ابو لبابہ نے آواز دی کہ اسے نہ مارنا۔
میں نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے سانپوں کے مارنے کا حکم

[1] ذا الطفیتین وہ سانپ جسکی پیٹھ پر دو سفید خط ہوں۔

[2] ابتر وہ سانپ جسکی دُم نہ ہو۔

اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فَقَالَ اِنَّهُ نَهٰى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ۔

دیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ آپ نے بعد کے گھر والے سانپوں (جن کو عوامر کہتے ہیں) کے مارنے سے منع فرمایا ہے۔"

۲۱۷ حدیث — کفر، فخر، تکبر اور سکون کے مقامات

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ اَهْلِ الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کفر کا سر مشرق کی طرف ہے۔ اور فخر و تکبر اونٹ گھوڑے والوں میں ہے۔ اور کاشتکاری گاؤں والوں میں ہے۔ اور سکون بکری والوں میں ہے۔"

۲۱۸ حدیث — ایمان یمن والوں میں ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْاِيْمَانُ يَمَانٍ هٰهُنَا اَلَا اِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِيْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ۔

عقبہ بن عمرو اور ابو مسعود رضی اللہ عنہم کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا" ایمان یمنی ہے۔ اس طرف سے آگاہ رہو۔ سختی اور سنگدلی کاشتکاروں میں ہے۔ اونٹ کی دموں کے پاس جہاں سے شیطان کے دونوں سینگ نکلتے ہیں یعنی قبیلہ ربیعہ اور مضر میں۔"

۲۱۹ حدیث — مرغ اور گدھے کی آواز پر خدا کو یاد کرنے کی تلقین

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم مرغ کی آواز سنو۔ تو اللہ سے اسکا فضل طلب کرو۔ کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے (تب بولتا ہے) اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ مانگو۔ کیونکہ وہ شیطان کو

لے عرب کے عوامر غالباً تکلیف نہ دیتے ہوں گے۔ مگر یہاں تو سب سانپ نقصان پہنچاتے ہیں۔ لہذا ان سب کا مارنا ہی اچھا ہے۔

الشَّیطَانَ فَاِنَّہٗ رَاٰی شَیطَانًا۔

دیکھتا ہے۔ (تو بولتا ہے)۔

۲۲۰ باب مسخ شدہ اسرائیلی گروہ۔

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فُقِدَتْ اُمَّۃٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ لَا یُدْرٰی مَا فَعَلَتْ وَاِنِّیْ لَا اُرَاھَا اِلَّا الْفَارَ اِذَا وُضِعَ لَھَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَاِذَا وُضِعَ لَھَا اَلْبَانُ الشَّاۃِ شَرِبَتْ فَحَدَّثْتُ کَعْبًا فَقَالَ اَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُہٗ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لِیْ مِرَارًا فَقُلْتُ اَفَاَقْرَاُ التَّوْرَاۃَ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا" ایک گروہ بنی اسرائیل کا جو کھویا گیا تھا۔ نہ معلوم کیا ہوا؟ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ وہی چوہے ہیں کہ جب اُن کے سامنے اونٹ کا دودھ رکھدیا جاتا ہے۔ تو وہ نہیں پیتے۔ اور جب ان کے سامنے بکریوں کا دودھ رکھدیا جاتا ہے تو وہ پی لیتے ہیں"۔ مگر میں نے کعبؓ سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا۔ تم نے خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ پھر اُنھوں نے مجھ سے مکرر یہی پوچھا تو میں نے کہا۔ کیا میں توریت پڑھا ہوا ہوں؟۔

ف۔ اس حدیث کی نسبت محدثین نے لکھا ہے کہ اسوقت تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر مفصل وحی نہ آئی تھی۔ بعد کو وحی سے معلوم ہوا۔ کہ مسخ کی ہوئی قوم تین دن سے زیادہ زندہ نہیں رہتی۔ اور ان سے توالد وتناسل نہیں رہتا۔

۲۲۱ باب کھانے میں سے مکھی نکالنے کی ترکیب

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ شَرَابِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْمِسْہُ ثُمَّ لِیَنْزِعْہُ فَاِنَّ فِیْ اِحْدٰی جَنَاحَیْہِ دَاءً وَّ فِی الْاُخْرٰی شِفَاءً۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جب تم میں سے کسی کے (کھانے) پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اُسے چاہئے کہ اُسے غوطہ دے کر نکال ڈالے۔ کیونکہ اسکے دو پروں میں سے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا"۔

وَعَنْهُ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِامْرَأَۃٍ مُوْمِسَۃٍ مَرَّتْ بِکَلْبٍ عَلٰی رَأْسِ رَکِیٍّ یَلْھَثُ قَدْ کَادَ یَقْتُلُہُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّھَا فَاَوْثَقَتْہُ بِخِمَارِھَا فَنَزَعَتْ لَہٗ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَھَا بِذٰلِکَ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک زانیہ عورت (صرف اس بات پر) بخش دی گئی۔ کہ اس کا گذر (ایک مرتبہ) کسی کتے پر ہوا۔ جو ایک کنوئیں کے کنارے پر بیٹھا ہوا مٹی چاٹ رہا تھا۔ اور قریب تھا کہ اُسے پیاس مار ڈالے۔ مگر اس عورت نے اپنا موزہ اُتارا اور اُسکو اپنے دوپٹے سے باندھا۔ اور اُسکے لئے (کنوئیں) سے پانی نکالا۔ چنانچہ اسی بات پر وہ بخش دی گئی"۔

۲۲۲ ف بعض حیوانات پر احسان۔

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰہُ آدَمَ وَطُوْلُہٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْھَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اُولٰٓئِکَ الْمَلٰٓئِکَۃِ فَاسْتَمِعْ مَا یُحَیُّوْنَکَ تَحِیَّتُکَ وَتَحِیَّۃُ ذُرِّیَّتِکَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَقَالُوْا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ فَزَادُوْہُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ فَکُلُّ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ عَلٰی صُوْرَۃِ آدَمَ فَلَمْ یَزَلِ الْخَلْقُ یَنْقُصُ حَتَّی الْآنَ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا"۔ جب خدا نے آدمؑ کو پیدا کیا۔ تو ان کا قد ساٹھ گز[1] کا تھا۔ پھر اللہ نے ان سے فرمایا۔ کہ جاؤ اور ان فرشتوں کو سلام کرو۔ اور سنو وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں۔ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہے پس آدمؑ نے کہا" اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" فرشتوں نے جواب دیا" اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ"" ورحمۃ اللہ" انہوں نے زیادہ کردیا۔ پس جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ آدمؑ کی صورت پر ہوگا۔ گو لوگ اب تک ابتدائے پیدائش سے (جسامت میں) گھٹتے رہے ہیں"۔

۲۲۳ ف بہشتیوں کی نسل و جسامت حضرت آدم علیہ السلام کی شکل و پیدائشی جسامت پر ہوگی

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

۲۲۴ ف عبداللہ بن سلام کا ایمان لانا۔

[1] عرب میں ذراع چوبیس انگلی (ایک ہاتھ) کا ہوتا ہے یا ساٹھ گز یعنے ساٹھ ہاتھ۔

قَالَ بَلَغَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ مَقْدَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ قَالَ مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيْهِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ إِلَى أَخْوَالِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَّرَنِيْ بِهِنَّ آنِفًا جِبْرِيْلُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوْتِ وَأَمَّا الشَّبَهُ فِي الْوَلَدِ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ الْمَرْأَةَ فَسَبَقَهَا مَاؤُهُ كَانَ الشَّبَهُ لَهُ وَإِذَا سَبَقَ مَاؤُهَا كَانَ الشَّبَهُ لَهَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خبر جب عبداللہ بن سلام کو پہنچی تو وہ آپ کے پاس آئے اور کہا۔ میں آپ سے تین باتیں پوچھتا ہوں۔ کہ ان کو سوائے نبی کے کوئی نہیں جانتا۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ قیامت کی پہلی علامتیں کیا ہیں۔ اور سب سے پہلی غذا کیا ہے۔ جو اہل جنت کھائینگے۔ اور کس وجہ سے بچہ اپنے باپ کے مشابہ ہوتا ہے۔ اور کس وجہ سے اپنے ماموں کے مشابہ ہوتا ہے؟ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ باتیں جبرائیل علیہ السلام نے ابھی بتائی ہیں انس کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا جبرائیل تو فرشتوں میں یہود کے بڑے دشمن ہیں۔ پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کی علامتوں میں سے اول یہ ہے کہ ایک آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائیگی اور اول غذا جسکو اہل جنت کھائینگے وہ مچھلی کی کلیجی کا ٹکڑا ہے۔ لیکن بچے کی مشابہت۔ واس کا سبب یہ ہے کہ مرد جب عورت سے ہمبستری کرتا ہے اور اسکو انزال ہو جاتا ہے۔ تو بچہ اسکے مشابہ ہو جاتا ہے۔ اور اگر عورت کو پہلے انزال ہو جاتا ہے تو بچہ اس کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ عبداللہ بن سلام نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول

يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهْتٌ اِنْ عَلِمُوا بِاِسْلَامِيْ قَبْلَ اَنْ تَسْأَلَهُمْ بَهَتُوْنِيْ عِنْدَكَ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ وَدَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ الْبَيْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ رَجُلٍ فِيْكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالُوْا اَعْلَمُنَا وَابْنُ اَعْلَمِنَا وَاَخْيَرُنَا وَابْنُ اَخْيَرِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَوَقَعُوْا فِيْهِ۔

ہیں۔ بعد اسکے اُنہوں نے کہا۔ کہ یہود بہت بہتان لگانیوالے ہیں۔ اگر وہ میرے اسلام سے قبل اسکے کہ آپ اُن سے (میری بابت کچھ پوچھیں) واقف ہو جائینگے۔ تو وہ آپکے سامنے مجھ پر کچھ بہتان لگا دینگے۔ پس یہود آئے۔ اور عبداللہ گھر میں چھپ گئے۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے پوچھا۔ کہ عبداللہ بن سلام تم میں کیسے شخص ہیں؟ اُنہوں نے کہا۔ وہ ہم سب میں اعلم اور ہم سب میں اعلم کے بیٹے ہیں۔ اور ہم سب سے بہتر اور بہتر کے بیٹے ہیں۔ پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بتاؤ اگر عبداللہ اسلام لے آئیں (تو کیسا ہو؟) یہود نے کہا خدا انہیں اس سے محفوظ رکھے۔ پھر عبداللہ اِن کے سامنے آگئے۔ اور کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمدؐ اسکے رسول برحق ہیں۔ تو یہود کہنے لگے۔ یہ ہم سب سے خراب اور ہم سب سے خراب کے بیٹے ہیں اور انہیں کو سنے لگے۔

حدیث ۳۳۵ قضا و قدر کا ظہور

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپؐ نے فرمایا۔ اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے۔ تو گوشت کبھی نہ سڑتا۔ اور اگر حوا نہ ہوتیں۔ تو کوئی عورت اپنے شوہر کی خیانت نہ کرتی۔

حدیث ۳۳۶ انسان فطرۃً موقع شناس نہیں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

يَرْفَعُهُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ

انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ کہ اللہ بزرگ و برتر اس شخص سے جو

لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هٰذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْكَ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ۔

تمام دوزخ والوں میں سے باعتبار عذاب کے ہلکا ہوگا۔ فرمائے گا۔ کہ "اگر تجھے تمام دنیا کی چیزیں مل جائیں۔ تو تو اس کے فدیہ میں دے دیگا؟ وہ کہے گا۔ ہاں۔ اللہ فرمائے گا۔ کہ میں نے تو تجھ سے اس سے بھی کم مانگا تھا۔ جبکہ تو آدم کی پشت میں تھا۔ کہ تو میرے ساتھ شرک نہ کرنا۔ مگر تو نے بغیر شرک کے نہ مانا۔"

٢٢٥ ح باب ظلم آئندہ ظلموں کا بھی ذمہ دار ہے

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص ظلماً قتل کیا جاتا ہے۔ اس کے خون کا کچھ گناہ آدم کے پہلے بیٹے (یعنے قابیل) پر ضرور ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کی رسم ڈالی۔"

٢٢٦ ح عرب میں ایک شر پھیلنے کی پیشینگوئی

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم (ایک دن) خوف کی حالت میں یہ فرماتے ہوئے تشریف لائے۔ "عرب کی خرابی ہوگی۔ ایک شر سے جو قریب ہے۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اسکے برابر سوراخ ہوگیا ہے۔" اور آپ نے اپنی دو انگلیوں کا یعنی انگوٹھے کا اور اس انگلی کا جو اس کے قریب ہے حلقہ بنا کر (اس سوراخ کی مقدار کو) بتایا۔ زینب بنت جحش کہتی ہیں۔ کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم)! کیا ہم لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ حالانکہ ہم میں نیک لوگ موجود ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں جب فسق و فجور کی زیادتی ہو جائے گی۔"

جنت میں امت محمدیہ کا تناسب

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا آدَمُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ فَعِنْدَهُ يَشِيبُ الصَّغِيرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيدٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَأَيُّنَا ذَلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "خدائے بزرگ و برتر (قیامت کے دن) فرمائیگا کہ اے آدم! وہ عرض کرینگے میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کرتا ہوں اور خیر سب تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ پس اللہ فرمائیگا کہ دوزخ کا لشکر نکال۔ آدم عرض کرینگے کہ دوزخ کا لشکر کسقدر ہے؟ خدا فرمائیگا۔ فی ہزار نو سو ننانوے پس اُس وقت (مارے خوف کے) بچے بوڑھے ہو جائینگے۔ اور ہر حاملہ عورت اپنا حمل گرادے گی۔ اور تم لوگوں کو دیکھو گے کہ بیہوش ہو رہے ہیں۔ حالانکہ وہ بیہوش نہیں ہیں۔ بلکہ خدا کا عذاب بہت سخت ہے"۔ صحابہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! (فی ہزار ایک آدمی جو جنت میں جائیگا) وہ ایک ہم میں سے کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا "تم خوش رہو۔ کیونکہ ایک شخص تم میں سے ہوگا۔ اور ایک ہزار یاجوج ماجوج سے ہونگے" پھر آپ نے فرمایا "قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں امید کرتا ہوں تم اہل جنت میں چوتھا حصہ ہونگے"۔ پھر ہم نے تکبیر کہی۔ پھر آپ نے فرمایا "مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا تیسرا حصہ ہوگے"۔ پھر آپ نے فرمایا "میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کا نصف ہوگے"۔ اس پر ہم لوگوں نے پھر تکبیر کہی۔ آپ نے فرمایا "تم اور لوگوں میں ایسے ہو جیسے سیاہ بال سفید

السُّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْيَضَ اَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ۔

گائے کے جسم میں۔ یا جیسے سفید بال سیاہ گائے کے جلد میں۔

۲۳۰ ج
قیامت کے دن حضرت ابراہیمؑ کو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَاَ كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ وَاَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّ اُنَاسًا مِنْ اَصْحَابِيْ يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اَصْحَابِيْ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهِ الْحَكِيْمُ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "تم لوگ برہنہ پا۔ برہنہ بدن بغیر ختنہ کے حشر کئے جاؤ گے۔ پھر آپ نے آیت پڑھی کَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ (جس طرح ہم نے پہلی پیدائش کی تھی اسی طرح ہم اس کو دوبارہ لوٹائیں گے۔ یہ وعدہ ہمارے ذمہ ہے۔ اسکو ہم ضرور کرینگے) اور قیامت کے دن جسے سب سے پہلے کپڑے پہنائے جائینگے وہ ابراہیمؑ ہیں۔ اور اس دن میرے چند صحابہؓ کو بائیں جانب لئے جا رہے ہونگے۔ تو میں کہوں گا۔ یہ تو میرے صحابہ ہیں۔ اس پر کہا جائیگا کہ یہ لوگ اپنے پچھلے دین پر لوٹ گئے تھے۔ جب سے کہ آپ ان سے جدا ہوئے پس میں کہونگا جیسا کہ نیک بندے (عیسیٰؑ) نے کہا تھا۔ "اور میں ان پر گواہ تھا جبتک ان میں رہا" اَلْحَکِیْمُ تک۔

۲۳۱ ج
حضرت ابراہیمؑ کے باپ کی حالت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقٰى اِبْرَاهِيْمُ اَبَاهُ اٰزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلٰى وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "قیامت کے دن ابراہیمؑ اپنے باپ آزر سے ملیں گے اور آزر کے چہرے پر اس وقت سیاہی اور غبار ہوگا۔ تو ان سے ابراہیم علیہ السلام کہینگے

إِبْرَاهِيْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ لَا
تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ اَبُوْهُ فَالْيَوْمَ
لَا اَعْصِيْكَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ
يَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَنِيْ اَنْ
لَا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَاَيُّ
خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِيْ
الْاَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ
عَلَى الْكَافِرِيْنَ ثُمَّ
يُقَالُ يَا اِبْرَاهِيْمُ مَا
تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا
هُوَ بِذِيْخٍ مُتَلَطِّخٍ
فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى
فِي النَّارِ۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ
قَالَ اَتْقَاهُمْ فَقَالُوْا
لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ
قَالَ فَيُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ
ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ
ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا
لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ
قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ
تَسْأَلُوْنَ خِيَارُهُمْ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ
فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا۔

کر کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ تم میری
نافرمانی نہ کرو؟ تو ان کا باپ کہیگا۔ آج
میں تمہاری نافرمانی نہ کروں گا۔ پس ابراہیم
عرض کرینگے کہ اے پروردگار! تونے مجھ
سے فرمایا تھا کہ مجھے رسوا نہ کریگا جس دن کہ
لوگ محشور کئے جائینگے۔ پس اب کونسی
رسوائی میرے باپ کمبخت کی ذلت سے
زیادہ ہوگی؟ اللہ فرمائے گا۔ میں نے تو
جنت کافروں پر حرام کردی ہے۔ پھر کہا جائیگا
کہ اے ابراہیم! تمہارے پاؤں کے
نیچے کیا چیز ہے؟ وہ دیکھیں گے تو ایک
کفتار (بجو) خون میں لتھڑا ہوا پائینگے۔
پس اسکے پاؤں پکڑ لئے جائینگے۔ اور اسے
دوزخ میں ڈال دیا جائیگا۔

۲۳۲ خدا کا خوف کرنے والے مسلمان سب سے بہتر ہیں۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ
(ایک دفعہ) عرض کی گئی۔ کہ یا رسول اللہ!
سب لوگوں میں سے بزرگ کون ہے؟ آپ
نے فرمایا "جو اُن سب میں خدا سے زیادہ خوف
رکھتا ہو" لوگوں نے کہا۔ ہم یہ بات نہیں
پوچھتے۔ آپ نے فرمایا "تو (سب لوگوں میں سے
زیادہ بزرگ) یوسف نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن
نبی اللہ ابن خلیل اللہ ہیں"۔ لوگوں نے کہا ہم
یہ بات نہیں پوچھتے۔ آپ نے فرمایا "تو عرب کے
خاندان کی بابت پوچھتے ہو؟۔ اُن سب میں
جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہی اسلام
میں بھی بہتر ہیں۔ بشرطیکہ وہ علم دین
حاصل کرلیں"۔

عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ طَوِيْلٍ لَا اَكَادُ اَرٰى رَاْسَهٗ طُوْلًا وَاِنَّهٗ اِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۳۳ حج حضرت ابراہیم طویل القامت تھے۔

سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ (ایک مرتبہ) رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آج شب کو (خواب میں) میرے پاس دو آنیوالے آئے (اور وہ مجھے اپنے ہمراہ لے گئے) پس ہم ایک طویل القامت شخص کے پاس پہنچے۔ کہ بوجہ طول ہم اُسکا سر نہ دیکھ سکتے تھے۔ اور وہ ابراہیم تھے"۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اِبْرَاهِيْمُ فَانْظُرُوْا اِلٰى صَاحِبِكُمْ وَاَمَّا مُوْسٰى فَجَعْدٌ آدَمُ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ مَخْطُوْمٍ بِخُلْبَةٍ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ انْحَدَرَ فِي الْوَادِيْ۔

۲۳۴ حج حضرت ابراہیم اور موسیٰ کا حلیہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ابراہیم (کو دیکھنا چاہو) تو اپنے صاحب کی (یعنی میری) طرف دیکھ لو۔ اور موسیٰ تو گچھے دار بالوں اور گندمی رنگ کے سُرخ اونٹ پر سوار ہیں۔ جسے چھوہارے کی چھال کی نکیل پڑی ہوئی ہے۔ گویا میں اُنکی طرف دیکھ رہا ہوں۔ کہ وہ نشیب میں اُتر رہے ہیں"۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ وَفِيْ رِوَايَةٍ بِالْقَدُوْمِ مُخَفَّفَةٍ۔

۲۳۵ حج حضرت ابراہیم کا ختنہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ابراہیم علیہ السلام نے اپنا ختنہ ایک بسولے سے کیا تھا۔ جبکہ وہ اسّی برس کے تھے"۔ ایک روایت میں لفظ قدوم بہ تخفیف (واؤ۔ میم) آیا ہے۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِلَّا ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِيْ

۲۳۶ حج حضرت ابراہیم کا تمام عمر میں تین دفعہ جھوٹ بولنا وہ بھی مصلحتاً جسکا جواز شرعاً ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوائے تین مرتبہ کے ابراہیم علیہ السلام کبھی جھوٹے نہیں بولے۔ دو مرتبہ تو خدا کے واسطے (ایک تو) اُن کا یہ کہنا۔ کہ

ذَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ إِذْ أَتَى عَلَى جَبَّارٍ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِّنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا قَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَ أُخْتِي فَأَتَى سَارَةَ وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ وَقَدْ تَقَدَّمَ۔

إِنِّي سَقِيمٌ (یعنی میں بیمار ہوں اس لئے میلہ میں نہیں جا سکتا) یہ کہنا۔ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا (یہ کام ان میں سے بڑے بت نے کیا ہے) یہ تو خدا کے لئے تھا۔ اور (پھر) آپ نے فرمایا۔ ایک دن اس حال میں کہ وہ اور سارہ جا رہے تھے کہ ایک ظالم بادشاہ پر ان کا گزر ہوا۔ تو کسی نے اس بادشاہ سے کہا کہ یہاں ایک شخص آیا ہے جسکے ہمراہ ایک عورت ہے، جو بہت خوبصورت ہے۔ پس اس ظالم نے انکے پاس ایک آدمی بھیجا۔ اور سارہ کی بابت ان سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ (تو) ابراہیم علیہ السّلام نے کہدیا۔ کہ یہ میری بہن ہے۔ پھر وہ سارہ کے پاس گئے۔ اور پھر انہوں نے باقی حدیث بیان کی۔

حَدِيثُ أُمِّ شَرِيكٍ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَدْ تَقَدَّمَ وَزَادَ هُنَا وَكَانَ يَنْفُخُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

اُمّ شریک رضی اللہ عنہا کی حدیث کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔ پہلے گزر چکی ہے مگر یہاں اس میں اتنا زائد ہے۔ کہ "وہ ابراہیم علیہ السلام پر پھونک سے آگ روشن کرتی تھی"۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَوَّلُ مَا اتَّخَذَ النِّسَاءُ الْمِنْطَقَ مِنْ قِبَلِ أُمِّ إِسْمٰعِيلَ اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لِتُعَفِّيَ أَثَرَهَا عَلَى سَارَةَ ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ وَبِابْنِهَا إِسْمٰعِيلَ وَهِيَ تُرْضِعُهُ حَتّٰى وَضَعَهُمَا

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے عورتوں نے جو ازاربند بنایا۔ وہ اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ (ہاجرہ) سے سیکھا تھا۔ تاکہ اپنا جسم سارہ سے چھپائیں۔ پھر ابراہیمؑ ان کو اور ان کے لڑکے اسمٰعیلؑ کو لے آئے اور وہ انکو دودھ پلا رہی تھیں یہانتک کہ ان کو

باب ۲۳۶ چھپکلی ابراہیم پر آگ جلاتی تھی۔

باب ۲۳۷ حضرت ابراہیم کا ہاجرہ و اسمٰعیل کو مکے چھوڑنا اور تعمیر کعبہ

عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ
فَوْقَ زَمْزَمَ فِي أَعْلَى
الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ
أَحَدٌ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ
فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ وَ
وَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا
فِيهِ تَمْرٌ وَسِقَاءً فِيهِ
مَاءٌ ثُمَّ قَفَّى إِبْرَاهِيمُ
مُنْطَلِقًا فَتَبِعَتْهُ أُمُّ إِسْمٰعِيلَ
فَقَالَتْ يَا إِبْرَاهِيمُ
أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا
بِهٰذَا الْوَادِي الَّذِي لَيْسَ
فِيهِ إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ فَقَالَتْ
لَهُ ذٰلِكَ مِرَارًا وَجَعَلَ
لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ
لَهُ آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا
قَالَ نَعَمْ قَالَتْ إِذًا
لَا يُضَيِّعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ فَانْطَلَقَ
إِبْرَاهِيمُ حَتّٰى إِذَا كَانَ
عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ
لَا يَرَوْنَهُ اسْتَقْبَلَ
بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمَّ
دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ
وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ
رَبِّ إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ
ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي
زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ

کعبہ کے پاس ایک درخت کے
قریب زمزم کے پاس مسجد (کی جگہ)
کے اوپر بٹھلا دیا۔ اور ان کے پاس
چمڑے کا ایک تھیلا رکھ دیا۔
جس میں چھوارے تھے۔ اور ایک
چھوٹی سی مشک رکھ دی جس میں
پانی تھا۔ پس جب ابراہیمؑ واپس
جانے لگے تو اسمٰعیل علیہ السلام
کی والدہ ان کے پیچھے دوڑیں۔ اور
کہا۔ اے ابراہیم! کہاں جاتے ہو؟
اور ہمیں ایسے جنگل میں کیوں چھوڑے
جاتے ہو۔ جہاں انسان نہیں۔ اور نہ
کوئی چیز ہے؟ اُنھوں نے کئی
مرتبہ یہی کہا۔ مگر ابراہیم علیہ السلام
نے ان کی طرف پھر کر نہ دیکھا۔ پھر
اسمٰعیل کی والدہ نے ان سے
پوچھا کہ کیا اللہ نے تم کو اس کا
حکم دیا ہے؟ ابراہیمؑ نے کہا ہاں۔
اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ نے
کہا۔ تو اب ہمیں وہ ضائع نہ کرے گا
بعد اس کے وہ لوٹ آئیں۔ اور ابراہیمؑ
چلے گئے۔ یہاں تک کہ جب ثنیہ کے
پاس پہنچے۔ جہاں سے وہ لوگ ان کو
نہ دیکھتے تھے۔ تو اُنھوں نے اپنا مُنہ
کعبہ کی طرف کیا اور ان الفاظ سے دعا کیلئے ہاتھ
اُٹھائے کہ اے میرے پروردگار! میں نے اپنی اولاد ایک
بے کھیتی کے جنگل میں تیرے عزت والے گھر کے پاس ٹھہرا دی ہے

حتی بلغ یشکرون وجعلت
ام اسمعیل ترضع اسمعیل
وتشرب من ذلک الماء
حتی اذا نفد ما فی السقاء
عطشت وعطش
ابنھا وجعلت تنظر
الیه یتلوی او قال
یتلبط فانطلقت کراهیة
ان تنظر الیه فوجدت
الصفا اقرب جبل فی
الارض یلیها فقامت علیه
ثم استقبلت الوادی
تنظر هل تری احدا
فلم تر احدا فهبطت
من الصفا حتی اذا بلغت
الوادی رفعت طرف
درعها ثم سعت
سعی الانسان المجهود حتی
جاوزت الوادی ثم
اتت المروة فقامت علیها
ونظرت هل تری
احدا فلم تر احدا
ففعلت ذلک سبع مرات
قال ابن عباس قال النبی
صلی الله علیه
وسلم فذلک سعی
الناس بینهما فلما

یہاں تک کہ وہ لعلھم یشکرون تک پہنچے (حضرت
ابراہیم نے جو دعا کی تھی اسکے آخری الفاظ یشکرون
ہے جو سورۂ قرآن میں ہے) مگر جب حضرت اسمٰعیل
کی والدہ اسمٰعیل کو دودھ پلانے لگیں اور اسی
پانی کو پیتی رہیں۔ مگر جب مشک کا پانی ختم
ہوچکا تو یہ پیاسی ہوگئیں اور بچہ بھی پیاسا ہوگیا
چنانچہ وہ اس کی طرف دیکھتی رہیں کہ وہ پیچ
تڑپ رہا ہے۔ مگر نہ دیکھ سکیں۔ آخر کار چل دیں۔
تو انہوں نے صفا کو پایا۔ جو انکے نزدیک
ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے اس پر وہ کھڑی
ہوگئیں۔ اور جنگل کی طرف دیکھنے لگیں۔
(تاکہ وہ کسی کو دیکھیں اور اس سے پانی
مانگیں) مگر انہوں نے کسی کو نہ دیکھا پھر وہ
صفا سے اتریں۔ یہاں تک کہ جب نشیب
میں پہنچیں تو اپنا دامن اٹھا کے دوڑنے لگیں
جس طرح سخت مصیبت والا آدمی دوڑتا ہے
یہاں تک کہ جب نشیب سے نکل گئیں۔
تو مروہ (پہاڑی کا نام) پر پہنچیں۔ اور اس پر
کھڑی ہوکر دیکھنے لگیں کہ کسی کو دیکھیں۔
(اور اس سے پانی مانگیں) مگر انہوں
نے کسی کو نہ دیکھا (چنانچہ)
انہوں نے اسی طرح سات مرتبہ
کیا۔ حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اسی لئے لوگ صفا و مروہ
کے درمیان سعی کرتے ہیں۔ پھر جب

أَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ صَهٍ تُرِيدُ نَفْسَهَا ثُمَّ تَسَمَّعَتْ فَسَمِعَتْ أَيْضًا فَقَالَتْ قَدْ أَسْمَعْتَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غِوَاثٌ فَإِذَا هِيَ بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ فَبَحَثَ بِعَقِبِهِ أَوْ قَالَ بِجَنَاحِهِ حَتَّى ظَهَرَ الْمَاءُ فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ وَتَقُولُ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فِي سِقَائِهَا وَهُوَ يَفُورُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ أُمَّ إِسْمٰعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا قَالَ فَشَرِبَتْ وَأَرْضَعَتْ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ فَإِنَّ هٰهُنَا بَيْتَ اللّٰهِ يَبْنِي هٰذَا الْغُلَامُ وَأَبُوهُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَهْلَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا

(ساتویں بار) وہ مروہ پر پہنچیں۔ تو انہوں نے ایک آواز سنی۔ جس پر انہوں نے اپنے آپ سے کہا۔ ٹھہرو۔ پھر انہوں نے اچھی طرح کان لگائے۔ تو پھر بھی سنا۔ تب کہنے لگیں کہ (اے شخص) تو نے (اپنی آواز تو) سنا دی۔ کاش تیرے پاس فریادرسی ہو۔ پس یکایک انہوں نے فرشتے کو زمزم کے مقام پر دیکھا کہ فرشتے نے اپنی ایڑی سے ٹھوکر ماری۔ یا اپنے پر سے۔ یہانتک کہ پانی ظاہر ہو گیا پس اسمٰعیل کی والدہ اس کو حوض کی شکل میں بنانے لگیں۔ اور چلو بھر بھر کر پانی اپنی مشک میں ڈالنے لگیں۔ مگر ان کے چلو بھرنے کے بعد پانی والا (چشمہ) جوش مارنے لگا۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے " اللہ اسمٰعیلؑ کی والدہ پر رحم کرے۔ اگر وہ زمزم کو اس کے حال پر چھوڑ دیتیں"۔ یا یہ فرمایا۔" کہ وہ پانی کا چلو نہ بھرتیں۔ تو زمزم ایک بڑا چشمہ ہو جاتا۔" آپؐ نے فرمایا۔" پھر ہاجرہ نے پانی پیا۔ اور اپنے بچے کو دودھ پلایا۔ پھر ان سے فرشتے نے کہا۔ کہ تم ہلاک ہو جانے کا خوف نہ کرو۔ یہاں خدا کا گھر ہے۔ جسے یہ لڑکا اور اس کا باپ بنائیں گے۔ اور اللہ اپنے لوگوں کو ضائع نہ کرے گا۔ اور کعبہ (اس وقت) زمین سے مثل ٹیلہ کے اونچا تھا۔ مگر جب

مِنَ الْأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ
تَأْتِيهِ السُّيُولُ فَتَأْخُذُ
عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ
فَكَانَتْ كَذَلِكَ حَتَّى
مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ
جُرْهُمَ أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ
مِنْ جُرْهُمَ مُقْبِلِينَ مِنْ
طَرِيقِ كَدَاءٍ فَنَزَلُوا
فِي أَسْفَلِ مَكَّةَ فَرَأَوْا
طَائِرًا عَائِفًا فَقَالُوا
إِنَّ هَذَا الطَّائِرَ لَيَدُورُ
عَلَى مَاءٍ لَعَهْدُنَا بِهَذَا
الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ
فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ
جَرِيَّيْنِ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ
فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوهُمْ
بِالْمَاءِ فَأَقْبَلُوا قَالَ
وَأُمُّ إِسْمٰعِيلَ عِنْدَ الْمَاءِ
فَقَالُوا أَتَأْذَنِينَ لَنَا
أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ فَقَالَتْ
نَعَمْ وَلَكِنْ لَا حَقَّ لَكُمْ
فِي الْمَاءِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَلْفَى ذَلِكَ أُمَّ
إِسْمٰعِيلَ وَهِيَ تُحِبُّ الْأُنْسَ
فَنَزَلُوا وَأَرْسَلُوا إِلَى
أَهْلِيهِمْ فَنَزَلُوا مَعَهُمْ

سیلاب آتے تھے تو اسکی داہنی طرف اور
بائیں طرف کٹ کٹ جاتے تھے۔ پھر ہاجرہ
اسی طرح رہنے لگیں۔ یہاں تک کہ چند
لوگ (قبیلہ) جرہم کے ان کی طرف سے
گزرے۔ یا (یہ فرمایا) کہ جرہم کے کچھ لوگ
کداء کے رستے سے لوٹتے ہوئے آرہے
تھے۔ وہ مکہ کے نشیب میں اُترے۔
تو انہوں نے کچھ پرندوں کا ایک مقام
پر چکر لگاتے دیکھا۔ جس پر ان لوگوں نے
سمجھا۔ کہ پرندے پانی ہی کے اوپر گھوم
رہے ہیں۔ حالانکہ ہم اس جنگل میں ہیں
اور یہاں پانی نہیں دیکھتے تو انہوں نے
ایک یا دو آدمی بھیجے۔ اور وہ پانی پر
پہنچ گئے۔ پھر انہوں نے لوٹ کر آن
لوگوں کو اطلاع دی۔ پس وہ سب لوگ
اُسی طرف چل دیئے۔ آپ فرماتے
تھے۔ اسمٰعیل کی والدہ پانی کے
پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان لوگوں نے
کہا کیا تم ہمیں اجازت دیتی ہو کہ ہم تمہارے
پاس قیام کریں؟ انہوں نے کہا۔ ہاں مگر
تمہیں پانی میں کچھ حق نہ ہوگا۔ انہوں نے
کہا۔ بہتر۔" رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔" پس اسمٰعیل کی والدہ نے
اس کو غنیمت سمجھا۔ کیونکہ وہ انسانوں
سے محبت رکھتی تھیں۔ چنانچہ وہ لوگ
وہیں مقیم ہو گئے۔ اور انہوں نے اپنے
گھر والوں کو بھی وہیں بلا بھیجا۔ وہ بھی وہاں مقیم ہے

حَتّٰى إِذَا كَانَ بِهَا أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْهُمْ وَشَبَّ الْغُلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَأَنْفَسَهُمْ وَأَعْجَبَهُمْ حِينَ شَبَّ فَلَمَّا أَدْرَكَ الْحُلُمَ زَوَّجُوهُ امْرَأَةً مِنْهُمْ وَمَاتَتْ أُمُّ إِسْمٰعِيلَ فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ إِسْمٰعِيلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ فَلَمْ يَجِدْ إِسْمٰعِيلَ فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِشَرٍّ نَحْنُ فِي ضِيقٍ وَشِدَّةٍ فَشَكَتْ إِلَيْهِ قَالَ فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقُولِي لَهُ يُغَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِهِ فَلَمَّا جَاءَ إِسْمٰعِيلُ كَأَنَّهُ آنَسَ شَيْئًا فَقَالَ هَلْ جَاءَكُمْ مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ جَاءَنَا شَيْخٌ كَذَا وَكَذَا فَسَأَلَنَا عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ وَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ

یہاں تک کہ جس وقت ان میں سے کچھ گھروالے ہوئے۔ اور وہ بچہ جوان ہوا اور اس نے ان سے عربی زبان سیکھی تو ان کو بہت اچھا معلوم ہوا۔ اور جب وہ بالغ ہوا۔ تو اپنی ایک عورت سے اُنہوں نے اسکا نکاح کردیا۔ اور (اس درمیان میں) اسمٰعیلؑ کی والدہ مرگئیں۔ پھر ابراہیمؑ جبکہ اسمٰعیلؑ نے نکاح کرلیا۔ تو اپنے چھوڑے ہوؤں کو دیکھنے آئے تو انہیں اسمٰعیلؑ نہ ملے۔ تو آپ نے انکی بی بی سے ان کا حال پوچھا۔ جنہوں نے کہا کہ وہ ہمارے لئے (رزق) تلاش کرنے گئے ہیں۔ پھر ابراہیمؑ نے ان سے اسمٰعیلؑ کی بسر اوقات اور حالت کی بابت دریافت کیا۔ تو اُنہوں نے کہا۔ ہم بہت بُری حالت میں ہیں۔ یعنی بہت تنگی اور تکلیف میں ہیں۔ غرض اُنہوں نے ابراہیمؑ سے شکایت کی۔ ابراہیمؑ نے کہا جس وقت تمہارے شوہر آجائیں انہیں سلام کہنا اور ان سے کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو بدل دیں پھر جب اسمٰعیلؑ آئے تو اُنہوں نے گویا کچھ (اثر اپنے باپ کی برکت کا) پایا۔ اور پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا۔ انکی بی بی نے کہا ہاں اس قسم کے ایک بوڑھے ہمارے پاس آئے تھے۔ اور اُنہوں نے ہم سے تمہاری کچھ کیفیت پوچھی۔ تو میں نے ان سے بیان کردیا

أَنَا فِي جَهْدٍ وَشِدَّةٍ قَالَ
فَهَلْ أَوْصَاكِ بِشَيْءٍ قَالَتْ
نَعَمْ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ
السَّلَامَ وَيَقُولُ غَيِّرْ عَتَبَةَ
بَابِكَ قَالَ ذَاكِ أَبِي وَقَدْ
أَمَرَنِي أَنْ أُفَارِقَكِ الْحَقِي
بِأَهْلِكِ فَطَلَّقَهَا وَ
تَزَوَّجَ مِنْهُمْ أُخْرَى
فَلَبِثَ عَنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ
مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَتَاهُمْ
بَعْدُ فَلَمْ يَجِدْهُ فَدَخَلَ
عَلَى امْرَأَتِهِ فَسَأَلَهَا
عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ
يَبْتَغِي لَنَا قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ
وَسَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ
وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ
بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ وَأَثْنَتْ
عَلَى اللهِ فَقَالَ مَا طَعَامُكُمْ
قَالَتِ اللَّحْمُ قَالَ فَمَا
شَرَابُكُمْ قَالَتِ الْمَاءُ
قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ
فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ
وَلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيهِ
قَالَ فَهُمَا لَا يَخْلُو عَلَيْهِمَا
أَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ إِلَّا لَمْ

کہ ہم [illegible]
پھر انھوں نے تمہیں کسی بات کی وصیت
فرمائی؟ ان کی بی بی نے کہا ہاں انہوں
نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں آپ کو سلام کہہ
دوں۔ اور وہ کہتے تھے کہ تم اپنے دروازے
کی چوکھٹ بدل دو۔ اسمٰعیل نے کہا کہ یہ
میرے باپ ہیں۔ اور انھوں نے مجھے حکم
دیا ہے کہ میں تم سے جدا ہو جاؤں تم
اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔ غرض اسمٰعیل
نے ان کو طلاق دے دی۔ اور ان میں سے
ایک دوسری عورت کے ساتھ نکاح کر لیا۔
پھر ابراہیمؑ نے تھوڑا توقف کیا اور اسکے
پھر ان کے پاس آئے اور ان کو نہ پایا۔
تو وہ انکی بی بی کے پاس گئے۔ اور اس سے انکا
حال پوچھا تو انکی بی بی نے کہا کہ وہ ہمارے لیے
رزق تلاش کرنے گئے ہیں۔ حضرت ابراہیم نے
کہا تم لوگ کس طرح ہو؟ اور پہلی بار کی طرح
انکی بسر اوقات کی حالت پوچھی۔ تو انکی بی بی نے
کہا ہم اچھی حالت اور وسعت میں ہیں۔ اور انہوں
نے اللہ کی تعریف کی۔ ابراہیمؑ نے پوچھا تمہاری
غذا کیا ہے؟ اسمٰعیل کی بی بی نے کہا گوشت
ابراہیمؑ نے پوچھا تم پیتی کیا ہو؟ اسمٰعیل کی بی بی نے کہا
پانی۔ ابراہیمؑ نے کہا "اے اللہ" انکے لئے گوشت
اور پانی میں برکت دے"۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اس وقت وہاں غلہ نہ ہوتا تھا اگر غلہ ہوتا تو اس میں بھی
دعا کرتے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ صرف گوشت
اور پانی پر کوئی شخص مکہ کے سوا ہمیشہ

يُوَافِقَاهُ قَالَ فَإِذَا جَاءَ
زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ
السَّلَامَ وَمُرِيهِ يُثْبِتُ
عَتَبَةَ بَابِهِ فَلَمَّا جَاءَ
إِسْمٰعِيلُ قَالَ هَلْ أَتَاكُمْ
مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ أَتَانَا
شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَأَثْنَتْ
عَلَيْهِ فَسَأَلَنِي عَنْكَ
فَأَخْبَرْتُهُ فَسَأَلَنِي كَيْفَ
عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا
بِخَيْرٍ قَالَ فَأَوْصَاكِ بِشَيْءٍ
قَالَتْ نَعَمْ هُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ
السَّلَامَ وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُثْبِتَ
عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَاكِ
أَبِي وَأَنْتِ الْعَتَبَةُ أَمَرَنِي
أَنْ أُمْسِكَكِ ثُمَّ لَبِثَ
عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ
جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِسْمٰعِيلُ
يَبْرِي نَبْلًا لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ
قَرِيبًا مِنْ زَمْزَمَ فَلَمَّا
رَآهُ قَامَ إِلَيْهِ فَصَنَعَا
كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ
وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ ثُمَّ قَالَ
يَا إِسْمٰعِيلُ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي
بِأَمْرٍ قَالَ فَاصْنَعْ مَا
أَمَرَكَ رَبُّكَ قَالَ وَ
تُعِينُنِي قَالَ وَأُعِينُكَ

کہ وہ انہیں کرسکتا کیونکہ یہ دونوں اسکے مزاج کے
موافق نہ ہوں گے۔ ابراہیمؑ نے کہا جب تمہارے
شوہر آئیں تو تم ان سے (میرا) سلام کہنا اور
انہیں (میری طرف سے) یہ حکم دینا کہ اپنے دروازے
کی چوکھٹ قائم رکھیں۔ چنانچہ جب اسمٰعیلؑ
آئے تو انہوں نے پوچھا کیا تمہارے پاس
کوئی آیا تھا؟ انہوں نے کہا۔ ہاں ایک بوڑھے
بہت خوش وضع ہمارے پاس آئے تھے۔
اور انہوں (یعنی اسمٰعیل کی بیوی) نے انکی
تعریف کی۔ اور انہوں نے مجھ سے تمہاری بابت
پوچھا تو میں نے ان سے بیان کر دیا۔ پھر انہوں نے
پوچھا کہ ہماری بسر اوقات کسطرح ہے؟ تو میں نے
ان سے کہدیا کہ ہم اچھی حالت میں ہیں۔ اسمٰعیلؑ نے
پوچھا۔ کیا انہوں نے تمہیں کسی بابت کی وصیت
کی تھی؟ انکی بی بی نے کہا۔ ہاں تمہیں سلام کہا ہے
اور حکم دیا ہے کہ تم اپنے دروازے کی چوکھٹ قائم رکھو
اسمٰعیلؑ نے کہا۔ وہ میرے باپ تھے اور وہ چوکھٹ
تم ہی ہو۔ انہوں نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اپنے
پاس رکھوں۔ پھر ابراہیمؑ کچھ دن توقف کرکے گئے اور
(اسوقت) اسمٰعیلؑ زمزم کے پاس ایک درخت کے نیچے
(بیٹھے ہوئے) اپنے تیر بنا رہے تھے پس جب اسمٰعیلؑ نے ابراہیمؑ
کو دیکھا تو کھڑے ہوگئے اور دونوں نے وہ بات کی جو
باپ بیٹے کے ساتھ اور بیٹا باپ کے ساتھ کیا کرتا ہے۔
پھر ابراہیمؑ نے کہا اے اسمٰعیل! اللہ نے مجھے ایک حکم
دیا ہے۔ اسمٰعیلؑ نے کہا جو کچھ تمہارے پروردگار نے حکم دیا
ہو وہ تم کرو۔ ابراہیمؑ نے کہا۔ تم میری مدد کروگے؟
اسمٰعیلؑ نے کہا۔ ہاں۔ میں تمہاری مدد کرونگا۔

قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَبْنِیَ هٰهُنَا بَیْتًا وَ اَشَارَ اِلٰی اَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ عَلٰی مَا حَوْلَهَا قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ فَجَعَلَ اِسْمٰعِیْلُ یَاْتِیْ بِالْحِجَارَةِ وَ اِبْرَاهِیْمُ یَبْنِیْ حَتّٰی اِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَاءَ بِهٰذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهٗ فَقَامَ عَلَیْهِ وَهُوَ یَبْنِیْ وَ اِسْمٰعِیْلُ یُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَهُمَا یَقُوْلَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

ابراہیمؑ نے کہا۔ تو اللہ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں یہاں ایک گھر بناؤں۔ اور اُنہوں نے ایک اونچے ٹیلہ کی طرف اشارہ کیا کہ اسکے گرداگرد۔ آپ فرماتے تھے کہ اسوقت ان دونوں نے کعبہ کی بنیادیں بلند کیں۔ اسمٰعیلؑ پتھر لانے لگے اور ابراہیمؑ بنانے لگے یہانتک کہ جب دیوار اونچی ہوگئی۔ تو اسمٰعیلؑ یہ پتھر کو لے آئے اور اُسے انکے لئے رکھدیا پس ابراہیمؑ اسپر کھڑے ہوکر بنانے لگے اور اسمٰعیلؑ انہیں پتھر اُٹھا اُٹھا کے دیتے جاتے تھے۔ اور وہ دونو یہ کہتے جاتے تھے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (اے ہمارے پروردگار! ہم سے یہ خدمت قبول فرما۔ بے شک تو سُننے والا اور دانا ہے)۔

وضع ۲۳ خانہ کعبہ سب سے پہلی مسجد ہے

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِی الْاَرْضِ اَوَّلَ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی قُلْتُ كَمْ كَانَ بَیْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً ثُمَّ اَیْنَمَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ بَعْدُ فَصَلِّهْ فَاِنَّ الْفَضْلَ فِیْهِ۔

ابوذرؓ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! زمین میں سب سے پہلے کونسی مسجد بنائی گئی؟ تو آپ نے فرمایا "مسجد حرام (یعنی کعبہ)" میں نے عرض کی۔ پھر کون؟ تو آپ نے فرمایا "مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس)" میں نے پوچھا ان دونوں کے بننے) میں کسقدر فاصلہ تھا؟ آپ نے فرمایا "چالیس برس کا۔ مگر جہاں کہیں تمہیں نماز کا وقت آجائے وہیں نماز پڑھ لو۔ کہ فضیلت اسی میں ہے"۔

وضع ۲۴ درود پڑھنے کی تلقین

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ابوحمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساعدی کہتے ہیں کہ صحابہؓ نے عرض کی۔ یارسول اللہ! ہم آپ پر درود کیوں کر پڑھیں؟ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

یوں کہو۔ اے اللہ! محمدؐ اور انکی ازواج اور انکی اولاد پر رحمت نازل کر جس طرح تونے ابراہیمؑ کی اولاد پر رحمت نازل کی تھی۔ اور محمدؐ پر اور انکی ازواج پر اور انکی اولاد پر برکت نازل کر جس طرح تونے ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل کی سبے شک تو حمد کیا گیا۔ اور بزرگ ہے"۔

ح ۲۴۱
پڑھ کر پھونکنے کا جواز

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَ يَقُوْلُ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحَاقَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّ هَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم حسنؓ اور حسینؓ پر یہ کلمات پڑھ کر پھونکا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔ کہ تمہارے باپ ابراہیمؑ انہی کلمات سے اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ کے لئے پناہ مانگا کرتے تھے"۔ اے اللہ! میں ہر شیطان اور زہردار جاندار اور ہر ضرر رساں نظر کے شر سے پناہ مانگتا ہوں"۔

ح ۲۴۲
آنحضرت صلعم کی کسرِ نفسی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ اَحَقُّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ كَيْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِیْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَّلَوْ لَبِثْتُ فِی السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"۔ ہم ابراہیم سے زیادہ (شک کرنیکے) حقدار ہیں۔ جبکہ انہوں نے کہا تھا"۔ رَبِّ اَرِنِیْ كَيْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ (اے اللہ! مجھے دکھا دے کہ تو مُردوں کو کیونکر زندہ کرتا ہے تو خدا نے فرمایا۔ کیا تم ایمان نہیں لائے؟ ابراہیمؑ نے کہا ہاں (لایا ہوں) مگر میں چاہتا ہوں کہ میرا دل مطمئن ہوجائے")۔ اور اللہ لوطؑ پر رحم کرے کہ وہ کسی مضبوط رکن سے پناہ لینا چاہتے تھے۔ اور اگر میں قید خانہ میں اسقدر رہتا جسقدر یوسف رہے تو میں فوراً اس بلانیوالے

الـأكوعي.

کی بات مان لیتا"

۲۴۳ تیراندازی پیغمبران نبوی کا

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِّنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوا بَنِي إِسْمٰعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ۔

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا گذر (قبیلۂ) اسلم کے کچھ لوگوں پر ہوا۔ جبکہ وہ لوگ تیر اندازی کر رہے تھے۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے اولادِ اسمٰعیلؑ! تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارے باپ بڑے تیر انداز تھے۔ اور میں فلاں لوگوں کی طرف ہوں" سلمہؓ بن اکوع کہتے ہیں کہ یہ سنکر ان دونوں فریقوں میں سے ایک فریق نے اپنے ہاتھ روک لئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تم تیر اندازی کیوں نہیں کرتے"؟ انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ! ہم کیونکر تیر اندازی کریں۔ حالانکہ آپ ان لوگوں کے ساتھ ہیں؟ آپ نے فرمایا "تیر اندازی کرو۔ میں تم سب کے ساتھ ہوں"۔

۲۴۴ ممنوع پانی کا استعمال ہر صورت میں ناجائز ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ الْحِجْرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَمَرَهُمْ أَنْ لَا يَشْرَبُوا مِنْ بِئْرِهَا وَلَا يَسْتَقُوا مِنْهَا فَقَالُوا قَدْ عَجَنَّا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَطْرَحُوا ذٰلِكَ الْعَجِينَ وَيُهَرِيقُوا ذٰلِكَ الْمَاءَ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب جنگ تبوک میں بمقام حجر فروکش ہوئے۔ تو آپ نے صحابہ کو حکم دیا۔ کہ وہ وہاں کے کنوئیں سے پانی نہ پئیں۔ اور نہ اس سے پانی بھریں۔ صحابہ نے عرض کی۔ ہم نے تو اسی پانی سے آٹا گوندھا ہے۔ جس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ "اس آٹے کو پھینک دیں۔ اور اس پانی کو بہا دیں۔

تج ۲۴۵ — حضرت یوسفؑ کا نسب۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "کریم بن کریم بن کریم بن کریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام ہیں"۔

تج ۲۴۶ — خضرؑ کی وجہ تسمیہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرَ أَنَّهُ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَإِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهٖ خَضْرَاءَ۔

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "خضر کا نام خضر اس وجہ سے رکھا گیا کہ وہ جب کسی خشک سفید زمین پر بیٹھتے ہیں تو وہ انکے اٹھتے ہی تر و تازہ سرسبز ہو کر لہلہانے لگتی ہے"۔

تج ۲۴۷ — بکریاں چرانا پیغمبروں کی سنت ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُهُ قَالُوا أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پکے ہوئے پیلو کے پھل چن رہے تھے (تو) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "سیاہ پھل چننا ان میں سے عمدہ ہوتا ہے"۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ کیا آپ بکریاں چراتے تھے؟ (یہ باتیں تو انہی کو معلوم ہوتی ہیں) آپ نے فرمایا "کوئی نبی ایسا نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں"۔

تج ۲۴۸ — آسیہ، مریم اور عائشہ رضی اللہ عنہم کی تمام عورات پر فضیلت

عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مردوں میں سے تو بہت سے کامل ہوئے ہیں۔ مگر عورتوں میں سوائے آسیہ زوجہ فرعون اور مریم بنت عمران کے کوئی کامل نہیں ہوئی۔ اور بیشک عائشہؓ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید

الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

ثرید شوربے میں بھیگی ہوئی روٹی کی فضیلت تمام کھانوں پر

حضرت یونسؑ کی فضیلت۔ ۲۴۹

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ اَنْ يَقُولَ اِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى وَنَسَبَهُ اِلٰى اَبِيْهِ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ کسی بندے کو یہ زیبا نہیں کہ وہ کہے میں (یعنی حضور علیہ الصلاۃ والسلام) یونس بن متّی سے بہتر ہوں۔ اور آپ نے انہیں انکے باپ کی طرف منسوب کیا۔

حضرت داؤدؑ کی تلاوت ۲۵۰

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "داؤدؑ پر (زبور کی) تلاوت آسان کردی گئی تھی۔ وہ اپنی سواریوں کی نسبت حکم دیتے تھے کہ اُن پر زین رکھا جائے۔ اور قبل اسکے کہ انکی سواریوں پر زین رکھا جائے پڑھ چکتے تھے۔ اور وہ سوائے اپنے ہاتھ کی کمائی کے اور کچھ نہ کھاتے تھے۔"

۲۵۱ (۱) آنحضرتؐ کی ایک مثال (۲) حضرت داؤدؑ کا انصاف

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلِيْ وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِي النَّارِ وَقَالَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ "میری مثال اور (ان) لوگوں کی مثال بمنزلہ اس شخص کے ہے جو آگ روشن کرے۔ اور پروانے اور کیڑے اس میں گرنے لگیں۔ پھر آپ نے (بسبیل تذکرہ) فرمایا۔ کہ دو عورتیں تھیں جن کے ہمراہ دونوں کے بچے بھی تھے کہ بھیڑیا آیا اور وہ ان میں سے ایک بچے کو لیگیا جس پر اُس کے پاس والی عورت نے کہا۔ بھیڑیا تیرے بیٹے کو لیگیا۔ دوسری نے کہا کہ نہیں تیرے بیٹے کو لیگیا ہے

فتحاكما إلى داود فقضى
به للكبرى فخرجتا
على سليمان ابن داود
فأخبرتاه فقال ائتوني
بالسكين أشقه بينهما
فقالت الصغرى لا تفعل يرحمك
الله هو ابنها فقضى به
للصغرى۔

پس ان دونوں نے داؤدؑ کے سامنے محاکمہ کیا۔
داؤدؑ نے وہ بچہ بڑی عورت کو دلا دیا۔ مگر پھر بھی
وہ دونوں سلیمانؑ بن داؤدؑ کے پاس گئیں۔ اور تکرار
کرنے لگیں۔ سلیمانؑ نے کہا میرے پاس چھری
لاؤ میں اس بچے کو کاٹ کر تمہارے درمیان تقسیم
کردوں۔ چھوٹی عورت نے کہا۔ ایسا نہ کرو۔ خدا
تم پر رحم کرے۔ یہ اسی کا بیٹا سہی۔ پس سلیمانؑ
نے وہ بیٹا چھوٹی عورت کو دلا دیا۔"

۲۵۲ ح
حضرت مریم اور خدیجہ کی فضیلت

عن علي رضي الله عنه
قال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول خير
نسائها مريم ابنة عمران
وخير نسائها خديجة۔

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے
کہ "اگلی امت کی عورتوں میں سب سے
بہتر مریم بنت عمران تھیں۔ اور اس
امت کی عورتوں میں سب سے بہتر خدیجہ ہیں۔"

۲۵۳ ح
قریش عورتوں کی خوبی۔

عن أبي هريرة رضي
الله عنه قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم
يقول نساء قريش خير نساء
ركبن الإبل أحناه على
طفل وأرعاه على
زوج في ذات يده۔

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے
سنا "تمام اُن عورتوں سے جو اونٹ پر سوار
ہوئی ہیں (یعنی عرب کی عورتوں سے) بہتر
قریش کی عورتیں ہیں۔ سب سے
زیادہ بچے کی محبت رکھنے والی اور شوہر
کے مال میں اسکی رعایت کرنے والی۔"

۲۵۴ ح
خدا کو واحد جاننے والا اور انبیا پر یقین رکھنے والا جنتی ہے

عن عبادة رضي الله عنه
عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال من شهد أن
لا إله إلا الله وحده لا شريك
له وأن محمدا عبده و
رسوله وأن عيسى عبد الله
ورسوله وكلمته ألقاها

عبادہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "جو شخص اس بات
کی شہادت دے۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود
نہیں۔ وہ ایک ہی ہے۔ کوئی اسکا شریک
نہیں۔ اور اس بات کی کہ محمدؐ اسکے بندے اور
اسکے رسول ہیں۔ اور اس بات کی کہ عیسےٰ اللہ کے
بندے اور اسکے رسول ہیں اور اسکا کلمہ ہیں جو اللہ نے

الْمَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةَ
حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ
الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ
مِنَ الْعَمَلِ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي
الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ
عِيسٰى وَكَانَ فِي بَنِي
إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُقَالُ
لَهُ جُرَيْجٌ كَانَ يُصَلِّي
جَاءَتْهُ أُمُّهُ
فَدَعَتْهُ فَقَالَ
أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي
فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا
تُمِتْهُ حَتّٰى تُرِيَهُ
وُجُوهَ الْمُومِسَاتِ وَكَانَ
جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ
فَتَعَرَّضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ
فَكَلَّمَتْهُ فَأَبٰى فَأَتَتْ
رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ
نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا
فَقَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ
فَأَتَوْهُ فَكَسَرُوا
صَوْمَعَتَهُ وَأَنْزَلُوهُ
وَسَبُّوهُ فَتَوَضَّأَ

مریم کی طرف پہنچایا۔ اور اسکی روح ہیں۔ اور اس
بات کی کہ جنت حق ہے۔ دوزخ حق ہے
اللہ اُسے جنت میں داخل کریگا چاہے وہ جس
قسم کے اعمال کرتا ہو۔"

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ
نے فرمایا۔ گہوارہ میں صرف تین آدمیوں نے
کلام کیا ہے (ایک) عیسے (علیہ السلام) نے
اور ایک شخص بنی اسرائیل میں تھا۔ اُسے
لوگ جُریج کہتے تھے۔ وہ نماز پڑھ رہا تھا۔
کہ اُس کی ماں اُس کے پاس آئی۔ اور اُس نے
اس کو بُلایا۔ جُریج نے (اپنے دل میں کہا)
کہ میں اسے جواب دوں یا نماز پڑھوں۔
(آخر وہ نماز میں مشغول رہا اور جواب نہ دیا)
تو اُس کی ماں نے کہا۔ اے اللہ! تو جریج کو
موت نہ دے۔ یہاں تک کہ تو اُسے زناکار
عورتوں کی صورت دکھا دے۔ حالانکہ جریج
اپنے عبادت خانے میں رہتے تھے۔ پس
(ایک دن) ایک عورت اُنکے پاس آئی اور اُن
سے گفتگو کی۔ مگر اُنہوں نے (اُسکی خواہش پوری
کرنے سے) انکار کر دیا۔ تو وہ ایک چرواہے
کے پاس گئی اور اُسے اپنے اوپر قابو دیا پھر وہ ایک
بچہ جنی۔ تو اس سے پوچھا گیا۔ یہ کس کا ہے؟
اس نے کہا جُریج کا۔ تب وہ لوگ جُریج کے
کے پاس آئے اور ان کا عبادت خانہ توڑ
ڈالا۔ اور انہیں نیچے اُتارا۔ اور سخت و
سُست کہا۔ پس اُنہوں نے وضو کیا اور

۲۹۶ گہوارہ میں تین آدمیوں کا کلام کرنا

فَصَلّٰی ثُمَّ اَتَی
الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ
اَبُوْكَ يَا غُلَامُ فَقَالَ
الرَّاعِیْ قَالُوْا نَبْنِیْ
صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ
قَالَ لَا اِلَّا مِنْ طِيْنٍ
وَكَانَتْ امْرَأَةٌ تُرْضِعُ
اِبْنًا لَهَا مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ
فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَاكِبٌ
ذُوْ شَارَةٍ فَقَالَتِ
اللّٰهُمَّ اجْعَلْ ابْنِیْ
مِثْلَهٗ فَتَرَكَ ثَدْيَهَا
وَاَقْبَلَ عَلَی الرَّاكِبِ
فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا
تَجْعَلْنِیْ مِثْلَهٗ
ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰی
ثَدْيِهَا يَمُصُّهٗ قَالَ
اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَاَنِّیْ
اَنْظُرُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُصُّ
اِصْبَعَهٗ ثُمَّ مُرَّ
بِاَمَةٍ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ
لَا تَجْعَلِ ابْنِیْ مِثْلَ هٰذِهٖ
فَتَرَكَ ثَدْيَهَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ
اجْعَلْنِیْ مِثْلَهَا فَقَالَتْ
لِمَ ذَاكَ فَقَالَ الرَّاكِبُ
جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ

نماز پڑھی۔ بعد ازاں بچے کے پاس آئے۔
اور کہا "اے بچے! تیرا باپ کون ہے؟ اس نے
کہا۔ چرواہا۔ (اس بات کے سننے سے لوگ
انکے بہت معتقد ہوئے۔ اور) انہوں نے کہا
ہم آپ کا عبادت خانہ سونے (کی اینٹوں)
سے بنا دیں گے۔ جُریج نے کہا۔ نہیں۔
مٹی کا ہی بنا دو۔ اور بنی اسرائیل کی ایک
عورت بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔
کہ اس طرف سے ایک بہت
خوبصورت سوار گزرا۔ تو اس
عورت نے کہا۔ یا اللہ! میرے
بیٹے کو بھی ایسا ہی کر دے۔ اس
بچے نے اس کا پستان چھوڑ دیا۔
اور سوار کی طرف منہ کر کے کہنے لگا
یا اللہ! مجھے اس جیسا نہ کرنا۔ بعد ازاں پھر وہ
اپنی ماں کا پستان چوسنے لگا۔ حضرت
ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ گویا میں (اب بھی)
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا
ہوں۔ کہ آپ اپنی انگلی چوس کر (دودھ پینے
کی کیفیت) بتا رہے ہیں۔ پھر ایک لونڈی
کے پاس سے گزری۔ تو اس نے کہا۔
یا اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا کرنا۔
مگر شیر خوار بچے نے اس کا پستان
چھوڑ دیا۔ اور کہا۔ یا اللہ! مجھے اس جیسا
ہی کرنا۔ اس کی ماں نے کہا۔ (تو نے ایسا)
کیوں کہا؟ اس پر بچے نے کہا۔
وہ سوار تو ایک متکبر تھا مغرور دل کے۔

وَهٰذِهِ الْاَمَةُ يَقُوْلُوْنَ سَرَقْتِ زَنَيْتِ وَلَمْ تَفْعَلْ۔

اور یہ لونڈی (ایسی ہے کہ لوگ اسکو کہتے ہیں کہ تو نے چوری کی۔ تو نے زنا کیا۔ حالانکہ اس نے کچھ نہیں کیا"۔

ح ۲۵۵ حضرت عیسٰیؑ موسٰیؑ و ابراہیم علیہم السلام کے حلیے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ عِيْسٰى وَمُوْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ فَاَمَّا عِيْسٰى فَاَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيْضُ الصَّدْرِ وَاَمَّا مُوْسٰى فَاٰدَمُ جَسِيْمٌ سَبْطٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے (شب معراج میں) عیسٰیؑ۔ موسٰیؑ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا۔ پس عیسٰیؑ تو سرخ رنگ پیچدار بالوں والے اور چوڑے سینے کے ہیں اور موسٰیؑ گندمی رنگ جسیم آدمی اور سیدھے بال والے ہیں (ایسا معلوم ہوتا ہے) کہ گویا وہ (قبیلہ) زط کے لوگوں میں سے ہیں"۔

ح ۲۵۶ آنحضرت صلعم کو ابن مریم و مسیح دجال کی صورتوں کا دکھایا جانا۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ فَاِذَا رَجُلٌ اٰدَمُ كَاَحْسَنِ مَا يُرٰى مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهٗ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجِلُ الشَّعْرِ يَقْطُرُ رَاْسُهٗ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَاَيْتُ رَجُلًا وَرَاءَهٗ جَعْدًا قَطِطًا اَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ نے مجھے آج رات سوتے ہیں کعبہ کے پاس دکھایا۔ کہ ایک آدمی گندمی رنگ کا ہے نہایت ہی اچھے رنگ کے گندمی آدمیوں میں سے جو دیکھے گئے ہوں۔ اسکے بال اسکے دونوں شانوں تک لٹکے ہیں۔ مگر سیدھے بال ہیں اسکے سر سے پانی ٹپک رہا ہے۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے شانوں پر رکھے ہوئے کعبہ کا طواف کر رہا ہے۔ میں نے کہا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ مسیح ابن مریم ہیں۔ پھر میں نے انکے پیچھے ایک شخص کو دیکھا بہت سخت پیچدار بالوں والا داہنی آنکھ سے کانا اور ابن قطن (کافر) سے بہت زیادہ مشابہ۔ وہ بھی اپنے دونوں ہاتھ ایک شخص کے کندھے پر رکھے ہوئے کعبہ کا طواف کر رہا ہے۔ میں نے پوچھا

مَنْ هٰذَا قَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

فِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِيسٰى أَحْمَرُ وَلٰكِنْ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبِطُ الشَّعْرِ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذَا الدَّجَّالُ وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ وَالْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلٰى

یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ مسیح دجال ہے۔

ف ۲۵۸ — حدیث بالا کی تصریح و توضیح

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی ایک اور روایت ہے کہ خدا کی قسم نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیلےٰ کو سرخ رنگ کا نہیں کہا۔ بلکہ فرمایا تھا۔ اس حال میں کہ میں خواب میں کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ یکایک میں نے دیکھا کہ ایک آدمی گندمی رنگ کا سیدھے بالوں والا دو آدمیوں کے درمیان چل رہا ہے اپنے سر سے پانی نچوڑ رہا ہے۔ یا (یہ فرمایا کہ) اسکا سر سے پانی بہا رہا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا۔ مریم کے بیٹے ہیں۔ پھر میں ادھر ادھر دیکھنے لگا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص سرخ رنگ کا فربہ پیچدار بالوں والا داہنی آنکھ سے کانا (ایسا معلوم ہوتا ہے کہ) گویا اُس کی آنکھ پھولا ہوا انگور ہے۔ میں نے کہا۔ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا۔ یہ دجال ہے۔ اور سب سے زیادہ مشابہ اسکے ابن قطن ہے۔

ف ۲۵۹ — آنحضرت صلعم اور عیلےٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں ابن مریم کا سب لوگوں سے زیادہ دوست ہوں۔ اور تمام نبی آپس میں علاتی بھائی (کی مثل) ہیں۔ میرے اور عیلےٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

ف ۲۶۰ — آنحضرت عیلےٰ کے سب سے زیادہ دوست ہیں اور سب نبیوں کا ایک ہی دین ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں دنیا و آخرت میں سب

النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ۔

لوگوں سے زیادہ عیسیٰ ابن مریم کا دوست ہوں۔ تمام نبی باہم مثل علاتی بھائی کے ہیں۔ مائیں تو انکی جدا جدا ہیں۔ مگر دین سب کا ایک ہے۔

حضرت عیسٰی کی کمال فروتنی۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأٰى عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ أَسَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسٰى آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِيْ۔

ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ عیسیٰ نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو اس سے کہا کہ کیا تونے چوری کی ہے۔ اس نے کہا نہیں قسم اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں (میں نے چوری نہیں کی) تو عیسٰے نے کہا میں اللہ پر ایمان لاتا اور اپنی آنکھ کی تکذیب کرتا ہوں۔

آنحضرت کو عیسٰی ابن مریم کی طرح بڑھانے سے ممانعت

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تم مجھے ایسا نہ بڑھاؤ جیسے نصاریٰ نے عیسٰے بن مریم کو بڑھا لیا۔ کیونکہ میں تو خدا کا بندہ ہوں۔ بلکہ تم (میری نسبت یہ کہو کہ خدا کا بندہ اور اسکا رسول ہے۔

۲۶۳ ح
عیسٰی بن مریم کے نزول اور مہدی کے ظہور کی خبر

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے۔ اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔

۲۶۴ ح
دجال کے خوارق عادات کی نسبت خبر۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِيْ يَرَى النَّاسُ

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ دجال جب نکلے گا تو اس کے ہمراہ پانی اور آگ ہوگی۔ مگر جس چیز کو لوگ دیکھیں گے

أَمَّا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ۔

کہ آگ ہے وہ درحقیقت ٹھنڈا پانی ہوگی۔ لیکن وہ شئے جسے لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ ایک آگ ہوگی جو جلا دیگی پس جو شخص تم میں سے اسکو پائے تو اسے چاہئے کہ جسکو آگ سمجھتا ہو اس میں گر پڑے اس لئے کہ وہ بہت ٹھنڈا اور شیریں پانی ہوگا۔"

۲۶۵
۹۴ج
خدا کے خوف سے جلانے کی وصیت پر مغفرت۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا يَئِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ إِذَا أَنَا مِتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا وَأَوْقِدُوا فِيهِ نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي وَخَلَصَتْ إِلَى عَظْمِي فَامْتُحِشَتْ فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا ثُمَّ انْظُرُوا يَوْمًا رَاحًا فَاذْرُوهُ فِي الْيَمِّ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ اللّٰهُ فَقَالَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ۔

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "ایک شخص تھا اسے موت آگئی۔ تو جب وہ زندگی سے مایوس ہوا تو اس نے اپنے گھروالوں سے وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو میرے لئے بہت سی لکڑیاں جمع کرنا اور ان میں آگ لگا دینا (اور مجھے اس میں ڈال دینا) یہانتک کہ جب آگ میرے گوشت کو کھالے اور میری ہڈی تک پہنچ جائے اور میں جل کر کوئلہ ہوجاؤں تو اس کوئلہ کو لے کر پیس ڈالنا۔ پھر کسی تیز ہوا والے دن کو دیکھ کر اُسے دریا میں ڈال دینا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے اس (کے ذرات) کو جمع کیا۔ اور اس سے پوچھا۔ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کی کہ تیرے خوف سے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُسے بخشدیا۔"

۲۶۶
۹۵ج
خلفا کی اطاعت کا حکم۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَ

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بنی اسرائیل کی حکومت انبیاء کرتے تھے۔ جب ایک نبی کی وفات ہوجاتی تھی تو انکا جانشین دوسرا نبی ہوتا تھا مگر

إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَ
سَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ
قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا
بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوهُمْ
حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ
عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعُنَّ
سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ
وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ لَوْ سَلَكُوا
جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوهُ قُلْنَا
يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَمَنْ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ بَلِّغُوا عَنِّي
وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي
إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ
كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ
مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ
وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُونَ
فَخَالِفُوهُمْ۔

میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا البتہ خلفا ہونگے اور بہت ہونگے
لوگوں نے عرض کی پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا
"یکے بعد دیگرے ہر ایک کی بیعت پوری کرو انہیں کا
حق (اطاعت جو تم پر واجب ہے) ادا کرو پھر (اگر وہ ظلم
کرینگے) تو بیشک اللہ ان سے اس چیز کی بابت
پوچھیگا جسکا انہیں چرواہا بنایا تھا۔"

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یقیناً
تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کی پیروی کروگے
بالشت بر بالشت اور گز بر گز یہاں تک کہ
اگر وہ کسی سوسمار کے سوراخ میں گئے تھے
تو تم بھی اس میں جاؤگے" ہم لوگوں نے
عرض کی۔ یارسول اللہ (پہلے لوگوں سے کیا)
یہود و نصاریٰ سے مراد ہیں) ؟ آپ نے فرمایا۔
"(وہ نہیں تو) اور کون"؟

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"میری باتیں لوگوں کو پہنچاؤ۔ اگرچہ ایک
آیت ہی کیوں نہ ہو۔ اور بنی اسرائیل (کے
واقعات بھی) بیان کرو۔ تو کچھ حرج نہیں۔ مگر
جو شخص عمداً مجھ پر جھوٹ باندھیگا۔ وہ اپنا
ٹھکانا دوزخ میں تلاش کرے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"یہود و نصاریٰ خضاب
نہیں کرتے۔ اس لئے تم ان کی
مخالفت کرو۔"

صحیح ۲۳۶
...سلمان ہے بس
...گے ...
...کی ...ایک کر دی
...نا کرو ں میں انکے
پیچھے ہوں گے۔

صحیح ۲
حدیث کی روایت
...ی ہے مگر افترا
...دوزخ کا بلاوا ہے

صحیح
...ستحب ہے

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَجُلٌ بِہٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِکِّیْنًا فَحَزَّ بِھَا یَدَہٗ فَمَا رَقَاَ الدَّمُ حَتّٰی مَاتَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی بَادَرَنِیْ عَبْدِیْ بِنَفْسِہٖ حَرَّمْتُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ۔

وقائع ۲۷۶ خودکشی کرنیوالے پر جنت حرام ہے۔

حضرت جندبؓ بن عبداللہ کہتے ہیں۔ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" تم سے پہلے ایک شخص تھا۔ اُسکے کچھ زخم لگ گیا تھا۔ جس سے وہ بیقرار ہوگیا۔ اور اس نے ایک چھری لے کر اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا اور خون بند نہ ہوا۔ یہانتک کہ وہ مرگیا۔ تو اللہ عزوجل نے فرمایا۔ کہ میرے بندے نے اپنی جان دینے میں عجلت کی۔ لہذا میں نے بھی جنت کو اس پر حرام کردیا۔"

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ ثَلَاثَۃً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَبْرَصَ وَاَعْمٰی وَاَقْرَعَ بَدَا اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یَّبْتَلِیَھُمْ فَبَعَثَ اِلَیْھِمْ مَلَکًا فَاَتَی الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَہٗ فَذَھَبَ عَنْہُ فَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا فَقَالَ اَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْاِبِلُ فَاُعْطِیَ نَاقَۃً عُشَرَاءَ فَقَالَ یُبَارَکُ لَکَ فِیْھَا وَاَتَی الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ

وقائع ۲۷۷ شکر اور ناشکری کا قصہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ" بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے۔ ایک سفید داغ والا دوسرا گنجہ اور تیسرا اندھا۔ پس اللہ عزوجل نے امتحان کیلئے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا۔ وہ (پہلے) سفید داغ والے کے پاس پہنچا اور اس سے کہا۔ تجھے کیا چیز پیاری ہے؟ اس نے کہا عمدہ رنگ اور خوبصورت کھال۔ کیونکہ لوگوں نے مجھے مکروہ سمجھا (ہوا) ہے"۔ حضرتؐ نے فرمایا" فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اسکا مرض جاتا رہا۔ اور اُسے عمدہ رنگ اور عمدہ کھال عنایت ہوگئی۔ پھر فرشتے نے کہا۔ تجھے کونسا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا اونٹ۔ پس اُسے ایک حاملہ اونٹنی دے کر فرشتے نے کہا۔ تجھے اس میں برکت دی جائے گی۔ پھر فرشتہ گنجے کے پاس گیا۔ اور کہا تجھے کیا چیز پیاری ہے؟

فَقَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ
عَنِّي هٰذَا قَدْ قَذِرَنِي
النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ
فَذَهَبَ وَاُعْطِيَ شَعْرًا
حَسَنًا قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ
اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ
قَالَ فَاَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا
وَقَالَ يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا
وَاَتَى الْاَعْمٰى فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ
اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ يَرُدُّ اللّٰهُ
اِلَيَّ بَصَرِي فَاُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ
قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ
اِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ
اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ
فَاَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا فَاُنْتِجَ
هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ
لِهٰذَا وَادٍ مِنْ اِبِلٍ وَلِهٰذَا
وَادٍ مِنْ بَقَرٍ وَلِهٰذَا وَادٍ
مِنَ الْغَنَمِ ثُمَّ اِنَّهُ اَتَى
الْاَبْرَصَ فِي صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ
فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ تَقَطَّعَتْ
بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا
بَلَاغَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ
بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِي
اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ
الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا اَتَبَلَّغُ
عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ

اس نے کہا عمدہ بال اور یہ مرض مجھ سے جاتا رہے۔
کیونکہ لوگوں نے مجھے مکروہ سمجھا ہوا ہے۔ حضور فرماتے
ہیں "فرشتے نے اس پر بھی ہاتھ پھیرا۔ مرض جاتا رہا۔
اور اُسے عمدہ بال عنایت ہوگئے پھر فرشتے نے کہا
تجھے مال کونسا زیادہ پسند ہے۔ وہ بولا گائے چنانچہ فرشتے
نے اُسے ایک حاملہ گائے دیکر کہا۔ تجھے اس میں برکت دی
جائیگی۔ اسکے بعد وہ فرشتہ اندھے کے پاس گیا اور
کہا تجھے کیا چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا یہ کہ
اللہ میری بینائی واپس کر دے اور میں اسکے ذریعہ
لوگوں کو دیکھوں" حضرت فرماتے ہیں۔ پھر فرشتے
نے اس پر ہاتھ پھیرا۔ تو اللہ نے اس کی بینائی
واپس دے دی۔ (پھر) فرشتے نے کہا۔ تجھے مال کونسا
زیادہ مرغوب ہے؟ اُس نے کہا بکری۔ پس فرشتے
نے اُسے بھی ایک حاملہ بکری دے دی چنانچہ
(وقت پر) اُن دونوں کی اونٹنی وگائے بھی جننے
لگیں۔ اور اسکی بکری بھی یہانتک کہ اس (کوڑھی)
کے پاس جنگل بھر کے اونٹ ہوگئے۔ اور اس
(گنجے) کے پاس ایک جنگل بھر گائیں اور
اس (اندھے) کے پاس ایک جنگل بھر بکریاں
بعد اسکے وہ فرشتہ (انسانی) صورت اور حالت
میں کوڑھی کے پاس گیا۔ اور کہا میں ایک
مسکین آدمی ہوں سفر میں معاش بغیر ختم ہوگئی
ہے اور اب میں (وطن) نہیں پہنچ سکتا سوائے خدا
کی امداد کے۔ میں تجھ سے اسکا واسطہ دیکر ایک
اونٹ مانگتا ہوں جس نے تجھے عمدہ رنگ
اور عمدہ جلد اور مال دیا ہے تاکہ میں اس پر سوار
ہوکر سفر کرسکوں۔ کوڑھی نے کہا کہ (میرے ذمے)

لكأن الحقوق كثيرة فقال
له كأني أعرفك ألم
تكن أبرص يقذرك
الناس فقيرا فأعطاك
الله فقال لقد ورثت
لكابر عن كابر فقال
إن كنت كاذبا فصيرك
الله إلى ما كنت وأتى الأقرع
في صورته وهيئته
فقال له مثل ما
قال لهذا فرد عليه
مثل ما رد عليه هذا
فقال إن كنت كاذبا
فصيرك الله إلى ما كنت
وأتى الأعمى في صورته
فقال رجل مسكين
وابن سبيل وتقطعت
بي الحبال في سفري فلا
بلاغ اليوم إلا بالله
ثم بك أسألك بالذي
رد عليك بصرك شاة
أتبلغ بها في سفري فقال
قد كنت أعمى فرد الله
بصري وفقيرا فقد
أغناني فخذ ما شئت
فوالله لا أجهدك اليوم
بشيء أخذته لله فقال

بہت حقوق ہیں (میں تجھے نہیں دیسکتا) فرشتے
نے کہا کہ بیشک میں تجھے پہچانتا ہوں۔ کیا
تیرے سفید داغ نہ تھے اور لوگ تجھے مکروہ نہ
سمجھتے تھے؟ کیا تو فقیر نہ تھا؟ مگر اللہ نے تجھے مال
دیدیا۔ اس نے کہا کہ یہ غلط ہے میں نے تو یہ دولت
پشتہا پشت سے میراث پائی ہے۔ فرشتے نے کہا
اگر تو جھوٹ بولتا ہے تو تجھے اللہ پھر ویسا ہی
کردیگا جیسا تو تھا۔ اسکے بعد فرشتہ اپنی (اسی)
صورت اور حالت میں گنجے کے پاس گیا اور
اس سے بھی ویسا ہی کہا۔ جیسا اس (کوڑھی) سے
کہا تھا۔ تو اس (گنجے) نے بھی ویسا ہی جواب
دیا۔ جیسا کہ اس (کوڑھی) نے دیا تھا۔ پس فرشتے نے
کہا اگر تو جھوٹا ہے۔ تو اللہ تجھے بھی ویسا ہی
کردیگا جیسا تو پہلے تھا۔ بعد ازاں وہ فرشتہ
اپنی اسی صورت و حالت میں اندھے کے
پاس گیا اور اس سے کہا کہ میں ایک مسکین اور
مسافر آدمی ہوں اور دوران سفر میں میری معاش وغیرہ
ختم ہوگئی ہے پس اب میں (اپنے وطن) نہیں پہنچ سکتا
سوائے اللہ کی امداد کے۔ پس میں تجھ سے خدا کا واسطہ
دیکر ایک بکری مانگتا ہوں۔ جس نے تجھے
تیری بینائی واپس دی ہے۔ تاکہ اُسکے
ذریعہ اپنے سفر کو قطع کرسکوں۔ اندھے
نے کہا۔ بیشک میں اندھا تھا۔ اور اللہ نے مجھے
میری بینائی عنایت فرمائی۔ میں فقیر تھا اور اللہ نے
مجھے مالدار کردیا۔ پس تو جو چاہے لے لے قسم اللہ کی جو چیز
تو اللہ کیلئے لینا چاہتا ہے اُسکے نہ لینے سے میں تیری
تعریف نہ کروں گا۔ فرشتے نے کہا۔

أَسْلَفْتَ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقُلْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلَىٰ جَارَتَيْكَ۔

پس تو اپنا مال اپنے ہی پاس رہنے دے کیونکہ تم لوگوں کا امتحان لیا گیا تھا پس اللہ تجھ سے راضی ہو گیا۔ اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناخوش"۔

حج خالص توبہ کی نیت بھی موجب بخشش ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَأَوْحَى إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى هٰذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے آدمی قتل کئے تھے۔ پھر وہ (اسکا مسئلہ) پوچھنے نکلا تو وہ (پہلے) ایک درویش کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ کیا (میری) توبہ (قبول ہو سکتی) ہے۔ درویش نے کہا نہیں۔ پس اس شخص نے اس درویش کو بھی قتل کر دیا۔ پھر وہ (مسئلہ) پوچھنے چلا۔ تو اس سے کسی نے کہا کہ تو فلاں فلاں بستی میں جا۔ (اور وہاں سے پوچھ) لیکن (راستے میں) اسے موت آگئی اور (مرتے وقت) اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف سرکا دیا پس اسکے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں نے باہم جھگڑا کیا۔ اور اللہ نے اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کرنیکو جا رہا تھا) یہ حکم دیا۔ کہ نزدیک ہو جا اور (فرشتوں سے) فرمایا کہ تم ان دونوں بستیوں کی مسافت ناپ لو۔ اور وہ اس بستی سے قریب تھا (جہاں وہ توبہ کرنے جا رہا تھا) لہٰذا اللہ نے اُسے بخشدیا"۔

حج پہلے زمانہ کی ایمانداری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگلے زمانے میں ایک شخص نے کسی آدمی سے کچھ زمین خریدی تھی مگر جس شخص نے مول لی تھی۔ اس نے اس زمین میں گڑھا پایا۔ جس میں سونا بھرا تھا تو جس شخص نے زمین مول لی تھی اس نے بیچنے والے سے کہا

لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ قَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قِيلَ لَهُ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونِ فَقَالَ أُسَامَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ رِجْسٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلَى

کہ تم اپنا سونا مجھ سے لے لو۔ کیونکہ میں نے تو تم سے صرف زمین مول لی تھی۔ سونا مول نہیں لیا تھا۔ اور جس کی وہ زمین تھی۔ اس نے کہا میں نے تو زمین اور جو کچھ اس میں تھا سب بیچ ڈالا تھا۔ پھر ان دونوں نے کسی کے سامنے محاکمہ کیا۔ تو جس شخص کے سامنے انہوں نے محاکمہ کیا تھا۔ اس نے پوچھا۔ کیا تم دونوں کی اولاد ہے؟ ان دونوں میں سے ایک نے کہا۔ میرا ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا میری لڑکی ہے۔ تو اس حکم نے کہا کہ اس لڑکے کا نکاح لڑکی سے کر دو۔ اور اس روپیہ کو ان دونوں پر خرچ کرو۔ اور صدقہ کر ڈالو۔

۲۴۴ ج
طاعون کی مقام میں نہ جانا چاہئے۔ نہ وہاں سے نکلنا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے (لوگوں نے) پوچھا۔ کہ آپ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارہ میں کیسا سنا ہے؟ تو اسامہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ "طاعون ایک عذاب ہے۔ جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا (یا فرمایا) کہ ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے بھیجا گیا۔ پس جب تم کسی ملک میں طاعون سنو۔ تو وہاں نہ جاؤ۔ اور جب کسی مقام میں طاعون ہو جائے۔ اور تم وہاں ہو۔ تو وہاں سے بھاگ کر نہ نکلو۔"

۲۴۵ ج
طاعونی مقام میں معتقدات پر شاکر ہو کر ٹھہرے اور موت آجائے تو مرنیوالا شہید

حضرت عائشہ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہتی ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے طاعون کی بابت پوچھا۔ تو آپ نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ وہ ایک عذاب ہے۔ جو اللہ اپنے بندوں میں سے

مَنْ يَّشَاءُ وَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لَيْسَ مِنْ اَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُهٗ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ شَهِيْدٍ۔

جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے مسلمانوں کے لئے رحمت بنا دیا ہے کوئی ایسا نہیں ہے کہ جب طاعون واقع ہو اور وہ اپنے شہر میں صبر کر کے محض بغرض ثواب قیام کرے اور وہ یہ یقین رکھتا ہو کہ اسکو وہی مصیبت پہنچیگی جو اللہ نے اسکے لئے لکھ دی ہے۔ اسے شہید کے برابر ثواب ملیگا۔"

۷۶۵
نبی سلف کا حلم

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهٗ قَوْمُهٗ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ گویا میں (اب بھی) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ نبیوں میں سے ایک نبی کا حال بیان کر رہے ہیں کہ "انہیں ایک قوم نے یہانتک مارا کہ خون آلود کر دیا۔ مگر وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ اے اللہ! میری قوم کو بخشدے کیونکہ وہ (میرا رتبہ) نہیں جانتی۔"

۷۶۶
دامن اشکبر تا قیامت زمین میں دھنستا رہیگا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ اِزَارَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس حال میں کہ ایک شخص اپنی ازار تکبر سے لٹکاتا ہوا چلتا تھا۔ زمین میں دھنس گیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔"

فی مناقب قریش

قریش کے مناقب

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِیَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ خِیَارُهُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا وَتَجِدُوْنَ خَیْرَ النَّاسِ فِیْ هٰذَا الشَّاْنِ اَشَدَّهُمْ لَهٗ كَرَاهِیَةً وَتَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ هٰؤُلَآءِ بِوَجْهٍ وَیَاْتِیْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ تم آدمیوں کو کانوں کی طرح پاؤ گے جو ان میں سے زمانۂ جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں۔ بشرطیکہ وہ علم دین حاصل کرلیں۔ اور تم اسلام میں سب سے بہتر اسے پاؤ گے جو اسکے ناپسندیدہ وقت کے سخت دشمن ہیں۔ اور تم سب سے بدتر اس منافق کو پاؤ گے۔ جو ان لوگوں کے پاس ایک منہ سے آتا ہے۔ اور اُن کے پاس سے دوسرے منہ سے جاتا ہو۔

زمانہ جاہلیت کے سلامت رو اسلام میں بھی سلامت رو ہیں۔

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِیْ هٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِیَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ خِیَارُهُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا تَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ اَشَدَّهُمْ كَرَاهِیَةً لِهٰذَا الشَّاْنِ حَتّٰی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لوگ اس کام (اسلام) میں قریش کے تابع ہیں۔ اُن کا مسلمان ان کے مسلمان کے تابع ہے۔ اور اُن کا کافر ان کے کافر کے تابع ہے یہ لوگ (گویا) کانیں ہیں۔ جو اُن سے زمانہ جاہلیت میں اچھے تھے۔ وہ زمانۂ اسلام میں بھی اچھے ہیں۔ بشرطیکہ علم دین حاصل کرلیں تم سب سے بہتر اُس شخص کو پاؤ گے جو اسلام کا سب سے زیادہ دشمن ہو۔ یہاں تک کہ وہ اس میں

حدیث بالا کی مزید توضیح۔

نصّ فیہ

عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَدْ بَلَغَهُ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَيَكُوْنُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ فَاَثْنٰى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ اَحَادِيْثَ لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللهِ وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُولٰٓئِكَ جُهَّالُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَالْاَمَانِيَّ الَّتِيْ تُضِلُّ اَهْلَهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِيْ قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللهُ عَلٰى وَجْهِهِ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ۔

آجائے"۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان کو خبر پہنچی۔ کہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص بیان کرتے ہیں۔ کہ (قبیلۂ قحطان میں سے کوئی بادشاہ ہوگا۔ تو امیر معاویہ خشمگین ہوکر کھڑے ہوگئے۔ پھر اللہ کی تعریف کی جیسی اُس کے سزاوار ہے اور بعد اسکے کہا "مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسی باتیں بیان کرتے ہیں۔ جو نہ خدا کی کتاب میں ہیں۔ اور نہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ یاد رکھو۔ یہی لوگ تمہارے جہال ہیں۔ اور خبردار تم ایسے خیالات نہ رکھو جو اپنے خیال کرنیوالوں کو گمراہ کردیتے ہیں کیونکہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے"۔ کہ خلافت قریش میں رہے گی۔ جو شخص ان سے دشمنی کریگا اللہ اُسے نگوں سار کردیگا۔ تاوقتیکہ وہ دین کو قائم رکھیں گے"۔

نصّ خلافت قریش میں رہے گی۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللهِ وَرَسُوْلِهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "قریش اور انصار اور (قبیلہ) جہینہ اور مزینہ اور اسلم و اشجع اور غفار کے لوگ میرے دوست ہیں۔ ان کا دوست اللہ اور اُس کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کے سوا کوئی نہیں"۔

نصّ قریش اور انصار کی محبت خدا و رسول کی دوستی کا ثبوت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

نصّ خلافت قریش میں رہے گی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ۔

روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا " یہ کام (یعنی خلافت) برابر قریش میں رہے گی۔ بیشک ان میں سے دو آدمی بھی دیندار رہینگے "۔

ح ٢٨٣ بنی مطلب اور بنی ہاشم ایک ہیں۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَشَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ۔

حضرت جبیرؓ بن مطعم بیان کرتے ہیں کہ ہم اور عثمانؓ بن عفان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ تو عثمانؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ نے بنی مطلب کو مال دیا۔ اور ہمیں نہ دیا۔ حالانکہ ہم اور وہ آپ کے نزدیک ایک ہی درجے میں ہیں۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " صرف بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہیں "۔

ح ٢٨٤ نسب اور قوم تبدیل کرنے والا دوزخی ہے۔

عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعٰى لِغَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ اِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعٰى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيْهِمْ نَسَبٌ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا " جو شخص اپنے آپ کو اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کرے۔ اور وہ اس کو جانتا ہو۔ تو وہ خدا کے ساتھ کفر کرتا ہے اور جو شخص کسی ایسی قوم میں ہونے کا دعویٰ کرے جس میں اس کا کوئی رشتہ نہ ہو تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں تلاش کر لے "۔

ح ٢٨٥ جھوٹا نسب اور نہ دیکھی بات اور جھوٹی حدیث کہنی افترا ہے۔

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرٰى اَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَهُ اَوْ يَقُوْلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ۔

حضرت واثلہؓ بن اسقع کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " بیشک بڑا افترا یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باپ کے سوا اور کسی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے یا اپنی آنکھ کی طرف ایسی بات کے دیکھنے کی نسبت کرے جو اس نے نہیں دیکھی۔ (ظاہر یا حالت خواب میں) یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی بات منسوب کرے جو انہوں نے نہیں کی "۔

ج ۲۸۶
قبیلہ عصیہ کے گناہ کی شامت۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَی الْمِنْبَرِ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا وَاَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ وَعُصَیَّۃُ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ۔

حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو منبر پر (کھڑے) یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ۔ قبیلۂ غفار کے لوگوں کو خدا بخشدے۔ اور قبیلۂ اسلم کو خدا سلامت رکھے۔ مگر قبیلۂ عُصَیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے"۔

ج ۲۸۷
قبیلہ غفار و مزینہ وجہینہ کی بیعت کا ذکر۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا تَابَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِیْجِ مِنْ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَیْنَۃَ وَاَحْسِبُہٗ وَجُھَیْنَۃَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَیْنَۃُ وَجُھَیْنَۃُ خَیْرًا مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَمِنْ بَنِیْ عَامِرٍ وَاَسَدٍ وَغَطْفَانَ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّھُمْ لَخَیْرٌ مِّنْھُمْ۔

حضرت ابو بکرہؓ کہتے ہیں۔ کہ اقرع بن حابس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپکے صرف سراق حجیج نے جو قبیلۂ اسلم سے ہیں۔ اور غفار نے اور مزینہ نے اور مجھے خیال ہے (کہ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ) جہینہ نے بیعت کی ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہیں معلوم ہے کہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ۔ بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان سے جو نامراد اور ناکام ہیں۔ وہ بھی بہتر ہیں (اقرع بن حابس نے عرض کی کہ ہاں (میں جانتا ہوں) آپنے فرمایا۔ قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اسلم اور غفار وغیرہ بنی تمیم وغیرہ سے بہت بہتر ہیں"۔

ج ۲۸۸
بعض قبائل کا مسلمانوں سے بہتر ہونا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَشَیْءٌ مِّنْ مُزَیْنَۃَ وَجُھَیْنَۃَ اَوْ قَالَ شَیْءٌ مِّنْ جُھَیْنَۃَ اَوْ مُزَیْنَۃَ خَیْرٌ عِنْدَ اللّٰہِ اَوْ قَالَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ اَسَدٍ وَتَمِیْمٍ وَھَوَازِنَ وَغَطْفَانَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اسلم اور غفار (کے لوگ) اور کچھ لوگ مُزینہ اور جُہینہ یا (یوں فرمایا کہ) کچھ لوگ جہینہ اور مزینہ کے خدا کے نزدیک یا یہ فرمایا کہ قیامت کے دن (قبیلۂ) اسد اور تمیم اور ہوازن و غطفان سے بہتر ہونگے"۔

ج ۲۸۹
قبیلہ قحطان سے ایک جابر حاکم کے خروج کی پیشگوئی

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔

حضرت ابوہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص (قبیلۂ) قحطان سے ظاہر ہوگا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔ (یعنی یہ شخص جابرانہ حکومت کریگا)۔

ج ۲۹۰ / ۱۴
آنحضرت صلعم کا مسلمانوں کی سماعت کے لئے بڑی بڑی باتوں سے درگذر۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ حَتّٰى كَثُرُوْا وَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلٌ لَعَّابٌ فَكَسَعَ اَنْصَارِيًّا فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ غَضَبًا شَدِيْدًا حَتّٰى تَدَاعَوْا وَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوٰى اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ قَالَ مَا شَاْنُهُمْ فَاُخْبِرَ بِكَسْعَةِ الْمُهَاجِرِيِّ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا خَبِيْثَةٌ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلَ اَقَدْ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے۔ کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں تھے کہ (اتکا یک) مہاجرین میں سے بہت سے لوگ جمع ہوگئے (اور وجہ یہ ہوئی کہ مہاجرین میں سے ایک شخص ظریف الطبع تھے۔ انھوں نے ایک انصاری کی پشت پر (مذاق سے) ایک تھپڑ مار دیا تھا (جس سے) انصاری کو بہت غصہ آگیا۔ یہاں تک کہ ان لوگوں نے باہم (اپنے اپنے لوگوں کو) بلالیا انصاری نے کہا "اے انصار مدد کو پہنچو"۔ اور مہاجرین نے کہا "اے مہاجرین مدد کو پہنچو"۔ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ نے فرمایا "احمقانہ لوگوں کی پکار کیوں ہوئی"۔ بعد اسکے آپ نے فرمایا "ان لوگوں کا کیا حال ہے؟" پس آپ سے مہاجر کے انصاری کو تھپڑ مارنے کی کیفیت بیان کی گئی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس قسم کی پکار چھوڑ دو۔ یہ بُری بات ہے"۔ اور عبد اللہ بن ابی بن سلول (منافق) نے کہا کہ ہم پر ان مہاجروں نے فریاد رسی چاہی تھی۔ بیشک اگر ہم مدینہ لوٹ گئے تو جو ہم میں سے زیادہ عزت والا ہوگا وہ کمزور کو نکال دیگا۔

فَقَالَ عُمَرُ اَلَا نَقْتُلُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا الْخَبِيْثَ لِعَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ

تو حضرت عمرؓ نے (اسکی یہ گفتگو سنکر) عرض کی کہ ہم اس خبیث (یعنی عبد اللہ) کو کیوں نہ قتل کریں؟ مگر نبی صلے اللہ نے فرمایا۔ (ایسا نہ کرو) تاکہ کہیں لوگ چرچا نہ کریں کہ محمدؐ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔

قصۂ خزاعہ

خزاعہ کا قصہ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمْعَةَ بْنِ خِنْدِفَ اَبُوْ خُزَاعَةَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "عمرو بن لحی بن قمعۃ بن خندف قبیلہ خزاعہ کا باپ تھا"۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا۔ کہ وہ اپنی آنتیں آگ پر کھینچ رہا تھا۔ اور یہ سب سے پہلا شخص تھا جس نے سائبہ[1] کی ایجاد کی۔

[1] جبکہ کوئی اونٹنی پانچ بچے جن چکتی تو اسے مطلق العنان چھوڑ دیتے تھے جس جگہ سے چاہتی پانی پیتی اور جہاں چاہتی چرتی۔ کوئی اس کو نہ روکتا۔ ایسی اونٹنی کو سائبہ کہتے تھے۔

قِصَّةُ اِسْلَامِ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَقِصَّةُ زَمْزَمَ

حضرت ابوذرؓ کے اسلام اور زمزم کا قصہ

۲۹۳
ح
اسلام قبول کرنے کی مشکلات اور استقامت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ كُنْتُ رَجُلًا مِّنْ غِفَارَ فَبَلَغَنَا اَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ فَقُلْتُ لِاَخِی انْطَلِقْ اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ كَلِّمْهُ وَاْتِنِیْ بِخَبَرِهٖ فَانْطَلَقَ فَلَقِيَهٗ ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْتُ مَا عِنْدَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَّاْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهٰى عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ لَهٗ لَمْ تَشْفِنِیْ مِنَ الْخَبَرِ فَاَخَذْتُ جِرَابًا وَّعَصًا ثُمَّ اَقْبَلْتُ اِلٰى مَكَّةَ فَجَعَلْتُ لَا اَعْرِفُهٗ وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْاَلَ عَنْهُ وَاَشْرَبُ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ وَاَكُوْنُ فِی الْمَسْجِدِ قَالَ فَمَرَّ بِیْ عَلِیٌّ فَقَالَ كَاَنَّ الرَّجُلَ غَرِيْبٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْطَلِقْ اِلَى الْمَنْزِلِ

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ابوذرؓ کہتے تھے میں قبیلۂ غفار سے ایک شخص ہوں جب ہم لوگوں کو یہ خبر پہنچی کہ مکہ میں ایک شخص ظاہر ہوئے ہیں، جو نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں تو میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ تم اس شخص کے پاس جا کر بات چیت کرو اور مجھے ان کی اصلیت کی خبر لا دو۔ چنانچہ وہ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے۔ جب وہ لوٹ آئے تو میں نے ان سے کہا کیا خبر لائے ہو؟ انھوں نے کہا خدا کی قسم میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا ہے جو نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے ہیں۔ میں نے کہا مجھے (صرف) اس خبر سے تسکین نہیں ہوئی۔ پس میں نے ایک تھیلی زاد راہ کی اور ایک لاٹھی اٹھائی اور خود مکہ کی طرف چل دیا۔ مگر جب وہاں پہنچا تو سخت پریشان ہوا کیونکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتا نہ تھا اور اس بات کو بھی میں نے مناسب نہ سمجھا کہ کسی سے آپ کا پتہ پوچھوں لہٰذا میں زمزم کا پانی پی لیتا تھا اور کعبہ میں رہا کرتا تھا۔ اتنے میں میری طرف حضرت علیؓ کا گزر ہوا تو انھوں نے کہا کہ یہ شخص کوئی مسافر شخص معلوم ہوتا ہے۔ ان سے میں نے کہا کہ ہاں۔ انھوں نے کہا کہ ہمارے مکان پر چلیے

قال فانطلقت معه لا
يسألني عن شيء ولا أخبره
فلما أصبحت غدوت
إلى المسجد لأسأل عنه
وليس أحد يخبرني عنه
بشيء قال فمر بي علي
فقال أما نال للرجل
يعرف منزله بعد قال
قلت لا قال انطلق معي
قال فقال ما أمرك
وما أقدمك هذه
البلدة قال فقلت له إن
كتمت علي أخبرتك
قال فإني أفعل قال قلت
له بلغنا أنه قد خرج
ههنا رجل يزعم أنه نبي
فأرسلت أخي ليكلمه فرجع
ولم يشفني من الخبر فأردت
أن ألقاه فقال له أما
إنك قد رشدت هذا
وجهي إليه فاتبعني ادخل
حيث أدخل فإني إن
رأيت أحدا أخافه عليك
قمت إلى الحائط كأني
أصلح نعلي وامض أنت
فمضى ومضيت معه حتى
دخل ودخلت معه على

پس میں ان کے ہمراہ چلدیا۔ نہ تو وہ مجھ سے
کوئی بات پوچھتے تھے۔ اور نہ میں ان سے (کچھ)
بیان کرتا تھا۔ جس وقت صبح ہوئی تو میں مسجد میں
گیا۔ تاکہ آنحضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) کو (کسی سے)
پوچھوں۔ مگر کوئی شخص مجھ سے آپ کی کچھ بھی خبر
بیان نہ کرتا تھا۔ ناگاہ پھر میری طرف حضرت
علیؓ کا ہی گزر ہوا۔ (اور) انہوں نے کہا کیا ابھی
تک تمہارے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ تم اپنی جائے
قیام کو پہچان لو۔ ابو ذرؓ کہتے ہیں۔ میں نے کہا۔
نہیں۔ علیؓ نے کہا۔ تو تم میرے ساتھ چلو۔ ابو ذرؓ
کہتے ہیں۔ پھر علیؓ نے مجھ سے کہا۔ کہ تمہارا کام
کیا ہے۔ اور اس شہر میں تم آئے کیونکر؟ میں نے
کہا کہ اگر تم میرے راز کو چھپاؤ۔ تو میں تم سے بیان
کروں۔ حضرت علیؓ نے کہا۔ میں (ایسا ہی)
کروں گا۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ ہمیں یہ خبر ملی ہے
یہاں کوئی ایسے شخص ظاہر ہوئے ہیں جو نبوت کا
دعوے کرتے ہیں۔ اس پر میں نے اپنے بھائی کو
بھیجا تھا کہ وہ ان سے بات چیت کریں۔ مگر
اُنہوں نے واپس جا کر مجھ سے کوئی تشفی بخش
خبر نہیں بیان کی۔ لہذا میں نے چاہا کہ میں خود ان سے ملوں
علیؓ نے کہا مطمئن رہو کہ تم مقصود کو پہنچ گئے میں اسوقت
اُنہی کے پاس جا رہا ہوں۔ تم میرے ساتھ چلے آؤ جہاں
میں جاؤں وہاں تم بھی جانا۔ اگر میں کسی ایسے شخص کو دیکھوں گا
جس سے مضرت کا خوف نہ ہوگا۔ تو میں کسی دیوار کے پاس
کھڑا ہو جاؤں گا اور ظاہر کرونگا کہ گویا میں اپنی جوتی
درست کر رہا ہوں۔ اور تم چلے جانا۔ چنانچہ علیؓ چلے
اور میں بھی انکے ہمراہ چلا یہانتک کہ وہ اور میں

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ لَهُ اَعْرِضْ عَلَيَّ
الْاِسْلَامَ فَعَرَضَهُ فَاَسْلَمْتُ
مَكَانِيْ فَقَالَ لِيْ يَا اَبَا ذَرٍّ
اُكْتُمْ هٰذَا الْاَمْرَ وَارْجِعْ
اِلٰى بَلَدِكَ فَاِذَا بَلَغَكَ
ظُهُوْرُنَا فَاَقْبِلْ فَقُلْتُ
وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَصْرُخَنَّ
بِهَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ
فَجَاءَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَقُرَيْشٌ
فِيْهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِنِّيْ اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
فَقَالُوْا قُوْمُوْا اِلٰى هٰذَا
الصَّابِئِ فَقَامُوْا فَضُرِبْتُ لِاَمُوْتَ
فَاَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ
فَاَكَبَّ عَلَيَّ ثُمَّ
اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ
وَيْلَكُمْ تَقْتُلُوْنَ رَجُلًا
مِنْ غِفَارٍ وَمَتْجَرُكُمْ
وَمَمَرُّكُمْ عَلٰى غِفَارٍ
فَاَقْلَعُوْا عَنِّيْ فَلَمَّا
اَنْ اَصْبَحْتُ الْغَدَ
رَجَعْتُ فَقُلْتُ
مِثْلَ مَا قُلْتُ
بِالْاَمْسِ فَقَالُوْا
قُوْمُوْا اِلٰى هٰذَا الصَّابِئِ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوگئے۔ چنانچہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
عرض کی۔ مجھ پر اسلام کو پیش فرمائیے ۔
جس پر آپ نے اسلام پیش کیا۔ اور میں فوڑ
مسلمان ہوگیا۔ پھر آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا۔
"اے ابوذر! اس بات کو چھپاؤ۔ اور اپنے شہر
کی طرف لوٹ جاؤ۔ مگر جب تمہیں ہمارے
غلبہ کی خبر پہنچے تو آجانا" میں نے عرض کی
قسم اسکی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا
ہے۔ میں اس بات کو لوگوں میں پکار پکار کر
کہوں گا۔ چنانچہ ابوذرؓ کعبہ گئے جہاں قریش
موجود تھے۔ پس ابوذرؓ نے کہا۔ اے گروہ قریش!
میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے
سوا کوئی معبود نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں
اس بات کی کہ محمدؐ اسکے بندے اور اسکے
رسول ہیں۔ تو قریش نے (باہم) کہا اس
بے دین کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔ (یعنی اسکی
خبر لو) چنانچہ وہ کھڑے ہوگئے۔ اور میں بہت
پیٹا گیا۔ تاکہ مر جاؤں۔ مگر مجھے عباسؓ نے دیکھا
تو وہ میرے اوپر جھک پڑے۔ پھر وہ کافروں کی طرف
متوجہ ہو کر کہنے لگے۔ تمہاری خرابی ہو (قبیلۂ) غفار
میں سے ایک شخص کو قتل کئے دیتے ہو۔ حالانکہ
تمہاری تجارت گاہ اور تمہاری گزرگاہ غفار ہی
کی طرف ہے۔ پس وہ لوگ مجھ سے علیحدہ
ہوگئے۔ پھر جب صبح ہوئی۔ تو میں پھر کعبہ
میں گیا۔ اور میں نے ویسا ہی کہا جیسا کل کہا تھا
اسپر ان لوگوں نے کہا کہ اس بے دین کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔

فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ وَأَدْرَكَنِي فَانْكَبَّ عَلَيَّ وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ بِالْأَمْسِ قَالَ فَكَانَ هَذَا أَوَّلَ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

چنانچہ میرے ساتھ وہی کیا گیا جو کل کیا گیا تھا پھر مجھے عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھ پایا اور وہ میرے اوپر جھک پڑے اور اُنہوں نے ویسی ہی گفتگو کی جیسی کل کی تھی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ یہی ابوذرؓ کے اسلام کی ابتداء تھی۔

۲۹۴ ح — پہلے کنبہ والوں کو راہ حق کی دعوت

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ قَبَائِلَ قَبَائِلَ يُنَادِي يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ بِبُطُونِ قُرَيْشٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ (یعنی اپنے قریب کے رشتہ داروں کو عذاب الٰہی سے ڈراؤ) تو نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اہل عرب کو قبیلہ قبیلہ کرکے پکارنے لگے کہ "اے بنی فہر۔ اے بنی عدی"۔

۲۹۵ ح — ہجو کی اجازت دینے میں آنحضرت کی فروتنی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ كَيْفَ بِنَسَبِي قَالَ حَسَّانُ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ) حسانؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کی ہجو کرنے کی اجازت مانگی تو آپؐ نے فرمایا "میرے نسب کو کیا کروگے" (میں بھی ان میں سے ہوں)۔ حسان نے کہا۔ میں آپ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح آٹے سے بال نکالا جاتا ہے۔

۲۹۶ ح — آنحضرت صلعم کے پانچ نام۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد ہوں اور احمد ہوں۔ اور میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعہ سے اللہ کفر کو مٹاتا ہے۔ اور میں حاشر ہوں

الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ۔

کہ اللہ سب لوگوں کو میرے بعد محشور کریگا۔ اور میں عاقب ہوں"۔

٢٩٧ ج — اچھے کو کوئی گالی اور لعنت نہیں پہنچتی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْجَبُونَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُونَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُونَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تعجب نہیں کرتے۔ کہ اللہ قریش کے گالی گلوچ اور ان کی لعنت کو مجھ سے کس طرح پھیر دیتا ہے۔ وہ مذمم یعنی برے آدمی کو گالی دیتا ہے۔ اور مذمم کو لعنت کرتے ہیں اور (حالانکہ) میں محمد ہوں"۔

٢٩٨ ج — آنحضرت تمام انبیا کی تکمیل زینت ہیں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ۔ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ زِيَادَةٌ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" میری مثال اور نبیوں کے ساتھ اس طرح ہے۔ گویا ایک شخص نے مکان بناکر اُسے تکمیل تک پہنچا دیا۔ اور عمدہ بھی بنایا مگر صرف ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی۔ جو لوگ مکان میں جاتے وہ تعجب کرتے۔ (اور کہتے) کہ کاش! یہ ایک اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی"۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں آیا ہے۔ کہ "مگر ایک گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ باقی رکھی اور وہ اینٹ میں ہوں۔ اور میں خاتم النبیین ہوں"۔

٢٩٩ ج — آنحضرت صلعم کی عمر مبارک۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی۔ اُس وقت آپ کی عمر تریسٹھ (٦٣) سال کی تھی۔

٣٠٠ ج — آنحضرت صلعم کی دعا سے صحت پانا

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَهُوَ

حضرت سائب بن یزید سے مروی ہے کہ اُنہوں نے چورانوے (٩٤) سال کی عمر میں جبکہ وہ

بِيَ اَرْبَعُ وَّعِشْرِيْنَ جَلْدًا مُعْتَدِلٍ لَا تُقَدْ عَلِمْتُ مَا مُتِّعْتُ بِهٖ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ اِلَّا بِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَالَتِيْ ذَهَبَتْ بِيْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ شَاكٍ فَادْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ فَدَعَا لِيْ۔

بہت قوی اور معتدل حالت میں مضبوط کیا کہ مجھے خوب معلوم ہے۔ مجھے میرے کان اور آنکھ کو صرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کے سبب سے فائدہ ہوا۔ میری خالہ مجھے آنحضرت کے پاس لے گئی تھیں اور انھوں نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ اللہ سے اسکے لئے دعا کیجئے۔ جس پر آپ نے میرے لئے دعا کی تھی۔

حج۲ امام حسن کا رسول صلعم سے مشابہ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِيْ فَرَاَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهٗ عَلٰى عَاتِقِهٖ وَقَالَ بِاَبِيْ شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ لَا شَبِيْهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ۔

عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن ابوبکرؓ نے عصر کی نماز پڑھی۔ اور بعد اس کے نکل کر چلے۔ تو انھوں نے حسنؓ کو دیکھا۔ جو لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ پس ابوبکرؓ نے انھیں اپنے کندھے پر چڑھا لیا اور کہا میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں تم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہو۔ نہ کہ علیؓ کے مشابہ۔ اسوقت علیؓ ہنس رہے تھے۔

حج۳ آنحضرت سے حسنؓ کی مشابہت کی دوسری مثال۔

عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهٗ فَقِيْلَ لَهٗ صِفْهُ لَنَا فَقَالَ كَانَ اَبْيَضَ قَدْ شَمِطَ وَاَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَ عَشَرَةَ قَلُوْصًا قَالَ فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ نَقْبِضَهَا۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خوب دیکھا ہے۔ اور حضرت حسن بن علیؓ آپ کے مشابہ تھے۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ ہم سے حضرت کی صفت بیان کرو۔ تو انھوں نے کہا کہ آپ کے بالوں کی سفیدی اور کچھ سیاہی تھی۔ اور ہمیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تیرہ اونٹنیوں کے دینے کا حکم دیا تھا۔ مگر قبل اس کے کہ ہم ان پر قبضہ کریں۔ آپ کی وفات ہو گئی۔

حج آنحضرت کے ...

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ صَاحِبِ

عبداللہ بن بسر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ عَنْهُ قِيْلَ لَهُ اَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَيْخًا قَالَ كَانَ فِيْ عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيْضٌ۔

صحابی سے پوچھا گیا۔ کہ بتائیے۔ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم بوڑھے تھے۔ انہوں نے کہا۔ صرف آپؐ کی ٹھوڑی میں کچھ بال سفید تھے۔

حیح ۳۰ آنحضرت صلعم کا حلیہ مبارک۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ اَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بِاَبْيَضَ اَمْهَقَ وَلَا آدَمَ لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ وَلَا سَبْطٍ رَجِلٍ اُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِيْنَ فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَقُبِضَ وَلَيْسَ فِيْ رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آدمیوں میں ایک متوسط قد رکھتے تھے۔ نہ دراز قامت نہ پست قد۔ رنگ چمکدار تھا۔ نہ خالص سفید۔ اور نہ نرا گندمی۔ بال بھی نہ بہت پیچدار نہ بہت سیدھے۔ چالیسؐ برس کی عمر میں آپ پر وحی اتری دس برس آپ بحالت نزول وحی مکہ میں اور دس ہی برس مدینہ میں رہے۔ اور جس وقت آپ کی وفات ہوئی آپ کے سر اور ڈاڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

حیح ۳۰ حلیہ مبارک کی دوسری شہادت

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللهُ عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی ایک روایت میں ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہ بہت دراز قامت تھے۔ اور نہ پست قد۔ اور نہ خالص سفید رنگ کے تھے اور نہ گندمی رنگ کے۔ نہ بہت پیچدار بال کے تھے۔ اور نہ سیدھے بالوں کے۔ اللہ نے انہیں چالیس برس کی عمر میں نبی کیا تھا۔ الخ ازاں باقی حدیث مذکور ہے۔

حیح ۳۰ آنحضرت صلعم کا قد و قامت مبارک

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَاَحْسَنَهُمْ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور ڈیل ڈول میں سب سے اچھے تھے۔ نہ بہت دراز قامت تھے

الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ۔

حضور نے خضاب نہیں کیا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِي صُدْغَيْهِ۔

آنحضرت کے بال

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ۔

آنحضرت کے چہرہ کی تعریف۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قِيْلَ لَهُ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ۔

آنحضرت کے دست مبارک کی تعریف

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالْبَطْحَاءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ قَدْ تَقَدَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَفِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُوْنَ بِهَا وُجُوْهَهُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَوَضَعْتُهَا عَلٰى وَجْهِيْ فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ

اور نہ پست قد۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا؟ تو انہوں نے کہا نہیں۔ صرف کچھ سفیدی دونوں کنپٹیوں میں تھا۔

حضرت براء بن عازب کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم میانہ قیامت تھے دونوں شانوں کے درمیان بہت کشادگی تھی۔ آپ کے (سر پہ) بال تھے۔ جو آپ کے کان کی لو تک پہنچتے تھے۔ میں نے آپ کو ایک دفعہ سرخ (دھاریدار) حلہ میں دیکھا۔ میں نے آپ سے زیادہ کسی کو حسین نہیں دیکھا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کی طرح چمکدار تھا؟ انہوں نے کہا۔ نہیں۔ بلکہ چاند کی طرح۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بطحا میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اور آپ کے سامنے عنزہ (گاڑ دیا گیا) تھا۔ یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔ اور اس روایت میں اس قدر زیادہ ہے۔ کہ (نماز کے بعد) لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ لے کر اپنے چہروں پر ملنے لگے۔ چنانچہ میں نے بھی آپ کا ہاتھ لے کر اپنے چہرے پر رکھا تو وہ برف سے بھی زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

۳۱۱ ج ۱۹ — آنحضرتؐ کا زمانہ بہترین تھا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ فِیْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "میں بنی آدم کے بہترین زمانے میں پیدا کیا گیا ہوں۔ یکے بعد دیگرے تمام زمانوں میں جو بہتر زمانہ تھا"۔

۳۱۲ ج ۲۰ — آنحضرتؐ اپنے سر کے بال لٹکا بھی رکھتے تھے اور دو حصوں میں بھی کر دیتے تھے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَسْدِلُ شَعْرَهٗ وَکَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یَفْرِقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَکَانَ اَهْلُ الْکِتَابِ یَسْدِلُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْکِتَابِ فِیْمَا لَمْ یُؤْمَرْ فِیْهِ بِشَیْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے سر کے بال لٹکائے رکھتے تھے۔ اور مشرک اپنے سروں کے بالوں کے دو حصے کر دیتے تھے مگر اہل کتاب اپنے سر کے بالوں کو لٹکائے رکھتے تھے۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان باتوں میں جن میں کہ آپ کو کوئی حکم نہ دیا جاتا تھا۔ اہل کتاب کی موافقت کو پسند کرتے تھے۔ بعد ازاں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے سر کے بال دو حصوں میں کر دیئے۔

۳۱۳ ج ۲۱ — آنحضرت صلعم کے خلق کی تعریف

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَکَانَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنْ خِیَارِکُمْ اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقًا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فحش کہنے والے اور بتکلف فاحش بننے والے نہ تھے۔ بلکہ فرمایا کرتے تھے۔ "تم میں سب سے اچھا وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ خلیق ہو"۔

۳۱۴ ج ۲۲ — آنحضرتؐ نے کبھی ذاتی انتقام نہیں لیا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ مَا خُیِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَمْرَیْنِ اِلَّا اَخَذَ اَیْسَرَهُمَا مَا لَمْ یَکُنْ اِثْمًا فَاِنْ کَانَ اِثْمًا کَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کبھی دو باتوں میں اختیار دیا گیا۔ تو آپ نے اسی بات کو اختیار فرمایا جو آسان تھی۔ بشرطیکہ گناہ نہ ہو لیکن اگر (آسان) بات گناہ ہوتی تو آپ اس سے زیادہ دور رہتے۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لئے کبھی انتقام

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِہٖ اِلَّا اَنْ تُنْتَھَکَ حُرْمَۃُ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمَ لِلّٰہِ بِھَا۔

نہیں لیا۔ لیکن اگر خدا کی حرمت کے خلاف کام کیا جاتا تھا۔ تو آپ اللہ کے لئے اس کا انتقام لیتے تھے۔

متفق علیہ — آنحضرت کے پسینہ کی خوشبو

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا مَسِسْتُ حَرِیْرًا وَلَا دِیْبَاجًا اَلْیَنَ مِنْ کَفِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ رِیْحًا قَطُّ اَوْ عَرْفًا قَطُّ اَطْیَبَ مِنْ رِیْحِ اَوْ عَرْفِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے کسی حریر اور دیبا کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہیں پایا۔ اور نہ میں نے کبھی کوئی خوشبو یا کوئی عطر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کی خوشبو سے عمدہ پایا۔

متفق علیہ — آنحضرت کا حیا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَیَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِھَا۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَاِذَا کَرِہَ شَیْئًا عُرِفَ فِیْ وَجْھِہٖ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرمگین تھے۔ جو اپنے پردے میں رہتی ہو۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب کوئی بات آپ کو ناگوار گزرتی۔ تو اس کا اثر آپ کے چہرے سے معلوم ہو جاتا تھا۔

متفق علیہ — آنحضرت نے کبھی کھانے میں نقص نہیں نکالا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا عَابَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَھَاہُ اَکَلَہٗ وَاِلَّا تَرَکَہٗ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے کا عیب بیان نہیں کیا۔ اگر آپ کو اسکی رغبت ہوتی تو کھا لیتے ورنہ یونہی چھوڑ دیتے۔

متفق علیہ — آنحضرت آہستگی سے کلام فرماتے تھے

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُحَدِّثُ حَدِیْثًا لَوْ عَدَّہُ الْعَادُّ لَاَحْصَاہُ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم (اس طرح ٹھہر ٹھہر کر) بات کرتے تھے۔ کہ اگر کوئی گننے والا (حروف کا) شمار کرنا چاہتا تو شمار کر لیتا۔

متفق علیہ — آپ جلد جلد باتیں نہ کرتے تھے

وَعَنْھَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَسْرُدُ الْحَدِیْثَ کَسَرْدِکُمْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح (جلد جلد) باتیں نہ کیا کرتے تھے۔

۳۲۱
باب
آنحضرت کی بیداری قلب اور معراج۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
یُحَدِّثُ عَنْ لَیْلَۃِ اُسْرِیَ
بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مِنْ مَّسْجِدِ الْکَعْبَۃِ
جَاءَ ثَلَاثَۃُ نَفَرٍ قَبْلَ
اَنْ یُّوْحٰی اِلَیْہِ وَھُوَ نَائِمٌ
فِی مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ اَوَّلُھُمْ
اَیُّھُمْ ھُوَ فَقَالَ اَوْسَطُھُمْ
ھُوَ خَیْرُھُمْ وَقَالَ اٰخِرُھُمْ
خُذُوْا خَیْرَھُمْ فَکَانَتْ
تِلْکَ فَلَمْ یَرَھُمْ حَتّٰی
جَاءُوْا لَیْلَۃً اُخْرٰی فِیْمَا یَرٰی
قَلْبُہٗ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ نَائِمَۃٌ عَیْنَاہُ وَلَا
یَنَامُ قَلْبُہٗ وَکَذٰلِکَ الْاَنْبِیَاءُ
تَنَامُ اَعْیُنُھُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُھُمْ
فَتَوَلَّاہُ جِبْرِیْلُ ثُمَّ عَرَجَ بِہٖ
اِلَی السَّمَاءِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس رات کی کیفیت بیان کرتے ہوئے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد کعبہ سے معراج ہوئی کہا۔ قبل اسکے کہ آپ پر وحی نازل ہوئی۔ تین آدمی آپ کے پاس آئے اور آپ مسجد حرام میں سو رہے تھے۔ ان تینوں میں سے ایک نے کہا۔ کہ وہ کون شخص ہے۔ دوسرے نے کہا۔ کہ جو بیچ میں ہیں وہی ان سب میں بہتر ہیں اور تیسرے نے کہا۔ جو ان سب میں بہتر ہو اسی کو لو۔ پس اتنی ہی باتیں ہوئیں۔ بعد اس کے آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا۔ یہانتک کہ وہ دوسری رات کو آئے، اس حالت میں کہ آپ کا قلب دیکھ رہا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سو جاتی تھیں۔ اور آپ کا دل نہ سوتا تھا۔ اور تمام انبیا کا یہی حال ہے کہ آنکھیں سو جاتی ہیں۔ اور ان کے دل نہیں سوتے۔ پھر جبرائیل نے اہتمام اپنے ذمے لیا۔ بعد اس کے وہ آپ کو آسمان کی طرف چڑھا کر لے گئے۔

۳۲۲
باب
آنحضرت کا معجزہ ایک ظرف پانی سے تین سو آدمیوں کا وضو کر لینا۔

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ وَھُوَ بِالزَّوْرَاءِ
فَوَضَعَ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ فَجَعَلَ
الْمَاءُ یَنْبُعُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِہٖ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قِیْلَ لِاَنَسٍ
کَمْ کُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثَمِائَۃٍ
اَوْ زُھَاءَ ثَلٰثِمِائَۃٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ظرف (پانی) کا لایا گیا۔ اور آپ اُس وقت مقام زوراء میں تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنا ہاتھ اس برتن میں رکھ دیا۔ تو پانی آپ کی اُنگلیوں کے درمیان سے جوش کرنے لگا۔ جس سے تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔ حضرت انسؓ سے پوچھا گیا۔ کہ تم لوگ کس قدر تھے؟ انہوں نے کہا تین سو یا قریب تین سو کے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْاٰيَاتِ بَرَكَةً وَّاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِّنْ مَّاءٍ فَجَاءُوْا بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ۔

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے (ایک مرتبہ) کہا۔ کہ ہم تو معجزات کو باعث برکت سمجھتے تھے۔ اور تم ان کو باعث خوف سمجھتے ہو۔ ہم کسی سفر میں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پانی کم ہو گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ "بچا ہوا پانی تلاش کر لاؤ"۔ چنانچہ لوگ ایک برتن لائے۔ جس میں تھوڑا سا پانی باقی تھا۔ پس آپ نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈال دیا۔ اور اس کے بعد فرمایا کہ "مبارک پانی کے پاس آؤ۔ اور برکت خدا کی طرف سے ہے"۔ پس میں نے ظاہر طور پر دیکھا۔ کہ آپ کی انگلیوں میں سے پانی جوش کر رہا تھا۔ اور بیشک ہم کھانے کی تسبیح سنا کرتے تھے۔ جب وہ کھایا جاتا تھا۔ (یعنی بطور معجزہ یہ بات بھی آپ سے کبھی ظاہر ہو جاتی تھی)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَقَدْ تَقَدَّمَ الْحَدِيْثُ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَاَنْ يَّرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ مِثْلُ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت قائم نہ ہوگی۔ یہانتک کہ تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کی جوتیاں بال کی ہوں گی"۔ یہ حدیث تو پہلے گزر چکی ہے۔ مگر یہاں اس قدر زیادہ ہے۔ کہ "تم میں سے کسی پر ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ کہ اس کے نزدیک میرا دیکھنا اُسکے گھر والوں اور مال سے زیادہ محبوب ہوگا"۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَّكِرْمَانَ مِنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "قیامت قائم نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ تم خوزا اور کرمان [illegible] کرو

الأعين حمر الوجوه فطس
الأنوف صغار الأعين كأن
وجوههم المجان المطرقة
نعالهم الشعر.

وعنه أيضا رضي الله
عنه قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم يهلك
الناس هذا الحي من قريش
قالوا فما تأمرنا قال لو
أن الناس اعتزلوهم.

وعنه أيضا في رواية
قال سمعت الصادق المصدوق
يقول هلاك أمتي على يدي
غلمة من قريش إن
شئت أن أسميهم بني
فلان وبني فلان.

عن حذيفة بن اليمان
رضي الله عنه قال كان
الناس يسألون رسول الله
صلى الله عليه وسلم
عن الخير وكنت أسأله
عن الشر مخافة أن
يدركني فقلت يا
رسول الله إنا كنا في
جاهلية وشر فجاءنا
الله بهذا الخير فهل بعد
هذا الخير من شر

جو عجمیوں میں سے ہیں۔ انکے چہرے سرخ ہونگے۔
اور، نکی ناک چپٹی آنکھیں چھوٹی (ایسا معلوم ہوگا
کہ گویا انکے چہرے کوٹی ہوئی ڈھالیں ہیں۔ (اور)
انکی جوتیاں بالوں کی ہوں گی"۔

٣٢٦ ح — امت محمدیہ کی ہلاکت بھی قریش سے ہی ہوگی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"تم لوگوں کو یہ قبیلۂ قریش ہلاک کردے گا"۔
صحابہؓ نے عرض کی۔ پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے
ہیں؟ آپ نے فرمایا "کاش! لوگ ان سے
جدا رہتے"۔

٣٢٧ ح — حدیث بالا کی مزید توضیح

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت
ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے صادق و مصدوق
صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے
"میری اُمّت کی ہلاکت قریش کے چند
لڑکوں کے ہاتھ پر ہوگی۔ اگر میں چاہوں تو
انکا نام بتلا دوں کہ فلاں بن فلاں"۔

٣٢٨ ح — خیر کے بعد شر اور شر کے بعد خیر ہوتے رہینگے مگر جب زیادہ اختلاف ہو تو سب سے الگ رہو

حضرت حذیفہ بن یمان کہتے ہیں۔ کہ
لوگ تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے خیر کی
باتوں کی بابت پوچھا کرتے تھے۔ مگر میں
آپ سے شر کی باتوں کی بابت دریافت
کرتا رہتا تھا۔ صرف اس خوف سے
کہ کہیں مجھے نہ پہنچ جائے۔ چنانچہ میں نے
(ایک دن) پوچھا۔ یا رسول اللہ!
(صلے اللہ علیہ وسلم) ہم جاہلیت
اور شر میں تھے۔ کہ اللہ نے ہمیں
یہ خیر یعنی اسلام عطا فرمایا۔
پس کیا بعد اس خیر کے پھر تو شر نہ ہوگا؟

قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ
هٰذَا الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ
نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَ
مَا دَخَنُهٗ قَالَ قَوْمٌ يَهْدُوْنَ
بِغَيْرِ هَدْيِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ
وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ
الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ
دُعَاةٌ اِلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ
اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا فَقَالَ
هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا
وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنِيْ
اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ
جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ
قُلْتُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ
وَلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ
تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ
بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ
الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ۔

آپ نے فرمایا۔ "ہاں" میں نے عرض کی کیا بعد اس شر
کے پھر خیر ہوگا؟ آپ نے فرمایا۔ "ہاں مگر اس میں کچھ کدورت
ہوگی"۔ میں نے عرض کی کدورت کیسی ہوگی؟ فرمایا۔
"کچھ لوگ ہوں گے جو میرے طریقے کے خلاف ہدایت
کرینگے۔ کچھ باتیں ہدایت کی تم انکی اچھی سمجھوگے اور
کچھ بُری"۔ میں نے عرض کی "یا رسول اللہ! اس خیر کے
بعد پھر شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ کچھ لوگ جہنم کے دروازوں
پر بلانیوالے ہوں گے۔ جو اُنکی بات مان لیگا اُسکو وہ
جہنم میں ڈال دینگے"۔ میں نے عرض کی یا
رسول اللہ! مجھ سے اُن لوگوں کو بیان کر دیجئے
آپ نے فرمایا "وہ ہماری قوم میں سے ہونگے
اور ہماری ہی زبان میں گفتگو کریں گے"۔
میں نے عرض کی اگر مجھے یہ زمانہ ملے۔ آپ
مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا "تم مسلمانوں
کی جماعت اور اُن کے امام کو لازم پکڑ لینا"۔
میں نے عرض کی۔ اگر انکی کوئی جماعت اور
امام نہ ہو؟ تو آپ نے فرمایا "تو پھر تم ان تمام
فرقوں سے جدا ہو جانا۔ اور کسی درخت کی
جڑ کو دانت سے پکڑ لینا۔ یہانتک کہ تمہیں
اس حالت پر موت آجائے"۔

۳۲۶ ح
آخری زمانہ میں جو لوگ شریعت کے برخلاف حکم دینگے ان کی پیشگوئی اور انکے قتل کا حکم

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ اَحَبُّ
اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَكْذِبَ عَلَيْهِ وَ
اِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيْمَا بَيْنِيْ وَ
بَيْنَكُمْ فَاِنَّ الْحَرْبَ خِدْعَةٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (ایکمرتبہ)
بیان کیا۔ کہ میں جب تم سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کی حدیث بیان کرتا ہوں تو بیشک یہ بات کہ میں
آسمان سے گر پڑوں مجھے اس امر سے زیادہ پسند ہے
کہ میں آنحضرت پر جھوٹ بولوں۔ اور جب میں تم سے
وہ باتیں کروں جو میرے تمہارے درمیان
ہیں۔ تو بیشک لڑائی ایک فریب کی چیز ہے

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَاْتِیْ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَھَاءُ الْاَحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ لَا یُجَاوِزُ اِیْمَانُھُمْ حَنَاجِرَھُمْ فَاَیْنَمَا لَقِیْتُمُوْھُمْ فَاقْتُلُوْھُمْ فَاِنَّ قَتْلَھُمْ اَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَھُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آخیر زمانے میں کچھ لوگ کمسن بیوقوف پیدا ہوں گے۔ جو تمام مخلوقات سے بدتر باتیں کرینگے۔ اور اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ ایمان اُن کے حلقوم سے نیچے نہیں اُترے گا پس جب تم ان سے ملنا تو اُنہیں قتل کردینا قیامت کے دن اُسکے لئے ثواب ہے۔ جو اُنہیں قتل کرے"۔

۳۳۰
ح ۳۴۸
اسلامی امن کے متعلق آنحضرت صلعم کی پیشینگوئی۔

عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَۃً لَہٗ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ قُلْنَا لَہٗ اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا اَلَا تَدْعُوا اللّٰہَ لَنَا قَالَ کَانَ الرَّجُلُ فِیْمَنْ قَبْلَکُمْ یُحْفَرُ لَہٗ فِی الْاَرْضِ فَیُجْعَلُ فِیْہِ فَیُجَاءُ بِالْمِیْشَارِ فَیُوْضَعُ عَلٰی رَاْسِہٖ فَیُشَقُّ بِاثْنَتَیْنِ وَمَا یَصُدُّہٗ ذٰلِکَ عَنْ دِیْنِہٖ وَیُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِیْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِہٖ مِنْ عَظْمٍ اَوْ عَصَبٍ وَمَا یَصُدُّہٗ ذٰلِکَ عَنْ دِیْنِہٖ وَاللّٰہِ لَیُتِمَّنَّ ھٰذَا الْاَمْرُ حَتّٰی یَسِیْرَ الرَّاکِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰی

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی جبکہ آپ اپنی چادر سے کعبہ کے سایہ میں تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ ہم نے کہا آپ ہمارے لئے مدد کیوں نہیں مانگتے آپ اللہ سے ہمارے لئے دعا کیوں نہیں کرتے؟ تو آپ نے فرمایا "تم سے پہلے بعض لوگ ایسے ہوئے ہیں کہ زمین میں ان کے لئے گڑھا کھودا جاتا تھا۔ اور وہ اس میں کھڑے کردیئے جاتے تھے۔ پھر آرہ لایا جاتا تھا۔ اور اُن کے سر پر رکھ کر اُنکے دو ٹکڑے کردیئے جاتے تھے۔ اور یہ بات اُن کو ان کے دین سے نہ روکتی تھی۔ اور لوہے کی کنگھیاں اُن کے گوشت کے نیچے ہڈی اور پٹھوں پر جکڑی جاتی تھیں اور یہ بات اُنہیں انکے دین سے نہ روکتی تھی۔ خدا کی قسم کہ یہ دین کامل ہوگا۔ یہانتک کہ ایک سوار صنعا[1] سے حضرموت[2] تک چلا جائیگا۔

[1] صنعا۔ قصبہ ایک یمن کا نام ہے [2] حضرموت۔ عرب کے ایک صوبہ کا نام ہے جو اسکے جنوب کی طرف ہے۔

حضرموت لا یخاف الا اللہ عزوجل او الذئب علی غنمہ ولکنکم تستعجلون۔

(اور) اُسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی شخص اپنی بکریوں پر بھیڑیئے کا خوف کرے گا۔ مگر تم جلدی کرتے ہو۔"

آنحضرت صلعم ثابت کی امیدگاہ تھے

عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم افتقد ثابت بن قیس فقال رجل یا رسول اللہ انا اعلم لک علمہ فاتاہ الرجل فوجدہ جالسا فی بیتہ منکسا راسہ فقال ما شانک قال شر کان یرفع صوتہ فوق صوت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقد حبط عملہ وھو من اھل النار فاتی الرجل فاخبرہ انہ قال کذا وکذا فرجع المرۃ الآخرۃ ببشارۃ عظیمۃ فقال اذھب الیہ فقل لہ انک لست من اھل النار ولکن من اھل الجنۃ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ (ایک دن) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس کو نہ پایا تو ایک شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں آپ کو اس کی خبر لادوں گا۔ چنانچہ وہ ثابت بن قیس کے پاس گیا۔ اور انہیں اپنے گھر میں سرنگوں بیٹھا ہوا پایا۔ پس اس شخص نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ ثابت بن قیس نے کہا بُرا (حال) ہے۔ یہ نالائق اپنی آواز نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز پر بلند کرتا تھا۔ لہذا اسکا عمل (نیک) ضائع ہوگیا۔ اور وہ دوزخیوں میں سے ہے۔ پس وہ شخص واپس آیا۔ اور آنحضرت صلعم کو خبر دی کہ ثابت نے ایسا کہا ہے۔ پھر وہ شخص دوسری دفعہ بڑی بشارت لے کر گیا۔ (یعنی) رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ثابت کے پاس جاؤ اور ان سے کہو۔ کہ تم دوزخیوں سے نہیں ہو بلکہ جنتیوں میں سے ہو۔"

مومنین پر سکینہ کا نزول

عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال قرأ رجل الکھف وفی الدار الدابۃ فجعلت تنفر فسلم الرجل فاذا ضبابۃ او سحابۃ غشیتہ فذکرہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقرأ فلان فانھا

حضرت براء بن عازب کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سورہ کہف پڑھی جس سے انکے گھر میں جو ایک سواری بندھی ہوئی تھی بدکنے لگ گئی۔ اس پر اس شخص نے سلامتی کی دعا کی تو یکایک ابر دیکھا جو اسے چھپائے ہوئے تھا جب اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا (تو) آپ نے فرمایا "اے فلاں! پڑھے جاؤ کیونکہ

السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ اَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ۔

سکینہ (آسائش) ہے جسکا نزول قرآن (کی برکت) سے ہوا۔

۳۳۳ باب عیادت میں نیک خواہش

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی اَعْرَابِیٍّ یَعُوْدُهُ فَقَالَ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلٰی مَرِیْضٍ یَعُوْدُهُ قَالَ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ فَقَالَ لَهُ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَالَ قُلْتُ طَهُوْرٌ كَلَّا بَلْ هِیَ حُمّٰی تَفُوْرُ اَوْ تَثُوْرُ عَلٰی شَیْخٍ كَبِیْرٍ تُزِیْرُهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ اِذًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کے پاس اسکی عیادت کو گئے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسی کی عیادت کو جاتے تو فرمایا کرتے " اگر خدا نے چاہا تو کچھ حرج نہیں (یہ بیماری) باعث معافی گناہ ہے"۔ چنانچہ آپ نے ان سے بھی یہی کہا۔ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی"۔ اعرابی نے کہا۔ آپ فرماتے ہیں۔ طہور یہ (یہ) ہرگز طہور نہیں۔ بلکہ یہ تو ایک بخار ہے جو جوش کرتا ہے ایک بڑے بوڑھے پر اُسے قبر تک پہنچا دیگا۔ پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " ہاں! اب (ایسا ہی ہوگا)"۔

۳۳۴ باب مرتد کاتب وحی کی لاش کو زمین کا قبول نہ کرنا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِیًّا فَاَسْلَمَ وَقَرَاَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَكَانَ یَكْتُبُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَادَ نَصْرَانِیًّا فَكَانَ یَقُوْلُ مَا یَدْرِیْ مُحَمَّدٌ اِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَاَمَاتَهُ اللّٰہُ فَدَفَنُوْهُ فَاَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْاَرْضُ فَقَالُوْا هٰذَا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک نصرانی شخص نے مسلمان ہوکر سورۂ "بقرہ" اور "آل عمران" پڑھ لی۔ تو وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کتابت (وحی) کرنے لگا۔ بعد اس کے پھر وہ نصرانی ہوکر کہنے لگا۔ کہ محمدؐ صرف اتنا ہی جانتے ہیں۔ جتنا میں نے ان کے لئے لکھدیا ہے۔ بعد ازاں اللہ نے اُسے موت دے دی۔ اور لوگوں نے اُسے دفن کردیا۔ مگر صبح کو دیکھا گیا۔ کہ زمین نے اس کی لاش باہر پھینک دی تھی۔ جس پر (اس کے کنبہ والے) لوگوں نے کہا۔ یہ تو

فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوا لَهُ فَأَعْمَقُوا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ خَارِجَ الْقَبْرِ فَحَفَرُوا لَهُ فَأَعْمَقُوا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَأَصْبَحَ قَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَعَلِمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَأَلْقَوْهُ۔

مسلمانوں کی فراخی کی پیشینگوئی۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ مِنْ أَنْمَاطٍ قُلْتُ وَأَنّٰى يَكُونُ لَنَا الْأَنْمَاطُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ فَأَنَا أَقُولُ لَهَا أَخِّرِي عَنَّا أَنْمَاطَكِ فَتَقُولُ أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ فَأَدَعُهَا۔

امیہ بن خلف کی شہادت کی پیشگوئی

عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِأُمَيَّةَ

محمدؐ اور اُن کے اصحاب کا فعل ہے کہ وہ اُنکے ہاں سے بھاگ آیا تھا۔ (اسلئے) ہمارے ساتھی کی قبر اُنہوں نے کھود ڈالی۔ چنانچہ اُنہوں نے اُسے قبر میں کہ کے اَب کے اَور بہت گہراؤ میں دفن کر دیا۔ جہانتک انکے امکان میں تھا۔ مگر صبح کو زمین نے اسکی لاش کو پھر باہر پھینکدیا۔ اس پر بھی لوگوں نے کہا۔ یہ تو محمدؐ اور اس کے اصحاب کا فعل ہے انھوں نے ہمارے ساتھی کی قبر کھود ڈالی ہے کیونکہ وہ ان کے ہاں سے بھاگ آیا تھا۔ چنانچہ اُنہوں نے اسکی قبر پھر بنائی اور بہت گہری کھودی۔ جہانتک کہ انکے امکان میں تھا۔ مگر صبح کو دیکھا۔ تو اسکی لاش پھر زمین نے باہر پھینک دی تھی۔ اس پر لوگوں نے سمجھ لیا کہ یہ بات آدمیوں کی طرف سے نہیں۔ (خدا کی طرف سے ہے)۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں۔ کہ (ایک دن) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تم لوگوں کے پاس فرش ہیں"؟ میں نے عرض کی۔ فرش ہم لوگوں کے پاس کہاں؟ آپؐ نے فرمایا "مطمئن رہو۔ عنقریب تمہارے پاس فرش ہو جائیں گے"۔ (حضرت جابرؓ کہتے تھے) پس اب بھی میں اپنی بی بی سے کہتا ہوں۔ کہ اپنے فرش میرے پاس سے ہٹا لو۔ تو وہ کہتی ہیں کہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تھا کہ عنقریب تمہارے پاس فرش ہو جائیں گے اسلئے میں انہیں رہنے دیتا ہوں۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے امیہ بن خلف سے کہا

بْنِ خَلَفٍ اِنِّیْ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزْعَمُ اَنَّہٗ قَاتِلُکَ قَالَ اِیَّایَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللّٰہِ مَا یَکْذِبُ مُحَمَّدٌ اِذَا حَدَّثَ فَقَتَلَہُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَ فِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ ھٰذَا مَضْمُوْنُ الْحَدِیْثِ مِنْھَا۔

کہیں سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے "وہ تجھے قتل کرینگے"۔ اُمیہ نے پوچھا مجھے؟ سعدؓ نے کہا۔ ہاں۔ اُمیہ نے کہا۔ خدا کی قسم محمد جب بات کہتے ہیں تو جھوٹ نہیں کہتے۔ چنانچہ اللہ نے اُسے جنگ بدر میں قتل کر دیا۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ مگر اصل حدیث کا مضمون یہی ہے۔

عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَہٗ اُمُّ سَلَمَۃَ فَجَعَلَ یُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا مَنْ ھٰذَا اَوْکَمَا قَالَ قَالَتْ ھٰذَا دِحْیَۃُ قَالَتْ اَیْمُ اللّٰہِ مَا حَسِبْتُہٗ اِلَّا اِیَّاہُ حَتّٰی سَمِعْتُ خُطْبَۃَ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخْبِرُ عَنْ جِبْرِیْلَ اَوْکَمَا قَالَ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ جبکہ آپ کے پاس اُمّ سلمہؓ بیٹھی ہوئی تھیں۔ اور جبرائیلؑ آکر آپ سے باتیں کرنے لگے۔ بعد اس کے اُٹھکر چلے گئے۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُمّ سلمہؓ سے پوچھا کہ یہ کون تھے؟ اُنہوں نے کہا کہ یہ دحیہ تھے۔ حضرت اُمّ سلمہؓ کہتی ہیں۔ کہ بخدا میں انہیں دحیہ سمجھتی تھی۔ یہانتک کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خطبے میں جبرائیل (علیہ السلام) کی خبر سنی۔

۳۳۷ صحیح ۵ حضرت جبرائیل اکثر دحیہ کلبی کی صورت میں وحی لاتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِیْنَ فِیْ صَعِیْدٍ فَقَامَ اَبُوْبَکْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ وَفِیْ نَزْعِہٖ ضَعْفٌ وَاللّٰہُ یَغْفِرُ لَہٗ ثُمَّ اَخَذَھَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں نے (کشف میں) لوگوں کو صعید میں مجتمع دیکھا جن میں سے ابوبکرؓ اُٹھے۔ اور اُنہوں نے ایک یا دو ڈول پانی کے بھرے۔ اور ان کے پانی بھرنے میں کچھ ضعف تھا۔ اللہ انہیں بخشے۔ پھر اس ڈول کو عمرؓ نے لیا۔ تو وہ ڈول اسکے ہاتھ میں (جاتے ہی)

۳۳۸ صحیح ۶ خلافت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما۔ کی طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اشارہ۔

يسيلها غرباً فلم أر عبقرياً في
الناس يفري فريه حتى
ضرب الناس بعطن۔

وعنه رضي الله عنه

أن اليهود جاؤا إلى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فذكروا
له أن رجلاً منهم وامرأة زنيا
فقال لهم رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما تجدون
في التوراة في شأن الرجم فقالوا
نفضحهم ويجلدون فقال
عبد الله بن سلام كذبتم إن فيها
الرجم فأتوا بالتوراة فنشروها
فوضع أحدهم يده على
آية الرجم فقرأ ما قبلها
وما بعدها فقال له عبد الله
بن سلام ارفع يدك فرفع يده
فإذا فيها آية الرجم قالوا
صدق يا محمد فيها آية الرجم
فأمر بهما رسول الله صلى الله
عليه وسلم فرجما۔

عن عبد الله بن مسعود

رضي الله عنه قال انشق القمر
على عهد رسول الله صلى الله عليه
وسلم شقتين فقال النبي
صلى الله عليه وسلم اشهدوا۔

عن عروة البارقي رضي

چرس بنکیا۔ پس میں نے ان لوگوں میں سے کسی زور آور
کو نہیں دیکھا۔ کہ وہ عمرؓ کی طرح زور کے ساتھ پانی
بھرتا ہو۔ یہانتک کہ لوگ سیراب ہوگئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ یہود رسول خدا صلے اللہ علیہ
کے پاس آئے۔ اور آپ سے کہا کہ ان میں سے
ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا۔ اس پر رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ تم رجم کی بابت
توریت میں کیا پاتے ہو؟ یہودیوں نے کہا۔ ہم
زناکاروں کو فضیحت کرتے ہیں۔ اور انہیں
درّے مارے جاتے ہیں۔ عبداللہ بن سلام نے
کہا تم جھوٹ بولتے ہو۔ توریت میں رجم کا
حکم ہے۔ تم توریت لاؤ۔ چنانچہ انہوں نے
توریت کو کھولا۔ ان میں سے ایک شخص نے
اپنا ہاتھ آیت رجم پر رکھ لیا اور اس میں سے
اسکے ماقبل اور مابعد کا مضمون پڑھ دیا۔ تو
عبداللہ بن سلام نے کہا کہ اپنا ہاتھ ہٹاؤ۔
چنانچہ اس نے ہاتھ اٹھایا۔ تو اس میں رجم کی
آیت نکلی۔ پس ان دونوں کے لئے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے رجم کا حکم دیا۔ اور وہ
رجم (سنگسار) کر دیئے گئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے زمانے میں چاند کے دو ٹکڑے ہوگئے۔ تو
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"گواہ رہو"۔

حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے

بخاری ۲ — زانی یہودیوں کے لئے توریت میں سنگساری کا حکم

بخاری ۲ — شق القمر

بخاری — عروہ بارقی کے لئے بیع میں نفع کی برکت

اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَاہُ دِیْنَارًا یَشْتَرِیْ لَہٗ بِہٖ شَاۃً فَاشْتَرٰی لَہٗ بِہٖ شَاتَیْنِ فَبَاعَ اِحْدَاھُمَا بِدِیْنَارٍ وَجَاءَہٗ بِدِیْنَارٍ وَشَاۃٍ فَدَعَا لَہٗ بِالْبَرَکَۃِ فِیْ بَیْعِہٖ فَکَانَ لَوِاشْتَرَی التُّرَابَ لَرَبِحَ فِیْہِ۔

روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک اشرفی دی۔ تاکہ اسکے عوض ایک بکری آپ کے لئے مول لے دیں۔ مگر انہوں نے اسکے عوض آپ کے لئے دو بکیاں خرید لیں۔ پھر انہوں نے ان دو میں سے ایک بکری ایک اشرفی کے عوض بیچ ڈالی۔ اور آپ کے پاس ایک بکری اور ایک اشرفی لے آئے۔ تو آپ نے ان کے لئے ان کی بیع میں برکت کی دعا کی۔ چنانچہ (اسکے اثر سے) وہ اگر مٹی بھی مول لیتے تو اس میں بھی انہیں فائدہ ہو جاتا تھا۔

فَضَائِلُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے فضائل اللہ ان پر راضی ہو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمَنْ صَحِبَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْرَاٰہُ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

مسلمانوں میں سے جس شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی یا جس نے آپ کو دیکھا

فَھُوَ مِنْ اَصْحَابِہٖ

وہ صحابی ہے۔

ح ۳۴۲ / ۱
خلافت صدیقؓ کا قرینہ

عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتَتِ امْرَاَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَھَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَیْہِ قَالَتْ اَرَاَیْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْکَ کَاَنَّھَا

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک عورت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ تو آپ نے اسے حکم دیا کہ "وہ پھر آپ کے پاس آئے"۔ اس نے کہا۔ بتایئے۔ اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو گویا

تَقُولُ الْمَوْتَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ تَجِدِيْنِيْ فَأْتِيْ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

وہ موت کو کہتی تھی۔ آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: "اگر مجھے نہ پانا۔ تو ابوبکرؓ کے پاس جانا۔"

۳۴۳ خ — حضرت ابوبکر صدیقؓ کی حضوری

عَنْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ وَأَبُوْ بَكْرٍ۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جب آپ کے ہمراہ سوا پانچ غلاموں اور دو عورتوں اور ابوبکرؓ کے اور کوئی نہ تھا۔

۳۴۴ خ — حضرت ابوبکرؓ کی قدامت اسلامی کی تعریف۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُوْ بَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ حَتّٰى أَبْدٰى عَنْ رُكْبَتِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلَّمَ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهٗ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ فَسَأَلْتُهٗ أَنْ يَغْفِرَ لِيْ فَأَبٰى عَلَيَّ فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَقَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَأَتٰى مَنْزِلَ أَبِيْ بَكْرٍ فَسَأَلَ أَثَمَّ أَبُوْ بَكْرٍ فَقَالُوْا لَا فَأَتٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوالدرداءؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ کہ اتنے میں ابوبکرؓ اپنی چادر کا کنارہ اٹھائے ہوئے آئے۔ یہاں تک کہ ان کا گھٹنا ننگا ہو گیا۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ تمہارے دوست لڑے (ہوئے آرہے) ہیں۔ اتنے میں ابوبکرؓ نے سلام کیا۔ اور کہا کہ میرے اور ابن خطاب کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا تھا۔ جس میں جلدی سے میں نے انہیں کچھ کہہ ڈالا ہے۔ اب پشیمان ہوا ہوں۔ اور ان سے درخواست کی۔ کہ معاف کریں۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ لہذا میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: "اے ابوبکرؓ! اللہ تمہیں معاف کر دے۔" (یہ تین مرتبہ فرمایا) اُدھر عمرؓ بھی نادم ہوئے۔ اور ابوبکرؓ کے مکان پہ گئے۔ اور دریافت کیا۔ کہ کیا ابوبکرؓ یہاں ہیں؟ گھر والوں نے کہا۔ نہیں۔ تو پھر عمرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ پس (انہیں دیکھ کر) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا۔

درآویختن با ہم و تاب

وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ حَتّٰى اَشْفَقَ اَبُوْبَكْرٍ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اَنَا كُنْتُ اَظْلَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ اِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِيْ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَهَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْلِيْ صَاحِبِيْ مَرَّتَيْنِ فَمَا اُوْذِيَ بَعْدَهَا۔

یہانتک کہ ابوبکرؓ ڈر گئے اور اپنے دونوں گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور کہا یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں نے زیادتی کی تھی (دو مرتبہ یہی کہا) پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے مجھے تمہاری طرف نبی بنا کر بھیجا تو تم لوگوں نے کہہ دیا کہ تو جھوٹا ہے۔ اور ابوبکرؓ نے کہا۔ یہ سچ کہتے ہیں۔ بلکہ انہوں نے اپنی جان اور اپنے مال سے میری خدمت کی۔ پس کیا تم میرے لئے میرے دوست کو معاف کر دوگے (یا نہیں) دو مرتبہ (یہی فرمایا) پھر ابوبکرؓ کو اسکے بعد کسی نے نہیں ستایا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ اَبُوْهَا فَقُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا۔

حضرت عمروؓ بن عاص سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں غزوہ ذات السلاسل میں بھیجا۔ تو وہ کہتے ہیں جب میں اس غزوہ سے لوٹ کر آپکے پاس آیا۔ تو میں نے عرض کی۔ لوگوں میں سے کون شخص آپ کو زیادہ محبوب ہے؟ آپنے فرمایا: عائشہؓ۔ میں نے عرض کی۔ مردوں میں؟ آپ نے فرمایا۔ اُن کے باپ۔ میں نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا۔ پھر عمر بن خطاب۔ پھر آپنے چند آدمیوں کا نام لیا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّ اَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِيْ يَسْتَرْخِيْ اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا کپڑا تکبر کی نیت سے نیچے لٹکائے گا۔ اللہ اُسکی طرف قیامت کے دن نظر نہ کرے گا۔ اس پر ابوبکرؓ نے کہا۔ میرے کپڑے کا ایک جانب لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ میں اسکی نگہداشت کروں۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حضرت = امداد ۔۔۔

۳۴۵
خ
آنحضرتؐ کو مردوں میں ابوبکرؓ اور عمرؓ بڑے عزیز تھے۔

۳۴۶
خ
حضرت ابوبکرؓ تکبر سے بری تھے۔

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِکَ خُیَلَاءَ۔

بے شک تم تکبر سے نہیں کرتے۔

حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے جنتی ہونے کی خوشخبری۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ تَوَضَّأَ فِیْ بَیْتِہٖ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ فَقُلْتُ لَاَلْزَمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَاَکُوْنَنَّ مَعَہٗ یَوْمِیْ ھٰذَا قَالَ فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا خَرَجَ وَوَجَّہَ ھٰھُنَا فَخَرَجْتُ عَلٰی اِثْرِہٖ اَسْأَلُ عَنْہُ حَتّٰی دَخَلَ بِئْرَ اَرِیْسٍ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُھَا مِنْ جَرِیْدٍ حَتّٰی قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاجَتَہٗ فَتَوَضَّأَ فَقُمْتُ اِلَیْہِ فَاِذَا ھُوَ جَالِسٌ عَلٰی بِئْرِ اَرِیْسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّھَا وَکَشَفَ عَنْ سَاقَیْہِ وَدَلَّاھُمَا فِی الْبِئْرِ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَاَکُوْنَنَّ بَوَّابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْیَوْمَ فَجَاءَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ فَقُلْتُ عَلٰی

ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ (ایک دن) وہ اپنے گھر سے وضو کرکے باہر نکلے (وہ کہتے ہیں) پھر میں نے (دل میں) کہا۔ کہ آج میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ملازمت میں آپ کے ساتھ ساتھ رہوں گا چنانچہ میں مسجد میں گیا۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت پوچھا (تو) لوگوں نے کہا۔ آپ اسطرف تشریف لے گئے ہیں۔ اس پر میں میں آپکے نشان پر آپ کو پوچھتا ہوا چلدیا۔ یہانتک کہ چاہِ اریس پر جا پہنچا۔ تو میں دروازے پر بیٹھ گیا۔ جسکا دروازہ کھجور کی شاخوں کا بنا ہوا تھا۔ چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رفع حاجت کے بعد وضو فرمایا۔ تو میں آپکے پاس گیا۔ (اس وقت) آپ چاہِ اریس پر بیٹھے ہوئے تھے۔ یعنی اسکے چبوترے کے بیچ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور اپنی پنڈلیاں کھول دی تھیں۔ اور ان کو کنوئیں میں لٹکا دیا تھا۔ میں آپ کو سلام کرکے لوٹ گیا۔ اور دروازے پر بیٹھ گیا۔ اور میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ آج میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا دربان بنوں گا۔ پھر ابوبکرؓ آئے۔ اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ انہوں نے کہا ابوبکرؓ۔ میں نے کہا۔ ٹھیرئیے

بِمَرِ اللهِ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا اَبُوْبَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ
فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ
بِالْجَنَّةِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى قُلْتُ
لِاَبِيْ بَكْرٍ اُدْخُلْ وَرَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ
اَبُوْبَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِيْنِ رَسُوْلِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ
فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ
سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ
وَقَدْ تَرَكْتُ اَخِيْ يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِيْ
فَقُلْتُ اِنْ يُّرِدِ اللهُ بِفُلَانٍ
خَيْرًا يُّرِيْدُ اَخَاهُ يَأْتِ بِهٖ
فَاِذَا اِنْسَانٌ يُّحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ
مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ
ثُمَّ جِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ
وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ
فَقُلْتُ لَهُ اُدْخُلْ وَبَشَّرَكَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ

چنانچہ میں نے جاکر عرض کی۔ یا رسول اللہ! ابوبکرؓ
ہیں اور اجازت مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اُن کو اجازت
اور جنت کی بشارت دو۔ پس میں نے ابوبکرؓ سے
کہا۔ اندر آجایئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آپ کو
جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ چنانچہ ابوبکرؓ اندر آکر
رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی داہنی جانب
آپ کے ساتھ چبوترے پر بیٹھ گئے۔ اور انہوں نے
بھی اپنے دونوں پاؤں کنوئیں میں لٹکا دیئے۔
جس طرح کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے لٹکا رکھے تھے۔ بلکہ اپنی پنڈلیاں بھی
کھول لیں۔ میں پھر واپس جاکر بیٹھ گیا۔ میں نے
(گھر میں) اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑا تھا۔
جو میرے ساتھ آنے والا تھا۔ پس میں نے
(اپنے دل میں) کہا۔ کہ اگر اللہ اس شخص (یعنی
میرے بھائی) کے ساتھ نیکی کرنا چاہے تو اُسے
بھی لے آئے۔ اتنے میں (کیا دیکھتا ہوں)
کہ ایک آدمی دروازہ ہلا رہا ہے۔ میں نے
پوچھا کون ہے؟ اس نے کہا عمرؓ بن خطاب
میں نے کہا۔ ٹھہریئے۔ چنانچہ میں نے رسولِ خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر آپ کو سلام
کیا اور کہا کہ یہ عمر بن خطاب اجازت
مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ انہیں اجازت اور جنت
کی بشارت دو۔ اس پر میں نے واپس جاکر کہا۔
اندر آجایئے اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے
چنانچہ وہ (بھی) اندر آئے اور رسولِ خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَنْ یَسَارِہٖ وَدَلّٰی رِجْلَیْہِ فِی الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ اِنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِفُلَانٍ خَیْرًا یَّاْتِ بِہٖ فَجَآءَ اِنْسَانٌ یُّحَرِّکُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلٰی رِسْلِکَ فَجِئْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ ائْذَنْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ عَلٰی بَلْوٰی تُصِیْبُہٗ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لَہٗ اُدْخُلْ وَبَشَّرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّۃِ عَلٰی بَلْوٰی تُصِیْبُکَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وِجَاھَہٗ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ۔

چبوترے پر آپ کی بائیں جانب بیٹھ گئے اور آپ نے بھی اپنے دونوں پاؤں کنوئیں میں لٹکا دیئے بعد اسکے میں پھر لوٹ کر بیٹھ گیا۔ پھر میں نے (اپنے دل میں) کہا۔ کہ اللہ اس کے ساتھ نیکی کرنا چاہے تو اسے بھی لے آئے چنانچہ ایک شخص آیا اور دروازہ کھٹکھٹانے لگا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ اس نے کہا عثمان بن عفان۔ میں نے کہا ٹھہر یئے اور میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیان کیا۔ تو آپ نے فرمایا" انہیں بھی اجازت اور جنت کی بشارت دو ایک مصیبت پر جو آپ کو پہنچے گی" چنانچہ میں اُن کے پاس گیا اور اُن سے کہا۔ کہ اندر آجایئے۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے ایک مصیبت پر جو آپ کو پہنچے گی۔ پس وہ (بھی) اندر آئے اور اُنہوں نے چبوترے کو دیکھا تو بھرا ہوا تھا۔ پس وہ آپ کے سامنے دوسری طرف بیٹھ گئے۔

۳۶۸ صحابہ کا ایک مد بھی دوسرے تمام لوگوں کے سونے کے برابر خرچ سے افضل ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے" میرے اصحابؓ کو بُرا نہ کہو۔ کیونکہ اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا (خدا کی راہ میں) خرچ کرے۔ تو وہ اُن میں سے کسی کی مدؔ[1] کے برابر یا اس کے نصف کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا"

۳۶۹ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی جنت کی بشارت اور حضرت عمرؓ و عثمانؓ کی شہادت کی پیشینگوئی۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

[1] مد۔ نام ایک پیمانہ کا جسکی مقدار دو رطل یعنی ایک سیر ہے۔

اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ۔

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم (ایک دن) اُحد (پہاڑ) پر چڑھے اور ابوبکر و عمر و عثمان (رضی اللہ عنہم) بھی پس وہ پتھر اُن کے ساتھ ہلنے لگا۔ تو آپ نے فرمایا۔ "اے اُحد! ٹھیر۔ کہ تیرے اوپر ایک نبی اور ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں"۔

۳۵۰
ج
حضرت علیؓ سے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا تعریف

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنِّيْ لَوَاقِفٌ فِيْ قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ اِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِيْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهٗ عَلٰى مَنْكِبِيْ يَقُوْلُ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنِّيْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِاَنِّيْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُنْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَاِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَهُمَا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ میں کچھ لوگوں میں کھڑا تھا۔ اور ہم اللہ سے عمر بن خطاب کے لئے دعا کر رہے تھے جبکہ وہ اپنے تختے پر رکھے جا چکے تھے۔ تو یکایک ایک شخص میرے پاس پیچھے سے آیا (اور) اس نے اپنا ہاتھ میرے شانہ پر رکھا۔ جو یہ کہہ رہا تھا۔ کہ (اے عمر!) خدا تم پر رحم کرے۔ میں امید رکھتا تھا کہ اللہ تمہیں تمہارے دونوں صاحبوں کے ساتھ رکھے گا۔ کیونکہ میں اکثر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کرتا تھا کہ۔ میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ تھے۔ میں اور ابوبکرؓ و عمرؓ نے کیا میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ چلے"۔ اور بے شک میں امید رکھتا تھا۔ کہ اللہ تمہیں ان دونوں کے ساتھ رکھے گا۔ پھر میں نے پیچھے پھر کر دیکھا۔ تو وہ علیؓ ابن ابی طالب تھے۔

۳۵۱
ج
آنحضرت کا جنت میں حضرت عمرؓ کا محل دیکھنا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُنِيْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا

حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اپنے آپ کو جنت میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔ اور میں نے وہاں

اَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ اَبِىْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَرَاَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهٖ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالَ لِعُمَرَ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَهٗ فَانْظُرَ اِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِاَبِىْ وَاُمِّىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعَلَيْكَ اَغَارُ

ابو طلحہ کی بی بی رمیصا کو دیکھا! میں نے ایک شخص کے چلنے کی آواز سن کر جب پوچھا کون ہے؟ تو اس نے کہا بلالؓ۔ اور میں نے ایک محل دیکھا جسکے سامنے ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا یہ کس کا ہے تو ایک شخص نے کہا کہ عمرؓ بن خطاب کا۔ پھر میں نے ارادہ کیا کہ محل میں داخل ہوں۔ اور اسے دیکھوں۔ مگر میں نے تمہاری غیرت کا خیال کیا" عمرؓ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟۔

۳۵۲
ح
قیامت میں ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا اور ابو بکرؓ و عمرؓ رسول اللہ کے محبوب تھے

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَاذَا اَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ لَا شَيْءَ اِلَّا اَنِّىْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَاَنَا اُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ بِحُبِّىْ اِيَّاهُمْ وَاِنْ لَّمْ اَعْمَلْ بِمِثْلِ اَعْمَالِهِمْ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے قیامت کی بابت پوچھا۔ کہ کب ہوگی؟ تو آپ نے فرمایا " تو نے اس کے لئے کیا سامان مہیا کیا ہے؟ اس نے کہا سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ میں اللہ اور اس کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کو دوست رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا" تو پھر اسی کے ساتھ ہوگا جسے دوست رکھتا ہے"۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہم کسی بات پر اس قدر خوش نہیں ہوئے جس قدر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے کہ " تو اسی کے ساتھ ہوگا جسے تو دوست رکھتا ہے" خوش ہوئے حضرت انسؓ کہتے تھے کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم ابو بکرؓ و عمرؓ کو دوست رکھتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ بوجہ انکی محبت کے جو مجھے ہے میں انکے ساتھ ہونگا اگرچہ میں نے ان کے اعمال کی مثل عمل نہیں کئے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ کَانَ فِیْمَنْ قَبْلَکُمْ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ رِجَالٌ یُکَلَّمُوْنَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْبِیَاءَ فَاِنْ یَّکُ مِنْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ مِنْهُمْ فَعُمَرُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے بنی اسرائیل میں کچھ لوگ ایسے ہوتے تھے کہ انکے ساتھ (خدا کی طرف سے) باتیں کی جاتی تھیں۔ اگرچہ وہ نبی نہ ہوتے تھے۔ پس اگر ان میں سے میری امت میں کوئی ہوگا تو وہ عمرؓ ہیں"۔

۳۵۳ ج ۱۲ حضرت عمرؓ کی شامل بنی اسرائیل کے اُن لوگوں کیساتھ جو خدا سے ہمکلام ہوتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ جَاءَهٗ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ فَقَالَ لَهٗ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ یَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَیَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ یَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَیَّبَ عَنْ بَیْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ یَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ اُبَیِّنْ لَکَ اَمَّا فِرَارُهٗ یَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهٗ وَاَمَّا تَغَیُّبُهٗ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ کَانَتْ تَحْتَهٗ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ مَرِیْضَةً فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَکَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهٗ وَاَمَّا تَغَیُّبُهٗ عَنْ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ ان کے پاس مصر والوں میں سے ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا تم جانتے ہو۔ کہ عثمانؓ اُحد کے دن بھاگ گئے تھے؟ انھوں نے کہا۔ ہاں جانتا ہوں۔ (پھر) اس نے کہا۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہ بیعۃ الرضوان سے غائب تھے۔ اور اس میں شریک نہیں ہوئے؟ انھوں نے کہا۔ ہاں جانتا ہوں۔ اس نے کہا اللہ اکبر۔ اس پر حضرت ابن عمرؓ نے کہا۔ یہاں آ میں تجھ سے بیان کروں۔ اُحد کے دن بھاگنے کی نسبت تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے اُن سے معاف کر دیا اور نہیں بخشدیا۔ اور بدر سے اُنکے غائب ہو جانے کی وجہ یہ تھی کہ اُنکے تحت یعنی نکاح میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں اور وہ بیمار تھیں اور ان سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ "تمہیں اس شخص کے برابر ثواب اور حصہ ملے گا۔ جو بدر میں شریک ہوا ہو بیعۃ الرضوان سے

۳۵۴ ج ۱۳ حضرت عثمانؓ کی بدگمانیوں سے برأت اور آپکا تقرب۔

۱؎ وہ جنگ بدر سے غائب تھے اور اس میں (بھی) شریک نہیں ہوئے۔ انہوں نے کہا ہاں جانتا ہوں پھر اس نے کہا کیا تم جانتے ہو ۱۲م

هِيَ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ
اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ
مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ
فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ
بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا
ذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى
هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا
عَلٰى يَدِهٖ فَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ
فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ
بِهَا الْاٰنَ مَعَكَ ـ

ح ۳۵۵ تسبیح حضرت فاطمہؓ جسکی تلقین آنحضرتؐ نے فرمائی۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
شَكَتْ مَا تَلْقٰى مِنْ اَثَرِ
الرَّحَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ
فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ
فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا
فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيْءِ
فَاطِمَةَ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا
وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا
فَذَهَبْتُ لِاَقُوْمَ فَقَالَ عَلٰى

انکا غائب رہنا تھا۔ اگر کوئی شخص مکہ میں
عثمان سے زیادہ باعزت ہوتا۔ تو بیشک
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم عثمانؓ کی جگہ
اُسے بھیجتے۔ پس انہیں رسولِ خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا۔ اور بعد اسکے
وہ چلے گئے۔ بیعۃ الرضوان ہوئی تو رسولِ
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے
ہاتھ کی نسبت یہ فرمایا۔ "کہ یہ عثمان رضہ
کا ہاتھ ہے۔ اور اُسے اپنے بائیں ہاتھ
کے اوپر مارا اور فرمایا" کہ یہ بیعت عثمانؓ
کی ہے۔ پھر حضرت ابن عمر رضہ نے
اُس شخص سے کہا۔ کہ اب تو ان باتوں
کو اپنے ساتھ لے جا۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے۔ کہ
حضرت فاطمہؓ نے (ایک دفعہ) اس تکلیف
کی شکایت کی جو چکی پیسنے کے سبب انہیں
ہوتی تھی۔ چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس کچھ قیدی آئے۔ تو حضرت فاطمہؓ گئیں
مگر انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو
نہ پایا۔ اور عائشہؓ کو پایا۔ تو انہوں نے
ان سے بیان کیا۔ "کہ میں اس لئے آئی تھی"
پھر جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے۔ تو حضرت عائشہؓ نے آپ سے حضرت
فاطمہؓ کے آنے کا حال بیان کیا۔ چنانچہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور
ہم اپنے خوابگاہ میں لیٹ چکے تھے۔ میں نے
تو چاہا اٹھیں۔ مگر آپ نے فرمایا "کہ تم دونوں

مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى
وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى
صَدْرِيْ وَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُكُمَا
خَيْرًا مِّمَّا سَاَلْتُمَانِيْ اِذَا
اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا
تُكَبِّرَا اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ وَ
تُسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ
وَتَحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَهُوَ
خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

اپنی جگہ پر (لیٹے) رہو۔ اور آپ ہم دونو
کے درمیان بیٹھ گئے۔ یہانتک کہ میں نے آپکے
پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینہ پر پائی۔ اور آپ نے
فرمایا "کیا میں تمہیں ایک ایسی بات تعلیم نہ کروں
جو اس سے بہتر ہے جسکی تم نے خواہش کی ہے؟
پس جب تم اپنی خوابگاہ میں جایا کرو تو چونتیس
مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہو۔ اور تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ
اور تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہو۔ یہ تمہارے
لئے خادم سے بہتر ہیں"۔

۳۵۶
ح۱۵
حضرت زبیرؓ کی فضیلت۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ يَوْمَ
الْاَحْزَابِ جُعِلْتُ اَنَا وَعُمَرُ بْنُ اَبِيْ
سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اَنَا
بِالزُّبَيْرِ عَلٰى فَرَسِهٖ يَخْتَلِفُ اِلٰى
بَنِيْ قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا
فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ يَا اَبَتِ
رَاَيْتُكَ تَخْتَلِفُ قَالَ اَوَهَلْ
رَاَيْتَنِيْ يَا بُنَيَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ يَّاْتِ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَيَاْتِيْنِيْ
بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا
رَجَعْتُ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ
فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ
جنگ احزاب کے دن جبکہ میں اور عمر بن ابی
سلمہ عورتوں کی حفاظت کیلئے مقرر تھے میں نے
زبیرؓ کو دیکھا کہ وہ بنی قریظہ کی طرف آجا رہے
تھے دو مرتبہ یا تین مرتبہ۔ پس جب میں لوٹا تو میں نے
کہا۔ اے میرے باپ! میں نے آپ کو دیکھا
کہ آپ (ادھر) آجا رہے تھے۔ انہوں نے
کہا۔ اے میرے بیٹے! کیا تم نے مجھے دیکھا؟
میں نے کہا۔ ہاں۔ انہوں نے کہا۔ رسولخدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تھا "کون ہے جو بنی قریظہ
کے پاس جائے اور انکی خبر میرے پاس لائے"۔
چنانچہ میں گیا۔ اور جب میں لوٹا تو رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ میرے
لئے یکجا جمع کر دیئے۔ اور فرمایا "میرے
ماں باپ تم پر فدا ہوں"۔

۳۵۷
ح۱۶
جنگ کے وقت طلحہؓ اور سعدؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوتے تھے

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ بعض بعض اوقات
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ
غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
أَنَّهُ وَقَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَضُرِبَ فِيهَا
حَتَّى شَلَّتْ۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَمَعَ لِي النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ۔

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عَلِيًّا خَطَبَ
بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَسَمِعَتْ بِذٰلِكَ
فَاطِمَةُ فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَزْعُمُ
قَوْمُكَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ
وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ
فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِينَ
تَشَهَّدَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَنْكَحْتُ
أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي
وَصَدَقَنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ
مِنِّي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا
وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ
عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ
فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ۔

جنگ میں سوائے [illegible] کے کوئی بھی
باقی نہ رہتا تھا۔

انہی سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے
ہاتھ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بچایا یعنی
آپ کو تیروں سے بچانے کے لئے سپر بنے
ہاتھوں میں اتنے تیر لگے کہ وہ لنجے ہو گئے۔

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ
کہتے تھے کہ اُحد کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے میرے لئے اپنے دونوں ماں باپ جمع
کر دیئے تھے۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب ابوجہل کی بیٹی سے
منگنی کی۔ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی سنکر
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں
اور کہا کہ آپ کی قوم کا خیال ہے۔ کہ آپ
اپنی بیٹیوں کی حمایت میں غصہ نہیں کرتے
اور (اسی وجہ سے) علی رضی اللہ عنہ ابوجہل کی بیٹی سے
نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ میں سن رہا تھا
جس وقت آپ نے تشہد کے بعد فرمایا "میں
نے ابوالعاص بن ربیع سے (اپنی ایک بیٹی کا)
نکاح کر دیا۔ تو ابوالعاص نے جو بات مجھ سے کہی
سچ کہی۔ اور بے شک فاطمہ میرا پارہ
گوشت ہے۔ اور میں اس بات کو گوارا
نہیں کرتا کہ اسے رنج پہنچے۔ خدا کی قسم رسول اللہ کی
بیٹی اور عدو اللہ کی بیٹی ایک شخص کے پاس جمع نہیں
رہ سکتیں۔ چنانچہ علی رضی اللہ عنہ نے اس منگنی کو ترک کر دیا۔

۳۰۸
حضرت [illegible] کا [illegible] کی خاطر [illegible] اپنا

۳۰۹
حضرت سعد کی فضیلت

۳۱۰
حضرت فاطمہ کی حرمت حضرت علی کا ابوجہل کی بیٹی کی منگنی کا ترک کرنا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ فِيْ مُصَاهَرَتِهِ اِيَّاهُ فَاَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ فَصَدَقَنِيْ وَوَعَدَنِيْ فَوَفَانِيْ۔

حضرت مسور رضی اللہ عنہ ہی سے دوسری روایت میں ہے۔ کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ کہ آپ نے قبیلہ بنی عبدشمس سے اپنے ایک داماد کا ذکر کیا۔ اور دامادی میں انکی تعریف عمدہ اور صاف سے فرمائی۔ کہ انہوں نے جو بات مجھ سے کہی وہ سچ کہی۔ اور جو وعدہ مجھ سے کیا۔ پورا کیا۔"

٣٦١ ح تعریف صدق و وفائے داماد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ اِمَارَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر مرتب کیا۔ اور اسامہ بن زید کو اس کا سردار بنایا۔ تو بعض لوگوں نے انکی سرداری میں طعن کیا۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تم لوگ ان کی سرداری میں طعن کرتے ہو۔ کیونکہ تم پہلے ان کے باپ کی سرداری میں بھی طعن کرتے تھے۔ حالانکہ خدا کی قسم! وہ سرداری کے لئے بہت موزون تھے۔ اور مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب تھے۔ اور ان کے بعد (یعنی اسامہ) مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں۔"

٣٦٢ ح اسامہ بن زید کی سرداری۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ قَائِفٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ فَسُرَّ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ کہ ایک قیافہ شناس میرے پاس آیا۔ اور (اسوقت) نبی صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) میرے پاس تھے۔ اور اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ دونوں لیٹے ہو تھے۔ تو اس قیافہ شناس نے کہا۔ کہ یہ پاؤں باہم ایکدوسرے سے پیدا ہوئے ہیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اس بات سے نبی صلی اللہ

٣٦٣ ح قیافہ شناسی کا جواز۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ
فَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ۔

علیہ وسلم خوش ہوئے اور یہ بات آپ کو بھی معلوم
ہوئی۔ اور آپ نے عائشہؓ سے اسکا بیان کیا۔

۳۶۳ ج
شرعی حکم امیر و
غریب کے لئے
یکساں ہے۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُوْمٍ
سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُكَلِّمُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْهَا فَلَمْ يَجْتَرِئْ أَحَدٌ أَنْ
يُكَلِّمَهُ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ
بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ بَنِي
إِسْرَائِيْلَ كَانَ إِذَا سَرَقَ
فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ
وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ
قَطَعُوْهُ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ
لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی
ہے کہ بنی مخزوم سے ایک عورت نے چوری
کی تو لوگوں نے کہا۔ کون ہے جو اس کے
بارے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے گفتگو
کرے۔ لیکن کسی نے اس بات کی جرأت
نہ کی کہ آپ سے کچھ کہے۔ مگر اسامہ بن زید نے
آپ سے کہا تو آپ نے فرمایا۔ "کہ بنی اسرائیل کا دستور تھا
کہ جب ان میں سے کوئی شریف آدمی چوری کرتا
تو اُسے چھوڑ دیتے۔ اور اگر کوئی کمزور آدمی چوری
کرتا تو اسکے ہاتھ کاٹ ڈالتے۔ حالانکہ اگر
فاطمہؓ (اس موقعہ پر) ہوتیں۔ تو میں اُنکا
ہاتھ بھی کاٹ ڈالتا"۔

۳۶۵ ج ۴
اسامہؓ اور حسنؓ
سے آنحضرتؐ کی
محبت۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ
أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا۔

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے
ہیں کہ آپؐ اُسامہؓ اور حسنؓ کو لیتے تھے اور
فرماتے تھے۔ "اے اللہ! اِن دونو کو دوست
رکھ کیونکہ مَیں اِن دونو کو دوست رکھتا ہوں"۔

۳۶۶ ج ۵
عبداللہ بن عمرؓ کو
آنحضرتؐ کا مرد صالح
کہنا۔

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَهَا إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی
ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا۔
"عبداللہ اچھے آدمی ہیں"۔

۳۶۷ ج ۳
حذیفہؓ اور عبداللہ
رضی اللہ عنہم کی
فضیلت۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ أَنَّهُ جَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ
غُلَامٌ فِي مَسْجِدٍ بِالشَّامِ وَكَانَ قَدْ
قَالَ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيْسًا
صَالِحًا فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِمَّنْ

حضرت ابو درداء سے روایت ہے کہ شام
کی مسجد میں ان کے پاس ہی جب ایک لڑکا
آکر بیٹھ گیا۔ اور اس نے پہلے اللہ سے دعا کی۔
کہ اے اللہ! میرے لئے نیک ہمنشین
پیدا کر دے۔ تو ابو درداء نے اس سے پوچھا

أَنْتَ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حُذَيْفَةَ قَالَ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّارًا قَالَ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ أَوِ السِّرَارِ قَالَ بَلَى قَالَ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى قَالَ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ مَا زَالَ بِي هٰؤُلَاءِ حَتّٰى كَادُوا يَسْتَزِلُّونِي عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کہ تم کن لوگوں میں سے ہو۔ اس نے کہا۔ اہل کوفہ میں سے۔ ابودرداء نے کہا۔ کیا تم میں اُس راز کے جاننے والے نہیں۔ جسکو انکے سوا کوئی نہیں جانتا یعنی حذیفہ۔ اُس نے کہا۔ ہاں۔ پھر اُنہوں نے کہا۔ کیا تم میں وہ شخص نہیں ؟ جنہیں اللہ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان پر شیطان سے نجات دی ہے۔ یعنی عمار۔ اس نے کہا ہاں۔ پھر اُنہوں نے کہا۔ کیا تم میں صاحب السواک یا صاحب السر نہیں ہے ؟ اس نے کہا۔ ہاں۔ پھر ابودرداء نے پوچھا۔ کہ عبداللہ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى کو کس طرح پڑھتے ہیں ؟ اس نے کہا۔ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى ابودرداء نے کہا کہ یہ لوگ مجھے اس بات سے ہٹا دینا چاہتے تھے جو میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے۔

۳۶۸ ح — ابوعبیدہؓ کو رسولِ خدا کا امین امت فرمانا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ہر اُمت کے لئے ایک امین ہوتا ہے اور ہماری اس اُمت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں"۔

۳۶۹ ح — حضرت حسنؓ کی نسبت آنحضرتؐ کی دعا۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جبکہ حسنؓ بن علیؓ آپ کے شانہ پر تھے۔ آپ فرماتے تھے۔ "اے اللہ! میں اسے دوست رکھتا ہوں تو بھی اسے دوست رکھ"۔

۳۷۰ ح — حضرت حسنؓ رسولِ خدا کے مشابہ تھے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

قَالَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا۔

کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے بڑھکر کوئی شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نہ تھا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ يَقْتُلُ الذُّبَابَ فَقَالَ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے محرم کی بابت پوچھا۔ کہ وہ مکھی کو قتل کرڈالے تو کیسا ہے؟) انہوں نے کہا۔ اہل عراق مکھی کے قتل کا مسئلہ پوچھتے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بیٹے کو قتل کردیا۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ یہ دونوں میرے دنیا کی آرائش ہیں۔"

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ ضَمَّنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ وَفِي رِوَايَةٍ اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ سے لگاکر فرمایا۔" اے اللہ! اسے حکمت سکھا۔" اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا۔" اے اللہ! اسے قرآن کی تعلیم فرما۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ وَقَدْ تَقَدَّمَ ثُمَّ قَالَ فَأَخَذَهَا يَعْنِي الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللهِ حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِمْ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے زید کی اور جعفر کی اور ابن رواحہ کی موت کی خبر لوگوں سے بیان فرمائی (پھر انس نے) باقی حدیث بیان کی ہے جو پہلے گزر چکی ہے۔ (پھر آپ نے فرمایا۔" کہ اب اسے یعنی جھنڈے کو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے لیا ہے۔ اور اللہ نے انکے ہاتھ پر فتح دی۔ (اس سے خالد بن ولید مراد ہیں)۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے

حسنین کو رسول اللہ صلعم آرائش دنیا سمجھتے تھے۔

ابن عباس کے لئے رسول اللہ صلعم کی دعا

رسول اللہ صلعم کا خالد بن ولید کو سیف اللہ فرمانا۔

رسول اللہ صلعم کا عبداللہ ... سالم ... معاذ ... ابی بن کعب ... سے قرآن ... سیکھنے کا حکم

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَۃٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَبَدَاَ بِہٖ وَسَالِمٍ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَۃَ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن چار آدمیوں سے پڑھو۔ عبداللہ بن مسعود (سب سے پہلے آپ نے ان ہی کو بیان فرمایا) اور سالم مولی ابی حذیفہ اور ابیؓ بن کعب اور معاذ بن جبل سے۔"

٣٧٥ بہج — تیمم کا جواز

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّہَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَاءَ قِلَادَۃً فَہَلَکَتْ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِہٖ فِیْ طَلَبِہَا فَاَدْرَکَتْہُمُ الصَّلٰوۃُ فَصَلَّوْا بِغَیْرِ وُضُوْءٍ فَلَمَّا اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَکَوْا ذٰلِکَ اِلَیْہِ فَنَزَلَتْ اٰیَۃُ التَّیَمُّمِ ثُمَّ ذَکَرَ بَاقِی الْحَدِیْثِ وَقَدْ تَقَدَّمَ فِیْ کِتَابِ التَّیَمُّمِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے (اپنی بہن) اسماء سے ایک ہار عاریۃً لیا تھا۔ وہ گم ہو گیا۔ تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی تلاش کرنے کے لئے اپنے چند اصحاب کو بھیجا۔ جنہیں اثنائے راہ میں نماز کا وقت آگیا۔ اور انہوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھی جب وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور آپ سے ذکر کیا۔ تو اسپر آیت تیمم نازل ہوئی۔ اس کے بعد باقی حدیث مذکور ہے۔ جو باب تیمم میں آچکی ہے۔

٣٧٦ بہج — جنگ بعاث میں اشاعت اسلام

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ یَوْمُ بُعَاثَ یَوْمًا قَدَّمَہُ اللّٰہُ لِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُہُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُہُمْ وَجُرِحُوْا فَقَدَّمَہُ اللّٰہُ لِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ دُخُوْلِہِمْ فِی الْاِسْلَامِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ (جنگ) بعاث کا دن ایسا تھا۔ کہ اللہ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم (کی فتح) کیلئے پہلے سے مقرر کر رکھا تھا چنانچہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب (مدینہ میں) تشریف لائے تو انکی جماعتیں مختلف تھیں۔ اور انکے سردار قتل ہو چکے تھے۔ پس اللہ نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے پہلے سے اس دن کو مقرر کیا تھا۔ یعنی انکے اسلام میں داخل ہونیکے لئے۔

٣٧٧ بہج — آنحضرت کا انصار کو پسند کرنا۔

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے

وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ مِنَ الْاَنْصَارِ۔

فرمایا۔ "اگر میں نے ہجرت نہ کی ہوتی تو میں انصار میں سے ایک شخص ہوتا۔"

بخ ۳ — انصار سے محبت و بغض خدا سے حُب و بغض کی نشانی ہے

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارُ لَا یُحِبُّھُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُھُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ اَحَبَّھُمْ اَحَبَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ اَبْغَضَہُ اللّٰہُ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ "انصار سے محبت نہ رکھے گا مگر مومن اور ان سے بغض نہ رکھیگا مگر منافق۔ پس جو شخص ان سے محبت رکھیگا اُس سے اللہ محبت رکھے گا۔ اور جو شخص اُن سے بغض رکھیگا۔ اللہ اُس سے بغض رکھیگا۔"

بخ ۳ — آنحضرت صلعم کی انصاری بچوں سے محبت

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ وَالصِّبْیَانَ مُقْبِلِیْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ اللّٰھُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ قَالَھَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو کسی شادی سے واپس آتے ہوئے دیکھا تو حضور سرو قد کھڑے ہوگئے۔ اور فرمایا۔ "قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تم لوگ مجھے سب آدمیوں سے زیادہ محبوب ہو" تین مرتبہ یہی فرمایا)۔

و بخ ۳ — حدیث بالا کی مزید تصریح

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَۃٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَھَا صَبِیٌّ لَھَا فَکَلَّمَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّکُمْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ مَرَّتَیْنِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہی روی ہے۔ کہ ایک انصاری خاتون نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ اور اُسکے ہمراہ ایک بچہ تھا۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس سے باتیں کرنے لگے پھر آپ نے فرمایا "قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ تم لوگ مجھے تمام آدمیوں سے محبوب ہو۔" دو مرتبہ فرمایا۔

بخ ۳ — انصار کی نسبت آنحضرت کی دعا

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لِکُلِّ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ انصار نے عرض کی۔ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم)

نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهِ۔

نبی کے کچھ پیرو ہوا کرتے ہیں اور ہم لوگ آپ کے پیرو ہیں پس آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ ہمارے پیروؤں کو ہمارے گروہ سے کر دے۔ تو آپ نے اسکی دعا کی۔

۳۸۲ ح ۳
انصار کی فضیلت

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ خَيْرَ دُوْرِ الْأَنْصَارِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَدْ تَقَدَّمَ ثُمَّ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ خُيِّرَ دُوْرُ الْأَنْصَارِ فَجُعِلْنَا آخِرًا فَقَالَ أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُوْنُوْا مِنَ الْخِيَارِ۔

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "تحقیق انصار کا گھر بہتر ہے"۔ پھر وہ سب حدیث بیان کی جو پہلے گزر چکی ہے پھر ابو حمید نے بیان کیا۔ کہ سعدؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ یارسول اللہ! انصار کی فضیلت بیان کی گئی۔ اور ہم سب سے اخیر میں کر دیئے گئے۔ حضرتؐ نے فرمایا "کیا تمہیں یہ بات کافی نہیں۔ کہ تم نیکوں میں ہو گئے"۔ (پہلے پچھلے کا کیوں خیال کرتے ہو)۔

۳۸۳ ح ۳
انصار سے آنحضرتؐ کا حوض کوثر پر ملنے کا وعدہ۔

عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ أُثْرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ أَنَسٍ وَمَوْعِدُكُمُ الْحَوْضُ۔

حضرت اُسید بن حضیرؓ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ! آپ مجھے عامل کیوں نہیں بناتے؟ جس طرح آپ نے فلاں شخص کو عامل بنایا ہے تو حضرتؐ نے فرمایا "(میں تمہارے اوپر کسی کو ترجیح نہیں دیتا۔ مگر) عنقریب تم میرے بعد (دوسروں کو اپنے اوپر) ترجیح دیتے ہوئے دیکھو گے۔ پس تم صبر کرنا۔ یہانتک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملو"۔ اور حضرت انسؓ کی روایت میں ہے۔ کہ "تم سے ملنے کا وعدہ حوض کوثر پر ہے"۔

۳۸۴ ح ۳
رسول خدا صلعم کا مہمان نوازی پر خدا کی خوشنودی ظاہر کرنا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ إِلٰى نِسَائِهِ فَقُلْنَ مَا مَعَنَا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے اپنی بیبیوں کے پاس آدمی بھیجا کہ ان کے لئے کچھ کھانا لے آئے۔ تو انہوں نے کہلا بھیجا

إِلَّا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
يَضُمُّ أَوْ يُضِيْفُ هٰذَا
فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
أَنَا فَانْطَلَقَ بِهٖ إِلَى امْرَأَتِهٖ
فَقَالَ أَكْرِمِيْ ضَيْفَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوْتُ
صِبْيَانِيْ فَقَالَ هَيِّئِيْ طَعَامَكِ
وَأَصْبِحِيْ سِرَاجَكِ وَنَوِّمِيْ
صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوْا عَشَاءً
فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا وَ
أَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا
ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّمَا تُصْلِحُ
سِرَاجَهَا فَأَطْفَأَتْهُ فَجَعَلَا
يُرِيَانِهٖ أَنَّهُمَا يَأْكُلَانِ
فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا
أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ ضَحِكَ اللّٰهُ اللَّيْلَةَ
أَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا
فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى
أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ۔
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ

کہ ہمارے پاس تو اس وقت سوائے پانی کے کچھ
(موجود) نہیں۔ پس رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا "کون ہے جو اس کو اپنے ہمراہ
لے جائے۔ یا (یہ فرمایا کہ) اس کی مہمانی کرے۔
پس انصار میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں
(اسکی مہمانی کرتا ہوں) چنانچہ وہ شخص اس کو
اپنے ہمراہ اپنی بی بی کے پاس لے گیا۔ اور کہا
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی
خوب خاطر مدارات کرو۔ اس نے کہا ہمارے
پاس سوائے اپنے بچوں کے کھانے کے
اور کچھ نہیں ہے۔ انصاری نے کہا تم کھانا
تیار کرکے چراغ روشن کر دینا۔ اور بچوں کو سلا دینا۔
جب وہ کھانا کھانے پر مستعد ہوں۔ چنانچہ اس نے
کھانا تیار کیا۔ اور چراغ روشن کیا۔ اور بچوں کو
سلا دیا۔ پھر کھڑی ہوئیں کہ گویا وہ چراغ[1] درست
کر رہی ہیں۔ اور اسی میں اس کو گل کر دیا یعنی
وہ دونو مہمان کو یہ دکھاتے رہے کہ (ہم بھی)
کھا رہے ہیں۔ حالانکہ وہ دونوں بھوکے سو گئے
تھے پس جب صبح ہوئی۔ تو وہ انصاری رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ آپ نے فرمایا۔
آج شب تم دونوں کے کام سے اللہ ہنسا۔ یا
(یہ فرمایا کہ) تعجب کیا۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل
فرمائی۔ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ وہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح
دیتے ہیں۔ اگرچہ وہ خود تنگی میں ہوں۔
حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ

[1] یعنی بچوں کی طرف اندھیرا اور مہمان کی طرف روشنی کر رہی تھی۔

حدیث ۳
انصار کی بابت حضرت کی وصیت

اللهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ اَبُوْبَكْرٍ
وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْاَنْصَارِ
وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَ مَا
يُبْكِيْكُمْ قَالُوْا ذَكَرْنَا
مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ قَالَ فَخَرَجَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى رَاْسِهٖ
حَاشِيَةَ بُرْدٍ قَالَ فَصَعِدَ
الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ
ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ
ثُمَّ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ
فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ
قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ
لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ
وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا
عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ
دَسْمَاءُ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ
فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ
ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا

حضرت ابوبکرؓ و عباسؓ کا گزر انصار کی مجلسوں میں
کسی ایسی مجلس میں ہوا۔ کہ وہ لوگ رو رہے تھے۔
پس انہوں نے پوچھا تم کیوں رو رہے ہو؟
انہوں نے کہا۔ کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کا اپنے پاس بیٹھنا یاد کر رہے ہیں (حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانے میں بیمار تھے)
اس پر ابوبکرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس گئے۔ اور آپ کو اس بات کی اطلاع دی
انسؓ کہتے ہیں۔ کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر
تشریف لائے۔ اور آپ نے اپنے سر میں ایک چادر کا
حاشیہ باندھ لیا تھا۔ پھر آپ منبر پر تشریف لے گئے
اور اس دن کے بعد پھر آپ منبر پر نہیں چڑھے۔
پس آپ نے خدا کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا۔
میں تمہیں انصار کی بابت وصیت کرتا ہوں۔
کیونکہ انصار میرا معدہ اور میری زنبیل ہیں۔
اور انہوں نے وہ حق ادا کر دیا ہے جو اُن
پر تھا۔ البتہ وہ حق باقی رہ گیا ہے جو ان کا (ہم پر) تھا
پس تم اُن کے نیکوکار کی نیکی کو قبول کرو۔ اور ان کے
خطاوار کی خطا سے درگزر کرو۔"

۳۸۶
حدیث بالا کی تاکید۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم (ایام بیماری میں) باہر
تشریف لائے۔ جبکہ اپنے
کندھوں پر ایک کپڑا پہنا ہوا تھا
اور [illegible] طرح منبر پر بیٹھ گئے
پھر آپ (صلے اللہ علیہ وسلم)
نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔ اے لوگو!

النَّاسُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَتَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ أَمْرًا يَضُرُّ فِيْهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعُهُ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ۔

اور آدمی تو بڑھتے جائینگے مگر انصار کم ہوتے جائینگے۔ یہاں تک کہ وہ کھانے میں نمک کی طرح رہ جائینگے پس جو شخص تم میں سے کسی ایسے کام کا اختیار پائے جس میں کسی کو ضرر پہنچا سکے یا نفع دے سکے تو اسے چاہئے کہ ان میں سے نیکوکار کی نیکی قبول کرے اور ان میں سے خطاوار کی خطا سے درگزر کرے۔

۳۸۷ سعد بن معاذ کی فضیلت۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا" کہ سعد بن معاذ کی موت سے عرش ہل گیا"۔

۳۸۸ ابی بن کعب کی فضیلت۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ابی سے فرمایا" اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سناؤں"۔ اُبی نے عرض کی۔ کیا اللہ نے میرا نام لیا تھا؟ آپ نے فرمایا" ہاں" تو وہ (خوشی کے مارے) رونے لگے۔

۳۸۹ ابی معاذ۔ ابوزید اور زید بن ثابت آنحضرت کے عہد میں حافظ قرآن تھے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أُبَيٌّ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبُوْ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قِيْلَ لِأَنَسٍ مَنْ أَبُوْ زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُوْمَتِيْ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چار آدمیوں نے قرآن یاد کیا تھا۔ وہ سب انصار میں تھے۔ اُبی اور معاذ بن جبل اور ابوزید اور زید بن ثابت۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ کہ ابوزید کون تھے؟ اُنھوں نے کہا۔ میرے ایک چچا تھے۔

۳۹۰ جنگ احد میں ابو طلحہ کی جانبازی۔ عائشہ و ام سلیم کی مستعدی۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب احد کا دن ہوا تو (دیکھا)

انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ الْقِدِّ يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْثُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ فَأَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهَا فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔

لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے مگر ابو طلحہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے آپ پر ایک ڈھال لگائے ہوئے تھے۔ ابو طلحہؓ ایسے تیر انداز تھے۔ کہ ان کی کمان کی تانت بہت سخت ہوا کرتی تھی۔ اُسدن وہ دو یا تین کمانیں توڑ چکے تھے۔ اور کوئی شخص تیروں سے بھرا ہوا ترکش لے کر نکلتا تو حضرت اس سے فرماتے "یہ تیر ابو طلحہؓ کے سامنے ڈال دے"۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی گردن اُٹھا اُٹھا کر کافروں کی طرف دیکھتے۔ تو ابو طلحہ کہتے تھے۔ یا نبی اللہ آپ پر میرے ماں باپ فدا ہو جائیں۔ آپ گردن نہ اُٹھائیں۔ کہیں آپ کو کافروں کا تیر نہ لگ جائے۔ میرا سینہ آپ کے سینہ کے آگے ہے۔ اور بے شک میں نے عائشہؓ اور اُمّ سلیم کو دیکھا کہ یہ دونوں اپنے دامن اُٹھائے ہوئے تھیں۔ میں ان دونوں کے پاؤں کے زیور دیکھ رہا تھا۔ یہ دونوں پانی کی مشکیں اپنی پیٹھ پر لاد کر لاتی تھیں اور ان کو پیاسوں کے منہ میں ڈالتی تھیں۔ پھر لوٹ جاتی تھیں اور انکو بھرتی تھیں پیاسوں کے منہ میں ڈالتی تھیں۔ اور ابو طلحہؓ کے ہاتھ سے اُسدن دو مرتبہ یا تین مرتبہ تلوار گر پڑی تھی۔

باب ۳۹۱ عبداللہ بن سلام کے جنتی ہونے کی خوشخبری

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَفِيْهِ نَزَلَتْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ الْاٰيَةَ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَاَيْتُ كَاَنِّيْ فِيْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَسَطُهَا عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِيْدٍ اَسْفَلُهٗ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِيْ اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لَهُ ارْقَهْ قُلْتُ لَا اَسْتَطِيْعُ فَاَتَانِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَاهَا فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ لِيَ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ الْاِسْلَامِ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ

عبداللہ بن سلام کا خواب اور آنحضرت کی تعبیر

کو کسی ایسے شخص کی نسبت جو زمین پر چلتا ہو یہ کہتے ہوئے نہیں سُنا کہ "وہ اہل جنت میں سے ہے" سوائے عبداللہ بن سلام کے۔ اور یہ آیت اِن ہی کے حق میں نازل ہوئی "اور بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے گواہی دی"۔ الخ

حضرت عبداللہؓ بن سلام کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک خواب دیکھا۔ اس کو میں نے آپ کے روبرو بیان کیا۔ کہ گویا میں ایک باغ میں ہوں۔ انھوں نے اسکی وسعت اور سرسبزی بیان کی کہ وہ ایسا ایسا تھا۔ اسکے وسط میں ایک لوہے کا ستون ہے۔ اس کا نچلا حصہ زمین میں ہے اور اوپر کا آسمان میں۔ اور اوپر والے حصے میں ایک رسّی ہے پس مجھ سے کہا گیا۔ کہ تم اس پر چڑھ جاؤ۔ میں نے کہا میں چڑھ نہیں سکتا۔ پھر میرے پاس ایک خادم آیا۔ جس نے میرے کپڑے (دامن) پیچھے سے اُٹھا لئے۔ تو میں (بآسانی) چڑھ گیا۔ یہانتک کہ اس کے اوپر پہنچ گیا۔ پھر میں نے رسّی کو پکڑ لیا۔ تو مجھ سے کہا گیا۔ کہ مضبوط پکڑے رہنا۔ پس اس کے بعد جب میں بیدار ہوا۔ تو وہ رسّی میرے ہاتھ میں تھی۔ پس میں نے اس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ "وہ باغ اسلام ہے۔ اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے۔ اور یہ رسّی عروۃ الوثقٰی ہے پس تم اسلام پر قائم رہوگے۔

حَتّٰى تَمُوْتَ۔

یہاں تک کہ مرجاؤ گے۔"

۳۹۳ ح — حضرت خدیجہؓ کی فضیلت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِّسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا رَاَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَاَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی پر اس قدر رشک نہیں کیا۔ جس قدر خدیجہؓ پر کیا۔ حالانکہ میں نے انہیں دیکھا بھی نہیں۔ اس لئے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر بہت کیا کرتے تھے۔ اکثر بکری ذبح کرتے تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کاٹ کر خدیجہ کے دوست والوں کو بھیجتے تھے۔ جب کبھی میں کہتی۔ کہ گویا دنیا میں کوئی عورت خدیجہؓ کے سوا تھی ہی نہیں۔ تو آپ فرماتے تھے۔ "وہ ایسی ہی تھیں۔ اور وہ دنیا و آخرت (دونوں) میں میری بی بی ہیں۔ اور انہی سے میری اولاد ہے۔"

۳۹۴ ح — حضرت خدیجہؓ پر خدا اور جبرئیل کا سلام۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَاِذَا هِيَ اَتَتْكَ فَاقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ جبرئیلؑ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور انہوں نے آپ سے کہا۔ کہ یہ خدیجہؓ آپ کے پاس آرہی ہے۔ ان کے ہمراہ ایک ظرف ہے جس میں نان خورش ہے۔ یا کوئی پینے کی چیز ہے۔ پس جب وہ آپ کے پاس آجائیں۔ تو آپ انہیں انکے پروردگار کی طرف سے سلام کہہ دیجئے۔ اور میری طرف سے بھی۔ اور انہیں جنت میں ایک موتی کے محل کی بشارت دے دیجئے۔ جس میں نہ شور ہوگا نہ تکلیف۔

۳۹۵ ح — آنحضرتؐ کا خدیجہؓ کی یاد میں ہل جانا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَاْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ ہالہ بنت خویلد نے جو خدیجہؓ کی بہن تھیں۔

خُوَیْلِدٍ اُخْتُ خَدِیْجَةَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اِسْتِئْذَانَ خَدِیْجَةَ فَارْتَاعَ لِذٰلِکَ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ ھَالَةَ قَالَتْ فَغِرْتُ فَقُلْتُ مَا تَذْکُرُ مِنْ عَجُوْزٍ مِّنْ عَجَائِزِ قُرَیْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَیْنِ ھَلَکَتْ فِی الدَّھْرِ قَدْ اَبْدَلَکَ اللّٰہُ خَیْرًا مِّنْھَا۔

رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی۔ تو حضورؐ کو خدیجہؓ کا اجازت مانگنا یاد آگیا۔ پس اس وجہ سے (مارے رنج کے) ہل گئے۔ پھر آپ نے فرمایا "یا خدایا یہ تو ہالہ ہے"۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اس پر مجھے رشک آیا۔ اور میں نے عرض کی۔ آپ قریش کی بوڑھیوں میں سے ایک سرخ منہ والی بڑھیا کا کیا ذکر کرتے ہیں حالانکہ مدتیں ہوئیں وہ مرگئی۔ اور اس کے بدلے میں اللہ نے آپ کو اس سے بہتر بی بی عنایت فرمائی ہے۔

۳۰۶ ج ہند بنت عتبہ کا اظہار ایمان۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ جَاءَتْ ھِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا کَانَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ مِنْ اَھْلِ خِبَاءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ اَنْ یَّذِلُّوْا مِنْ اَھْلِ خِبَائِکَ ثُمَّ مَا اَصْبَحَ الْیَوْمَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ مِنْ اَھْلِ خِبَاءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ اَنْ یَّعِزُّوْا مِنْ اَھْلِ خِبَائِکَ قَالَ وَاَیْضًا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ وَبَاقِی الْحَدِیْثِ قَدْ تَقَدَّمَ۔

حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ آئیں۔ اور انہوں نے عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ! (جب میں کافر تھی۔ تو) کسی خاندان کی ذلت مجھے آپ کے خاندان کی ذلت سے زیادہ پسند نہیں تھی۔ بعد اس کے اب روئے زمین پر کسی خاندان کی عزت مجھے آپ کے خاندان کی عزت سے زیادہ مطلوب نہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا "واقعی قسم اس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے"۔ باقی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

۳۰۷ ج عبداللہ ذبیحہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِیَ زَیْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ بِاَسْفَلِ بَلْدَحَ قَبْلَ اَنْ یَّنْزِلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) زید بن عمرو بن نفیل سے (مقام) بلدح کی بستی میں ملے۔ قبل اس کے کہ آپ پر وحی نازل ہو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقُدِّمَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ إِنِّي لَسْتُ آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا آكُلُ إِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَأَنَّ زَيْدَ ابْنَ عَمْرٍو كَانَ يَعِيبُ عَلَى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ وَيَقُولُ الشَّاةُ خَلَقَهَا اللّٰهُ وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ وَأَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ تَذْبَحُونَهَا عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللّٰهِ إِنْكَارًا لِذٰلِكَ وَإِعْظَامًا لَهُ۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللّٰهِ فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ۔ ع
أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ
وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ۔

مگر جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے دسترخوان پیش کیا گیا۔ تو آپ نے اس کے کھانے سے انکار کر دیا۔ پھر زید کے سامنے پیش کیا گیا۔ تو زید نے کہا۔ میں وہ چیزیں نہیں کھاتا جو تم اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو۔ میں تو صرف وہی چیز کھاتا ہوں۔ جس پر (بوقت ذبح) اللہ کا نام لیا جائے۔ اور زید بن عمرو قریش کے ذبیحہ کو برا سمجھتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ بکری کو اللہ نے پیدا کیا۔ اور اسی نے اس کے لئے آسمان سے پانی برسایا۔ اور اپنی زمین میں سے گھاس پیدا کی۔ پھر تم اسے کسی غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتے ہو؟۔ اس بات کو وہ برا اور بہت برا سمجھتے تھے۔

۳۹۸ تخریج — خدا کے سوا کسی اور کی قسم کھانا مناسب نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ "جو شخص قسم کھانا چاہے تو وہ خدا کے سوا کسی کی قسم نہ کھائے"۔ قریش اپنے باپ دادا کی قسم کھایا کرتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا "تم اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ"۔

۳۹۹ تخریج — لبید کے اشعار میں سے ایک قول کی صداقت کی گواہی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کہی۔ لبید کا یہ قول ہے۔ کہ۔

"آگاہ رہو۔ خدا کے سوا ہر چیز باطل ہے"۔

اور امیہ بن صلت تو قریب تھا کہ مسلمان ہو جائے۔

باب مبعث النبي صلى الله عليه وسلم

حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا مبعوث ہونا

آنحضرتؐ کا نسب نامہ

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ

محمد رسول اللہ صلعم بن عبداللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن

قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ

قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب

بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ

بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن

خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ الْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ

خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن

مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ

معد بن عدنان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ ثُمَّ تُوُفِّيَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر چالیس برس کی عمر میں وحی نازل ہوئی۔ پھر آپ تیرہ برس مکہ میں رہے۔ بعد اس کے آپ کو ہجرت کا حکم ملا۔ تو آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور آپ وہاں دس برس رہے۔ بعد اس کے آپ نے وفات پائی۔

عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَقَدْ سُئِلَ عَنْ أَشَدِّ مَا صَنَعَهُ الْمُشْرِكُونَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ کہ سب سے زیادہ سخت بات کون تھی۔ جو مشرکوں نے نبی صلے اللہ علیہ

اسلام نسب آنحضرتؐ [illegible]

خ ۲۹۴ بعثت رسالت و ہجرت

خ ۲۹۵ عقبہ کی ایذا رسانی

بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي حِجْرِ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللهُ الْآيَةَ۔

وسلم کے ساتھ کی؟ اُنہوں نے کہا (ایک دن) جبکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم حطیم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے عقبہ بن ابی معیط نے آکر اپنی چادر آپ کے گلے میں ڈال دی۔ اور بہت زور سے آپکا گلا گھونٹا جس پر ابوبکرؓ نے سامنے ہوکر اُسکے دونوں شانے پکڑ لئے۔ اور اُسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہٹا دیا۔ اور کہا۔ کیا تم ایسے شخص کو قتل کئے دیتے ہو جو کہتا ہے۔ کہ میرا پروردگار اللہ ہے؟ (الآیۃ)۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَدْ سُئِلَ مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ إِنَّهُ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جنوں کی اطلاع کس نے دی تھی؟ جس روز اُنہوں نے قرآن سُنا تو اُنہوں نے کہا۔ درخت نے آپ کو اطلاع دی تھی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً لِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ قَدْ تَقَدَّمَ وَزَادَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أَتَانِي وَفْدُ جِنِّ نَصِيبِينَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَأَلُونِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللهَ لَهُمْ أَنْ لَا يَمُرُّوا بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ وہ (ایک دن) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک برتن آپ کے وضو اور طہارت کے لئے اُٹھائے ہوئے جا رہے تھے۔ (اور یہ حدیث) پہلے گزر چکی ہے۔ مگر اس روایت میں اس قدر زیادہ ہے۔ کہ آپ نے فرمایا "میرے پاس شہر نصیبین کے جن آئے تھے۔ اور وہ کیا عمدہ جن تھے۔ اُنہوں نے مجھ سے زادِ راہ کی خواہش کی۔ تو میں نے اللہ سے دعا کی۔ کہ "جس ہڈی یا لید پر ان کا گزر ہو۔ اس پر وہ کھانا پائیں"۔

عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ

حضرت اُمِّ خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا

(حاشیہ: ۳۰۴ خ — جنوں کا قرآن سُننا)

(حاشیہ: ۳۰۴ خ — آنحضرت صلعم کی خدمت میں جنوں کی حاضری)

(حاشیہ: ۳۰۴ خ ۵ — آنحضرت صلعم کا تقشین کپڑے کو پسند فرمانا۔)

رضی اللہ عنہا قالت قدمت من الحبشة وانا جويرية فكساني رسول الله صلى الله عليه وسلم خميصة لها اعلام فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح الاعلام بيده ويقول سناه سناه۔

کہتی ہیں کہ میں حبشہ سے (مدینہ) آئی تھی اس وقت میں لڑکی تھی۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک سیاہ [illegible] دی۔ جس میں نقش تھے۔ پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان نقوش پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے۔ "کیا اچھے ہیں کیا اچھے ہیں"۔

۴۰۵ تخ — ابو طالب کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حمایت کا فائدہ۔

عن العباس بن عبد المطلب رضي الله عنه انه قال للنبي صلى الله عليه وسلم ما اغنيت عن عمك فانه كان يحوطك ويغضب لك قال هو في ضحضاح من نار ولولا انا لكان في الدرك الاسفل من النار۔

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ آپ نے اپنے چچا ابو طالب کو کچھ نفع پہنچایا جو آپ کی حمایت کیا کرتے تھے۔ اور آپ کے لئے غصہ ہوا کرتے تھے آپ نے فرمایا "وہ درمیانی درجہ (ٹخنوں تک) آگ میں ہیں۔ اور اگر میں نہ ہوتا۔ تو وہ آگ کے نیچے والے طبقے میں ہوتے"۔

۴۰۶ تخ — ابو طالب کے لئے آنحضرت کی شفاعت کا فائدہ۔

عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم وذكر عنده عمه فقال لعله تنفعه شفاعتي يوم القيامة فيجعل في ضحضاح من النار يبلغ كعبيه يغلي منه دماغه۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ کے سامنے آپ کے چچا ابو طالب کا ذکر کیا۔ تو آپ نے فرمایا "امید ہے۔ قیامت کے دن انہیں میری شفاعت کچھ فائدہ دے گی (وہ) آگ کے درمیانی درجے میں کر دیئے جائیں گے۔ کہ آگ انکے ٹخنوں تک پہنچے گی۔ مگر اس سے بھی انکا دماغ ابلنے لگے گا"۔

حدیث الاسراء والمعراج

معراج اور اسراء کا بیان

ابو جہل وغیرہ کی تکذیب

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا كَذَّبَنِیْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِی الْحِجْرِ فَجَلَا اللّٰهُ لِیْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهٖ وَ اَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کہ "جب قریش نے (معراج کی بابت) میری تکذیب کی تو میں حجر میں کھڑا ہو گیا۔ اور اللہ نے بیت المقدس کو میرے لئے ظاہر کر دیا۔ پس میں ان لوگوں کو اس کی نشانیاں بتانے لگا اور میں اسے دیکھ رہا تھا۔"

آنحضرت صلعم کا آسمان پر انبیاء سے ملاقی ہونا اور تبدیلی احکام نماز۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِیَ بِهٖ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا فِی الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِی الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِیْ آتٍ فَقَدَّ قَالَ وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰی هٰذِهٖ قَالَ الرَّاوِیْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰی شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِیْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَمْلُوَّةٍ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِیْ

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے اس شب کی کیفیت بیان کی جس میں آپ کو معراج ہوئی تھی۔ اور فرمایا "اس حال میں کہ میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا۔ اور کبھی وہ کہتے تھے کہ حجر میں تھا۔ کہ یکایک میرے پاس ایک آنے والا آیا۔ اور اس نے (میرا سینہ) یہاں سے لیکر یہاں تک چاک کر ڈالا (راوی کہتا ہے۔ یعنی حلقوم سے لیکر زیر ناف تک) پھر اس نے میرا دل نکالا۔ بعد ازاں میرے پاس ایک سونے کا طشت لایا گیا۔ جو ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ اور میرا دل دھویا گیا۔

ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُعِيدَ ثُمَّ
أُوتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ
وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ قَالَ
الرَّاوِي وَهُوَ الْبُرَاقُ يَضَعُ
خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ
فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي
جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ
الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيلَ مَنْ
هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ
وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَ
قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ
مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ
جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ
فَإِذَا فِيهَا آدَمُ فَقَالَ هَذَا
أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ
مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي
حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ
فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا
قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ
مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ
أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ
مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ
فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيَى
وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ
قَالَ هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلِّمْ

اور پھر اُسے ایمان سے بھر اگیا۔ بعد اس کے (اپنی جگہ)
رکھ دیا گیا۔ پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا۔
جو خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا۔ اور وہ
سفید رنگ کا تھا راوی کہتا ہے کہ وہ براق تھا
اور وہ اپنا قدم منتہائے نظر پر رکھتا تھا میں اس پر
سوار ہوا پھر جبرئیلؑ مجھے لے چلے۔ یہانتک کہ آسمان
دنیا پر پہنچے اور انہوں نے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔
پوچھا گیا۔ کون ہے؟ انہوں نے کہا جبرئیل۔ پوچھا
گیا۔ تمہارے ہمراہ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد
(صلے اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا بلائے گئے ہیں؟ کہا ہاں۔
جواب ملا۔ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ۔
پھر وہ دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں وہاں پہنچا
تو آدمؑ ملے۔ اور جبرئیلؑ نے بتایا کہ آپ کے باپ
آدمؑ ہیں۔ انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا
تو انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ اور کہا۔
مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ۔ بعد اس کے جبرئیلؑ مجھے اوپر لے چڑھے
حتی کہ دوسرے آسمان پر پہنچے اور اسکا دروازہ
کھٹکھٹایا۔ پوچھا گیا کون ہے؟ انہوں نے کہا۔
جبرئیلؑ۔ پوچھا گیا۔ تمہارے ہمراہ کون ہے؟
انہوں نے کہا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم)۔ پوچھا گیا
کیا وہ بلائے گئے ہیں؟۔ انہوں نے کہا۔ ہاں۔
اس نے کہا مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ۔
اور دروازہ کھول دیا۔ جب میں وہاں پہنچا
تو یحییٰ اور عیسےٰ (علیہم السلام ملے)۔ اور
وہ دونوں خالہ زاد بھائی تھے۔ جبرئیلؑ نے
کہا۔ یہ یحییٰ اور عیسےٰ ہیں۔ ان کو سلام کیجئے۔

عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ
قَالَا مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ
بِيْ إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ
فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا
قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ
مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَ
قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ
قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ
الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا
خَلَصْتُ إِذَا يُوْسُفُ قَالَ
هٰذَا يُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ
قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ
بِيْ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ
فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا
قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ
مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ
وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ
نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ
فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا
خَلَصْتُ إِذَا إِدْرِيْسُ قَالَ
هٰذَا إِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ
عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا
بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ

چنانچہ میں نے سلام کیا اور ان دونوں نے
سلام کا جواب دیا اور کہا مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ۔ پھر جبرئیلؑ مجھے تیسرے
آسمان پر چڑھا لے گئے اور اسکا دروازہ کھٹکھٹایا
پوچھا گیا۔ کون ہے؟ انہوں نے کہا۔ جبرئیلؑ۔
پوچھا گیا تمہارے ہمراہ کون ہے؟ انہوں نے
کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا۔ کیا
وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔
اس نے بھی کہا مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ
الْمَجِيْءُ جَاءَ۔ اور دروازہ کھول دیا گیا۔ جب
میں وہاں پہنچا تو یوسف (علیہ السلام) ملے۔
جبرئیلؑ نے کہا۔ یہ یوسف ہیں۔ ان کو سلام
کیجئے۔ میں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے
سلام کا جواب دے کر کہا مَرْحَبًا بِا
لْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ۔ پھر
جبرئیلؑ مجھے چوتھے آسمان پر لے چڑھے۔ اور
دروازہ کھٹکھٹایا۔ پوچھا گیا کون ہے؟ انہوں
نے کہا جبرئیلؑ۔ پوچھا گیا تمہارے ہمراہ کون ہے؟
انہوں نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔
پوچھا گیا۔ کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں
نے کہا۔ ہاں۔ اس نے کہا مَرْحَبًا بِهٖ
فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ۔ اور دروازہ کھول دیا۔
جب میں وہاں پہنچا۔ تو ادریسؑ ملے۔
جبرئیلؑ نے کہا۔ یہ ادریسؑ ہیں۔ ان کو سلام
کیجئے۔ میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے
سلام کا جواب دے کر کہا۔ مَرْحَبًا
بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ

ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ
الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ
مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ
قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ
قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ
وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ
نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ
فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ
فَإِذَا هٰرُونُ قَالَ هٰذَا
هٰرُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ
قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي
حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ
فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ
هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ
قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ
مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ
أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ
قَالَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ
الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ
فَإِذَا مُوسٰى قَالَ هٰذَا
مُوسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ
مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا

پھر جبرئیل مجھے پانچویں آسمان پر لے پہنچے۔
اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ پوچھا گیا۔ کون ہے؟
انہوں نے کہا جبرئیل۔ پوچھا گیا تمہارے
ہمراہ کون ہے؟ انہوں نے کہا۔ محمد (صلے
اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے
ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا۔
مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ (پس
دروازہ کھلنے پر) جب میں وہاں پہنچا۔ تو
ہارون علیہ السلام ملے۔ جبرئیل نے کہا
یہ ہارون ہیں۔ انہیں سلام کیجئے۔ میں نے
ان کو سلام کیا۔ تو انہوں نے بھی سلام کا
جواب دے کر کہا۔ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ۔ پھر جبرئیل مجھے چھٹے
آسمان تک لے پہنچے۔ اور اسکا دروازہ کھلوایا
تو پوچھا گیا کون ہے؟ انہوں نے کہا جبرائیل
پوچھا گیا تمہارے ہمراہ کون ہے؟ انہوں
نے کہا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا
کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے
کہا ہاں۔ اس نے کہا مَرْحَبًا
بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ
جب میں وہاں پہنچا۔ تو موسیٰ (علیہ
السلام) ملے۔ جبرئیل نے
کہا یہ موسےٰ ہیں۔ ان کو سلام
کیجئے۔ میں نے ان کو سلام کیا
اور انہوں نے بھی سلام کا
جواب دے کر کہا۔ مَرْحَبًا
بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ

تَجَاوَزْتُ بَكٰى قِيْلَ لَهٗ مَا
يُبْكِيْكَ قَالَ اَبْكِيْ لِاَنَّ
غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِيْ يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَكْثَرُ
مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ
اُمَّتِيْ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى
السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ
جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ
هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ
وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ
قِيْلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ
قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا
بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا
خَلَصْتُ فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ
قَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اِبْرَاهِيْمُ
فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ فَقَالَ
مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَ
النَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعَتْ
لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبِقُهَا
مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَاِذَا وَرَقُهَا
مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ
هٰذِهٖ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى وَاِذَا
اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ
وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَقُلْتُ مَا
هٰذَانِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ اَمَّا
الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ

میں آگے بڑھا۔ تو وہ رونے لگے۔ پوچھا گیا۔
آپ روتے کیوں ہیں؟ تو انہوں نے کہا۔ میں
اس لئے روتا ہوں۔ کہ میرے بعد ایک لڑکا
مبعوث کیا گیا جس کی اُمت کے لوگ
میری اُمت سے زیادہ جنت میں داخل ہونگے۔
پھر جبرئیل مجھے ساتویں آسمان پر لے گئے۔ اور
اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ تو پوچھا گیا۔ کون
ہے؟ اُنہوں نے کہا جبرئیلؑ۔ پوچھا گیا۔
تمہارے ہمراہ کون ہے؟ اُنہوں نے کہا۔
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا۔ وہ بلائے
گئے ہیں؟ اُنہوں نے کہا۔ ہاں! اس نے کہا
مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ پھر
جب میں وہاں پہنچا۔ تو ابراہیمؑ سے ملے۔
جبرئیل نے کہا۔ یہ آپ کے باپ ہیں۔ ان کو
سلام کیجئے۔ پس میں نے ان کو سلام کیا۔
اُنہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا مَرْحَبًا
بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
پھر میں سدرۃ المنتہٰی پر چڑھایا گیا۔ تو
اس کے پھل (مقام) ہجر کے
مٹکوں کی مثل تھے۔ اور اس کے
پتے ہاتھی کے کانوں کی مانند تھے
جبرئیل نے کہا یہ سدرۃ المنتہٰی ہے
اور وہاں چار نہریں تھیں۔ دو پوشیدہ
اور دو ظاہر۔ میں نے پوچھا۔ اے
جبرئیل! یہ نہریں کیسی ہیں؟
اُنہوں نے کہا۔ جو پوشیدہ ہیں
وہ جنت کی نہریں ہیں۔

وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ فَاِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ ثُمَّ اُتِيتُ بِاِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَاِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ الَّتِي اَنْتَ عَلَيْهَا وَاُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوَاتُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسٰى فَقَالَ بِمَ اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَاِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي اِسْرَائِيلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ التَّخْفِيفَ لِاُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ

اور جو ظاہر ہیں۔ وہ نیل اور فرات ہیں۔ پھر بیت المعمور میرے سامنے ظاہر کیا گیا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور بعد ازاں مجھے ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا اور ایک شہد کا پیش کیا گیا جن میں سے میں نے دودھ کو لے لیا۔ جبرئیلؑ نے کہا۔ یہی فطرت ہے۔ آپ اور آپکی امت اسی پر رہیگی۔ اور بعد ازاں مجھ پر ہر روز پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ جب میں لوٹا تو موسےؑ پر میرا گذر ہوا۔ تو انہوں نے پوچھا آپ کو کیا حکم دیا گیا ہے۔ میں نے کہا مجھے ہر روز پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ موسےؑ نے کہا۔ آپ کی اُمت ہر روز پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکتی۔ اور میں نے خدا کی قسم آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کیا ہے۔ اور بنی اسرائیل کے ساتھ بہت سخت برتاؤ کیا ہے۔ پس آپ اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جائیے۔ اور اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے۔ چنانچہ میں لوٹ گیا۔ اور اللہ نے مجھے دس نمازیں معاف کر دیں۔ پھر میں موسےؑ (علیہ السلام) کے پاس لوٹ کر آیا۔ تو انہوں نے ویسا ہی کہا۔ میں پھر لوٹ گیا۔ اور اللہ نے پھر مجھے دس نمازیں معاف کر دیں۔ پھر میں موسے علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا۔ تو انہوں نے ویسا ہی کہا۔

فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا
فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ
كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَقَالَ
مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ
بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ
إِلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَ أُمِرْتَ
قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ
كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ
لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ
كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ
جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ
وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ
الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى
رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ
لِأُمَّتِكَ قُلْتُ سَأَلْتُ رَبِّي
حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنْ أَرْضَى
وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ
نَادَانِي مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي
وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي وَقَدْ
تَقَدَّمَ حَدِيثُ الْإِسْرَاءِ
عَنْ أَنَسٍ أَوَّلَ كِتَابِ الصَّلٰوةِ
وَفِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَا
لَيْسَ فِي الْآخَرِ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى
وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي
أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ

چنانچہ میں پھر لوٹ گیا۔ پھر مجھے دس نمازیں معاف ہوئیں۔ پھر میں موسیٰ کے پاس لوٹ گیا تو انہوں نے ویسا ہی کہا چنانچہ میں لوٹ گیا تو مجھے ہر روز دس نمازوں کا حکم دیا گیا۔ پھر میں لوٹا تو موسیٰ نے ویسا ہی کہا۔ میں پھر لوٹ گیا۔ تو مجھے ہر روز پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا۔ پھر میں موسیٰ کے پاس لوٹ کر آیا۔ تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے۔ میں نے کہا ہر روز پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ آپ کی امت ہر روز پانچ نمازیں بھی نہیں پڑھ سکتی۔ اور بیشک میں نے آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کیا ہے اور بنی اسرائیل کے ساتھ بہت سخت برتاؤ کیا ہے پس آپ اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جائیے۔ اور اپنی امت کیلئے تخفیف کی درخواست کیجئے۔ میں نے جواب دیا۔ میں نے اپنے پروردگار سے کئی مرتبہ درخواست کی ہے۔ اور اب مجھے شرم آتی ہے اسلئے میں راضی ہوں اور اسکے حکم کو تسلیم کرتا ہوں حضرت فرماتے ہیں جب میں آگے بڑھا تو ایک منادی نے آواز دی۔ کہ میں نے اپنا حکم جاری کر دیا۔ اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی۔ (حدیث معراج شریف شروع کتاب الصلاۃ کے ذکر میں بروایت انس لکھی گئی ہے۔ مگر یہاں مالک رضی اللہ عنہ کی روایت اسلئے درج کی ہے۔ کہ بعض باتیں نہیں ملتیں)۔

وجہ ابن عباسؓ کا معراج کو خواب سمجھنا۔

حضرت ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے قول وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ۔ (اور وہ خواب جو ہم نے تمہیں دکھایا صرف لوگوں کی آزمائش کیلئے تھا) کی

قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ فِي الْقُرْآنِ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ۔

تفسیر میں منقول ہے۔ کہ انہوں نے کہا کہ یہ آنکھ کی رویت تھی۔ جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اس رات میں دکھائی گئی تھی۔ جس شب میں آپ کو بیت المقدس تک سیر کرائی گئی۔ اور حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ شجرۂ ملعونہ قرآن میں ہے۔ اور تھوہر کا درخت ہے۔

حضرت عائشہؓ کا ایام طفولیت میں خواتین انصار نے خیر مقدم کیا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعَرِي فَوَفَى جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِي أُمِّي أُمُّ رُومَانَ وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ وَمَعِي صَوَاحِبُ لِي فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا لَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفَتْنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ وَإِنِّي لَأُنْهِجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِي ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي فَلَمْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب مجھ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا۔ تو میں چھ برس کی تھی۔ پھر ہم مدینہ میں آئے۔ اور بنی حارث بن خزرج کے مکان میں اُترے اور مجھے بخار آنے لگا۔ (اور اس شدت سے آیا کہ) اس نے میرے بال گرا دیئے۔ پھر میرے پاس میری والدہ اُمِ رومان آئیں۔ اور میں کھیل میں مشغول تھی۔ اور میرے ساتھ میری چند ہمنشین لڑکیاں تھیں۔ میری ماں نے مجھے پکارا۔ تو میں اُن کے پاس چلی گئی۔ میں نہ جانتی تھی کہ وہ مجھے کیوں بلاتی ہے۔ پس اُنہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور مجھے ایک گھر کے دروازے پر کھڑا کر دیا۔ میرا سانس (اسوقت) پھول رہا تھا۔ یہانتک کہ جب میرا دم درست ہوا۔ تو میں نے کچھ پانی لے کر اپنے منہ اور سر پر ڈالا۔ پھر میری والدہ نے مجھے گھر کے اندر داخل کیا۔ تو اس گھر کے اندر چند انصاری خواتین تھیں۔ انہوں نے کہا۔ خیر و برکت کے ساتھ اور عمدہ فال کے ساتھ آؤ۔ پھر میری ماں نے مجھے ان کے حوالے کر دیا

يَتَوَقُّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى فَاَسْلَمَتْنِي اِلَيْهِ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ۔

اُنہوں نے میرا بناؤ سنگار کیا۔ پس یکایک دوپہر کے وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پس میری ماں نے مجھے آپ کے سپرد کردیا۔ اور اسوقت میں نو برس کی تھی۔

۸۱۱ آنحضرت صلعم کا قبل نکاح عائشہ صدیقہ کو خواب میں دو مرتبہ دیکھنا۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ اَرٰى اَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ وَيَقُوْلُ هٰذِهِ امْرَاَتُكَ فَاكْشِفُ عَنْهَا فَاِذَا هِيَ اَنْتِ فَاَقُوْلُ اِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "میں نے تمہیں خواب میں دو مرتبہ دیکھا۔ میں نے یہ دیکھا۔ کہ تم ایک حریر کے ٹکڑے میں ہو اور ایک شخص مجھ سے کہتا ہے۔ کہ یہ آپ کی بی بی ہیں۔ میں نے اس کپڑے کو ہٹایا۔ تو دیکھا کہ تم ہو۔ پھر میں نے کہا کہ اگر یہ خدا کی طرف سے ہے تو وہ اسے پورا کریگا۔"

هِجْرَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا مدینہ کی طرف ہجرت کرنا

۸۱۲ ہجرت کے واقعات اور اسکے آثار۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ قَطُّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَاْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُوْنَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہتی ہیں۔ کہ میں نے اپنے ہوش میں اپنے ماں باپ کو یہی دیکھا کہ وہ دین حق کی پیروی کرتے تھے۔ اور ہم پر کوئی دن نہ گزرتا تھا۔ کہ دونوں وقت صبح و شام رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس نہ آتے ہوں۔ پھر جب مسلمانوں کو تکلیف دی جانے لگی۔

خَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ
اَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ
بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ
الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ
فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ يَا اَبَا بَكْرٍ
فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَخْرَجَنِيْ
قَوْمِيْ فَاُرِيْدُ اَنْ اَسِيْحَ فِي
الْاَرْضِ وَاَعْبُدَ رَبِّيْ فَقَالَ ابْنُ
الدَّغِنَةِ فَاِنَّ مِثْلَكَ لَا
يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ اِنَّكَ
تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَصِلُ
الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي
الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى
نَوَائِبِ الْحَقِّ فَاَنَا لَكَ
جَارٌ ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ
بِبَلَدِكَ فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ
مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ
ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِيْ اَشْرَافِ
قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ
لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ
اَتُخْرِجُوْنَ رَجُلًا يَكْسِبُ
الْمَعْدُوْمَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ
وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي
الضَّيْفَ وَيُعِيْنُ
عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَلَمْ
تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ
الدَّغِنَةِ وَقَالُوْا لِابْنِ الدَّغِنَةِ

تو ابوبکرؓ بارادۂ ہجرت حبش کی طرف چلے یہاں تک
کہ جب مقام برک الغماد میں پہنچے۔ تو انہیں
ابن دغنہ ملا۔ اور وہ (قبیلۂ) قارہ کا سردار تھا۔ اس
نے پوچھا۔ اے ابوبکرؓ کہاں جاتے ہو؟ انہوں نے
کہا مجھے میری قوم نے نکال دیا ہے۔ لہٰذا میں چاہتا
ہوں کہ زمین میں سیاحی کروں اور اپنے پروردگار کی
عبادت کروں۔ ابن دغنہ نے کہا۔ واے ابوبکرؓ
تمہارے جیسا آدمی نہ نکل سکتا ہے۔ اور
نہ نکالا جا سکتا ہے۔ کیونکہ تم ثواب کماتے
ہو۔ عزیزوں کے ساتھ سلوک کرتے ہو۔
اور (بیکسوں کی) کفالت کرتے ہو۔ اور
مہمان کی مہمانداری کرتے ہو۔ اور راہ حق
میں جو مصائب کسی کو پہنچیں تم اس کی
اعانت کرتے ہو۔ میں تمہارا حامی ہوں۔
تم لوٹ چلو۔ اور اپنے ہی شہر میں (رہ کر)
اپنے پروردگار کی عبادت کرو۔ چنانچہ ابوبکرؓ
لوٹ آئے اور ابن دغنہ بھی ان کے ہمراہ
چلا۔ پھر ابن دغنہ نے رات کو سارے
اشراف قریش میں چکر لگایا۔ اور ان سے
کہا کہ ابوبکرؓ جیسا شخص نہ نکل سکتا ہے۔ نہ نکالا جا سکتا
ہے کیا تم ایسے شخص کو نکالے دیتے ہو جو ثواب
کماتا ہے۔ اور عزیزوں کے ساتھ سلوک کرتا ہے۔
اور بیکسوں کی کفالت کرتا ہے۔ اور اگر کسی کو راہ
حق میں مصائب پہنچیں۔ تو اسکی اعانت کرتا
ہے۔ اور مہمان کی مہمانداری کرتا ہے۔
اس پر قریش نے ابن دغنہ کی امان کا
انکار نہ کیا۔ اور اس سے کہا۔ کہ تم

مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ
فِي دَارِهِ فَلْيُصَلِّ فِيهَا وَلْيَقْرَأْ
مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِينَا بِذٰلِكَ
وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهِ فَإِنَّا نَخْشَى
أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا
فَقَالَ ذٰلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي
بَكْرٍ فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ بِذٰلِكَ
يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ
بِصَلَاتِهِ وَلَا يَقْرَأُ فِي غَيْرِ
دَارِهِ ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ
فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَ
كَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ
فَيَنْقَذِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ
وَأَبْنَاؤُهُمْ وَهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَ
يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ
رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ
إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ وَأَفْزَعَ
ذٰلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ
الْمُشْرِكِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ
الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا
إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ
بِجِوَارِكَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ
فِي دَارِهِ فَقَدْ جَاوَزَ ذٰلِكَ
فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ
فَأَعْلَنَ الصَّلَاةَ وَالْقِرَاءَةَ فِيهِ
وَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ
نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَانْهَهُ فَإِنْ

ابوبکرؓ سے کہدو کہ وہ اپنے گھر میں اپنے پروردگار
کی عبادت کرلیا کریں۔ اور وہیں نماز پڑھا کریں۔ اور
جو چاہیں پڑھیں مگر ہمیں اسکے ساتھ ایذا نہ دیں۔
اور اس کا اعلان نہ کریں۔ کیونکہ ہمیں خوف ہے
کہ ہماری عورتیں اور ہمارے بچے پھنس جائینگے
پس یہی ابن دغنہ نے ابوبکرؓ سے کہہ دیا۔ تو
حضرت ابوبکرؓ چند دنوں تک اسی پر قائم رہے
یعنی اپنے گھر میں ہی اپنے پروردگار کی عبادت
کرتے اور اپنی نماز کا اعلان نہ کرتے تھے۔
اور اپنے گھر کے سوا اور کہیں قرآن نہ پڑھتے۔
مگر ابوبکرؓ کے دل میں جو خیال آیا۔ تو انہوں نے
اپنے گھر کے سامنے ایک مسجد بنائی۔ اور اس
میں نماز اور قرآن پڑھنے لگے۔ مشرکوں کی
عورتیں اور لڑکے بکثرت انکے پاس جمع ہوجاتے
اور خوش ہوکر ابوبکرؓ کی طرف دیکھتے۔ چونکہ
ابوبکرؓ بہت رونے والے آدمی تھے۔ تو ان کو
اپنی آنکھوں پر قابو نہ رہتا تھا۔ اس بات نے
مشرکین قریش کو خوف دلایا۔ اور انہوں نے
ابن دغنہ کو بلا بھیجا۔ ابن دغنہ انکے پاس گیا۔
تو انہوں نے کہا۔ کہ ہم نے ابوبکرؓ کو تمہاری
وجہ سے اس شرط پر امان دی تھی۔ کہ وہ اپنے گھر
میں اپنے پروردگار کی عبادت کرلیا کریں۔ مگر وہ
اس سے بڑھ گئے اور اپنے گھر کے سامنے ایک
مسجد بنالی ہے۔ جس میں علانیہ نماز اور
قرآن پڑھتے ہیں۔ اور (اس سے) ہمیں
خوف ہے۔ کہ ہماری عورتیں اور بچے پھنس
جائیں گے۔ تم ان کو منع کردو۔ اگر وہ اس بات

أُحِبُّ أَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰى أَنْ يَعْبُدَ
رَبَّهُ فِي دَارِهٖ فَعَلَ وَإِنْ أَبٰى إِلَّا
أَنْ يُعْلِنَ بِذٰلِكَ فَسَلْهُ أَنْ يَرُدَّ
إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا قَدْ
كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا
مُقِرِّيْنَ لِأَبِي بَكْرٍ الْاِسْتِعْلَانَ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ
إِلٰى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ
الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَإِمَّا
أَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰى ذٰلِكَ وَإِمَّا أَنْ
تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي فَإِنِّي لَا
أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي
أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ
لَهٗ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فَإِنِّي أَرُدُّ
إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضٰى بِجِوَارِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ
بِمَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِيْنَ
إِنِّي أُرِيْتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ
بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ
فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ
وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ
بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ
وَتَجَهَّزَ أَبُوْ بَكْرٍ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ
فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى

کو منظور کرلیں کہ اپنے گھر میں اپنے پروردگار
کی عبادت کریں۔ اور اگر وہ اس فعل کو علانیہ
کرینگے۔ تو تم اُن سے کہدو۔ کہ تمہاری امان
تمہاری طرف واپس ہے۔ کیونکہ ہمیں گوارا
نہیں کہ تمہاری بات ضائع کریں۔ اور ہم
ابوبکرؓ کے اس اعلان کو قائم نہ رہنے دینگے۔
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ابن دغنہ ابوبکرؓ
کے پاس آیا۔ اور کہا تمہیں معلوم ہے۔ کہ
میں نے تم سے کس بات پر معاہدہ کیا تھا
پس یا تو تم اس پر قائم رہو۔ یا میری امان
مجھے واپس کردو۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ
اہل عرب سنیں کہ میں نے ایک شخص سے
معاہدہ کیا تھا۔ اور پھر اسکی نسبت میری
بات ضائع کردی گئی۔ اس پر ابوبکرؓ نے
کہا۔ کہ میں تیری امان تجھے واپس کرتا ہوں۔
اور میں (صرف) اللہ کی امان پر راضی ہوں۔
نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت مکہ میں تھے
پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے
فرمایا۔ کہ مجھے (خواب میں) تمہاری ہجرت
کا مقام دکھایا گیا ہے۔ اس میں کھجوروں
کے درخت ہیں۔ دو سنگستانوں کے درمیان
میں۔ پس یہ سنکر جس نے ہجرت کی اس نے
مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ اور اکثر وہ لوگ جنہوں نے
حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی مدینہ میں لوٹ
آئے۔ اور ابوبکرؓ نے بھی مدینہ کی تیاری
کی۔ تو اُن سے رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہر جاؤ

بِصُحْبَتِكَ فَإِنِّي أَرْجُوا أَنْ يُؤْذَنَ لِي۔
فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ وَهَلْ تَرْجُو
ذٰلِكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ نَعَمْ
فَحَبَسَ أَبُوبَكْرٍ نَفْسَهُ عَلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَ
رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ
السَّمُرِ وَهُوَ الْخَبَطُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَمَا
نَحْنُ يَوْمًا جُلُوْسٌ فِي بَيْتِ
أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ
قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هٰذَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ
يَأْتِيْنَا فِيْهَا فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ
فِدَاءٌ لَهُ أَبِي وَأُمِّي وَاللّٰهِ مَا جَاءَ بِهِ
فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَاءَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ
لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ
فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ إِنَّمَا هُمْ
أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي
فِي الْخُرُوْجِ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ

کہ امید ہے مجھے بھی اجازت ملجائے گی۔
ابوبکرؓ نے کہا۔ میرا باپ اور ماں آپ پر فدا
ہوجائے۔ کیا آپکو اسکی امید ہے؟ آپنے
فرمایا" ہاں"۔ اس پر ابوبکرؓ نے اپنے آپ کو
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی رفاقت
کے لئے روک لیا۔ اور دو اونٹنیوں کو جو اُن کے
پاس تھیں چار مہینے تک درخت سمر کے
پتے چرائے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔
کہ ایک دن ہم ابوبکرؓ کے گھر میں دوپہر کے
وقت بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک کہنے والے
نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا۔ یہ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر چادر ڈالے ہوئے
(تشریف لارہے ہیں) اور وہ ایسا وقت
تھا کہ آپ کبھی اسوقت ہمارے پاس نہ آتے
تھے۔ ابوبکرؓ نے کہا۔ ان پر میرے ماں باپ
فدا ہوجائیں۔ خدا کی قسم وہ اس وقت
کسی ضرورت سے ہی آئے ہیں۔ حضرت
عائشہؓ کہتی ہیں کہ پھر رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور
آپ نے اجازت طلب کی۔ تو آپکو اجازت
دی گئی۔ آپ اندر تشریف لائے۔ اور ابوبکرؓ
سے فرمایا" جو لوگ تمہارے پاس ہوں
اُن کو ہٹادو"۔ ابوبکرؓ نے عرض کی یارسول
اللہ! میرا باپ آپ پر فدا ہو۔ یہاں تو صرف
میرے گھر والے ہیں۔ آپنے فرمایا" تو
(سنو) مجھے ہجرت کی اجازت دے دی
گئی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا

الصُّحْبَةَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا
رَسُولَ اللهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ
هَاتَيْنِ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالثَّمَنِ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ
وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي
جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ
بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ
نِطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهِ عَلَى فَمِ
الْجِرَابِ فَبِذَلِكَ سُمِّيَتْ
ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ قَالَتْ ثُمَّ
لَحِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي
جَبَلِ ثَوْرٍ فَكَمَنَا فِيهِ ثَلَاثَ
لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللهِ
بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ
ثَقِفٌ لَقِنٌ فَيُدْلِجُ مِنْ
عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ فَيُصْبِحُ مَعَ
قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ
أَمْرًا يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ
حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ
حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَ
يَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ

یارسول اللہ میرا باپ آپ پر فدا ہو۔
(مجھے بھی) رفاقت میں لیجئے گا؟ آپ نے فرمایا۔
"ہاں"۔ ابوبکرؓ نے عرض کی۔ میرا باپ آپ پر
فدا ہو۔ تو پھر میری ان دو اونٹنیوں میں سے
ایک آپ لے لیجئے۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ "ہم تو بقیمت لیں گے"۔
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ پھر ہم انہیں
بہت سرعت کے ساتھ تیار کرنے لگے۔ ہم
نے دونوں کے لئے ایک چمڑے کی تھیلی میں
کچھ ناشتا رکھ دیا۔ اور اسماء بنت ابوبکرؓ
نے اپنے ازاربند کا ایک ٹکڑا کاٹ کر اس سے
تھیلے کا منہ باندھ دیا۔ اسی وجہ سے ان کا نام
ذات النطاقین رکھا گیا۔ حضرت عائشہؓ
کہتی ہیں۔ کہ پھر رسولِ خدا صلے اللہ
علیہ وسلم اور ابوبکرؓ جبل ثور کے غار
میں جا چھپے۔ تین دن تک وہاں چھپے رہے
عبداللہ بن ابوبکرؓ بھی شب کو انہیں
کے پاس رہتے تھے۔ جو (اس زمانے میں)
ایک ذہین سمجھدار نوجوان تھے۔ یہ آخیر شب
کو اندھیرے میں ان کے پاس چل دیتے
اور صبح قریش کے ساتھ مکہ میں اس طرح
مل جاتے۔ جیسے شب بھر وہیں رہے تھے
پھر جب وہ کوئی ایسی بات سنتے جس
سے ان کے ساتھ فریب کیا جاتا ہو تو وہ
اس کو یاد رکھتے۔ اندھیرا ہوتے ہی اسکی
خبر ان دونوں کے پاس لیجاتے تھے
ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام عامر بن

فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ
مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا
عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ
مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلٍ
وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِيفِهِمَا
حَتَّى يَنْعِقَ بِهِمَا عَامِرُ بْنُ
فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ
ذٰلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ
اللَّيَالِي الثَّلَاثِ وَاسْتَأْجَرَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي
الدِّيْلِ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ
بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا وَالْخِرِّيتُ
الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ
حِلْفًا فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ
السَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ
قُرَيْشٍ فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ
رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ
بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا
صُبْحَ ثَلَاثٍ وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ
فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيلُ فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ
السَّوَاحِلِ قَالَ سُرَاقَةُ بْنُ
جُعْشُمٍ جَاءَنَا رُسُلُ كُفَّارِ
قُرَيْشٍ يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَبِي بَكْرٍ دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ
مِنْهُمَا لِمَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسَرَهُ

فہیرہ بھی اس طرح اُن کے پاس دو بکریاں چرایا
کرتا تھا۔ کہ جب کچھ رات گذر جاتی۔ تو وہ ان
بکریوں کو اُن کے پاس لے جاتا تھا۔ اور وہ شب
کو ان ہی بکریوں کا دودھ دہی کھاتے۔ پھر
صبح کو اندھیرے ہی میں ان بکریوں کو ہانک
لے جاتا۔ چنانچہ وہ ان تین راتوں میں ہر رات ایسا
ہی کرتا رہا۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور
ابو بکرؓ نے قبیلہ بنی دیل میں سے ایک شخص مزدور
مقرر کیا تھا۔ یہ بنی عبد بن عدی میں سے تھا۔
اور بڑا واقفکار رہبر تھا۔ وہ عاص بن وائل
سہمی کا حلیف تھا۔ اور کفار قریش کے دین پر
تھا۔ پس ان دونوں نے اسے امین بنا کر اپنی
سواریاں اُسے دے دیں۔ اور اس سے تین
دن کے بعد یعنی تیسرے دن کی صبح کو غار ثور
پر ان دونوں سواریوں کے لئے آنے کا وعدہ
لے لیا۔ چنانچہ ان سواریوں کے ہمراہ عامر بن
فہیرہ اور وہ رہبر چلتا رہا۔ اور اس رہبر نے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ کو دریا کے
کنارے راستے پر لگا دیا۔ سراقہ بن جعشم کہتا ہے
کہ ہمارے پاس کفار قریش کے
قاصد آئے۔ جو رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ
عنہ کے بارے میں اس امر کا اعلان
دے رہے تھے۔ کہ اگر کوئی انہیں
قتل کر دے یا گرفتار کر لائے
تو ہر ایک کے عوض میں
سو اونٹ ملینگے

فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ
مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ
إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى
قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ فَقَالَ
يَا سُرَاقَةُ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ آنِفًا أَسْوِدَةً
بِالسَّاحِلِ أُرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ قَالَ
سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ
لَهُ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ وَلَكِنَّكَ رَأَيْتَ
فُلَانًا وَفُلَانًا انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا
ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ
فَدَخَلْتُ فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي أَنْ تَخْرُجَ
بِفَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا
عَلَيَّ وَأَخَذْتُ رُمْحِي فَخَرَجْتُ بِهِ
مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ فَخَطَطْتُ
بِزُجِّهِ الْأَرْضَ وَخَفَضْتُ
عَالِيَهُ حَتَّى أَتَيْتُ فَرَسِي
فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا
تُقَرِّبُ بِي حَتَّى دَنَوْتُ
مِنْهُمْ فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي
فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ
يَدِي إِلَى كِنَانَتِي فَاسْتَخْرَجْتُ
مِنْهَا الْأَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ
بِهَا أَضُرُّهُمْ أَمْ لَا فَخَرَجَ
الَّذِي أَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِي
وَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ تُقَرِّبُ
بِي حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

پس اسی حال میں کہ میں اپنی قوم بنی مدلج کی مجلس
میں بیٹھا ہوا تھا۔ ان میں سے ایک شخص آیا۔
اور ہمارے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اور ہم بیٹھے تھے
اس نے کہا اے سراقہ! بیشک میں نے ابھی چند لوگوں کو
ساحل پر دیکھا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ وہ محمد اور
انکے اصحاب ہیں۔ سراقہ کہتا ہے میں سمجھ گیا کہ بیشک
وہی ہیں۔ مگر میں نے (دھوکا دینے کے لئے) اس سے کہدیا کہ
وہ نہ ہوں گے۔ بلکہ تونے فلاں فلاں شخص کو دیکھا ہوگا
جو ابھی ہماری آنکھوں کے سامنے سے گئے ہیں۔ پھر میں
تھوڑی دیر اس مجلس میں بیٹھ کر اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور گھر
جاکر لونڈی کو حکم دیا کہ میرا گھوڑا لیکر باہر جائے۔
اور (میری سواری کے لئے) ٹیلے کے پیچھے لیکر کھڑی
رہے۔ پھر میں نے اپنا نیزہ سنبھالا۔ اور کوٹھے سے
اُتر گیا۔ نیزے کی نوک زمین سے لگا دی اور
اسکا اوپر کا حصہ جھکا دیا۔ یہانتک کہ میں اپنے
گھوڑے کے پاس آیا۔ اور اس پر سوار ہو گیا۔
اور اُسے اُڑایا تاکہ مجھے جلد پہنچا دے۔ مگر جب
میں اُن سے قریب ہو گیا تو میرے گھوڑے نے
ٹھوکر کھائی۔ اور میں اس پر سے (نیچے) گر پڑا تب
میں نے ترکش کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اور اس میں سے
تیر نکالکر فال لی۔ کہ میں ان لوگوں کو نقصان
پہنچا سکوں گا یا نہیں؟ تو وہ بات نکلی
جسے میں برا سمجھتا تھا۔ مگر میں (پھر بھی)
اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ اور تیروں کی
بات نہ مانی۔ چنانچہ پھر گھوڑا مجھے لے کر
قریب پہنچ گیا۔ یہانتک کہ جب میں نے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پڑھنے کی آواز سنی۔

وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ
يُكْثِرُ الْاِلْتِفَاتَ سَاخَتْ
يَدَا فَرَسِيْ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى
بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ
فَخَرَرْتُ عَنْهَا ثُمَّ زَجَرْتُهَا
فَنَهَضَتْ فَلَمْ تَكَدْ
تُخْرِجُ يَدَيْهَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ
قَائِمَةً اِذَا لِاَثَرِ يَدَيْهَا
عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ
مِثْلُ الدُّخَانِ فَاسْتَقْسَمْتُ
بِالْاَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِيْ
اَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْاَمَانِ
فَوَقَفُوْا فَرَكِبْتُ فَرَسِيْ
حَتّٰى جِئْتُهُمْ وَوَقَعَ فِيْ
نَفْسِيْ حِيْنَ لَقِيْتُ مَا لَقِيْتُ
مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ اَنْ سَيَظْهَرُ
اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ اِنَّ
قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوْا فِيْكَ
الدِّيَةَ وَاَخْبَرْتُهُمْ اَخْبَارَ
مَا يُرِيْدُ النَّاسُ بِهِمْ
وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ
وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَرْزَآنِيْ اِلَّا اَنْ
قَالَ اَخْفِ عَنَّا فَسَاَلْتُهُ
اَنْ يَكْتُبَ لِيْ كِتَابَ اَمْنٍ
فَاَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ
فَكَتَبَ فِيْ رُقْعَةٍ مِنْ اَدِيْمٍ

آپ تو ادھر اُدھر نہ دیکھتے تھے۔ مگر ابوبکرؓ ادھر اُدھر
بہت دیکھ رہے تھے۔ تو میرے گھوڑے کے
اگلے پیر زمین میں دھنس گئے۔ حتیٰ کہ گھٹنوں
تک پہنچ گئے۔ اور میں اس کے اوپر سے گر پڑا۔
بعد ازاں میں نے گھوڑے کو ڈانٹا تو بہت
مشکل سے اس کے پیر نکلے۔ مگر جب وہ سیدھا
ہوا۔ تو اسکی وجہ سے بہت سا غبار دھوئیں
کی شکل آسمان تک چڑھ گیا۔ جس پر میں نے
پھر تیروں سے پانسہ لیا۔ تو (اب بھی) وہی نکلا
جس کو میں برا جانتا تھا۔ آخر میں نے انہیں
امان کے ساتھ پکارا۔ اور وہ کھڑے ہو گئے
تو میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اُن کے پاس
جا پہنچا۔ اور جب مجھے اُن تک پہنچنے میں یہ
مصیبت پیش آئی تو میرے دل میں خیال آیا
کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کام غالب
ہو جائیگا۔ چنانچہ میں نے آپ سے بیان کیا۔ کہ
آپ کی قوم نے آپ کی بابت سو اونٹ مقرر
کئے ہیں۔ اور پھر میں نے اُن سے وہ سب باتیں
بیان کر دیں۔ جو وہ لوگ آپکے ساتھ چاہتے
تھے۔ پھر میں نے اُن کے سامنے زادِ راہ
اور سامان پیش کیا۔ لیکن اُنہوں نے
مجھ سے کچھ نہ لیا۔ اور نہ کچھ اور مانگا۔ بلکہ
صرف یہ کہا۔ کہ ہمارا حال پوشیدہ رکھنا۔
میں نے ان سے درخواست کی کہ میرے
لئے ایک تحریر امن لکھ دیں۔ تو عامر بن
فہیرہ کو آپ نے حکم دیا۔ جس نے
مجھے ایک چمڑے کے پرزے پر لکھ دیا

ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَ الزُّبَيْرَ
فِيْ رَكْبٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا
تِجَارًا قَافِلِيْنَ مِنَ الشَّامِ
فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ
ثِيَابَ بَيَاضٍ وَسَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ
بِالْمَدِيْنَةِ مَخْرَجَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوْا
يَغْدُوْنَ كُلَّ غَدَاةٍ اِلَى الْحَرَّةِ
فَيَنْتَظِرُوْنَهُ حَتّٰى يَرُدَّهُمْ
حَرُّ الظَّهِيْرَةِ فَانْقَلَبُوْا
يَوْمًا بَعْدَ مَا اَطَالُوْا
اِنْتِظَارَهُمْ فَلَمَّا اَوَوْا اِلٰى
بُيُوْتِهِمْ اَوْفٰى رَجُلٌ مِّنْ
يَهُوْدَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ آطَامِهِمْ
لِاَمْرٍ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَبَصُرَ
بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ مُبَيَّضِيْنَ
يَزُوْلُ بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ
يَمْلِكِ الْيَهُوْدِيُّ اَنْ قَالَ
بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يَا مَعْشَرَ
الْعَرَبِ هٰذَا جَدُّكُمُ الَّذِيْ
تَنْتَظِرُوْنَ فَثَارَ الْمُسْلِمُوْنَ
اِلَى السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بعد اس کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
چلے گئے۔ اور راستے میں آپ زبیرؓ سے ملے۔
جو چند تاجر مسلمان سواروں کے ساتھ تھے۔
اور شام سے لوٹے آرہے تھے۔ پس زبیرؓ
نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کو
سفید کپڑے پہننے کے لئے دیئے (ادھر) مدینہ
میں مسلمانوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے مکہ سے سفر کرنے کی خبر سنی۔ تو وہ
ہر روز صبح کو (مقام) حرہ تک (پیشوائی
کے لئے) آتے اور آپکا انتظار کرتے۔
یہانتک کہ انہیں دوپہر کی گرمی واپس
کردیتی۔ انہی دنوں جبکہ ایک دن وہ بہت
انتظار کے بعد لوٹے آرہے تھے۔ تو
جب اپنے گھروں میں پہنچگئے۔ ایک
یہودی مدینہ کے ٹیلوں میں سے کسی
ٹیلہ پر کوئی کام دیکھنے کے لئے چڑھا۔ اور
اس نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
اور آپ کے اصحاب کو سفید پوش
دیکھا۔ کہ سراب ان سے چھپ
گیا تھا۔ تو اس یہودی نے بے اختیار
اپنی بلند آواز سے پکارا۔ اے گروہ
عرب! یہ تمہارا مقصود ہے جس کا
تم انتظار کرتے تھے۔ پس
سب مسلمان ہتھیار لے
لے کر امنڈ پڑے
اور مقام حرہ میں
رسولخدا

بِظَهْرِ الْحَرَّةِ فَنَزَلَ بِهِمْ
ذَاتَ الْيَمِيْنِ حَتّٰى نَزَلَ بِهِمْ
فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَذٰلِكَ
يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ
الْاَوَّلِ فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ لِلنَّاسِ
وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا فَطَفِقَ
مَنْ جَاءَ مِنَ الْاَنْصَارِ مِمَّنْ لَمْ يَرَ
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُحَيِّيْ اَبَا بَكْرٍ
حَتّٰى اَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُوْلَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَقْبَلَ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى ظَلَّلَ
عَلَيْهِ بِرِدَائِهِ فَعَرَفَ النَّاسُ
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَبِثَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ
بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً وَاَسَّسَ الْمَسْجِدَ
اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى وَصَلّٰى
فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ
فَسَارَ يَمْشِيْ مَعَهُ النَّاسُ حَتّٰى
بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يُصَلِّيْ
فِيْهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ

صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشوائی کی (جہاں سے)
آپ داہنی طرف چل پڑے۔ اور بنی عمرو
بن عوف کے ہاں اُترے۔ وہ ربیع الاول
کا مہینہ اور دوشنبہ کا دن تھا۔ اس جگہ ابوبکرؓ
تو کھڑے ہو گئے۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم خاموشی سے بیٹھ گئے۔ پس انصار
میں سے جنہوں نے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کو نہ دیکھا تھا۔ وہ آتے تو ابوبکرؓ
کو سلام کرتے۔ یہاں تک کہ جب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اوپر
دھوپ آگئی۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے کھڑے ہو کر آپ کے اوپر اپنی چادر سے
سایہ کر دیا۔ پس اس وقت لوگ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پہچان
گئے۔ (غرضیکہ) رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم دس دن سے کچھ اوپر بنی عمرو
بن عوف کے ہاں رہے۔ اور آپ نے
(وہیں) اس مسجد کی بنا ڈالی۔ جس کی
بنیاد تقوےٰ پر ہے۔ اور اس میں حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
نماز پڑھی۔ بعد ازاں آپ (صلے اللہ علیہ
وسلم) اپنی سواری پر سوار ہو کر آگے
بڑھے۔ اور بہت لوگ آپ کے
ہمرکاب چل رہے تھے۔ یہاں تک
کہ مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کے پاس اونٹنی بیٹھ گئی۔ اور اس
وقت کچھ مسلمان وہاں نماز پڑھ رہے تھے

المسلمين وكان مربدا للتمر لسهيل وسهل غلامين يتيمين في حجر سعد بن زرارة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بركت به راحلته هذا ان شاء الله المنزل ثم دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم الغلامين فساومهما بالمربد ليتخذه مسجدا فقالا بل نهبه لك يا رسول الله فأبى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقبله منهما هبة حتى ابتاعه منهما ثم بناه مسجدا وطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم ينقل معهم اللبن في بنيانه ويقول وهو ينقل اللبن ؎

هذا الحمال لا حمال خيبر
هذا ابر ربنا واطهر

ويقول ؎

ان الاجر اجر الآخرة
فارحم الانصار والمهاجرة

اور وہ زمین سہیل اور سہل دو یتیم بچوں کے چھوہارے کے درختوں کی تھی۔ یہ دونوں یتیم بچے اسعد بن زرارہ کی تربیت میں تھے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اونٹنی بیٹھ گئی۔ تو فرمایا۔ "انشاء اللہ ہمارا یہی مقام ہوگا۔" پھر آپ نے ان دونوں لڑکوں کو بلوایا۔ اور اُن سے اس زمین کی قیمت پوچھی۔ تاکہ آپ اُس پر مسجد بنائیں۔ ان دونوں نے کہا۔ ہم قیمت نہ لینگے۔ بلکہ ہم یارسول اللہ یہ زمین آپ کو ہبہ کردیتے ہیں۔ مگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہبہ لینا منظور نہ فرمایا۔ بلکہ قیمت دے کر اُن سے خریدلی۔ اور پھر اسپر مسجد کی بنا قائم کی۔ اور اس (مسجد) کے بنانے میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کے ہمراہ اینٹیں اُٹھا اُٹھا کے لے جاتے۔ اور فرماتے جاتے تھے:۔

"یہ بوجھ اُٹھانا باعث ثواب ہے نہ خیبر میں چھوہاروں (وغیرہ) کا بوجھ اُٹھانا۔" "یہ نہایت ثواب کا اور پاکیزہ کام ہے۔ اے ہمارے [illegible] قبول فرما"

اور فرماتے تھے:۔

"اے اللہ! اجر تو آخرت کا ہی اجر ہے۔"
"پس تو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔"

عن اسماء رضي الله عنها انها حملت بعبد الله بن الزبير قالت فخرجت وانا متم فاتيت المدينة

ج ۱ ص ۱۴۳ اولاد ولادت

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اُن کے شکم میں تھے تو میں پورے دنوں سے تھی۔ کہ چلی اور مدینہ آئی

فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ
بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ
فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا
بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ
فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ
جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ
بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ
عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ
فِي الْإِسْلَامِ۔

معد قبا میں نزول کش ہوئی۔ تو وہیں عبداللہ بن زبیرؓ پیدا ہوئے۔ بعد ازاں میں انہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی۔ اور اُنہیں آپ کی گودی میں رکھ دیا۔ تو آپ نے ایک چھوہارہ منگایا۔ اور اُسے چبا کر عبداللہ بن زبیرؓ کے منہ میں ڈال دیا پس سب سے پہلے جو چیز ان کے شکم میں گئی وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا آب دہن تھا۔ پھر ان کے منہ میں چھوہارہ ڈالنے کے بعد آپ نے اُن کے لئے دُعا کی اور برکت کی دعا فرمائی۔ اسلام میں یہ ولادت بچہ اوّلاً تھی۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْغَارِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا
بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللهِ لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَأْطَأَ بَصَرَهُ
رَآنَا قَالَ اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ
اِثْنَانِ اللهُ ثَالِثُهُمَا۔

۴۱۴ ح غار میں رسول خدا اور صدیق اکبر کے ساتھ خدا رفیق تھا۔

حضرت صدیق اکبرؓ سے مروی ہے کہ جب میں غار میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ تو میں نے اپنا سر جو اُٹھایا۔ تو مجھ لوگوں کے پیر دکھنے میں آئے۔ میں نے عرض کی یا نبی اللہ! اگر ان میں سے کوئی اپنی نظر نیچے جھکائے۔ تو ہمیں دیکھ لے۔ آپ نے فرمایا" اے ابوبکرؓ! چپ رہو (ہم) دو آدمی (ایسے) ہیں۔ جنکا تیسرا اللہ ہے"۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ
بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَا
يُقْرِئَانِ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَ
سَعْدٌ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ مِنْ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى

۴۱۵ ح ہجرت مدینہ کی ترتیب۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ سب سے پہلے ہمارے پاس مصعب بن عمیر اور ابن اُمّ مکتوم آئے تھے۔ اور یہ لوگ اور آدمیوں کو قرآن پڑھانے پر تھے۔ پھر بلال، سعد اور عمار بن یاسر آئے۔ بعد ازاں عمر بن خطاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیسؓ اصحاب کے ہمراہ آئے۔ اسکے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لا

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَعَلَ الْإِمَاءُ يَقُلْنَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قَدِمَ حَتَّى قَرَأْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ۔

تو میں نے اہل مدینہ کو نہیں دیکھا۔ کہ وہ کسی چیز سے اس قدر خوش ہوئے ہوں۔ جس قدر وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے سے خوش ہوئے۔ یہاں تک کہ لڑکیاں خوش ہو ہو کر کہتی تھیں۔ "رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے"۔ جب آپ تشریف لائے۔ تو میں (سورۂ) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى مع چند اور مفصّل سورتوں کے پڑھ چکا تھا۔

قیام مہاجرین در مکہ۔

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ۔

حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "مہاجرین کو طواف وداع کے بعد مکہ میں تین دن رہنے کی اجازت ہے"۔

یہود کی سنگدلی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ آمَنَ بِي عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَآمَنَ بِي الْيَهُودُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ "اگر دس یہودی بھی مجھ پر ایمان لے آتے تو سارے یہودی مجھ پر ایمان لے آتے"۔

كتاب المغازى

غزوات کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غزوہ عشیرہ

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قِيلَ لَهُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ قِيلَ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قِيلَ فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلَ قَالَ الْعُسَيْرَةُ أَوِ الْعُشَيْرَةُ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (کفار سے) کتنی لڑائیاں کی ہیں؟ انہوں نے کہا انیس۱۹ مرتبہ۔ پھر اُن سے پوچھا گیا۔ آپ کتنی مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں شریک ہوئے؟ انہوں نے کہا سترہ۱۷ مرتبہ۔ پھر اُن سے پوچھا گیا۔ کہ سب سے پہلا غزوہ کونسا تھا؟ تو انہوں نے کہا عُسیرہ یا عُشیرہ۔

١٨ ح
غزوات کی تعداد

غزوہ بدر

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ مَشْهَدًا لَأَنْ أَكُونَ صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں مقداد بن اسود کے ایک رتبے سے واقف ہوں۔ بخدا مجھے وہ رتبہ دُنیا کی تمام نعمتوں سے زیادہ پسند ہے۔ (اور وہ یہ ہے) کہ مقداد بن اسود رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔

١٩ ح
مقدادؓ کے قول سے رسول اللہ صلعم کی خوشنودی۔

عَنْ اَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِاَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِّنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوْا فِيْ طَوِيٍّ مِّنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيْثٍ مُّخْبِثٍ وَكَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ اَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشٰى وَتَبِعَهٗ اَصْحَابُهٗ وَقَالُوْا مَا نَرٰى يَنْطَلِقُ اِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهٖ حَتّٰى قَامَ عَلٰى شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيْهِمْ بِاَسْمَائِهِمْ وَاَسْمَاءِ آبَائِهِمْ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اَيَسُرُّكُمْ اَنَّكُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ لَّا اَرْوَاحَ لَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن چوبیس سرداران قریش کو ایک گندے سڑے ہوئے ناپاک کرنے والے کنوئیں میں ڈالنے کا حکم دیا۔ اور آپ کی عادت تھی کہ جب آپ کسی قوم پر فتح پاتے تھے۔ تو اس میدان میں تین رات قیام کرتے تھے۔ مگر جب فتح بدر کا تیسرا دن ہوا۔ تو آپ نے اپنی سواری کسنے کا حکم فرمایا۔ اصحاب آپ کے ہمرکاب تھے۔ مگر وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ شاید رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسی حاجت کے واسطے نکلے ہیں۔ یہانتک کہ آپ اس کنوئیں کے کنارے پر جا ٹھیرے۔ اور مقتولین کفار کو نام بنام مع اُن کے باپوں کے نام کے (اس طرح) پکارنے لگے۔ "اے فلاں بیٹے فلاں کے۔ کیا تمہیں یہ آسان (نہ) تھا کہ تم اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرتے۔ ہم سے تو جو وعدہ ہمارے رب نے کیا تھا وہ ہم نے سچا پالیا۔ کیا تم نے بھی اپنے رب کا وعدہ سچا پایا؟ ابو طلحہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ ایسے جسموں سے کلام کرتے ہیں۔ جن میں روح نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ "قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے۔ کہ تم میری بات کو ان مردوں سے زیادہ نہیں سُنتے۔"

ج ۱۲۲
آنحضرت صلعم کا مقتولین قریش کی لاشوں سے کلام اور ان کی سماعت کا تیقن
(۱۱)۔

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّوْنَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ۔

رفاعہ بن رافع زرقی سے روایت ہے۔ اور یہ (رافع) اُن لوگوں سے ہیں۔ جو جنگ بدر میں حاضر تھے۔ کہا کہ جبرئیل علیہ السلام نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر پوچھا۔ کہ آپ اہل بدر کو کیسا جانتے ہیں؟ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا "بزرگ مسلمانوں میں سے ہیں"۔ یا اس کے مثل کوئی اور کلمہ فرمایا۔ (راوی کو شک ہے) جبرائیل نے کہا۔ ایسے ہی وہ فرشتے (بزرگ) ہیں۔ جو بدر میں حاضر تھے۔

جنگ بدر میں فرشتوں کی شرکت اہل بدر کی فضیلت۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا "یہ جبرئیل (موجود) ہیں جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے ہوئے ہیں۔ اور اس پر لڑائی کے ہتھیار رکھے ہوئے ہیں۔

جنگ بدر میں جبرئیل کی شرکت

عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيْتُ يَوْمَ بَدْرٍ عُبَيْدَةَ بْنَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ مُدَجَّجٌ لَا يُرٰى مِنْهُ إِلَّا عَيْنَاهُ وَهُوَ يُكْنٰى أَبُوْ ذَاتِ الْكَرِشِ فَقَالَ أَنَا أَبُوْ ذَاتِ الْكَرِشِ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَطَعَنْتُهُ فِيْ عَيْنِهِ فَمَاتَ قَالَ لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِيْ عَلَيْهِ ثُمَّ تَمَطَّأْتُ فَكَانَ الْجَهْدُ أَنْ

حضرت زبیرؓ سے مروی ہے کہ میں بدر کے دن عبیدہ بن سعید بن عاص سے ملا۔ جو ہتھیاروں میں اسطرح لپٹا ہوا تھا کہ سوائے ان کی آنکھوں کے اور کوئی حصہ جسم کا دکھائی نہ دیتا تھا۔ اسے "ابو ذات الکرش" (بہادری کا باپ) کہتے تھے۔ جیسا کہ اس نے کہا میں "ابو ذات الکرش" ہوں۔ میں نے اس پر نیزے کا وار کیا۔ اور اُس کی آنکھوں میں ایسا نیزہ مارا۔ کہ وہ مر گیا۔ پھر میں نے اپنا پاؤں اس پر رکھا۔ اور انگڑائی لینے والے کی طرح (نیزہ نکالنے کے لئے) دراز ہوا۔ تو پھر بھی اسکے نکالنے میں بہت کوشش کرنی پڑی۔

حضرت زبیرؓ کا نیزہ اور اس کی شہادت

نَنْزِعُهَا وَ قَدِ انْثَنَى طَرَفَاهَا فَسَأَلَهُ إِيَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا أَبُوبَكْرٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُبِضَ أَبُوبَكْرٍ سَأَلَهَا إِيَّاهُ عُمَرُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ آلِ عَلِيٍّ فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتّٰى قُتِلَ۔

(جب نکالا تو اسکی دونوں طرفیں ٹیڑھی ہو گئی تھیں۔ پھر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ نیزہ زبیرؓ سے مانگا۔ تو انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دے دیا اور جب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ تو زبیرؓ نے وہ نیزہ لے لیا۔ پھر زبیرؓ سے وہی نیزہ ابوبکرؓ نے مانگا تو انہوں نے انہیں دے دیا اور جب صدیق اکبرؓ نے انتقال فرمایا۔ تو وہی نیزہ پھر حضرت عمرؓ نے مانگا۔ تو انہوں نے انہیں دیدیا۔ پھر جب حضرت عمرؓ شہید ہوئے تو زبیرؓ نے وہ نیزہ لیلیا۔ پھر حضرت عثمانؓ نے مانگا تو انہیں بھی دیدیا پھر جب حضرت عثمانؓ شہید کئے گئے۔ تو وہ نیزہ (مدتوں) آلِ علیؓ کے پاس رہا مگر پھر اسے عبداللہ بن زبیرؓ نے لے لیا۔ اور وہ انہی کے پاس انکے شہید ہونے تک رہا۔

۸۲۶ آنحضرت کا ہی کو عالم الغیب کہنے کی نسبت منع فرمانا

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ حَتّٰى قَالَتْ جَارِيَةٌ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولِي هٰكَذَا وَقُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِينَ۔

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس اس صبح کو آئے۔ جو میری شبِ زفاف کے بعد تھی۔ اور لڑکیاں دف بجا کر میرے باپوں کا مرثیہ پڑھ رہی تھیں۔ جو بدر میں مقتول ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ ایک لڑکی نے ان میں سے کہا۔ کہ ہم میں وہ نبی ہیں جو جانتے ہیں کہ کل کیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔ "اس طرح مت کہو۔ بلکہ وہی کہو جو تم (پہلے) کہہ رہی تھیں"۔

جس گھر میں کتا یا جاندار کی تصویر ہو وہاں رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔

عَنْ اَبِی طَلْحَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ جو جنگ بدر میں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "(رحمت کے فرشتے) اس گھر میں نہیں آتے۔ جس میں کتا ہو۔ یا (جاندار کی) تصویر ہو"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت حفصہ بنت عمر سے نکاح

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ تَاَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا تُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ سَاَنْظُرُ فِیْ اَمْرِیْ فَلَبِثْتُ لَيَالِیَ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِیْ۔ اَنْ لَّا اَتَزَوَّجَ يَوْمِیْ هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَیَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ اَوْجَدَ مِنِّیْ عَلٰی عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِیَ ثُمَّ خَطَبَهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ فَلَقِيَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب حضرت حفصہؓ دختر عمرؓ اپنے شوہر خنیس بن حذافہ سہمی کے مرنے سے بیوہ ہوئیں۔ یہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ بدر میں بھی حاضر تھے۔ اور مدینہ میں فوت ہوئے۔ تو حضرت عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ میں عثمانؓ بن عفان سے ملا۔ اور ان سے (حضرت) حفصہؓ کا ذکر کیا۔ اور کہا اگر تمہاری مرضی ہو۔ تو اپنی دختر حفصہؓ کا نکاح تم سے کردوں۔ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا۔ میں اس میں غور کرونگا۔ پھر میں کئی شب ٹھہرا رہا۔ تو عثمانؓ نے کہا مجھے ظاہر ہوا ہے۔ کہ ابھی میں نکاح نہ کروں۔ پھر میں نے ابوبکرؓ سے مل کر کہا۔ کہ اگر آپ کی مرضی ہو۔ تو اپنی دختر حفصہؓ کا نکاح تم سے کردوں۔ ابوبکرؓ خاموش ہوگئے۔ اور مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ تو ان پر مجھے عثمانؓ سے بھی زیادہ غصہ آیا۔ مگر میں دو تین شب ہی ٹھہرا تھا کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا پیغام بھیجا۔ جس پر میں نے (فوراً) نکاح کردیا۔ پھر مجھ سے ابوبکرؓ نے مل کر کہا۔

لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِيْنَ
عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ
اَرْجِعْ اِلَيْكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
فَاِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرْجِعَ
اِلَيْكَ فِيْمَا عَرَضْتَ اِلَّا اَنِّيْ
قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا
فَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ
تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا۔

شاید تم مجھ سے ناراض ہو گئے ہو گے۔ جبکہ
تم نے حفصہؓ کا ذکر کیا تھا۔ اور میں نے کچھ
جواب نہ دیا تھا۔ میں نے کہا ہاں۔ ابوبکرؓ
نے کہا۔ مجھے تمہارا کہنا ماننے میں کچھ
عذر نہ تھا۔ لیکن مجھے معلوم تھا کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا ذکر
کیا تھا۔ اور حضور کا بھید ظاہر کرنا مجھے
منظور نہ تھا۔ (بے شک) اگر رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم اپنا ارادہ فسخ کر دیتے
تو میں حفصہؓ کو قبول کر لیتا۔

۴۷۹ نتیجہ
رات کو سورہ بقرہ کی آخری دو آیتوں کا پڑھنا۔

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَتَانِ
مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَاَهُمَا
فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا" جو شخص رات کو سورۂ بقر کی
آخری دو آیتیں پڑھ لے۔ وہ
اسے کافی ہیں۔"

۴۸۰ نتیجہ
لڑائی میں کافر مسلمان کو ضرب شدید پہنچا کر بھی مسلمان ہو جائے تو اسے مارنا نہ چاہیے۔

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو
الْكِنْدِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ زُهْرَةَ وَ
كَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ قُلْتُ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَرَاَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِّنَ
الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ
اِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا
ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ
اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ اَفَاَقْتُلُهٗ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَقْتُلْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ

حضرت مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ
عنہ سے جو حلیف بنی زہرہ تھے۔ اور بدر میں
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے
روایت ہے۔ کہ میں نے رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اگر میں کسی
کافر سے لڑوں۔ اور ہم اتنا لڑیں کہ وہ میرا
ایک ہاتھ تلوار سے اڑا دے۔ پھر مجھ سے
(ڈر کر) ایک درخت کی پناہ لیوے اور
کہے میں خدا پر اسلام لایا۔ تو اسے
اس قول کے بعد ماروں یا نہ ماروں؟
آپ نے فرمایا" اسے مت مارو۔" میں نے
عرض کی۔ یا رسول اللہ! اس نے

قَطَعَ إِحْدٰى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهُ وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ۔

میرا ہاتھ کاٹ دیا۔ پھر اس کے کاٹنے کے بعد یہ کلمہ کہا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "اُسے ہرگز نہ مار۔ اگر تو نے اُسے مار دیا۔ تو وہ تیری جگہ شمار ہوگا۔ جیسا تو اس کے مارنے سے پہلے تھا۔ اور تو اسکی جگہ شمار کیا جائیگا۔ جیسے وہ اس کلمہ کے کہنے سے پہلے تھا"۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهٗ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے معاملہ میں ارشاد فرمایا کہ "اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا۔ اور ان سڑے ہوؤں کی سفارش کرتا۔ تو میں انہیں اسکی خاطر چھوڑ دیتا"۔

ف۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم طائف سے آئے تھے۔ اور قریش نے آپکے ساتھ دغا کرنی چاہی تھی۔ تو اس وقت مطعم بن عدی نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو قریش کے شر سے بچانیکے لئے پناہ دی تھی۔

مرتد نے اہل خدمت کی یاد۔

ن ۔ ۔ ۔ الونس

قصۂ بنی نضیر

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَارَبَتِ النَّضِيْرُ وَقُرَيْظَةُ فَاَجْلٰى بَنِي النَّضِيْرِ وَاَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَاَوْلَادَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَهُمْ وَاَسْلَمُوْا وَاَجْلٰى

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم سے جب بنی نضیر اور بنی قریظہ نے (خلاف معاہدہ) لڑائی کی تو آپؐ نے بنی نضیر کو جلا وطن کر دیا۔ اور انکی جگہ بنی قریظہ کو بطور احسان رہنے کو دے دی۔ مگر جب قریظہ نے مسلمانوں پر (دوبارہ) چڑھائی کی۔ تب آپ نے ان کے مردوں کو مار ڈالا اور انکی عورتوں اور بچوں اور مال کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ مگر ان میں سے بعض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مطیع ہو گئے تو آپؐ نے انہیں امن دے دیا اور وہ مسلمان ہو گئے۔

تذکرہ جنگ بنی نضیر و بنی قریظہ

يَهُوْدَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ بَنِىْ قَيْنُقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُوْدَ بَنِىْ حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ۔

پھر آپ نے تمام یہود مدینہ بنی قینقاع جو عبداللہ بن سلام کی قوم سے تھے۔ اور یہود بنی حارثہ اور باقی یہود مدینہ (سب کو) جلاوطن کر دیا۔

وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِى النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِىَ الْبُوَيْرَةُ فَنَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ۔

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے درخت جلا دیے اور بعض کاٹ دیئے جو کہ بویرہ میں تھے۔ تو اس پر یہ آیت اتری مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ (یعنی جو درخت تم نے کاٹ دیئے یا انہیں انکی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا یہ سب اللہ کے حکم سے ہے)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ اِلٰٓى اَبِىْ بَكْرٍ يَسْاَلْنَهٗ ثُمُنَهُنَّ مِمَّآ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ فَكُنْتُ اَنَا اَرُدُّهُنَّ فَقُلْتُ لَهُنَّ اَلَا تَتَّقِيْنَ اللّٰهَ اَلَمْ تَعْلَمْنَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهٗ اِنَّمَا يَاْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ فِىْ هٰذَا الْمَالِ فَانْتَهٰى اَزْوَاجُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَا اَخْبَرْتُهُنَّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات نے جب حضرت عثمانؓ کو حضرت ابوبکرؓ کے پاس اپنا آٹھواں حصہ مال غنیمت میں سے مانگنے کو بھیجا تو میں انہیں منع کرتی رہی کیا تمہیں اللہ کا ڈر نہیں ہے اور کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ۔ ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں۔ جو کچھ ہم چھوڑیں صدقہ ہے۔ اس سے آپ کی اپنی ذات مراد تھی۔ صرف آل محمد اس مال میں سے کھا لیوے۔ چنانچہ سب ازواج نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے کہنے سے (اس مطلب سے) رک گئیں۔

۳۳۳ ح۶ مخالف کے درختوں کا کاٹنا اور قائم رکھنا سب امر الٰہی پر موقوف تھا۔

۳۳۴ ح۶ انبیاء کے مال کا کوئی وارث نہیں اور نہیں صرف اولاد کا حق ثابت ہے

کعب بن اشرف کا قتل

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ
الْاَشْرَفِ فَاِنَّهُ قَدْ
آذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَامَ مُحَمَّدُ
بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهُ قَالَ
نَعَمْ قَالَ فَأْذَنْ لِيْ اَنْ اَقُوْلَ
شَيْئًا قَالَ قُلْ فَاَتَاهُ
مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ اِنَّ
هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً
وَاِنَّهُ قَدْ عَنَّانَا وَاِنِّيْ قَدْ
اَتَيْتُكَ اَسْتَسْلِفُكَ قَالَ وَ
اَيْضًا وَاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ اِنَّا
قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَلَا نُحِبُّ اَنْ
نَدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ اِلٰى اَيِّ شَيْءٍ
يَصِيْرُ شَاْنُهُ وَقَدْ اَرَدْنَا
اَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا اَوْ وَسْقَيْنِ
فَقَالَ نَعَمْ ارْهَنُوْنِيْ
قَالُوْا اَيَّ شَيْءٍ تُرِيْدُ قَالَ
ارْهَنُوْنِيْ نِسَاءَكُمْ قَالُوْا
كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا
وَاَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ
فَارْهَنُوْنِيْ اَبْنَاءَكُمْ قَالُوْا

حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے۔
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
"کعب بن اشرف کے (کام کا) کون ذمہ کرتا ہے۔
کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو بھی ایذا دی ہے
(اس پر) محمد بن مسلمہ نے کھڑے ہو کر کہا۔ کیا
آپ چاہتے ہیں کہ میں اسے مار ڈالوں؟ آپ
نے فرمایا" ہاں" محمد بن مسلمہ نے کہا (تو پھر)
مجھے اجازت دیجئے۔ کہ میں کچھ بات بناؤں۔
آپ نے فرمایا" تجھے اختیار ہے" پس محمد
بن مسلمہ اسکے پاس گیا۔ اور اس سے کہا۔
کہ یہ شخص (یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم) ہم سے صدقہ
مانگتا ہے۔ اور اس نے ہمیں ستا رکھا ہے۔
اس لئے میں تجھ سے کچھ قرض لینے آیا ہوں
کعب بن اشرف بولا۔ ابھی تم اس سے اور
رنج اٹھاؤ گے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا خیر! اب تو
اسکا اتباع کر لیا ہم اسے چھوڑنا نہیں چاہتے جبتک
یہ نہ دیکھ لیں گے کہ آگے اسکے کیا ڈھنگ ہوتا ہے
اور اب تو میں تیرے پاس ایک دو وسق قرض لینے کو
آیا ہوں۔ کعب بن اشرف نے کہا اچھا تو میرے
پاس کچھ رہن کر دو۔ انہوں نے کہا تم کیا رہن رکھنا
چاہتے ہو؟ کعب نے کہا اپنی عورتیں رہن کر دو۔
انہوں نے جواب دیا۔ بھلا ہم تیرے پاس اپنی عورتیں
کیونکر رہن رکھدیں۔ حالانکہ تو عربوں میں اعلیٰ
درجہ کا خوبصورت ہے۔ کعب نے کہا تو پھر
اپنے بیٹے میرے پاس رہن رکھدو۔ وہ بولے۔

تخریج: [illegible] کعب کے قتل [illegible] داؤد

كَيْفَ نَرْهَنُكَ اَبْنَاءَنَا
فَيُسَبُّ اَحَدُهُمْ فَيُقَالُ
رُهِنَ بِوَسْقٍ اَوْ وَسْقَيْنِ هٰذَا عَارٌ
عَلَيْنَا وَلٰكِنَّا نَرْهَنُكَ
اللَّاْمَةَ فَوَاعَدَهُ اَنْ يَّاْتِيَهُ
فَجَاءَهُ لَيْلًا وَّمَعَهُ اَبُوْنَائِلَةَ
وَهُوَ اَخُوْ كَعْبٍ مِّنَ الرَّضَاعَةِ
فَدَعَاهُمْ اِلَى الْحِصْنِ فَنَزَلَ
اِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ
اَيْنَ تَخْرُجُ هٰذِهِ السَّاعَةَ
فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ
مَسْلَمَةَ وَاَخِيْ اَبُوْنَائِلَةَ
قَالَ الشَّرَاقِ اَسْمَعُ صَوْتًا كَاَنَّهُ
يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ قَالَ اِنَّمَا
هُوَ اَخِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ
وَرَضِيْعِيْ اَبُوْنَائِلَةَ اِنَّ الْكَرِيْمَ
لَوْ دُعِيَ اِلٰى طَعْنَةٍ بِلَيْلٍ
لَاَجَابَ قَالَ وَيُدْخِلُ
مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ
رَجُلَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبُوْعَبْسِ
بْنُ جَبْرٍ وَالْحَارِثُ بْنُ
اَوْسٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَ
اِذَا مَا جَاءَ فَاِنِّيْ قَائِلٌ
بِشَعَرِهٖ فَاَشَمُّهُ فَاِذَا
رَاَيْتُمُوْنِيْ اسْتَمْكَنْتُ مِنْ
رَاْسِهٖ فَدُوْنَكُمْ فَاضْرِبُوْهُ
وَقَالَ مَرَّةً ثُمَّ اُشِمُّكُمْ فَنَزَلَ

اپنے لڑکوں کو کس طرح رہن رکھدوں۔ کہ آئندہ
جو اُن سے لڑے گا انہیں یہ طعنہ دیگا کہ تو
ایک دو وسق پر رہن رکھا گیا تھا۔ یہ بات
ہم پر عار ہے۔ لیکن ہم تیرے پاس ہتھیار
رکھدیں گے۔ اس پر کعب نے کسی اور وقت
آنے کا وعدہ کیا چنانچہ وہ رات کے وقت کعب
بن اشرف کے پاس آئے۔ اور ان کے ہمراہ
ابو نائلہ کعب کے دودھ شریک بھائی بھی تھے
کعب نے انہیں قلعہ کے پاس بلایا۔ اور خود
ان کے پاس آنے لگا۔ اس کی بی بی نے
کہا۔ تو اس وقت کہاں جاتا ہے؟ کعب
نے جواب دیا۔ یہ تو صرف محمد بن مسلمہ اور ابو
نائلہ بھائی ہے (کچھ ڈر کی بات نہیں) عورت نے
کہا میں تو ایسی آواز سنتی ہوں۔ جس سے خون
ٹپکتا ہے۔ کعب نے کہا۔ یہ تو صرف محمد بن مسلمہ
اور میرا رضاعی بھائی ابو نائلہ ہے۔ حالانکہ
سخی مرد کو تو اگر رات کے وقت نیزہ مارنے
کے لئے بھی بلایا جائے تو فوراً قبول کرلیتا ہے۔
پھر کعب بولا۔ کہ محمد بن مسلمہ دو اور آدمیوں
کے ساتھ اندر چلا آئے۔ اور ایک روایت میں ہے
کہ ساتھ والے شخص ابو عبس بن جبر اور حارث
بن اوس اور عباد بن بشر تھے۔ محمد بن مسلمہ
نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ کہ میں کعب کے
بالوں کو پکڑ کر سونگھوں گا۔ پس جب تم
دیکھو کہ میں نے اُسکے سر کو مضبوط پکڑ لیا ہے
تو اُسے خوب مار دینا۔ راوی نے ایک دفعہ بیان کیا اور
پھر میں تمہیں سونگھاؤنگا) پھر کعب انکے پاس

مُتَوَشِّحًا وَهُوَ يَنْفَحُ مِنْهُ رِيحُ الطِّيبِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رِيحًا أَيْ أَطْيَبَ فَقَالَ عِنْدِي أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ وَأَكْمَلُ الْعَرَبِ فَقَالَ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشَمَّ رَأْسَكَ قَالَ نَعَمْ فَشَمَّهُ ثُمَّ أَشَمَّ أَصْحَابَهُ ثُمَّ قَالَ أَتَأْذَنُ لِي قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ قَالَ دُونَكُمْ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ۔

سر کو چادر لپیٹے ہوئے آیا جس سے خوشبو کی مہک پھیل رہی تھی۔ تب محمد بن مسلمہ نے کہا۔ میں نے آج سے اچھی خوشبو کبھی نہیں دیکھی۔ کعب نے کہا دیکھوں نہ ہو میرے پاس عرب کی اولیٰ ترین خوشبودار اور کامل ترین عورتیں ہیں۔ پھر محمد بن مسلمہ نے کہا کیا تم مجھے اپنا سر سونگھنے کی اجازت دیتے ہو؟ اس نے کہا۔ ہاں۔ تب محمد بن مسلمہ نے آپ بھی سونگھا اور اپنے یاروں کو بھی سونگھایا۔ پھر محمد بن مسلمہ نے کہا۔ مجھے پھر سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر جب محمد بن مسلمہ نے اسے مضبوط پکڑ لیا تو اپنے یاروں سے کہا۔ دے آؤ چنانچہ انہوں نے اسے مار ڈالا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کے مارنے کی خوشخبری سنائی۔

ابو رافع عبداللہ بن ابو حقیق یا سلام بن ابو حقیق کا قتل

۳۳۶ ابو رافع موذی کا قتل

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي الْيَهُودِيِّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَتِيكٍ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِينُ وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِأَصْحَابِهِ اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چند انصار کو ابو رافع یہودی کے پاس بھیجا۔ تو ان پر عبداللہ بن عتیک کو امیر بنایا۔ اور ابو رافع رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت ایذا دیا کرتا تھا۔ اور آپ کے نقصان پر امداد کیا کرتا تھا۔ اور اپنے اس قلعہ میں جو زمین حجاز میں تھا رہا کرتا تھا۔ جب یہ لوگ اس کے قریب پہنچے۔ تو اس وقت سورج غروب ہو چکا تھا۔ اور لوگ اپنے مویشیوں کو شام کے وقت واپس لا چکے تھے۔ عبداللہ بن عتیک نے یاروں سے کہا۔ کہ تم اپنی جگہ پر بیٹھو۔ میں جاتا ہوں۔

وَتَلَطَّفُ لِلْبَوَّابِ لَعَلِّي اَنْ
اَدْخُلَ فَاَقْبَلَ حَتّٰى دَنَا مِنَ
الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهٖ كَاَنَّهٗ
يَقْضِيْ حَاجَةً وَقَدْ دَخَلَ
النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ
يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ
اَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَاِنِّيْ
اُرِيْدُ اَنْ اُغْلِقَ الْبَابَ
فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا
دَخَلَ النَّاسُ اَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ
عَلَّقَ الْاَغَالِيْقَ عَلٰى وَتِدٍ قَالَ
فَقُمْتُ اِلَى الْاَغَالِيْقِ فَاَخَذْتُهَا
فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ
اَبُوْ رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهٗ وَ
كَانَ فِيْ عَلَالِيَّ لَهٗ فَلَمَّا
ذَهَبَ عَنْهُ اَهْلُ سَمَرِهٖ
صَعِدْتُ اِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا
فَتَحْتُ بَابًا اَغْلَقْتُ عَلَيَّ
مِنْ دَاخِلٍ قُلْتُ اِنَّ الْقَوْمَ
نَذِرُوْا بِيْ لَمْ يَخْلُصُوْا اِلَيَّ حَتّٰى
اَقْتُلَهٗ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا
هُوَ فِيْ بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسْطَ
عِيَالِهٖ لَا اَدْرِيْ اَيْنَ هُوَ مِنَ
الْبَيْتِ فَقُلْتُ اَبَا رَافِعٍ فَقَالَ
مَنْ هٰذَا فَاَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ
فَاَضْرِبُهٗ ضَرْبَةً
بِالسَّيْفِ وَاَنَا دَهِشٌ فَمَا

دربان سے کوئی لطیف حیلہ کروں گا۔ شاید
میں اندر چلا جاؤں۔ یہ کہہ کر وہ قلعہ کی
طرف روانہ ہوئے۔ اور دروازے کے قریب
پہنچکر اپنے آپ کو کپڑوں میں اس طرح چھپایا
جیسے کوئی قضائے حاجت کو بیٹھتا ہے۔
اس وقت قلعہ والے اندر جا چکے تھے۔ دربان
نے عبد اللہ کو (اس خیال سے کہ قلعہ
کا آدمی ہے) آواز دی۔ اے اللہ کے
بندے۔ اگر تو اندر آنا چاہتا ہے تو آ۔
کہ میں دروازہ بند کرتا ہوں۔ پس یہ اندر
چلے گئے۔ جب سب آچکے۔ دربان نے
دروازہ بند کر کے کنجیاں کھونٹی پر لٹکا دیں۔
عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے کنجیاں لینے
کا ارادہ کیا۔ پھر انہیں لے کر میں نے دروازہ کھولا۔
ابو رافع کے پاس کہانیاں ہوا کرتی تھیں۔
اور وہ اپنے بالا خانہ پر رہتا تھا۔ جب کہانی والے
اس کے پاس سے چلے آئے۔ تو میں اس کی
طرف چڑھا۔ جب کوئی دروازہ کھولتا تھا۔
تو میں اندر کی طرف سے بند کر لیتا تھا۔ کہ
اگر لوگ مجھ سے واقف بھی ہو جائیں گے
تو مجھ تک ابو رافع کے مارنے سے پہلے
نہ آسکیں گے۔ جب میں اس کے پاس
پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ایک اندھیرے مکان
میں اپنے بچوں میں (سورہا) ہے چونکہ مجھے معلوم نہ تھا
کہ کس جگہ ہے میں نے ابو رافع کہکر آواز دی۔ اس نے
جواب دیا۔ کون ہے؟ میں آواز کی طرف چلا۔
اور اس پر ڈرتے ڈرتے تلوار کا وار کیا مگر وہ

+عَلِّيَة

اَغْنَیْتُ شَیْئاً وَصَاحَ فَخَرَجْتُ
مِنَ الْبَیْتِ فَامْکُثُ غَیْرَ
بَعِیْدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ اِلَیْہِ
فَقُلْتُ مَا ھٰذَا الصَّوْتُ یَا
اَبَا رَافِعٍ فَقَالَ لِاُمِّکَ الْوَیْلُ
اِنَّ رَجُلاً فِی الْبَیْتِ ضَرَبَنِیْ
قَبْلُ بِالسَّیْفِ قَالَ فَاَضْرِبُہٗ
ضَرْبَۃً اَثْخَنَتْہُ وَلَمْ اَقْتُلْہُ
ثُمَّ وَضَعْتُ ظُبَۃَ السَّیْفِ
فِیْ بَطْنِہٖ حَتّٰی اَخَذَ فِیْ ظَھْرِہٖ
فَعَرَفْتُ اَنِّیْ قَتَلْتُہٗ فَجَعَلْتُ
اَفْتَحُ الْاَبْوَابَ بَاباً بَاباً
حَتّٰی انْتَھَیْتُ اِلٰی دَرَجَۃٍ
لَہٗ فَوَضَعْتُ رِجْلِیْ وَاَنَا اُرٰی
اَنِّیْ قَدِ انْتَھَیْتُ اِلَی الْاَرْضِ
فَوَقَعْتُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُقْمِرَۃٍ
فَانْکَسَرَتْ سَاقِیْ
فَعَصَبْتُھَا بِعِمَامَۃٍ ثُمَّ
انْطَلَقْتُ حَتّٰی جَلَسْتُ عَلَی
الْبَابِ فَقُلْتُ لَا اَخْرُجُ اللَّیْلَۃَ
حَتّٰی اَعْلَمَ اَقَتَلْتُہٗ فَلَمَّا
صَاحَ الدِّیْکُ قَامَ النَّاعِیْ عَلَی
السُّوْرِ فَقَالَ اَنْعٰی اَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ اَھْلِ
الْحِجَازِ فَانْطَلَقْتُ اِلٰی اَصْحَابِیْ
فَقُلْتُ النَّجَاءَ فَقَدْ قَتَلَ اللّٰہُ
اَبَا رَافِعٍ فَانْتَھَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُہٗ

خالی گیا۔ اور وہ چلانے لگا۔ میں مکان سے
نکل کر تھوڑی دیر بعد پھر اندر گیا۔ اور میں
نے کہا۔ اے ابورافع! یہ کیسی آواز تھی؟ اس نے
کہا۔ تیری ماں پر مصیبت پڑے کسی
نے ابھی مجھے تلوار ماری تھی۔ عبداللہ
کہتے ہیں۔ میں نے پھر ایک بڑا وار
کیا۔ مگر وہ بھی خالی گیا۔ پھر میں نے تلوار
کی دھار اس کے پیٹ پر رکھی یہانتک
کہ وہ اس کی پیٹھ سے نکل گئی۔ پس جب
میں نے جان لیا۔ کہ میں نے اس کا کام تمام
کرلیا۔ پھر میں ایک ایک دروازہ کھولتا ہوا زینے
تک پہنچگیا۔ اور یہ خیال کرکے کہ میں زمین
تک پہنچگیا ہوں۔ پاؤں رکھا تو دھم سے
نیچے گر پڑا۔ اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی جسے
میں اپنے عمامے کی پٹی سے باندھ کر باہر نکلا
اور دروازے پر بیٹھ گیا۔ اور (اپنے دل میں)
کہا کہ میں آج رات نہ نکلوں گا۔ جب تک یقین
نہ آجائے۔ کہ میں نے اسے مار لیا ہے۔
پس جب مرغ بولا۔ تو خبر موت
سنانے والا دیوار پر کھڑا ہو کر
کہنے لگا۔ کہ میں ابورافع اہل حجاز کے
سوداگر کے مرنے کی خبر سناتا ہوں۔
تب میں نے اپنے یاروں سے آکر کہا چلو
جلد چلو۔ اللہ نے ابورافع کو قتل کردیا ہے
میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
یہ قصہ آکر
بیان کیا۔

فَقَالَ لِی ابْسُطْ رِجْلَکَ فَبَسَطْتُ رِجْلَیَّ فَمَسَحَهُمَا فَکَأَنَّهُمَا لَمْ اَشْتَکِهِمَا قَطُّ۔

آپؐ نے فرمایا "پاؤں پھیلاؤ" چنانچہ میں نے اپنا پیر پھیلایا۔ تو آپؐ نے اپنا دست مبارک اسپر پھیر دیا جس سے وہ ایسا ہو گیا کہ گویا مجھے اسکی کبھی شکایت ہی نہ تھی۔

غزوۂ اُحُد

۸۳۷ ح شہید کے لئے جنت ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَیْنَ اَنَا قَالَ فِی الْجَنَّةِ فَاَلْقٰی تَمَرَاتٍ فِیْ یَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ۔

حضرت جابرؓ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے اُحد کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ اگر میں (راہ خدا میں) مارا جاؤں تو کہاں جاؤں گا۔ آپؐ نے فرمایا "تو جنت میں جائے گا"۔ اس پر اس نے اپنے ہاتھ کی کھجوریں پھینک دیں۔ اور یہانتک لڑا کہ شہید ہو گیا۔

۸۳۸ ح جبرئیل ومیکائیل کا رسولخدا صلعم کی حمایت میں لڑنا۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ وَمَعَهُ رَجُلَانِ یُقَاتِلَانِ عَنْهُ عَلَیْهِمَا ثِیَابٌ بِیْضٌ کَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَیْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ میں نے اُحد کے دن رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے ہمراہ دو مرد سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ جو آپ کی طرف سے بڑی مستعدی سے لڑ رہے تھے جنہیں میں نے نہ تو اس سے پہلے دیکھا تھا۔ اور نہ کبھی اسکے بعد (روایت مسلم سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونو جبرئیل اور میکائیل تھے)۔

۸۳۹ ح آنحضرتؐ جاں دینوں کے کتنے قدر داں تھے

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَثَلَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کِنَانَتَهٗ یَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ ارْمِ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ اُحد کے دن رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ترکش سے تیر نکال کر دیئے۔ اور فرمایا۔ "اے سعدؓ! تیر چلائے جا۔ تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں"۔

۸۴۰ ح آنحضرتؐ کا زخمی ہو کر قوم کی حالت پر متاسف ہونا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شُجَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک زخمی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ۔

ہوگیا۔ تو آپ نے (ترجمہ) فرمایا کہ وہ قوم کیونکر فلاح پائیگی جس نے اپنے نبی کا سر زخمی کیا۔ کیونکر نجات پا سکتی ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ کہ آپ صبح کی پچھلی رکعت میں سَمِعَ اللّٰهُ کے بعد بددعا کرتے تھے۔ کہ اے اللہ فلاں اور فلاں پر لعنت بھیج۔ تو اس پر خدا نے یہ آیت نازل کی لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ سے فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ۔ تک (نہیں واسطے تیرے اس کام میں کچھ یا پھر آوے اوپر ان کے یا عذاب کرے انکو۔ پس تحقیق وہ ظالم ہیں)

بیح لیس لک من الامر شئی کا شان نزول۔

حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی شہادت

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَنَّهُ قَالَ لِوَحْشِيٍّ اَلَا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ قَالَ نَعَمْ اِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ بِبَدْرٍ فَقَالَ لِيْ مَوْلَايَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اِنْ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بِعَمِّيْ فَاَنْتَ حُرٌّ قَالَ فَلَمَّا اَنْ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ عَيْنَيْنِ وَعَيْنَيْنِ جَبَلٌ بِحِيَالِ اُحُدٍ بَيْنَهٗ وَ

عبید اللہ بن عدی بن خیار سے مروی ہے کہ انہوں نے وحشی سے کہا کیا تو ہم کو قتل حمزہ کی خبر نہیں بتائیگا؟ اس نے کہا۔ ہاں (کیوں) نہ بتاؤں گا۔ انکے قتل کا قصہ یوں ہے کہ جب حضرت حمزہ نے جنگ بدر کے دن طعیمہ بن عدی بن خیار کو مار ڈالا۔ تو میرے آقا جبیر بن مطعم نے مجھے کہا۔ کہ اگر تو میرے چچا کے عوض حمزہ کو مار ڈالے پس تو آزاد ہے۔ وحشی نے کہا جب لوگ کوہ عنین کی لڑائی کے برس نکلے (عنین اُحد کے مقابل ایک پہاڑ کا نام ہے اور اسکے اور

ذکر وحشی قاتل حمزہ۔

بُنَیَّتَہٗ وَاِذْ خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ اِلَی الْقِتَالِ فَلَمَّا اَنِ اصْطَفُّوْا لِلْقِتَالِ خَرَجَ سِبَاعٌ فَقَالَ هَلْ مِنْ مُبَارِزٍ قَالَ فَخَرَجَ اِلَیْہِ حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ یَا سِبَاعُ یَا ابْنَ اُمِّ اَنْمَارٍ مُقَطِّعَۃِ الْبُظُوْرِ اَتُحَادُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ شَدَّ عَلَیْہِ فَکَانَ کَاَمْسِ الذَّاهِبِ قَالَ وَکَمَنْتُ لِحَمْزَۃَ تَحْتَ صَخْرَۃٍ قَالَ فَلَمَّا دَنَا مِنِّیْ رَمَیْتُہٗ بِحَرْبَتِیْ فَاَضَعُهَا فِیْ ثُنَّتِہٖ حَتّٰی خَرَجَتْ مِنْ بَیْنِ وَرِکَیْہِ قَالَ فَکَانَ ذَاکَ الْعَهْدَ بِہٖ فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ مَعَهُمْ فَاَقَمْتُ بِمَکَّۃَ حَتّٰی فَشَا فِیْهَا الْاِسْلَامُ ثُمَّ خَرَجْتُ اِلَی الطَّائِفِ فَاَرْسَلُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا فَقِیْلَ لِیْ اَنَّہٗ لَا یَهِیْجُ الرُّسُلَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتّٰی قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰنِیْ قَالَ اَنْتَ وَحْشِیٌّ

اس کے درمیان ایک تالاب ہے) اس وقت میں بھی لڑنے والوں کے ساتھ نکلا۔ جب لوگوں نے لڑائی کے لئے صفیں باندھیں تو سباع نے صف سے نکل کر کہا۔ کوئی لڑنے والا ہے۔ وحشی کہتے ہیں۔ حمزہ بن عبدالمطلب نے اس کے مقابل نکل کر کہا۔ اے سباع! اے ام انمار کے بیٹے! جو عورتوں کا ختنہ کرتی تھی۔ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے۔ وحشی کہتا ہے کہ پھر حمزہؓ بن عبدالمطلب نے اس پر حملہ کیا اور سباع بھی یوم گذشتہ کی طرح (معدوم) ہوگیا۔ پھر میں قتل حمزہؓ کے لئے ایک پتھر کی آڑ میں گھات لگا کر بیٹھ گیا۔ جب حمزہؓ میرے قریب آئے تو میں نے ان پر وار کیا۔ اور ان کی زیر ناف ایسا بھالا رکھا کہ ان کی دونوں سرینوں کے پار ہوگیا۔ وحشی نے کہا بس یہی انکا آخری وقت تھا۔ جب سب قریش مکہ میں واپس آئے۔ میں بھی انکے ساتھ واپس آیا۔ اور مکہ میں مقیم ہوگیا۔ مگر جب مکہ میں بھی اسلام شائع ہوگیا تو میں طائف میں چلا گیا مگر جب طائف والوں نے بھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف قاصد بھیجے۔ اور مجھ سے کہا گیا۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم قاصدوں کو نہیں ستاتے۔ تو میں بھی انکے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے جب مجھے دیکھا۔ تو فرمایا "کیا وحشی تو ہی ہے"؟

قلت نعم قال أنت قتلت حمزة قلت قد كان من الأمر ما قد بلغك قال فهل تستطيع أن تغيب وجهك عني قال فخرجت فلما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج مسيلمة الكذاب فقلت لأخرجن إلى مسيلمة لعلي أقتله فأكافئ به حمزة قال فخرجت مع الناس فكان من أمره ما كان فإذا رجل قائم في ثلمة جدار كأنه جمل أورق ثائر الرأس فرميته بحربتي فأضعها بين ثدييه حتى خرجت من بين كتفيه قال ووثب إليه رجل من الأنصار فضربه بالسيف على هامته۔

میں نے عرض کی۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ حمزہؓ کو تو نے ہی شہید کیا تھا؟ میں نے عرض کی۔ ہاں۔ جو کچھ آپ سے لوگوں نے بیان کیا۔ وہی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تو مجھ سے اپنا منہ چھپا سکتا ہے؟ وحشی کہتے تھے۔ میں اٹھ کر باہر آگیا۔ بعد وفات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب مسیلمہ کذاب نے خروج کیا۔ میں نے سوچا۔ میں بھی چلوں۔ کہ شاید مسیلمہ کو مار کر حمزہؓ کا بدلہ اتار سکوں۔ چنانچہ میں ان لوگوں کے ساتھ نکلا۔ اور مسیلمہ کا حال جو تھا سو تھا۔ وہاں میں نے اتفاقاً ہی ایک ایسے شخص کو دیکھ پایا۔ کہ جو دیوار کی اوٹ میں کھڑا تھا۔ گویا وہ خاکستری رنگ کے اونٹ کی مانند ہے۔ اور پریشان سر ہے۔ میں نے اُسے اپنا بھالا مارا۔ اور اس کی دونوں چھاتیوں کے بیچ میں رکھ کر اس کے دونوں کندھوں کے پار کر دیا۔ پھر ایک انصاری نے دوڑ کر اس کی کھوپڑی پر تلوار مار دی۔

۲۳۴۴
باب نبی کے دانت شہید کرنے والوں پر خدا کا غضب ہے

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشتد غضب الله على قوم فعلوا بنبيه يشير إلى رباعيته اشتد غضب الله على رجل يقتله

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے چاروں دانتوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ "اللہ کا بڑا غضب اس قوم پر ہے جنہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ معاملہ کیا ہو اور نیز غضب خدا اُس قوم پر ہے۔ جنہیں رسول

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

اللہ نے (بغیر حد اور قصاص کے) راہِ خدا میں مارا ہو۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ لَمَّا اَصَابَ رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَصَابَ یَوْمَ اُحُدٍ وَانْصَرَفَ الْمُشْرِکُوْنَ خَافَ اَنْ یَرْجِعُوْا قَالَ مَنْ یَذْھَبُ فِیْ اِثْرِھِمْ فَانْتَدَبَ مِنْھُمْ سَبْعُوْنَ رَجُلًا کَانَ فِیْھِمْ اَبُوْبَکْرٍ وَالزُّبَیْرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب جنگ اُحُد میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچا جو کچھ کہ پہنچا۔ اور مشرک واپس چلے گئے۔ تو آپ نے اُن کے دوبارہ آجانے کے خیال سے فرمایا "کون ہے۔ جو ان کفار کے پیچھے جائے"؟ ان میں سے ستر آدمیوں نے قبول کیا۔ انہی میں سے ابو بکرؓ اور زبیرؓ بھی تھے۔

۴ ھ جنگ احد میں قریش کے تعاقب کرنیوالوں کی تعداد۔

جنگِ خندق کا بیان اور اسی کا نام جنگِ احزاب ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّا یَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ کُدْیَۃٌ شَدِیْدَۃٌ فَجَاؤُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ھٰذِہٖ کُدْیَۃٌ عَرَضَتْ فِی الْخَنْدَقِ فَقَالَ اَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُہٗ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فِی الْکُدْیَۃِ فَعَادَ کَثِیْبًا اَھْیَلَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم خندق کے دن زمین کھود رہے تھے۔ اتفاقاً ایک سخت زمین نکل آئی۔ سب نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے جا کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! خندق میں ایک سخت زمین درپیش آگئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا "میں خود آکر اُسے دور کر دیتا ہوں"۔ چنانچہ آپؐ چل پڑے اور آپؐ کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے۔ تین روز تک ہم بھوکے پیاسے ہی رہے۔ آپ نے آکر زمین پر کدال ماری۔ تو وہ زمین کدال مارتے ہی نرم ہو گئی۔

۵ ھ آنحضرت صلعم کی متواتر فاقوں پر قناعت۔

عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگِ احزاب کے دن فرمایا۔

۵ ھ جنگ احد کے بعد آنحضرتؐ کی پیشگوئی

الاحزاب نغزوهم ولا يغزوننا۔

اب ہم ہی کافروں پر چڑھائی کریں گے وہ ہم پر چڑھائی نہ کرسکیں گے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ اَعَزَّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ "اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے وہ یگانہ ہے۔ جس نے اپنے لشکر کو غالب کیا۔ اور اپنے بندے کی مدد کی۔ اور جماعت کفار کو مغلوب کیا۔ خدا کے بعد کوئی شے نہیں ہے"۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَ اَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى سَعْدٍ فَاَتٰى عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ ثُمَّ قَالَ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ فَقَالَ تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِيْ ذَرَارِيَّهُمْ قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرُبَّمَا قَالَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ بنی قریظہ سعدؓ بن معاذ کے حکم پر اتر آئے تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو سعدؓ کے پاس بھیجا۔ اور سعدؓ اپنے گدھے پر سوار ہو کر تشریف لائے۔ جب وہ مسجد کے قریب پہنچے۔ تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار سے کہا۔ "اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ"۔ پھر آپ نے سعدؓ سے کہا۔ "یہ کافر تیرے حکم پر اترے ہیں" (تو کیا حکم دیتا ہے) سعدؓ نے جواب دیا۔ جو کافر مسلمانوں سے لڑے انہیں مار دیا جائے۔ اور انکی اولاد قید کر لی جائے۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تم نے بموجب حکم خدا کے حکم دیا"۔ یا یہ فرمایا۔ "کہ فرشتے کے حکم کے مطابق"۔

غزوہ ذات الرقاع

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فِي الْغَزْوَةِ السَّابِعَةِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتویں غزوہ میں جو غزوہ ذات الرقاع تھا۔ اپنے یاروں کے ساتھ نمازِ خوف

ج ۲ غزوہ خندق غزوۂ کا شکر

۸۴۸ ج ۲ بنی قریظہ کا سعد بن معاذ کے حکم پر اترنا

۸۴۹ ج ۲ نمازِ خوف

غَزْوَةُ ذَاتِ الرِّقَاعِ۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا وَنَقِبَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي فَكُنَّا نَلُفُّ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نُعَصِّبُ مِنَ الْخِرَقِ عَلَى أَرْجُلِنَا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

پڑھی۔

(۱۸۵۰ح) غزوہ ذات الرقاع کی وجہ تسمیہ۔

ابو موسےٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ لڑائی میں نکلے جبکہ ہم چھ چھ آدمیوں کو صرف ایک ایک اونٹ ملا ہوا تھا۔ ہم آگے پیچھے (نوبت بنوبت) اس پر سوار ہو لیتے تھے۔ اور ہمارے قدم چھلنی ہو گئے تھے۔ اور میرے تو دونوں پاؤں میں چھید پڑ گئے تھے۔ بلکہ ناخن بھی گر پڑے تھے۔ اور ہم اپنے پیروں پر دھجیاں باندھتے تھے۔ اس لڑائی کا نام "ذات الرقاع" بھی اسی وجہ سے رکھا گیا۔

(۱۸۵۱ح) نماز خوف جہاد میں جسکی نیت صرف دو رکعت للہ تعالےٰ تھی۔

سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (اور یہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ "ذات الرقاع" میں حاضر تھے) کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (دوگانہ) نماز خوف اس طرح پڑھی۔ کہ ایک گروہ نے آپ کے ساتھ صف باندھی۔ اور ایک گروہ دشمن کے مقابل رہا۔ اور حضور نے اپنے ساتھ والوں کو ایک رکعت پڑھائی۔ پھر آپ کھڑے رہے۔ اور وہ اپنی اپنی نماز پوری کر کے چلے گئے۔ اور دشمن کے مقابل جا کھڑے ہوئے۔ پھر دوسرا گروہ آیا تو آپ انہیں دوسری رکعت جو آپ کی باقی رہ گئی تھی پڑھائی۔ پھر بیٹھے رہے۔ اور انہوں نے اپنی اپنی نمازیں پوری کرلیں۔ پھر آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

(۱۸۵۲ح) آنحضرت صلعم کا تحمل

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهٗ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِیْ وَادٍ كَثِیْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِی الْعِضَاهِ یَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَیْفَهٗ قَالَ جَابِرٌ فَنِمْنَا نَوْمَةً ثُمَّ اِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْنَا فَجِئْنَاهُ فَاِذَا عِنْدَهٗ اَعْرَابِیٌّ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَیْفِیْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَیْقَظْتُ وَهُوَ فِیْ یَدِهٖ صَلْتًا فَقَالَ لِیْ مَنْ یَمْنَعُكَ مِنِّیْ قُلْتُ اللّٰهُ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ یُعَاقِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

سے مروی ہے۔ کہ میں نے نجد کی طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں جہاد کیا۔ اور جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام واپس آئے تو میں بھی آپؐ کے ساتھ واپس آیا۔ اور ایک ایسے جنگل میں دوپہر ہوگئی جس میں کانٹے دار درخت بہت تھے۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم وہیں اُتر پڑے اور لوگ جنگل میں (جابجا) پھیل گئے۔ اور درختوں کا سایہ ڈھونڈھنے لگے۔ اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک ببول کے درخت کے نیچے اُتر کر اپنی تلوار اس میں لٹکا دی جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم تھوڑی دیر ہی سوئے تھے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آواز دی۔ ہم آپ کے پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک اعرابی آپ کے پاس بیٹھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا" اس نے سونے کی حالت میں میری تلوار کھینچ لی تھی۔ کہ اسی اثنا میں میں اُٹھ بیٹھا۔ یہ مجھ سے کہنے لگا (اب بتا) تجھے مجھ سے کون بچا سکتا ہے، میں نے جواب دیا اللہ بچا سکتا ہے۔ پس وہ یہ بیٹھا ہوا ہے"۔ پھر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے کچھ سزا نہ دی۔

غزوۂ بنی مصطلق جسے غزوہ مریسیع بھی کہتے ہیں

۸۵۳
باب
جہاد میں مباشرت کا جواز

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگِ بنی مصطلق میں نکلے

فِی غَزْوَةِ بَنِی الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْیًا مِنْ سَبْیِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَیْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَیْنَا الْعُزْبَةُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَظْھُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَسْأَلَهُ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَسَمَةٍ کَائِنَةٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ اِلَّا وَهِیَ کَائِنَةٌ۔

تو ہمیں عرب کی لونڈیاں ہاتھ لگیں۔ اور ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی۔ مجرد رہنا ناگوار گزرا۔ تو ہم نے عزل کرنا اچھا جانا۔ اور عزل کا ارادہ کر لیا۔ پھر ہم نے سوچا جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ تو پھر ہم آپ سے بے پوچھے کیوں عزل کریں۔ چنانچہ ہم نے آپ سے سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ عزل کرنے میں (صرف مباشرت کے لئے) تم پر کچھ خوف نہیں ہے۔ کوئی جان پیدا ہونے والی قیامت تک بن پیدا ہوئے نہ رہے گی۔

غزوۂ انمار

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی غَزْوَةِ اَنْمَارٍ یُصَلِّی عَلٰی رَاحِلَتِهٖ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما انصاری سے مروی ہے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جنگ انمار میں سواری پر قبلہ کی طرف منہ کرکے (نفل) نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۵۴ ح — سواری پر نفل نماز پڑھنے کا جواز۔

جنگ حدیبیہ کا بیان

قَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

آیۂ حاضرین حدیبیہ کی فضیلت میں

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ تَعُدُّوْنَ اَنْتُمُ الْفَتْحَ فَتْحَ مَکَّةَ وَقَدْ کَانَ فَتْحُ مَکَّةَ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا۔ تم لوگ تو فتح مکہ کو فتح سمجھتے ہو۔ اور (درحقیقت) فتح مکہ بھی ضرور فتح

۵۵ ح — معجزۂ آنحضرت صلعم خالی کنوئیں کا پانی دینا۔

فَتْحًا وَنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ إِنَّهَا أَصْدَرَتْنَا مَا شِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابُنَا۔

تھی۔ مگر ہم تو بیعۃ الرضوان کو فتح سمجھتے ہیں۔ جو حدیبیہ کے دن ہوئی۔ (جس کا قصہ یوں ہے) کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چودہ سو آدمی تھے۔ اور حدیبیہ ایک کنوواں ہے اسکا پانی ہم نے اس قدر کھینچا۔ کہ اس میں ایک قطرہ نہ چھوڑا۔ جب یہ خبر آپ کو معلوم ہوئی تو آپ وہاں تشریف لائے۔ اور اسکے کنارے پر بیٹھکر ایک برتن میں پانی منگوایا۔ پھر وضو کیا۔ اور اس میں کلی کرکے دعا فرمائی۔ اور وہ (متبرک) پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ ہم تھوڑی دیر ٹھیرے تھے۔ (پھر اس میں اس قدر پانی ہوگیا) کہ اس نے ہمیں اور ہماری سواریوں کو سیراب کر دیا۔

۹۵۶ صحیح
شاملین حدیبیہ کی فضیلت تمام مومنین پر

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ۔

حضرت جابرؓ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن ہم سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تم زمین والوں میں سب سے بہتر ہو"۔ اور ہم ایک ہزار چار سو آدمی تھے اور اگر مجھے دکھائی دیتا (یعنی میں نابینا نہ ہوگیا ہوتا) تو تمہیں اس درخت کی جگہ دکھا دیتا۔

۹۵۷ صحیح
آنحضرت صلعم کا ستو پینا۔

عَنْ سُوَيْدِ ابْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أُتُوا بِسَوِيقٍ فَلَاكُوهُ۔

شوید بن نعمان جو اصحاب شجرہ سے تھے۔ روایت کرتے ہیں کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اُن کے یاروں کے پاس ستو لائے گئے تو انہوں نے ان کو گھول کر پیا۔

۹۵۸ صحیح
سورۃ انا فتحنا کا نزول

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ

حضرت عمرؓ بن خطاب سے مروی ہے کہ وہ (بعض سفروں میں) رات کے وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلا کرتے تھے (ایک رات) حضرت عمرؓ نے آپ سے

الخطاب عن شیء فلم یجبه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم سألہ فلم یجبہ ثم سألہ فلم یجبہ فقال عمر ثکلتك امك یا عمر نزرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث مرات کل ذلك لا یجیبك قال عمر فحرکت بعیری ثم تقدمت امام المسلمین وخشیت ان ینزل فی قرآن فما نشبت ان سمعت صارخا یصرخ بی فقلت لقد خشیت ان یکون نزل فی قرآن وجئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلمت علیہ فقال لقد انزلت علی اللیلة سورة لهی احب الی مما طلعت علیہ الشمس ثم قرا انا فتحنا لك فتحا مبینا۔

کوئی بات پوچھی۔ تو حضورؐ نے کچھ جواب نہ دیا حضرت عمرؓ نے پھر پوچھا۔ تو بھی آپ نے جواب نہ دیا۔ پھر سہ بارہ پوچھا۔ مگر پھر بھی آنحضرت صلعم نے کچھ جواب نہ دیا۔ (اس پر) حضرت عمرؓ نے (اپنے نفس سے مخاطب ہوکر) کہا۔ اے عمرؓ! تجھے تیری ماں روئے۔ تو نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بار بار تین دفعہ پوچھا۔ مگر آپ نے ایک جواب نہ دیا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ پھر میں اونٹ کو ہنکا کر مسلمانوں کے پاس چلا گیا۔ اور میں ڈر رہا تھا کہ کہیں میرے بارے میں کچھ قرآن میں حکم نہ آجائے۔ مگر تھوڑی دیر نہ ٹھیرنے پایا۔ کہ میں نے یہ سنا۔ ایک پکارنے والا مجھے پکار رہا ہے۔ میں ڈرا کہ کہیں میرے حق میں قرآن نہ اترا ہو۔ پھر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر میں نے سلام علیک کی۔ تو آپ نے فرمایا۔ آج رات مجھ پر ایک سورۃ اتری ہے جو مجھے تمام دنیا کی نعمتوں سے محبوب ہے۔ پھر آپ نے پڑھا۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔

عن المسور بن مخرمة رضی اللہ عنهما قال لما خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع عام الحدیبیة فی بضع عشرة مائة من اصحابہ فلما اتی ذا الحلیفة قلد الهدی واشعرہ واحرم

۱۵۹۹
ہجرت
قربانیاں حدیبیہ کی
موانگی بیت اللہ کو

مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس سو سے اوپر صحابہ کے ساتھ نکلے اور جب ذوالحلیفہ میں پہنچے۔ تو قربانی کے جانوروں کے گلے میں قلادہ ڈالا۔ اور انہیں (نیزہ مارکر) نشان دار کر دیا۔ اور وہیں سے عمرہ کا احرام

مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَبَعَثَ عَيْنًا لَهُ مِنْ خُزَاعَةَ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بِغَدِيرِ الْاَشْطَاطِ اَتَاهُ عَيْنُهُ قَالَ اِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوا لَكَ جُمُوعًا وَقَدْ جَمَعُوا لَكَ الْاَحَابِيشَ وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ وَمَانِعُوكَ فَقَالَ اَشِيرُوا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ اَتَرَوْنَ اَنْ اَمِيلَ اِلٰى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ اَنْ يَصُدُّونَا عَنِ الْبَيْتِ فَاِنْ يَاْتُونَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَاِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوبِينَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَرَجْتَ عَامِدًا لِهٰذَا الْبَيْتِ لَا تُرِيدُ قَتْلَ اَحَدٍ وَلَا حَرْبَ اَحَدٍ فَتَوَجَّهْ لَهُ فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتَلْنَاهُ قَالَ امْضُوا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ۔

باندھ لیا اور بنی خزاعہ سے اپنے ایک جاسوس روانہ کیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آگے بڑھتے چلے گئے حتیٰ کہ آپ غدیر اشطاط پر پہنچے۔ تو آپ کے جاسوس نے آکر بیان کیا۔ کہ قریش آپ سے (لڑنے) کیواسطے جماعتوں کی جماعتیں اکٹھی کر رہے ہیں۔ اور اُنہوں نے آپکے واسطے قوم احابیش کو جمع کیا ہے۔ وہ سب آپ سے لڑینگے۔ اور آپ کو بیت اللہ سے روکیں گے۔ اور وہاں تک جانے نہ دینگے آپ نے پوچھا "اے لوگو! مجھے مشورہ دو (کہ کیا کرنا چاہیئے) کیا تمہاری رائے یہ ہے کہ میں کافروں کے اہل وعیال کو جاکر غارت کردوں۔ جو کہ ہمیں بیت اللہ سے روکنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ اگر وہ ہما مقابلہ کرینگے۔ تو اللہ بڑا بزرگ اور غالب ہے جس نے جاسوس کو مشرکوں کے شر سے بچالیا اور اگر وہ ہمارا مقابلہ نہ کرسکے۔ تو ہم انہیں لوٹے ہوؤں اور بھاگے ہوؤں کی طرح چھوڑ دینگے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ یارسول اللہ! آپ تو بیت اللہ کا قصد کرکے آئے ہیں۔ کسی کو مارنا یا لوٹنا نہیں چاہتے۔ آپ چلئے تو سہی۔ اگر کوئی ہمیں روکے گا۔ تو ہم اس سے لڑینگے۔ آپنے فرمایا۔ "اللہ کے نام پر چلو"۔

۲۹۰ صحیح حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عمر کی بیعت تحت الشجر

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَاهُ اَرْسَلَهُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ لِيَاْتِيَهُ بِفَرَسٍ كَانَ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حدیبیہ کے دن اُن کے والد نے اُنہیں اپنا گھوڑا لانے کے واسطے جو ایک انصاری جوان کے پاس تھا بھیجا۔ تو

الْأَنْصَارِ فَوَجَدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ وَعُمَرُ لَا يَدْرِي بِذٰلِكَ فَبَايَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْفَرَسِ فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ وَعُمَرُ يَسْتَلْئِمُ لِلْقِتَالِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقَ وَذَهَبَ مَعَهُ حَتّٰى بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ الَّتِي يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ أَبِيهِ۔

اُنہوں نے دیکھا۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے لوگ درخت کے نیچے بیعت کر رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ کو یہ معلوم نہ تھا پس عبداللہ نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لی۔ اور پھر گھوڑا لے کر حضرت عمرؓ کے پاس آئے۔ تو حضرت عمرؓ لڑنے کے واسطے ہتھیار لگا رہے تھے پس عبداللہ نے اُنہیں خبر دی۔ کہ درخت کے نیچے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے لوگ بیعت کر رہے ہیں۔ اس پر حضرت عمرؓ گئے۔ اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی (اسی حدیث سے بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ عبداللہ اپنے والد حضرت عمرؓ سے پہلے ایمان لائے تھے (حالانکہ ایسا نہیں ہے)۔

باب — آنحضرتؐ کا عمرہ اور طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اعْتَمَرَ فَطَافَ فَطُفْنَا مَعَهُ وَصَلّٰى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے مروی ہے۔ کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب آپ نے عمرہ کیا۔ پس آپ نے طواف کیا تو ہم نے بھی طواف کیا۔ پھر آپ نے نماز پڑھی۔ تو ہم نے بھی نماز پڑھی پھر آپ نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی۔ تو ہم آپ کو اہلِ مکہ سے پوشیدہ کئے ہوئے تھے۔ تاکہ کوئی آپ کو ایذا نہ پہنچا سکے۔

غزوہ ذی قرد

باب — غزوہ ذی قرد میں آنحضرتؐ کی اونٹنیوں کا پکڑا جانا

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ بِالْأُولٰى وَكَانَتْ لِقَاحُ

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں صبح کی اذان سے پہلے (مدینہ سے) روانہ ہوا۔ ذی قرد میں رسولِ خدا

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تُرْعٰى بِذِيْ قَرَدٍ قَالَ فَلَقِيَنِيْ
غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ
أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ
وَقَدْ تَقَدَّمَ وَقَالَ هُنَا فِيْ آخِرِهٖ
قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ
حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ

صلے اللہ علیہ وسلم کی ذو دہ والی اونٹنیاں جہاں
تھیں ۔ راستے میں مجھے عبد الرحمن بن عوف
کا غلام ملا ۔ اور کہنے لگا ۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کی اونٹنیاں پکڑ لی گئیں ۔ (اسکے
بعد وہ تمام حدیث بیان کی جو پہلے گزر چکی
ہے ۔ اور یہاں اس کے آخر میں اس قدر
زائد ہے) کہ پھر ہم لوٹے تو رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ تک مجھے
اونٹنی پر بٹھا کر لائے ۔

غزوۂ خیبر

غزوۂ خیبر کے واقعات ۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى خَيْبَرَ
فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ
لِعَامِرٍ يَا عَامِرُ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ
هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا
فَنَزَلَ يَحْدُوْ بِالْقَوْمِ يَقُوْلُ ؎

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَّكَ مَا ابْقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيْحَ بِنَا أَبَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوْا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے ۔ کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے ۔ اور رات کو چلتے
رہے ۔ تو کسی نے عامرؓ سے کہا کہ
اے عامر! تو ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتا؟
عامر شاعر تھے ۔ چنانچہ اتر کر لوگوں کو
یہ شعر سنانے لگے ؎

"اے اللہ ! اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہرگز ہدایت نہ پاتے ۔
نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے (اب بھی) جو کچھ اطاعت
میں کوتاہی ہو ۔ اسے معاف فرما ۔ ہم تجھ پر قربان
ہوں ۔ ہمارے قدم ثابت رکھ ۔ اگر ہم لڑیں ۔ تو ہم
پر تسلی اتار ۔ جب ہمیں کوئی (ناحق کی طرف) بلائیگا
ہم انکار کرینگے ۔ کفار نے غل مچا کر ہم پر مدد
بلائی ہے "۔

اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ۔ یہ کون سا اونٹ ہنکانے والا ہے ؟

قَالُوْا عَامِرُ بْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ
يَرْحَمُهُ اللّٰهُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ
الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْلَا
اَمْتَعْتَنَا بِهٖ فَاَتَيْنَا خَيْبَرَ
فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى اَصَابَتْنَا
مَخْمَصَةٌ شَدِيْدَةٌ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ
تَعَالٰى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا اَمْسَى
النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِىْ فُتِحَتْ
عَلَيْهِمْ اَوْقَدُوْا نِيْرَانًا كَثِيْرَةً
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النِّيْرَانُ عَلٰى
اَيِّ شَيْءٍ تُوْقِدُوْنَ قَالُوْا عَلٰى
لَحْمٍ قَالَ عَلٰى اَيِّ لَحْمٍ قَالُوْا
لَحْمُ حُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَهْرِيْقُوْهَا وَاكْسِرُوْهَا
فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ
نُهَرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اَوْ
ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ
سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيْرًا فَتَنَاوَلَ
بِهٖ سَاقَ يَهُوْدِيٍّ لِيَضْرِبَهٗ
فَرَجَعَ ذُبَابُ سَيْفِهٖ فَاَصَابَ
عَيْنَ رُكْبَةِ عَامِرٍ فَمَاتَ
مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوْا قَالَ
سَلَمَةُ رَاٰنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ
بِيَدِىْ قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ

لوگوں نے عرض کی۔ عامر بن اکوع ہے۔ آپنے فرمایا۔ "اللہ اس پر رحم کرے"۔ کسی نے عرض کی یانبی اللہ! (عامر کے واسطے جنت یا شہادت واجب ہو گئی) اس دعا سے آپنے ہمیں بھی کیوں فائدہ نہ بخشا؟ (سلمہؓ بن اکوع کہتے ہیں) پھر ہم نے جاکر خیبر والوں کو گھیر لیا۔ اور اس اثنا میں ہمیں سخت بھوک لگی۔ پھر اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو خیبر پر فتح دی۔ پس مسلمانوں نے روز فتح کی شام کو آگ سلگائی۔ تو آپ نے پوچھا۔ "یہ کیسی آگ ہے۔ اور کس چیز کے نیچے تم جلا رہے ہو"؟۔ لوگوں نے جواب دیا۔ گوشت کے نیچے۔ آپ نے فرمایا۔ "کس گوشت کے نیچے؟ اُنہوں نے جواب دیا۔ گدھوں کے گوشت نیچے۔ آپنے فرمایا۔ "اسے گرادو۔ اور ہانڈیوں کو توڑ دو"۔ کسی شخص نے عرض کی۔ ہم اس طرح نہ کریں۔ کہ اُسے گرا کر ہانڈیوں کو دھولیں؟ آپ نے فرمایا۔ "یہی کرلو"۔ پھر قوم جب صف بندی کر چکی۔ تو عامر نے اپنی تلوار جو چھوٹی تھی ایک یہودی کی پنڈلی پر ماری۔ جسکی دھار پلٹ کر عامرؓ کے گھٹنے کی طرف پر لگی اور عامرؓ مر گئے۔ راوی کہتا ہے کہ جب سب واپس آئے۔ تو سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مغموم دیکھا۔ تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر پوچھا۔ کہ "تیرا کیا حال ہے"؟ میں نے عرض کی۔

فِدًى لَكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا
حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ
مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ
بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ
مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى
بِهَا مِثْلَهُ وَفِي رِوَايَةٍ
نَشَأَ بِهَا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَتَى خَيْبَرَ لَيْلًا تَقَدَّمَ
فِي الصَّلٰوةِ وَزَادَ هُنَا فَقَتَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ۔

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا غَزَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَيْبَرَ أَشْرَفَ النَّاسُ عَلَى وَادٍ
فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيرِ اللّٰهُ أَكْبَرُ
اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْبَعُوا
عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ
أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ
سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَأَنَا
خَلْفَ دَابَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَنِي وَأَنَا أَقُولُ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ لِي

میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ لوگ
بیان کرتے ہیں کہ عامرؓ کے عمل چھن گئے۔ آپ نے
فرمایا "جس نے یہ کہا وہ جھوٹا ہے۔" پھر آپ نے اپنی دو
انگلیاں ملا کر فرمایا "عامرؓ کا دوہرا اجر ہے۔" اور کہا
عامرؓ کوشش کرنیوالا اور لڑنیوالا تھا۔ ایسے عربی جوان
جو مدینہ میں رہتے ہوں۔ (اور ایک روایت میں ہے
کہ انہوں نے وہاں نشو و نما پائی ہو) بہت
کم ہیں۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بوقت
شب خیبر میں پہنچے۔ (اور یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ
میں گذر چکی ہے۔ یہاں اس قدر زائد ہے کہ)
پھر آپ نے مقابلہ کرنے والوں کو قتل کیا۔
اور ان کی اولاد کو قید کرلیا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے خیبر پر چڑھائی کی۔ اور (راستے میں)
لوگ جب ایک نالے پر آئے۔ اور پکار پکار
کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنے لگے۔ تو آپ نے
فرمایا "اپنے نفسوں پر نرمی کرو۔ کیونکہ تم
کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے۔ بلکہ
سننے والے کو پکارتے ہو۔ جو نزدیک
اور تمہارے پاس ہے"۔ ابو موسےٰ
کہتے ہیں۔ میں رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے تھا۔
آپ نے مجھے لاحول ولا قوۃ الا باللہ
پڑھتے ہوئے سنا۔ تو فرمایا "

ح ۱۲۹۴ خیبر کی رسد کٹی۔

ح ۱۲۹۵ آہستہ ذکر کی ہدایت لاحول ولا قوۃ کی فضیلت۔

يَا عَبْدَ اللهِ ابْنِ قَيْسٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِّنْ كَنْزٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقٰى هُوَ وَالْمُشْرِكُوْنَ فَاقْتَتَلُوْا فَلَمَّا مَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَسْكَرِهٖ وَمَالَ الْاٰخَرُوْنَ اِلٰى عَسْكَرِهِمْ وَفِيْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً اِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهٖ فَقِيْلَ مَا اَجْزَاَ مِنَّا الْيَوْمَ اَحَدٌ كَمَا اَجْزَاَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا صَاحِبُهٗ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهٗ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهٗ وَاِذَا اَسْرَعَ اَسْرَعَ مَعَهٗ قَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ سَيْفَهٗ

اے عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ کا نام ہے) میں نے کہا لبیک یارسول اللہ! آپ نے فرمایا "کیا میں تجھے ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے" میں نے عرض کی ہاں یارسول اللہ ضرور بتائیے۔ آپ پر میرے والدین قربان ہوں۔ آپ نے فرمایا وہ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ" ہے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بعض لڑائیوں میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور مشرکین (خیبر) کا مقابلہ ہوا۔ اور خوب لڑے۔ پھر جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے لشکر کی طرف لوٹے۔ اور دوسرے اپنے لشکر کی طرف لوٹے۔ تو مسلمانوں میں ایک ایسا لشکری تھا۔ جو کسی اکے دکے آدمی کو نہ چھوڑتا۔ اور اس کے پیچھے جا کر اپنی تلوار سے مار دیتا تھا۔ کسی نے کہا۔ یارسول اللہ! فلاں شخص کے برابر کوئی نہیں لڑا۔ آپ نے فرمایا "وہ تو جہنمی ہے"۔ ایک شخص بولا۔ میں اس کے ساتھ جاتا ہوں۔ راوی کہتا ہے۔ پس وہ شخص اس کے ساتھ چلا۔ جب وہ ٹھیر جاتا۔ تو وہ بھی ٹھیر جاتا۔ اور جب چلنے لگتا۔ تو یہ بھی چلنے لگتا۔ راوی کہتا ہے۔ پس وہ شخص سخت زخمی ہوگیا۔ اور اس نے مرنے میں جلدی کی۔ اور اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھ کر

۲۷۶۶
۹ بخ
نیک و بد عمل کا نتیجہ انسان کے قیاس سے باہر ہے۔

بِالْاَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلٰى سَيْفِهٖ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِيْ ذَكَرْتَ اٰنِفًا اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ اَنَا لَكُمْ بِهٖ فَخَرَجْتُ فِيْ طَلَبِهٖ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهٖ فِي الْاَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا بِلَالُ فَاَذِّنْ اَنْ لَا يَدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ضُرِبَتْ ضَرْبَةً

اسکی دھار کو اپنے سینے کے درمیان رکھا اور اپنا بوجھ دیکر یا اور ہلاک ہوگیا۔ تب وہ دوسرا شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور کہا میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا بات ہے اس نے کہا وہ شخص جسکا آپ نے ابھی ذکر فرمایا تھا۔ کہ دوزخیوں میں سے ہے۔ اور لوگوں نے اس بات کو بڑا سمجھا تھا جس پر میں نے انہیں کہا تھا کہ اس بات کی خبر کا میں ضامن ہوں۔ چنانچہ میں اسکی تلاش میں نکلا (تو کیا دیکھتا ہوں کہ) وہ شخص (لڑتے لڑتے) سخت زخمی ہوگیا۔ اور اس نے مرنے میں جلدی کی۔ اور اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھ کر اس کی دھار کو اپنے سینے کے درمیان رکھا۔ اور اس پر اپنا بوجھ ڈال کر ہلاک ہوگیا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص لوگوں کی نظر میں اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے۔ حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے۔ اور کوئی لوگوں کی نگاہ میں دوزخیوں کے سے کام کرتا ہے۔ حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے بلالؓ! اٹھ اور آواز دے دے کہ جنت میں سوائے مومن کے کوئی شخص نہیں جائے گا۔ اللہ (بعض وقت) فاجر شخص سے بھی دین کی تائید کراتا ہے"۔

سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ خیبر کے دن میری پنڈلی میں چوٹ

ج ۲ ص ۲۴۴
صرف دین کی تائید پر جنت واجب نہیں بلکہ اسلام حاصل ہونے پر

ج ۲ ص ۱۰۵
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سلمہ بن اکوع کی درد کا جاتا رہنا۔

فِي سَاقِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيهَا ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ۔

آگئی تھی۔ تو میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس پر تین مرتبہ دم کر دیا۔ پھر مجھے اس وقت تک شکایت نہیں ہوئی۔

۷۶۹ ح ۵۲ حضرت صفیہؓ کا نکاح۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِلَالًا بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَأَلْقَى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ قَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ اور خیبر کے درمیان تین شب ٹھہرے۔ انہی میں (حضرت) صفیہ سے زفاف ہوا۔ میں نے لوگوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ولیمہ کے لئے بلایا۔ تو نہ اس میں روٹی تھی۔ نہ گوشت۔ بلکہ صرف یہ کہ حضور نے بلالؓ کو دسترخوان بچھانے کا حکم دیا۔ جب دسترخوان بچھا دیا گیا۔ اور اس پر کھجوریں اور پنیر اور گھی ڈال دیا گیا۔ تو مسلمانوں نے باہم گفتگو کی۔ کہ صفیہؓ اُمہات المؤمنین سے ہیں یا لونڈی ہیں تو (بعض) لوگوں نے کہا۔ اگر انہیں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم پردے میں رکھینگے تو اُمہات المؤمنین سے ہیں۔ اور اگر پردے میں نہ رکھیں گے تو لونڈی ہیں۔ پس جب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوچ کیا تو صفیہؓ کے واسطے اپنے پیچھے بیٹھنے کی جگہ بنائی۔ اور اُن پر پردہ کھینچدیا۔

۷۷۰ ح ۵۳ نکاح متعہ اور گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ خیبر کے دن رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھوڑے کے سوار کو مال غنیمت سے دو حصے دیئے۔ اور پیادے کو ایک حصہ۔

مہاجرین حبشہ کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِيْنَ اِلَيْهِ اَنَا وَاَخَوَانِ لِيْ اَنَا اَصْغَرُهُمْ اَحَدُهُمَا اَبُوْ بُرْدَةَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ رُهْمٍ فِيْ ثَلَاثَةٍ وَّ خَمْسِيْنَ مِنْ قَوْمِيْ فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً فَاَلْقَتْنَا سَفِيْنَتُنَا اِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَقَمْنَا مَعَهٗ حَتّٰى قَدِمْنَا جَمِيْعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ وَكَانَ اُنَاسٌ مِّنَ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ لَنَا يَعْنِيْ لِاَهْلِ السَّفِيْنَةِ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ وَدَخَلَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلٰى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ

حضرت ابوموسےٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے (مکہ سے) نکلنے کی خبر ملی۔ تو ہم اس وقت یمن میں تھے۔ لہٰذا ہم بھی آپ کی طرف ہجرت کرکے روانہ ہوئے۔ ایک میں تھا۔ اور دو میرے بھائی۔ اور میں ان میں سے چھوٹا تھا۔ ایک کا نام ابوبُردہ اور دوسرے کا ابورُہم تھا۔ اور ترپین (۵۳) آدمی ہماری قوم کے اور تھے۔ پس ہم سب کشتی میں سوار ہوئے۔ اور کشتی نے ہمیں نجاشی کی طرف حبش میں پہنچا دیا۔ تو (وہاں) ہمیں جعفر بن ابی طالب ملے ہم نے اُن کے پاس قیام کیا۔ پھر ہم سب اکٹھے روانہ ہوئے۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہم سب نے بوقت فتح خیبر ملاقات کی۔ اور دیگر لوگ ہم اہل سفینہ سے کہنے لگے۔ کہ ہجرت میں ہم لوگ تم پر سبقت لے گئے۔ اور نیز اسماء بنت عمیس جو ہمارے ساتھ آئی تھیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاں مہمان ہوئیں۔ اور اسماء نے بھی

هاجرت الى النجاشي فيمن
هاجر فدخل عمر رضي الله
عنه على حفصة وأسماء عندها
فقال عمر حين رأى أسماء
من هذه قالت أسماء بنت
عميس قال عمر الحبشية
هذه البحرية هذه قالت
أسماء نعم قال سبقناكم
بالهجرة فنحن أحق برسول
الله صلى الله عليه وسلم
منكم فغضبت وقالت كلا
والله كنتم مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم يطعم
جائعكم ويعظ جاهلكم
وكنا في دار أو في الأرض البعداء
البغضاء بالحبشة وذلك
في الله وفي رسوله صلى الله
عليه وسلم وأيم الله
لا أطعم طعاما ولا أشرب
شرابا حتى أذكر ما قلت
لرسول الله صلى الله عليه وسلم
ونحن كنا نؤذى ونخاف و
سأذكر ذلك للنبي صلى
الله عليه وسلم وأسأله والله
لا أكذب ولا أزيغ ولا أزيد
عليه فلما جاء النبي صلى
الله عليه وسلم قالت يا نبي

نجاشی کی طرف جماعت مہاجرین کے ساتھ ہجرت
کی تھی حضرت عمرؓ حفصہ کے پاس آئے اور اس
وقت اسماء بنت عمیس ان کے پاس موجود تھیں
تو حضرت عمرؓ نے اسماء کو دیکھ کر پوچھا "یہ کون ہے"؟
حضرت حفصہؓ نے جواب دیا کہ اسماء بنت
عمیس ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ کیا یہ اسماء حبشیہ
دریا والی ہیں؟ اسماء بولیں۔ ہاں (میں وہی ہوں)
حضرت عمرؓ نے کہا ہم ہجرت میں تم پر سبقت لے گئے
لہذا ہم تم سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے زیادہ حقدار ہیں۔ اسماء کو غصہ آگیا اور کہا
ہرگز نہیں۔ تم تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس موجود تھے۔ اور حضور تم میں سے
بھوکوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور تمہارے
جہال کو نصیحت کرتے تھے۔ لیکن ہم اجنبیوں
اور دشمنوں کی زمین میں تھے۔ جو حبش میں
ہے۔ اور سب (تکالیف محض)
اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم
کی راہ میں تھیں۔ بخدا مجھ پر کھانا پینا حرام
ہے۔ جب تک میں رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے تمہاری بات کا ذکر نہ کرلوں
نیز ہم کو ایذا دی جاتی تھی۔ اور ہر وقت
خوف رہتا تھا۔ عنقریب میں نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے ذکر کروں گی۔ جس
میں بخدا نہ جھوٹ بولوں گی۔ اور نہ
کجروی کروں گی۔ اور نہ اس سے زیادہ
کہوں گی۔ پس جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے تو اسماء نے عرض کی یا رسول

اللهِ اِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَمَا قُلْتِ لَهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهُ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَيْسَ بِاَحَقَّ بِيْ مِنْكُمْ وَلَهُ وَلِاَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ اَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ۔

اللہ عمرؓ نے اس طرح سے کہا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا تو عمرؓ کو کیا جواب دیا؟ اسماءؓ بولیں۔ میں نے عمرؓ کو اس طرح جواب دیا۔ آپ نے فرمایا۔ عمرؓ تم سے زیادہ میرا حقدار نہیں ہے۔ کیونکہ عمرؓ اور اُنکے یاروں کی ایک ہجرت ہے۔ اور اے کشتی والو تمہاری دو ہجرتیں ہوئیں۔"

اشعریوں کی قرآن خوانی کی تصدیق۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بِالْقُرْاٰنِ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ بِاللَّيْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ وَاِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِيْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ اِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِيْ يَاْمُرُوْنَكُمْ اَنْ تَنْظُرُوْهُمْ۔

حضرت ابوموسیٰؓ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ "میں اشعریوں کی جماعت کے قرآن پڑھنے کی آواز پہچانتا ہوں۔ جبکہ وہ رات کو گھروں میں آتے ہیں۔ اور میں اُنکی قیامگاہ کو اُنکے قرآن پڑھنے کی آواز سے رات کے وقت پہچانتا تھا۔ اگرچہ میں اُن کے اُترنے کی جگہ نہیں دیکھتا تھا۔ جہاں وہ دن میں اُترتے تھے۔ اور ان ہی میں سے ایک حکیم ہے۔ جبکہ وہ جماعت سے یا دشمن سے (شک راوی) لڑتا تھا۔ تو ان سے کہتا تھا۔ کہ میرے یار وہ تم سے کہتے ہیں کہ ہمارا انتظار کرو۔

اشعریوں کو جنگ خیبر سے حصہ دلانا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَنِ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَسَمَ لَنَا وَلَمْ يَقْسِمْ لِاَحَدٍ لَمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ غَيْرَنَا۔

حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ ہم فتح خیبر کے بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ تو حضورؐ نے ہمیں غنیمت خیبر سے حصہ دیا۔ اور ہمارے علاوہ کسی اور کو جو بوقت فتح حاضر نہ تھا حصہ نہیں دیا۔

حالت احرام میں نکاح کا جواز۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میمونہؓ سے حالت احرام میں نکاح کیا۔

وَهُوَ مُحْرِمٌ ذَبَنَی بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَمَاتَتْ بِسَرِفَ۔

اور بوقت احرام کھولنے کے ان سے خلوت کی۔ اور وہ سرف میں ہی فوت ہوئیں۔

غزوۂ موتہ واقعۂ ملک شام

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمَّرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی غَزْوَةِ مُوْتَةَ زَیْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ قُتِلَ زَیْدٌ فَجَعْفَرٌ وَاِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنْتُ فِیْهِمْ فِی تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِی طَالِبٍ فَوَجَدْنَاهُ فِی الْقَتْلٰی وَوَجَدْنَا مَا فِی جَسَدِهٖ بِضْعًا وَتِسْعِیْنَ مِنْ طَعْنَةٍ وَرَمْیَةٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جنگ موتہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو امیر بنا کر فرمایا۔ اگر زید شہید ہو جائے۔ تو جعفر (امیر ہے) اور اگر جعفر شہید ہو جائیں تو عبد اللہ بن رواحہ (امیر ہیں) عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں۔ میں اس لڑائی میں موجود تھا جب ہم نے جعفر بن ابی طالب کو تلاش کیا۔ تو ہم نے انہیں مردوں میں پایا۔ اور اُن کے جسم پر ہم نے کچھ اُوپر نوّے نشان نیزے اور تلوار کے دیکھے۔

جنگ موتہ کی امارت اور جعفرؓ کی شہادت

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْحُرَقَةِ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلَحِقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا غَشِیْنَاهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَكَفَّ الْاَنْصَارِیُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِی حَتّٰی قَتَلْتُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اُسَامَةُ اَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا

اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہمیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حرقہ کی طرف بھیجا۔ تو بوقت صبح ہم نے ان لوگوں پر دھاوا کر کے انہیں بھگا دیا۔ پھر ہم اور ایک انصاری شخص کفّار کے ایک آدمی سے ملے۔ تو ہم نے اُسے گھیر لیا۔ جس پر اس نے کہا۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اس سے انصاری تو رُک گیا۔ اور میں نے اُسے نیزہ مار دیا۔ پس جب ہم مدینہ میں آئے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی۔ تو آپ نے کہا "اُسامہ کیا تو نے اُسے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے

لا الٰہ الا اللہ کہنے پر قتل کا تاسف نہی۔

قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ كَانَ مُتَعَوِّذًا فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ اَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

کے بعد مار ڈالا؟ میں نے عرض کی۔ وہ تو بچاؤ کے واسطے کہہ رہا تھا۔ مگر آپ بار بار یہی فرماتے رہے یہانتک کہ میں نے یہ خواہش کی۔ کہ کاش! میں اس دن سے پہلے اسلام نہ لایا ہوتا۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيْمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوْثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا اَبُوْبَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا اُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات بار جہاد کیا ہے۔ اور نو مرتبہ آپ کے بھیجے ہوئے لشکروں کے ساتھ ہوکر لڑا ہوں۔ ایک بار ہم پر ابوبکرؓ (امیر) تھے۔ اور ایک بار ہم پر اُسامہ (امیر) تھے۔

فتح مکہ کا بیان جو ماہ رمضان میں ہوئی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَمَعَهٗ عَشَرَةُ آلَافٍ وَذٰلِكَ عَلٰى رَأْسِ ثَمَانِ سِنِيْنَ وَنِصْفٍ مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةَ فَسَارَ هُوَ وَمَنْ مَعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى مَكَّةَ يَصُوْمُ وَيَصُوْمُوْنَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ وَهُوَ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ اَفْطَرَ وَاَفْطَرُوْا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں دس ہزار صحابیوں کے ساتھ مدینہ سے (مکہ کی طرف) روانہ ہوئے۔ اور یہ مدینہ میں آپ کے آنے سے ساڑھے آٹھ برس بعد کا ذکر ہے۔ (اس سفر میں) آپ بھی روزہ رکھتے تھے اور آپ کے ہمراہی بھی۔ حتٰی کہ جب آپ کدید پر پہنچے۔ جو عُسفان و قدید کے درمیان ایک چشمہ ہے۔ تو آپ اور آپ کے ہمراہیوں نے روزہ کھول دیا۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ اِلٰى حُنَيْنٍ وَالنَّاسُ مُخْتَلِفُوْنَ فَصَائِمٌ وَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم حنین کی طرف رمضان میں نکلے۔ بعض لوگ روزہ دار اور

فتح
حضرت سلمہ نے ستر جہاد کئے

فتح
سفر مکہ میں نصف شعبان کا روزہ رکھنا اور نہ رکھنا

فتح
سفر میں افطار جائز

وَمُفْطِرٌ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهٖ
دَعَا بِاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ اَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ
عَلٰى رَاحَتِهٖ اَوْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ ثُمَّ
نَظَرَ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ الْمُفْطِرُوْنَ
لِلصُّوَّامِ اَفْطِرُوْا۔

بعض بے روزہ تھے۔ جب آپ اپنی سواری
پر بیٹھ گئے تو ایک برتن میں پانی یا دودھ
منگا کر اپنی ہتھیلی یا سواری پر رکھا۔ پھر لوگوں
کی طرف دیکھا تو بے روزہ داروں نے روزہ داروں
سے کہا۔ تم بھی افطار کر لو۔

فتح
ابو سفیان کا
مسلمان ہونا۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا سَارَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا
خَرَجَ اَبُوْ سُفْيَانَ وَحَكِيْمُ
بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ
يَلْتَمِسُوْنَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلُوْا
يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى اَتَوْا مَرَّ
الظَّهْرَانِ فَاِذَا هُمْ
بِنِيْرَانٍ كَاَنَّهَا نِيْرَانُ
عَرَفَةَ فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ
مَا هٰذِهٖ لَكَاَنَّهَا نِيْرَانُ
عَرَفَةَ فَقَالَ بُدَيْلُ
بْنُ وَرْقَاءَ نِيْرَانُ بَنِيْ عَمْرٍو
فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ عَمْرٌو اَقَلُّ
مِنْ ذٰلِكَ فَرَاٰهُمْ نَاسٌ مِنْ حَرَسِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَدْرَكُوْهُمْ فَاَخَذُوْهُمْ
فَاَتَوْا بِهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ
اَبُوْ سُفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما
سے مروی ہے۔ کہ جب رسولِ خدا صلے اللہ
علیہ وسلم فتح مکہ کے سال روانہ ہوئے۔
اور قریش کو خبر پہنچی۔ تو ابو سفیان اور حکیم
بن حزام اور بُدیل بن ورقا رسولِ خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر تلاش کرنے کو
نکلے۔ چلتے چلتے جب وہ موضع مرالظہران
تک پہنچے۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ آگیں اس کثرت
سے روشن ہیں۔ گویا کہ وہ عرفہ کی آگیں ہیں۔
ابو سفیان نے کہا۔ یہ کیسی آگیں ہیں جیسے
کہ عرفہ کی آگ بکثرت ہوتی ہے۔ بُدیل بن
ورقاء نے کہا۔ بنی عمر کی آگیں ہونگی۔ ابو سفیان
نے کہا بنی عمر کے آدمی اس سے بہت کم
ہیں۔ اتنے میں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے چوکیداروں نے انہیں دیکھ لیا
اور پکڑ کر رسولِ خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس لے آئے
تو ابو سفیان مسلمان ہو گئے۔ جب
رسولِ خدا صلے اللہ علیہ
وسلم چلے۔ تو حضرت عباس رضؓ
سے فرمایا۔ ابو سفیان کو گھوڑے کے
ازدحام کی جگہ ٹھیرانا۔ تاکہ مسلمانوں کی

الْعَبَّاسِ احْبِسْ اَبَا سُفْيَانَ
عِنْدَ حَطْمِ الْخَيْلِ حَتّٰى يَنْظُرَ
اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ
فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَتِيْبَةً كَتِيْبَةً عَلٰى اَبِيْ
سُفْيَانَ فَمَرَّتْ كَتِيْبَةٌ قَالَ
يَا عَبَّاسُ مَنْ هٰذِهٖ قَالَ
هٰذِهٖ غِفَارُ قَالَ مَالِيْ وَلِغِفَارَ
ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةُ فَقَالَ
مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ
بْنُ هُزَيْمٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ
ثُمَّ مَرَّتْ سُلَيْمُ فَقَالَ مِثْلَ
ذٰلِكَ حَتّٰى اَقْبَلَتْ كَتِيْبَةٌ
لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَالَ مَنْ هٰذِهٖ
قَالَ هٰؤُلَاءِ الْاَنْصَارُ عَلَيْهِمْ
سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ
فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ
يَا اَبَا سُفْيَانَ الْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ
الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَقَالَ
اَبُوْ سُفْيَانَ يَا عَبَّاسُ حَبَّذَا
يَوْمُ الذِّمَارِ ثُمَّ جَاءَتْ كَتِيْبَةٌ وَهِيَ
اَقَلُّ الْكَتَائِبِ فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَصْحَابُهٗ وَرَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الزُّبَيْرِ
بْنِ الْعَوَّامِ فَلَمَّا مَرَّ رَسُوْلُ

شوکت کو ملاحظہ کرے۔ حضرت عباسؓ نے
ابوسفیان کو اسی جگہ ٹھیرایا۔ چنانچہ ان کے
پاس سے وہ قبائل جو رسولِ خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ گروہ گروہ گذرنے
لگے۔ پس جب پہلا قبیلہ گذرا تو ابوسفیان
نے پوچھا۔ عباس! یہ کون ہیں؟ انہوں نے
کہا۔ یہ قبیلۂ غفار ہے۔ ابوسفیان نے
کہا۔ میری اور (قبیلۂ) غفار کی تو لڑائی نہ
تھی۔ پھر قبیلۂ جُہینہ گزرا۔ تو ابوسفیان
نے اسی طرح کہا۔ پھر قبیلۂ سعد
بن ہُذیم اور سلیم گزرے۔ تو ابو
سفیان نے پھر وہی بات کہی۔ حتّٰی کہ
ایک ایسا قبیلہ گزرا۔ کہ وہ کبھی ابوسفیان
نے دیکھا ہی نہ تھا۔ پوچھا۔ یہ کون ہیں؟
عباسؓ نے کہا۔ یہ انصار ہیں۔ ان کے
امیر سعد بن عبادہ ہیں۔ ان ہی کے پاس
جھنڈا ہے۔ پھر سعد بن عبادہ نے کہا۔
اے ابوسفیان! آج کا دن (کفّار) کے
قتل کا دن ہے۔ آج کے دن کعبہ حلال
ہوجائے گا (یعنی کفار کا قتل اس میں جائز
ہوجائے گا) ابوسفیان نے کہا۔ اے
عباس! روزِ ہلاکت کفّار اچھا ہے۔ پھر
ایک جماعت آئی۔ جو سب جماعتوں سے
چھوٹی تھی۔ ان ہی میں رسولِ خدا صلے
اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابی تھے۔ اور
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا زبیر بن
عوام کے پاس تھا۔ جب رسولِ خدا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي
سُفْيَانَ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ
سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ مَا قَالَ
قَالَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كَذَبَ
سَعْدٌ وَلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللّٰهُ فِيهِ
الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسٰى فِيهِ
الْكَعْبَةُ قَالَ وَأَمَرَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
تُرْكَزَ رَايَتُهُ بِالْحَجُونِ فَقَالَ
الْعَبَّاسُ لِلزُّبَيْرِ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
هٰهُنَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ قَالَ
وَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ خَالِدَ بْنَ
الْوَلِيدِ أَنْ يَدْخُلَ مِنْ
أَعْلٰى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ وَدَخَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ كُدًى فَقُتِلَ مِنْ خَيْلِ
خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَجُلَانِ
حُبَيْشُ بْنُ الْأَشْعَرِ وَكُرْزُ بْنُ
جَابِرٍ الْفِهْرِيُّ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰى نَاقَتِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ
سُورَةَ الْفَتْحِ يُرَجِّعُ وَقَالَ لَوْلَا
أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِي لَرَجَّعْتُ

صلے اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے
پاس سے گزرے۔ تو ابوسفیان نے کہا
آپ کو معلوم نہیں۔ کہ سعد بن عبادہ نے کیا
کہا ہے؟ آپ نے پوچھا "اس نے کیا کہا؟"
ابوسفیان نے کہا۔ اس اس طرح کہا ہے
آپ نے فرمایا "سعد نے غلط کہا ہے۔ یہ
دن تو وہ ہے۔ کہ اللہ اس میں کعبہ کو
بزرگی دے گا۔ اور یہ ایسا دن ہے کہ کعبہ
کو غلاف پہنایا جائیگا" عروہ کہتے ہیں کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ نے موضع حجون
میں اپنا جھنڈا گاڑنے کا حکم دیا۔ تو حضرت
عباسؓ نے زبیر سے کہا۔ اے ابوعبداللہ
کیا اس جگہ جھنڈا گاڑنے کا تجھے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا؟۔
عروہؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے اس روز خالد بن ولید کو حکم دیا تھا۔
کہ "کداء کی بلندی کی طرف سے مکہ میں
جانا"۔ اور خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم کداء
سے گئے۔ خالد کی فوج میں سے دو مرد یعنی
حبیش بن اشعر اور کرز بن جابر فہری اس
دن شہید ہوئے۔

باب ۱۸۴
آنحضرتؐ کی قرأت خوش الحان۔

حضرت عبداللہ بن مغفل سے مروی
ہے کہ فتح مکہ کے دن اس نے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر سوار دیکھا جبکہ
آپ سورۂ فتح خوش الحانی سے پڑھ رہے
تھے۔ اور آپ نے فرمایا "اگر لوگوں کے
جمع ہو جانے کا خوف نہ ہوتا۔ تو میں اسیطرح

كَمَا رَجَعَ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّوْنَ وَثَلَاثُ مِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُوْدٍ فِيْ يَدِهٖ وَيَقُوْلُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ۔

خوش الحانی کے ساتھ ہنساتا۔

حضرت عبد اللہ (بن مسعودؓ) کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں گئے اور اس وقت خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت نصب تھے۔ آپ اپنے ہاتھ کی چھڑی ان بتوں کو مارتے تھے۔ اور یہ فرماتے جاتے تھے۔ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ (دین حق آیا اور باطل چلا گیا۔ حق آگیا اب باطل نہ نیا ہوگا اور نہ دوبارہ آویگا)۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرَّ النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْأَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ وَمَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُوْنَ يَزْعَمُ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَهٗ أَوْحٰى إِلَيْهِ أَوْ أَوْحَى اللّٰهُ بِكَذَا فَكُنْتُ أَحْفَظُ ذٰلِكَ الْكَلَامَ فَكَأَنَّمَا يُغْرٰى فِيْ صَدْرِيْ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِإِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُوْلُوْنَ اتْرُكُوْهُ وَقَوْمَهٗ فَإِنَّهٗ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ أَهْلِ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ أَبِيْ قَوْمِيْ بِإِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ

حضرت عمرو بن سلمہ سے روایت ہے کہ ہم ایک چشمہ پر مقیم تھے۔ جو گذرگاہ عوام تھا۔ پس جو سوار ہمارے پاس سے گزرتا۔ ہم ان سے پوچھتے تھے۔ لوگوں کا کیا حال ہے؟ اور یہ کون شخص ہے؟ (جو مدعی نبوت ہے) وہ لوگ جواب دیتے وہ کہتا ہے۔ اللہ نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اور میرے پاس وحی آتی ہے۔ اور اللہ نے یہ وحی بھیجی ہے۔ عمرو بن سلمہؓ کہتے ہیں۔ وہ کلام میں یاد کر لیا کرتا تھا۔ گویا کہ میرے سینہ میں پڑ جاتا تھا اور عرب مسلمان ہونے کے واسطے فتح مکہ کا انتظار کر رہے تھے۔ اور کہتے تھے کہ محمدؐ اور اسکی قوم کو چھوڑ دو اور اگر محمدؐ ان پر غالب آگیا تو وہ سچا نبی ہے۔ جب فتح مکہ کا واقعہ ہوا۔ تو ہر قوم اسلام لانے کی جلدی کرنے لگی۔ اور میرے باپ نے مسلمان ہونے میں اپنی قوم میں جلدی کی جب میرا باپ مسلمان ہو کر آیا۔ تو اس نے اپنی قوم سے کہا۔

حضرت نبی کریم کا کعبہ کو بتوں سے پاک فرمانا۔

فتح مکہ کے بعد اشاعت اسلام

وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِيْنِ كَذَا وَصَلُّوا كَذَا فِي حِيْنِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي لِمَا كُنْتُ أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِيْنَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّي فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ أَلَا تُغَطُّوا عَنَّا اسْتَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوا لِي قَمِيْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِي بِذٰلِكَ الْقَمِيْصِ۔

میں تمہارے پاس سچے نبی کے پاس سے آیا ہوں۔ اُس نے فرمایا ہے۔" فلاں وقت یہ نماز اور فلاں وقت یہ نماز پڑھا کرو" اور جب نماز کا وقت ہو۔ تو کوئی تم میں سے اذان کہے۔ اور جو تم میں سے زیادہ قرآن جانتا ہو ۔وہ نماز پڑھائے"۔ اُنھوں نے غور کیا۔ تو مجھ سے بڑھ کر کسیکو قرآن جاننے والا نہ پایا۔ کیونکہ میں سواروں سے ملتا تھا۔ پس سب نے مجھے اپنا امام بنایا۔ حالانکہ مَیں چھ سات سال کا تھا۔ اور میں صرف ایک چادر اوڑھے ہوئے تھا۔ جب میں سجدہ کرتا۔ تو وہ سکڑ جاتی تھی۔ قبیلۂ حیّ کی ایک عورت نے کہا۔ تم اپنے قاری کا ستر ہم سے کیوں نہیں چھپاتے۔ اُنھوں نے کپڑا خرید کر میرا کُرتہ بنایا۔ میں جتنا اس کُرتے سے خوش ہوا۔ اتنا کسی چیز سے خوش نہیں ہوا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ بِيَدِهٖ ضَرْبَةٌ قَالَ ضُرِبْتُهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفےٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تلوار کا نشان تھا۔ انہوں نے کہا۔ یہ چوٹ حُنین کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ میرے لگی تھی۔

۳۸۳ نتیجہ
عبداللہ بن ابی اوفےٰ حُنین کے زخمیوں میں سے تھے۔

غزوۂ اوطاس

صحیح [illegible]

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَانْتَهَى إِلَيْهِمْ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللّٰهُ أَصْحَابَهُ قَالَ أَبُو مُوسَى وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ رَمَاهُ جُشَمِيٌّ بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَأَشَارَ إِلَى أَبِي مُوسَى فَقَالَ ذَاكَ قَاتِلِي الَّذِي رَمَانِي فَقَصَدْتُ لَهُ فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا رَآنِي وَلَّى فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلَا تَسْتَحْيِي أَلَا تَثْبُتُ فَكَفَّ فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَامِرٍ قَتَلَ اللّٰهُ صَاحِبَكَ قَالَ فَانْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَقْرِئِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوموسےٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جنگ حنین سے فارغ ہوئے۔ تو ابوعامر کو امیر بناکر اوطاس کی طرف بھیجا۔ جو وہاں پہنچکر درید بن صمہ سے لڑے۔ اس میں درید مارا گیا۔ اور اس کے ساتھیوں کو خدا نے بھگا دیا۔ ابوموسےٰ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی ابوعامر کے ہمراہ بھیجا تھا۔ (اتفاق سے) ابوعامر کے گھٹنے میں ایک جشمی آدمی کا تیر لگ گیا۔ اور اُن کے زانو میں بیٹھ گیا۔ میں نے ابوعامر کے پاس جاکر پوچھا۔ چچا! تجھے کس نے تیر مارا۔ اُنہوں نے مجھے اشارے سے بتلایا۔ کہ فلاں شخص میرا قاتل ہے جس نے مجھے تیر مارا ہے۔ میں جھپٹکر اُسکے پاس جا پہنچا۔ مگر وہ مجھے دیکھتے ہی بھاگ گیا۔ میں اسکے پیچھے جاتا تھا۔ اور کہتا تھا (او بے حیا) تجھے شرم نہیں آتی۔ تو ٹھیرتا کیوں نہیں؟ اس پر وہ ٹھیر گیا اور میرے اور اسکے باہم دو وار تلوار کے ہوئے۔ جس میں میں نے اُسے مار ڈالا اور آکر ابوعامرؓ سے کہا۔ اللہ نے تمہارے قاتل کو ہلاک کردیا۔ پھر وہ بولے۔ یہ تیر تو نکالو۔ میں نے تیر نکالا۔ تو زخم سے پانی بہنے لگا۔ اُنہوں نے کہا۔ بھتیجے! تم آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو میری طرف سے

السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِيْ وَاسْتَخْلَفَنِيْ أَبُوْ عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ فَمَكَثَ يَسِيْرًا ثُمَّ مَاتَ فَرَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهِ عَلٰى سَرِيْرٍ مُرَمَّلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيْرِ فِيْ ظَهْرِهِ وَجَنْبَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِيْ عَامِرٍ وَقَالَ قُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِيْ فَدَعَا فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِيْ عَامِرٍ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِيْ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيْمًا۔

سلام دینا۔ اور آپ سے کہنا۔ کہ آپ ابو عامرؓ کے واسطے بخشش مانگیں۔ پھر ابو عامرؓ نے مجھے لوگوں پر خلیفہ بنایا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد فوت ہو گئے۔ پھر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا۔ اور اس وقت آپ ایک چارپائی پر جو رسّی سے بنی ہوئی تھی۔ لیٹے ہوئے تھے۔ اور اس پر ایسا فرش تھا۔ کہ آپ کی پُشت اور پہلو پر چارپائی کی رسّی کے نشان پڑ گئے تھے۔ میں نے آپ سے اپنا اور ابو عامرؓ کا حال بیان کیا۔ اور میں نے کہا ابو عامرؓ نے حضور سے دعائے مغفرت کرنے کی درخواست کی ہے۔ تو آپ نے پانی منگا کر وضو کیا۔ اور پھر ہاتھ اٹھا کر دُعا کی "اے اللہ! عبید اللہ ابو عامرؓ کو بخش دے"۔ اور میں آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ رہا تھا۔ پھر فرمایا "اے اللہ! ابو عامرؓ کا قیامت کے روز بہت سی مخلوق بنی نوع انسان پر درجہ بلند کیجیو"۔ میں نے کہا۔ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) میرے واسطے بھی دعائے مغفرت کیجئے۔ تو آپؐ نے فرمایا "اے اللہ! عبد اللہ بن قیس کے گناہ بخش دے۔ اور اسے قیامت کے دن اچھی جگہ داخل کر"۔

جنگ طائف جو شوال ۸ھ میں ہوئی

بخ ۲ — ہیجڑوں کا عورتوں کے پاس بیٹھنا منع ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي مُخَنَّثٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أُمَيَّةَ يَا عَبْدَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ فَتَحَ اللهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ۔

حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جبکہ میرے پاس ایک زنانہ بیٹھا ہوا تھا عبداللہ بن ابی امیہ سے کہہ رہا تھا۔ اے عبداللہ اگر کل اللہ طائف فتح کردے۔ تو تو دختر غیلان کو لے لیجیو۔ کیونکہ (وہ اس قدر فربہ ہے)۔ جب وہ سامنے سے آتی ہے تو اس کے پیٹ میں چار شکن پڑتے ہیں۔ اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ شکن پڑتے ہیں (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (اے ام سلمہؓ) یہ زنانے تمہارے پاس ہرگز نہ آنے پائیں"۔

بخ ۲ — طائف کا محاصرہ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا نَذْهَبُ وَلَا نَفْتَحُهُ وَقَالَ مَرَّةً نَقْفُلُ فَقَالَ اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ فَأَعْجَبَهُمْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا۔ اس پر ان کا کچھ مال ہاتھ نہ آیا۔ تو آپ نے فرمایا" ہم انشاء اللہ مدینہ کی طرف لوٹ چلیں گے"۔ صحابہؓ کو یہ گراں معلوم ہوا۔ اور کہنے لگے۔ ہم بے فتح کیونکر لوٹ چلیں؟ آپ نے فرمایا" اچھا کل لڑو"۔ چنانچہ وہ سب لڑے۔ اور زخمی ہوگئے۔ آپ نے فرمایا" کل انشاء اللہ ہم واپس چلیں گے"۔ اس وقت انہیں یہ بات اچھی معلوم ہوئی۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہنسے۔

بخ ۲ — جو نسب بدلے گا جنتی نہیں ہوگا۔

عَنْ سَعْدٍ وَأَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا سَمِعْنَا

حضرت سعد اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَاَوَّلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ تَسَوَّرَ حِصْنَ الطَّائِفِ فِيْ اُنَاسٍ فَجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَنَزَلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ وَعِشْرِيْنَ مِنَ الطَّائِفِ۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اَلَا تُنْجِزُ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ فَقَالَ لَهُ اَبْشِرْ فَقَالَ قَدْ اَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ اَبْشِرْ فَاَقْبَلَ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ رَدَّ الْبُشْرٰى فَاقْبَلَا اَنْتُمَا قَالَا قَبِلْنَا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَغَسَلَ

کہ فرماتے تھے۔ جو اپنے تئیں غیر باپ کی طرف منسوب کرے۔ حالانکہ وہ جانتا ہے (کہ میں اس باپ سے نہیں ہوں)۔ تو اس پر جنت حرام ہے۔

ایک روایت میں ہے۔ کہ ان دونو (راویانِ حدیث) سے ایک تو وہ شخص ہے جس نے راہِ خدا میں اوّل تیر مارا ہے۔ اور دوسرا وہ ہے جو قلعۂ طائف کی دیوار پر چند آدمیوں کے ہمراہ (امان کے واسطے) چڑھ گیا تھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ پھر وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس معہ بائیس آدمیوں کے طائف سے (بطورِ امان) آگئے تھے۔

حضرت ابو موسےٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ جبکہ آپ جعرانہ میں ٹھیرے تھے۔ جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک موضع ہے۔ اور آپ کے ہمراہ بلالؓ تھے۔ (اتنے میں) ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر کہا۔ کیا آپ اپنا وعدہ پورا نہ کرو گے جو مجھ سے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تیرے واسطے بشارت ہے۔ وہ بولا یہ تو آپ بار بار فرماتے ہیں۔ مگر میں اسے کیا کروں؟ اسوقت آپ کے سامنے بلالؓ و ابو موسیٰؓ بھی تھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بصورت غضبناک ہوئے اور فرمایا۔ اس اعرابی نے بشارت کو منظور نہیں کیا پس تم دونوں قبول کر لو۔ وہ دونوں بولے۔ ہم نے قبول کر لیا۔ پھر آپ نے ایک پیالے میں پانی منگا کر اس میں

۸۹ ع ۲ حدیث بال کے ادعیٰ

۹۰ ع ۳ بشارت قبول نہ کرنے والے پر آنحضرت کا غضبناک ہونا۔

يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَأَبْشِرَا فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَنْ أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً۔

اپنے دونوں ہاتھ اور منہ دھوئے اور اس میں کلی کی۔ پھر فرمایا: "اس میں سے تم دونوں پی لو اور اپنے منہ اور سینوں پر چھڑک لو۔ اور خوش ہو جاؤ۔" ان دونوں نے پیالے لیا اور تعمیل کرنے لگے۔ ام سلمہؓ نے پردے کے پیچھے سے پکارا کہ اپنی والدہ یعنی میرے واسطے بھی چھوڑ دینا۔ تو انہوں نے باقی اس میں سے حضرت اُمّ سلمہؓ کو دیدیا۔

[illegible] انصار کی فضیلت

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کو جمع کرکے فرمایا: "قریش نومسلم اور تازہ مصیبت اٹھائے ہوئے ہیں (اس لئے) میں چاہتا ہوں کہ مال غنیمت دے کر انکی دلجوئی کردوں۔ کیا تم خوش نہیں کہ لوگ دنیا لے جائیں۔ اور تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر کی طرف لیجاؤ۔" انہوں نے جواب دیا۔ بیشک (ہم راضی ہیں) پھر آپ نے فرمایا: "اگر اور لوگ کنارۂ صحرا میں چلیں اور انصار پہاڑ کی گھاٹی پر چلیں تو میں بھی انصار کی وادی یا گھاٹی اختیار کروں گا۔"

[illegible] ناجائز قتل سے برائت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو بنی جذیمہ کی طرف روانہ کیا۔ تو خالدؓ نے انہیں اسلام کی طرف بلایا انہوں نے اَسْلَمْنَا کہنا اچھا نہ جانا بلکہ

يَقُولُونَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ وَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ۔

صبانا۔ صبانا کہنے لگے۔ جس پر خالدؓ انہیں مارنے لگے۔ اور بعض کو قید کرکے ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک قیدی دے دیا۔ پھر ایک دن خالدؓ نے حکم دیا کہ ہر شخص اپنے اپنے قیدی کو مار ڈالے (عبداللہ کہتے ہیں) میں نے کہا بخدا میں تو اپنے قیدی کو ہرگز نہ مارونگا اور نہ کوئی میرا یار اپنے قیدی کو مارےگا جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور آپؐ سے یہ قصہ بیان کیا تو آپؐ نے اپنا ہاتھ اٹھا کر فرمایا "اے اللہ! میں خالدؓ کے فعل سے بری ہوں"۔ (یہ کلام) دو بار فرمایا۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهَا رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ فَقَالَ أَلَيْسَ أَمَرَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا فَجَمَعُوا فَقَالَ أَوْقِدُوا نَارًا فَأَوْقَدُوهَا فَقَالَ ادْخُلُوهَا فَهَمُّوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يُمْسِكُ بَعْضًا وَيَقُولُونَ فَرَرْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا

۳۰۹۴
۶
شرعی احکام میں امیر کی اطاعت لازم ہے لیکن اگر امیر ناکردنی کام کا حکم دے تو اسکی اطاعت لازم نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا حاکم ایک انصاری کو بنا کر سب کو اُس کی فرمانبرداری کا حکم دیدیا تھا۔ (ایک دفعہ) اُسے غصہ آیا۔ تو کہنے لگا۔ کیا تمہیں آنحضرت صلعم نے میری اطاعت کرنیکا حکم نہیں دیا؟ وہ بولے۔ ہاں (دیا ہے) انصاری بولا تم میرے واسطے لکڑیاں جمع کرو۔ چنانچہ انہوں نے جمع کردیں۔ پھر کہا۔ اب آگ سلگاؤ۔ انہوں نے آگ سلگائی۔ پھر سردار نے کہا۔ تم اس میں کود پڑو۔ انہوں نے کودنے کا ارادہ کیا مگر بعض ایکدوسرے کو روکنے لگے۔ اور کہنے لگے۔ ہم آگ (دوزخ) سے تو بھاگ کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ہیں (اب اسی میں کیوں جل مریں) یونہی سب جھگڑتے

وَالْوَا حَتّٰى خَمَدَتِ النَّارُ وَسَكَنَ غَضَبُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوْهَا مَا خَرَجُوْا مِنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الطَّاعَةُ فِى الْمَعْرُوْفِ۔

مرتد کا قتل

عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ وَبَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى مِخْلَافٍ قَالَ وَالْيَمَنُ مِخْلَافَانِ ثُمَّ قَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا فَانْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اِلٰى عَمَلِهِ قَالَ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اِذَا سَارَ فِىْ اَرْضِهِ وَكَانَ قَرِيْبًا مِنْ صَاحِبِهِ اَحْدَثَ بِهِ عَهْدًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَارَ مُعَاذٌ فِىْ اَرْضِهِ قَرِيْبًا مِنْ صَاحِبِهِ اَبِىْ مُوْسٰى فَجَاءَ يَسِيْرُ عَلٰى بَغْلَتِهِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِ وَاِذَا هُوَ جَالِسٌ وَقَدِ اجْتَمَعَ اِلَيْهِ النَّاسُ وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ قَدْ جُمِعَتْ يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ

رہے کہ اس حوض میں آگ کی شدت کا غصہ جاتا رہا۔ جب آپ کو یہ خبر پہنچی۔ تو آپ نے فرمایا۔ اگر وہ اس آگ میں چلے جاتے تو قیامت تک اس میں سے نہ نکلتے کیونکہ اطاعت کرنا اچھے کاموں میں لازم ہے۔ ناگناہ میں اطاعت نہیں چاہیئے۔

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور معاذ بن جبل کو یمن کی طرف روانہ کیا اور ہر ایک کو یمن کی ایک ولایت پر حاکم مقرر کر دیا۔ اس وقت یمن کی دو ہی ولایتیں تھیں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ "تم دونوں آسانی کرنا۔ اور لوگوں کو خوش رکھنا۔ انہیں رنجیدہ نہ کرنا"۔ پس ان میں سے ہر ایک اپنی اپنی حکومت پر چلا گیا۔ راوی حدیث بیان کرتا ہے کہ ان دونوں میں سے جو کوئی اپنی زمین میں سیر کرتا۔ اور وہ زمین اس کے دوسرے ساتھی کے قریب ہوتی۔ تو ضرور ملاقات کر کے سلام کرتا تھا۔ ایک دن معاذ اپنی زمین میں گئے جو ان کے ساتھی ابو موسیٰ کے قریب تھی۔ اور معاذ بن جبل اپنے خچر پر سوار ہو کر ابو موسیٰؓ کے پاس آئے۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص ابو موسیٰؓ کے سامنے مشکیں بندھا ہوا ہے۔ اور بہت لوگ جمع ہیں۔ معاذ نے پوچھا۔ عبداللہ بن قیس!

[illegible] قَالَ هٰذَا رَجُلٌ
كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ قَالَ لَا
أَنْزِلُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَالَ إِنَّمَا
جِيءَ بِهِ لِذٰلِكَ فَانْزِلْ قَالَ
مَا أَنْزِلُ حَتّٰى يُقْتَلَ فَأَمَرَ بِهِ
فَقُتِلَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ يَا
عَبْدَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ
أَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا قَالَ فَكَيْفَ
تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ قَالَ أَنَامُ
أَوَّلَ اللَّيْلِ فَأَقُومُ وَقَدْ قَضَيْتُ
جُزْئِي مِنَ النَّوْمِ فَأَقْرَأُ مَا كَتَبَ
اللّٰهُ لِي فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا
أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي۔

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ
إِلَى الْيَمَنِ فَسَأَلَهُ عَنْ
أَشْرِبَةٍ تُصْنَعُ بِهَا
فَقَالَ وَمَا هِيَ قَالَ الْبِتْعُ
وَالْمِزْرُ فَقَالَ كُلُّ
مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَالِدِ
بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ
ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا بَعْدَ ذٰلِكَ
مَكَانَهُ فَقَالَ مُرْ أَصْحَابَ

یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا یہ ایک شخص یہودی
جو اسلام لانے کے بعد کافر ہو گیا۔ معاذ رض نے
کہا۔ جبتک یہ نہ مارا جائیگا میں ہرگز نہ اتروں گا۔
ابو موسیٰ رض نے کہا یہ اسی واسطے پکڑ کر لایا گیا ہے تم اترو
معاذ بولے۔ میں تو اسکے مارے جانے سے پہلے ہرگز نہ اتروں گا
چنانچہ ابو موسیٰ رض نے حکم دیا اور وہ قتل کر دیا گیا تب پھر معاذ
اترے اور پوچھا اے عبداللہ! تم قرآن کیسے پڑھتے ہو؟
ابو موسیٰ نے کہا۔ میں قرآن کو دم لے لیکر پڑھتا ہوں۔
پھر ابو موسیٰ رض نے کہا۔ اے معاذ تم کیونکر پڑھتے ہو؟
انہوں نے کہا۔ میں اول شب سو رہتا ہوں پھر
حسب معمول سو کر اٹھ بیٹھتا ہوں۔ جس قدر خدا کو
منظور ہوتا ہے پڑھ لیتا ہوں۔ اور میں سونے کا بھی
عبادت کے برابر ثواب شمار کرتا ہوں۔

ح ۷۹۵ ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں۔ کہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کیطرف
روانہ فرمایا۔ تو انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام سے ان شرابوں کا حکم دریافت کیا
جو یمن میں بنتی ہیں۔ آپ نے پوچھا "وہ کون
کونسی شرابیں ہیں"؟ ابو موسیٰ نے کہا۔ تبع
اور مزر۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جواب دیا "ہر نشہ والی چیز حرام ہے"۔

ح ۷۹۶ حضرت علی رض کا امیر یمن مقرر ہونا

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے ہمیں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے
ساتھ یمن کی طرف روانہ کیا۔ پھر خالد رض
کی جگہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجکر
فرمایا "خالد رض کے یاروں سے کہہ دینا۔

عَلَى الْيَمَنِ فَقَالَ مُرْ أَصْحَابَكَ فَمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يُعَقِّبَ مَعَكَ فَلْيُعَقِّبْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقْبِلْ فَكُنْتُ فِيمَنْ عَقَّبَ مَعَهُ قَالَ فَغَنِمْتُ أَوَاقِيَ ذَوَاتِ عَدَدٍ۔

ان میں سے جو تیرے ساتھ جانا چاہے۔ یمن کو چلا جائے اور جو چاہے مدینہ کو آئے (براءؓ کہتے ہیں) میں بھی انہی میں تھا۔ جو کہ حضرت علیؓ کے ساتھ یمن کی طرف) چلے گئے تھے۔ اور مجھے مال غنیمت سے بہت سے اوقیہ حصے میں ملے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى خَالِدٍ لِيَقْبِضَ الْخُمُسَ وَكُنْتُ أَبْغَضُ عَلِيًّا وَقَدِ اغْتَسَلَ فَقُلْتُ لِخَالِدٍ أَلَا تَرَى إِلَى هٰذَا فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا بُرَيْدَةُ أَتُبْغِضُ عَلِيًّا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا تُبْغِضْهُ فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمُسِ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو خالدؓ بن ولید کے پاس خمس لینے کے واسطے بھیجا۔ اور میں حضرت علیؓ سے دشمنی رکھتا تھا۔ اور حضرت علیؓ نہائے ہوئے تھے۔ میں نے خالدؓ سے کہا۔ کیا تم انہیں نہیں دیکھتے؟ جب ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو میں نے آپ سے یہ ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ "اے بریدہؓ! کیا تو علیؓ سے عداوت رکھتا ہے؟" میں نے کہا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ "تو علیؓ سے عداوت نہ رکھ۔ کیونکہ علیؓ کا خمس میں اس سے زیادہ حق ہے"۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا قَالَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ وَأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ إِمَّا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ علیؓ ابن ابی طالب نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یمن سے تھوڑا سونا چمڑے میں رکھ کر جو رنگا ہوا تھا بھیجا۔ اور وہ ابھی مٹی سے علیحدہ نہیں کیا گیا تھا۔ ابو سعیدؓ کہتے ہیں۔ کہ اسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا۔ اور وہ عیینہ بن بدر اور اقرع بن حابس اور زید الخیل اور چوتھا

حضرت علیؓ سے عداوت جائز نہیں

آنحضرت کی گستاخ کی نسل پر جہاد کی پیشگوئی۔

عَلْقَمَةُ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ
فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ
كُنَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِهَذَا مِنْ
هَؤُلَاءِ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينُ
مَنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِينِي خَبَرُ
السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً قَالَ
فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ
مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ
الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقُ
الرَّأْسِ مُشَمَّرُ الْإِزَارِ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللهِ اتَّقِ اللهَ قَالَ وَيْلَكَ
أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ
أَنْ يَتَّقِيَ اللهَ قَالَ ثُمَّ وَلَّى
الرَّجُلُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ
يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ
قَالَ لَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي
فَقَالَ خَالِدٌ وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ
يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي
قَلْبِهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أُومَرْ
أَنْ أَنْقُبَ قُلُوبَ النَّاسِ
وَلَا أَشُقَّ بُطُونَهُمْ قَالَ ثُمَّ
نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ
إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ
هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ

علقمہ یا عامر بن طفیل ہے۔ آپکے صحابہ میں سے
کسی نے کہا ہم اس مال کے ان لوگوں سے زیادہ مستحق
تھے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی۔ تو آپ
نے فرمایا "کیا تم مجھے امانتدار نہیں جانتے؟
حالانکہ میں آسمان والوں کا امانتدار ہوں۔
اور میرے پاس آسمان کی خبر صبح وشام آتی
ہے"۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک شخص دھنسی
ہوئی آنکھوں والا۔ جسکے رخساروں کی ہڈیاں
ابھری ہوئی تھیں۔ اونچی پیشانی گھنی ڈاڑھی
سر منڈا ہوا۔ اونچی ازار باندھے ہوئے کھڑا ہوا۔
اور کہا۔ یا رسول اللہ! اللہ سے ڈریئے۔
آپ نے فرمایا "خدا تجھے ہلاک کرے کیا میں
سب اہل زمین سے ڈرنے والا نہیں ہوں"؟۔
راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ شخص چلا گیا۔ خالد بن
ولید نے کہا۔ یا رسول اللہ! میں اسکی گردن
نہ اڑا دوں؟ آپ نے فرمایا "نہیں۔ کیونکہ وہ
نماز پڑھتا ہے" (یعنی بظاہر مسلمان ہے) خالدؓ
نے عرض کی۔ بہت سے نمازی (ایسے) ہوتے
ہیں۔ جو بظاہر ایسی بات کہدیتے ہیں جو انکے
دل میں نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا "مجھے
اللہ نے یہ نہیں کہا۔ کہ میں لوگوں کے دل
میں نقب لگا کر دیکھوں۔ اور نہ یہ حکم کیا ہے۔
کہ انکے پیٹ چیروں"۔ راوی کہتے ہیں۔
کہ پھر آپ نے اس کی طرف دیکھا جبکہ
وہ پیٹھ موڑے جا رہا تھا۔ اور فرمایا۔
اس شخص کی اصل سے ایسی قوم نکلیگی جو کتاب
اللہ کو مزے سے پڑھیں گے۔

رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ وَأَظُنُّهُ قَالَ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ۔

حالانکہ وہ کتاب انکے گلوں سے نیچے نہیں اتریگی اور وہ دین سے اسطرح خارج ہو جائینگے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ راوی کہتا ہے۔ مجھے خیال ہے کہ آپنے یہ بھی فرمایا۔ اگر وہ قوم مجھے ملے تو میں انہیں قوم ثمود کی طرح قتل کر دوں۔

غزوۂ ذی الخلصہ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ حَدِيْثُ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ أَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَذُكِرَ فِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ جَرِيْرٌ وَكَانَ ذُو الْخَلَصَةِ بَيْتًا فِي الْيَمَنِ لِخَثْعَمَ وَبَجِيْلَةَ فِيْهِ نُصُبٌ يُعْبَدُ وَالتَّاقِلُ مَجْرِيْرٍ الْيَمَنَ كَانَ بِهَا رَجُلٌ يَسْتَقْسِمُ بِالْأَزْلَامِ فَقِيْلَ لَهُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰهُنَا فَإِنْ قَدِرَ عَلَيْكَ ضَرَبَ عُنُقَكَ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَضْرِبُ بِهَا إِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جَرِيْرٌ فَقَالَ لَتَكْسِرَنَّهَا وَلَتَشْهَدَنَّ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَوْ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ فَكَسَرَهَا وَشَهِدَ۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث پہلے گزر چکی ہے جس میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا۔ کیا تم ہمیں ذی الخلصہ سے نجات نہیں دلاؤگے؟ مگر اس روایت میں اس قدر زائد ہے۔ کہ جریرؓ نے بیان کیا۔ کہ ذوالخلصہ یمن میں قوم خثعم اور بجیلہ کا ایک مکان تھا۔ جس میں بت رکھے ہوئے تھے۔ اور لوگ ان کی عبادت کرتے تھے۔ (راوی کہتا ہے) کہ جب جریر یمن میں پہنچے۔ تو وہاں ایک شخص تھا۔ جو تیروں سے فال کھولتا تھا۔ کسی نے کہا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا قاصد یہاں موجود ہے۔ اگر اس نے تجھ پر قدرت پائی۔ تو تیری گردن مار دیگا۔ (راوی کہتا ہے)۔ ایک دن جبکہ وہ تیر مار رہا تھا۔ کہ اتفاقاً جریرؓ اسکے پاس پہنچ گئے۔ اور کہا۔ انہیں توڑ کر کلمۂ شہادت پڑھ۔ ورنہ میں تیری گردن اڑا دونگا۔ چنانچہ اس شخص نے انہیں توڑ کر کلمۂ شہادت پڑھ لیا۔

تیروں سے فال دیکھنے کی ممانعت

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

رسول خدا صلعم کی جگہ ابوبکر کی خلافت۔

قَالَ كُنْتُ بِالْيَمَنِ فَلَقِيتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ذَا كَلَاعٍ وَذَا عَمْرٍو فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي ذُو عَمْرٍو لَئِنْ كَانَ الَّذِي تَذْكُرُ مِنْ أَمْرِ صَاحِبِكَ لَقَدْ مَرَّ عَلَى أَجَلِهِ مُنْذُ ثَلَاثٍ وَأَقْبَلَا مَعِي حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ رُفِعَ لَنَا رَكْبٌ مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ فَسَأَلْنَاهُمْ فَقَالُوا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ وَالنَّاسُ صَالِحُونَ فَقَالَا أَخْبِرْ صَاحِبَكَ أَنَّا قَدْ جِئْنَا وَلَعَلَّنَا سَنَعُودُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَرَجَعَا إِلَى الْيَمَنِ۔

میں یمن میں تھا کہ وہاں کے دو آدمیوں ذو کلاع اور ذو عمرو سے ملا۔ اور میں انہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات سنانے لگا۔ تو ذو عمرو نے مجھ سے کہا کہ اگر جو کچھ تو اپنے صاحب کے امورات سے بیان کرتا ہے درست ہے۔ اسے تو فوت ہوئے تین دن گذر گئے۔ پھر وہ دونو میرے ہمراہ آئے۔ جب ہم نے کچھ رستہ طے کیا۔ تو مدینہ کی طرف سے ہماری طرف سوار آتے دکھائی دیئے۔ ہم نے ان سے پوچھا۔ تو وہ بولے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ اور ابوبکرؓ لوگوں کی رضامندی سے خلیفہ ہوئے ہیں۔ ان دونوں نے کہا اپنے صاحب سے کہدینا کہ ہم آپکے پاس آئے تھے۔ اور اگر خدا نے چاہا۔ تو ہم پھر آئینگے۔ پھر وہ دونوں یمن کی طرف لوٹ گئے۔

غزوہ سیف البحر

وَهُمْ يَتَلَقَّوْنَ عِيرَ الْقُرَيْشِ وَأَمِيرُهُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

جس میں قافلہ قریش کے منتظر تھے۔ اور امیر لشکر ابو عبیدہ بن جراح تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کنارۂ دریا کی طرف ایک لشکر روانہ کیا۔ اور ابو عبیدہ بن جراح کو اسکا امیر مقرر کیا۔ اور وہ تین سو آدمی تھے جن میں

مہلنج[؟] جہادیوں کا بوجہ[؟] کی وعدم قوت ایک مچھلی عظیم کو اٹھارہ دن تک کھانا۔

بن الجراح ونحن ثلاث مائة فخرجنا وكنا ببعض الطريق فني الزاد فأمر أبو عبيدة بأزواد الجيش فجمع فكان مزودي تمر فكان يقوتنا كل يوم قليلا قليلا حتى فني فلم يكن يصيبنا إلا تمرة تمرة فقيل له ما تغني عنكم تمرة فقال لقد وجدنا فقدها حين فنيت ثم انتهينا إلى البحر فإذا حوت مثل الظرب فأكل منه القوم ثماني عشرة ليلة ثم أمر أبو عبيدة بضلعين من أضلاعه فنصبا ثم أمر براحلة فرحلت ثم مرت تحتهما فلم تصبهما۔

روانہ ہوکر تھوڑی دور تک پہنچ گئے۔ اور زادراہ ختم ہوگیا۔ تو ابو عبیدہؓ نے سارے لشکر کے توشے جمع کر لئے۔ اور وہ کھجوروں کے دو توشہ دان نکلے۔ (جس میں سے) وہ ہمیں ہر روز تھوڑا تھوڑا دیتے رہے۔ حتیٰ کہ وہ بھی ختم ہو چکے۔ اور ہمیں صرف ایک ایک کھجور ملتی تھی۔ ان سے کہا گیا۔ تمہارا ایک کھجور سے کیا پیٹ بھرتا ہوگا؟ جابرؓ نے کہا جب وہ بھی ختم ہو چکی۔ تو ہمیں اسکے گم ہونے کی حقیقت معلوم ہوئی۔ پھر ہم دریا کی طرف پہنچے۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ایک مچھلی مثل پہاڑ کے موجود ہے۔ ہماری جماعت نے اس میں سے اٹھارہ دن تک کھایا۔ پھر ابو عبیدہؓ نے اسکی دو پسلیاں کھڑی کرائیں۔ اور سواری کسوا کر اس کے نیچے سے نکالی گئی۔ تو وہ سواری اس کے نیچے سے صاف نکل گئی۔

حدیث بالا کی مزید توضیح۔

وعنه رضي الله عنه في رواية أنه قال فألقى لنا البحر دابة يقال لها العنبر فأكلنا منه نصف شهر وادهنا من ودكه حتى ثابت إلينا أجسامنا وفي رواية أخرى فقال أبو عبيدة كلوا فلما قدمنا المدينة ذكرنا ذلك للنبي صلى الله عليه

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہی ایک روایت میں مروی ہے۔ کہ پھر سمندر نے ہماری طرف ایک مچھلی کو ڈال دیا۔ جسے عنبر کہتے ہیں۔ ہم اسے پندرہ روز تک کھاتے رہے۔ اور اسکی چربی ہم نے ملی۔ تو ہمارے جسم اصلی حالت (فربہی) پر آگئے۔ ایک اور روایت میں ہے۔ کہ ابو عبیدہؓ نے کہا۔ تم اسے کھاؤ۔ جب ہم مدینہ میں آئے۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا

وسلم فقال كلوه رزقا أخرجه الله أطعمونا إن كان معكم فأتاه بعضهم بعضو فأكله۔

آپ نے فرمایا اللہ کا بھیجا ہوا رزق تھا اسے کھاؤ اگر تمہارے پاس کچھ ہو تو ہمیں بھی کھلاؤ"۔ کسی نے آپ کو اس کا ایک ٹکڑا لا کر دیا۔ تو آپ نے بھی کھا لیا۔

وفد بنی تمیم

سنہ ۹ھ آیت لا تقدموا بین یدی اللہ و رسولہ کا شان نزول۔

عن عبد الله بن الزبير رضي الله عنهما قال قدم ركب من بني تميم على النبي صلى الله عليه وسلم فقال أبو بكر أمر القعقاع بن معبد بن زرارة فقال عمر بل أمر الأقرع بن حابس قال أبو بكر ما أردت إلا خلافي قال عمر ما أردت خلافك فتماريا حتى ارتفعت أصواتهما فنزل في ذلك يا أيها الذين آمنوا لا تقدموا حتى انقضت۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی تمیم کے سوار نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی (یا نبی اللہ ان کا) امیر قعقاع بن معبد بن زرارہ کو بنا دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے (نہیں بلکہ) اقرع بن حابس کو امیر بنائیے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے تم میرا اختلاف کرنا چاہتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے تمہارے خلاف کا قصد نہیں کیا۔ پس وہ جھگڑنے لگے۔ اور انکی آوازیں بلند ہو گئیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی يا أيها الذين آمنوا لا تقدموا بين يدي الله ورسوله واتقوا الله إن الله سميع عليم (یعنی اے ایماندارو خدا اور اسکے رسول کے روبرو پیشدستی نہ کرو۔ اور خدا سے ڈرو۔ بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے)۔

وفد بنی حنیفہ اور ثمامہ بن اثال کا بیان

سنہ ۶ھ ثمامہ بن اثال کا مسلمان ہونا۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم خيلا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف سوار بھیجے

قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ
مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ
ثُمَامَةُ ابْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ
بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ
إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ
يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي
خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ إِنْ تَقْتُلْنِي
تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ
عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ
الْمَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ
فَتُرِكَ حَتَّى كَانَ الْغَدُ ثُمَّ
قَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ
يَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ
لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ
فَتَرَكَهُ حَتَّى كَانَ
بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ مَا
عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِي
مَا قُلْتُ لَكَ فَقَالَ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ
فَانْطَلَقَ إِلَى نَجْلٍ قَرِيبٍ مِنَ
الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ
دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ يَا
مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى
الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ
وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ

تو وہ ایک شخص کو پکڑ لائے جو قوم بنی حنیفہ سے
تھا۔ اور اسے ثمامہ بن اُثال کہتے تھے۔ اسے مسجد
کے ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔ نبی صلے
اللہ علیہ وسلم نے اسکے پاس جاکر پوچھا۔
"اے ثمامہ! تیرا کیا خیال ہے"؟ وہ بولا۔
میرا خیال بہتر ہے۔ اگر آپ مجھے مارینگے۔
تو ایسے شخص کو مارینگے۔ جس پر ایک مسلمان
کے خون کا قصاص ہوگا۔ اور چھوڑینگے
تو آپ ایک احسان ماننے والے پر
احسان کرینگے۔ اگر آپ مال چاہتے ہیں
تو جتنا چاہئے طلب کیجئے۔ اس پر آپ
چلے گئے۔ اور دوسرے دن پھر پوچھا "اے
ثمامہ تیرا کیا خیال ہے"؟ اس نے کہا۔
میرا خیال وہی ہے جو میں کل عرض کر چکا
ہوں۔ کہ اگر آپ احسان کرینگے تو ایک
احسان ماننے والے پر احسان کریں گے۔
پھر آپ چلے گئے۔ اور تیسرے روز پوچھا۔
"اے ثمامہ تیرا کیا خیال ہے"؟ اس نے
کہا۔ وہی جو میں آپ سے بیان کر چکا
ہوں۔ آپ نے فرمایا "ثمامہ کو چھوڑ دو"
(چنانچہ اسے چھوڑ دیا گیا) تو وہ ایک
تالاب پر جو مسجد کے قریب تھا
نہا کر مسجد میں آ گیا۔ پھر کہا۔
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔
اے محمد! بخدا مجھے روئے زمین پر آپکے منہ سے
زیادہ کسی سے دشمنی نہ تھی۔ سو اب آپ مجھے

وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوْهِ إِلَيَّ وَاللهِ مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِيْنِكَ فَأَصْبَحَ دِيْنُكَ أَحَبَّ الدِّيْنِ إِلَيَّ وَاللهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ إِلَيَّ وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِيْ وَأَنَا أُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهٗ أَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهٗ قَائِلٌ صَبَوْتَ قَالَ لَا وَاللهِ وَلٰكِنْ أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللهِ لَا يَأْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَأْذَنَ فِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ اور بخدا مجھے آپ کے دین سے کوئی دین برا نہ معلوم ہوتا تھا۔ اور اب آپ کا دین مجھے سب سے بھلا معلوم ہوتا ہے۔ اور بخدا میرے نزدیک آپ کے شہر سے کوئی شہر برا نہ تھا۔ اور اب آپ کا شہر میرے نزدیک سب شہروں سے بہتر ہو گیا۔ آپ کے سواروں نے مجھے اس وقت گرفتار کیا۔ جبکہ میں عمرہ کا ارادہ کر رہا تھا۔ آپ کیا فرماتے ہیں؟ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے مبارکباد دی۔ اور اسے عمرہ کرنے کا حکم دیا۔ جب وہ مکہ میں آیا تو کسی نے اس سے کہا۔ تو بے دین ہو گیا۔ وہ بولا۔ نہیں۔ میں تو محمد رسول اللہ کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا ہوں۔ اور (تمہارے دین کی طرف) رجوع نہ کروں گا۔ بخدا تمہارے پاس یمامہ سے گیہوں کا ایک دانہ بلا اجازت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہ آنے پائے گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ إِنْ جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهٖ تَبِعْتُهٗ وَقَدِمَهَا فِيْ بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِنْ قَوْمِهٖ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ (ایک دفعہ) مسیلمہ کذاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آیا۔ اور کہنے لگا۔ اگر محمد مجھے (اپنا خلیفہ بنا دیں۔ تو میں ان کا فرمانبردار بن جاؤں گا۔ یہ اپنی قوم کے اکثر لوگوں کو بھی ہمراہ لایا تھا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے۔ اور آپ کے ہمراہ

متفق

مسیلمہ کذاب کی نسبت آنحضرت کو خواب آنا اور مسیلمہ کو آنحضرت کا تنبیہ کرنا۔

ثابتُ ابن قیس بن شماس فی
عقبہ رسولِ اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قطعۃ جریدٍ
حتی وقف علی مسیلمۃ فی
اصحابہ فقال لو سألتنی
ھذہ القطعۃ ما اعطیتکھا
ولن تعدو امر اللہ فیک و
لئن ادبرت لیعقرنک اللہ
وانی لاراک الذی اریت فیہ
ما رأیت وھذا ثابتٌ
یجیبک عنی ثم انصرف
عنہ قال ابن عباس
فسألت عن قول رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انک
اری الذی اریت فیہ ما رأیت
فاخبرنی ابوھریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
بینا انا نائم رأیت فی
یدی سوارین من ذھب
فاھمنی شأنھما فاوحی
الیّ فی المنام ان انفخھما
فنفختھما فطارا فاولتھما کذابین
یخرجان بعدی احدھما العنسی
والاخر مسیلمۃ۔

ثابت بن قیس بن شماس تھے۔ اور آپکے دست مبارک میں
شاخِ خرما کا ایک ٹکڑا تھا۔ پھر اپنے صحابہ سمیت
مسیلمہ کذاب کے پاس ٹھیر کر فرمایا۔ اگر تو مجھ سے
یہ ٹکڑا بھی مانگے۔ تو مَیں تجھے نہ دوں گا۔ اللہ
کا حکم تجھ سے تجاوز نہ کرے گا۔ اور اگر تو مجھ سے
منہ موڑے گا۔ تو اللہ تجھے ہلاک کر دے گا۔ اور
میں تجھے دیکھتا ہوں۔ جو کچھ مجھے خواب میں معلوم
ہوا ہے۔ اور یہ ثابت بن قیس ہی (جو مجھی
میری طرف سے جواب دیتا ہے۔ (کافی
ہے) پھر آپ تشریف لے آئے۔ ابن عباسؓ
کہتے ہیں۔ پھر میں نے رسولِ خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا مطلب
دریافت کیا کہ۔ میں تجھے دیکھتا ہوں جو کچھ
مجھے خواب میں معلوم ہوا ہے"۔ تو ابوہریرہؓ
نے مجھے بتایا۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ
وسلم فرماتے تھے"۔ ایک بار مَیں سوتا تھا۔
کہ میں نے خواب میں اپنے ہاتھوں
میں سونے کے دو کنگن دیکھے۔ اور مجھے
ان سے رنج معلوم ہوا۔ پھر خواب ہی میں
مجھے بواسطہ وحی ارشاد ہوا۔ کہ ان دونوں
کو پھونک مار دے۔ میں نے اِن دونوں کو
پھونکا۔ تو وہ دونوں اُڑ گئے۔ ان کی تعبیر
مَیں نے یہ لی۔ کہ دو کذاب میرے بعد خروج کرینگے
ایک عنسی اور دوسرا مسیلمہ کذاب۔

۵۰۶
وحؔ
مضمون بالا کی
دوسری روایت

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ
عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا"۔ بحالت خواب مجھے

أُتِيتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي كَفِّي سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ۔

زمین کے تمام خزانے دیئے گئے۔ اور دو کنگن سونے کے میرے ہاتھوں میں پہنائے گئے جو مجھے بُرے معلوم ہوئے۔ تو مجھے بذریعۂ وحی بتایا گیا کہ میں اُنہیں پھونک ماروں۔ تب میں نے انہیں پھونکا تو وہ دونوں اُڑ گئے اور میں نے ان کی تعبیر دو کذاب لئے جنکے درمیان میں ہوں۔ وہ دونوں صاحب صنعاء (یعنی عنسی) اور صاحب یمامہ (مسیلمہ) ہیں۔"

نصارٰی نجران کا قِصّہ

آنحضرت صلعم کا ابوعبیدہ بن جراح کو امین اللہ فرمانا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ صَاحِبَا نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدَانِ أَنْ يُلَاعِنَاهُ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَا تَفْعَلْ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَاعَنَنَا لَا نُفْلِحُ نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا قَالَا إِنَّا نُعْطِيكَ مَا سَأَلْتَنَا وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا وَلَا تَبْعَثْ مَعَنَا إِلَّا أَمِينًا فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُمْ يَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَلَمَّا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ عاقب اور سید سردارانِ نجران رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مباہلہ کرنیکے ارادے سے آئے۔ تو ان سے ایک نے دوسرے سے کہا مباہلہ نہ کرو۔ کیونکہ اگر وہ نبی ہے۔ اور ہم نے اس سے مباہلہ کیا۔ تو ہم اور ہماری اولاد ہمارے بعد کبھی فلاح کو نہ پہنچیگی۔ چنانچہ دونوں نے مل کر آپ سے عرض کی۔ (یا رسول اللہ!) جو آپ ہم سے فرماتے ہیں۔ وہ ہم ادا کرتے رہینگے آپ ہمارے ساتھ کسی امانتدار کو بھیج دیجئے۔ خائن کو نہ بھیجئے گا۔ آپ نے جواب دیا "میں تمہارے ساتھ ایسے امانتدار آدمی کو بھیجونگا جو اعلیٰ درجے کا امین ہے" پھر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھنے لگے (کہ آپ کسے روانہ فرماتے ہیں) تو آپ نے کہا "اے ابوعبیدہ! بن جراح کھڑا ہو" جب

قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

کھڑے ہوئے۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "یہ شخص اس امت میں سب سے زیادہ امانتدار ہے"۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ کہ "ہر اُمّت میں امانتدار ہوتا ہے۔ اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہے"۔

اشعریوں اور اہل یمن کا آنا

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَاَبٰى اَنْ يَّحْمِلَنَا فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ اَنْ لَّا يَحْمِلَنَا ثُمَّ لَمْ يَلْبَثِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُتِيَ بِنَهْبِ اِبِلٍ فَاَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ فَلَمَّا قَبَضْنَاهَا قُلْنَا تَغَفَّلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهُ لَا نُفْلِحُ بَعْدَهَا اَبَدًا فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ

حضرت ابو موسےٰ رضؓ اشعری سے روایت ہے۔ کہ ہم جماعت اشعری نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور عرض کی کہ آپ ہمیں سواری دیں۔ آپنے انکار کر دیا۔ ہم نے پھر بھی سواری مانگی۔ تو آپنے قسم کھائی کہ "مَیں تمہیں سواری نہ دونگا"۔ اتنے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر بھی ٹھہرنے نہ پائے تھے کہ آپکے پاس مال غنیمت کے اونٹ آ گئے تو آپ نے ہمارے واسطے پانچ اونٹوں کا حکم دیدیا۔ جب ہم نے ان اونٹوں کو لے لیا۔ تو ہم نے آپس میں مشورہ کیا۔ کہ چونکہ ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو قسم یاد نہ دلائی۔ اس واسطے اب ہم کبھی فلاح کو نہ پہنچیں گے۔ چنانچہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپنے

یعنی قسم کھانے پر اگر اسکے برعکس بھلائی ہو تو قسم کو چھوڑ دینا یا کفارہ دینا۔

حَلَفْتَ اَنْ لَا تَحْمِلَنَا وَقَدْ حَمَلْتَنَا قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنْ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا وَفِىْ رِوَايَةٍ وَتَحَلَّلْتُهَا۔

قسم کھائی تھی کہ میں تمہیں کبھی سواری نہ دوں گا۔ پھر آپ نے ہمیں سواری دے دی۔ آپ نے جواب دیا۔ میں نے قسم کھائی تھی (مجھے بھولا نہیں ہوں) لیکن میں اگر کسی بات پر قسم کھا لیتا ہوں۔ اور دوسری بات مناسب سمجھتا ہوں تو اسی امر مناسب کو اختیار کر لیتا ہوں۔ ایک روایت میں ہے کہ (آپ نے فرمایا) میں نے اس کا کفارہ دیدیا ہے۔"

۵۰۹ یمن والوں کے علم اور ایمان کی تصدیق وغیرہ۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَاَلْيَنُ قُلُوْبًا الْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِىْ اَهْلِ الْاِبِلِ وَالسَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ فِىْ اَهْلِ الْغَنَمِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (اے لوگو!) تمہارے پاس یمن والے آئے ہیں جو رقیق القلب اور نرم دل ہیں۔ ایمان بھی یمنی اور علم بھی یمنی ہے۔ غرور اور تکبر اونٹ والوں میں ہے۔ اور آرام و توقیر بکری والوں میں ہے۔"

حجۃ الوداع

۵۱۰ حجۃ الوداع میں آنحضرت کا مقام نماز۔

حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ صَلٰوةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْكَعْبَةِ قَدْ تَقَدَّمَ وَذُكِرَ فِىْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِىْ صَلّٰى فِيْهِ مَرْمَرَةٌ حَمْرَاءُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی وہ حدیث جس میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا کعبہ میں نماز پڑھنا مذکور ہے پہلے گزر چکی ہے۔ مگر اس روایت میں اس قدر زائد ہے کہ جہاں آپ نے نماز پڑھی ہے وہاں کوئی سرخ پتھر ہے۔

۵۱۱ ہجرت کے بعد آنحضرت کے غزوے اور حج

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انیس (۱۹) لڑائیاں لڑیں۔

وَاَنَّهٗ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً
وَاحِدَةً لَمْ يَحُجَّ بَعْدَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ۔
عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ
قَدِ اسْتَدَارَ کَهَیْئَتِهٖ یَوْمَ
خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ
اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ
حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِیَاتٌ
ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ
وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ
جُمَادٰی وَشَعْبَانَ اَیُّ
شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَ
رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی
ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ
بِغَیْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَیْسَ
ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاَیُّ
بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا
اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ
اسْمِهٖ قَالَ اَلَیْسَ الْبَلْدَةَ
قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاَیُّ یَوْمٍ
هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ
فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ
بِغَیْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ
قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَکُمْ
وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ

اور بعد ہجرت کے ایک حج (حجۃ الوداع) کیا اسکے
بعد کوئی حج نہیں کیا۔
حضرت ابی بکرہؓ سے منقول ہے۔ کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع
میں خطبہ پڑھتے وقت یہ فرمایا کہ "زمانہ (یعنی
سال) اپنی اصلی حالت پر ہوگیا ہے۔ سال
کے بارہ مہینے ہیں۔ چار مہینے بزرگ ہیں۔
جن میں جنگ وغیرہ کرنا حرام ہے۔ ان چار
مہینوں سے تین تو لگاتار ہیں۔ ذیقعدہ۔
ذی الحجہ۔ محرم۔ اور چوتھا مہینہ جمادی الاخریٰ
اور شعبان کے درمیان ہے یعنی رجب
المرجب" پھر فرمایا "یہ کونسا مہینہ ہے ؟"۔
ہم نے عرض کی۔ اللہ اور اسکا رسول ہی
خوب جانتا ہے۔ آپ کچھ دیر خاموش
ہوگئے۔ (جس سے) ہم نے خیال کیا۔ کہ
آپ اس کا کوئی اور نام بیان کریں گے۔
پھر فرمایا "کیا یہ مہینہ ذی الحجہ نہیں ہے؟"
ہم نے عرض کی۔ بیشک ذی الحجہ ہی ہے
پھر آپ نے فرمایا "یہ کونسا شہر ہے" ہم نے عرض کی
اللہ اور اسکا رسول ہی خوب جانتا ہے۔ پھر آپ
خاموش ہوگئے جس سے ہمیں خیال گذرا کہ آپ
اسکا کوئی اور نام لیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کیا یہ شہر
(مکہ) نہیں" ہم نے عرض کی۔ بیشک وہی ہے پھر فرمایا
"یہ کونسا دن ہے ؟" ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا
رسول ہی خوب جانتا ہے۔ آپ خاموش ہوگئے
جس سے ہمیں خیال ہوا کہ آپ اس کا کوئی نام بتائینگے
پھر آپ نے فرمایا۔ "کیا یہ یوم نحر نہیں" جب ہم نے عرض کی

چار بزرگ مہینوں کی نسبت نصائح آنحضرت صلعم۔

عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ۔

تو آپ نے فرمایا۔ "اس مہینہ اس شہر اور اس دن میں تم پر اپنی جانوں اور اپنے مسلمان بھائیوں کا خون کرنا حرام اور اپنے مال کو تباہ کرنا حرام ہے۔ اور عنقریب ہی تم اپنے رب سے ملوگے اور وہ تم سے اعمال کی پرسش کریگا۔ دیکھو خبردار ہو جاؤ۔ میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا۔ اور ایک دوسرے کی گردن نہ مارنا۔ اور یہ باتیں ان لوگوں کو بھی سنا دینا۔ جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ شاید بعض وہ لوگ جن کو خبر پہنچائی جائے سامعین سے زیادہ حافظ ہوں۔" پھر آپ نے دو دفعہ فرمایا۔ "خبردار ہو جاؤ کیا میں نے تمہیں (اللہ کے احکام) نہیں پہنچائے۔"

باب ۱۳ — حجۃ الوداع میں آنحضرت کا سر منڈانا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنا سر مبارک منڈایا۔ اور چند صحابہ نے بھی (منڈایا) اور بعض نے بال کتروائے۔

غزوۂ تبوک اور یہی غزوۂ عسرت ہے

باب ۱۴ — جلدی یا قسم کھا لینے کے بعد اس کے خلاف کرنا۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو موسےٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے دوستوں نے اس لئے کہ وہ جیش عسرت یعنی غزوۂ تبوک میں آپ کے

أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ لَهُمْ إِذْ هُمْ مَعَهُ
فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ
تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ
أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ
فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ
وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا
أَشْعُرُ وَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ
مَنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ
فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَىٰ أَصْحَابِي
فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ
أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ
بِلَالًا يُنَادِي أَيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ
قَيْسٍ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَجِبْ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدْعُوكَ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ
خُذْ هٰذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهٰذَيْنِ
الْقَرِينَيْنِ لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ
ابْتَاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ
فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلَىٰ أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ
اللّٰهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَىٰ هٰؤُلَاءِ فَارْكَبُوهُنَّ
فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِمْ بِهِنَّ فَقُلْتُ
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَىٰ هٰؤُلَاءِ

ساتھ تھے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس سواریوں کے لئے بھیجا۔ میں نے آکر
عرض کی کہ یا نبی اللہ! مجھے میرے دوستوں
نے اس لئے بھیجا ہے۔ کہ آپ اُنہیں
سواریاں دیں۔ آپ نے فرمایا "بخدا میں
اُنہیں کسی چیز پر سوار نہ کرونگا"۔ آپ پہلے
سے غصے میں تھے۔ مگر میں نہ سمجھا۔ اور
اسی حالت میں آپ سے آکر کہنے لگا۔
پھر میں آپ کے منع فرمانے سے غمزدہ اس
خیال سے کہ کہیں آپ مجھ سے تو خفا نہیں
ہوئے ڈرتا ہوا واپس آگیا۔ اور اپنے دوستوں
سے آکر یہ قصہ کہا۔ میں تھوڑی ہی دیر ٹھہرا
تھا کہ کیا سنتا ہوں۔ بلال رضی اللہ عنہ
پکار رہے ہیں۔ اے عبداللہ بن قیس! میں
ان کے پاس گیا۔ تو اُنہوں نے کہا تمہیں
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یاد فرماتے
ہیں۔ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر
ہوا۔ تو چھ اونٹوں تیار کی طرف اشارہ
کرکے فرمایا "لے جا اِن دو اُونٹوں کو۔ اور
ان دو اونٹوں کو۔ یعنی دو دفعہ فرمایا۔ اور اپنے
دوستوں سے کہہ دو۔ کہ اللہ یا اللہ کا رسول
(راوی کو شک ہے) تم کو ان پر سوار کریگا۔
پس تم ان پر سوار ہو جاؤ"۔ پس
میں ان اونٹوں کو لے کر اُن کے
پاس آیا۔ اور کہا۔ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم تمہیں ان پر سوار کرتے ہیں۔
لیکن بخدا میں تمہیں ہرگز نہ چھوڑوں گا۔

وَلٰكِنِّيْ وَاللهِ لَا أَدَعُكُمْ حَتّٰى يَنْطَلِقَ مَعِيَ بَعْضُكُمْ إِلٰى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَظُنُّوْا أَنِّيْ حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لِيْ وَاللهِ إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ أَبُوْ مُوْسٰى بِنَفَرٍ مِنْهُمْ حَتّٰى أَتَوُا الَّذِيْنَ سَمِعُوْا قَوْلَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْعَهُ إِيَّاهُمْ ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوْهُمْ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ بِهٖ أَبُوْ مُوْسٰى۔

یہاں تک کہ تم میں سے بعض میرے ساتھ ان لوگوں تک چلیں۔ جنہوں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی گفتگو سُنی تھی تاکہ تمہیں یہ خیال نہ ہو کہ میں نے تمہیں وہ بات بتائی تھی جسے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کہا تھا۔ دوستوں نے کہا نہیں۔ تم سچے ہو اور اگر تم تصدیق کرانا چاہتے ہو تو ہم ایسا ہی کرینگے۔ چنانچہ ابو موسیٰ ان میں چند آدمیوں کو لے کر ان لوگوں کے پاس آئے جنہوں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی گفتگو اور آپ کے انکار کو سُن لیا تھا۔ مگر بعد میں انہیں اونٹ دے دیئے تھے۔ تو انہوں نے بھی اسی طرح بیان کیا۔ جس طرح ابو موسیٰ نے ان سے بیان کیا تھا۔

۱۵ ۸۹ح آنحضرت کا حضرت علی کو بمنزلہ ہارون فرمانا۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلٰى تَبُوْكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ أَتُخَلِّفُنِيْ فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ فَقَالَ أَلَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهٗ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں تشریف لانے لگے۔ تو آپ نے مدینہ میں علی کرم اللہ وجہہٗ کو اپنا قائم مقام چھوڑا۔ اس پر حضرت علیؓ نے کہا کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ تم میرے نزدیک بمنزلہ ہارون کے ہو مگر ہاں (اتنی بات ضرور ہے) کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث اور اللہ کے قول عَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا کا بیان

۵۱۶ ح۹۹ حضرت کعبؓ کی معافی کا قصہ

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَيْرَ أَنِّيْ كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِيْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا إِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِيْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَبَرِيْ أَنِّيْ لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوٰى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِيْ تِلْكَ الْغَزَاةِ وَاللّٰهِ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِيْ قَبْلَهُ رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ

حضرت کعب بن مالکؓ سے مروی ہے کہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہا۔ فقط جنگِ تبوک میں شامل نہ تھا۔ مگر اس میں شامل نہ ہونیوالے کو خدا نے کچھ عتاب نہیں کیا۔ کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے ایک قافلہ کا ارادہ کرتے ہوئے باہر نکلے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے وقت متوقع سے پہلے ہی مسلمانوں اور کافروں کی مڈبھیڑ کرا دی۔ اور میں تو (اس سے بھی زیادہ پُرخطر موقع) لیلۃ العقبہ میں حضور علیہ السلام کے ہمراہ تھا۔ جبکہ ہم اسلام پر مضبوط بھی ہو چکے تھے۔ اگرچہ لوگوں میں جنگ بدر کی زیادہ شہرت ہے مگر میں تو یہ پسند نہیں کرتا کہ بجائے لیلۃ العقبہ کے جنگِ بدر میں حاضر ہوتا۔ میرا قصہ یوں ہے کہ غزوہ تبوک میں شامل نہ ہونیکے وقت میں جیسا خوشحال اور قوی تھا۔ پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ بخدا اس سے پہلے میرے پاس کبھی دو سواریاں جمع نہ ہوئی تھیں۔ مگر اس غزوہ میں دو سواریاں موجود تھیں آنحضرت صلعم کا قاعدہ تھا کہ جب کسی غزوہ میں جانیکا ارادہ کرتے تو اُسکو پورے طور پر ظاہر نہ کرتے تھے۔ بلکہ دوسری لڑائی کے ضمن میں بیان فرماتے تھے۔ لیکن یہ غزوہ چونکہ سخت

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُرِیْدُ غَزْوَۃً اِلَّا وَرّٰی بِغَیْرِھَا
حَتّٰی کَانَتْ تِلْکَ الْغَزْوَۃُ غَزَاھَا
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِیْ حَرٍّ شَدِیْدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِیْدًا
وَمَفَازًا وَعَدُوًّا کَثِیْرًا فَجَلّٰی
لِلْمُسْلِمِیْنَ اَمْرَھُمْ لِیَتَاَھَّبُوْا اُھْبَۃَ
غَزْوِھِمْ فَاَخْبَرَھُمْ بِوَجْھِہِ الَّذِیْ
یُرِیْدُ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَثِیْرٌ وَلَا یَجْمَعُھُمْ
کِتَابٌ حَافِظٌ قَالَ کَعْبٌ فَمَا رَجُلٌ
یُرِیْدُ اَنْ یَّتَغَیَّبَ اِلَّا ظَنَّ اَنْ سَیَخْفٰی
لَہٗ مَا لَمْ یَنْزِلْ فِیْہِ وَحْیُ اللّٰہِ وَغَزَا
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
تِلْکَ الْغَزْوَۃَ حِیْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ
وَالظِّلَالُ وَتَجَھَّزَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَہٗ
فَطَفِقْتُ اَغْدُوْ لِکَیْ اَتَجَھَّزَ مَعَھُمْ
فَاَرْجِعُ وَلَمْ اَقْضِ شَیْئًا فَاَقُوْلُ فِیْ
نَفْسِیْ اَنَا قَادِرٌ عَلَیْہِ فَلَمْ یَزَلْ یَتَمَادٰی
بِیْ حَتّٰی اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَاَصْبَحَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ
الْمُسْلِمُوْنَ مَعَہٗ وَلَمْ اَقْضِ مِنْ جَھَازِیْ شَیْئًا
فَقُلْتُ اَتَجَھَّزُ بَعْدَہٗ بِیَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ ثُمَّ اَلْحَقُھُمْ
فَغَدَوْتُ بَعْدَ اَنْ فَصَلُوْا لِاَتَجَھَّزَ
فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَیْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ
رَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَیْئًا فَلَمْ یَزَلْ بِیْ

گرمی میں واقعہ ہوا۔ اور سفر بعید اور بیابان درپیش
تھے۔ اور کثیر التعداد دشمن سے مقابلہ تھا اسلئے
آپنے مسلمانوں سے یہ معاملہ صاف طور سے بیان
کر دیا۔ تاکہ اس جنگ کے لئے اچھی طرح تیار ہو جائیں
اور وہ جہت بھی بتلا دی جس طرف آپ جانا
چاہتے تھے۔ اور آپ کے ساتھ مسلمان
بکثرت تھے۔ مگر جیسا عام قاعدہ ہے
کہ فوج کی حاضری کا رجسٹر ہوتا ہے آپ کے
زمانے میں نہ تھا۔ اسلئے کہ ہر شخص خیال
کرتا تھا۔ حضرت کو ہر بات بذریعہ وحی کے
معلوم ہو جاتی ہے تو غیر حاضر نہ رہنا چاہیئے۔
اسلئے رجسٹر کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اور جب یہ
جنگ موسم گرما میں ہوئی۔ اور آپنے اور آپکے
ساتھ اور مسلمانوں نے لڑائی کا سامان کیا۔
تو میں کاہل وجودی سے اور اس خیال سے
کہ میں جب چاہوں گا کر لوں گا آجکل کرتا
رہا۔ یہانتک کہ زمانہ گزر گیا۔ اور لڑائی میں
چلنے کی جلدی ہوئی۔ اور صبح کو چل دیئے۔
حالانکہ میں نے ابھی تک کچھ سامان نہ کیا تھا۔
اس پر میں نے خیال کیا۔ کہ ایک روز بعد
سامان کرکے اُن سے راستہ میں جا ملونگا۔
ایسے ہی آجکل میں زیادہ زمانہ گزر گیا۔
اور وہ تبوک میں پہنچ گئے۔ آخر میں نے قصد
کیا کہ چل دوں۔ اور کاش میں چل دیتا تو خوب تھا۔
لیکن میری تقدیر میں نہ تھا۔ اور آپکے پیچھے
مدینہ میں جب گھر سے نکلتا تو منافقوں
اور معذور آدمیوں سے ملتا اور مجھے اس سے

حَتّٰى اَسْرَعُوْا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَمَمْتُ
اَنْ اَرْتَحِلَ فَاُدْرِكَهُمْ وَلَيْتَنِيْ فَعَلْتُ ثُمَّ
لَمْ يُقَدَّرْ لِيْ ذٰلِكَ. فَكُنْتُ اِذَا خَرَجْتُ فِي
النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُفْتُ فِيْهِمْ اَحْزَنَنِيْ اَنِّيْ
لَا اَرٰى اِلَّا رَجُلًا مَغْمُوْصًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ
اَوْ رَجُلًا مِّمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الضُّعَفَاءِ
وَلَمْ يَذْكُرْنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوْكَ فَقَالَ وَهُوَ
جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ مَا فَعَلَ كَعْبٌ
فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
حَبَسَهٗ بُرْدَاهُ وَنَظَرُهٗ فِيْ عِطْفَيْهِ فَقَالَ
مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَ
اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا
فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ
تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِيْ هَمِّيْ فَطَفِقْتُ
اَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَاَقُوْلُ بِمَاذَا اَخْرُجُ
مِنْ سَخَطِهٖ غَدًا وَاسْتَعَنْتُ عَلٰى ذٰلِكَ
بِكُلِّ ذِيْ رَاْيٍ مِّنْ اَهْلِيْ فَلَمَّا قِيْلَ اِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
اَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ وَعَرَفْتُ
اَنِّيْ لَمْ اَخْرُجْ مِنْهُ اَبَدًا بِشَيْءٍ فِيْهِ كَذِبٌ
فَاَجْمَعْتُ صِدْقَهٗ وَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ
اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ
فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ

رنج ہوتا۔ اور (اُدھر) رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے راستے میں تو مجھے کہیں یاد نہ فرمایا۔
مگر جب تبوک میں پہنچ گئے۔ اور آدمیوں کے
درمیان بیٹھے تو فرمایا "کعب نے یہ کیا
کیا۔ جو نہیں آیا"۔ بنی سلمہ سے ایک شخص
نے کہا۔ یا رسول اللہ! اس کو اس کی
امیری اور تکبر نے آنے سے روکا ہوگا۔
معاذ بن جبل نے کہا۔ اے شخص تو نے
بہت برا کیا۔ خدا کی قسم یا رسول اللہ ہم
تو سوائے بہتری کے اس کی کوئی بات
نہیں جانتے۔ حضور یہ سنکر خاموش
ہو گئے۔ کعب بن مالک کہتے ہیں۔
جب یہ خبر ملی کہ آپ آنے والے ہیں۔
تو خیال ہوا کہ کوئی ایسا حیلہ سوچنا چاہئے۔
جس سے میں آپ کی خفگی سے بچ جاؤں۔
اور اس بات پر اہل خانہ کے عقلمندوں سے
مشورہ لیا۔ کہ کوئی ایسی بات سوچو جب
یہ خبر ہوئی کہ آپ مدینہ کے قریب آ گئے۔
تو یہ خیال باطل میرے دل سے
جاتا رہا۔ اور میں نے یقین کر لیا۔ کہ
جھوٹ بول کر آپ کی خفگی سے
نہ بچ سکوں گا۔ اس لئے سچ کا قصد
کر لیا۔ صبح کو آپ مدینہ میں آ گئے۔ اور
اول مسجد میں ہی تشریف لائے
اور دو رکعت پڑھیں۔ پھر آدمیوں کو
بٹھلا لیا۔ اس وقت جو لوگ غزوہ
میں شریک نہ تھے۔ اور منافق تھے۔

ذلك جاءه المخلفون فطفقوا
يعتذرون إليه ويحلفون له و
كانوا بضعة وثمانين رجلا فقبل
منهم رسول الله صلى الله عليه
وسلم علانيتهم وبايعهم
واستغفر لهم ووكل
سرائرهم إلى الله تعالى
فجئته فلما سلمت عليه
تبسم تبسم المغضب ثم
قال تعال فجئت أمشي حتى
جلست بين يديه فقال لي
ما خلفك ألم تكن قد
ابتعت ظهرك فقلت بلى
والله يا رسول الله والله لو
جلست عند غيرك من
أهل الدنيا لرأيت أن
سأخرج من سخطه بعذر
ولقد أعطيت جدلا ولكني
والله لقد علمت لئن
حدثتك اليوم حديث كذب
ترضى به عني ليوشكن الله
أن يسخطك علي ولئن
حدثتك حديث صدق
تجد علي فيه إني لأرجو فيه عفو
الله لا والله ما كان لي من عذر
والله ما كنت قط أقوى ولا
أيسر مني حين تخلفت عنك

آئے۔ اور جھوٹے حیلے بہانے کئے۔ اور
حلف اٹھائے۔ یہ لوگ تقریباً اسّی سے کچھ
زائد تھے۔ آپ نے ان کے حیلوں بہانوں کو تسلیم
کرلیا۔ اور تجدید بیعت کی۔ اور اللہ سے ان کی
مغفرت چاہی۔ اور ان کے دل کے بھیدوں
کو خدا کے سپرد کردیا۔ جب میں (بھی) حاضر ہوا
اور السلام علیکم کہا۔ تو آپ غصے کی سی
صورت میں مسکرائے۔ اور فرمایا "یہاں
آ" میں سامنے جاکر بیٹھا۔ تو فرمایا۔ غزوہ
میں کیوں نہیں شریک ہوا؟ کیا تیرے
پاس سواری نہ تھی؟ میں نے عرض کی۔
میرے پاس کچھ سامان مہیا نہ تھا (اور آپ
سے سچی سچی بات کہہ دی کہ) بخدا اگر میں آپ
کے سوا کسی اور دنیا دار کے سامنے بیٹھا ہوتا
تو کوئی عذر کرکے اس کے غصے سے
سبکدوش ہو جاتا۔ مگر میری یہ عادت
نہیں۔ اور نیز میں یہ جانتا ہوں۔ کہ اگر
میں جھوٹ بول کر آپ کو راضی کرلوں
تو شاید عنقریب ہی اللہ تعالےٰ
آپ کو مجھ پر خفا کردے۔ اور اگر میں
آپ سے سچ سچ کہہ دوں جس سے
آپ مجھ پر خفا ہوں۔ تو اس میں مجھے
امید ہے کہ اللہ تعالےٰ مجھے
معاف کردے گا۔ خدا کی
قسم میرے لئے (جنگ میں حاضر
ہونے کے لئے) کوئی عذر نہیں تھا
یہ سب کچھ شکایت آرام کے ساتھ سنکر

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ
صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ
فِيْكَ فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ
مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاتَّبَعُوْنِيْ
فَقَالُوْا لِيْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْنَاكَ
كُنْتَ اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا
وَلَقَدْ عَجَزْتَ اَنْ لَا تَكُوْنَ
اعْتَذَرْتَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ بِهِ
الْمُتَخَلِّفُوْنَ قَدْ كَانَ كَافِيَكَ
ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ
فَوَاللّٰهِ مَا زَالُوْا يُؤَنِّبُوْنَنِيْ حَتّٰى
اَرَدْتُ اَنْ اَرْجِعَ فَاُكَذِّبَ
نَفْسِيْ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ
لَقِيَ هٰذَا مَعِيَ اَحَدٌ قَالُوْا نَعَمْ
رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ
فَقِيْلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيْلَ
لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوْا مُرَارَةُ
بْنُ الرَّبِيْعِ الْعَمْرِيُّ وَهِلَالُ
ابْنُ اُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ فَذَكَرُوْا
لِيْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا
بَدْرًا فِيْهِمَا اُسْوَةٌ فَمَضَيْتُ
حِيْنَ ذَكَرُوْهُمَا لِيْ وَنَهٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامِنَا

آپ نے فرمایا۔" اس نے بالکل سچ کہا۔ پھر
مجھ سے فرمایا۔" جاؤ۔ جب تک تمہارے
بارے میں اللہ حکم دے۔" میں اُٹھا تو
میرے ساتھ قبیلہ بنی سلمہ کے چند آدمی
بھی اُٹھے۔ اور (راستے میں) مجھ سے
کہنے لگے۔ بخدا پہلے ہم نے تم سے
ایسا گناہ ہوتے نہیں دیکھا۔ اور
منافقوں کی طرح تم سے بہانہ بھی نہ
ہوسکا۔ اور تمہارے اس گناہ کو تو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استغفار
کافی ہوگی۔ کعب بن مالک کہتے ہیں۔
میں نے ان لوگوں سے کہا۔ کیا اس حال
میں کوئی اور بھی شریک تھا؟ اُنہوں نے
کہا۔ ہاں دو شخص اور بھی تھے۔ اُنہوں نے
بھی تمہاری طرح رسولِ خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہا۔ اور آپ نے جو تم سے کہا
ہے۔ وہی ان سے فرمایا تھا۔ میں نے
پوچھا وہ کون ہیں؟ اُنہوں نے کہا مرارہ
بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی
(میں نے اپنے دل میں کہا) اُنہوں نے
میرے لئے دو بڑے نیک بخت
شخصوں کا ذکر کیا ہے۔ جو جنگ بدر
میں شریک ہوئے ہیں۔ اور قابل تقلید
ہیں۔ جب اُنہوں نے ان دونوں کا ذکر
کیا۔ تو میں چلا گیا۔ اور رسولِ خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے ہم تینوں سے
اور آدمیوں کو بولنے سے منع کردیا۔

أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ
تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ
وَتَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرَتْ
فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ
الَّتِي أَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلَى ذٰلِكَ
خَمْسِينَ لَيْلَةً فَأَمَّا صَاحِبَايَ
فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا
يَبْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ
الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ
أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلٰوةَ
مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَأَطُوفُ فِي
الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي
أَحَدٌ وَآتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ
عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ
بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي
هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ
السَّلَامِ عَلَيَّ أَمْ لَا ثُمَّ أُصَلِّي
قَرِيبًا مِنْهُ فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا
أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي أَقْبَلَ إِلَيَّ
وَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ
عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ
ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ
مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ
جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ
وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ
إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ

تو ہم سے سب آدمی بچنے لگے۔ اور نا آشنا
ہو گئے۔ حتیٰ کہ میرے خیال میں وہ زمین بھی غیر
ہوگئی۔ اور وہ نہ رہی جسے میں پہچانتا تھا۔
ہم اس حالت میں پچاس روز تک مبتلا
رہے۔ میرے دونوں ساتھی (یعنی
مرارہ بن ربیع اور ہلال ابن امیہ) تو اپنے
گھروں میں پڑے روتے رہے۔
میں چونکہ ایک معزز آدمی تھا۔ مسجدوں
میں جاکر مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھتا۔
اور بازاروں میں آتا جاتا تھا۔ مگر کوئی
مجھ سے بات نہ کرتا۔ جب نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر بیٹھتے۔ تو
میں جاکر سلام کیا کرتا۔ اور یہ غور سے
دیکھتا رہتا۔ کہ آپ میرے سلام کے
جواب میں کچھ لب مبارک سے فرماتے
ہیں یا نہیں۔ پھر آپ کے قریب نماز
پڑھنے لگتا۔ اور کن انکھیوں سے دیکھتا
تو جب میں اپنی نماز کی طرف مشغول
ہوتا۔ آپ میری طرف متوجہ
ہوتے۔ اور جب میں آپ کی طرف
متوجہ ہوتا۔ تو آپ مجھ سے منہ پھیر
لیتے۔ ایک زمانے تک مجھ پر یہی
سختیاں رہیں۔ حتیٰ کہ ایک
روز میں اپنے چچازاد بھائی ابی قتادہ
کے گھر کی دیوار پر چڑھا۔ (یہ میرے
چچازاد بھائی تھے۔ اور مجھ سے
بڑی محبت کرتے تھے) اور سلام کیا۔

فواللہ ما رد علی السلام فقلت یا ابا قتادة انشدك باللہ هل تعلمنی احب اللہ ورسولہ فسکت فعدت لہ فنشدتہ فسکت فعدت لہ فنشدتہ فقال اللہ ورسولہ اعلم ففاضت عیناي وتولیت حتی تسورت الجدار قال فبینا انا امشی بسوق المدینة اذا نبطی من انباط اهل الشام ممن قدم بالطعام یبیعہ بالمدینة یقول من یدلنی علی کعب بن مالك فطفق الناس یشیرون حتی اذا جاءنی دفع الی کتابا من ملك غسان فاذا فیہ اما بعد فانہ قد بلغنی ان صاحبك قد جفاك ولم یجعلك اللہ بدار هوان ولا مضیعة فالحق بنا نواسك فقلت لما قرأتها وهذا ایضا من البلاء فتیممت بها التنور فسجرتہ بها حتی اذا مضت اربعون لیلة من الخمسین اذا رسول

تو بھی جواب بھی تو نہ دیا۔ میں نے کہا اے ابو قتادہ میں تمہیں خدا کی قسم دلاتا ہوں۔ کہ کیا تم مجھے اللہ اور اس کے رسولؐ کا دوست جانتے ہو؟ وہ خاموش ہو گئے۔ میں نے پھر بھی ان سے یہی کہا۔ تو خاموش ہو رہے۔ پھر میں نے قسم دے کر یہی امر دریافت کیا۔ تو کہا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے۔ اس وقت میرے آنسو ٹپک پڑے۔ اور میں واپس چلا اور دیوار پھلانگ کر کود گیا۔ جب میں بازار میں آیا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نصرانی شخص مجھے پوچھتا پھرتا ہے۔ تو کوئی شخص میرا نام لے کر نہیں بتاتا۔ بلکہ میری طرف اشارہ کر کے بتاتے تھے آخر کار وہ میرے پاس آگیا۔ اور بادشاہِ غسان کا ایک خط مجھے دیا۔ جس میں یہ لکھا تھا کہ ہم نے سنا ہے کہ تمہارے دوست (محمدؐ) نے تم پر ظلم کیا ہے۔ اور یہ تمہاری شان کے لائق نہیں۔ تم ہمارے پاس چلے آؤ بڑی خاطر سے پیش آئیں گے۔ میں نے پڑھ کر خیال کیا۔ کہ یہ بھی اللہ کی طرف سے امتحان ہے۔ اور میرے حق میں ایک ابتلا ہے۔ میں نے اسی وقت اس کو جلا دیا۔ اب چالیس روز گذر گئے۔ ناگہاں نبی صلی اللہ علیہ

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنِيْ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرَبْهَا وَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَيَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَتَكُوْنِيْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ كَعْبٌ فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هِلَالَ ابْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدِمَهُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبْكِ قَالَتْ إِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ وَاللّٰهِ مَا زَالَ يَبْكِيْ مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هٰذَا فَقَالَ لِيْ بَعْضُ أَهْلِيْ لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ كَمَا أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَسْتَأْذِنُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْنِيْ مَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيْهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ

وسلم کا بھیجا ہوا ایک آدمی آیا۔ اور کہا حضور نے حکم دیا ہے "تم اپنی بی بی کو جدا کر دو"۔ میں نے پوچھا۔ طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ اس نے کہا۔ نہیں۔ بلکہ اسے علیحدہ کر دو۔ اور اس کے قریب نہ جاؤ۔ اور ایسے ہی میرے دونوں ساتھیوں کو بھی کہلا بھیجا۔ میں نے اپنی بی بی سے کہہ دیا۔ کہ تم اپنے گھر چلی جاؤ۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی حکم ہے۔ اور وہیں رہو۔ جب تک اللہ کی طرف سے کوئی حکم ہو۔ کعب کہتے ہیں کہ ہلال بن امیہ کی بی بی آپ کے پاس آئی۔ اور کہنے لگی۔ میرا شوہر نہایت ضعیف ہے۔ اسکی خدمت کرنے والا کوئی نہیں۔ تو کیا میں اسکی خدمت کروں آپ اس کو بُرا تو نہیں سمجھتے؟ آپ نے فرمایا "نہیں۔ صرف تعلقات زوجیت نہ رکھنا"۔ تو اس نے کہا۔ جس روز سے آپ کا عتاب ہے۔ یہ اُس روز سے سوائے رونے کے اور کچھ کرتا ہی نہیں"۔ مجھ سے بھی میرے گھر کے لوگوں نے کہا۔ کہ اگر تمہاری بی بی اس طرح اجازت چاہتی تو بہتر تھا۔ میں نے کہا بخدا میرے لئے کبھی اجازت نہ دیتے اور نہ معلوم کیا کہتے۔ کیونکہ ہلال تو بوڑھا آدمی ہے۔ اس لئے اس کو اجازت دے دی۔ اور میں جوان ہوں۔ اس کے بعد دس راتیں اور گذر گئیں۔

حَتّٰی کَمُلَتْ لَنَا خَمْسُوْنَ لَیْلَةً
مِنْ حِیْنَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ کَلَامِنَا
فَلَمَّا صَلَّیْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ صُبْحَ
خَمْسِیْنَ لَیْلَةً وَاَنَا عَلٰی ظَهْرِ بَیْتٍ
مِنْ بُیُوْتِنَا فَبَیْنَا اَنَا جَالِسٌ عَلَی
الْحَالِ الَّذِیْ ذَکَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَدْ
ضَاقَتْ عَلَیَّ نَفْسِیْ وَ ضَاقَتْ
عَلَیَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ
صَوْتَ صَارِخٍ اَوْفٰی عَلٰی جَبَلِ سَلْعٍ
بِاَعْلٰی صَوْتِهٖ یَا کَعْبُ بْنَ مَالِکٍ
اَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا
وَعَرَفْتُ اَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ وَاٰذَنَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ
اللّٰهِ عَلَیْنَا حِیْنَ صَلّٰی صَلٰوةَ الْفَجْرِ
فَذَهَبَ النَّاسُ یُبَشِّرُوْنَنَا وَذَهَبَ
قِبَلَ صَاحِبَیَّ مُبَشِّرُوْنَ وَرَکَضَ
اِلَیَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعٰی سَاعٍ مِّنْ
اَسْلَمَ فَاَوْفٰی عَلَی الْجَبَلِ فَکَانَ الصَّوْتُ
اَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِیْ
الَّذِیْ سَمِعْتُ صَوْتَهٗ یُبَشِّرُنِیْ نَزَعْتُ
لَهٗ ثَوْبَیَّ فَکَسَوْتُهٗ اِیَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ
وَاللّٰهِ مَا اَمْلِکُ غَیْرَهُمَا یَوْمَئِذٍ
وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَیْنِ فَلَبِسْتُهُمَا
وَانْطَلَقْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَقَّانِی
النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا یُهَنُّوْنِیْ بِالتَّوْبَةِ

اور میں صبح کی نماز پڑھ کر اپنے گھر کے پیچھے
بیٹھا ہوا تھا۔ یہ ایسی حالت تھی کہ اپنی زندگی
بار معلوم ہوتی تھی۔ اور میرے لئے زمین بھی تنگ
ہو گئی تھی۔ اس وقت میں نے یہ سنا
کہ کوئی شخص کوہ سلع پر چڑھا ہوا
یہ کہہ رہا ہے۔ کہ اے کعب ابن
مالک! تجھے بشارت ہو۔ یہ سنکر
میں سجدہ میں گر پڑا۔ اور سمجھ لیا کہ
میری توبہ قبول ہو گئی اور تنگی دور ہو گئی۔
چنانچہ صبح کے وقت آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے لوگوں کو اطلاع دی۔
کہ ان (تینوں) پر خدا کی مہربانی ہو گئی۔
جس پر خوشخبری دینے والے آدمی
(جوق جوق) میرے اور ان دوستوں کے
پاس بشارت دینے کے لئے دوڑے
ایک شخص نے میری طرف گھوڑا
دوڑایا۔ اور زور زور سے بشارت
دیتا چلا آتا تھا۔ بنی سلمہ میں سے ایک
آدمی نے کوہ سلع پر دوڑ کر وہ بشارت
پکاری تھی۔ جس کی آواز میں نے سنی تھی
جب وہ میرے پاس آیا۔ تو میں نے
اپنے کپڑے اتار کر دے دیئے۔ واللہ
اس روز میرے پاس سوائے ان کپڑوں
کے کچھ نہ تھا۔ اور ابی قتادہ سے مانگ کر
کپڑے پہنے۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کی طرف چلا۔ تو راستے میں آدمی پر آدمی
ملتے۔ اور میری توبہ قبول ہو جانے کی تہنیت دیتے۔

يَقُولُونَ لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ
قَالَ كَعْبٌ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ اِلَيَّ طَلْحَةُ
بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِيْ وَ
هَنَّأَنِيْ وَاللّٰهِ مَا قَامَ اِلَيَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ
غَيْرُهٗ وَلَا اَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ
فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم
وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهٗ مِنَ السُّرُوْرِ اَبْشِرْ
بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ
اُمُّكَ قَالَ قُلْتُ اَمِنْ عِنْدِكَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا
بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ
اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ قِطْعَةُ
قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا
جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ
مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ
خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ
الَّذِيْ بِخَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا نَجَّانِيْ
بِالصِّدْقِ وَاِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ

اب میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس آگیا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ
آپ کے گرد اگرد آدمی بیٹھے ہوئے ہیں۔
مجھے دیکھتے ہی طلحہ بن عبید اللہ میری طرف
بڑھے اور مصافحہ کیا۔ ان کے سوا کوئی فرد بشر
مہاجرین سے نہ اُٹھا۔ میں ان (طلحہ) کے احسان
کو تمام عمر نہ بھولوں گا۔ جب میں رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کو سلام کرکے بیٹھا تو آپ نے
پُرسرور اور ہنس مکھ چہرے سے فرمایا "تجھے
اس بات کی بشارت ہو کہ تیری پیدائش سے
اب تک کے سارے گناہ معاف ہو گئے۔"
میں نے عرض کی۔ کیا بشارت آپ کی طرف
سے ہے یا خدا کی طرف سے؟ آپ نے فرمایا
"خدا کی طرف سے"۔ جب میں آپ کے سامنے
بیٹھا۔ تو میں نے عرض کی۔ میں چاہتا ہوں کہ
اپنی توبہ کی قبولیت کے شکریہ میں اللہ و اسکے
رسول کی راہ میں خیرات کروں۔ آپ نے فرمایا۔
"کچھ مال خیرات کردو۔ اور کچھ اپنے لئے رہنے
دو۔ وہ تمہارے لئے بہتری کا ذریعہ ہوگا۔"
میں نے عرض کی۔ میں اپنا خیبر کا حصہ اپنے
لئے رہنے دیتا ہوں۔ اور باقی خیرات
کرتا ہوں۔ پھر میں نے عرض کی
یارسول اللہ! میرے
سچ ہی کی وجہ سے
اللہ نے مجھے نجات
دی ہے
اور آج سے میری یہ بھی توبہ ہے

اَنْ لَّا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا مَا
بَقِیْتُ فَوَاللّٰہِ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِّنَ
الْمُسْلِمِیْنَ اَبْلَاہُ اللّٰہُ فِیْ صِدْقِ
الْحَدِیْثِ مُنْذُ ذَکَرْتُ ذٰلِکَ
لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِیْ مَا
تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَکَرْتُ ذٰلِکَ
لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِلٰی یَوْمِیْ ھٰذَا کَذِبًا وَ
اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ یَّحْفَظَنِیَ اللّٰہُ فِیْمَا
بَقِیْتُ وَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ
عَلٰی رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللّٰہُ عَلَی
النَّبِیِّ وَالْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ
اِلٰی قَوْلِہٖ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ
فَوَاللّٰہِ مَا اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیَّ مِنْ نِّعْمَۃٍ
قَطُّ بَعْدَ اَنْ ھَدَانِیَ اللّٰہُ لِلْاِسْلَامِ
اَعْظَمَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ صِدْقِیْ
لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اَکُوْنَ کَذَبْتُہٗ
فَاَھْلِکَ کَمَا ھَلَکَ الَّذِیْنَ
کَذَبُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ
لِلَّذِیْنَ کَذَبُوْا حِیْنَ اَنْزَلَ
الْوَحْیَ شَرَّ مَا قَالَ لِاَحَدٍ فَقَالَ
اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ سَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ لَکُمْ
اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلٰی قَوْلِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَرْضٰی
عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِیْنَ قَالَ کَعْبٌ

کہ کبھی جھوٹ نہ بولوں گا۔ اور جب اللہ
نے مجھے ایسے سخت عتاب سے میرے
سچ کہنے سے نجات دی۔ تو میں یقین
نہیں کرتا۔ کہ اللہ کسی کو سچ کے باعث
آفت میں مبتلا کر دے گا۔ اب تک
میں نے کبھی جھوٹ پر اعتماد نہیں کیا۔
اور آئندہ بھی اللہ سے امید کرتا ہوں کہ
جھوٹ سے بچائے رکھے۔ اور اس
وقت اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔
لَقَدْ تَابَ اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ
وَالْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ۔ یعنے
(البتہ تحقیق اللہ نے نبیؐ اور مہاجرین اور انصار
کی توبہ قبول کر لی)۔ بخدا مجھے ابتک اس سے
زیادہ کوئی نعمت نہیں ملی۔ کہ میں نے
آنحضرتؐ سے جھوٹ نہ بولا۔ اور ہلاک
نہ ہوا۔ جیسے وہ لوگ جنہوں نے آپ سے
جھوٹ بولا اور ہلاک ہو گئے۔ اس لئے
کہ جب انہوں نے جھوٹے حلف اٹھائے
تو یہ آیت اتری سَیَحْلِفُوْنَ
بِاللّٰہِ لَکُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ
اِلٰی قَوْلِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَرْضٰی
عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِیْنَ
یعنی (جلدی اللہ کی قسمیں تمہارے
لئے کھائیں گے جب تم ان کی
طرف لوٹو گے (اللہ کے اس قول تک)
پس تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں راضی
ہو گا قوم بدکار سے)۔ کعب نے کہا۔

وَعَلَى الثَّلَاثَةِ أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللّٰهُ فِيهِ فَبِذَلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ۔

اور ہم تینوں ان منافقوں کے حکم سے جُدا ہیں۔ جنہوں نے غزوہ میں نہ جانے کے حیلے بہانے کیئے تھے۔ اور جھوٹے حلف اُٹھائے تھے۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول کر کے تجدید بیعت کی تھی۔ اور اللہ سے ان کے لئے مغفرت چاہی تھی۔ اور رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے بارے میں تاخیر کی۔ اسی لئے اللہ نے یہ آیت اُتاری۔ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا۔ یعنی (اور ان تینوں پر جو متخلف ہوئے) اور اس آیت میں وہ لوگ مراد نہیں ہیں جو عمداً غزوہ سے متخلف ہوئے تھے۔ بلکہ اس میں لوگوں کے تخلف کا ذکر ہے۔ اور ان سے جنہوں نے حلف اُٹھالئے اور عذر کئے۔ اور آپ نے اُن کے عذر مان لئے۔ ہمارے حکم میں تاخیر کرنے کا حکم ہے۔

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللّٰهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْجَمَلِ بَعْدَ مَا كِدْتُ أَنْ أَلْحَقَ بِأَصْحَابِ الْجَمَلِ فَأُقَاتِلَ مَعَهُمْ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرَى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً۔

باب۔ عورت کی حکومت میں فلاح نہیں۔

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جنگِ جمل میں مجھے اس کلمہ نے نفع پہنچایا۔ جسے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا تھا۔ بعد اس کے کہ مَیں اصحاب جمل کے ساتھ شریک ہو کر لڑنے کے لئے تیار تھا۔ اور وہ یہ کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ اہل فارس نے اپنے اوپر بوران شیرویہ کی بیٹی کو حاکم بنایا ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ "جو قوم عورت کو اپنے اوپر حاکم بنائے گی۔ وہ ہرگز فلاح نہ پاسکے گی۔"

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیمار ہونے اور وفات پانے کا بیان

۵۱۸ خ ۱۰۱ — آنحضرت صلعم کی خبر وفات سے حضرت فاطمہؓ کا رونا اور ہنسنا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ فَسَأَلْنَاهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ يَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں حضرت فاطمہؓ کو بلا کر کچھ آہستہ آہستہ فرمایا۔ تو وہ رونے لگیں۔ پھر دوبارہ بلا کر کچھ آہستہ آہستہ فرمایا۔ تو وہ ہنسنے لگیں ہم نے حضرت فاطمہؓ سے اسکی بابت دریافت کیا۔ تو انہوں نے کہا۔ اول آپ نے یہ فرمایا تھا۔ "اسی مرض میں میری روح قبض ہوگی"۔ یہ سنکر میں رونے لگی۔ دوسری مرتبہ یہ فرمایا۔ "اے فاطمہؓ! میرے اہل بیت میں سے پہلے تیری روح قبض ہوگی"۔ یہ سن کر میں خوش ہوگئی۔

۵۱۹ خ ۱۰۲ — ہر ایک نبی کی روح اسکی منشا پر قبض کی جاتی ہے۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتّٰى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْاٰيَةَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ۔

حضرت عائشہؓ سے ہی مروی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا تھا۔ کہ نبی کو اختیار دیا جاتا ہے چاہے وہ دنیا میں رہے۔ یا آخرت کو پسند کرے۔ اگر آخرت کو پسند کرتا ہے۔ تو وفات ہوتی ہے۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وفات کے قریب سنا۔ اور آپ کا گلا بیٹھ گیا تھا۔ کہ آپ پڑھتے ہیں۔ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔ تو میں نے سمجھ لیا۔ کہ آپ کو اختیار دیا گیا ہے۔

۵۲۰ خ ۱۰۳ — آنحضرتؐ کے آخری الفاظ

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم حالت صحت میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَحِيحٌ يَقُوْلُ اِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحَيَّا اَوْ يُخَيَّرَ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَاْسُهُ عَلٰى فَخِذِيْ غُشِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا اَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهُ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى فَقُلْتُ اِذًا لَّا يَخْتَارُنَا فَعَرَفْتُ اَنَّهُ حَدِيْثُهُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ۔

فرمایا کرتے تھے۔ پہلے نبی کو جنت میں اسکا مقام دکھلایا جاتا ہے۔ اور اختیار دیا جاتا ہے وہ جسے پسند کرے وہیں رکھا جاتا ہے" جب آپ بیمار ہوئے۔ اور وفات کا وقت قریب آیا۔ اور آپ میری ران پر سر رکھے ہوئے تھے۔ تو اوّل آپ کو غشی ہوئی۔ پھر افاقہ ہوگیا۔ تو چھت کی طرف دیکھا اور فرمایا اَللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى تو میں نے خیال کیا۔ کہ اب آپ ہم میں رہنا پسند نہیں کرتے۔ تو اس سے مجھے آپ کی اس حدیث کی تصدیق ہو گئی جو آپ فرمایا کرتے تھے۔

۵۲۱ / ۱۰۴ — آنحضرتؐ کا بیاری میں دعائیں پڑھکر دم کرنا۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ طَفِقْتُ اَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِيْ كَانَ يَنْفُثُ وَاَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب مریض ہوتے۔ تو معوّذتین پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے۔ اور ہاتھ اپنے بدن پر پھیرتے چنانچہ جب آپ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو میں بھی معوّذتین پڑھ کر آپ پر پھونکتی اور آپکے ہاتھ اس پر پھیرتی۔

۵۲۲ / ۱۰۵ — آنحضرتؐ کی آخری دُعا۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَصْغَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ اِلَيَّ ظَهْرَهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات قریب ہوئی۔ اور آپ مجھ سے اپنی کمر لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ تو میں نے بغور سنا کہ آپ یہ فرماتے ہیں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ۔

۵۲۳ / ۱۰۶ — کفارہ و تشدد سکرات آنحضرت صلعم کا اُمت کے لیے۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک

فی روایۃ قالت ما مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانہ لبین حاقنتی وذاقنتی فلا اکرہ شدۃ الموت لاحد ابدا بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ خرج من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وجعہ الذی توفی فیہ فقال الناس یا ابا الحسن کیف اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصبح بحمد اللہ بارئا فاخذ بیدہ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ فقال لہ انت واللہ بعد ثلاث عبد العصا فانی واللہ لاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوف یتوفی من وجعہ ہذا انی لاعرف وجوہ بنی عبد المطلب عند الموت اذہب بنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلنسالہ فیمن ہذا الامر ان کان فینا علمنا ذلک وان کان فی غیرنا علمناہ فاوصی بنا فقال علی انا واللہ لئن سالناہا رسول

روایت میں منقول ہے۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سر وفات کے وقت میرے سینے پر تھا۔ اور آپ کو موت کے وقت اس قدر تکلیف ہوئی کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو نہ ہوئی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ کہ ایک روز حضرت علیؓ ابن ابی طالب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جبکہ آپ مرض الموت میں بیمار تھے آئے۔ تو لوگوں نے پوچھا۔ اے ابوالحسن! رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں؟ اُنھوں نے کہا۔ بحمد اللہ اچھے ہیں حضرت عباسؓ بن عبد المطلب نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ بخدا تم تین روز کے بعد اکیلے اور بے مددگار رہ جاؤ گے۔ کہ بخدا میں خیال کرتا ہوں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عنقریب اس مرض سے وفات پاجائیں گے۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ موت کے وقت بنی عبد المطلب کے چہرے کس طرح ہو جایا کرتے ہیں۔ آؤ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں۔ اور اس امر (خلافت) کے بارے میں دریافت کرلیں۔ کہ آپ کے بعد ہم میں ہوگی۔ تو بھی معلوم ہو جائے گا۔ اور اگر کسی اور میں ہوگی۔ تو بھی معلوم ہو جائیگا۔ حضرت علیؓ نے کہا۔ بخدا اگر ہم آپ سے اس کی بابت دریافت

حضرت علیؓ کا امر خلافت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے میں انکار اور اس کی وجہ۔

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَنَعْنَا هَا لَا يَخْلِفُنَا هَا النَّاسُ بَعْدَہٗ وَاَیْمُ اللّٰہِ لَا اَسْاَلُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

کریں۔ اور آپ نے ہمیں منع کر دیا۔ تو آپ کے بعد ہمیں لوگ کبھی خلیفہ نہ بنائیں گے۔ بخدا میں تو یہ بات آپ سے نہیں پوچھتا۔

۵۲۵ ح ۱۱۵ آنحضرت صلعم کا قبل رحلت حضرت عائشہؓ کی چبائی ہوئی مسواک کرنا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰہِ عَلَیَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ فِیْ بَیْتِیْ وَفِیْ یَوْمِیْ وَبَیْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ وَاِنَّ اللّٰہَ جَمَعَ بَیْنَ رِیْقِیْ وَرِیْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ دَخَلَ عَلَیَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَبِیَدِهِ السِّوَاكُ وَاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَاَیْتُهٗ یَنْظُرُ اِلَیْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ یُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ آخُذُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهٗ فَاشْتَدَّ عَلَیْهِ فَقُلْتُ اُلَیِّنُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَلَیَّنْتُهٗ فَاَمَرَّهٗ وَكَانَتْ بَیْنَ یَدَیْهِ رَكْوَةٌ فِیْهَا مَاءٌ فَجَعَلَ یُدْخِلُ یَدَیْهِ فِیْ الْمَاءِ فَیَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَیَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ یَدَهٗ فَجَعَلَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی حَتّٰی قُبِضَ وَمَالَتْ یَدُهٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میری باری کے روز میرے سینہ پر سر رکھے ہوئے وفات پائی۔ اور اللہ نے آخری وقت میں میرا اور آپ کا لعاب دہن ملا دیا۔ (اس طرح) کہ ایک روز میرا بھائی عبد الرحمٰن ہاتھ میں مسواک کی سبز لکڑی لئے ہوئے آیا۔ آپ نے اس لکڑی کی طرف دیکھا۔ میں نے عرض کی۔ کیا مسواک لے لوں۔ آپ نے سر سے اشارہ کیا۔ اور فرمایا۔ ہاں۔ میں نے مسواک لے کر اُسے چبا کر نرم کیا۔ اور آپ نے مسواک کی۔ آپ کے سامنے ایک پانی کا پیالہ تھا۔ اس میں ہاتھ بھگو کر منہ پر پھیرتے۔ اور فرماتے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ۔ پھر آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھایا۔ اور فرمایا اَللّٰهُمَّ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی پھر وفات پائی اور ہاتھ نیچا ہو گیا۔

۵۲۶ ح ۱۱۹ آنحضرت کا دوائی پینے سے نفرت کرنا۔

وَعَنْهَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ لَدَدْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهٖ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ہم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بیماری کی حالت میں دوا پلائی۔

فجعل يشير الينا ان لا تلدوني فقلنا كراهية المريض للدواء فلما افاق قال الم انهكم ان تلدوني قلنا كراهية المريض للدواء فقال لا يبقى احد في البيت الا لدّ وانا انظر اليه الا العباس فانه لم يشهدكم۔

تو آپ نے منع فرمایا۔ ہم نے کہا۔ دوا کو بری معلوم ہونے کی وجہ سے مریض منع ہی کیا کرتے ہیں۔ جب آپ کو قدرے افاقہ ہوا۔ تو فرمایا "کیا میں نے دوا کو منع نہیں کیا تھا؟ (پھر کیوں پلائی) ہم نے کہا۔ مریض منع کیا ہی کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا" میں نے دیکھا ہے کہ مجھے سب تو زبردستی دوا پلاتے تھے۔ مگر ابن عبّاس شریک نہ تھا"۔

سکرات موت میں آنحضرتؐ کی تسلی

عن انس رضي الله عنه قال لما ثقل النبي صلى الله عليه وسلم جعل يتغشاه فقالت فاطمة واكرب اباه فقال لها ليس على ابيك كرب بعد اليوم۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرتؐ پر مرض کی شدت ہوئی تو آپ بیہوش ہو گئے۔ حضرت فاطمہؓ رو کر کہنے لگیں۔ وائے میرے باپ کی تکلیف۔ آپ نے فرمایا "تیرے باپ کو اس روز کے بعد پھر تکلیف نہ ہوگی"۔

آنحضرت صلعم کی عمر شریف

عن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توفي وهو ابن ثلاث وستين۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تریسٹھ (۶۳) برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔

كتاب تفسير القرآن

قرآن کی تفسیر کے بیان میں

بسم الله الرحمن الرحيم

ح ۵۲۹
سورۂ فاتحہ کی تفسیر وفضیلت وغیرہ کا بیان۔

عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللهُ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لِي لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ أَلَمْ تَقُلْ لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ۔

حضرت ابوسعیدؓ بن معلےٰ سے مروی ہے کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلایا۔ میں اسی وقت تو نہ جا سکا۔ نماز پڑھ کر گیا۔ اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں نماز میں تھا۔ اس لئے دیر ہوگئی۔ آپ نے فرمایا۔ "کیا اللہ نے یہ نہیں کہا کہ اللہ کا رسول تمہیں جس وقت بلائے فوراً آجاؤ۔ پھر فرمایا۔ "میں مسجد سے باہر جانے کے پیشتر تمہیں ایک برگزیدہ سورۃ قرآن کی بتاؤں گا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ جب باہر آنے کا ارادہ کیا۔ تو میں نے یاد دلایا۔ آپ نے فرمایا۔ وہ سورۂ اَلْحَمْد ہے۔ اور یہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا۔

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ۔

اللہ تعالیٰ کے قول فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ کی تفسیر۔

ح ۵۳۰
تین بھاری گناہ

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيمٌ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ۔

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ۔

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلٰى أَسْتَاهِهِمْ فَبَدَّلُوا وَقَالُوا حِنْطَةٌ حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ۔

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا نَنْسَخْ

علیہ وسلم سے پوچھا۔ کہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ "اللہ کا شریک ماننا۔ حالانکہ وہ تیرا خالق ہے" میں نے کہا۔ بے شک یہ بڑا گناہ ہے۔ پھر پوچھا اس سے زیادہ گناہ کیا ہے؟۔ آپ نے فرمایا "اپنی اولاد کو اس غرض سے مار ڈالنا۔ کہ وہ تیرے مال میں شریک ہوگی"۔ پھر کہا۔ اس سے زیادہ گناہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "اپنے ہمسایہ کی بی بی سے زنا کرنا۔

اللہ تعالیٰ کے قول وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى کی تفسیر۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کمات مَنّ کی قسم ہے۔ اور اسکا پانی آنکھ کے لئے مفید ہے"۔

اللہ تعالیٰ کے قول إِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ کی تفسیر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہ جب بنی اسرائیل سے کہا گیا کہ دروازے میں عاجزی کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو۔ تو وہ چوتڑوں کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور اس قول کو بدل کر کہنے لگے۔ حِنْطَةٌ حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ۔

اللہ عزوجل کے قول مَا نَنْسَخْ

ح ۳۱ کمات مَنّ کی قسم ہے اسکا پانی آنکھ کو مفید ہے۔

ح ۳۲ احکام الٰہی میں یہود کی دغلبازی

مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَقْرَؤُنَا أُبَيٌّ وَأَقْضَانَا عَلِيٌّ وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ قَوْلِ أُبَيٍّ وَذَالِكَ أَنَّ أُبَيًّا يَقُولُ لَا أَدَعُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا۔

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَالِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَالِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَزَعَمَ أَنِّي لَا أَقْدِرُ أَنْ أُعِيدَهُ كَمَا كَانَ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ فَسُبْحَانِي أَنْ أَتَّخِذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا۔

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَافَقْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي

مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا کی تفسیر۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ ہم سب سے اقرا اُبی بن کعبؓ ہیں۔ اور سب سے احکام دین جاننے والے علیؓ ہیں لیکن ہم اُبی کی اس بات کو نہیں مانتے۔ کہ میں نے جو حضرت سے سنا۔ اسکو نہیں چھوڑتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا۔

آیۃ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ کی تفسیر۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ "اللہ نے کہا۔ بنی آدمؑ نے مجھ کو جھوٹا قرار دیا۔ اور مجھے گالی دی۔ اور یہ بات اس کو نہ چاہیئے تھی۔ جھوٹا تو یوں بنایا۔ کہ وہ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ میں ان کو اصلی حالت پر قیامت کے دن نہیں اٹھا سکتا۔ اور گالی دینا یہ۔ کہ کسیکو میرا بیٹا اور کسی کو میری بیوی قرار دیتے ہیں۔ اور میں ان سب باتوں سے مبرا اور پاک ہوں۔"

آیۃ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى کی تفسیر۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ "میری تین باتیں بالکل وحی کے مطابق ہوئیں۔

٥٢٣ ح
اُبی بن کعب کا قرأۃ میں اور علی ابن ابیطالب کا علم دین میں مسلم ہونا۔

٥٢٤ ح
قیامت پر یقین نہ کرنا خدا کو جھوٹا جانتا ہے اور خدا کے بیوی بیٹے بنانا اسکو گالی دینا ہے

٥٢٥ ح
موافقات عمرؓ

ثَلَاثٍ اَوْ وَافَقَنِيْ رَبِّيْ فِيْ ثَلَاثٍ
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْتَ
مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ
مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ
فَلَوْ اَمَرْتَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ
بِالْحِجَابِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ
الْحِجَابِ قَالَ وَبَلَغَنِيْ مُعَاتَبَةُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعْضَ نِسَائِهٖ فَدَخَلْتُ
عَلَيْهِنَّ فَقُلْتُ اِنِ انْتَهَيْتُنَّ اَوْ
لَيُبْدِلَنَّ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَيْرًا مِنْكُنَّ حَتّٰى اَتَيْتُ
اِحْدٰى نِسَائِهٖ قَالَتْ يَا عُمَرُ
اَمَا فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا يَعِظُ نِسَائَهٗ
حَتّٰى تَعِظَهُنَّ اَنْتَ فَاَنْزَلَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَسٰى رَبُّهٗ
اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُبْدِلَهٗ
اَزْوَاجًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ
الْاٰيَةَ۔

قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ قُوْلُوْٓا
اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَةَ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ
يَقْرَءُوْنَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ
وَيُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِاَهْلِ

یا یوں کہا کہ وحی میری تین باتوں کے بالکل
موافق نازل ہوئی (۱) میں نے عرض کی
یا رسول اللہ! اگر آپ (طواف کے بعد)
مقامِ ابراہیم میں نماز پڑھا کریں۔ تو بہتر ہو۔
اسی کے موافق اللہ نے یہ آیت اُتاری۔
(۲) اور عرض کی۔ کہ آپ کے پاس منافق اور
غیر آدمی بھی آتے جاتے ہیں۔ اگر آپ ازواج
مطہرہ کو پردے کا حکم دے دیں۔ تو اچھا
ہے۔ پس خدا نے آیت حجاب نازل
فرمائی (۳) اور جب مجھے معلوم ہوا۔ کہ آپ نے
پردے کی تاکید فرمائی۔ اور بعض ازواج
آپ پر خفا ہوگئیں۔ تو میں ان کے پاس
گیا۔ اور کہا۔ کہ تم باز آؤ۔ ورنہ اللہ اپنے
رسول کو تم سے اچھی بیبیاں بدل کر دیگا۔
لیکن جب اُمّ سلمہؓ کے پاس گیا۔ تو
اُنہوں نے کہا۔ اے عمرؓ! تم جو نصیحت
کرتے ہو۔ تو کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم اپنی بیبیوں کو نصیحت نہیں کرسکتے؟
اس پر خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔
عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا
خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ الْاٰيَةَ۔

آیۂ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ
اُنْزِلَ اِلَيْنَا کی تفسیر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
منقول ہے کہ یہودی توریت عبرانی
زبان میں پڑھا کرتے تھے۔ اور مسلمانوں
کو عربی زبان میں اس کی باتیں بتایا کرتے

۵۳۶ ح
جس زبان کا علم نہیں اسکی کتب الٰہی پر مجملاً ایمان لانا چاہیے۔

الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصدقوا اهل الكتاب ولا تكذبوهم وقولوا آمنا بالله وما انزل الينا الآية۔

تھے۔ آپ نے فرمایا "ان کی باتوں کو بالکل سچ بھی نہ مانو۔ اور بالکل جھوٹ بھی نہ کہو۔ بلکہ مجملاً کہو۔ کہ امنا باللہ وما انزل الینا الخ۔

قوله عز وجل وكذلك جعلناكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس الآية۔

آیۂ وکذلک جعلنکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس کی تفسیر۔

عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعى نوح يوم القيامة فيقول لبيك وسعديك يا رب فيقول هل بلغت فيقول نعم فيقال لامته هل بلغكم فيقولون ما اتانا من نذير فيقول من يشهد لك فيقول محمد وامته يشهدون انه قد بلغ ويكون الرسول عليكم شهيدا فذلك قوله تعالى وكذلك جعلناكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس۔

۵۳۷ ح امت محمدیہ تمام امتوں کی گواہ ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "قیامت کے دن نوح علیہ السلام بلائے جائینگے اور وہ آئینگے اور کہیں گے لبیک وسعدیک یا رب۔ (اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں۔) تو اللہ کہیگا۔ کیا تم نے لوگوں کو ہمارے احکام بتادیئے تھے؟ وہ کہیں گے۔ ہاں۔ پھر اُن کی اُمت سے پوچھا جائیگا۔ تو وہ کہینگے ہمارے پاس تو کوئی ڈرانیوالا اللہ کا رسول نہیں آیا۔ نوح علیہ السلام سے کہا جائیگا۔ تم اپنا گواہ لاؤ۔ وہ کہینگے میرا گواہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور ان کی اُمت ہے۔ اُس وقت میری اُمت گواہی دے گی۔ کہ نوحؑ نے تبلیغ احکام کی تھی۔ اور میں تم پر گواہی دوں گا۔" راوی کہتے ہیں کہ اللہ کے اس قول وکذلک کے یہی معنے ہیں۔

قوله عز وجل فمن تمتع بالعمرة الى الحج۔

آیت فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج کی تفسیر۔

۵۳۸ ح عرفات سے اترنیکا حکم۔

عن عائشة رضي الله عنها

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے،

قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ
دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ
وَكَانُوْا يُسَمَّوْنَ الْحُمُسَ وَكَانَ
سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَاتٍ
فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللّٰهُ
نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ ثُمَّ يَقِفَ
بِهَا ثُمَّ يُفِيْضَ مِنْهَا۔

قَوْلُهُ تَعَالٰى وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ
رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً الْآيَةَ۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

۵۳۹ خدا سے دین و دنیا کی بھلائی مانگنی چاہئے۔

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَسْئَلُوْنَ
النَّاسَ إِلْحَافًا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ
الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَ
التَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَلَا
اللُّقْمَتَانِ إِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ
الَّذِيْ يَتَعَفَّفُ وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ
يَعْنِيْ قَوْلَهُ تَعَالٰى لَا يَسْئَلُوْنَ
النَّاسَ إِلْحَافًا۔

۵۴۰ لپٹ کر سوال نہ کرنیوالا مانگ کر کھانیوالے سے زیادہ مسکین ہے۔

قَوْلُهُ تَعَالٰى مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ

کہ قریش اور اُن کے مذہب والے مزدلفہ
میں ٹھہرا کرتے تھے۔ اور اُسے حُمس کہا کرتے
تھے۔ اور باقی اہلِ عرب عرفات میں ٹھہرتے
تھے۔ جب اسلام آیا تو اللہ نے اپنے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ "اول
عرفات میں آؤ۔ اور وہاں ٹھہر کر وہاں سے
اُترو۔ (یعنی جہاں سے اکثر لوگ اہلِ عرب
اُترتے تھے۔ تم بھی وہیں سے اُترو)۔"

خدا کے قول وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ رَبَّنَا
آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً کا بیان:۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرمایا
کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

خدا کے قول وَلَا يَسْئَلُوْنَ
النَّاسَ إِلْحَافًا کا بیان:۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: "مسکین وہ شخص نہیں ہے جس کو چھوہارے
اور کھانے کی خواہش در بدر لئے پھرتی ہے
بلکہ مسکین وہ ہے جو کسی سے سوال نہ
کرے۔ اور تمہیں چاہئے کہ یہ آیت
دیکھو۔ وَلَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ
إِلْحَافًا۔ (اور لوگوں سے لپٹ کر
سوال نہیں کرتے)۔"

آیۂ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ کا بیان:۔

عن عائشة رضي الله عنها قالت تلا رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الآية هو الذي أنزل عليك الكتاب منه آيات محكمات إلى قوله وما يذكر إلا أولوا الألباب قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فإذا رأيت الذين يتبعون ما تشابه منه فأولئك الذين سمى الله فاحذروهم۔

سبق — آیات متشابہ میں بحث مباحثہ کرنے والے سے بچنا چاہئے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت هو الذي أنزل عليك الكتاب منه آيات محكمات۔ أولوا الألباب تک پڑھی اور فرمایا۔ جب تو اس فرقہ کو دیکھے جو قرآن شریف کی متشابہ آیتوں پر عمل کرنے والے ہیں۔ تو سمجھ لو۔ کہ یہی وہ لوگ ہیں۔ جن کی نسبت خدا نے اپنی کتاب میں فرمایا۔ پس ان سے بچو۔"

قوله عز وجل إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا۔

اللہ کے قول إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا کا بیان۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما أنه اختصم إليه امرأتان كانتا تخرزان في بيت فخرجت إحداهما وقد أنفذ بإشفا في كفها فادعت على الأخرى فرفع أمرهما إلى ابن عباس فقال ابن عباس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعطى الناس بدعواهم لذهب دماء قوم وأموالهم ذكروها بالله واقرؤا عليها إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا

سبق — مدعا علیہ پر قسم لازم ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس دو عورتیں مقدمہ لائیں جو ایک مکان میں سیا کرتی تھیں۔ ان میں سے ایک عورت جس کے ہاتھ میں سوئی چبھو دی گئی تھی باہر نکلی۔ اور دوسری پر دعوی کیا۔ تو ان کا تنازعہ حضرت ابن عباسؓ کے پاس لایا گیا۔ انہوں نے کہا حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ" اگر لوگوں کو محض دعوے کرنے سے (بلا گواہ) بدلا دیا جائے۔ تو قوم کے خون اور مال ناحق تلف ہو جایا کریں"۔ اسے جھوٹی قسم سے ڈراؤ۔ اور یہ آیت پڑھ کر سناؤ۔ إن الذين يشترون الخ یعنی (بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنے ایمان کے ساتھ تھوڑا مول لیتے ہیں)۔

فَذَكَّرُوْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ۔

قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمُ الْاٰيَةَ

٥٤٣ خوف یا مصیبت کے وقت پڑھنے کی دعا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ قَالَهَا اِبْرَاهِيْمُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ حِيْنَ اُلْقِيَ فِى النَّارِ وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالُوْا اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اَذًى كَثِيْرًا۔

٥٤٤ عبداللہ بن اُبی بن سلول کا قصہ

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى قَطِيْفَةٍ فَدَكِيَّةٍ

جب لوگوں نے اسے (یعنی مدعا علیہ) کو جھوٹی قسم سے خوف دلایا۔ تو اُس نے اقرار کرلیا۔ اس پر حضرت ابن عباسؓ نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ "مدعا علیہ پر قسم لازم ہے"۔

اللہ تعالٰے کے قول اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ کا بیان۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی بہترین وکیل ہے) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا۔ جب اُن کو آگ میں ڈالا گیا تھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس وقت کہا۔ جبکہ منافقوں نے (مسلمانوں سے) کہا۔ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ (تم سے لڑنے کے لئے کفار نے بہت سے آدمی جمع کئے ہیں) اور اسکے جواب میں مسلمانوں نے بھی کہا۔ حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

اللہ تعالٰے کے قول وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اَذًى كَثِيْرًا کا بیان۔

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم شہر فدکیہ کی بنی ہوئی ایک چادر بچھے اپنے گدھے پر سوار ہوئے۔

وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ
وَرَاءَهُ يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ
فِيْ بَنِي الْحَارِثِ مِنَ الْخَزْرَجِ
قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتّٰى
مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُوْلَ وَذٰلِكَ
قَبْلَ أَنْ يُّسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ
أُبَيٍّ فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ
مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ
عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ وَ
الْمُسْلِمِيْنَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ
الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ
ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوْا عَلَيْنَا
فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ
فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللّٰهِ وَ
قَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُوْلَ
أَيُّهَا الْمَرْءُ أَنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا
تَقُوْلُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا
بِهِ فِيْ مَجَالِسِنَا ارْجِعْ إِلٰى رَحْلِكَ
فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ
فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ رَوَاحَةَ
بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاغْشَنَا بِهِ
فِيْ مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ

اور مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا۔ اور آپ (اُس
وقت) سعد بن عبادہ کی عیادت کو تشریف
لیجارہے تھے۔ (یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ
ہے) پس جب آپ ایک مقام پر پہنچے جہاں
عبداللہ بن اُبی بن سلول بیٹھا تھا۔ اور
وہ اس وقت تک مسلمان نہ ہوا تھا۔ تو
آپ کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں بہت سے آدمی
مسلمان مشرکین بت پرست اور یہود
بیٹھے ہیں۔ اور اس مجلس میں عبداللہ بن
رواحہ بھی موجود ہیں۔ پس جب (ہمارے
قریب آنے سے) سواری کی گرد اہل مجلس
پر پڑی۔ تو عبداللہ بن اُبی نے اپنی ناک
چادر سے ڈھانک کر کہا۔ ہم پر گرد مت
اُڑاؤ۔ (اتنے میں) رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم السلام علیکم
کہہ کر ٹھیر گئے۔ اور سواری سے اُتر کر
اُن کو قرآن پڑھکر سنانے لگے۔ اور
اللہ کی طرف سے ہدایت کرنے لگے
تو عبداللہ بن اُبی نے کہا۔ اے شخص!
اگر تو سچا ہے۔ تو جو کچھ تو نے کہا اس سے
بہتر کوئی بات نہیں۔ (لیکن) ہماری
سمع خراشی مت کر۔ اپنے گھر جا۔
اور (وہاں) جو تیرے پاس آئے
اُسے یہ قصہ سُنا۔ عبداللہ ابن
رواحہ نے کہا۔ ہاں! یا رسول اللہ!
آپ ہمارے ہاں چلیں۔ اور ہمیں سنائیں۔
اس لئے کہ ہم ان باتوں کو اچھا سمجھتے ہیں۔

فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَ
الْيَهُوْدُ حَتّٰى كَادُوْا يَتَثَاوَرُوْنَ
فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى
سَكَنُوْا ثُمَّ رَكِبَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ دَابَّتَهٗ فَسَارَ حَتّٰى دَخَلَ
عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهٗ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ اَبُوْ حُبَابٍ
يُرِيْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ قَالَ
كَذَا وَكَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ
عُبَادَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْفُ
عَنْهُ وَاصْفَحْ عَنْهُ فَوَالَّذِيْ اَنْزَلَ
عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ
بِالْحَقِّ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ
وَلَقَدِ اصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ
الْبُحَيْرَةِ عَلٰى اَنْ يُتَوِّجُوْهُ
فَيُعَصِّبُوْنَهٗ بِالْعِصَابَةِ
فَلَمَّا اَبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ
الَّذِيْ اَعْطَاكَ اللّٰهُ شَرِقَ
بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهٖ
مَا رَاَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ
يَعْفُوْنَ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَهْلِ

اس پر مسلمانوں مشرکوں اور یہودیوں میں گالی گلوچ
ہونے لگی۔ اور اس درجہ ہوئی کہ لڑائی
تک نوبت پہنچ گئی۔ جب پر رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم انہیں چپ کرانے لگے۔
حتیٰ کہ وہ خاموش ہو گئے۔ پھر رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر سعد بن عبادہ کے
ہاں گئے۔ اور ان سے فرمایا۔ اے سعد!
تو نے ابو حباب کی باتیں نہیں سنیں۔
(ابو حباب سے مراد عبداللہ بن ابی ہے)
جس نے ایسا ایسا کہا ہے۔ سعد بن عبادہ نے
کہا۔ یا رسول اللہ! اس سے درگزر کیجئے
اور معاف فرمائیے۔ (کہ وہ اپنے حسد سے
مجبور ہے) قسم ہے اس ذات کی جس نے
آپ پر کتاب اتاری۔ اللہ کی طرف سے
جو کچھ آپ پر اترا۔ وہ برحق اور سچ ہے (اصل
یہ ہے) کہ اس شہر کے لوگوں نے اس امر پر
اتفاق کر لیا تھا کہ اس (عبداللہ بن ابی)
کے سر پر تاج رکھیں۔ اور اسے اپنا والی اور
رئیس بنا دیں۔ مگر جب اللہ نے یہ بات
نہ چاہی۔ بوجہ اس حق کے جو آپ کو
عطا ہوا ہے۔ تو اس کو آپ کا آنا ناگوار
ہوا۔ اس لئے اس نے ایسے برے کلمات
کہے۔ پس آپ نے اس کا قصور معاف
کر دیا۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
اور آپ کے صحابہ کی عادت تھی۔ کہ
بت پرستوں اور یہودیوں کی ایسی ایسی
حرکات ناشائستہ کو معاف کیا کرتے تھے۔

الْكِتَابَ كَمَا أَمَرَهُمُ اللّٰهُ تَعَالیٰ وَيَصْبِرُوْنَ عَلَى الْاَذیٰ حَتّٰی اَذِنَ اللّٰهُ فِيْهِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللّٰهُ بِهٖ صَنَادِيْدَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ اُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلَ وَمَنْ مَعَهٗ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَعَبَدَةِ الْاَوْثَانِ هٰذَا اَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فَبَايَعُوا الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمُوْا۔

جیسا کہ اللہ نے ان کو حکم دیا تھا۔ اور تکلیفوں پر صبر کیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ اللہ نے اُن سے لڑنے کا حکم دیا۔ جب آپ نے بدر میں جنگ کی۔ اور بڑے بڑے قریش کے رئیسوں کو اللہ نے آپ کے ذریعہ مارڈالا۔ تو اُبی بن سلول نے اور اُس کے ساتھ جو مشرک اور بُت پرست تھے کہا کہ (اب تو) یہ امر ظاہر ہوچکا ہے (یعنی اسلام غالب آگیا ہے) پس اُنہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کی۔ اور مسلمان ہوگئے۔

قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ۔ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا۔

اللہ کے قول لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا۔ کا بیان۔

باب ۵۹۵ منافقین کا رویہ

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ اِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوْا عَنْهُ وَفَرِحُوْا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَذَرُوْا اِلَيْهِ وَحَلَفُوْا وَاَحَبُّوْا اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْهِمْ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرتؐ کے زمانے میں چند منافق تھے۔ کہ جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کو تشریف لیجاتے۔ تو یہ منافق ساتھ نہ جاتے۔ اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف اپنے اس بیٹھ رہنے سے خوش ہوتے۔ اور جب حضور تشریف لاتے تو عذر کرتے اور حلف اُٹھالیتے۔ اور اس بات کو چاہتے کہ جو کام اُنہوں نے نہیں کیا۔ اس میں ان کی تعریف کی جائے۔ تو یہ آیت ان کے حق میں نازل ہوئی۔ (ترجمہ۔ نہ خیال کر اُن لوگوں کو جو اپنے کئے پر خوش ہوتے ہیں۔ الخ)۔

باب ۵۹۶ گناہ کو چھپاکر اسکو خوشنما ظاہر کرنا بھی گناہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَدْ قِيْلَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا۔ کہ جو شخص اس چیز سے

لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا أُوتِيَ وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ أَجْمَعُونَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَا لَكُمْ وَلِهٰذِهِ؟ إِنَّمَا دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ فَسَأَلَهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوهُ إِيَّاهُ وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ فَأَرَوْهُ أَنْ قَدِ اسْتَحْمَدُوا إِلَيْهِ بِمَا أَخْبَرُوهُ عَنْهُ فِيمَا سَأَلَهُمْ وَفَرِحُوا بِمَا أُوتُوا مِنْ كِتْمَانِهِمْ۔

خوش ہو جو اس کو (خدا کی طرف سے) عطا ہوئی ہے اور اس بات کو پسند کرے کرنا کردہ فعل میں اس کی تعریف کی جائے۔ تو آخرت میں اس کو عذاب ہوگا؟ (اور اگر یہ بات ہو تو) البتہ ہم سب عذاب دیئے جائیں گے۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا۔ تمہارا اس قصے سے کیا مطلب ہے؟ (اس کا قصہ تو یہ ہے کہ) ایک روز نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چند یہودیوں کو بلا کر اُن سے کوئی بات دریافت فرمائی۔ تو اُنھوں نے اصلی بات کو چھپایا۔ اور کوئی اور بات بتا دی۔ اس خیال سے کہ اس میں ہماری تعریف اور نیکنامی ہوگی۔ اور اپنی اس بات کو چھپانے سے بہت خوش ہوئے۔

قَوْلُهُ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى۔

اللہ تعالےٰ کے قول وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى کا بیان۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَأَلَهَا عُرْوَةُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَتُشْرِكُهُ فِي مَالِهِ وَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اُن سے عروہ نے آیت وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى (اگر تم اس بات سے ڈرو کہ یتیموں میں عدل نہ کر سکو گے) کی بابت دریافت کیا۔ تو اُنھوں نے کہا اے بھانجے! یہ آیت اس یتیمہ (مالدار عورت) کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ جو اپنے والی کی پرورش اور اس کی ملکیت میں تھی۔ اس کا مال اور حسن و جمال اسے رغبت دلاتا تھا۔ اُس نے اس سے نکاح کا ارادہ کیا (بغرض) سے کہ اس کا مال بھی ہاتھ لگے گا۔ (و مہر میں انصاف نہ کرے)

ح مالدار یتیم عورت سے نکاح ایسی صورت میں جائز ہے کہ اگر ان کے مہر میں انصاف کیا جائے

مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا لَهُنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ فِي الصَّدَاقِ فَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَإِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ الْآيَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي آيَةٍ أُخْرَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ رَغْبَةَ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ قَالَتْ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا عَمَّنْ رَغِبُوا فِي مَالِهِ وَجَمَالِهِ مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ

خوبصورت بھی ہے) اور مہر کے دینے کی بابت نیت بھلی ہوئی تھی سو وہی چاہتا تھا کہ اس کی نسبت مہر کم دے۔ لہٰذا ایسی عورتوں سے نکاح کرنا منع کیا گیا۔ مگر اس صورت میں کہ ان کے مال اور مہروں میں انصاف کیا جائے اور حکم دیا گیا کہ ان یتیمہ عورتوں کے سوا اور جو عورتیں اچھی معلوم ہوں۔ ان سے نکاح کرلو۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد چند آدمیوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ان عورتوں کے بارے میں فتوے لینا چاہا۔ تو اللہ نے یہ آیت وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ (اور لوگ تجھ سے عورتوں کی نسبت پوچھتے ہیں) نازل کی۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ کہ دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کے قول وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ (اور خواہش کرتے ہیں اس بات کی کہ ان عورتوں سے نکاح کریں) سے وہی عورتیں مراد ہیں۔ جو یتیمہ اور قلیل المال والجمال ہوں۔ جن کی طرف ان وجوہات سے رغبت نہ کرتے تھے۔ تو اللہ کا یہ حکم ہوا۔ کہ جو عورتیں یتیم ہیں سو ان کی طرف بوجہ قلت مال اور کم خوبصورتی کے رغبت نہیں کرتے۔ اگر ان کے پاس مال کثیر ہو۔ تو ان سے نکاح نہ کرو۔ مگر اس صورت میں کہ اُن کے مال اور مہر میں انصاف کرو۔

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ يُوصِيكُمُ

اللہ تعالےٰ کے قول يُوصِيكُمُ

٥٤٨ اخ
اللہ کے حکم ... ل کی صورت

اللّٰهُ فِی اَوْلَادِکُمْ۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَادَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی بَنِی سَلِمَةَ مَاشِیَیْنِ فَوَجَدَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا اَعْقِلُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَشَّ عَلَیَّ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ لَهٗ مَا تَأْمُرُنِی اَنْ اَصْنَعَ فِی مَالِی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَنَزَلَتْ یُوْصِیْکُمُ اللّٰهُ فِی اَوْلَادِکُمْ۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ الْآیَةَ۔

٥٤٩ اخ
قیامت کے دن یہود و نصاریٰ و مومنین کے ساتھ سلوک۔

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَی النَّاسُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَذَکَرَ حَدِیْثَ الرُّؤْیَةِ وَقَدْ تَقَدَّمَ بِکَمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ تَتْبَعُ کُلُّ اُمَّةٍ مَا کَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا یَبْقٰی مَنْ کَانَ یَعْبُدُ غَیْرَ اللّٰهِ مِنَ

اللّٰهُ فِی اَوْلَادِکُمْ کا بیان۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب آنحضرت صلعم اور ابوبکر صدیق بنی سلمہ کے ہاں جا رہے تھے۔ تو دونوں نے میری عیادت کی۔ اور آپ نے مجھے ایسی حالت میں پایا۔ کہ میں بیہوش پڑا ہوا تھا۔ پس آپ نے پانی منگایا اور اس سے وضو کر کے بقیہ پانی میرے اوپر چھڑک دیا۔ میں ہوش میں آگیا۔ اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ کیا حکم فرماتے ہیں۔ کہ میں اپنے مال کو کیا کروں؟ اُس وقت آیت یُوْصِیْکُمُ اللّٰهُ الخ۔ نازل ہوئی۔ (اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کی بابت وصیت کرتا ہے)۔

اللہ تعالیٰ کے قول اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ کا بیان۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کے زمانے میں چند آدمیوں نے کہا۔ یا رسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ (اس کے بعد حدیث رؤیت ذکر کی ہے جو مکمل پہلے مذکور ہو چکی ہے) اس روایت میں یہ مذکور ہے۔ کہ جب قیامت کا دن ہوگا۔ تو ایک پکارنے والا پکارے گا۔ کہ ہر فرقہ اس کے پیچھے ہو لے۔ جس کی وہ عبادت کرتا تھا۔ پس اللہ کے سوا بتوں اور پتھروں کی عبادت کرنے والوں میں سے

الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا
يَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى
اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ
اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ اَوْ فَاجِرٍ وَغُبَّرَاتُ
اَهْلِ الْكِتَابِ فَيُدْعَى الْيَهُوْدُ
فَيُقَالُ لَهُمْ مَا
كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا
كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ
اللّٰهِ فَيُقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ
مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ
صَاحِبَةٍ وَّلَا وَلَدٍ
فَمَاذَا تَبْغُوْنَ قَالُوْا عَطِشْنَا
رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيُشَارُ
اَلَا تَرِدُوْنَ فَيُحْشَرُوْنَ اِلَى
النَّارِ كَاَنَّهَا سَرَابٌ
يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا
فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ ثُمَّ
يُدْعَى النَّصَارٰى فَيُقَالُ
لَهُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ
قَالُوْا كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيْحَ ابْنَ
اللّٰهِ فَيُقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا
اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ صَاحِبَةٍ
وَّلَا وَلَدٍ فَيُقَالُ لَهُمْ
مَاذَا تَبْغُوْنَ فَكَذٰلِكَ
مِثْلَ الْاَوَّلِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ
اِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ
اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ اَوْ فَاجِرٍ

کوئی باقی نہ رہیگا۔ سب کے سب دوزخ
میں گر پڑینگے۔ حتیٰ کہ ان لوگوں میں سے
جو اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ خواہ نیک
ہوں یا بد۔ تمام بقایا ئے اہل کتاب
یعنی یہود و نصارے کے سوا کوئی فرد
بشر باقی نہ رہیگا۔ تو یہود بلائے جائینگے۔
اور اُن سے کہا جائیگا۔ کہ وہ کون ہے جسکی تم
عبادت کرتے تھے وہ کہینگے عزیر کی جو اللہ کا بیٹا ہے عبادت کرتے تھے ان سے کہا جائیگا
تم نے جھوٹ کہا۔ اللہ نے کسی کو اپنی
بی بی اور بیٹا نہیں بنایا۔ اب تم کیا چاہتے
ہو؟ یہود کہیں گے۔ ہمیں پیاس
لگی ہے۔ اے ہمارے رب پانی پلا۔
پھر ان کی طرف اشارہ کیا جائے گا۔
کیا تم دوزخ میں نہیں گر پڑتے۔ اسوقت
سب کے سب بیتاب ہو کر آگ کیطرف
دوڑیں گے۔ گویا آگ پانی ہے (جو ان
کی پیاس بجھا دے گی) اور آگ میں گر
پڑیں گے۔ پھر نصارے بلائے
جائیں گے۔ اور اُن سے بھی پوچھا
جائے گا۔ تم کس کی عبادت کرتے
تھے؟ وہ کہیں گے ہم اللہ کے بیٹے
مسیح کی عبادت کرتے تھے۔ اسپر کہا جائیگا
تم نے جھوٹ کہا۔ اللہ کے بی بی اور بیٹا کوئی
نہیں۔ پھر یہ کہا جائیگا۔ اب تم کیا چاہتے
ہو؟ (وہ بھی پیاس کی شکایت کریں گے۔
پھر آگ کی طرف دوڑینگے۔ اور اس میں
گر پڑیں گے) گویا اس وقت کوئی باقی نہیں

أَتَاهُمْ رَبُّ العَالَمِيْنَ
فِي أَدْنَى صُوْرَةٍ مِنَ الَّتِي
رَأَوْهُ فِيْهَا فَيُقَالُ
مَاذَا تَنْتَظِرُوْنَ تَتْبَعُ
كُلُّ أُمَّةٍ مَا
كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا
فَارَقْنَا النَّاسَ
فِي الدُّنْيَا عَلَى
أَفْقَرِ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ
لَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَنَحْنُ
نَنْتَظِرُ رَبَّنَا الَّذِي
كُنَّا نَعْبُدُ فَيَقُوْلُ أَنَا
رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَا
نُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔
قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ فَكَيْفَ
إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ۔
عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ
أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ
قَالَ فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ
مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُوْرَةَ
النِّسَاءِ حَتَّى بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا
مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى
هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ أَمْسِكْ

رہیگا۔ مگر جو خالص اللہ کی عبادت کرتے
تھے۔ نیک بندوں میں سے یا گنہگار مسلمانوں
سے۔ اللہ ان کو ایسی صفت میں معلوم
ہوگا۔ جس کو وہ جانتے تھے۔ اور ان سے
کہا جائیگا۔ تم کس کی راہ تکتے ہو؟ ہر ایک
فرقہ تو اپنی اپنی عبادت کے صلہ کو پہنچگیا۔
تو وہ کہیں گے ہم نے اُن لوگوں کی پیروی
نہیں کی جن کی طرف ہم محتاج تھے۔ اور
ایسے لوگوں سے ہم جُدا ہی رہے۔ اب
ہم اُس اللہ کی راہ تکتے ہیں جسکی عبادت
کرتے تھے۔ اللہ تعالےٰ فرمائیگا۔
تمہارا رب میں ہوں۔ پھر سب
یہ کہیں گے۔ کہ ہم اللہ کا کسیکو
شریک نہیں کرتے۔ اور یہ بات دو
یا تین دفعہ دُہرائیں گے۔
اللہ تعالےٰ کے قول فَكَيْفَ إِذَا
جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ کی تفسیر۔
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
راوی ہیں۔ کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا۔
"مجھے قرآن پڑھکر سناؤ"۔ میں نے عرض
کی۔ قرآن آپ پر اُترا ہے۔ میں آپ کو
کیا سناؤں؟ آپ نے فرمایا "مجھے دوسروں
سے سُننا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ تو میں نے
سورۂ نساء پڑھ کر سنائی۔ اور جب میں
اس آیت پر پہنچا فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا الخ
کیا حال ہوگا اُس روز اُن لوگوں کا جس روز ہم اُن پر
ہر فرقہ کا ایک گواہ لائینگے) آپ نے فرمایا۔ بس بس۔

سماعت قرآن
وقت آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم
کی رقت۔

فَـاضَتْ عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ يُكَثِّرُوْنَ سَوَادَهُمْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي السَّهْمُ فَيُرْمٰى بِهٖ فَيُصِيْبُ اَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ اِلٰى قَوْلِهٖ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمَانَ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ۔

قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْاٰيَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

اللہ کے قول "وہ لوگ جن کی روحیں فرشتے قبض کریں گے۔ جس وقت یہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوں گے"۔ کا بیان:-

۱۵۵۱ ح — مشرکوں کی معیت بے وعد

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چند مسلمان مشرکوں کے ساتھ ہو گئے۔ تاکہ اُن کی طاقت بڑھ جائے۔ اگرچہ ان کی دلی منشا لڑنے کی نہیں تھی۔ اور وہ ایسے خستہ و خراب ہو گئے کہ لڑائی کے موقع پر آ آ کر انہیں تیر لگتے تھے۔ اور وہ مرتے تھے۔ تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ الخ۔

اللہ کے قول "وحی بھیجی ہم نے تیری طرف اے محمد جیسے وحی کی ہم نے نوحؑ کی طرف اور یونسؑ و ہارونؑ اور سلیمانؑ کیطرف"۔ کا بیان۔

۱۵۵۲ ح — مساوات انبیاء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص کہے کہ میں (یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) یونسؑ بن متی سے اچھا ہوں تو وہ جھوٹا ہے"۔

اللہ کے قول "اے اللہ کے رسول جو تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل کیا ہے وہ تمام لوگوں کو پہنچا دے"۔ کا بیان:-

۱۵۵۳ ح — حضور مبلغ مومنین میں تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ جو آدمی یہ کہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

فَلَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا
أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ وَاللّٰهُ
يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ
مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ
الْآيَةَ۔

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا
الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ
مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَغْزُوْا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلَا
نَخْتَصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ
فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ
نَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ
قَرَأَ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا
تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ۔

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا
الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ
وَالْأَزْلَامُ الْآيَةَ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ
لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ فَضِيْخِكُمْ
هٰذَا الَّذِيْ تُسَمُّوْنَهُ الْفَضِيْخَ
فَإِنِّيْ لَقَائِمٌ أَسْقِيْ أَبَا طَلْحَةَ
وَفُلَانًا وَفُلَانًا إِذْ جَاءَ
رَجُلٌ فَقَالَ وَهَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ

اللہ کے احکام سے کچھ چھپا لیا ہے۔ وہ جھوٹا
ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رسول جو
جو کچھ تجھ پر نازل ہوا ہے وہ لوگوں کو پہنچا دے
(اور نبی ہمیشہ اللہ کے حکم کے موافق
کیا کرتے ہیں)۔

اللہ کے قول "اے ایمان والو! جس کو
اللہ نے تمہارے واسطے حلال اور پاک کر دیا
ہے اُسکو تم حرام مت کرو"۔ کا بیان:-

حضرت عبداللہ بن مسعود راوی ہیں۔
کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
جہاد میں شریک تھے۔ اور ہمارے ساتھ عورتیں
نہ تھیں۔ تو ہم نے عرض کی۔ آیا ہم خصی ہو جاویں؟
آپ نے منع فرمایا۔ اور پھر اجازت دے دی
کہ کسی عورت سے کپڑے وغیرہ کے عوض
(ایک مدت معینہ تک) نکاح کر لیں۔
پھر آپ نے یہ آیت پڑھی یَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ
آمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا الخ۔

اللہ کے قول "شراب اور جوا اور بت
اور فال کے تیر ناپاک شیطانی کام
ہیں"۔ کا بیان:-

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں۔ کہ ہمارے ہاں فضیخ شراب کے
سوا اور کسی قسم کی شراب نہ تھی۔ پس میں کھڑا
ہوا۔ ابو طلحہ اور فلاں فلاں
کو فضیخ پلا رہا تھا کہ اتنے میں
ایک آدمی آ کر کہنے لگا "
تمہیں کچھ خبر بھی ہے"۔

خ ۵۵۲
متعہ کی اشد ضرورت مجبوری۔

خ ۵۵۳
حرمت شراب وغیرہ۔

قَالُوْا وَمَا ذَاكَ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالُوْا اَهْرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ يَا اَنَسُ قَالَ فَمَا سَأَلُوْا عَنْهَا وَلَا رَاجَعُوْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ۔

ان سب نے کہا۔ کس چیز کی؟ اس نے کہا۔ شراب حرام کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا انس ان پیالوں کو زمین پر پھینک دو۔ انسؓ کہتے ہیں کہ اسکے بعد کسی نے شراب کی بابت کچھ دریافت نہ کیا۔ اور نہ اس حکم کے برخلاف کیا۔

قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

اللہ کے قول "ایسی باتوں سے سوال مت کرو۔ جنکے ظاہر ہونے اور معلوم ہونے سے تمہیں برا معلوم ہو"۔ کا بیان:۔

ح ۵۵۶
ایسے سوال سے بچو جسکے جواب تمہاری رنجیدگی متصور ہو۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ قَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قَالَ فَغَطّٰى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهَهُمْ لَهُمْ خَنِيْنٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ اَبِيْ قَالَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک دفعہ آنحضرتؐ نے ایسا خطبہ پڑھا کہ میں نے ابتک ایسا سنا نہ تھا۔ اور خطبہ میں آپ نے یہ فرمایا کہ "جو کچھ میں جانتا ہوں۔ اگر تم اس کو جان لیتے تو ہنسنے تھوڑا اور روتے زیادہ"۔ (یہ سنکر صحابہ نے مونھوں پر چادریں ڈال لیں) اور ان کی رونے کی سی آوازیں نکلیں۔ ایک شخص نے پوچھا۔ یا حضرت! میرا باپ کون ہے؟ (اس شخص کو لوگ حرامی کہتے تھے) آپ نے فرمایا۔ "فلاں"۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ح ۵۵۷
آیت بالا کی دیگر تفسیر

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ قَوْمٌ يَسْئَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِهْزَاءً فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مَنْ اَبِيْ وَيَقُوْلُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَتُهٗ اَيْنَ نَاقَتِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض لوگ آپ سے بطور استہزاء سوال کیا کرتے تھے۔ کوئی کہتا تھا میرا باپ کون ہے؟ کوئی کہتا تھا۔ میری اونٹنی جو کھو گئی ہے۔ وہ کہاں گئی؟ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

قوله الاية -

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ الآيَةَ -

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا أَهْوَنُ أَوْ هٰذَا

آیت -

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ -

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ أَفِي صٓ سَجْدَةٌ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا وَوَهَبْنَا لَهُ إِلَى قَوْلِهِ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ثُمَّ قَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ -

(فرمان الٰہی) کہہ دے اے محمد! کہ اللہ اس بات پر قادر ہے۔ کہ تم پر عذاب نازل کر دے۔ الآیۃ۔ بیان ہے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ تو آپ نے فرمایا۔ "میں تیری ذات سے پناہ لیتا ہوں۔" (یعنی اس عذاب کی بابت آپ نے معافی چاہی) پھر اللہ نے کہا أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ تو اس پر بھی آپ نے پناہ مانگی۔ پھر اللہ نے کہا أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ۔ تو آپ نے فرمایا۔ "ہاں۔ یہ اس سے آسان ہے۔" (یعنی ان کافروں پر یہ عذاب نازل ہو جائے)۔

(اللہ کا قول) ان نبیوں کو اللہ نے ہدایت بخشی۔ تم بھی اے محمد! ان کی ہدایت کی اقتدا کرو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ آیا سورہ صٓ میں سجدہ ہے؟ انھوں نے کہا۔ ہاں بعد پھر یہ آیت پڑھی وَوَهَبْنَا سے فَبِهُدَاهُمْ تک۔ اور کہا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہی لوگوں میں سے ہیں جنکو انبیاء کی پیروی کرنیکا حکم ہوا ہے۔

۵۵۸ صحیح
عذاب مخصوص کافروں کے لئے ہے۔

۵۵۹ صحیح
انبیائے کرام کی اقتدا کرنے کی ہدایت۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔

اللہ کے قول "فحش چیزوں کے قریب نہ جاؤ۔ جو ظاہری ہیں (ان کے بھی) اور جو باطنی ہیں (ان کے بھی)" کا بیان:۔

۵۶۰ ح خدا فحش چیزوں کو پسند نہیں کرتا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا اَحَدَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَیْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ اللہ سے زیادہ غیرت دار کوئی نہیں۔ اسی لئے اس نے ظاہری و باطنی تمام فحش چیزوں کو حرام کیا ہے۔ اور اللہ کے نزدیک تعریف سے زیادہ مرغوب کوئی چیز نہیں۔ اسی لئے اس نے اپنی تعریف کی ہے (اور ہمیں بھی اسکی تعلیم دی ہے)۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰی خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ الْاٰیَةَ۔

اللہ کے قول "عفو کو اختیار کرو۔ اور لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم کرو" کا بیان:۔

۵۶۱ ح عفو کی ہدایت

عَنِ ابْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمَرَ اللّٰهُ نَبِیَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّاْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ اَخْلَاقِ النَّاسِ۔

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو تمام آدمیوں کے لئے اخلاق سے عفو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ۔

اللہ کے قول "اور کفار سے لڑو حتّٰی کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہنے" کا بیان:۔

۵۶۲ ح مشرکین سے موافقت موجب فتنہ ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قِیْلَ لَهٗ كَیْفَ تَرٰی فِیْ قِتَالِ الْفِتْنَةِ فَقَالَ وَهَلْ تَدْرِیْ مَا الْفِتْنَةُ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَاتِلُ الْمُشْرِكِیْنَ وَكَانَ الدُّخُوْلُ عَلَیْهِمْ فِتْنَةٌ وَلَیْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَی الْمُلْكِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا۔ کہ قتالِ فتنہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا۔ تم جانتے ہو فتنہ کیا ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مشرکوں سے لڑا کرتے تھے۔ اور ان میں داخل ہونا فتنہ تھا (یعنی ان کے دین میں داخل ہونا) اور وہ لڑائی تمہاری لڑائی کی طرح ملک پر لڑائی نہیں تھی۔

قَوْلُهٗ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا

اللہ کے قول "دوسرے لوگ وہ ہیں۔ جو

بِذُنُوْبِهِمْ الآيَةَ۔
عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَنَا اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتِيَانِ
فَابْتَعَثَانِي فَانْتَهَيَا بِي
اِلٰى مَدِيْنَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنٍ
ذَهَبٍ وَلَبِنٍ فِضَّةٍ فَتَلَقَّانَا
رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ
كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ
كَاَقْبَحِ مَا اَنْتَ رَاءٍ قَالَا لَهُمْ
اِذْهَبُوْا فَقَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ النَّهَرِ
فَوَقَعُوْا فِيْهِ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَيْنَا
قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ
فَصَارُوْا فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَا لِيْ
هٰذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ
قَالَا اَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا شَطْرٌ
مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيْحٌ
فَاِنَّهُمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا
وَاٰخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔
قَوْلُهُ تَعَالٰى۔ وَكَانَ عَرْشُهُ
عَلَى الْمَاءِ۔
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْفِقْ
اُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ

اپنے گناہوں پر نادم ہوئے الآیۃ کا بیان۔
حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے
کہا۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج
کی رات خواب میں دو فرشتے آئے اور
مجھے ایک ایسے مکان میں لیگئے جو سونے
چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا۔ وہاں
چند آدمی ایسے ملے کہ ایسے خوبصورت
تو نے کبھی نہ دیکھے ہوں گے۔ اور
چند آدمی ایسی بُری صورت کے دیکھے
کہ ویسے بھی تو نے کبھی نہ دیکھے ہونگے۔
ان فرشتوں نے ان بُرے آدمیوں سے کہا
کہ اس نہر میں گھسو وہ گھس گئے۔
پھر میرے پاس آئے تو بہت اچھی صورت
کے ہو گئے۔ ان فرشتوں نے مجھ سے کہا
یہ جنت عدن ہے۔ اور یہ آپ کی جگہ
ہے۔ اور وہ لوگ جو بُری صورت کے
تھے۔ جنہوں نے اچھے عمل کو بُرے
عمل سے ملا دیا تھا۔ اللہ نے ان سے
درگزر کی۔ اور بخش دیا۔ (تو اچھی صورت
کے ہو گئے)۔

اللہ کے قول " اور اس کا عرش
پانی پر تھا " کا بیان۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ
تعالے نے فرمایا ہے۔ " تو خرچ کر۔ میں
تجھ پر خرچ کرونگا "۔ اور آپ نے فرمایا۔

يَدُ اللهِ مَلْأَى لَا تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ۔

اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے کہ رات دن برابر خرچ کئے جاتا ہے۔ اور آپ نے فرمایا "کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب سے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے برابر خرچ کرتا ہے۔ اور اس کی کوئی نعمت کم نہیں ہوئی ہے اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس کا ہاتھ ترازو کا مالک ہے۔ جس کے لئے کو چاہے جھکا دے۔ اور جس کو چاہے اٹھا دے"۔

قَوْلُهُ تَعَالَى وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى الْآيَةَ۔

اللہ کے قول "اور تیرے پروردگار کی پکڑ ایسی ہے جیسے گاؤں والوں کو پکڑا تھا۔ کیونکہ وہ ظالم لوگ تھے بیشک اللہ کی سخت دردناک پکڑ ہے" کا بیان:

۵۶۵
حج
گرفت الٰہی سخت ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہ اللہ ظالم کو ڈھیل دیتا ہے۔ اور جب پکڑتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں"۔ اسکے بعد یہ آیت پڑھی:۔ وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ۔

قَوْلُهُ تَعَالَى إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ الْآيَةَ۔

اللہ کے قول "مگر وہ شیطان جو آسمان کے قریب جا کر باتوں کو چرا لاتا ہے" کا بیان

۵۶۶
حج
شیاطین کا آسمان کی خبریں سننا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مرفوع طور پر روایت بیان کرتے ہیں۔ کہ "جب اللہ تعالےٰ آسمانوں میں کسی بات کا حکم کرتا ہے تو فرشتے اُس کے حکم سے ڈرتے ہوئے اپنے پر اس طرح مارتے ہیں۔

بِالسِّلْسِلَةِ عَلَى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُوا السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُوا السَّمْعِ هٰكَذَا وَاحِدٌ فَوْقَ آخَرَ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ الْمُسْتَمِعَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ بِهَا إِلَى صَاحِبِهِ فَيُحْرِقَهُ وَرُبَّمَا لَمْ يُدْرِكْهُ حَتَّى يَرْمِيَ بِهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ إِلَى الَّذِي هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ حَتَّى يُلْقُوهَا إِلَى الْأَرْضِ فَتُلْقَى عَلَى فَمِ السَّاحِرِ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُصَدَّقُ فَيَقُولُونَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا يَكُونُ كَذَا وَكَذَا فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا لِلْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ۔

قَوْلُهُ تَعَالَى وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دعائے عافیت

جیسے زنجیر پتھر پر لگتا ہے۔ جب ان پر غشی خوف کی حالت جاتی رہتی ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتا ہے۔ پروردگار نے کیا حکم دیا؟ تو مقربین اس سے کہتے ہیں۔ جو کچھ فرمایا حق ہے۔ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ۔ تو ان باتوں کو شیطان بھی سن لیتے ہیں۔ اور وہ تلے اوپر رہتے ہیں۔ اوپر والا نیچے والے سے اور وہ اپنے نیچے والے سے کہدیتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ آگ کی چنگاری سب سے اوپر کے شیطان کو لگ جاتی ہے۔ قبل اس کے کہ وہ اپنے پاس والے سے وہ سُنی ہوئی خبر بیان کرے جس سے وہ جل جاتا ہے۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ اوپر والا نیچے والے سے کہہ چکتا ہے۔ ایسے ہی حتّٰی کہ جو زمین پر ہے اس کو خبر ہو جاتی ہے۔ پھر اس میں سَو جھوٹ ملا کر ساحر سے کہدیتا ہے، تو لوگ اس بات میں اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس نے ہمیں فلاں روز ایسی خبر دی تھی۔ اور وہ سچ نکلی۔ اور اسکا سچ نکلنا اس کلمہ کا باعث ہے جسکو شیاطین نے آسمان سے سُنا تھا۔

اللہ کے قول "اور بعض تم میں سے بوڑھے کئے جائیں گے" کا بیان:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

كَانَ يَدْعُوْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ
وَالْكَسَلِ وَاَرْذَلِ الْعُمُرِ
وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ
الدَّجَّالِ وَفِتْنَةِ
الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى ذُرِّيَّةَ مَنْ
حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ اِنَّهٗ كَانَ
عَبْدًا شَكُوْرًا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ
وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا
نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَيِّدُ
النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهَلْ
تَدْرُوْنَ مِمَّا ذٰلِكَ يَجْمَعُ
اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ
صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ
وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُوْ
الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ
الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَالَا
يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ فَيَقُوْلُ
النَّاسُ اَلَا تَرَوْنَ مَاقَدْ
بَلَغَكُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ
يَشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ
بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ
بِاٰدَمَ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اَعُوْذُبِكَ مِنَ
الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَاَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ یعنی
اے اللہ! میں بخل کسل بڑھاپے عذاب قبر فتنۂ
دجال زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اللہ کے قول "یہ سب انبیا اُس کی
ذریات ہیں جس کو ہم نے نوحؑ کے ساتھ کشتی
میں رکھا تھا۔" کا بیان:۔

۵۶۸ بج
شفاعت کبریٰ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس پکا ہوا گوشت آیا اور
دست کا گوشت آپ کے سامنے کیا گیا کہ
وہ آپ کو بہت پسند تھا۔ تو آپ نے اُسے
دانتوں سے پکڑا۔ اور تناول کرتے ہوئے
فرمایا" میں قیامت کے دن سب کا سردار
ہوں۔ مگر تم جانتے ہو۔ کس وجہ سے ؟
اس لئے کہ قیامت کے دن تمام پہلے
پچھلے آدمی ایک جگہ اکٹھے ہوں گے۔ اور
ہر ایک داعی کی آواز سن سکے گا۔ اور دیکھ
لے گا۔ اور سورج بہت قریب ہوگا۔
اس وقت ان کو مالا یطاق تکلیف
ہوگی۔ اس وقت کہیں گے۔ دیکھو
کیسی تکلیف ہو رہی ہے۔ کوئی
شفیع تلاش کرو۔ بعض کہیں گے
آدم علیہ السلام کے
پاس چلو۔ سب
کے سب اُن کے پاس آئیں گے۔

فيقولون له انت ابو البشر
خلقك الله بيده ونفخ
فيك من روحه وامر الملائكة
فسجدوا لك اشفع لنا الى
ربك الا ترى الى ما
نحن فيه الا ترى الى ما
قد بلغنا فيقول آدم
ان ربي قد غضب اليوم
غضبا لم يغضب قبله
مثله ولن يغضب بعده مثله و
انه قد نهاني عن الشجرة
فعصيته نفسي نفسي نفسي
اذهبوا الى غيري اذهبوا
الى نوح فيأتون نوحا فيقولون
يا نوح انك انت اول الرسل
الى اهل الارض وقد سماك
الله عبدا شكورا اشفع لنا
الى ربك الا ترى الى ما نحن
فيه فيقول ان ربي عز وجل
قد غضب اليوم غضبا لم
يغضب قبله مثله ولم يغضب
بعده وانه قد كانت لي دعوة
دعوتها على قومي نفسي نفسي نفسي
اذهبوا الى غيري
اذهبوا الى ابراهيم
فيأتون الى ابراهيم
فيقولون يا ابراهيم انت

اور کہیں گے آپ ابو البشر ہیں۔ آپ کو
اپنے دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح پھونکی۔
اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا۔ آپ ہماری
شفاعت کیجئے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہمیں
کیسی تکلیف ہو رہی ہے؟ آدم کہیں گے آج
میرا رب ایسے غصے میں ہے۔ کہ کبھی پہلے ایسا
غصہ نہیں ہوا۔ اور نہ بعد میں کبھی ایسا غصے ہوا۔
مجھے اس نے ایک درخت کے پھل سے منع کیا
تھا۔ مگر میں نے کھا لیا تھا (میں گناہ سے شرمندہ
ہوں) اور نفسی نفسی پکار رہے ہیں۔ پھر کہینگے۔
نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ نوح علیہ السلام
کے پاس آئینگے۔ اور کہینگے آپ سب سے پہلے نبی ہو کر
زمین پر آئے۔ اور اللہ نے آپ کا نام عبداً
شکوراً رکھا۔ خدا سے ہماری شفاعت کرو۔
آپ نہیں دیکھتے ہمیں کیسی تکلیف ہو رہی ہے؟
وہ کہیں گے۔ آج میرا رب بہت غصے میں ہے۔
اس سے پہلے کبھی ایسا غصے نہیں ہوا۔
اور نہ پھر کبھی ایسا غصے ہوا۔ اور میرے
واسطے ایک دعا کا حکم تھا۔ کہ وہ مقبول
ہو گی۔ وہ میں اپنی اُمت کے لئے
مانگ چکا۔ اور نفسی نفسی نفسی
کہیں گے۔ پھر (لوگ) کہیں گے۔
ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ
حضرت ابراہیم علیہ
السلام کے پاس
آئیں گے۔ اور
کہینگے آپ

نَبِيُّ اللهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ
الْأَرْضِ اِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ
أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ
فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ
غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ
قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ
بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ كُنْتُ
كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ نَفْسِي
نَفْسِي نَفْسِي اِذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي
اِذْهَبُوا إِلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ
مُوسَى فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى
أَنْتَ رَسُولُ اللهِ فَضَّلَكَ
اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ
عَلَى النَّاسِ اِشْفَعْ لَنَا إِلَى
رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ
فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ
غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ
يَغْضَبْ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي
قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ
بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي اِذْهَبُوا
إِلَى غَيْرِي اِذْهَبُوا إِلَى
عِيسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى
فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ
رَسُولُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ
أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَ
رُوحٌ مِنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ
فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا اِشْفَعْ لَنَا

نبی اللہ اور خلیل اللہ ہیں۔ ہماری شفاعت
کیجئے۔ آپ نہیں دیکھتے ہمیں کیسی تکلیف ہو
رہی ہے؟ آپ فرمائیں گے۔ کہ آج میرا رب
بہت غصے میں ہے۔ اس سے پہلے کبھی
ایسا غصہ میں نہیں ہوا۔ اور نہ پھر کبھی
ایسا غصہ ہوا۔ مگر میں نے تین جھوٹ بولے
تھے۔ (اسلئے خدا کے سامنے جاتا ہوا شرماتا ہوں)
اور نفسی نفسی کہینگے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام
کے پاس جاؤ۔ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس
جائینگے۔ اور کہینگے اے موسیٰ آپ اللہ کے رسول
ہیں۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام
اور رسالت سے فضیلت عطا کی۔
آج خدا سے ہماری شفاعت کیجئے۔ کیا
آپ نہیں دیکھتے کہ ہمیں کیسی تکلیف ہو رہی
ہے؟ وہ کہیں گے۔ کہ آج میرا رب
بہت غصے میں ہے۔ اس سے پہلے
کبھی ایسے غصے میں نہیں ہوا۔ اور نہ
پھر کبھی ایسا غصے میں ہوا۔ میں نے
ایک شخص کو قتل کر دیا تھا جسکے قتل کا
مجھے حکم نہیں ملا تھا۔ اور کہیں گے۔
نفسی نفسی۔ تم حضرت عیسےٰ علیہ السلام
کے پاس جاؤ۔ لوگ حضرت عیسےٰ علیہ
السلام کے پاس آئیں گے۔ اور کہیں گے
اے عیسےٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور
اسکا کلمہ ہیں جو اس نے مریم کیطرف بھیجا تھا۔ اور آپ اسکی جانب سے
روح ہیں۔ آپ نے حالت بچپن میں جھولے میں
باتیں کی ہیں۔ پس آپ اپنے پروردگار سے

إلى ربك ألا ترى إلى ما
نحن فيه فيقول عيسى
إن ربي قد غضب اليوم
غضبا لم يغضب قبله
مثله قط ولن يغضب بعده
مثله ولم يذكر ذنبا
نفسي نفسي اذهبوا إلى غيري
اذهبوا إلى محمد صلى الله
عليه وسلم فيأتون
محمدا صلى الله عليه وسلم
فيقولون يا محمد أنت رسول
الله وخاتم الأنبياء وقد
غفر الله ما تقدم من ذنبك
وما تأخر اشفع لنا إلى ربك ألا
ترى إلى ما نحن فيه
فأنطلق فآتي تحت العرش
فأقع ساجدا لربي عز و
جل ثم يفتح الله علي من
محامده وحسن الثناء عليه
شيئا لم يفتحه على أحد
قبلي ثم يقال يا محمد
ارفع رأسك سل تعطه
اشفع تشفع فأرفع رأسي فأقول
أمتي يا رب أمتي يا رب أمتي
فيقال يا محمد أدخل من
أمتك من لا حساب عليهم من
الباب الأيمن من أبواب الجنة

ہماری شفاعت کیجئے۔ اس پر حضرت عیسٰی
علیہ السلام کہینگے۔ کہ آج میرا پروردگار بہت
غصے میں ہے۔ کبھی پہلے ایسا غصے نہیں
ہوا۔ اور نہ پھر کبھی ایسا غصے ہوا۔ اور کوئی
گناہ ذکر نہیں کریں گے۔ اور کہینگے
نفسی نفسی۔ تم سب محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ اس پر
سب لوگ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئیں گے۔ اور کہینگے۔ اے محمدؐ!
آپ خدا کے رسول اور خاتم الانبیا ہیں۔
اللہ تعالے نے آپ کے پہلے اور پچھلے سب
گناہ معاف کردیئے ہیں۔ آپ اللہ سے ہماری
شفاعت کیجئے۔ دیکھئے تو ہمیں کیسی
تکلیف ہو رہی ہے؟ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اس وقت
مَیں عرش کے نیچے آکر سجدے میں جاؤنگا
اور اللہ تعالے مجھ پر اپنی تعریف کرنے کا
طریق منکشف کر دیگا۔ ایسا طریقہ جو پہلے
کسی کو نہیں بتلایا۔ میں ویسے ہی حمد وثنا
بجا لاؤں گا۔ پھر حکم ہوگا۔ اے محمدؐ! سر
اٹھا۔ مانگ۔ جو مانگیگا۔ دیا جائیگا۔
اور شفاعت کر قبول کی جائیگی۔ مَیں
سر اٹھاؤں گا۔ اور کہوں گا۔
أمتي يا رب أمتي يا رب أمتي
حکم ہوگا۔ اپنی امت کے وہ لوگ جن سے
حساب نہیں ہوگا۔ جنت کے دائیں
دروازے سے داخل کردو۔

وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرَ اَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى۔

اور وہ دوسرے دروازوں میں بھی لوگوں کے شریک ہیں (یعنی اور دروازوں سے بھی جا سکتے ہیں) پھر آپ نے فرمایا۔ جنت کے ایک دروازے کی چوڑائی ایسی ہے۔ جیسے مکّہ اور حمیر کے درمیان یا مکہ اور بصرا کے بیچ میں۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

اللہ کے قول" عنقریب ہی خدا تمہیں مقام محمود میں اُٹھائیگا" کا بیان:۔

۵۶۹
صحیح
شفاعت آنحضرت کے سپرد ہو گی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ النَّاسَ يَصِيْرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثًا كُلُّ اُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ اشْفَعْ يَا فُلَانُ اشْفَعْ حَتّٰى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ لوگ قیامت کے دن جماعت جماعت ہر ایک امت اپنے نبی کے پیچھے یہ کہتی جائے گی۔ اے فلاں نبی! ہماری شفاعت کیجئے۔ اے فلاں نبی! ہماری شفاعت کیجئے۔ حتیٰ کہ شفاعت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک منتہی ہو گی۔ اور یہ دن ہے۔ جس میں اللہ آپ کو مقام محمود عطا کریگا۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا۔

اللہ کے قول" اپنی نماز (جماعت) نہ زور سے نہ ایسے سہج سے پڑھو" کا بیان:۔

۵۷۰
صحیح
امام کو قرات معمولی آواز سے پڑھنی چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ اِذَا صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ فَاِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُوْنَ سَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَاءَ بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ یہ آیت جب اُتری کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکّہ میں پوشیدہ رہتے تھے (یعنی ابتدا اسلام تھی) تو آپ نماز پڑھاتے وقت قرات بلند آواز کرکے پڑھتے۔ جب اُسکو مشرک لوگ سُنتے۔ تو قرآن کو اور نازل کرنیوالے اور جس پر نازل ہوا ہے سب کو بُرا بھلا کہتے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ اَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ اَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ الْآيَةَ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْعَظِيْمِ السَّمِيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ الْآيَةَ۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ كَهَيْئَةِ كَبْشٍ اَمْلَحَ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ فَيَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْ

صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ " قرأت اتنی بلند آواز سے نہ پڑھو۔ کہ مشرک سُنیں اور قرآن کو گالیاں دیں۔ اور نہ ایسی آہستہ پڑھو۔ کہ مقتدی بھی نہ سُن سکیں۔ بلکہ درمیانی طریقہ اختیار کرو"۔

اللہ کے قول " یہ لوگ جنہوں نے اللہ کی نشانیوں کو جھٹلایا۔ اور قیامت پر ایمان نہ لائے" الآیۃ کا بیان ؛۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن ایک بڑا فربہ آدمی لایا جائیگا۔ مگر وہ اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے برابر بھی نہ ہوگا"۔ اور فرمایا " اگر تم چاہو تو پڑھ لو۔ پس قیامت کے دن ہم ان لوگوں کو کچھ نہ سمجھیں گے"۔

اللہ کے قول " کفار کو حسرت کے دن سے ڈراؤ" کا بیان ؛۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (قیامت کے دن) "موت ایک چتکبرے دُنبے کی صورت میں لائی جائے گی۔ اور منادی ندا کرے گا۔ کہ اے اہل جنت! وہ اوپر نظر اٹھا کر دیکھیں گے۔ تو وہ کہیگا۔ کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں یہ موت ہے اور سب نے (مرتے وقت) اسکو دیکھا ہے

ضروری۱۳۰۵
خدا کے ہاں اعمال بے وزن ہیں نہ کہ جسم و مرتبہ۔

ضروری۱۳۰۵
قیامت کو موت ذبح کردیجائیگی

رَآهُ ثُمَّ يُنَادِي يَا أَهْلَ
النَّارِ فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ
فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا
فَيَقُولُونَ نَعَمْ هٰذَا
الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ
قَدْ رَآهُ فَيُذْبَحُ ثُمَّ
يَقُولُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ
خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا
أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ فَلَا
مَوْتَ ثُمَّ قَرَأَ وَأَنْذِرْهُمْ
يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ
وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ
(أَهْلُ الدُّنْيَا) وَهُمْ
لَا يُؤْمِنُونَ۔

(اس سے پہچان لیں گے) پھر وہ آواز دیگا
کہ اے اہل دوزخ!۔ وہ اوپر نظر اُٹھا کر
دیکھیں گے۔ وہ منادی کہیگا۔ اس کو
پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے۔ ہاں۔ اور
سب نے (مرتے وقت) اس کو دیکھا ہے۔
پھر اس (موت) کو ذبح کر دیا جائیگا۔ پھر
منادی کہیگا۔ کہ اے اہل جنّت! اب
ہمیشہ یہاں رہو۔ موت کسی کو نہ آئے گی۔
اور اے اہلِ دوزخ! ہمیشہ یہاں رہو۔
موت کسی کو نہ آئے گی"۔ پھر آپ نے اس
آیت کو پڑھا۔"اے محمدؐ! کافروں کو اُس
دن سے ڈراؤ۔ جب آخری فیصلہ کر دیا
جائیگا۔ اور اس وقت یہ لوگ غفلت
میں ہیں۔ اور ایمان نہیں لاتے"۔

قَوْلُهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ
يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ
لَهُمْ شُهَدَآءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ۔

اللہ کے قول" جو لوگ اپنی بیبیوں
پر زنا کا عیب لگائیں۔ اور سوا ان کے
اور کوئی گواہ نہ ہو"۔ کا بیان:۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا أَتٰى
عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَكَانَ
سَيِّدَ بَنِي عَجْلَانَ فَقَالَ كَيْفَ
تَقُولُوْنَ فِي رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ
امْرَأَتِهٖ رَجُلًا أَيَقْتُلُهٗ
فَتَقْتُلُوْنَهٗ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ سَلْ
لِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَتٰى عَاصِمٌ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

سنہ ۵ھ
ملاعنت کی ابتدا

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ کہ عویمر عاصم بن عدی کے پاس
آیا (اور عاصم قبیلۂ بنی عجلان کا سردار تھا) اور
کہا۔ جو شخص اپنی عورت کے پاس کسی غیر
شخص کو دیکھے۔ تم اس کے بارے میں کیا
کہتے ہو؟ آیا وہ اُس کو مار ڈالے۔ تو تم
اس شوہر کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اسپر
قصاص ہوگا۔ یا وہ تمہارے کیا کرے؟ آپ میرے لئے
اسکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھئے۔ عاصم آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور یہ قصہ

يَا رَسُولَ اللهِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ
وَعَابَهَا فَسَأَلَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ
إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَرِهَ الْمَسَائِلَ
وَعَابَهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللهِ لَا
أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ ذٰلِكَ فَجَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللهِ رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ
رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ
أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ أَنْزَلَ اللهُ الْقُرْآنَ فِيكَ
وَفِي صَاحِبَتِكَ فَأَمَرَهُمَا
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْمُلَاعَنَةِ بِمَا سَمَّى
اللهُ فِي كِتَابِهِ فَلَاعَنَهَا ثُمَّ
قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ حَبَسْتُهَا
فَقَدْ ظَلَمْتُهَا فَطَلَّقَهَا
فَكَانَتْ سُنَّةً لِمَنْ كَانَ
بَعْدَهُمَا فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ ثُمَّ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ انْظُرُوا فَإِنْ جَاءَتْ
بِهِ أَسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ
عَظِيمَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ
فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ

عرض کیا۔ مگر آپ نے ایسے مسائل پوچھنے کو
مکروہ سمجھا۔ پھر عویمر نے عاصم سے پوچھا۔
اس نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے ایسی باتوں کے پوچھنے سے کراہت ظاہر
فرمائی ہے۔ عویمر نے کہا۔ بخدا میں ہرگز باز نہ
آؤں گا۔ جب تک اس مسئلہ کو رسولخدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے پوچھ نہ لونگا۔ اور آپ کے
پاس آیا۔ اور عرض کی۔ یارسول اللہ! ایک شخص
نے اپنی عورت کے پاس ایک مرد کو دیکھا
ہے پس اگر وہ اس کو مار ڈالے۔ تو آپ
اسے قصاص میں قتل کرینگے؟ (یا نہ مارے)
کیا کرے؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ "اللہ تعالےٰ نے تیرے اور تیری
بیوی کے بارے میں قرآن مجید میں حکم)
نازل کیا ہے۔ پھر آپ نے ان دونوں کو ملاعنہ
کا حکم دیا۔ اس نے عورت سے ملاعنہ کیا۔
پھر اس نے کہا یارسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی
کو (اپنے پاس) روک رکھوں۔ تو میں نے
اس پر ظلم کیا۔ (کیونکہ آپس میں موافقت
نہ ہوگی) اس لئے اس نے اُسے طلاق
دے دی۔ ان دونوں کے بعد متلاعنین کے
لئے (ملاعنہ اور طلاق کا طریقہ
ہوگیا۔ پھر رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"دیکھو! اگر اس عورت (یعنی عویمر کی
بیوی) کے سیاہ آنکھ بڑا سر لمبی لمبی پنڈلیاں
کا بچہ پیدا ہو۔ تو بیشک عویمر نے

صَدَقَ عَلَيْهَا إِنْ جَاءَتْ بِهِ
أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أَحْسَبُ
عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ
بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيقِ عُوَيْمِرٍ
فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ۔

قَوْلُهُ تَعَالَى وَيَدْرَأُ عَنْهَا
الْعَذَابَ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ
قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ
بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ قَالَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا رَأَى
أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا
يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي
ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ وَ
لَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي
مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ وَأَنْزَلَ
عَلَيْهِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ
حَتَّى بَلَغَ إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ
فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

سچ کہا۔ اور اگر کسی قدر سُرخ بچہ پیدا ہو بھبری
کی طرح کا تو میرا خیال ہے کہ عویمر نے جھوٹ
بولا۔ چنانچہ اس عورت کے اس صورت کا
بچہ پیدا ہوا۔ جو آنحضرتؐ نے تصدیق عویمر
میں بیان کی تھی۔ تو وہ بچہ اپنی ماں کی
طرف منسوب ہوا۔

اللہ کے قول "اور اس عورت سے
عذاب کو یہ بات دُور کر سکتی ہے" کا بیان:۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی
ہے۔ کہ ہلال بن امیہ نے اپنی عورت کو
شریک بن سحماء کے ساتھ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر متہم کیا۔ آپؐ
نے فرمایا "تو اس کا گواہ لا ورنہ تجھ پر
جھوٹ کی حد قائم ہو گی۔" اس نے
کہا۔ یا رسول اللہ جب ہم سے کوئی اپنی
عورت کے ساتھ کسیکو ایسا فعل
کرتے دیکھے۔ تو وہ گواہ کس کو لائے؟
آپؐ نے پھر فرمایا "یا تو گواہ لاؤ۔ اور
یا حد قائم ہو گی۔" ہلال نے عرض کی بخدا
میں سچا ہوں۔ اور اللہ تعالٰے قرآن میں
ایسا حکم نازل کرے گا۔ جس سے میری
حد ساقط ہو جائے گی۔ اسی وقت
جبرئیل علیہ السلام آئے۔ اور یہ آیت نازل
ہوئی۔ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ الخ
اور جب إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ تک
پہنچے تو رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوهَا وَقَالُوا إِنَّهَا مُوجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْلِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ۔

اور اس عورت کو بلوایا۔ اور ہلال بھی آیا اور اس نے شہادت دی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے "اللہ جانتا ہے۔ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے۔ پس تم میں سے توبہ کرنے والا کون ہے؟ اس پر وہ عورت اٹھی۔ اور اس نے بھی گواہی دی۔ جب وہ پانچویں مرتبہ کہنے لگی۔ تو لوگوں نے اسے ٹھہرا دیا۔ کہ یہ کلمہ (اگر جھوٹ ہوا۔ تو) موجب عذاب ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ وہ ہچکچائی جس سے ہم نے سمجھا کہ یہ رجوع کرے گی۔ پھر اس نے کہا۔ میں اپنی قوم کو ہمیشہ کے لئے دھبہ نہیں لگاؤں گی۔ اور پانچویں مرتبہ بھی کہہ دیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دیکھو۔ اگر اس کے ہاں سیاہ آنکھ بڑے موٹے چوتڑ اور لمبی لمبی پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہو تو وہ شریک بن سحماء کا بچہ ہے چنانچہ ایسا ہی بچہ پیدا ہوا۔ اس وقت آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر اللہ کا حکم ملاعنۃ کے لئے نہ ہوتا۔ تو دیکھتے میں اس عورت کا کیا حال کرتا"۔

قَوْلُهُ تَعَالَى الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ الْآيَةَ

اللہ کے قول "جو لوگ قیامت میں سر کے بل دوزخ میں جمع کئے جائینگے" الآیہ۔ کا بیان:۔

پیچ
گمراہوں کا دوزخ میں سر کے بل چلنا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی

يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

قوله تعالٰى الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا يُحَدِّثُ فِيْ كِنْدَةَ فَقَالَ يَجِيْءُ دُخَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَاْخُذُ بِاَسْمَاعِ الْمُنَافِقِيْنَ وَاَبْصَارِهِمْ وَيَاْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ حِيْنَ بَلَغَهٗ مُتَّكِئًا فَغَضِبَ فَجَلَسَ فَقَالَ مَنْ عَلِمَ فَلْيَقُلْ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ يَّقُوْلَ لِمَا لَا يَعْلَمُ لَا اَعْلَمُ فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا اَسْاَلُكُمْ

یارسول اللہ! قیامت میں کافر سر کے بل کس طرح جمع کئے جائیں گے؟ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو دنیا میں اسے پیروں سے چلاتا ہے۔ کیا وہ اس بات پر قادر نہیں۔ کہ قیامت کے دن اسے سر کے بل چلائے"۔

اللہ کے قول "الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ" کا بیان:۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انہیں کندہ کے ایک شخص کی نسبت اطلاع ملی۔ جس نے یہ حدیث بیان کی ہے۔ کہ قیامت کے دن دھواں پیدا ہوگا۔ اور وہ منافقوں کی آنکھوں اور کانوں میں گھس جائے گا اور مومنوں کو اس سے زکام کی سی حالت ہو جائے گی۔ جب عبداللہ بن مسعودؓ کو یہ خبر ملی۔ وہ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے غصے ہو کر بیٹھ گئے۔ اور کہنے لگے آدمی کو چاہئے۔ جو جانتا ہو اسے بیان کرے۔ اور جو نہیں جانتا۔ اس کی بابت کہدے کہ اللہ خوب جانتا ہے۔ یہ بھی علم کی بات ہے۔ جس چیز کو نہ جانے۔ اس کا اقرار نہ کرے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ قُلْ مَا اَسْاَلُكُمْ

۵۷۶
پیچ
نادا قفیت پر
اظہار علم بُرا ہے

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَّمَا
أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ وَإِنَّ
قُرَيْشًا أَبْطَؤُا عَنِ
الْإِسْلَامِ فَدَعَا
عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ
بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ
فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰى
هَلَكُوْا فِيْهَا وَأَكَلُوا
الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ وَيَرَى
الرَّجُلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ
فَجَاءَهُ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ
يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَأْمُرُنَا
بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ
قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا
فَادْعُ اللّٰهَ فَقَرَأَ فَارْتَقِبْ
يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ
بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ إِلٰى
قَوْلِهٖ عَائِدُوْنَ
أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمْ
عَذَابُ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَ ثُمَّ
عَادُوْا إِلٰى كُفْرِهِمْ فَذٰلِكَ
قَوْلُهٗ تَعَالٰى يَوْمَ
نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى
يَوْمَ بَدْرٍ وَلِزَامًا يَوْمَ

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ
(یعنی کہدے اے محمدؐ! میں تم سے قرآن
سُنانیکا) کوئی بدلہ نہیں مانگتا ہوں اور نہ میں
کسی کو تکلیف دینا چاہتا ہوں) اور قریش
نے ایمان لانے میں دیر کی۔ تو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے ان پر بددعا
کی۔ "اے اللہ! یوسف کے زمانے کا سا
قحط نازل کرکے مجھے ان پر مدد دے۔"
چنانچہ قحط پڑ گیا۔ اور بہت سے آدمی
ہلاک ہو گئے۔ اور مُردار گوشت اور
ہڈیوں کو کھانے لگے۔ اور آنکھوں
میں اندھیرا اور دھواں سا چھا گیا۔ تو
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس ابوسفیان آئے۔ اور کہا یا رسول اللہ!
آپ تو ہمیں صلۂ رحم کی ہدایت کرتے
ہیں۔ مگر اب آپ کی قوم ہلاک ہو گئی
ہے۔ اللہ سے دعا کیجئے۔ آپ نے دعا کی
پھر پڑھا۔ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي
السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ سے
عَائِدُوْنَ تک۔ (اور کہا۔ اگر اس
سے مراد قیامت کے دن کا دھواں ہوتا)
تو کیا آخرت کا عذاب جب آجائے۔ تو
دُور ہو سکتا ہے؟ (حالانکہ وہ ان سے
دُور ہو گیا) پھر وہ اسی طرح کفر کی طرف
راجع ہوئے۔ اور اللہ تعالےٰ کے قول
يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى
سے مراد جنگ بدر ہے۔ اور جنگ

بدرٍ۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصّٰلِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَاَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى تُرْجِيْ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ الْاٰيَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغَارُ عَلَى اللَّاتِيْ وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَقُوْلُ اَتَهَبُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تُرْجِيْ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ

بدر کی قید ہے

اللہ کے قول "کسی شخص کو خبر نہیں جو جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کے لئے خزانۂ غیب سے موجود ہے" کا بیان۔

مومنین کو نامعلوم نعمائے جنت کی بشارت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے۔ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیز رکھی ہے۔ جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے۔ اور اسپر اطلاع پانا تو کجا۔ کسی کا اس کی طرف وہم و گمان بھی نہیں گیا" پھر پڑھا فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

اللہ کے قول " (اے محمد!) تو جس سے چاہے صحبت کرے۔ اور جس سے چاہے تاخیر کرے" الآیۃ کا بیان:۔

آنحضرت صلعم کا ازواج کی باری میں خود مختار ہونے کی آیۃ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ میں اُن عورتوں پر جنہوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ کے لئے ہبہ کر دیا تھا غیرت کیا کرتی تھی اور کہا کرتی تھی۔ کہ کیا عورت بھی اپنے آپ کو ہبہ کر سکتی ہے۔ جب اللہ تعالٰے نے یہ آیت نازل کی۔ اے محمد! تو جس سے چاہے صحبت کرے اور جس سے چاہے تاخیر کرے۔ اور اس کو دوبارہ طلب کرے جسے پہلے

عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا أُرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ۔

ح ۵۷۹

وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ الْآيَةَ فَكُنْتُ أَقُولُ لَهُ إِنْ كَانَ ذٰلِكَ إِلَيَّ فَإِنِّي لَا أُرِيدُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ أُوثِرَ عَلَيْكَ أَحَدًا۔

قَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ الخ۔

ح ۵۸۰ پردہ دار عورت کی طرف دیکھنے کی ممانعت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَ مَا ضُرِبَ الْحِجَابُ لِحَاجَتِهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيمَةً لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا فَرَآهَا عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ أَمَا وَاللهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِيْنَ قَالَتْ فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهٖ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ

جدا کر دیا۔ تجھ پر کچھ گناہ نہیں۔ تو میں نے آنحضرتؐ سے کہا۔ میں دیکھتی ہوں کہ اللہ آپکی خواہش کے مطابق کام کرتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آیت ترجی من تشاء منھن وتؤوی الیک من تشاء الآیۃ نازل ہونے کے بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بیبیوں سے جسکی نوبت ہوتی اس سے دوسری کے پاس جانے کی اجازت لیا کرتے تھے۔ اور میں آپ سے کہا کرتی تھی۔ کہ یا رسول اللہ! اگر آپ مجھ سے اجازت چاہتے۔ تو میں آپ کی محبت کے باعث کسی کے پاس جانا پسند نہ کرتی۔

اللہ کے قول "اے ایمان والو! نبی صلعم کے گھر میں نہ داخل ہو" الخ کا بیان۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آیت حجاب نازل ہونیکے بعد حضرت سودہؓ (حضرتؐ کی بیوی) چادر وغیرہ اوڑھ کر رفع حاجت کو نکلیں۔ چونکہ وہ جسم کی بھاری تھیں اس لئے دیکھنے والا ان کو پہچان لیتا تھا۔ چنانچہ ان کو حضرت عمرؓ نے دیکھ لیا۔ اور کہا۔ اے سودہؓ! میں نے تمہیں پہچان لیا۔ دیکھو تو تم کیسی حالت میں باہر نکلی ہو؟ (یعنی اچھی طرح سے پردہ نہیں کیا) وہ لوٹ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ اور آپ میرے گھر میں کھانا کھا رہے تھے اور ہاتھ میں ہڈی تھی [illegible]

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ خَرَجْتُ
لِبَعْضِ حَاجَتِيْ فَقَالَ
لِيْ عُمَرُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ
فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ ثُمَّ
رُفِعَ عَنْهُ وَاِنَّ الْعَرْقَ فِيْ
يَدِهٖ مَا وَضَعَهٗ فَقَالَ
اِنَّهٗ قَدْ اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ
تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ۔

قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ تُبْدُوْا
شَيْئًا اَوْ تُخْفُوْهُ الْاٰيَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهَا قَالَتْ اسْتَاْذَنَ عَلَيَّ
اَفْلَحُ اَخُوْ اَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَمَا
اُنْزِلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ لَا اٰذَنُ
لَهٗ حَتّٰى اسْتَاْذَنَ فِيْهِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاِنَّ اَخَاهُ اَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ
اَرْضَعَنِيْ وَلٰكِنْ اَرْضَعَتْنِيْ
امْرَاَةُ اَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ
اَفْلَحَ اَخَا اَبِي الْقُعَيْسِ
اسْتَاْذَنَ عَلَيَّ فَاَبَيْتُ اَنْ
اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَكَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَا مَنَعَكِ اَنْ تَاْذَنِيْنَ عَمَّكِ
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ

مجھے عمرؓ نے ایسا ایسا کہا۔ میں رفع حاجت
کو جاتی تھی۔ اس وقت وحی نازل ہوئی
پھر جب وہ حالت آپؐ سے دور ہوئی۔
اور ہڈی آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے
ہاتھ میں تھی۔ آپ نے اسے رکھا نہیں
تھا۔ آپؐ نے فرمایا ”اللہ نے
تمہیں اجازت دی ہے۔ کہ تم اپنی
حاجت کو اس طرح سے چلی جاؤ“۔

اللہ کے قول ”اگر تم کسی چیز کو ظاہر
کرو یا چھپاؤ“ الخ کا بیان:۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے۔ کہ ابی قعیس کے بھائی
افلح نے میرے پاس آنے کی اجازت
چاہی (اور یہ قصہ پردے کے حکم سے
بعد کا ہے) میں نے کہہ دیا جب تک
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اجازت
نہ دینگے۔ میں اجازت نہ دوں گی۔ کیونکہ
اُن کے بھائی ابی قعیس نے مجھے دودھ
نہیں پلایا۔ بلکہ ابی قعیس کی عورت نے
پلایا ہے۔ جب میرے پاس رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم آئے۔ تو میں نے
کہا۔ یا رسول اللہ! ابی قعیس کے بھائی
افلح نے میرے پاس آنے کی اجازت
چاہی تھی۔ تو میں نے آپ سے اجازت لئے بغیر
اجازت نہ دینی چاہی۔ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ ”تو نے اپنے چچا کو کیوں اجازت نہ دی“؟
میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اس شخص نے تو

۵۸ ح
رضاعی باپ کا
بھائی چچا ہے

لَيْسَ هُوَ اَرْضَعَنِي وَلٰكِنْ اَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ اَبِي الْقُعَيْسِ فَقَالَ ائْذَنِيْ لَهٗ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ۔

مجھے دودھ نہیں پلایا۔ بلکہ ابی قعیس کی عورت نے پلایا ہے۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے اجازت دے دینی تھی۔ وہ تیرا چچا ہے۔

قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ الْاٰيَةَ۔

اللہ کے قول "بے شک اللہ تعالیٰ اور اللہ کے فرشتے نبی صلعم پر درود پڑھتے ہیں"۔ الآیۃ کا بیان۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ الخ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ کسی نے کہا۔ یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہے یعنی التحیات میں پڑھا جاتا ہے۔ لیکن درود معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ درود یہ ہے کہ تم پڑھو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ الخ۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا التَّسْلِيْمُ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ الخ۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ کہ سلام تو ہمیں معلوم ہے۔ اور صلوۃ بھیجنی معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ صلوۃ یہ ہے۔ کہ تم پڑھو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ الخ۔

قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ۔

اللہ کے قول "تم اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ کو تکلیف تو دی۔ پس خدا نے انہیں اس تکلیف سے بری کیا" کا بیان:۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "موسے

حاشیہ: رضاعت سے بھی حرمت ہوتی ہے۔ ۵۵۲ح درود شریف کی تلقین۔ ۵۵۳ح ایضاً تلقین۔ ۵۵۴ح موسیٰ علیہ السلام شرمگین تھے۔

مُوْسٰی کَانَ رَجُلًا حَیِیًّا۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰی اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ لَّکُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَعِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا ذَاتَ یَوْمٍ فَقَالَ یَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ اِلَیْهِ قُرَیْشٌ قَالُوْا مَا لَكَ قَالَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ الْعَدُوَّ یُصَبِّحُكُمْ اَوْ یُمَسِّیْكُمْ اَمَا كُنْتُمْ تُصَدِّقُوْنِیْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَاِنِّیْ نَذِیْرٌ لَّكُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَّكَ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَهَبٍ۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰی یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ الْاٰیَةَ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الشِّرْكِ كَانُوْا قَدْ قَتَلُوْا وَاَكْثَرُوْا وَزَنَوْا وَاَكْثَرُوْا فَاَتَوْا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ الَّذِیْ تَقُوْلُ وَتَدْعُوْ اِلَیْهِ

علیہ السلام بڑے شرمگین آدمی تھے"۔

اللہ کے قول "رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تم کو قیامت کے عذاب سے ڈرانے والے ہیں" کا بیان:۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک بار صفا پر چڑھے۔ اور آپ نے فرمایا۔ "یا صباحاہ" پس قریش آپکے پاس جمع ہوئے۔ اور کہنے لگے۔ کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اگر میں تم کو خبر دوں۔ کہ دشمن تم پر صبح یا شام حملہ کرنے والا ہے تو آیا تم مجھے سچا جانو گے؟ سب نے کہا۔ ہاں۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اچھا تو میری اس بات کو بھی سچا سمجھو کہ) میں تمہیں ڈرانے والا ہوں اس عذاب سے جو قیامت کو آنیوالا ہے"۔ ابو لہب نے کہا تبّاً لک (تیرے ہاتھ ٹوٹیں) تو نے ہمیں اسیواسطے جمع کیا تھا؟ اسیوقت سورۂ تبّت یدا نازل ہوئی۔

اللہ کے قول "اے میرے بندو! کہ جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی" کا بیان:۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ مشرکوں نے زنا اور کشت وخون ناحق کی بڑی کثرت کی۔ اور پھر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا جو کچھ آپ کہتے ہیں

۵۸۵ ح
سورۃ تبّت یدا کا شان نزول۔

۵۸۶ ح
مسلمان ہونے پر پچھلے تمام گناہوں کی مغفرت کا حکم

نحن لو تقبرنا ان لیا عملنا کفارۃ
فنزلوا الذین لا یدعون مع
اللہ الٰھا آخر الآیۃ ونزل
قل یا عبادی الذین اسرفوا
علیٰ انفسہم لا تقنطوا من
رحمۃ اللہ۔

قولہ تعالیٰ وما قدروا
اللہ حق قدرہ۔

اثبات قدرت الٰہی توریت میں۔

عن عبد اللہ رضی
اللہ عنہ قال جاء حبر
من الاحبار الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد
انا نجد ان اللہ یجعل السموات
علی اصبع والارضین علی
اصبع والشجر علی اصبع
والماء والثریٰ علی اصبع و
سائر الخلائق علی اصبع
فیقول انا الملک فضحک النبی
صلی اللہ علیہ وسلم حتی
بدت نواجذہ تصدیقا لقول
الحبر ثم قرأ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وما قدروا
اللہ حق قدرہ۔

قولہ تعالیٰ
والارض جمیعا قبضتہ
یوم القیامۃ۔

حدیث بالا کا ثبوت قرآن میں بالصراحت

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ

وہ بہت اچھا ہے اگر آپ یہ بتلادیں کہ جو گناہ
ہم نے کئے ہیں۔ ان کا کفارہ کیا ہے (تو ہم مسلمان
ہوجائیں گے)۔ اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔
وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا آخَر
اور یہ آیت بھی نازل ہوئی۔ قُلْ یَا عِبَادِیَ
الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا
مِنْ رَحْمَۃِ اللّٰہِ۔ اللہ کے قول "اور انہوں
نے اللہ کو نہ پہچانا حق اسکے پہچاننے کا" کا بیان۔

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہا
سے مروی ہے کہ علمائے یہود میں سے ایک
عالم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں آیا۔ اور کہا۔ اے محمد! (صلے اللہ علیہ
وسلم) میں نے توراۃ میں لکھا دیکھا ہے
کہ اللہ کل آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھ
لے گا۔ اور ایک پر زمینوں کو۔ اور ایک
پہ درختوں کو۔ اور ایک پہ پانی اور
خاک کو اور ایک پہ تمام
مخلوقات کو۔ اور کہے گا۔ میں ہی
بادشاہ ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم (یہ سنکر) ایسے مسکرائے
کہ دانت ظاہر ہوگئے۔ یہ اس لئے کہ اس کا
یہ کہنا سچا تھا۔ پھر آپ نے پڑھا۔ وَمَا
قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ۔

اللہ تعالےٰ کے
قول۔ "تمام زمین قیامت کے دن
اسکی مٹھی میں ہوگی" کا بیان۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ وَيَطْوِى السَّمٰوٰتِ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ۔

عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سُنا۔ کہ اللہ زمین کو مٹھی میں لے لیگا۔ اور آسمانوں کو ہاتھ میں لپیٹ لے گا۔ پھر کہیگا۔ میں زمین کا بادشاہ ہوں زمین کے بادشاہ کہاں گئے"؟۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ الْاٰيَةَ۔

اللہ کے قول "اور صور پھونکا جائیگا تو جو چیز آسمانوں اور زمین میں ہے بیہوش ہو کر گر پڑے گی الآیۃ" کا بیان:۔

۵۸۵ باب
مردوں کی ریڑھ کی ہڈی کا ثبوت جس سے مُردے قیامت کے دن مسلّم جسم زندہ ہونگے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالَ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ قَالَ اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ وَيَبْلٰى كُلُّ شَىْءٍ مِّنَ الْاِنْسَانِ اِلَّا عَجْبَ ذَنَبِهٖ فِيْهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دونوں صوروں کے درمیان فاصلہ چالیس کا ہے"۔ لوگوں نے ابوہریرہ رض سے کہا۔ کیا چالیس روز کا؟ ابوہریرہؓ نے انکار کیا۔ پھر کہا۔ کیا چالیس مہینوں کا؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا بھی انکار کیا۔ اور کہا۔ انسان کی ہر ایک چیز بوسیدہ ہو جائے گی۔ مگر ریڑھ کی ہڈی برقرار رہیگی۔ اور پھر اسی کے ساتھ باقی اعضا کی ترتیب ہوگی۔

قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى۔

اللہ کے قول "مگر قریب والوں میں ہمدردی کرنا" کا بیان:۔

۵۸۶ باب
آنحضرت کا قریش سے بوجہ قرابت صرف محبت سے رہنے کی خواہش کرنا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ اِلَّا اَنْ تَصِلُوْا مَا بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قریش کے ہر ایک قبیلے میں قرابت تھی تو آپ نے فرمایا۔ "میں اس کے سوا تم سے اور کچھ نہیں چاہتا کہ تم بوجہ اس قرابت کے جو مجھ میں اور تم میں ہے۔

مِنَ الْقَرَابَةِ۔

قَوْلُهُ تَعَالَى رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ۔

فِيهِ حَدِيثٌ لِابْنِ مَسْعُودٍ الْمُتَقَدِّمُ فِي سُورَةِ الرُّومِ وَزَادَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالُوا رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّا إِنْ كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ عَادُوا فَدَعَا رَبَّهُ فَكَشَفَ عَنْهُمْ فَعَادُوا فَانْتَقَمَ اللّٰهُ مِنْهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ۔

قَوْلُهُ تَعَالَى وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔

قَوْلُهُ تَعَالَى فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محبت سے رہو۔

اللہ کے قول "اے ہمارے رب! ہم سے عذاب دور کردے ہم ایمان والے ہیں" کا بیان۔

اس بارے میں ابن مسعودؓ کی حدیث سورۂ روم میں گزر چکی ہے۔ اس روایت میں اس قدر زائد ہے کہ کفّار نے جب رفع عذاب کی درخواست کی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا۔ کہ اگر ہم ان سے عذاب دور کرینگے تو یہ پھر کافر ہو جائینگے۔ چنانچہ آپ صلے اللہ نے خدا سے دعا کی۔ اور وہ عذاب دور ہوگیا۔ اور وہ لوگ پھر اسلام سے پھر گئے۔ تو اللہ تعالے نے جنگ بدر میں ان سے انتقام لیا۔

اللہ کے قول "ہمیں زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے" کا بیان۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ "آدم کی اولاد مجھے تکلیف دیتی ہے۔ حالانکہ زمانے کا خالق میں ہوں۔ اور میں ہی رات دن کو لوٹ پھیر کرتا رہتا ہوں"۔

اللہ کے قول "جب ان لوگوں نے بادل کو وادیوں کے مقابل آتا دیکھا" کا بیان۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ

سورۃ ح ۱۰۹۵
عذاب ہٹنے پر توبہ خالص نہیں

ح ۵۹۲
خدا دن رات کی گردش کرتا ہے

ح ۵۹۵
آنحضرتؐ کی حد خندیدگی

قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ وَذَكَرَتْ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ وَقَدْ تَقَدَّمَ فِيْ بَدْءِ الْخَلْقِ۔

میں نے آنحضرت صلعم کو اس طرح ہنستے ہوئے تو کبھی دیکھا ہی نہیں۔ جس سے حلق کھل جائے۔ بلکہ آپ مسکرایا کرتے تھے۔ باقی حدیث ابتداء خلق میں گزر چکی ہے۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ۔

اللہ کے قول "اور آپس میں قطع قرابت کر دو" کا بیان۔

۹۹۴ ح — رحم پر حق تعالیٰ کی مہربانی۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهٗ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب اللہ تعالےٰ پیدا کرنے سے فارغ ہوا۔ تو رحم نے کھڑے ہو کر عاطفت الٰہی کا دامن پکڑ لیا۔ اللہ نے فرمایا "رک جا۔ رحم نے کہا۔ میرا کھڑا ہونا آپ کی پناہ چاہنے کیلئے ہے۔ اس شخص سے جو قطع رحمی کرے اللہ تعالےٰ نے فرمایا "کیا تو اس بات پر راضی نہیں۔ کہ جو تیرے رشتہ کا حق ادا کرے اس پر مہربانی کروں"؟ رحم نے کہا۔ مجھ سے ایسا ہی کر۔ اللہ نے فرمایا "تجھ سے ایسا ہی کیا"۔ ابوہریرہؓ نے کہا۔ کہ اگر اس کی تصدیق چاہو۔ تو یہ آیت پڑھ لو۔ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ الاٰيَة۔

۹۹۵ ح — حدیث بالا پر ایک اور شہادت

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ

ابوہریرہؓ سے ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر چاہو۔ تو اس آیت کو پڑھ لو۔

فَصْلٌ عَسِيْلُہٗ۔
قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَتَقُوْلُ هَلْ
مِنْ مَّزِيْدٍ۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يُلْقٰى فِي النَّارِ وَتَقُوْلُ هَلْ
مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ قَدَمَهٗ
فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ۔

دوزخ کی طلب پر اللہ کا اپنے قدمت رکھنا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ
الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ
النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ
وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ
مَا لِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضُعَفَاءُ
النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ قَالَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْجَنَّةِ اَنْتِ
رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ
اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَقَالَ
لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ
بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ
وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا
مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ
فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ
رِجْلَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ
فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى
بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ وَلَا

دوزخ و جنت کا مناظرہ۔

فصل عسیلہٗ۔الخ
اللہ کے قول (دوزخ کہیگی) «کچھ میں
اور زیادہ ڈالو» کا بیان۔
حضرت انس بن مالک رضی روایت کہتے
ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"دوزخی دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ تو
دوزخ کہیگی اور ڈالو۔ حتّٰی کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم
اسپر رکھیگا۔ تو دوزخ کہیگی "بس بس"۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا "دوزخ اور جنت نے آپس میں
جھگڑا کیا۔ دوزخ نے کہا۔ میں متکبر اور ظالم
لوگوں کے عذاب کے لئے تیار کیا گیا ہوں
اور جنت نے کہا۔ ہمارا کیا ہے۔
ہمارے اندر تو ضعیف اور خاکسار
ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ نے جنت
سے کہا۔ تو میری رحمت ہے۔ اپنے
بندوں میں سے جسے چاہوں گا۔ تیرے
ذریعہ رحمت سے فیضیاب کروں گا۔
اور دوزخ سے کہا۔ تو عذاب کی جگہ ہے
اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا تیرے
ذریعے سے عذاب دوں گا۔ اور دوزخ
اور جنت میں سے ہر ایک کے لئے بھرنے
کی ایک حد مقرر ہے۔ لیکن دوزخ نہ
بھرے گا جبتک کہ اللہ اس پر قدم نہ رکھیگا۔
اس وقت دوزخ کہیگا۔ بس بس۔ اس
وقت وہ بھر جائیگا۔ اور اس میں پیچ ہو جائیگی اور

يَظْلِمُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللهَ تَعَالٰى يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا۔

اللہ اپنی مخلوق پر ظلم نہیں کرتا۔ مگر جنت میں سب بے عمل اور سب بے طاقت لوگوں کو بھی بھیجے گا۔"

قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ۔

اللہ کے قول" وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ" کا بیان:۔

۹۵۸ خ — جبیر بن مطعم کی رقت۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ فَلَمَّا بَلَغَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ الخ كَادَ قَلْبِيْ اَنْ يَطِيْرَ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۂ طور پڑھتے سنا۔ جب آیت اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ الخ پر پہنچے۔ تو قریب تھا۔ کہ میرا دل پھٹ کر نکل جائے۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى اَفَرَاَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزّٰى۔

اللہ کے قول" کیا پس تم نے لات اور عزےٰ کو دیکھا" الآیۃ کا بیان:۔

۹۵۹ خ — غیر اللہ کی قسم کھانے پر توبہ اور کلمہ توحید پڑھنا۔ اور جوا کھیلنے کو بلانیوالے کو صدقہ دینا چاہیئے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهٖ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو شخص لات و عزےٰ کی قسم کھائے تو وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہے۔ (یعنی کلمہ توحید پڑھے۔ اور توبہ کرے) اور جو شخص اپنے ساتھی سے کہے۔ آؤ قمار بازی کریں۔ تو وہ صدقہ دے۔ اور کفارہ ادا کرے۔"

قَوْلُهٗ تَعَالٰى بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ

اللہ کے قول" بلکہ قیامت انکا وعدہ ہے۔ اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے" کا بیان:۔

۹۶۰ خ — اس آیت کے نزول کا زمانہ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

قَالَ لَقَدْ اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ وَاِنِّیْ لَجَارِیَۃٌ اَلْعَبُ بَلِ السَّاعَۃُ مَوْعِدُھُمْ وَالسَّاعَۃُ اَدْھٰی وَاَمَرُّ۔

کہ آیت بَلِ السَّاعَۃُ مَوْعِدُھُمْ وَالسَّاعَۃُ اَدْھٰی وَاَمَرُّ مکہ میں اُتری۔ اس وقت میں کم عمر تھی۔ اور کھیلا کرتی تھی۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَمِنْ دُوْنِھِمَا جَنَّتَانِ۔

اللہ کے قول "سوائے ان دونوں کے دو بہشت ہیں" کا بیان:۔

جنتوں کی شکل

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّۃٍ اٰنِیَتُھُمَا وَمَا فِیْھِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَھَبٍ اٰنِیَتُھُمَا وَمَا فِیْھِمَا وَمَا بَیْنَ الْقَوْمِ وَبَیْنَ اَنْ یَّنْظُرُوْا اِلٰی رَبِّھِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْکِبْرِ عَلٰی وَجْھِہٖ فِیْ جَنَّۃِ عَدْنٍ۔

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دو جنتیں چاندی کی ہیں۔ اور ان کا سارا سامان بھی چاندی کا ہے۔ اور دو جنتیں سونے کی ہیں۔ اور ان کا سارا سامان بھی سونے کا ہے۔ اور جنت عدن میں اللہ کا دیدار ہوگا۔ اس طرح کہ آدمی دیکھیں گے۔ اللہ کے مُنہ پر جلال وعظمت کا پردہ ہوگا"۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰی حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِیَامِ۔

اللہ تعالےٰ کے قول "حوریں بٹھائی ہوئی ہیں خیموں میں" کا بیان:۔

خیمہ والی حوروں کا ذکر۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ خَیْمَۃً مِّنْ لُؤْلُؤَۃٍ مُّجَوَّفَۃٍ عَرْضُھَا سِتُّوْنَ مِیْلًا فِیْ کُلِّ زَاوِیَۃٍ مِّنْھَا اَھْلٌ مَا یَرَوْنَ الْاٰخَرِیْنَ یَطُوْفُ عَلَیْھِمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَقَدْ تَقَدَّمَ بَاقِی الْحَدِیْثِ اٰنِفًا۔

حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت میں ایک خول دار موتی کا خیمہ ہے جسکا عرض ساٹھ میل ہے۔ اسکے ہر ایک گوشے میں عورتیں ہیں۔ جو دوسرے گوشے والیوں کو نہیں دیکھ سکتیں۔ مومن لوگ ان سے مباشرت کریں گے"۔ (باقی حدیث اوپر گزر چکی ہے)۔

قَوْلُهُ تَعَالَىٰ لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَذَكَرَ حَدِيْثَ حَاطِبِ ابْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَنَزَلَتْ فِيْهِ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ۔

قَوْلُهُ تَعَالَىٰ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ الخ

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْنَا أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللهِ شَيْئًا وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ يَدَهَا فَقَالَتْ أَسْعَدَتْنِي فُلَانَةُ أُرِيْدُ أَنْ أَجْزِيَهَا فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ فَبَايَعَهَا

قَوْلُهُ تَعَالَىٰ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا

اللہ کے قول "میرے اور اپنے دشمنوں کو مت دوست پکڑو۔" کا بیان:۔

۶۰۳ ف خدا کے دشمنوں کو اپنا دوست مت بناؤ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور زبیرؓ اور مقدادؓ کو بھیجا (اس کے بعد حاطب بن بلتعہ والی حدیث مذکور ہے۔ اور اس کے آخر میں ہے) اور اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ۔

اللہ کے قول: "جب مومن عورتیں تیرے پاس بیعت کیلئے آویں" الآیۃ کا بیان:۔

۶۰۴ ف نوحہ کرنے کی ممانعت

ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ تو آپ نے ہمیں پڑھ کر سنایا۔ "اَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللهِ شَيْئًا (خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو) اور نوحہ کرنے سے منع فرمایا اس پر ایک عورت نے بیعت سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ اور کہا میری مصیبت میں فلاں عورت نے نوحہ کرنے میں میرا ساتھ دیا تھا۔ میں اس کو اس کی جزا دے لوں۔ آپؐ نے کچھ نہ فرمایا۔ چنانچہ وہ گئی۔ اور پھر آئی۔ اور آپؐ نے اس سے بیعت کی۔

اللہ کے قول: "اور ایک اور ہیں ان میں سے اور وں کے واسطے جو ابھی ان سے نہیں ملے"

اہل فارس کی تعریف۔

بِهِمْ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ
الْجُمُعَةِ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا
بِهِمْ قِيلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ
فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ
ثَلَاثًا وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ
وَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ
قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا
لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ
مِنْ هَؤُلَاءِ۔

قَوْلُهُ تَعَالَى إِذَا جَاءَكَ
الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ
إِنَّكَ لَرَسُولُ اللهِ۔

منافقین کی دروغ بافی

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ
فِي غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ
بْنَ أُبَيٍّ ابْنَ سَلُولَ يَقُولُ
لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ
اللهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ
حَوْلِهِ وَلَئِنْ رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِهِ
إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ
مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ
لِعَمِّي أَوْ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ

کا بیان:۔
حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔
کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورۃ جمعہ
نازل ہوئی۔ جب آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ
لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ آئی تو آپ سے پوچھا
گیا مِنْهُمْ سے کون لوگ مراد ہیں؟
آپؐ نے اس شخص کو کچھ جواب نہ دیا۔
حتیٰ کہ اُس نے تین دفعہ پوچھا۔ اور
اس مجلس میں سلمان فارسی بھی موجود
تھے۔ آنحضرتؐ نے اُن کے سر پر دست
مبارک رکھ کر فرمایا "اگر ایمان ثریا کے
پاس بھی ہوگا۔ تو یہ لوگ یا ان میں کا کوئی
شخص اُسے ضرور حاصل کرے گا۔"

اللہ کے قول "جب منافق تیرے
پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم اسبات کے گواہ
ہیں کہ تو اللہ کا رسول ہے"۔ کا بیان:۔
حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے
کہ ہم ایک غزوہ میں تھے۔ کہ میں نے
عبد اللہ بن اُبیّ (منافق) کو اپنے
کانوں سے یہ کہتے سُنا۔ کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو روٹی
کپڑا نہ دو۔ یہاں تک کہ وہ اس کا
ساتھ چھوڑ دیں۔ اور دیکھو چلنے دو۔ مدینہ
میں جاکر ہم رسول اللہ کو نکال دینگے میں
نے یہ بات اپنے چچا یا عمرؓ سے کہدی۔
اُنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي
فَحَدَّثْتُهُ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا
مَا قَالُوا فَكَذَّبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ
فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ
فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِي عَمِّي
مَا أَرَدْتَ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَقَتَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ
فَبَعَثَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ
فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ
يَا زَيْدُ۔

آپ نے مجھے بلوایا۔ میں نے جو بات تھی کہہ دی۔
پھر آپ نے عبداللہ بن اُبی کے پاس آدمی
بھیجا کہ پوچھو اُس نے ایسا کہا ہے یا نہیں)
اس نے حلف اُٹھا لیا۔ اور انکار کیا
تو آنحضرت نے مجھے جھوٹا کہا۔ اور اسکی
تصدیق کی۔ مجھے ایسا رنج ہوا کہ کبھی نہ ہوا
تھا۔ اور میں اپنے گھر میں بیٹھ رہا۔
میرے چچا نے کہا۔ تم نے ایسی بات
کیوں کہی۔ جس سے حضور نے تجھے جھوٹا
سمجھا اور خفا ہوئے۔ اسوقت
آنحضرت صلے اللہ علیہ سلم پر آیت
اِذَا جَاءَکَ الْمُنَافِقُوْنَ الخ نازل
ہوئی۔ تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے
بلوایا۔ اور وہ آیت سنائی۔ اور فرمایا۔ "اے زید!
اللہ نے تیری تصدیق کر دی ہے۔ (تو ہی
سچا ہے)"۔

ح ۹۶۰ آنحضرت صلعم کا عفو

وَعَنْهُ فِي رِوَايَةٍ قَالَ
فَدَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ
فَلَوَّوْا رُءُوسَهُمْ۔

زید بن ارقم سے ایک روایت میں
یوں بھی آیا ہے۔ کہ پھر آپ نے عبداللہ
اور اسکے دوستوں کو بلوایا۔ تاکہ انکے لئے
استغفار کریں۔ مگر وہ نہ آئے۔

ح ۹۶۱ انصار اور انکی اولاد کے لئے آنحضرت صلعم کا بخشش مانگنا۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ
وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَشَكَّ
الرَّاوِي فِي أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ
الْأَنْصَارِ۔

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اے اللہ! انصار
اور انصار کے بیٹوں کو بخش دے"۔
راوی کو شک ہے کہ شاید آپ نے
یہ بھی فرمایا۔ "کہ انصار کے پوتوں کو
بخشدے"۔

قَوْلُهُ تَعَالَىٰ يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَمْكُثُ عِنْدَهَا فَوَاطَأْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ عَنْ أَيَّتُنَا دَخَلَ عَلَيْهَا فَلْتَقُلْ لَهُ أَكَلْتَ مَغَافِيْرَ إِنِّيْ أَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ أَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَنْ أَعُوْدَ إِلَيْهِ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِيْ بِذٰلِكَ أَحَدًا

اللہ کے قول ۔ "اے نبیؐ! جو چیزیں اللہ نے تیرے لئے حلال کی ہیں ان کو حرام نہ کر" کا بیان :-

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کے گھر میں شہد پیا کرتے تھے۔ اور وہاں بہت دیر ٹھہرتے تھے۔ تو میں نے اور حفصہؓ نے اتفاق کیا۔ کہ ہم میں سے جسکے پاس آنحضرت صلعم آویں۔ وہ یہ کہے۔ کہ آپؐ نے مغافیر (ایک درخت کا گوند جو شہد کی طرح شیریں ہوتا ہے۔ مگر اس میں کچھ بدبو آتی ہے) پیا ہے۔ مجھے آپؐ کے منہ سے اس کی بو آتی ہے (چنانچہ جب آپ تشریف لائے تو ہم نے ایسا ہی کیا) آپ نے فرمایا۔ "نہیں! میں نے زینبؓ کے گھر شہد پیا ہے۔ اور اب میں سچ کہتا ہوں۔ کہ کبھی شہد نہ پیوں گا۔ تم کسی سے کہنا نہیں"۔

عا۔ عائشہ شہد نوشی آنحضرتؐ

قَوْلُهُ تَعَالَىٰ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ۔

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ

اللہ تعالےٰ کے قول "ہر ایک اکھڑ (درشت مزاج) اور اسکے بعد ہر وہ شخص جو قوم سے لحق ہوا ہو" کا بیان :-

حضرت حارثہ بن وہبؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ کہ "آیا میں تمہیں جنتی لوگوں کی خبر نہ دوں؟ جنتی وہ ہے جو دنیا داروں کی نظر میں حقیر و ذلیل ہو۔

جنتی وہ ہیں جو دنیاداروں کی نظر میں ذلیل ہیں اور دوزخی وہ ہیں جو متکبر و مغرور ہیں

لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ۔

اور اللہ کی جس بات پر قسم کھائے اللہ اُسکو پورا کر دے۔ اور آیا تمہیں دوزخیوں کی خبر نہ دوں؟ دوزخی شریر، مغرور، اور متکبر لوگ ہوں گے"۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ۔

اللہ کے قول "جس دن کہ پنڈلی سے کپڑا اُٹھایا جائیگا۔ اور لوگوں کو سجدہ کی طرف بُلایا جائیگا" کا بیان:۔

ریاکار کو سجدہ کیلئے جگہ نہ ملیگی

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهٖ فَیَسْجُدُ لَهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ وَیَبْقٰى كُلُّ مَنْ كَانَ یَسْجُدُ فِی الدُّنْیَا رِیَآءً وَّسُمْعَةً فَیَذْهَبُ لِیَسْجُدَ فَیَعُوْدُ ظَهْرُهٗ طَبَقًا وَّاحِدًا۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ "اللہ تعالیٰ جب پنڈلی کھولے گا تو ہر مومن مرد و عورت سجدہ کرینگے۔ مگر جو دنیا میں ریا کی نماز پڑھتا تھا۔ وہ سجدہ کرنے کے لئے جگہ ڈھونڈتا پھرے گا۔ اور سجدے کے لئے اُس کی کمر نہ مُڑ سکے گی"۔

خاتم النبیین کی بعثت قیامت تک رہیگی۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِاِصْبَعَیْهِ هٰكَذَا بِالْوُسْطٰى وَالَّتِیْ تَلِی الْاِبْهَامَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَیْنِ۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں انگلیوں (بیچ کی اور شہادت کی اُنگلی) سے یُوں اشارہ کرکے فرمایا" کہ مَیں اور قیامت اسطرح بھیجے گئے ہیں"۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

اللہ کے قول "جس دن کہ لوگ پروردگار عالم کے سامنے کھڑے ہونگے" کا بیان:۔

قیامت کے دن بعض لوگوں کا کان تک پسینہ میں ڈوبنا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" قیامت کے روز بعض آدمی

الْعَالَمِينَ حَتّٰى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ۔

اپنے پسینے میں نصف نصف کان تک ڈوبے ہوں گے۔

قَوْلُهُ تَعَالٰى فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا۔

اللہ کے قول" اس سے آسانی سے حساب لیا جائیگا" کا بیان:۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ وَبَاقِي الْحَدِيثِ تَقَدَّمَ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جس کا حساب ہوگا وہ ہلاک ہوگا" (باقی حدیث کتاب العلم میں گزر چکی ہے)

قَوْلُهُ تَعَالٰى لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ۔

اللہ کے قول" تم ایک حالت سے دوسری حالت تک پہنچو گے" کا بیان:۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ حَالًا بَعْدَ حَالٍ قَالَ هٰذَا نَبِيُّكُمْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ سے آگے پیچھے حالتوں کو بدلنا مراد ہے۔ یہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ وَذَكَرَ النِّسَاءَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ يَجْلِدُ

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا۔ جس میں آپ نے اونٹنی کا اور جس نے اسکی کوچیں کاٹی تھیں ذکر فرمایا۔ اور إِذِ انْبَعَثَ کی یہ تفسیر فرمائی کہ" اس اونٹنی کو ایسے شخص نے اٹھایا جو ابی زمعہ کی طرح اپنی قوم میں زبردست اور قوی تھا۔ اور یہ شخص خبیث تھا" پھر (خطبہ میں) عورتوں کا ذکر فرمایا۔ کہ" تم سے کوئی یقصد کرے

حساب بھی مصیبت ہلاکت ہے۔

طبق عن طبق سے مراد حالتوں کی تبدیلی ہے۔

عورت کو مارنے اور گوز پر ہنسنے کی ممانعت۔

اَمْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ وَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ عَمِّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ۔

کہ اپنی زوجہ کو ملازموں کی طرح کوڑے سے مارے۔ اور پھر اسی شام کو اس سے ہمبستر ہو۔" پھر (خطبہ میں) لوگوں کو گوز پر ہنسنے کی نصیحت فرمائی۔ کہ اس کام پر کیوں ہنستے ہو جس کو خود کروگے۔" ایک روایت میں یوں ہے کہ ذکو جیس کا شخص الاشخص ابوزمعہ کی مانند تھا۔" جو زبیر بن عوام کا چچا تھا۔

قَوْلُهُ تَعَالٰى كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ۔

اللہ کے قول "ہرگز نہیں۔ اگر یہ شخص باز نہیں آئیگا" کا بیان:۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ اَبُوْجَهْلٍ لَئِنْ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَاَطَاَنَّ عَلٰى عُنُقِهٖ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ فَعَلَهُ لَاَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ ابوجہل نے کہا اگر میں محمدؐ کو خانہ کعبہ کے قریب نماز پڑھتا دیکھ لوں۔ تو اسکی گردن کو پامال کردوں۔ یہ خبر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی۔ تو آپ نے فرمایا "اگر وہ ایسا کریگا۔ اُس کو فرشتے پکڑلیں گے۔"

ابوجہل آپ کو نماز سے منع نہیں کرسکتا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السَّمَاءِ قَالَ اَتَيْتُ عَلٰى نَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ مُجَوَّفًا فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم آسمان پر چڑھائے گئے۔ آپ نے فرمایا "میں ایک نہر پر گیا۔ جسکے دونوں طرف کھوکھلے موتیوں کے قبے تھے۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا۔ یہ کوثر ہے۔"

کوثر کا بیان۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

آپ کوثر پر پیشوا ہوں گے۔

عَنْهَا وَقَدْ سُئِلَتْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ قَالَتْ نَهَرٌ أُعْطِيَهُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاطِئَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ مُجَوَّفٌ آنِيَتُهُ كَعَدَدِ النُّجُوْمِ۔

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ کی بابت پوچھا گیا۔ تو اُنہوں نے کہا۔ کوثر ایک نہر ہے جس کے دونو طرف جوف دار موتی ہیں۔ وہ تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی ہے۔ ہیں ستاروں کے برابر برتن ہیں۔

معوذتین داخل قرآن ہیں۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَالَ قِيْلَ لِيْ فَقُلْتُ فَنَحْنُ نَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے معوذتین کی بابت پوچھا۔ (کہ یہ قرآن مجید میں داخل ہیں۔ یا نہیں؟) آپؐ نے فرمایا۔ "مجھ سے کہا گیا ہے (کہ قرآن مجید میں داخل ہیں)"۔ اُبی نے کہا۔ ہم بھی وہی کہتے ہیں۔ جو اللہ کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) نے کہا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ اِلَّا اُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهُ وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ عَلَيَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔
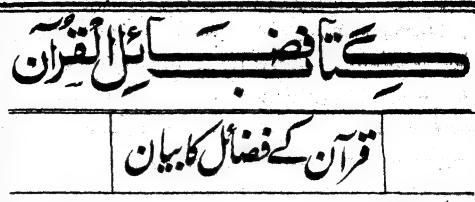
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر ایک نبی کو بقدر اُن آدمیوں کے جو اس پر ایمان لائے معجزے دیئے گئے۔ اور مجھے بڑا معجزہ وحی دی۔ جو خدا نے مجھ پر بھیجی ہے (یعنی یہ معجزہ دائمی ہے) پس مجھے امید ہے کہ قیامت کے روز میری اُمت سب انبیا (کی امت) سے زیادہ ہوگی۔"

ح ۶۲۱ وحی آنحضرت صلعم کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَابَعَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالے نے بہ نسبت زمانۂ سابق کے وفات کے قریب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جلدی جلدی اور بکثرت وحی نازل فرمائی۔ پھر آپ کا انتقال ہوگیا۔

ح ۶۲۲ زمانۂ وفات میں آپ پر جلد جلد وحی نازل ہوتی تھی۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهٖ فَاِذَا هُوَ يَقْرَاُ عَلٰى

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہشام بن حکیم کو دیکھا۔ کہ نماز میں سورۂ فرقان اور اور طریقوں سے پڑھ رہے ہیں۔

ح ۶۲۳ قرآن کا سات قراءتوں پر اُترنا۔ اور ہر ایک قراءت کا صحیح ہونا

حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهٗ فِي
الصَّلٰوةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ
فَلَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَقُلْتُ مَنْ
أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ
سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَنِيْهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ كَذَبْتَ فَإِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ أَقْرَأَنِيْهَا
عَلٰى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ
فَانْطَلَقْتُ بِهٖ أَقُوْدُهٗ إِلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
إِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ بِسُوْرَةِ الْفُرْقَانِ
عَلٰى حُرُوْفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيْهَا
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ
عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهٗ يَقْرَأُ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ
يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ أَقْرَأَنِيْ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ
إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ أُنْزِلَ عَلٰى
سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا
مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں
نہیں پڑہائے تھے۔ مجھے غصہ آیا اور میں نے
چاہا کہ نماز میں ہی لڑ پڑوں۔ مگر میں نے
تحمل کیا۔ اور جب وہ نماز سے فارغ ہوئے
تو میں نے انکے گلے میں چادر ڈال کر پوچھا
یہ طریقہ پڑھنے کا تم کو کس نے سکھایا ہے؟
انہوں نے کہا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے سکھایا ہے۔ میں نے کہا تم جھوٹ
بولتے ہو۔ مجھے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے دوسرے طریقے سے سکھایا ہے پھر میں انہیں
کھینچتا ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس لایا۔ اور عرض کی یا رسول اللہؐ
یہ سورۂ فرقان کو اور ہی طریقہ سے پڑھتے
ہیں۔ جو آپ نے ہمیں نہیں بتایا۔ آپ نے
فرمایا "ہشام کو چھوڑ دو"۔ اور ہشام سے
فرمایا "اچھا پڑھو تو سہی"۔ پس انہوں نے
ویسے ہی پڑھا۔ جس طرح میں نے اُن سے
سُنا تھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ یہ سورت
اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر فرمایا "اے
عمرؓ تم پڑھو"۔ تو میں نے اُس طریقہ سے
پڑھا جو آپ نے تعلیم دیا تھا۔ آپ نے
فرمایا "یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی
ہے۔ بے شک قرآن مجید
سات طور پر اُترا ہے۔ جو بھی
طریقہ جس پر آسان ہو
وہ ویسا ہی
پڑھے"

۶۲۴ ح ۴
سالِ وفات میں جبرئیلؑ کا آنحضرتؐ سے دوبار قرآن کا دَور کرنا۔

عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے آہستہ سے ارشاد فرمایا۔ ہمیشہ جبرئیل علیہ السلام ایک دفعہ مجھ سے قرآن شریف کا دور کیا کرتے تھے۔ اور اب کے سال میں دو دفعہ کیا۔ اور میں جانتا ہوں کہ یہ اس لئے ہوا ہے۔ کہ میری وفات عنقریب ہونے والی ہے۔

۶۲۵ ح ۵
ابن مسعود رضؓ کا آنحضرت صلعم سے قرآن سیکھنا۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بخدا میں نے آنحضرت صلعم کے دہن مبارک سے کچھ اوپر ستر سورتیں سیکھی ہیں۔

۶۲۶ ح ۶
ابن مسعود کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرأت سیکھنا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ بِحِمْصَ فَقَرَأَ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ وَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ فَقَالَ أَتَجْمَعُ أَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ شہر حمص میں انہوں نے سورۂ "یوسف" پڑھی تو ایک شخص نے کہا اس طرح نازل نہیں ہوئی ہے۔ ابن مسعودؓ نے کہا۔ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس طرح پڑھی تھی۔ جو بہت اچھی پڑھی ہے۔ اور اُس آدمی کے مُنہ سے انہیں شراب کی بُو آئی۔ تو ابن مسعود رضؓ نے کہا۔ کہ تو قرآن کو جھٹلاتا ہے۔ اور شراب خواری کرتا ہے پھر شراب کی اُس پر حد لگائی۔

۶۲۷ ح ۷
سورۂ اخلاص کا اجر تہائی قرآن کے برابر ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک مرد نے کسی کو "قل ھو اللہ" بار بار پڑھتے ہوئے سُنا۔

يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَكَانَ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔

صبح کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر یہ بیان کیا۔ اور وہ شخص "قل ہو اللہ" کو (بوجہ قلت الفاظ) قلیل جانتا تھا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" اُس ذات کی قسم ہے۔ جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ "قل ہو اللہ" تہائی قرآن کے برابر ہے"۔

ح ٦٢٤ — حدیث بالا کی مزید تائید

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا أَيُّنَا يُطِيقُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ۔

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے (بطور استفہام انکاری) فرمایا۔" کیا تم میں سے کوئی ثلث قرآن پڑھنے سے رات بھر میں عاجز ہے"؟ اصحاب کو یہ دشوار معلوم ہوا۔ اور کہنے لگے۔ یارسول اللہ! اتنی کس میں طاقت ہے؟ آپ نے فرمایا۔ "سورۂ اخلاص" جس میں اللہ واحد صمد کی صفات مذکور ہیں۔ تہائی قرآن ہے"۔

ح ٦٢٥ — سورۂ اخلاص اور معوذتین آنحضرت صلعم ہر شب تین تین دفعہ پڑھ کر اپنے جسم پر دم کیا کرتے تھے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آرام کرتے تو ہر رات اپنے دونوں ہاتھ اکٹھے کر کے اُن پر "قل ہو اللہ" "قل اعوذ برب الفلق"۔ اور "قل اعوذ برب الناس" پڑھ کر دم کرتے تھے۔ پھر انہیں اپنے تمام بدن پر پھیرتے تھے۔ پہلے اپنے سر اور چہرے پر پھیرتے تھے۔

وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ
يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ وَسَكَنَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيٰى قَرِيبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ فَلَمَّا اجْتَرَّهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى مَا يَرَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيٰى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجَتْ حَتّٰى لَا أَرَاهَا قَالَ

اور بعد ازاں اپنے تمام اگلے جسم پر جہاں تک قابو ہوتا تھا۔ یہ فعل تین مرتبہ کرتے تھے۔

۶۳۰ خ
فرشتوں کا آسمان سے سماعت قرآن پر دیکھنا۔

اُسید بن حضیر سے مروی ہے کہ وہ ایک رات سورۂ بقرہ پڑھ رہے تھے۔ اور گھوڑا ان کے قریب بندھا ہوا تھا۔ ناگہاں گھوڑا بدکنے لگا۔ وہ چپکے ہو گئے۔ تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا۔ ابن حضیر پھر پڑھنے لگے۔ تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ پھر وہ خاموش ہو گئے۔ تو وہ بھی ٹھہر گیا۔ وہ پھر پڑھنے لگے۔ تو گھوڑا پھر بدکا۔ بعد ازاں ابن حضیر رُک گئے۔ اُن کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب تھا۔ انہیں ڈر ہوا کہیں گھوڑا اُسے کچل نہ ڈالے۔ جب لڑکے کو وہاں سے ہٹا کر آسمان کی طرف سر اونچا کیا۔ تو آسمان دکھائی نہ دیا۔ صبح کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر بیان کیا۔ تو آپ نے فرمایا اے ابن حضیر! تو پڑھے گیا ہوتا اے ابن حضیر تو پڑھے گیا ہوتا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ بچہ گھوڑے کے قریب تھا۔ مجھے خوف ہوا کہیں گھوڑا بچے کو کچل نہ ڈالے۔ (اس لئے) میں یحییٰ کی طرف لوٹ گیا۔ اور پھر آسمان کی طرف سر اُٹھایا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک عجیب سی چھتری ہے۔ جس میں بہت چراغ نمودار ہیں۔ پھر میں باہر نکل آیا۔ تو وہ مجھے نہ دکھائی دی۔ آپ نے فرمایا۔

وَسَتَدْنِيْ بِيْ مَاذَا الشُّقُلْتُ لَا قَالَ بِتِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَاَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ اِلَيْهَا لَا تَتَوَارٰى مِنْهُمْ۔

"تجھے معلوم ہے وہ کیا تھا"؟ ابن حضیر بولے مجھے معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ "وہ فرشتے تھے۔ تیری آواز سُنکر تیرے پاس آ گئے۔ اگر تو صبح تک پڑھے جاتا تو لوگ انہیں کھلم کھلا دیکھ لیتے۔"

۹۳۱ ح۱ قرآن خوانی اور خیرات کرنے میں ریس کرنی چاہئے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ لَيْتَنِيْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِيْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اگر ریس کرو۔ تو دو چیزوں میں کرو۔ ایک اُس شخص کی جسے اللہ تعالےٰ نے قرآن دیا۔ اور وہ اسے رات دن پڑھتا ہو۔ اس کا پڑوسی سُنکر کہتا ہو۔ کاش! مجھے بھی اس شخص کی جسے اللہ تعالےٰ نے مال عطا کیا۔ اور وہ اس کو راہ حق میں خرچ کرتا۔ ہو۔ پھر کوئی (بطور ریس) کہے۔ کاش! مجھے بھی اتنا مال میسر آتا۔ تو میں بھی اسی طرح خرچ کرتا۔"

۹۳۲ ح۲ قرآن سیکھنے اور سکھانیوالا افضل ہے

عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ جناب رسول مقبول نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "تم میں سے جو قرآن سیکھے یا سکھائے وہ سب سے بہتر ہے۔"

۹۳۳ ح۳ حدیث بالا کی تاکید۔

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ایک روایت میں ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تم میں سے افضل وہ شخص ہے۔ جو قرآن سیکھے۔ یا سکھائے۔"

٦٣٤ ج٤ تلاوت کرنے کی مثال۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قرآن والے کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کا اونٹ بندھا ہوا ہو۔ اگر وہ اس کی نگہبانی کرے گا تو اُسے روکے رکھیگا۔ اور اگر اسے چھوڑ دے گا تو وہ چلا جائے گا"۔

٦٣٥ ج٥ قرآن کو بھولنے سے بچاؤ۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" یہ بات بُری ہے کہ کوئی تم میں سے کہے۔ کہ فلاں فلاں آیت بھول گیا۔ بلکہ (یہ کہے) کہ وہ آیت مجھ سے بھلا دی گئی۔ اور قرآن یاد رکھو۔ کیونکہ وہ آدمیوں کے سینوں سے چلے جانے میں وحشی جانور سے زیادہ ہے"۔

٦٣٦ ج٦ تلاوت نہ کرنے سے قرآن بھول جاتا ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا۔

ابو موسےٰ رضی اللہ تعالے عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ قرآن شریف ہمیشہ پڑھتے رہو۔ (کیونکہ) قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے۔ قرآن آدمیوں کے سینے سے بندھے ہوئے اونٹ سے زیادہ بھاگنے والا ہے"۔

٦٣٧ ج٧ آنحضرت صلعم قرآن کھینچکر پڑھتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیونکر قرأت پڑھتے تھے ؟

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا
ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يَمُدُّ بِبِسْمِ اللهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ
وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ اَنْكَحَنِيْ
اَبِيْ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ فَكَانَ
يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهُ فَيَسْأَلُهَا
عَنْ بَعْلِهَا فَتَقُوْلُ نِعْمَ
الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ
يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا وَلَمْ يُفَتِّشْ
لَنَا كَنَفًا مُذْ اَتَيْنَاهُ فَلَمَّا
طَالَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ
ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ الْقَنِيْ بِهٖ
فَلَقِيْتُهُ بَعْدُ فَقَالَ
كَيْفَ تَصُوْمُ فَقُلْتُ كُلَّ
يَوْمٍ قَالَ فَكَيْفَ تَخْتِمُ
قُلْتُ كُلَّ لَيْلَةٍ
قَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ
ثَلَاثَةً وَاقْرَءِ الْقُرْاٰنَ
فِيْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ اُطِيْقُ
اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ
ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِي الْجُمُعَةِ قُلْتُ اُطِيْقُ
اَكْثَرَ مِنْ هٰذَا قَالَ اَفْطِرْ يَوْمَيْنِ
وَصُمْ يَوْمًا قُلْتُ اُطِيْقُ اَكْثَرَ
مِنْ ذٰلِكَ قَالَ

تو اُنہوں نے جواب دیا کھینچ کر پڑھتے تھے
پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر کہا۔
بسم اللہ اور الرحمٰن اور الرحیم کو کھینچکر
پڑھتے تھے۔

عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے
ہیں۔ کہ میرے باپ نے ایک اچھے
خاندان والی عورت سے میرا نکاح کر دیا تھا
اور میرا باپ اپنی بہو سے (اکثر اوقات) میرا حال پوچھتا
رہتا تھا۔ وہ جواب دیتی تھی۔ ہاں اچھا
نیک مرد ہے۔ مگر جب سے میں آئی
ہوں۔ میرے تو بچھونے پر بھی قدم نہیں
رکھا۔ اور نہ میرے قریب ہی آیا ہے۔
جب ایک عرصہ گذر گیا تو میرے باپ
نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا۔
آپ نے فرمایا۔ "اُسے میرے پاس لائیں"
آپ کے پاس گیا تو آپ نے پوچھا "تو
روزے کیونکر رکھتا ہے"؟ میں نے کہا روزہ
رکھتا ہوں۔ پھر فرمایا۔ "تو قرآن کیوں کر
ختم کرتا ہے"؟ میں نے جواب دیا۔
ہر رات۔ آپ نے فرمایا۔ "روزے
ہر مہینے میں تین رکھا کر۔ اور قرآن مہینے
بھر میں ختم کیا کر"۔ میں نے کہا مجھے اس
سے زیادہ طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا
"ایک ہفتہ میں تین روزے رکھ لیا کر"
میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت
ہے۔ آپ نے فرمایا۔ "ہمیشہ دو روز افطار کیا کر
اور ایک روزہ رکھا کر۔ میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ

مباح
ہفتہ بھر میں قرآن
پڑھنا۔ اور ایک
دن چھوڑ کر دوسرے
دن روزہ رکھنا۔
...ہے۔

صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ
صِيَامَ يَوْمٍ وَإِفْطَارَ يَوْمٍ
وَاقْرَأْ فِي كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ
مَرَّةً فَلَيْتَنِي قَبِلْتُ
رُخْصَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ إِنِّي
كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ فَكَانَ يَقْرَأُ
عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ السُّبُعَ
مِنَ الْقُرْآنِ بِالنَّهَارِ وَالَّذِي
يَقْرَؤُهُ يَعْرِضُهُ مِنَ النَّهَارِ
لِيَكُونَ أَخَفَّ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ
إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَقَوَّى أَفْطَرَ أَيَّامًا
وَأَحْصَى وَصَامَ مِثْلَهُنَّ كَرَاهِيَةَ
أَنْ يَتْرُكَ شَيْئًا فَارَقَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ
صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ
مَعَ صِيَامِهِمْ وَعَمَلَكُمْ مَعَ
عَمَلِهِمْ وَيَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا
يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ
مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ
مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ
فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ
فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي

اچھا داؤد علیہ السلام کی طرح روزے رکھ جو
سب سے افضل ہے۔ یعنی ایک دن روزہ رکھو
اور ایک دن افطار کرو۔ اور قرآن سات روز میں
ختم کرو"۔ پس کاش! کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی
رخصت منظور کر لیتا۔ کیونکہ اب میں بوڑھا
اور ضعیف ہوگیا ہوں۔ اب وہ اپنے
کسی گھر والے کو دن میں ساتواں حصہ قرآن
کا سنا لیتے۔ تاکہ اس کا پڑھنا رات میں
آسان ہو جائے۔ اور جب ضعیف ہوجاتے
اور طاقت حاصل کرنی چاہتے تو کئی روز
تک روزہ نہ رکھتے۔ پھر شمار کرکے
اتنے روزے رکھ لیتے۔ کہ کہیں
وہ عمل رہ نہ جائے۔ جو میں
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے سامنے کرتا تھا۔

۶۳۹ ح ۱۹ خود نما نمازی دین سے خالی ہونگے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ
فرماتے تھے "تم میں سے ایک قوم
نکلے گی۔ جو تمہاری نماز اور روزے
اور تمہارے اعمال کو اپنی نماز روزے
اور اعمال کے مقابلے میں حقیر سمجھے گی۔
اور قرآن پڑھے گی۔ جو انکے گلے کے نیچے نہ اتریگا
مگر دین سے وہ ایسی نکل جائے گی جیسے تیر شکار
سے سوکھا نکل جائے کہ شکاری کو نہ پیکان
میں کچھ معلوم ہو۔ اور نہ ڈنڈی میں کچھ
لگا ہو۔ نہ اس کے پر پر کچھ اثر ہو۔

التَّرْقُوَةِ فَلَا يَرٰى شَيْئًا وَيَتَمَارٰى فِي الْفُوْقِ۔

عَنْ أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيْحُهَا طَيِّبٌ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيْحَ لَهَا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَخَبِيْثٌ وَرِيْحُهَا مُرٌّ۔

خ — قرآن خوانوں کی مثال۔

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ۔

ح — دل اکتا جانے پر قرآن پڑھنا چھوڑ دینے کی ہدایت

اور سوفار پر کچھ شبہ سا ہو (شکاری پیکان میں نظر کرتا ہے تو کچھ نہیں دیکھتا۔

ابوموسے رضی اللہ تعالے عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ جو مومن قرآن پڑھتا اور اس پر عمل کرتا ہے وہ مثل سنگترے کے ہے کہ اسکا مزہ بھی اچھا اور بو بھی اچھی ہے۔ اور جو مسلمان قرآن نہیں پڑھتا۔ اور عمل کرتا ہے وہ کھجور کی طرح ہے۔ کہ اس کا مزہ اچھا ہے اور بو کچھ نہیں۔ اور مثال منافق آدمی کی جو قرآن پڑھتا ہے نیازبو کی سی ہے۔ کہ اس کی بو اچھی ہے۔ اور مزہ کڑوا ہے۔ اور مثال اُس منافق کی جو قرآن نہیں پڑھتا اندرائن کی طرح ہے۔ جس کا مزہ بھی بُرا اور بو بھی خراب ہے۔

حضرت جندب بن عبد اللہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ قرآن پڑھے جایا کرو۔ جبتک تمہارا دل چاہتا ہے۔ اور جب دل برداشتہ ہو جاؤ۔ تو چھوڑ دیا کرو۔

کتاب النکاح

نکاح کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ اِلٰى بُيُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا وَاَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاِنِّيْ اُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ اٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ اٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ

حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تین آدمی آپ کی عبادت کا حال پوچھنے آئے۔ جب اُن سے بیان کیا گیا۔ تو اُنہوں نے آپ کی عبادت بہت کم خیال کی۔ پھر اُنہوں نے کہا ہم آپ کی برابری کہاں کر سکتے ہیں (کیونکہ آپ کے تو اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ ایک بولا میں رات بھر پڑھا کرونگا۔ دوسرے نے کہا۔ میں ہمیشہ روزے رکھوں گا۔ تیسرے نے کہا۔ میں نکاح نہیں کروں گا۔ (یعنی) عورت سے الگ رہوں گا۔ بعد ازاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا "کیا تم لوگوں نے ایسی ایسی بات کہی ہے؟ بخدا میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور اس سے خوف کرنے والا ہوں۔ مگر ہاں ہمہ میں روزہ بھی رکھتا ہوں۔ اور افطار بھی کرتا ہوں۔ نماز بھی پڑھتا ہوں۔ اور سوتا بھی ہوں۔

ح ۶۴۲
عبادت میں مبالغہ کرنیوالا تارک النکاح آنحضرت صلعم کے پیروؤں میں شمار نہ ہوگا۔

وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ۔

اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ (خبردار رہو) جو میری سنّت سے روگردانی کریگا۔ وہ مجھ سے نہیں ہے"۔

ترک نکاح کی ممانعت

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَدَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَیْنَا۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو ترک نکاح سے منع فرمایا ہے۔ اگر آپ انہیں اجازت دے دیتے تو ہم خصی ہوجاتے۔

تقدیر پر تدبیر نہیں ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَجُلٌ شَابٌّ وَاَنَا اَخَافُ عَلٰی نَفْسِی الْعَنَتَ وَلَا اَجِدُ مَا اَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ فَسَكَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰی ذٰلِكَ اَوْ ذَرْ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ یارسول اللہ! میں جوان آدمی ہوں۔ خوف ہے کہ کہیں مجھ سے گناہ نہ سرزد ہوجائے۔ کیونکہ نکاح کرنے کی مجھ میں استطاعت نہیں۔ آپ نے مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ میں نے پھر اسی طرح کہا۔ تو آپ جب بھی خاموش رہے۔ میں نے پھر عرض کی تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی کچھ جواب نہ دیا۔ میں نے پھر اسی طرح عرض کی۔ تو آپ نے فرمایا "ابوہریرہ! جو کچھ تیری تقدیر میں ہے (اُسے لکھ کر) قلم خشک ہوگئی ہے (اب حکم بدل نہیں سکتا) چاہے تو خصی ہو یا نہ ہو"۔

کنواری عورت بیاہنے کے بجائے رانڈ سے نکاح نہ کرنے کا استعارہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَیْتَ لَوْ نَزَلْتَ وَادِیًا وَفِیْهِ شَجَرَةٌ قَدْ اُكِلَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! اگر آپ کسی مقام پر آتریں کہ اس میں ایک درخت ہو جس میں کھایا

مِنْهَا وَوَجَدْتَ شَجَرَةً لَمْ يُؤْكَلْ مِنْهَا فِيْ اَيِّهَا كُنْتَ تُرْتِعُ بَعِيْرَكَ قَالَ فِي الَّذِيْ لَمْ تُرْتَعْ مِنْهَا تَعْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرَهَا۔

اور کوئی درخت ایسا ملے جس میں سے کچھ نہ کھایا گیا ہو۔ تو آپ کون سے درخت سے اپنے اونٹ چرائیں گے؟ آپ نے فرمایا "جس میں سے نہیں چرایا گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مراد یہ تھی۔ کہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے علاوہ کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا۔

ح ۹۴۶ دینی بھائی کی بیٹی سے نکاح کا جواز۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهَا اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّمَا اَنَا اَخُوْكَ فَقَالَ اَنْتَ اَخِيْ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِيْ حَلَالٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے میری نسبت درخواست کی تو انہوں نے عرض کی۔ میں تو آپ کا بھائی ہوں۔ آپ نے جواب دیا "تو میرا بھائی اللہ کے دین اور اسکی کتاب کی رو سے ہے (مگر) عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا مجھ پر حلال ہے"۔

ح ۹۴۷ ہر شخص کو اسکے اصلی باپ کے نام سے پکارنا چاہئے منہ بولا بیٹا بناکر کوئی اس بنانیوالے کے نام سے نہ پکارا جائیگا

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنّٰى سَالِمًا وَاَنْكَحَهُ بِنْتَ اَخِيْهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ رَبِيْعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس نے جو کہ جنگ بدر میں موجود تھا۔ سالم کو (منہ بولا بیٹا بناکر اس سے اپنی بھتیجی ہندہ دختر ولید بن عتبہ بن ربیعہ کا نکاح کر دیا۔ سالم ایک انصاری عورت کا غلام تھا۔

كَمَا تَبَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا
وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي
الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ
إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ
حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ
وَمَوَالِيكُمْ فَرُدُّوا إِلَى آبَائِهِمْ
فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ
كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي الدِّينِ
فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ
بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيِّ
وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ بْنِ
عُتْبَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا
نَرَى سَالِمًا وَلَدًا
وَقَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ
فِيهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ
فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ
الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ أَرَدْتِ الْحَجَّ
قَالَتْ وَاللّٰهِ لَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجِعَةً
فَقَالَ لَهَا حُجِّي
وَاشْتَرِطِي وَقُولِي اللّٰهُمَّ

جیسے کہ زید کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
(منہ بولا) بیٹا بنا لیا تھا۔ زمانۂ جاہلیت کا قاعدہ
تھا کہ اگر کوئی کسی کو (منہ بولا) بیٹا بناتا تو لوگ
اسکی طرف منسوب کرکے پکارتے تھے۔ اور اسکے
مرنیکے بعد وارث بھی وہی ہوتا تھا۔ یہانتک
کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری "ہر شخص کو
اُسکے باپ کے نام سے پکارو۔ یہی اللہ کے
نزدیک بہتر ہے۔ اگر تم انکے باپوں کو نہ جانو۔ تو
وہ تمہارے دینی بھائی اور معلی ہیں"۔ تو وہ سب
اپنے حقیقی باپوں کے نام سے پکارے جانے لگے۔
اور اگر کسی کا باپ معلوم نہ تھا۔ تو مولیٰ
اور دینی بھائی کہا جانے لگا۔ بعد ازاں سہلہ
دختر سہیل بن عمرو قریشی ثم العامری
نے جو کہ ابو حذیفہ کی بی بی تھیں۔ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض
کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم سالم
کو اپنا (منہ بولا) بیٹا جانتے تھے۔ اب
اللہ نے جو حکم بھیجا ہے۔ وہ آپ کو
معلوم ہے (مجھ کو کیا کرنا چاہیئے) پھر پوری
حدیث بیان کی۔

۴۴۸
حج
عورتوں کو حج
میں جانے کی
اجازت۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا
فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
ضباعہ دختر زبیر (بن عبد المطلب) کے پاس
جا کر پوچھا "تیرا حج کو جانے کا ارادہ
ہے؟" اس نے کہا (ہاں) مگر مجھے درد شدید
لاحق ہے۔ آپ نے فرمایا "تو حج کو چلی جا۔ اور
اس میں شرط کر لے کہ اے اللہ!

مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ۔

میرے احرام سے باہر ہونے کی جگہ وہ ہے جہاں تو مجھ کو کسی عذر سے روک دے۔ اور وہ ضباعہ مقداد بن اسود کے نکاح میں تھیں۔

ح ۶۴۹
عورت سے نکاح کرتے وقت اسکی دینداری سب سے قابل ترجیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "کسی عورت سے چار باتوں مال نسب خوبصورتی اور دین کے باعث نکاح کیا جاتا ہے۔ تیرے دونو ہاتھ خاک آلودہ ہوں۔ تجھے چاہئے کہ دیندار کو حاصل کرے"۔

ح ۶۵۰
اللہ کے نزدیک دیندار فقیر دنیا کے مالدار امیروں سے اچھے ہیں۔

عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ غَنِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هٰذَا قَالَ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ يُسْتَمَعَ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هٰذَا قَالُوا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْتَمَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ

سہل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک غنی شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا۔ آپ نے پوچھا "تم لوگ اس کو کیسا جانتے ہو"؟ انہوں نے جواب دیا اگر کہیں نسبت ٹھہرے تو نکاح کئے جانے کے لائق ہے۔ اگر کسی کی سفارش کرے تو منظور کی جائے گی۔ اور اگر کوئی بات کہے تو کان لگا کر سنی جائے گی۔ پھر آپ خاموش ہو رہے۔ بعد ازاں دوسرا شخص مسلمان جو فقیر تھا۔ گذرا۔ آپ نے فرمایا۔ "اس کے حق میں تم کیا کہتے ہو"؟ انہوں نے جواب دیا۔ اگر نسبت بھیجی جاوے۔ تو اس سے نکاح نہ ہوگا۔ سفارش کرے گا۔ تو منظور نہ کی جائیگی۔ اور کوئی بات کہے گا تو کان لگا کر سُنی نہ جائے گی۔ آپ نے ارشاد

مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا۔

فرمایا" ساری زمین کے ایسے امیروں سے یہ فقیر بہتر ہے"۔

۶۵۱ عورتوں کا فتنہ باقی ہے

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ۔

اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن زید نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا" میرے پیچھے مردوں پر کوئی فتنہ عورتوں سے زیادہ ضرر رساں باقی نہیں رہا"۔

۶۵۲ رضاعی نکاح ناجائز ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَتَزَوَّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ کسی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ کہ آپ دختر حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کیوں شادی نہیں کر لیتے؟ آپؐ نے فرمایا" وہ دودھ کے رشتے سے میری بھتیجی ہے"۔

۶۵۳ جو رشتے نسب سے حرام ہیں وہ دودھ پینے سے بھی حرام ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِيْ بَيْتِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ نَعَمْ الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ میں نے ایک شخص کی آواز سنی۔ جو حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں جانے کی اجازت مانگ رہا تھا۔ میں نے کہا۔ یارسول اللہ یہ شخص آپ کے مکان میں جانا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا" میں جانتا ہوں کہ یہ فلاں شخص ہے جو حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا رضاعی چچا ہے"۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ اگر فلاں شخص زندہ ہوتا جو کہ دودھ کے رشتے سے میرا چچا تھا۔ تو کیا میں اس سے پردہ نہ کرتی؟ آپ نے فرمایا" ہاں! جو رشتے نسب سے حرام ہیں۔ وہ دودھ پینے سے بھی حرام ہیں"۔

۶۵۴
ح ۱۴۳
سالی اور بھتیجی سے نکاح ناجائز ہے۔

عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْكِحْ اُخْتِيْ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَقَالَ اَوَ تُحِبِّيْنَ ذٰلِكِ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِيْ فِيْ خَيْرٍ اُخْتِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ذٰلِكِ لَا يَحِلُّ لِيْ قُلْتُ فَاِنَّا نُحَدَّثُ اَنَّكَ تُرِيْدُ اَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَوْ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ فِيْ حِجْرِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ اِنَّهَا لَابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِيْ وَاَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ ۔

حضرت ام حبیبہؓ دختر ابو سفیان بیان کرتی ہیں۔ کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ میری بہن دختر ابو سفیان سے نکاح کر لیجئے۔ آپ نے فرمایا "کیا تو یہ بات کو پسند کرتی ہے؟" میں نے عرض کی کیا اب بھی تو میں ہی آپ کی اکیلی بی بی نہیں۔ پس مجھے اپنی بہن کو خیر میں اپنا شریک بنانا گوارا نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا "مجھے یہ جائز نہیں"۔ (کہ دو بہنیں ایک وقت میں نکاح میں رکھوں) میں نے کہا۔ ہم نے تو سنا ہے کہ آپ ابو سلمہ کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے پوچھا "کیا ام سلمہ کی بیٹی سے میں نکاح کرنا چاہتا ہوں؟" میں نے کہا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا "وہ دانست میں میری ربیبہ[1] نہیں ہے۔ میرے لئے حلال نہیں ہے۔ کیونکہ وہ دودھ کے رشتے سے میری بھتیجی ہے۔ یعنی مجھے اور ابو سلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا"۔ (اے بی بی! تجھکو لازم ہے کہ) میرے روبرو اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو نہ پیش کرو۔ (وہ مجھے حلال نہیں)۔

۶۵۵
ح ۱۴۴
دودھ بھائی وہ ہوتا ہے جسکی غذا دودھ ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَاَنَّهٗ تَغَيَّرَ وَجْهُهٗ كَاَنَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ اِنَّهٗ اَخِيْ فَقَالَ

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ اور (اُس وقت) ایک شخص میرے پاس بیٹھا تھا۔ آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔ گویا آپ نے یہ حرکت بُری سمجھی۔ میں نے عرض کی۔ یہ تو میرا دودھ شریک بھائی ہے۔ آپ نے فرمایا

[1] (ربیبہ) پہلے خاوند کی لڑکی جو دوسرے خاوند کے گھر میں عورت ساتھ لائے جسکو پچھلگ اور گیلہ یعنی گیل والی بھی کہتے ہیں"۔

انظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُكُنَّ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔

"غور کرو۔ تمہارا کون کون بھائی ہے۔ کیونکہ دودھ کا رشتہ جب ثابت ہوتا ہے کہ بچے کی غذا دودھ ہو"۔

حدیث ۶۵۶ بیوی کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح جائز نہیں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ خَالَتِهَا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی مرد اپنی بیوی کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح کرے"۔

حدیث ۶۵۷ ادلا بدلی کا نکاح درست نہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ۔

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ادلا بدلی کے نکاح سے منع فرمایا ہے۔

حدیث ۶۵۸ ایک جنگ میں متعہ کی اجازت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا كُنَّا فِيْ جَيْشٍ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ اُذِنَ لَكُمْ اَنْ تَسْتَمْتِعُوْا فَاسْتَمْتِعُوْا۔

حضرت جابر بن عبداللہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ہم ایک لشکر میں تھے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے پاس آکر ارشاد فرمایا" تمہیں متعہ کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ تم متعہ کر لو۔

حدیث ۶۵۹ مہر میں قرآن مجید کا سکھانا بھی جائز ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا فَقَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ قَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک عورت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اوپر اپنا نفس پیش کیا۔ ایک شخص نے آپ سے عرض کی یارسول اللہ! اسکا مجھ سے بیاہ کر دیجئے۔ آپ نے پوچھا" تیرے پاس کیا چیز ہے"؟ وہ بولا۔ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا" جاکر ڈھونڈ۔ اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو" وہ جاکر پھر دوبارہ آیا۔ اور کہا

لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَّ لَا
خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ وَّ لٰكِنْ هٰذَا
اِزَارِيْ وَلَهَا نِصْفُهٗ قَالَ سَهْلٌ
وَمَا لَهٗ رِدَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَصْنَعُ
بِاِزَارِكَ اِنْ لَبِسْتَهٗ لَمْ يَكُنْ
عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَّاِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ
يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ
الرَّجُلُ حَتّٰى اِذَا طَالَ مَجْلِسُهٗ
فَلَمْ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ اَوْدُعِيَ لَهٗ فَقَالَ
لَهٗ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ
مَعِيْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ
كَذَا لِسُوَرٍ يُعَدِّدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْكَنَّا
لَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ زَوَّجْتُ
اُخْتًا لِّيْ مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا
حَتّٰى اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ
يَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَهٗ زَوَّجْتُكَ
وَفَرَشْتُكَ وَاَكْرَمْتُكَ
فَطَلَّقْتَهَا ثُمَّ جِئْتَ تَخْطُبُهَا
لَا وَاللّٰهِ لَا تَعُوْدُ اِلَيْكَ
اَبَدًا وَكَانَ رَجُلًا لَا
بَاْسَ بِهٖ وَكَانَتِ امْرَاَةٌ
تُرِيْدُ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ

بخدا یا رسول اللہ! مجھے کچھ نہیں ملا۔ اور نہ
لوہے کی انگوٹھی ملی۔ لیکن یہ میرا تہبند
ہے۔ آدھا اس کو دیدیجئے۔ سہل کہتے
ہیں۔ کہ اُسکے پاس دوسری چادر نہ تھی۔
آپ نے فرمایا۔ "تیری چادر کو کیا کریں۔ اگر تو
اوڑھ لے تو وہ ننگی۔ اور اگر وہ اوڑھ لے تو
تو ننگا"۔ وہ بیچارہ (مایوس ہوکر) بیٹھ رہا۔
بہت دیر بیٹھ کر جانے لگا۔ تو آپ نے اُسے
(جاتے) دیکھ کر بلایا۔ یا کسی سے بلوایا۔
اور فرمایا۔ "تجھے قرآن مجید کی کونسی
سورتیں یاد ہیں؟" اس نے چند سورتوں
کے نام لے کر کہا کہ فلاں فلاں سورۃ یاد
ہے۔ آپ نے فرمایا۔ "تجھے اس قرآن
کے عوض جو تجھے یاد ہے۔ اس
عورت کا مالک کر دیا۔ (یعنی مہر کے
عوض اسے قرآن مجید پڑھا دینا)"۔

حضرت معقل بن یسار کہتے ہیں۔
کہ میں نے اپنی بہن کا ایک مرد سے نکاح
کر دیا تھا۔ اس نے میری بہن کو طلاق دیدی
جب اسکی عدت پوری ہو گئی تو اس نے دوبارہ
پیغام نکاح کا بھیجا۔ میں نے اُسے جواب دیا
کہ میں نے اسکا تجھ سے بیاہ کر دیا تھا۔ اور
اُسے تیری بی بی بنا دیا۔ اور تیری تعظیم کی۔
مگر تو نے اُسے چھوڑ دیا۔ اب تو اگر پیغام
دیتا ہے۔ تو بخدا وہ دوبارہ اب تجھے نہیں
پہنچ سکتی۔ وہ مرد نیکبخت تھا۔ اور میری بہن
بھی اسکی طرف رجوع کرنے سے راضی تھی۔

۶۶۶ وخ
طلاق اول کے بعد رجوع کا جواز۔

فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ فَقُلْتُ الْاٰنَ اَفْعَلُ يَارَسُوْلَ اللهِ قَالَ فَزَوَّجَهَا اِيَّاهُ۔

اسوقت اللہ نے یہ حکم بھیجا۔ "تم عورتوں کو اپنے پہلے خاوندوں سے نکاح کرنے سے منع نہ کرو۔" میں نے کہا یارسول اللہ! میں اب اس سے نکاح ضرور کرادوں گا۔ آپ نے فرمایا۔ "ہاں اس سے نکاح کردے"۔ (یہ پہلی طلاق کے بعد فرمایا)۔

تعضل = باز داشتن بیوہ را از شوہر کردن

٦٦١ ح ٢٠

عورت کے بلا اذن نکاح نہ کرو۔ اور باکرہ کی خاموشی اجازت کی دلیل سمجھو۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللهِ وَكَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رانڈ عورت کا نکاح اسکی بلا اجازت نہ کیا جائے۔ اور نہ باکرہ کا نکاح اسکی بلا اجازت کیا جائے" اصحاب نے پوچھا۔ یارسول اللہ! باکرہ کا اذن کیونکر ہے؟ آپ نے فرمایا۔ "اس کا خاموش رہنا اذن ہے"۔

٦٦٢ ح ٢١

کنواری عورت کی خاموشی دلیل رضامندی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ اِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِىْ قَالَ رِضَاهَا صُمْتُهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! کنواری عورت تو شرم کرتی ہوگی؟ آپ نے فرمایا۔ "اس کا خاموش ہو جانا بجائے خود رضامندی ہے"۔

٦٦٣ ح ٢٢

چھوٹی لڑکی چاہے تو اسکے سمجھنے پر نکاح فسخ ہو سکتا ہے

عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِىَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِىَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهُ۔

حضرت خنسا انصاریہ دختر خذام روایت کرتی ہیں۔ کہ میرے باپ نے میرا نکاح کردیا۔ اور میں ثیبہ تھی۔ مجھے وہ نکاح منظور نہ تھا۔ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ ذکر کیا۔ تو آپ نے میرا نکاح فسخ کردیا۔

ثیب = بیاہی ہوئی۔ شوہر دیدہ عورت

٦٦٤ ح ٢٣

نسبت پر نسبت کرنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِىُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيْعَ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ "کوئی شخص دوسرے کے بھاؤ پر بھاؤ نہ کرے

وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ حَتّٰى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ۔

اور نہ ایک شخص دوسرے کی منگنی پر منگنی بھیجے۔ جب تک کہ پہلا منگیتر اپنی منگنی چھوڑ دے یا دوسرے کو اجازت دیدے"۔

۶۶۵ ح ۲۴ کسی عورت کا دوسری عورت کو طلاق کی ترغیب دینا حرام ہے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "کسی عورت کو جائز نہیں کہ اپنی مسلمان بہن کو طلاق کا سوال کرے۔ تاکہ اپنی رکابی کو اپنے واسطے فارغ کرے۔ کیونکہ اسکی تقدیر میں جو ہوگا وہی ملیگا"۔

۶۶۶ ح ۲۵ نکاح میں سرود کا رواج

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا زَفَّتْ امْرَأَةً إِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے ایک یتیم لڑکی کو ایک انصاری مرد کے ساتھ بیاہ دیا۔ تو آنحضرت نے پوچھا" اے عائشہ! تمہارے سامنے سرود کیا گیا تھا۔ کیونکہ انصار کو سرود اچھا معلوم ہوتا ہے"۔

۶۶۷ ح ۲۶ مجامعت کی دعا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُوْلُ حِيْنَ يَأْتِيْ أَهْلَهُ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِيْ الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ أَوْ قُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرُّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت کا ارشاد ہے۔ "اگر کوئی اپنی بی بی کے پاس آتے وقت بسم اللہ پڑھے۔ اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِيْ الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا (اللہ مجھے شیطان سے دور رکھ۔ اور جو اولاد ہمیں دے شیطان کو اُس سے بھی دور رکھ) تو انکے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا۔ اُسے شیطان کچھ ضرر نہ پہنچا سکیگا"۔

۶۶۸ ح ۲۷ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ولیمہ سب سے زیادہ ہوا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ عنہا کے برابر کسی بیوی کا ولیمہ

نِسَائِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاۃٍ۔	نہیں کھلایا۔ کیونکہ ایک بکری کا ولیمہ کردیا۔
عَنْ صَفِیَّۃَ بِنْتِ شَیْبَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَوْلَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَعْضِ نِسَائِهٖ بِمُدَّیْنِ مِنْ شَعِیْرٍ۔	حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض بیویوں کا ولیمہ چار سیر جو ہی میں کردیا۔
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْوَلِیْمَۃِ فَلْیَاْتِهَا۔	حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ "اگر کوئی عورت ولیمہ کے واسطے بلائے تو ضرور جائے"۔
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُؤْذِ جَارَهٗ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَیْرًا فَاِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهٗ کَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَکْتَهٗ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَیْرًا۔	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ "جسے اللہ اور روز قیامت پر ایمان ہے اُسے چاہیئے۔ کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔ اور عورتوں کے حق میں بھلائی کرنے کی میری وصیت قبول کرے۔ کیونکہ وہ پسلی سے پیدا ہوئی ہیں۔ جو سب سے بڑی پسلی ہے۔ وہ سب سے زیادہ ٹیڑھی ہے۔ اگر تُو اسے سیدھا کرنا چاہے تو ٹوٹ جائے گی۔ اور جو یونہی رہنے دو تو ہمیشہ ٹیڑھی رہیگی۔ میری وصیت دربارۂ خیرخواہی مستورات قبول کرو۔

حاشیہ: ۶۶۵ — متعدد ولیمے کا جواز۔ ۶۶۹ — دعوت ولیمہ میں جانے کی تاکید۔ ۶۷۰ — عورتوں سے حسن سلوک کی ہدایت۔

اُمِّ زرع کی حدیث

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَلَسَ اِحْدٰی عَشْرَۃَ	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ گیارہ عورتوں نے ایک جگہ جمع

حاشیہ: ۶۷۲ — گیارہ عورتوں کا اپنے خاوندوں کی نسبت بیان اور آنحضرت کا حضرت عائشہؓ سے ... سلوک کرنیکی نسبت ... سلوک فرمانیکا وعدہ

اِمْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ
اَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ اَخْبَارِ
اَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْاُوْلٰى
زَوْجِيْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰى
رَأْسِ جَبَلٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقٰى
وَلَا سَمِيْنٍ فَيُنْتَقَلُ قَالَتِ
الثَّانِيَةُ زَوْجِيْ لَا اَبُثُّ
خَبَرَهُ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ لَا
اَذَرَهُ اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ
عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ قَالَتِ
الثَّالِثَةُ زَوْجِيَ الْعَشَنَّقُ
اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ
اَسْكُتْ اُعَلَّقْ قَالَتِ
الرَّابِعَةُ زَوْجِيْ كَلَيْلِ
تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ
لَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ
قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِيْ
اِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَاِنْ
خَرَجَ اَسِدَ وَلَا يَسْاَلُ
عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ
زَوْجِيْ اِنْ اَكَلَ لَفَّ وَاِنْ
شَرِبَ اشْتَفَّ وَاِنِ اضْطَجَعَ
الْتَفَّ وَلَا يُوْلِجُ الْكَفَّ
لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ
السَّابِعَةُ زَوْجِيْ غَيَايَاءُ
اَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ
كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ

ہو کر باہم یہ عہد و پیمان کیا۔ کہ اپنے اپنے
خاوندوں کا حال بیان کرو۔ اور کچھ نہ چھپاؤ۔
پہلی نے کہا میرا خاوند اس اونٹ
لاغر کا گوشت ہے۔ جو پہاڑ کی چوٹی
پر ہو۔ نہ وہاں کی زمین نرم ہے۔ جو
کوئی چڑھ سکے۔ نہ وہ موٹا ہے کہ کوئی
اسے لے جائے۔ دوسری بولی۔ میں اپنے
میاں کی خبر ظاہر نہیں کر سکتی کہ مجھے
خوف ہے۔ مجھ سے کوئی بات نہ بچ جاوے
میں اس سے ڈرتی ہوں۔ اور میں اسے
چھوڑ نہیں سکتی۔ اگر میں اس کا ذکر کروں
تو کھلے ڈھکے سارے عیب بیان کر سکتی ہوں
تیسری نے کہا۔ میرا خاوند لمبا اور نحیف ہے
اگر میں اس کے عیب بیان کروں۔ تو
مجھے طلاق دے دے گا۔ اور جو چپ
رہوں تو مجھے معلق چھوڑ دے گا۔ چوتھی
نے کہا۔ میرا خاوند تہامہ کی رات کی طرح
نہ گرم ہے نہ ٹھنڈا ہے۔ نہ کچھ خوف ہے،
نہ کچھ برائی ہے۔ پانچویں نے کہا۔ میرا خاوند
گھر آتے وقت تو چیتا ہے اور باہر
جاتے وقت شیر۔ اور برا بھلا کچھ نہیں
پوچھتا چھٹی نے کہا اگر میرا خاوند کھانے بیٹھتا ہے تو
ملا جلا سب کھا جاتا ہے اور اگر پانی پیتا ہے تو یکدم
سب چڑھا جاتا ہے۔ اگر سوتا ہے تو الگ پڑا
رہتا ہے اور اپنا ہاتھ کپڑوں میں اپنی بیوی کے واسطے دکھ
درد دریافت کرنے کو داخل نہیں کرتا۔ ساتویں بولی میرا خاوند
نامرد یا گمراہ ہے اس میں ہر دکھ کو شکست ہے اور احمق ہے اور سمجھ [illegible]

أو فلًّا أو جمع كلًّا لك
قالت الثامنة
زوجي المسّ مسّ أرنب
والريح ريح زرنب قالت
التاسعة زوجي رفيع
العماد طويل النجاد
عظيم الرماد قريب البيت
من الناد قالت العاشرة
زوجي مالك وما مالك
مالك خير من ذلك
له إبل كثيرات المبارك
قليلات المسارح وإذا
سمعن صوت المزهر
أيقنّ أنهن هوالك
قالت الحادية عشرة
زوجي أبو زرع وما أبو
زرع أناس من حليّ
أذنيّ وملأ من شحم
عضديّ وبجّحني فبجحت
إلى نفسي ووجدني في
أهل غنيمة بشق
فجعلني في أهل صهيل
وأطيط ودائس ومنقّ
فعنده أقول فلا
أقبّح وأرقد فأتصبّح
وأشرب فأتقنّح
أمّ أبي زرع فما

(اگر تو بات کرے تو) سر پھوڑ دے۔
یا زخمی کر دے۔ یا دونوں باتیں اکٹھی
کر دے۔ آٹھویں بولی۔ میرے خاوند کا
مساس خرگوش کی طرح ہے۔ اور خوشبو گیاہ
زرنب کی سی ہے۔ نویں نے کہا میرا
خاوند دراز قد اور سخی داتا ہے۔ اور اسکا
گھر مشورہ گاہ کے قریب ہے۔ دسویں
بولی۔ میرا خاوند مالک ہے۔ اور کیسا
مالک ہے۔ کہ اس سے بہتر کوئی مالک
نہیں۔ اس کے اونٹ گھر پر (مہمانی
کے لئے) زیادہ اور چرنے کی جگہ کم ملتے
ہیں۔ جب وہ باجے کی آواز سن لیتے ہیں تو سمجھ
لیتے ہیں۔ کہ ہمارے ذبح کا وقت آگیا۔
گیارھویں نے کہا کہ میرا خاوند ابوزرع
تھا۔ واہ کیا ابوزرع تھا۔ زیور سے
میرے کان جھکا دیئے تھے۔ اور چربی
سے میرے بازو موٹے کر دیئے تھے۔ وہ مجھے
خوش رکھتا تھا۔ اور میں خوب
خوش رہتی تھی۔ وہ مجھے ایک
طرف پڑے ہوئے مفلس
چرواہوں سے لے آیا تھا۔ اور
گھوڑوں اور اونٹوں والوں اور اناج
گاہنے اور صاف کرنے والوں میں سے
کر دیا۔ اس سے میں کوئی بات کہتی تو میری برائی
نہ کی جاتی۔ سوتی تو صبح تک سوتی۔ پانی پیتی
تو اتنا سیر ہو کر پیتی۔ کہ کھانے کی حاجت
نہ رکھتی۔ یا خوب سیر ہو جاتی۔ (ایسا ہی)

اُمُّ اَبِیْ زَرْعٍ عُکُوْمُهَا رَدَاحٌ
وَبَیْتُهَا فَسَاحٌ اِبْنُ اَبِیْ
زَرْعٍ فَمَا ابْنُ اَبِیْ زَرْعٍ
مَضْجَعُهٗ کَمَسَلِّ شَطْبَةٍ
وَیُشْبِعُهٗ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ
بِنْتُ اَبِیْ زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ
اَبِیْ زَرْعٍ طَوْعُ اَبِیْهَا
وَطَوْعُ اُمِّهَا وَمِلْءُ کِسَائِهَا
وَغَیْظُ جَارَتِهَا جَارِیَةُ
اَبِیْ زَرْعٍ فَمَا جَارِیَةُ
اَبِیْ زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِیْثَنَا
تَبْثِیْثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِیْرَتَنَا
تَنْقِیْثًا وَلَا تَمْلَأُ بَیْتَنَا
تَعْشِیْشًا قَالَتْ خَرَجَ
اَبُوْ زَرْعٍ وَالْاَوْطَابُ
تُمْخَضُ فَلَقِیَ امْرَأَةً
مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا کَالْفَهْدَیْنِ
یَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ
خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَیْنِ فَطَلَّقَنِیْ
وَنَکَحَهَا فَنَکَحْتُ بَعْدَهٗ
رَجُلًا سَرِیًّا رَکِبَ
شَرِیًّا وَاَخَذَ خَطِّیًّا
وَاَرَاحَ عَلَیَّ نَعَمًا
ثَرِیًّا وَاَعْطَانِیْ مِنْ
کُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا
وَقَالَ کُلِیْ اُمَّ زَرْعٍ
وَمِیْرِیْ اَهْلَکِ قَالَتْ

ابوزرع کی ماں کا کیا حال بیان کروں۔
اسکی گٹھریاں بھاری تھیں۔ اور گھر کشادہ تھا۔
(علیٰ ہذا) ابوزرع کے بیٹے کا کیا حال بیان کروں۔
کہ اسکے سونے کی جگہ بقدر کھجور کے بوریے
کی پٹی کے تھی۔ (یعنی بہت نازک بدن تھا)
ایک بکری کا کیا خوب دودھ تھا۔ کہ اسکے
دودھ سے اس کا پیٹ بھر جاتا (ایسا ہی)
ابوزرع کی بیٹی کی کیا خوبیاں بیان کروں۔
ماں باپ کی فرماں بردار تھی (ایسی موٹی تازی
تھی (کہ اپنے مٹاپے سے) اپنی چادر کو
بھر دیتی تھی۔ اور ہمسایہ کے لئے حسد کا
باعث تھی۔ (اسی طرح) ابوزرع کی لونڈی
بھی کیا لونڈی تھی۔ جو ہماری بات کی
راز دار تھی۔ نہ گھر کی چیزیں دیکر نقصان
پہنچاتی تھی۔ اور نہ ہمارے گھر کو کوڑے
کرکٹ سے بھرتی تھی۔ پھر اس نے
کہا۔ جبکہ دودھ مشکوں میں بلویا جاتا تھا (ایک
دفعہ) ابوزرع باہر گیا۔ اور ایک عورت سے ملاقات
کی۔ اُسکے ساتھ دو بچے تھے جو اسکے زیر بغل چیتوں
کی طرح دو اناروں یعنی پستانوں سے کھیل رہے
تھے۔ ابوزرع نے مجھے طلاق دے کر اسی عورت سے
نکاح کر لیا۔ بعدازاں میں نے بھی ایک شریف مرد سے
نکاح کیا جو عربی گھوڑے پر سوار ہوتا اور خطی نیزہ ہاتھ
میں لئے رہتا تھا۔ اس نے بہتیری نعمتیں
بکھیریں۔ اور ہر راحت پہنچانیوالی چیز کا مجھے
جوڑا جوڑا دیا۔ اور کہا۔ اے اُمِّ زرع! خود بھی
کھا اور حقداروں کو بھی پہنچا۔

فَلَوْ جَمَعْتَ كُلَّ شَيْئٍ اَعْطَانِيْهِ مَا بَلَغَ اَصْغَرَ آنِيَةِ اَبِيْ زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَاَبِيْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ۔

(مگر) جو کچھ دیا۔ ابوزرع کے ایک چھوٹے سے برتن کو نہیں پہنچ سکتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (یہ تمام قصہ سُنکر) رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں بھی تیرے ساتھ ایسا ہوں جیسے باپ زرع کا زرع کی ماں کے ساتھ۔

عورت کو عبادت میں بھی خاوند کی اجازت بکار ہے اور بغیر اسکی اجازت کے مال خرچنا ناجائز

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنَ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَمَا اَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَدّٰى اِلَيْهِ شَطْرُهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ جب عورت کا خاوند گھر میں موجود ہو۔ تو نفلی روزہ اُسکی بغیر اجازت نہ رکھے۔ اور نہ شوہر کی بے مرضی گھر میں کسی کو آنے دے۔ اور اگر عورت بے حکم شوہر اس کے مال میں سے خرچ کردے۔ تو اس کے ذمے مرد کو صرف (آدھ) دینا پڑے گا۔"

بہشت میں مسکین اور دوزخ میں عورتوں کی بہتات ہے

عَنْ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ اَنَّ اَهْلَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے جنّت کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا۔ اس میں زیادہ مسکین تھے۔ اور مالدار لوگ دروازے پر روک دیئے گئے۔ بجز اسکے کہ دوزخیوں کو دوزخ بھیجنے کا حکم دیا گیا۔ پھر میں نے دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا۔ تو اس میں عموماً

دَخَلَهَا النِّسَاءُ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ اَلَا تَرْكَبِيْنَ اللَّيْلَةَ بَعِيْرِيْ وَاَرْكَبُ بَعِيْرَكِ تَنْظُرِيْنَ وَاَنْظُرُ فَقَالَتْ بَلٰى فَرَكِبَتْ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتّٰى نَزَلُوْا وَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلُوْا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الْاِذْخِرِ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا اَوْحَيَّةً تَلْدَغُنِيْ وَلَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ شَيْئًا۔

عورتیں تھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب باہر جاتے تھے۔ اپنی عورتوں کے درمیان قرعہ ڈالتے تھے۔ (کہ اپنے ساتھ کسے لے جائیں) ایک سفر میں حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کا نام نکل آیا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی۔ جب رات کو چلتے تو حضرت عائشہؓ کے ہمراہ باتیں کرتے چلتے تھے۔ حفصہؓ نے کہا۔ آج کی رات تم میرے اونٹ پر بیٹھو۔ اور میں تمہارے اونٹ پر بیٹھوں۔ میں تیرے اونٹ کو دیکھوں اور تو میرے اونٹ کو دیکھ حضرت عائشہؓ نے کہا اچھا۔ پھر آنحضرت عائشہؓ کے اونٹ کی طرف آئے۔ حالانکہ اس پر حضرت حفصہؓ بیٹھی تھیں۔ آپنے حفصہؓ پر سلام کیا۔ پھر روانہ ہوئے۔ جبکہ منزل میں اُترے اور عائشہؓ نے آپ کو نہ پایا۔ تو اپنے دونوں پاؤں اذخر گھاس میں ڈال بیٹھے اور کہنے لگیں۔ اے خدا! مجھ پر کوئی سانپ یا بچھو مسلط کردے کہ وہ مجھے کاٹ لے۔ اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کرنیکی طاقت اور موقع نہ ملے۔

صحیح ۶۷۵
حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ کا باہیں سواری کا بدل کرنا

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَلَوْ شِئْتُ اَنْ اَقُوْلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت ہے کہ اگر کنواری عورت سے بیاہ کرے تو اس کے پاس

صحیح ۶۷۶
مرد کو کنواری کے نکاح میں سات دن اور بیوہ کے نکاح میں تین دن اسکے پاس رہنا چاہئے۔

قَالَ السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا۔

سات دن رہے۔ اور بیوہ عورت سے نکاح کرے تو اسکے پاس تین دن ٹھیرے۔ اور میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے (یعنی یہ حدیث رسول اللہ تک پہنچا سکتا ہوں)۔

ح — سوکن کے جلانے کو خاوند کے حسن سلوک کا اظہار مبالغہ سے کرنا مناسب نہیں

عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِيْ غَيْرَ الَّذِيْ يُعْطِيْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کسی عورت نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے۔ اگر میں اسکے جلانے کو اپنے میاں کی طرف سے جس قدر مجھے دیتا ہے اس سے زیادہ ظاہر کروں۔ تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا "نہ دی ہوئی چیز کا ظاہر کرنے والا ایسا ہے۔ جیسے کوئی دو کپڑے مکر کے پہنے ہوئے ہے"۔

ح ۹۶۸ — خدا تعالیٰ زنا کو بہت برا جانتا ہے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "اللہ غیرت کرتا ہے۔ اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ کوئی بندہ مومن حرام فعل کرتا ہے" (اللہ کو وہ برا معلوم ہوتا ہے)۔

ح ۹۶۹ — صحابہؓ کی عورات سے آنحضرتؐ کا حسن سلوک

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوْكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ نَاضِحٍ وَغَيْرَ فَرَسِهِ فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْرِزُ غَرْبَهُ

حضرت اسماء دختر ابوبکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں۔ کہ جب مجھ سے زبیرؓ نے بیاہ کیا۔ ان کے پاس نہ کچھ مال تھا نہ زمین۔ نہ لونڈی تھی نہ غلام۔ غرضیکہ پانی کھینچنے والے اونٹ اور گھوڑے وغیرہ کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں زبیرؓ کے گھوڑے کو چراتی تھی اور پانی پلاتی تھی اور انکا ڈول کھینچتی تھی۔

وَاعْجِنُ وَلَمْ اَكُنْ اُحْسِنُ
اَخْبِزُ وَكَانَ يَخْبِزُ جَارَاتٌ
لِيْ مِنَ الْاَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ
صِدْقٍ وَكُنْتُ اَنْقُلُ النَّوٰى
مِنْ اَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِيْ اَقْطَعَهُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلٰى رَاْسِيْ وَهِيَ مِنِّيْ
عَلٰى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ فَجِئْتُ يَوْمًا
وَالنَّوٰى عَلٰى رَاْسِيْ فَلَقِيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْاَنْصَارِ
فَدَعَانِيْ ثُمَّ قَالَ اِخْ اِخْ لِيَحْمِلَنِيْ
خَلْفَهُ فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ
اَسِيْرَ مَعَ الرِّجَالِ وَذَكَرْتُ
الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ وَكَانَ اَغْيَرَ
النَّاسِ فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ قَدِ
اسْتَحْيَيْتُ فَمَضٰى فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ
فَقُلْتُ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى رَاْسِيْ
النَّوٰى وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِهِ
فَاَنَاخَ لِاَرْكَبَ فَاسْتَحْيَيْتُ
مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ
فَقَالَ وَاللّٰهِ لَحَمْلُكِ النَّوٰى
كَانَ اَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ رُكُوْبِكِ
مَعَهُ قَالَتْ حَتّٰى اَرْسَلَ اِلَيَّ
اَبُوْبَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ

چونکہ میں روٹی پکانی نہ جانتی تھی اسلئے روٹی
انصاری پڑوسنیں پکا دیتی تھیں۔ اور وہ بڑی
نیکبخت عورتیں تھیں۔ اور میں زبیرؓ کی اس
زمین سے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے انہیں دی تھی۔ اپنے سر پر
چھوہاروں کی گٹھلیاں اُٹھا کر لاتی تھی۔
اور وہ جگہ مجھ سے دو میل دُور تھی۔ ایک روز
میں اپنے سر پر گٹھلیاں رکھے آ رہی تھی۔
کہ مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ملے۔
اور آپ کے ہمراہ چند انصار تھے۔ آپ نے
مجھے پکارا۔ پھر مجھے اپنے پیچھے بٹھانے کے
واسطے اپنے اونٹ کو اخ اخ کیا۔ مجھے
مردوں کے ساتھ چلنے سے شرم آئی۔ اور
زبیرؓ کی غیرت مجھے یاد آئی۔ کہ وہ بڑے
غیرت دار ہیں۔ جسے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے تاڑ لیا۔ اور آپ چل پڑے۔
میں نے زبیرؓ سے آکر کہا۔ مجھے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ملے تھے۔ میرے
سر پر گٹھلیوں کا بوجھ تھا۔ اور آپکے ہمراہ
چند اصحابی تھے۔ آپ نے مجھے بٹھانیکے
واسطے اونٹ کو ٹھہرایا۔ تو مجھے اس سے
شرم آئی۔ اور تمہاری غیرت کو میں جانتی
ہوں۔ وہ بولے۔ بخدا میرے
نزدیک تیرے سر پر گٹھلیاں لاتے
ہوئے آپ کو دیکھنا آپ کے ساتھ
سوار ہو جانے سے زیادہ بُرا ہے۔ بعد ازاں
حضرت ابوبکرؓ نے ایک خادم بھیجدیا۔

يَسْتَغْنِيْنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَنِيْ۔

تاکہ وہ گھوڑے کی نگہبانی میں میرا کام دے۔ گویا کہ انہوں نے مجھے آزاد کر دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے مزاج شناس تھے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قَالَتْ فَقُلْتُ مِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اِسْمَكَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم مجھ سے راضی یا ناراض ہو۔ تو میں جان لیتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کیونکر جان لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا" جب تو مجھ سے راضی ہوتی ہے۔ تو قسم کھاتے وقت یہ کہتی ہے" لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ"۔ اور جب تو مجھ پر خفا ہوتی ہے۔ تو کہتی ہے" لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ" حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے کہا۔ ہاں! (ٹھیک ہے) بخدا۔ یا رسول اللہ! میں صرف آپؐ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔ (آپ کی محبت نہیں چھوڑتی)۔

عورت کے پاس تنہائی میں دیور کا جانا بھی درست نہیں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" عورتوں کے پاس (تنہائی میں جانے سے پرہیز کرو۔ ایک مرد انصاری نے کہا۔ آپ دیور کو بتایئے۔ (اسکا حکم کیا ہے) آپ نے فرمایا" دیور تو موت ہے (یعنی اس سے زیادہ بچنا چاہئے)"۔

دوسری عورت کے حسن وجمال کا زبانی نوٹو بھی ناجائز ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّهُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" عورت عورت سے بلکر اس کی تعریف اپنے خاوند سے اس طرح نہ کرے۔ جیسے وہ عورت کو ظاہرا دیکھ رہا ہے"۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تمہیں گھر سے غائب ہوئے عرصہ دراز گذر جائے تو رات کو اپنے گھر نہ آیا کرو"۔

۶۸۳ زیادہ رات گذر جانے پر گھر میں آنے کی تکلیف نہ دو۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب تو رات کو آئے تو اپنے گھر نہ آ۔ تاکہ عورت مغیبہ (جسکا خاوند غائب تھا) صفائی کرے۔ اور پریشان بالوں میں کنگھی کرے"۔

۶۸۴ مسافر معکم میں رات کو ایسے وقت نہ جائے کہ عورت کی کم زیبائی اسے متنفر کرے۔

كِتَابُ الطَّلَاقِ

طلاق کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ میں نے زمانہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ جبکہ وہ حائض تھی۔ تو (میرے والد) حضرت عمرؓ بن الخطاب نے یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا! اسے حکم دو

۶۸۵ عورتوں کو حیض کے ایام میں طلاق نہ دو۔

فَلْيُطَلِّقْهَا أَوْ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى
تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ
إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ
طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ
الَّتِي أَمَرَ اللهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ۔

حیض سنت

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيقَةٍ۔

آنحضرت صلعم کا خلوت نشین ہونا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا
أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَى
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ أَعُوذُ
بِاللهِ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا لَقَدْ عُذْتِ
بِعَظِيمٍ الْحَقِي بِأَهْلِكِ۔

۶ اسی حدیث کی تفصیل۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي
أُسَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
أَنَّهَا أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَ
مَعَهَا دَايَتُهَا حَاضِنَةٌ
لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبِي
نَفْسَكِ لِي قَالَتْ وَ
هَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ
نَفْسَهَا لِلسُّوقَةِ قَالَ
فَأَهْوَى بِيَدِهِ يَضَعُ يَدَهُ
عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ فَقَالَتْ
أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ فَقَالَ لَقَدْ
عُذْتِ بِمَعَاذٍ ثُمَّ خَرَجَ
عَلَيْنَا فَقَالَ يَا أَبَا أُسَيْدٍ

کہ اس سے رجوع کرو۔ پھر اُسے پاک ہونے تک
روکے رہے۔ پھر جب اُسے حیض آئے اور پاک
ہو جائے اُسوقت چاہے اُسے روکے رکھے اور چاہے مس
سے پہلے طلاق دیدے۔ یہی وقت عدت اللہ تعالےٰ نے
ارشاد فرمایا ہے۔ کہ عورتیں اسوقت طلاق دیجائیں"

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
کہ میرے لئے ایک طلاق شمار کی گئی۔

حضرت عائشہؓ نقل کرتی ہیں کہ دختر جون
جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاں آئی۔
اور آپ اسکے قریب گئے۔ تو وہ کہنے لگی "میں تجھ
سے اللہ کی امان چاہتی ہوں"۔ آپؐ نے اس
سے فرمایا "تو نے بہت بڑے کی امان مانگی۔
(جا) اپنے رشتہ داروں میں رلجا۔"

حضرت ابو اسیدؓ سے ایک روایت میں
ہے کہ دختر جون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس لائی گئی۔ اور اسکے ہمراہ اسکی دایہ
تھی۔ جو اسکی پرورش کرتی تھی۔ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا "اپنا
نفس تو مجھے دیدے"۔ اس نے جواب دیا۔
"کہیں بادشاہزادی بھی بازاری لوگوں
کو اپنا نفس ہبہ کرسکتی ہے؟" ابو اسید
کہتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے سوچا۔ کہ اپنا دایاں
ہاتھ اس پر رکھ کر اسے تسکین دوں۔ تو وہ
بولی "میں تجھ سے خدا کی امان مانگتی
ہوں"۔ آپؐ نے جواب دیا "تو نے بڑے
دینے والے سے امان مانگی"۔ پھر ہمارے پاس
چلے آئے۔ اور فرمایا "اے ابو اسید!

اكسُهَا ثَابًا زُرْقًا ثُمَّ تَلِيْن وَأَلْحِقُهَا بِأَهْلِهَا۔

اسے دو ارزقی کپڑے پہنا کر اس کے کنبہ والوں کے پاس پہنچا دے۔"

۶۸۹ ج باءن تین طلاق والی کے لئے حکم۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِيْ فَبَتَّ طَلَاقِيْ وَاِنِّيْ نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ الْقُرَظِيَّ وَاِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رفاعہ قرظی کی بیوی نے آکر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ یا رسول اللہ! رفاعہ نے مجھے طلاق دے دی۔ اور مجھے بائن کر دیا۔ اسکے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی سے نکاح کر لیا۔ مگر وہ نامرد ہے آپ نے فرمایا" شاید تو رفاعہ کے پاس لوٹنا چاہتی ہے۔ تو نہیں لوٹ سکتی۔ جب تک وہ تیرا مزہ نہ چکھ لے اور تو اسکا مزا نہ چکھ لے"۔

۶۹۰ ج آنحضرت صلعم کے بعض حرم کا شہد کی نسبت آپکو مغالطہ میں ڈالنا

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوَاءَ وَكَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلٰى نِسَائِهِ فَيَدْنُوْا مِنْ اِحْدَاهُنَّ فَدَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَاحْتَبَسَ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فَغِرْتُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَقِيْلَ لِيْ اَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ فَسَقَتِ النَّبِيَّ صَلَّى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حلوا اور شہد بہت مرغوب تھا۔ اور آپ کی عادت تھی کہ عصر کی نماز پڑھکر اپنی بیویوں کے پاس جاتے تھے۔ اور ان میں سے کسی سے ملاعبت کرتے تھے (ایک آن) آپ حفصہؓ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ اور معمول سے زیادہ ٹھیرے (اس سے) مجھے غیرت آئی۔ اور میں نے اس کا سبب دریافت کیا تو کسی نے مجھ سے کہا کہ حفصہؓ کو کسی عورت نے تھوڑا سا شہد بھیجا تھا اسکا حفصہؓ نے آپ کو شربت پلایا اس وجہ سے دیر ہوگئی۔

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً
فَقُلْتُ أَمَا وَاللهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ
فَقُلْتُ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ
إِنَّهُ سَيَدْنُوا مِنْكِ
فَإِذَا دَنَا مِنْكِ فَقُولِي
أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَإِنَّهُ
سَيَقُولُ لَكِ لَا فَقُولِي
لَهُ مَا هٰذِهِ الرِّيحُ الَّتِي
أَجِدُ مِنْكَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ
لَكِ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ
عَسَلٍ فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ
نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَسَأَقُولُ
ذٰلِكَ وَقُولِي أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ
ذٰلِكِ فَقَالَتْ تَقُولُ
سَوْدَةُ فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا
أَنْ قَامَ عَلَى الْبَابِ
فَأَرَدْتُ أَنْ أُبَادِئَهُ بِمَا أَمَرْتِنِي
بِهِ فَرَقًا مِنْكِ فَلَمَّا
دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهُ سَوْدَةُ
يَا رَسُولَ اللهِ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ
قَالَ لَا قَالَتْ فَمَا هٰذِهِ
الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ قَالَ
سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ
عَسَلٍ فَقَالَتْ سَوْدَةُ جَرَسَتْ
نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَارَ
إِلَيَّ قُلْتُ لَهُ نَحْوَ ذٰلِكَ فَلَمَّا
دَارَ إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ

میں نے کہا بخدا! میں کچھ حیلہ کرونگی۔ میں نے
سودہؓ بنت زمعہ سے کہا۔ جب آنحضرت
صلعم تیرے پاس آئیں تو کہیو۔ آپ نے گندنا
کھایا ہے۔ آنحضرت تجھ سے انکار کرینگے۔ تب پھر
کہیو۔ یہ بدبو آپ کے منہ سے مجھے کیسے
آتی ہے؟ جب آپ تجھ سے کہیں کہ میں نے
حفصہؓ کے پاس شہد پیا ہے۔ تو کہیو شاید
اس شہد کی مکھی نے درخت عرفط کا عرق چوسا
ہے۔ اور میں بھی یہی کہوں گی۔ اور اے صفیہؓ!
تم بھی یہی کہنا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں سودہ
کہتی تھیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آکر
دروازے پر کھڑے ہی ہوئے تھے کہ میں تیرے
خوف کے باعث اس بات کے کہنے کا جو تو نے
مجھ سے کہی تھی ارادہ کر لیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی
ہیں جب رسول اللہ صلے علیہ وسلم سودہ کے
قریب پہنچے۔ اُس نے آپ سے کہا۔ یا رسول اللہ!
کیا آپ نے گندنا کھایا ہے؟ آپ نے فرمایا
"نہیں"۔ وہ بولیں۔ پھر یہ آپ کے
منہ سے مجھے بدبو کیسی آتی ہے؟۔
آپ نے جواب دیا۔ "مجھے حفصہؓ
نے شہد کا شربت پلایا ہے"۔ وہ
بولیں۔ شاید اس کی مکھی نے عرفط
کا رس چوسا ہو گا۔ پس جب آپ میرے
پاس آئے تو میں نے بھی آپ سے
یہی کہا۔ اور جب صفیہؓ کے پاس گئے۔ تو
اُنہوں نے بھی یہی کہا۔ جب آپ حفصہؓ
کے پاس دوبارہ تشریف لیگئے تو حفصہؓ

ذٰلِكَ فَلَمَّا دَارَ إِلَىٰ حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا أَسْقِيْكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَةُ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ قُلْتُ لَهَا اسْكُتِيْ۔

نے کہا۔ یا رسول! میں آپ کے پینے کے واسطے شہد لاؤں؟ آپؐ نے فرمایا "مجھے شہد کی حاجت نہیں" حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ سودہ نے خوش ہو کر کہا۔ بخدا ہم نے شہد حرام کرا دیا۔ میں نے کہا چپکی رہ دیکھیں رسول اللہؐ کو خبر نہ ہو جائے۔

۶۹۱ ج
عورت کو شوہر کے پاس بیزار رہنے سے طلاق لینا بہتر

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ ابْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا أَعْتِبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَلَا دِيْنٍ وَلٰكِنِّيْ أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ کہ ثابت بن قیس کی بیوی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں (اپنے شوہر) ثابت بن قیس سے اسکی عادت یا دین سے ناراض نہیں ہوں لیکن میں یہ بُرا جانتی ہوں (جبکہ میری طبیعت اس سے بیزار ہے تو) کہیں میں حالتِ اسلام میں کفرانِ نعمت میں نہ مُبتلا ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا "تو اُس کا باغ واپس دے دیگی" (جو اُس نے تیرے مہر میں دیا ہے؟) وہ بولی۔ ہاں! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "(اے ثابت!) اپنا باغ لے لے۔ اور اُسے ایک طلاق دیدے"۔

۶۹۲ ج
سفارش اور حکم میں فرق۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيْثٌ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا يَبْكِيْ وَدُمُوْعُهُ تَسِيْلُ عَلَىٰ لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ أَلَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ بریرہ کا شوہر مغیث غلام تھا۔ گویا کہ میں اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ کہ وہ بریرہ کے پیچھے پیچھے روتا پھر رہا ہے۔ اور اُسکے آنسو اُس کی ڈاڑھی پر بہ رہے ہیں۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عباسؓ سے فرمایا "اے عباس! کیا

تَعَجَّبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِيْهِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَتَأْمُرُنِيْ قَالَ اِنَّمَا اَنَا اَشْفَعُ قَالَتْ فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ۔

تم کو مغیث کی محبت اور بریرہ کی عداوت پر تعجب نہیں آتا؟ پھر آپ نے فرمایا۔ اے بریرہ! تو اسکے پاس چلی جا۔ وہ بولی۔ یارسول اللہ! کیا آپ مجھے یہ حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ نہیں میں تو صرف سفارش کرتا ہوں۔ اس نے کہا۔ مجھے اسکی حاجت نہیں ہے۔

۶۹۳ ح ۹ یتیم کا پرورش کرنے والا جنت میں آنحضرتؐ کے قریب ہوگا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرتؐ نے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کرکے فرمایا۔ "میں اور یتیم کا پرورش کرنیوالا جنت میں اس طرح (قریب قریب) ہوں گے"۔ دونوں انگلیوں میں تھوڑا سا فرق باقی رکھا تھا۔

۶۹۴ ح گورے کے ہاں کالا لڑکا پیدا ہونا داخلِ تعجب نہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ اَسْوَدُ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنّٰى ذٰلِكَ قَالَ لَعَلَّهٗ نَزَعَهٗ عِرْقٌ قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهٗ عِرْقٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کی۔ یارسول اللہ! میرے ہاں سیاہ لڑکا پیدا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا "تیرے پاس اونٹ ہیں"؟ وہ بولا ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ "اچھا اُن کا رنگ کیسا ہے؟ وہ بولا سرخ رنگ ہے۔ آپ نے پوچھا۔ کیا ان میں کوئی سفید مائل بسیاہی ہے؟ اُس نے کہا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ یہ کہاں سے ہوگیا"؟ وہ بولا شاید کسی رگ کی ایسی کھینچ ہوگئی ہو۔ آپ نے فرمایا۔ "تیرے بیٹے کی بھی یہی وجہ ہوگی"۔

۶۹۵ ح ۱۱ عورت کے مال کی واپسی چاہئے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِيْ حَدِيْثِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متلاعنین کی حدیث میں مروی ہے۔ کہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ مَالِيْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذٰلِكَ اَبْعَدُ لَكَ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے متلاعنین سے فرمایا:" کہ تم دونوں کا حساب خدا کے ذمے ہے۔ ایک نہ ایک تم میں سے جھوٹا ہے" مرد کی طرف مخاطب ہو کر آپ نے فرمایا " تیرا اس پر کوئی حق نہیں ہے" اس نے کہا میرا مال ملنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا۔ "تیرا مال نہیں رہا۔ اگر تو سچا ہے۔ تب بھی اس سے فائدہ اٹھا چکا ہے۔ اور اگر تو جھوٹا ہے۔ تو تو اس کا مستحق ہی نہیں ہو سکتا"

۲۹۶
ح ۱۲
عورت کو خاوند کی عدت میں سرمہ لگانا مناسب نہیں۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَخَشُوْا عَلٰى عَيْنَيْهَا فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنُوْهُ فِي الْكُحْلِ فَقَالَ لَا تَكَحَّلْ قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِيْ شَرِّ اَحْلَاسِهَا اَوْ شَرِّ بَيْتِهَا فَاِذَا كَانَ حَوْلٌ فَمَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ فَلَا حَتّٰى تَمْضِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ۔

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا۔ تو اُسکی دونوں آنکھوں کی تکلیف کا خوف پیدا ہو گیا۔ لوگوں نے آکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سرمہ لگانے کی اجازت مانگی۔ آپنے فرمایا:" وہ سرمہ نہیں لگا سکتی" حالانکہ پہلے بڑے لباس اور بڑے مکان میں عدت کرنی پڑتی تھی۔ اور جب ایک سال تمام ہوتا تو عدت سے اس طرح باہر ہوتی تھی کہ کتا گزرتا اور وہ اسکے مینگنی مارتی تھی۔ ہرگز سرمہ جائز نہیں۔ جبتک کہ چار ماہ دس دن نہ گزر لیں"

کتاب النفقات

راہِ خدا میں صرف کرنے کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ح ۶۹۶ ۱ — اہل و عیال کو نفقہ دینے میں بھی ثواب ہو سکتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَۃً عَلٰی اَھْلِہٖ وَھُوَ یَحْتَسِبُھَا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃً۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا ”جب آدمی اپنے اہل و عیال کو نفقہ دے۔ اور نیت راہِ خدا کی کرے۔ تو اس کو صدقہ کا ثواب ملیگا“

ح ۶۹۷ ۲ — بیوہ عورت اور مسکین سے سلوک کرنیوالے کا درجہ۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَۃِ وَالْمِسْکِیْنِ کَالْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوِ الْقَائِمِ اللَّیْلَ الصَّائِمِ النَّھَارَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بیوہ عورت اور مسکین کے ساتھ سلوک کرنیوالا ایسا ہے۔ جیسا مجاہد فی سبیل اللہ یا جیسا تمام رات نوافل پڑھنے والا اور دن کو روزہ رکھنے والا“

ح ۶۹۹ ۳ — آنحضرت کا نضیر کی کھجوریں اہل و عیال کیلئے بیچنا۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَبِیْعُ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ وَیَحْبِسُ لِاَھْلِہٖ قُوْتَ سَنَتِھِمْ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بنی نضیر کی کھجوریں بیچکر اپنے اہل و عیال کے لئے سال بھر کا سامان لے کر جمع کر لیتے تھے۔

كتاب الاطعمة

کھانوں کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَصَابَنِیْ جَهْدٌ
شَدِيْدٌ فَلَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاسْتَقْرَأْتُهُ
آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَدَخَلَ دَارَهٗ وَفَتَحَهَا عَلَیَّ
فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَخَرَرْتُ
لِوَجْهِیْ مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوْعِ فَاِذَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِیْ فَقَالَ يَا
اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ فَاَخَذَ
بِيَدِیْ فَاَقَامَنِیْ وَعَرَفَ الَّذِیْ
بِیْ فَانْطَلَقَ بِیْ اِلٰى رَحْلِهٖ فَاَمَرَ
لِیْ بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ
ثُمَّ قَالَ عُدْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ
فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ عُدْ
فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ حَتّٰى اسْتَوٰى
بَطْنِیْ فَصَارَ كَالْقَدَحِ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ یک دفعہ مجھے سخت بھوک لگی۔ تو میں
حضرت عمرؓ بن خطاب کے پاس گیا۔ اور قرآن
کی ایک آیت پڑھنے کے لئے کہا۔ وہ گھر
گئے اور میرے آنے کو دروازہ کھول دیا۔
میں چلا تو بھوک کی وجہ سے منہ کے بل
گر پڑا دیکھا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم
سر پر کھڑے ہیں۔ فرمایا "اے ابوہریرۃؓ!
میں نے کہا۔ لبّیک یا رسول اللہ وسعدیک
پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اُٹھایا۔ اور میری حالت
کو پہچان گئے اور مجھے اپنے دولتخانے
میں لے گئے۔ اور ایک دودھ کا پیالہ
پینے کا حکم فرمایا۔ میں نے پیا۔ پھر
فرمایا "اور پی"۔ میں نے پیا۔ پھر
فرمایا "اور پی"۔ میں نے اور
پیا۔ حتٰی کہ میرا
پیٹ بھر کر
پیالہ سا
ہوگیا

تخ
مسکین کو کھانا کھلانے میں آنحضرت کی سبقت۔

فَلَقِيْتُ عُمَرَ وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِيْ كَانَ مِنْ أَمْرِ فَهُوَ قُلْتُ لَهُ تَوَلَّى اللّٰهُ ذٰلِكَ مَنْ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَقْرَأْتُكَ الْآيَةَ وَلَأَنَا أَقْرَأُ لَهَا مِنْكَ قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَأَنْ أَكُوْنَ أَدْخَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لِيْ مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِيْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِيْ بَعْدُ۔

ح اپنے آگے سے اپنے ہاتھ سے کھاؤ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ۔

ح آنحضرت صلعم کے بعد آپ کی بیبیاں زیادہ پرتکلف کھانا کھاتی تھیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مُرَقَّقًا وَلَا شَاةً مَسْمُوْطَةً حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ۔

ح آنحضرت نے پرتکلف کھانے عمر بھر نہیں کھائے۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ

ح چھوٹی رکابیوں میں پتلی روٹی اور دسترخوان پر بیٹھ کر آپ نے نہیں کھایا۔

پھر عمرؓ سے ملا اور اپنی بھوک اور ان کے پاس آنے کا قصہ بیان کیا۔ اس کے بعد کہا اے عمرؓ اس بات کو پورا کرنے کا خدا نے ایسے شخص کو متولی بنایا ہے جو تم سے اس کا زیادہ حقدار تھا میں نے تم کو آیت پڑھنے کے لئے کہا۔ حالانکہ میں اس آیت کا سب سے زیادہ قاری ہوں حضرت عمرؓ نے کہا مجھے تم کو گھر میں لانا اور کھانا کھلانا سرخ اونٹوں کے گلہ سے زیادہ پسند (اہر کیا کروں ؟ میں تمہارا مقصد اور حالت نہ سمجھا)۔

حضرت ابو سلمہؓ کے بیٹے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ (ایک دفعہ) میں کھانے کے وقت آنحضرت صلعم کی بغل میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور میں نابالغ تھا۔ اور رکابی میں چاروں طرف سے کھانا کھاتا تھا۔ آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا " بسم اللہ پڑھ کر داہنے ہاتھ سے کھا۔ اور اپنے آگے سے کھا " اس کے بعد ہمیشہ میرے کھانے کا یہی طریق رہا۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت کی وفات کے بعد ہم نے پانی پیا۔ اور چھوارے پیٹ بھر کر کھائے (یعنی آپ کے سامنے چونکہ خود کم کھاتے تھے ہم نے بھی تنکم پر کھانا کبھی نہیں کھایا)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پتلی روٹی اور بکری بھنی ہوئی کبھی مرتے دم تک نہیں کھائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

رِوَايَةٍ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ عَلٰى سُكُرُّجَةٍ قَطُّ وَلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قَطُّ وَلَا اَكَلَ عَلٰى خِوَانٍ قَطُّ۔

میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی چھوٹی چھوٹی رکابیوں میں کھایا یا پتلی روٹی ہی آپ کے لئے پکائی گئی۔ یا کبھی خوان پر ہی بیٹھ کر کھایا ہو۔

ح ۴۰۵ مل کر کھانے میں برکت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلٰثَةِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "دو آدمی کا کھانا تین کو کافی ہوتا ہے اور تین کا چار کو۔"

ح ۴۰۶ مومن کم خور ہوتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ لَا يَاْكُلُ حَتّٰى يُؤْتٰى بِمِسْكِيْنٍ يَاْكُلُ مَعَهٗ فَاُتِيَ يَوْمًا بِرَجُلٍ يَاْكُلُ مَعَهٗ فَاَكَلَ كَثِيْرًا فَقَالَ لِخَادِمِهٖ لَا تُدْخِلْ هٰذَا عَلَيَّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ۔

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ کہ جب تک وہ کسی مسکین کو ساتھ بلا کر نہ کھلاتے نہ کھایا کرتے۔ ایک روز ایک مسکین لایا گیا۔ کہ آپ کے ساتھ کھانا کھائے۔ تو اس نے بہت کھانا کھا لیا۔ انہوں نے اپنے خادم سے کہا۔ کہ تو اس کو میرے پاس نہ لایا ہوتا۔ کیونکہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے (یعنی پیٹ بھر کر کھاتا ہے)

ح ۴۰۷ آنحضرت صلعم تکیہ لگا کر نہیں کھاتے تھے۔

عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهٗ لَا اٰكُلُ وَاَنَا مُتَّكِئٌ۔

حضرت ابوجحیفہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ جبکہ ایک شخص سے آپ نے فرمایا۔ جو اس وقت موجود تھا۔ کہ "میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔"

ح ۴۰۸ کھانے کو برا کہنا آنحضرت صلعم کی عادت نہ تھی۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهٗ وَاِنْ كَرِهَهٗ تَرَكَهٗ۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کھانے کو کبھی برا نہیں کہا۔ اگر اچھا معلوم ہوتا تو کھا لیتے اور اگر اچھا نہ معلوم ہوتا تو نہ کھاتے۔

عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قِيْلَ لَهُ هَلْ رَاَيْتُمْ فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ قَالَ لَا قِيْلَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَنْخُلُوْنَ الشَّعِيْرَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ كُنَّا نَنْفُخُهُ۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ان سے دریافت کیا گیا۔ کیا زمانۂ آنحضرتؐ میں تم نے میدہ دیکھا تھا؟ وہ بولے نہیں۔ پھر ان سے پوچھا گیا۔ کیا تم جو کے آٹے کو چھانتے تھے؟ جواب دیا۔ نہیں۔ لیکن ہم منہ سے پھونک لیا کرتے تھے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ اَصْحَابِهٖ تَمْرًا فَاَعْطٰى كُلَّ اِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ فَاَعْطَانِيْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ اِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيْهِنَّ تَمْرَةٌ اَعْجَبُ اِلَيَّ مِنْهَا شَدَّتْ فِيْ مَضَاغِيْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز کھجوریں تقسیم کیں۔ اور ہر ایک آدمی کو سات سات کھجوریں دیں۔ چنانچہ مجھے سات کھجوریں ملیں۔ ایک ان میں خراب تھی۔ لیکن ان میں سے کوئی کھجور مجھے اس سے زیادہ پسند نہ تھی۔ کیونکہ وہ میرے جبڑوں میں دیر تک رہی۔

وَعَنْهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مُصْلِيَةٌ فَدَعَوْهُ فَاَبٰى اَنْ يَاْكُلَ وَقَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک ایسے گروہ کے پاس سے گذرے جن کے پاس بھنی ہوئی بکری تھی۔ انہوں نے انہیں بلایا تو انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا۔ اور کہا آنحضرت صلعم اس دنیا سے تشریف لے گئے مگر کبھی جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہ کھائی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل و عیال نے جب سے مدینہ میں آئے آپ کے روزِ وفات تک تین روز متواتر گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

وَعَنْهَا اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ اَهْلِهَا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ جب ان کا کوئی رشتہ دار مر جاتا

ح آنحضرتؐ کے وقت چھلنی نہ تھی۔

ح تقسیم میں برابر حصہ دینا۔

ح ۱۲ آنحضرتؐ کی سادہ اور کم خوراک کی شہادت

ح ۱۲ آنحضرتؐ کے اہل و عیال کی سادہ خوراک۔

ح ۱۳ آنحضرتؐ کا پسندیدہ کھانا۔

فاجتمع لذلك النساء ثم تفرقن
إلا أهلها وخاصتها أمرت ببرمة
من تلبينة فطبخت ثم صنع ثريد
فصبت التلبينة عليها ثم قالت
كلن منها فإني سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول التلبينة
مجمة لفؤاد المريض تذهب
ببعض الحزن۔

عن حذيفة رضي الله عنه
قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول لا تلبسوا الحرير
ولا الديباج ولا تشربوا في
آنية الذهب والفضة ولا
تأكلوا في صحافها فإنها لهم في
الدنيا ولنا في الآخرة۔

عن أبي مسعود الأنصاري
رضي الله عنه قال كان رجل من
الأنصار يقال له أبو شعيب وكان
له غلام لحام فقال اصنع لي
طعاما أدعو رسول الله صلى الله
عليه وسلم خامس خمسة فدعا
رسول الله صلى الله عليه وسلم خامس
خمسة فتبعهم رجل فقال النبي
صلى الله عليه وسلم إنك دعوتنا
خامس خمسة وهذا رجل قد تبعنا
فإن شئت أذنت له وإن شئت
تركته قال بل أذنت له۔

تو عورتیں اکٹھی ہوتیں۔ پھر وہ اپنے گھر چلی
جاتیں۔ مگر خاص خاص قریب کی عورتیں رہ
جاتیں۔ تو تلبینہ[1] کی ہنڈیا پکواتیں۔ پھر ثرید[2]
بنایا جاتا۔ اور تلبینہ ثرید پر ڈال کر حضرت
عائشہؓ فرماتیں اسے کھاؤ کیونکہ میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے
تلبینہ مریض کے دل کو آرام دیتا ہے۔ اور غم
دور کرتا ہے۔"

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے۔ کہ
میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا ہے۔ "اے لوگو! ریشم اور دیبا نہ پہنو۔ نہ
سونے چاندی کے برتن میں پانی پیو۔ نہ
سونے چاندی کی رکابی میں کھاؤ۔ کیونکہ
یہ سامان کفار کے واسطے دنیا میں ہے۔
اور ہمارے واسطے آخرت میں ہوگا۔

حضرت ابو مسعودؓ انصاری فرماتے ہیں۔
کہ قوم انصار میں ایک شخص تھا جسے
ابو شعیب کہتے تھے۔ اس کا ایک غلام
قصائی تھا۔ اس نے اس سے کہا میرے
واسطے کھانا تیار کر کہ میں آنحضرتؐ کی چار آدمیوں کے
ساتھ دعوت کرونگا۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو چار آدمیوں سمیت بلایا تو ایک
اور آپ کے پیچھے ہولیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔
"تو نے ہم پانچ آدمیوں کو بلایا ہے۔ اور یہ
شخص ہمارے پیچھے چلا آیا ہے۔ چاہے اسے
بلا لے اور چاہے نہ بلا۔" وہ بولا میں نے
اسے بھی اجازت دی۔

۱۴ ح ۱۵
ریشم و دیبا پہننا
اور سونے چاندی کے
برتن میں کھانا
پینا نہ چاہئے۔

۱۵ ح
ساتھی مدعو کیا
دعوت والے کی مرضی
پر موقوف ہے۔

[1] پتھر کی ہنڈیا۔ [2] ایک قسم کا کھانا جو آٹے یا چھان کو پکا کر بنایا جاتا ہے۔

آنحضرت ککڑی کے ساتھ کھجور کھاتے

عن عبد الله بن جعفر بن ابی طالب رضی الله عنهما قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یأکل الرطب بالقثاء۔

حضرت عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب فرماتے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کھجوریں ککڑی کے ساتھ کھا رہے تھے۔

آنحضرت کا معجزہ

عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما قال کان بالمدینة یهودی وکان یسلفنی فی تمری الی الجداد وکانت لجابر الارض التی بطریق رومة فجلست فخلا عاما فجاءنی الیهودی عند الجداد ولم اجد منها شیئا فجعلت استنظره الی قابل فیأبی فأخبر بذلک النبی صلی الله علیه وسلم فقال لاصحابه امشوا نستنظر لجابر من الیهودی فجاؤنی فی نخلی فجعل النبی صلی الله علیه وسلم یکلم الیهودی فیقول ابا القاسم لا انظره فلما رأی النبی صلی الله علیه وسلم قام فطاف فی النخل ثم جاءه فکلمه فأبی فقمت فجئت بقلیل رطب فوضعته بین یدی النبی صلی الله علیه وسلم

حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک یہودی تھا جو میری کھجوریں کٹنے کے وقت تک بیع سلم کر لیا کرتا تھا۔ جو زمین بیر رومہ کے راستے میں تھی۔ وہ میری ہی زمین تھی۔ ایک سال زمین میں کھجوریں نہ ہوئیں۔ اور وہ سال گذر گیا۔ کٹائی کے وقت یہودی میرے پاس آیا۔ اور میں ان سے کچھ کاٹ نہ پایا تھا میں اس سے آئندہ سال تک مہلت مانگنے لگا۔ مگر وہ نہ مانا۔ کسی نے یہ خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دی۔ آپ نے اپنے یاروں سے کہا۔ "چلو جابر کو یہودی سے مہلت دلا دیں" چنانچہ سب میرے باغ میں تشریف لائے۔ اور آنحضرت یہودی سے گفتگو کرنے لگے۔ وہ کہنے لگا۔ اے ابو القاسم! میں جابر کو مہلت نہیں دوں گا۔ جب آپ نے یہودی کو دیکھا کہ نہیں مانتا۔ تو آپ کھڑے ہو کر باغ کے چاروں طرف پھرے اور یہودی سے دوبارہ گفتگو کی مگر وہ راضی نہ ہوا۔ آخر میں کھڑا ہو گیا۔ اور تھوڑی سی تر کھجوریں لا کر آپ کے روبرو رکھ دیں۔

فأكل منه ثم قال اين عريشك يا جابر فأخبرته فقال افرش لي فيه ففرشته فدخل فرقد ثم استيقظ فجئته بقبضة أخرى فأكل منها ثم قام فكلم اليهودي فأبى عليه فقام في الرطاب في النخل الثانية ثم قال يا جابر جد واقض فوقف في الجداد فجددت منها ما قضيته وفضل مثله فخرجت حتى جئت النبي صلى الله عليه وسلم فبشرته فقال اشهد اني رسول الله۔

آپ نے انہیں کھا کر مجھ سے دریافت کیا۔ اے جابر! تیرے باغ کی جھونپڑی کہاں ہے؟ میں نے آپکو وہ جگہ بتائی۔ آپ نے فرمایا: میرے واسطے وہاں بچھونا کر دے۔ میں نے فوراً فرش بچھا دیا۔ آپ وہاں جاکر سو رہے۔ جب آپ بیدار ہوئے۔ تو میں اور کھجوریں مٹھی بھر کر آپ کے پاس لے آیا۔ آپ نے وہ کھائیں۔ پھر کھڑے ہو کر یہودی سے گفتگو کی۔ مگر پھر بھی وہ نہ مانا۔ دوسری مرتبہ آپ کھجوروں کے درختوں میں جا کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا: اے جابرؓ کاٹتا جا۔ آپ کاٹنے کی جگہ بیٹھ گئے۔ پھر میں نے اتنی کھجوریں کاٹیں کہ اسکا قرض ادا ہو گیا۔ اور اسی قدر اور بچ رہیں۔ میں نے آنحضرتؐ سے یہ خوشخبری بیان کی۔ آپ نے خوش ہو کر فرمایا: "میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا سچا رسول ہوں"۔

عن سعد بن ابي وقاص رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تصبح كل يوم سبع تمرات عجوة لم يضره في ذلك اليوم سم ولا سحر۔

۷۱۸ بخ — ایک خاص قسم کھجور کا قاطع زہر و دافع سحر ہونا۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص ہر روز صبح کے وقت سات کھجوریں عجوہ کی کھا لیا کرے اسے اس دن زہر اور جادو ضرر نہ پہنچا سکے گا۔"

عن ابن عباس رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اكل احدكم فلا يمسح يده حتى يلعقها او يلعقها۔

۷۱۹ بخ — کھانا کھا کر ہاتھ آلودہ چاٹنا چاہئے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ جب تم کھا چکو۔ تو ہاتھ کو نہ پونچھو۔ جب تک خود نہ چاٹ لو۔ یا کسی اور کو نہ چٹا لو۔

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال كنا زمان النبي

۷۲۰ بخ — آنحضرتؐ کے زمانہ میں رومال نہ تھے

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لَنَا مَنَادِيْلُ اِلَّا اَكُفُّنَا وَ سَوَاعِدُنَا وَاَقْدَامُنَا۔

ہتھیلی۔ پہنچوں اور پاؤں کے سوا ہمارے لئے اور کوئی رومال نہ تھا۔

۱۲۲ح
کھانے کے بعد کی دعا۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

حضرت ابوامامہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا دسترخوان جب اٹھایا جاتا تو آپ یہ پڑھتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

۱۲۳ح
ایضاً

وَعَنْهُ فِیْ رِوَايَةٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلعم كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانَا وَاَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُوْرٍ۔

ابوامامہؓ سے ہی ایک روایت میں ہے کہ آپ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانَا وَاَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُوْرٍ۔

۱۲۴ح
آیت حجاب کا شان نزول

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ كَانَ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْاَلُنِیْ عَنْهُ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِيْنَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعَهٗ رِجَالٌ بَعْدَمَا قَامَ الْقَوْمُ حَتّٰى قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشٰى وَمَشَيْتُ مَعَهٗ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ مَعَهٗ فَاِذَا هُمْ جُلُوْسٌ مَكَانَهُمْ

حضرت انسؓ فرماتے تھے کہ پردے کی آیت کا شان نزول سب سے زیادہ مجھے معلوم ہے۔ ابی بن کعب بھی اس کو مجھ ہی سے پوچھتے تھے۔ رسول اللہ صلعم کی حضرت زینب بنت جحش سے نئی شادی ہوئی تھی۔ اور آپ نے ان سے مدینہ میں نکاح کیا تھا۔ کچھ دن چڑھے آنحضرتؐ نے لوگوں کو کھانے کے واسطے بلایا جب سب چلے گئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور چند آدمی آپ کے ہمراہ بیٹھ گئے حتیٰ کہ آنحضرتؐ کھڑے ہوکر چلے گئے۔ اور میں بھی آپ کے ہمراہ چلا گیا۔ جبکہ آپ حضرت عائشہؓ کے حجرے کے دروازے تک پہنچے تو خیال کیا وہ لوگ چلے گئے ہونگے۔ چنانچہ میں آپ کے ہمراہ واپس آیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ سب کے سب اپنی جگہ پر بیٹھے ہیں۔ آپ دوبارہ چلے گئے اور آپ کے ہمراہ میں بھی گیا۔ آنحضرت صلے اللہ

[illegible] ایسی حمد ثابت ہے جو اکثیر پاکیزہ اور بابرکت ہے۔ جو بند کیگئی ہے اور نہ متروک ہے اے ہمارے پروردگار نہ ہی [illegible]

فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَاِذَا هُمْ قَدْ قَامُوْا فَضَرَبَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ بِسِتْرٍ وَاَنْزَلَ الْحِجَابَ۔

علیہ وسلم عائشہؓ کے حجرے کے دروازے تک جاکر اُلٹے چلے آئے اور آپ کے ساتھ میں بھی آگیا۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ چل دیئے۔ پس آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا۔ اور اسی وقت پردے کا حکم اُتر آیا۔

كتاب العقيقة

عقیقہ کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ اِبْرَاهِيْمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ اِلَيَّ۔

۲۲۴ ح — آنحضرت صلعم کا ابوموسیٰ کے لڑکے کا نام رکھنا۔

حضرت ابوموسیٰ ؓ کہتے ہیں کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ تو میں اُسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا آپ نے ابراہیم اس کا نام رکھا۔ اور کھجور چبا کر اس کے تالو میں لگا دی۔ اور اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ اور بعدازاں اسے مجھے دیدیا۔

حَدِيْثُ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا وَلَدَتْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ تَقَدَّمَ فِيْ حَدِيْثِ الْهِجْرَةِ وَزَادَ هُنَا فَفَرِحُوْا بِهِ فَرَحًا شَدِيْدًا لِاَنَّهُمْ قِيْلَ لَهُمْ اِنَّ الْيَهُوْدَ قَدْ سَحَرَتْكُمْ فَلَا

۲۲۵ ح — ناامیدی کے بعد اولاد ہونا موجب خوشی ہے۔

حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کی حدیث کہ انہوں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو جنا تھا ہجرت کے بیان میں گذر چکی ہے۔ اس جگہ اتنا زیادہ ہے کہ مسلمان اس کے پیدا ہونے سے بہت خوش ہوئے۔ کیونکہ ان سے لوگ کہتے تھے کہ یہودیوں نے تم پر جادو کر دیا ہے۔ اس لئے تمہارے

یُولَدُ لَہٗ سَحَرٌ۔ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِ الضَّبِّيِّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِیْقَۃٌ فَاَھْرِیْقُوْا عَنْہُ دَمًا وَاَمِیْطُوْا عَنْہُ الْاَذٰی۔	اس اولاد پیدا ہوگی۔ حضرت سلمان بن عامر ضبی کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ لڑکے کا عقیقہ کرنا (لازم ہے) اسکی طرف سے خون گراؤ۔ اور تکلیف دور کرو۔
عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِیْرَۃَ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ کَانُوْا یَذْبَحُوْنَہٗ لِطَوَاغِیْتِھِمْ وَالْعَتِیْرَۃُ فِیْ رَجَبٍ۔	حضرت ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "فرع" اور "عتیرہ" کوئی چیز نہیں ہے۔ فرع اونٹ کے پہلے بچے کو کہتے ہیں جسے مشرکین اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے۔ اور عتیرہ اس بکری کو کہتے ہیں جسکی رجب میں قربانی کی جاتی تھی۔ اجاہل لوگ اسے اللہ کی قربت کا سبب سمجھ لیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا "یہ کوئی چیز نہیں")۔

Margin notes: عقیقہ کرنے اور اس سے تکلیف دور ہوتی ہے — جاہلوں کی رسم سے پرہیز

کِتَابُ الذَّبَائِحِ وَالصَّیْدِ وَالتَّسْمِیَۃِ عَلَی الصَّیْدِ

ذبیحوں اور شکار کرنے اور شکار پر تسمیہ کہنے کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَیْدِ الْمِعْرَاضِ قَالَ	حضرت عدی بن حاتم سے مروی ہے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس شکار کے بارے میں دریافت کیا جو تیر کی لکڑی سے مرجائے۔ آپ نے فرمایا

Margin note: تیر او سینے کے مارے ہوئے شکار کا بیان

مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ فَإِنَّ أَخْذَ الْكَلْبِ ذَكَاةٌ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ أَوْ كِلَابِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ۔

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِي قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ

(جس شکار کو تیر کی پھل (نوک) سے مارو (اس کو) کھا لینا۔ اور جو تیر کی ڈنڈی لگ کر مرجائے (اس کو) نہ کھانا کیونکہ وہ لاٹھی سے مرے ہوئے کی مانند ہے"۔ (جو بغیر ذبح کے کھانا ناجائز ہے) پھر میں نے کتے کے مارے ہوئے شکار کو بھی دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا "اگر وہ (کتا) نہ کھائے اور تمہارے لئے روک رکھے تو کھا لینا۔ کیونکہ ایسے کتے کا پکڑ لینا ذبح کے حکم میں ہے۔ اور اگر اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ اور کسی کا کتا دیکھو۔ اور یہ گمان ہو کہ تمہارے کتے نے دوسرے کے ساتھ پکڑ کر مار ڈالا ہے تو اُسے نہ کھانا۔ کیونکہ تم نے اپنے ہی کتے کے چھوڑنے پر بسم اللہ پڑھی تھی۔ دوسرے کتوں پر نہیں پڑھی"۔

حضرت ابو ثعلبہ خشنی کہتے ہیں۔ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ۔ ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں تو کیا انکے برتنوں میں کھا لیں؟ اور ہم شکار کے جنگل میں رہتے ہیں اور میں وہاں کمان اور سدھائے ہوئے اور بن سدھائے ہوئے کتے سے شکار کرتا ہوں تو ان سے کونسا میرے لئے جائز ہے؟ آپ نے فرمایا "اہل کتاب کا جو تم نے ذکر کیا (اسکا جواب یہ ہے) کہ اگر ان کے برتنوں کے سوا تمہیں اور مل جائیں تو ان میں نہ کھایا کرو۔ اور اگر نہ ملیں۔ تو پھر ان کو دھو کر ان ہی میں کھا لو۔ اور شکار کی نسبت یہ ہے کہ جو تم اپنی کمان سے

۶۷۹
ح ۲
(۱) اہل کتاب کے برتنوں کا استعمال۔
(۲) تیر اور سدھائے ہوئے کتے اور بن سدھائے ہوئے کتے کے شکار کا بیان۔

فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ۔

۴۳۰ ح — کنکری پھینکنا ناجائز ہے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَانَ يَكْرَهُ الْخَذْفَ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلَا يُنْكَأُ بِهِ عَدُوٌّ وَلٰكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَرِهَ الْخَذْفَ وَأَنْتَ تَخْذِفُ لَا أُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا۔

۴۳۱ ح — بے ضرورت کتا پالنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيَةٍ نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطَانِ۔

۴۳۲ ح — حدیث بالا کی توضیح

حَدِيثُ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

بسم اللہ پڑھ کر شکار کرو تو اُسے کھالو اور جو سیکھے ہوئے کتے سے بسم اللہ پڑھ کر شکار کرو اسے بھی کھالو۔ اور اگر بے سیکھے ہوئے کتے سے شکار کرو۔ اور اُسے ذبح کر سکو تو اُسے بھی کھالو“۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل رض سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو کنکری پھینکتے دیکھا تو اُسے کہا کہ مت پھینکو۔ کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرماتے تھے۔ یا مکروہ سمجھتے تھے (اس میں راوی کو شک ہے) اور کہا کہ اس کنکری سے نہ شکار ہی مرتا ہے اور نہ دشمن ہی زخمی ہوتا ہے۔ ہاں کبھی دانت یا آنکھ توڑ پھوڑ دیتی ہے۔ اس کے بعد عبد اللہ نے اس شخص کو پھر اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔ تو کہا۔ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث تم سے بیان کی تھی کہ آپ نے اس طرح کنکری پھینکنے سے منع فرمایا ہے یا مکروہ سمجھا ہے۔ تو پھر بھی یہی کر رہا ہے۔ اب میں تجھ سے کلام نہ کرونگا۔

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا جو شخص ایسا کتا پالے جو نہ شکاری اور نہ حفاظت مویشی کیلئے ہے اُسکے اجر میں سے ہر روز دو قیراط کم ہونگے۔ (قیراط ایک چھوٹا سا وزن ہے۔ یہاں بطور تمثیل کہدیا ہے حقیقی وزن مراد نہیں۔ مترجم)۔

حضرت عدی بن حاتم کی حدیث

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَقَدَّمَ مَرْفُوْعًا وَزَادَ فِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ وَاِنْ تَغَيَّبَ عَنْكَ الشَّهِيْدُ فَوَجَدْتَهٗ بَعْدَ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهٖ اِلَّا اَثَرُ سَهْمِكَ فَكُلْ وَاِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَاْكُلْ۔

جو شروع باب میں مذکور ہوئی ہے۔ دوسری جگہ اس روایت میں اس قدر زیادہ ہے کہ اگر تم نے شکار کو تیر مارا۔ اور دو تین روز کے بعد تمہیں وہ ملا لیکن تمہارے تیر کے زخم کے سوا اور کوئی علامت اسکے مرنے کی محسوس نہیں ہوتی۔ تو اسکا بھی کھانا درست ہے اور اگر پانی میں پڑا ہوا ملے تو اُسے نہ کھاؤ۔

۳۴۳ ح
ٹڈیوں کا کھایا جانا

عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَوْ سِتًّا كُنَّا نَاْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ۔

حضرت ابن ابی اوفیٰؓ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چھ یا سات لڑائیوں میں شریک ہوئے اور ٹڈیاں کھاتے تھے۔

۳۴۴ ح
آپ کے زمانے میں گھوڑے کا ذبح ہونا۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ نَحَرْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا وَنَحْنُ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَكَلْنَاهُ۔

حضرت صدیق اکبرؓ کی صاحبزادی اسماءؓ کہتی ہیں۔ کہ ہم نے آپؐ کے زمانے میں گھوڑا ذبح کرکے کھایا تھا۔ اور اس وقت ہم مدینہ میں تھے۔

۳۴۵ ح
مرغیوں کو باندھکر نشانہ کرنیوالے ملعون ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ مَرَّ بِنَفَرٍ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا فَلَمَّا رَاَوْهُ تَفَرَّقُوْا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا۔

حضرت ابن عمرؓ کا گذر ایسی جماعت کے پاس سے ہوا۔ جو ایک مرغی کو باندھ کر نشانہ لگا رہے تھے۔ جوان کو دیکھتے ہی تتر بتر ہوگئے۔ پس ابن عمرؓ نے پوچھا۔ یہ فعل کون کرتا تھا۔ اسکے کرنے والے پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

۳۴۶ ح
حیوان کو بے وضع کرنیوالے پر بھی لعنت ہے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ۔

حضرت ابن عمرؓ سے ہی ایک روایت میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حیوان کے مثلہ کرنے والے شخص پر لعنت فرمائی ہے۔

۳۴۷ ح
آنحضرتؐ کو مرغی کھانے پر شہادت۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ دَجَاجًا۔

کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ۔

حضرت ابو ثعلبہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

کچلی والے درندے کھانے کی ممانعت

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً۔

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نیک اور بد ہمنشین کی مثال مشک والے اور بھٹی دھونکنے والے کی ہے۔ کیونکہ مشک والا یا تو خود کچھ عطا کرے گا یا خریدے گا۔ ورنہ عمدہ خوشبو تو ضرور ہی سونگھ لے گا۔ اور بھٹی دھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلاوے گا۔ اور یا تجھے اس سے سخت بدبو پہنچیگی۔

نیک اور بد ہمنشین کی مثال

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُضْرَبَ الصُّورَةُ۔

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

کسی کے چہرہ پر مارنا منع ہے

كتاب الأضحى

قربانیوں کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

باب: قربانیوں کے گوشت کے کھانے کھلانے اور رکھنے کا حکم

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ قَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا فَإِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا۔

حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:- جو تم میں سے قربانی کرے۔ اُسے چاہئے کہ تین روز کے بعد تک اسکا گوشت نہ رکھے (بلکہ سب تقسیم کردے) جب دوسرا سال آیا تو لوگوں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! کیا گذشتہ سال ہی کی طرح کریں (اور کل گوشت تقسیم کردیں؟) فرمایا:- (نہیں۔ بلکہ) کھاؤ اور کھلاؤ اور جمع کرو۔ اُس سال میں چونکہ لوگوں پر تنگی تھی اسلئے میں نے چاہا تھا کہ تم اس طریقے سے ان کی مدد کرو۔ (اب اسکی ضرورت نہیں)۔

باب: بقرعید کی نماز خطبہ سے پہلے۔ اور دونوں عیدوں پر روزہ رکھنے کی ممانعت

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى الْعِيدَ يَوْمَ الْأَضْحٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمٌ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بقرعید کے روز خطبہ سے پہلے عید پڑھی۔ اور پھر خطبہ سُنا کے بعد کہا۔ اے لوگو! رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں عیدوں کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ اول عید تو تمہارے روزوں کے افطار کا دن ہے، اور دوسری تمہاری قربانی کا گوشت کھانے کا دن ہے۔

كتاب الأشربة

پینے والی چیزوں کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ "جس نے دنیا میں شراب پی لی اور توبہ نہ کی تو آخرت میں شراب (طہور) سے اُسے محروم رکھا جائیگا"۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ "زانی زنا کرتے وقت (پورا) مومن نہیں رہتا اور نہ ہی شراب پینے والا مسلمان شراب پینے کے وقت پورا مومن رہتا ہے"۔ اور چور (بھی) چوری کے وقت پورا مومن نہیں رہتا"۔

وَعَنْهُ فِي رِوَايَةٍ اَيْضًا وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَبْصَارَهُمْ فِيْهَا حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

ان ہی سے ایک روایت میں ہے۔ "جو کھلم کھلا ڈاکے ڈالے کہ لوگ اسکی طرف نظر اُٹھاتے ہوں۔ وہ بھی پورا مومن نہیں ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِيْذُ الْعَسَلِ وَكَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُوْنَهُ فَقَالَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بتع کی نسبت جو شہد کا نبیذ ہوتا ہے پوچھا گیا جسے یمن کے لوگ پیا کرتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا۔

ح ۱۴۳ — دنیا کے مسلمان شرابی آخرت میں شراب طہور سے محروم ہیں۔

ح ۱۴۴ — زانی شرابی چور اور ڈاکو ان کاموں کے کرنے کے وقت مومن نہیں رہتا۔

ح ۱۴۵ — [illegible]

ح ۱۴۶ — ہر قسم کی نشہ آور چیز حرام ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَھُوَ حَرَامٌ۔

جو شراب نشہ لانے والی ہو وہ حرام ہے۔

ج ۵ ۱۷۳، امت کی بعضوں کی پیشینگوئی۔

عَنْ اَبِیْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَکُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ یَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْحَرِیْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَیَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰی جَنْبِ عَلَمٍ یَرُوْحُ عَلَیْھِمْ بِسَارِحَۃٍ لَّھُمْ یَاْتِیْھِمْ لِحَاجَۃٍ فَیَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ اِلَیْنَا غَدًا فَیُبَیِّتُھُمُ اللّٰہُ وَیَضَعُ الْعَلَمَ وَیَمْسَخُ اٰخَرِیْنَ قِرَدَۃً وَّخَنَازِیْرَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔

حضرت ابو عامر اشعری رضؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔ میری امت میں چند قومیں ایسی ہونگی جو زنا کرنے ریشم پہننے شراب پینے اور باجے بجانے کو حلال سمجھینگی اور چند قومیں ایسی ہوں گی جو پہاڑ کے پہلو میں رہتی ہونگی۔ اور شام کو (جس وقت) چرواہا ریوڑ لیکر آویگا۔ کوئی فقیر انکے پاس آکر اپنی ضروریات کا سوال کرے گا۔ وہ جواب دینگے (کہ آج نہیں) کل آنا۔ تو رات کو انہیں اللہ تعالیٰ ہلاک کرکے ان پر پہاڑ گرا دیگا۔ اور باقیوں کو مسخ کرکے بندر اور سؤر بنا دے گا۔ قیامت تک وہ اسی عذاب الٰہی میں رہیں گے۔

ج ۸ ۳۴، آنحضرتؐ کو دعوت میں بھگوئی ہوئی کھجوروں کا پانی پلانا۔

عَنْ اَبِیْ اُسَیْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ دَعَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ عُرْسِہٖ فَکَانَتِ امْرَاَتُہٗ خَادِمَھُمْ وَھِیَ الْعَرُوْسُ قَالَتْ اَتَدْرُوْنَ مَا سَقَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْقَعْتُ لَہٗ تَمَرَاتٍ مِّنَ اللَّیْلِ فِیْ تَوْرٍ۔

حضرت ابو اُسید ساعدی رضؓ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے ولیمہ کی دعوت میں بلایا۔ جبکہ انکی وہی عورت جو دلھن تھی۔ لوگوں کو کھانا کھلا رہی تھی۔ وہ کہتی تھی کیا تم جانتے ہو کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا۔ میں نے آپ کے لئے رات کو چند کھجوریں پیالے میں بھگو دی تھیں (ان کا پانی نچوڑ کر پلایا)۔

ج ۷ ۹۴، شراب پھینکنے کے بعد بعض برتنوں کی اباحت۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ لَمَّا نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان برتنوں سے منع فرمایا جن میں

وَسُئِلَ عَنِ الْأَسْقِيَةِ قِيلَ لَهُ لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ۔

شراب پی جاتی تھی تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی۔ حضور! سب لوگوں کو مشک بہم نہیں پہنچ سکتی۔ اس پر آپ نے ٹھلیہ کے لئے اجازت فرمادی سوائے مزفت کے (مزفت اس ٹھلیہ کو کہتے ہیں جس پر رال کا روغن ہو)۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَلْيُنْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ۔

حضرت ابو قتادہؓ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے گدری اور پکی کھجوروں کا پانی اور منقے کا پانی باہم ملانے سے منع فرمایا ہے۔ ہاں علیحدہ علیحدہ رکھ لیا جائے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ اَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ اَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُودًا۔

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ ابو حمید انصاری موضع نقیع سے ایک برتن میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دودھ لائے تو آپ نے فرمایا۔ اس کو ڈھک کر کیوں نہ لائے؟ (اور نہیں تو) ایک چوڑی سی تختی ہی اس پر رکھ لینی تھی۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِآخَرَ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عمدہ صدقہ دودھ دینے والی اونٹنی یا عمدہ بکری کا دینا ہے۔ جو صبح کو ایک برتن دودھ کا بھرے اور دوسرا شام کو۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس تشریف لے گئے۔ اور آپ کے ساتھ آپ کے ساتھی (ابو بکرؓ) بھی تھے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا۔ "اگر رات کا (باسی) پانی

ف: کھجور اور منقے کا آب نچوڑ ملا کر پینا منع ہے۔

ف: دودھ کو ڈھک کر رکھنا چاہئے۔

ف: زیادہ شیر دار جانوروں کا صدقہ میں نہایت عمدہ ہے

ف: دودھ میں پانی ملا کر پینے کا جواز

هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنَّةٍ فَأْتِنَا وَإِلَّا كَرَعْنَا قَالَ وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدِي مَاءٌ بَائِتٌ فَانْطَلِقْ إِلَى الْعَرِيشِ قَالَ فَانْطَلَقَ بِهِمَا فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ شَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ۔

تمہاری مشک میں ہو تو لے آؤ۔ ورنہ ہم بہتے پانی کو منہ لگا کر پی لینگے"۔ (راوی) کہتے ہیں کہ یہ شخص اپنے باغ میں پانی دے رہا تھا۔ (جس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا) اس شخص نے عرض کی۔ آپ چھپر میں تشریف لے چلئے۔ میرے پاس رات کا پانی ہے (چنانچہ) وہ دونوں کو وہاں لیگیا اور ایک پیالہ میں پانی نکالا۔ اور (اس میں قدرے) اپنی بکری کا دودھ دوہ کر لایا۔ جسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پی لیا۔ اور پھر جو آپ کے ساتھ تھے انہوں نے بھی پیا۔

۷۵۴
۱۲ح
کھڑے ہوکر پانی پینے کی ممانعت نہیں۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى بَابَ الرَّحْبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہہ مسجد کوفہ میں تشریف لائے اور کھڑے ہی کھڑے پانی پی کر فرمایا۔ ہر ایک شخص اس طرح کھڑے ہو کر پینے کو مکروہ سمجھتا ہے۔ حالانکہ میں نے خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح پیتے ہوئے دیکھا ہے۔ جس طرح تم اب مجھے دیکھ رہے ہو۔

۷۵۵
۱۳ح
آنحضرت کا کھڑے ہوکر آب زمزم پینا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مِنْ زَمْزَمَ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (آب) زمزم کھڑے ہو کر پیا۔

۷۵۶
۱۴ح
مشک کے دہانہ سے پانی پینے کی ممانعت۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ يَعْنِي الشُّرْبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مشک کو الٹا کرنے سے منع فرماتے تھے۔ یعنی ان کے دہانہ سے پانی پینے کو منع فرماتے تھے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ الْقِرْبَۃِ اَوِ السِّقَاءِ وَاَنْ یَمْنَعَ اَحَدُکُمْ جَارَہٗ اَنْ یَغْرِزَ خَشَبَۃً فِیْ دَارِہٖ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مشک یا سقا (راوی کو شک ہے) کے منہ سے پینے کو منع فرمایا ہے۔ اور اس سے بھی جو اپنے ہمسائے کو اپنی دیوار میں ایک کھونٹی گاڑنے سے منع کرے۔

مشک کے منہ سے پانی پینا اور ہمسایہ سے بدسلوکی کرنا منع ہے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلَاثًا۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم برتن میں پانی پینے کے وقت تین سانس لیا کرتے تھے۔

آنحضرتؐ کے پانی پینے کا طریق۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَضِیَ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ آنِیَۃِ الْفِضَّۃِ اِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارَ جَھَنَّمَ۔

حضرت امِ سلمہؓ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص چاندی کے برتن میں پانی پیتا ہے۔ گویا وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ ڈال رہا ہے۔

چاندی کے برتن میں پانی پینے کا عذاب

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَقِیْفَۃَ بَنِیْ سَاعِدَۃَ فَقَالَ اسْقِنَا یَا سَھْلُ فَسَقَیْتُھُمْ فِیْ قَدَحٍ قَالَ الرَّاوِیْ فَاَخْرَجَ لَنَا سَھْلٌ ذٰلِکَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا فِیْہِ ثُمَّ اسْتَوْھَبَہٗ مِنْہُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ فَوَھَبَہٗ لَہٗ۔

حضرت سہل بن سعد کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سقیفہ بنی ساعدہ میں تشریف لائے۔ اور فرمایا اے سہل ہمیں پانی پلاؤ۔ تو میں نے آپ کو پانی پلایا۔ راوی کہتا ہے۔ کہ پھر سہلؓ نے وہی پیالہ ہمارے واسطے نکالا۔ اور ہم نے اس میں پیا۔ پھر عمر بن عبد العزیز نے ہبتہً اس کو مانگا۔ تو انہوں نے دے دیا۔

آنحضرتؐ کے پئے ہوئے پیالے کی تبرک۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ عِنْدَہٗ قَدَحُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ سَقَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے۔ کہ ان کے پاس رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پیالہ تھا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ

آنحضرتؐ کے پینے کا چوبی پیالہ۔

وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْقَدَحِ أَكْثَرَ مِنْ كَذَا وَكَذَا وَكَانَ فِيهِ حَلْقَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَأَرَادَ أَنَسٌ أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَهَا حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ لَا تُغَيِّرَنَّ شَيْئًا صَنَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَهُ۔

وسلم کو اس پیالہ میں بہت مدت پلایا ہے۔ اس پیالہ میں لوہے کا ایک کڑا پڑا ہوا تھا۔ انسؓ نے چاہا۔ کہ اسکی جگہ سونے یا چاندی کا کڑا ڈلوادیں۔ تو ابو طلحہؓ نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بنائی ہوئی چیز کو بدلنا نہ چاہئے۔ چنانچہ اُنہوں نے ویسا ہی چھوڑ دیا۔

كِتَابُ الْمَرْضٰى

مریضوں کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ۔

۷۶۲ ح — مسلمانوں کا رنج و بیماری گناہ کا کفارہ ہوتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری اور ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "مسلمان کو کوئی سختی اور بیماری یا رنج و غم اور تکلیف وغیرہ نہیں پہنچتی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کے گناہ کھو دیتا ہے۔ یہانتک کہ اگر کوئی کانٹا بھی چبھ جائے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ

۷۶۳ ح — مومن اور گنہگار کی آفتوں کی مثال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مومن کی مثال کچی کھیتی کی ہے کہ جس طرف کی ہوا آتی ہے اُسے جھکا دیتی ہے۔ اور ہوا کے نہ ہونے کے وقت سیدھی ہو جاتی ہے

كَفَّارَةٌ فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ وَالْفَاجِرُ كَالْأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتّٰى يَقْصِمَهَا اللّٰهُ إِذَا شَاءَ۔

پس مومن بلا سے اس طرح بچتا ہے۔ اور فاجر کی مثال شمشاد کے پیڑ کی سی ہے کہ سیدھا سخت کھڑا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ جب اللہ چاہتا ہے اُسے اکھیڑ دیتا ہے۔

۶۴ ح — مسلمانوں کا تکلیف میں مبتلا ہونا بھلائی کی دلیل ہے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ جسکے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے۔ اُسے مصیبت میں مبتلا کرتا ہے۔

۶۵ ح — آنحضرت کو درد کی سخت تکلیف تھی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ درد کی تکلیف والا کسی کو نہیں دیکھا۔

۶۶ ح — مومن کی بیماری سے اُسکے گناہ جھڑتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ وَهُوَ يُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا وَقُلْتُ إِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قُلْتُ إِنَّ ذٰلِكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ۔

حضرت عبداللہ (ابن مسعودؓ) سے مروی ہے کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کی بیماری کے وقت حاضر ہوا۔ آپ کو بہت سخت بخار ہو رہا تھا۔ میں نے عرض کی۔ حضور کو تو بہت ہی سخت بخار ہے (شاید) اس لئے ہوگا کہ آپ کو دو اجر ملیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں یہ اسی وجہ سے ہے۔ اور بیشک کسی مسلمان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی بجز اسکے کہ اللہ تعالےٰ اس سے اس کے گناہ اس طرح گرا دیتا ہے جیسے خشک درخت کے پتے گر پڑتے ہیں۔

۶۷ ح — مرض پر صبر کرنا [illegible] اجر کا باعث ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لِبَعْضِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے ہمنشینوں میں سے ایک کو کہا کہ

اَصْحَابِہٖ اَلَا اُرِیْکَ اِمْرَأَۃً
مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قَالَ بَلٰی قَالَ
ھٰذِہِ الْمَرْأَۃُ السَّوْدَاءُ اَتَتِ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ اِنِّیْ اُصْرَعُ وَاِنِّیْ اَتَکَشَّفُ
فَادْعُ اللّٰہَ لِیْ قَالَ اِنْ شِئْتِ
صَبَرْتِ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ
اللّٰہَ اَنْ یُّعَافِیَکِ فَقَالَتْ اِنِّیْ
اَصْبِرُ فَقَالَتْ اِنِّیْ اَتَکَشَّفُ
فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ لَّا اَتَکَشَّفَ
فَدَعَا لَھَا۔

میں تمہیں جنتی عورت دکھلا دوں۔ اس نے کہا
ہاں کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا یہ کالی سی
عورت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی
اور عرض کی کہ مجھے مرگی اٹھتی ہے اور میرا
جسم ظاہر ہو جاتا ہے۔ میرے واسطے دعا فرمائیے
آنحضرتؐ نے فرمایا "اگر چاہے تو صبر کرے تجھے
جنت ملیگی۔ ورنہ میں اللہ سے دعا کروں گا
وہ تجھے صحت دیدے گا۔" اس نے عرض کی
میں صبر کروں گی۔ لیکن یہ میرا بدن جو ظاہر
ہو جاتا ہے اسکے لئے اللہ سے دعا کیجئے۔
تو آپ نے دعا کر دی۔

ج
آنکھوں پر صبر کرنا موجب اجر ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ
اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدِیْ
بِحَبِیْبَتَیْہِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُہٗ
مِنْھُمَا الْجَنَّۃَ یُرِیْدُ
عَیْنَیْہِ۔

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ
میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے
تھے "خدائے بزرگ و برتر فرماتا ہے کہ جس
وقت میں اپنے بندے کو اسکی دو پیاری
چیزوں کی تکلیف دیتا ہوں۔ اور وہ اس پر
صبر کرتا ہے۔ تو ضرور ان دونوں کے عوض
میں جنت دوں گا۔" دو پیاری چیزوں سے
مراد آنکھیں ہیں۔

٦٦٩ ج
آنحضرتؐ کا عیادت کو پیادہ تشریف لے جانا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ جَاءَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ لَیْسَ
بِرَاکِبِ بَغْلٍ وَّلَا بِرْذَوْنٍ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم میرے پاس مجھے پوچھنے کے لئے
ایسے حال میں تشریف لائے کہ آپ نہ خچر پر
سوار تھے نہ گھوڑے پر۔

ج
آنحضرتؐ کا خلافت کے لئے حضرت ابو بکرؓ کو پسند فرمانا۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْھَا اَنَّھَا قَالَتْ
وَارَاْسَاہُ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
مروی ہے کہ انہوں نے ہائے سر درد
کہا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا۔

وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَاَنَا حَيٌّ فَاَسْتَغْفِرُ لَكِ وَاَدْعُوْ لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَا ثُكْلِيَاهُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِيْ وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ اَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَنَا وَا رَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اَرَدْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِهِ وَاَعْهَدَ اَنْ يَقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَاْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَاْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ۔

کہ اسی درد اور میرے حین حیات میں تمہارا خاتمہ ہوجاتا تو بہتر تھا۔ تاکہ میں تمہارے واسطے دعا اور استغفار کرتا (غالباً اسلئے کہ حضرت عائشہؓ نے اپنے باپ حضرت ابوبکرؓ کے آپ کی بجائے نماز پڑھانے پر عذر کیا تھا۔ ترجم) حضرت عائشہؓ نے کہا۔ ہائے افسوس! بخدا میں گمان کرتی ہوں کہ آپ میرا مرنا ہی چاہتے ہیں۔ بلکہ اگر میں مرجاؤں تو آپ آج شام کو ہی اپنی اور بیبیوں کے ساتھ رات گذاریں۔ حضرت نے فرمایا۔ "یہ بات ہرگز نہیں۔ بلکہ میں خود دردِ سر میں مبتلا ہوں۔ اور میں چاہتا ہوں۔ یا ارادہ کرتا ہوں (راوی کو شک ہے) کہ ابوبکرؓ اور ان کے بیٹے کے پاس کسی کو بھیج کر (بلاؤں) اور (خلافت) کی وصیت کردوں۔ تاکہ پیچھے کوئی نہ کہہ سکے اور نہ کوئی (خلافت) کی آرزو کرسکے۔ (مگر) پھر میں نے سوچا کہ اللہ تعالےٰ کو خود دوسرے کی خلافت منظور نہیں۔ اور نہ مسلمان ہی منظور کرینگے۔

فـ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مانگتے تھے۔ اور حضرت عمرؓ نے حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ کہہ دیا تھا۔ وہ یہی حضرت ابوبکرؓ کا خلافت نامہ تھا۔ چنانچہ مسلم نے اس حدیث کے ذیل میں بھی اشارہ کیا ہے۔ (تیسیر القاری)۔

بیماری میں بھی موت کی آرزو نہ چاہیے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے "ہر آدمی کو چاہیے کہ رنج و مصیبت پر ہرگز موت کی آرزو نہ کرے۔

الموت لضر أصابه فإن كان لا بد فاعلا فليقل اللهم أحيني ما كانت الحياة خيرا لي وتوفني ما كانت الوفاة خيرا لي.

اور اگر ایسا ہی کرنا ہو تو اس طرح دعا کرے "اللّٰھم احینی ما کانت الحیاۃ خیرا لی وتوفنی ما کانت الوفاۃ خیرا لی"۔ اے اللہ جس وقت تک میرے لئے زندگی بہتر ہے زندہ رکھ اور جس وقت تک موت بہتر ہو موت دے۔

زیادہ عمر میں بھی موت مانگنا جائز نہیں۔

عن خباب رضي الله عنه أنه اكتوى سبع كيات فقال إن أصحابنا الذين سلفوا مضوا ولم تنقصهم الدنيا وإنا أصبنا ما لا نجد له موضعا إلا التراب ولولا أن النبي صلى الله عليه وسلم نهانا أن ندعو بالموت لدعوت به.

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے بدن پر سات داغ دے رکھے تھے اور کہتے تھے کہ میرے سب ساتھی مجھ سے پہلے گذر گئے اور دنیا میں رہنے کے باعث ان کے اعمال (واجر میں کچھ) کمی نہیں ہوئی (کیونکہ وہ لوگ تنگی میں رہتے تھے) اور ہمارے پاس اب اسقدر مال ہے کہ اسکے رکھنے کی جگہ بجز زمین کے اور نہیں ملتی۔ اور اگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کے مانگنے سے منع نہ فرمایا ہوتا۔ تو میں ضرور ہی موت کی دعا مانگتا۔

موت کی آرزو جائز نہیں۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لن يدخل أحدا عمله الجنة قالوا ولا أنت يا رسول الله قال ولا أنا إلا أن يتغمدني الله بفضل ورحمة فسددوا وقاربوا ولا يتمنين أحدكم الموت إما محسنا فلعله أن يزداد خيرا وإما مسيئا

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کوئی شخص اپنے نیک عمل کی کثرت کے باعث جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ صحابہؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ آپ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا۔ اور نہ میں۔ مگر یہ کہ اللہ برتر مجھے اپنے دامن رحمت میں چھپالے تمہیں چاہئے کہ میانہ روی اختیار کرو۔ اور اللہ کی نزدیکی حاصل کرو۔ اور موت کی آرزو نہ کرو۔ کیونکہ اگر نیک آدمی ہے تو اپنی نیکی میں ترقی کرے گا۔ اور اگر گنہگار ہے

تَسْتَلَهُ اَنْ يَّسْتَتِيْبَ۔

توشاید توبہ کرے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَتٰى مَرِيْضًا اَوْ اُتِيَ بِهٖ اِلَيْهِ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جبکسی مریض کے پاس تشریف لیجاتے یا کوئی مریض آپکے پاس لایاجاتا تو یہ دعا پڑھتے اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ اے پروردگار آدمیوں کے خوف دور کر اور شفا عطا کر کیونکہ شفا دینے والا توہی ہے اور شفا در حقیقت تیری ہی شفا ہے جو کسی بیماری کو نہیں چھوڑتی۔

سوال ۳۳۳
موقع عیادت پر دعا

كِتَابُ الطِّبِّ

علاج کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً۔

حضرت ابوہریرۃؓ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ اللہ تعالے نے جس قدر مرض پیدا کئے ہیں ان تمام کے لئے شفا بھی پیدا کی ہے۔

سوال ۳۳۴
ہر مرض کی دوا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الشِّفَاءُ فِيْ ثَلَاثَةٍ شَرْبَةِ عَسَلٍ وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ وَكَيَّةِ نَارٍ وَاَنْهٰى اُمَّتِيْ عَنِ الْكَيِّ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ شفا تین چیزوں میں ہے۔ شہد پینے میں۔ پچھنے لگوانے میں۔ اور داغ دلوانے میں۔ اور میں اپنی امت کو داغ دلوانے سے منع کرتا ہوں۔

سوال ۳۳۵
شہد پینا۔ پچھنے لگوانا اور داغ دینا موجب شفا ہے

شہد میں شفا ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِیْ یَشْتَکِیْ بَطْنَہٗ فَقَالَ اسْقِہٖ عَسَلًا ثُمَّ اَتَاہُ الثَّانِیَۃَ فَقَالَ اسْقِہٖ عَسَلًا ثُمَّ اَتَاہُ الثَّالِثَۃَ فَقَالَ اسْقِہٖ عَسَلًا ثُمَّ اَتَاہُ فَقَالَ فَعَلْتُ فَقَالَ صَدَقَ اللّٰہُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْکَ اسْقِہٖ عَسَلًا فَسَقَاہُ فَبَرَأَ۔

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں۔ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ میرے بھائی کو پیٹ کی تکلیف ہے (یعنی دست آرہے ہیں) آپ نے فرمایا "شہد پلادو"۔ پھر اس نے دوبارہ (آکر) عرض کی (کہ اب بھی آرام نہیں ہوا) آپ نے فرمایا "اور شہد پلادو"۔ وہ پھر لوٹ کر آیا۔ اور کہا میں سب کر چکا ہوں (مگر آرام نہیں ہوا) آپ نے فرمایا "اللہ کا فرمان "فِیْہِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ" تو سچ ہے لیکن تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے اُسے شہد ہی پلاؤ۔ چنانچہ وہ پلاتا رہا۔ اور تندرست ہوگیا۔

کلونجی سب مرضوں کی دوا ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ ھٰذِہِ الْحَبَّۃَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اِلَّا مِنَ السَّامِ قُلْتُ وَمَا السَّامُ قَالَ الْمَوْتُ۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے کہ "کلونجی سام کے علاوہ تمام مرضوں کی دوا ہے"۔ میں نے عرض کیا۔ سام کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا۔ "موت"۔

عود ہندی سات مرضوں کی دوا ہے۔

عَنْ اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلَیْکُمْ بِھٰذَا الْعُوْدِ الْھِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیْہِ سَبْعَۃَ اَشْفِیَۃٍ یُسْعَطُ بِہٖ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَیُلَدُّ بِہٖ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَبَاقِی الْحَدِیْثِ تَقَدَّمَ۔

حضرت اُم قیس بنت محصن کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ فرماتے تھے کہ تم عود ہندی کا استعمال کیا کرو۔ کیونکہ یہ سات بیماریوں کی دوا ہے مرض عذرہ کیلئے ناک میں ڈالی جائے اور پسلی کی درد کے لئے منہ میں چبائی جائے (باقی حدیث پہلے گذر چکی ہے)

قسط دریائی اچھی دوائی ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حَدِیْثُ احْتَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَجَمَہٗ اَبُوْ طَیْبَۃَ تَقَدَّمَ وَقَالَ ھُنَا فِیْ آخِرِہٖ اِنَّ

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے۔ اور ابو طیبہ نے آپ کے پچھنے لگائے تھے (یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے) مگر اس روایت میں اسقدر زائد

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہِ الْحِجَامَۃُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِیُّ وَقَالَ لَا تُعَذِّبُوا صِبْیَانَکُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَعَلَیْکُمْ بِالْقُسْطِ۔

باب ۷۸۱
امت محمدیہ میں سے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے داخل جنت ہونگے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ النَّبِیُّ وَالنَّبِیَّانِ یَمُرُّونَ مَعَھُمُ الرَّھْطُ وَالنَّبِیُّ لَیْسَ مَعَہُ أَحَدٌ حَتّٰی رُفِعَ لِی سَوَادٌ عَظِیْمٌ قُلْتُ مَا ھٰذَا أُمَّتِی ھٰذِہٖ قِیْلَ ھٰذَا مُوسٰی وَقَوْمُہُ قِیْلَ انْظُرْ إِلَی الْأُفُقِ فَإِذَا سَوَادٌ یَمْلَأُ الْأُفُقَ ثُمَّ قِیْلَ لِیَ انْظُرْ ھٰھُنَا وَھٰھُنَا فِی آفَاقِ السَّمَاءِ فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَأَ الْأُفُقَ قِیْلَ ھٰذِہٖ أُمَّتُکَ وَیَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ ھٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ یُبَیِّنْ لَھُمْ فَأَفَاضَ الْقَوْمُ وَقَالُوا نَحْنُ الَّذِیْنَ آمَنَّا بِاللّٰہِ وَاتَّبَعْنَا رَسُولَہُ فَنَحْنُ ھُمْ أَوْ أَوْلَادُنَا الَّذِیْنَ وُلِدُوا فِی الْإِسْلَامِ فَإِنَّا

ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پچھنے لگوانا اور قسط دریائی تمہاری عمدہ دوائیں میں سے ہے۔ لہذا تم اپنے بچوں کو مرض عذرہ کی وجہ سے تو پچھنے کی تکلیف نہ دو۔ بلکہ قسط کے استعمال کا التزام رکھو۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں چنانچہ ایک ایک دو دو نبی گذرنے لگے جن کے ساتھ جماعتوں کی جماعتیں تھیں۔ مگر کسی نبی کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا۔ یہاں تک کہ ایک بہت بڑی جماعت میرے سامنے کی گئی۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کی امت ہے شاید میری ہی امت ہو۔ مجھ سے کہا گیا یہ موسیٰ اور ان کی امت ہے۔ اور تم اُفق آسمان کو دیکھو (میں نے دیکھا) کہ ایک بڑی جماعت نے اُفق آسمان کو گھیر رکھا ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا افق کے اس طرف دیکھو۔ میں نے دیکھا تو اتنی بہت بڑی جماعت اُفق کو گھیرے ہوئے تھی پھر مجھ سے کہا گیا۔ یہ تمہاری امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار بے حساب بہشت میں داخل ہوں گے۔" (اس قدر فرما کر آپ حجرے میں چلے گئے۔ اور (ہم) لوگوں سے یہ نظاہر فرمایا کہ وہ کون لوگ ہونگے پس لوگ جھگڑنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اُسکے رسول کی فرمانبرداری کی۔ اس لئے وہ لوگ ہم ہیں۔ یا ہماری اولاد ہوگی جو اسلام میں پیدا ہوئے ہیں۔ کیوں کہ ہم

وَلِدُنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَالَ عُكَاشَةُ ابْنُ مِحْصَنٍ اَمِنْهُمْ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ اَمِنْهُمْ اَنَا قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَاشَةُ۔

زمانۂ جاہلیت کی پیدائش ہیں۔ یہ خبر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی پہنچ گئی تو آپ باہر تشریف لائے۔ اور فرمایا۔ "وہ تو وہ لوگ ہیں جو نہ منتر کریں اور نہ کسی شے میں بدفالی سمجھیں اور نہ داغ دلویں۔ بلکہ اپنے اللہ پر ہی بھروسہ رکھیں"۔ عکاشہ بن محصن نے عرض کی حضور میں بھی ان میں سے ہوں (یا نہیں) فرمایا۔ "ہاں"۔ پھر کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کی۔ میں بھی ان میں سے ہوں۔ آپنے فرمایا "بس عکاشہ تجھ پر سبقت لے جاچکا"۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ۔

ف ۲۲۔ بدفالی اور بیماری کے اُڑکر لگنے والی سمجھنا درست نہیں مگر کوڑھی سے دور رہنا چاہیے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگنی۔ اور بدفالی اور ہامہ[1] کو منحوس سمجھنا۔ اور ماہ صفر (میں بدفالی کرنا) کوئی چیز نہیں ہے۔ اور جذام والے سے اس قدر علیحدہ رہنا چاہیے جیسے شیر سے" (جدا رہتے ہو)۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ اِبِلِيْ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ كَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا قَالَ فَمَنْ اَعْدَى

ف ۲۳۔ حدیث بالا کی توضیح

حضرت ابوہریرہؓ سے ہی ایک روایت میں ہے کہ ایک دہقانی نے یہ سن کر عرض کی پھر میرے اونٹوں کا یہ حال کیوں ہوتا ہے کہ ریت کے جنگل میں ہرنوں کی مثل چست و چالاک ہوتے ہیں مگر ایک کھجلی والے اونٹ کے ملنے سے کھجلی والے ہوجاتے ہیں۔ آپنے فرمایا پھر پہلے کی

[1] ایک جانور کا نام ہے۔ جس کو اہل عرب بدفال سمجھتے تھے۔ بعض کا خیال ہے کہ وہ اُلّو ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ جس قتیل کا بدلہ نہ لیا جائے اُسکی روح ہامہ بن جاتی ہے۔

[2] اہل عرب کا خیال تھا کہ ماہ صفر میں مصائب اور فتنے نازل ہوتے ہیں۔ اس لئے اس میں بدفالی کیا کرتے تھے۔

الاوّل

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنْ يَرْقُوْا مِنَ الْحُمَةِ وَالْاُذُنِ فَقَالَ اَنَسٌ كُوِيْتُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ وَشَهِدَنِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ وَاَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ طَلْحَةَ كَوَانِيْ۔

ج — بعض عوارض میں دم پھونکنے اور داغ لینے کی اجازت۔

حضرت انسؓ راوی ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کے گھر والوں کو یہ اجازت دیدی تھی کہ بچھو وغیرہ کے ڈنک مارنے اور کان کے درد کے لئے دم کر لیا کریں۔ پھر انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں پسلی کی درد کی وجہ سے داغ دلوایا۔ اور ابو طلحہ رضہ اور انس بن نضر اور زید بن ثابت موجود تھے اور ابو طلحہ نے مجھے داغ دیا تھا۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا اُتِيَتْ بِالْمَرْاَةِ قَدْ حُمَّتْ تَدْعُوْ لَهَا اَخَذَتِ الْمَاءَ فَصَبَّتْهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اَنْ نَبْرُدَهَا بِالْمَاءِ۔

ج ۸۵ — بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنا چاہئے

حضرت اسماء بنت ابو بکر رضہ سے مروی ہے کہ جب کوئی بخار چڑھی عورت انکے پاس لائی جاتی تو اسکے لئے دعا کرتیں اور پانی لے کر اس کے گریبان میں ڈال دیتیں اور فرماتیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس طرح بتلایا ہے کہ اس بخار کو پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

ج ۸۶ — طاعون کی موت شہادت ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے"۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَ اَنْ يُسْتَرْقٰى مِنَ الْعَيْنِ۔

ج ۸۷ — نظر بد پر دم کرنا جائز ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے (یا اور کسی سے) ارشاد فرمایا "نظر ہو جانے پر دم کر لیا جائے تو درست ہے"۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ج ۸۸ — نظر بد کیلئے دعا کا پڑھنا

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ۔

کے مکان میں ایک لڑکی کے چہرے پر کچھ نشان پڑے ہوئے دیکھے تو فرمایا۔ اس لڑکی کو نظر ہو گئی ہے اسلئے کچھ دعا پڑھوا لو۔

۷۸۹
ج ۱۵
آنحضرت کا لعاب مٹی کو شفا کے لئے تسکین ملانا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مریض کو فرمایا کرتے تھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا ۔ یعنی نام خدا کی برکت سے ہماری زمین کی مٹی بعض کے تھوک کے ساتھ بحکم خدا بیمار کو شفا دیتی ہے۔

۷۹۰
ج ۱۴
زہریلے جانوروں کے ڈنگ پر دم کرنے کی اجازت۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقْيَةَ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر زہریلے جانور پہ دم کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

۷۹۱
ج ۱۴
فال کا وجود اور بدفالی کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ قَالُوا وَمَا الْفَأْلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے۔ عمدہ طریقہ تو فال نیک ہے۔ لوگوں نے پوچھا۔ فال کیا چیز ہے؟ فرمایا۔ فال اچھا کلمہ ہے جو تم میں سے کوئی سُنے۔

۷۹۲
ج ۱۸
حاملہ کے پیٹ میں بچہ مر جانے کی دیت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اقْتَتَلَتَا فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ مَا فِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں میں جو باہم لڑی تھیں اور ایک نے دوسری حاملہ کے پیٹ پر پتھر مارا تھا۔ جس سے اس کے اندر بچہ مر گیا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ کیا کہ بچے کے عوض

بَطْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ فَقَالَ وَلِيُّ الْمَرْاَةِ الَّتِیْ غَرِمَتْ كَيْفَ اَغْرَمُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ بَطَلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ۔

لونڈی یا غلام بطور دیت دیا جائے۔ دیت دینے والی عورت کے وارث نے کہا یا رسول اللہ میں اسکی دیت کس طرح ادا کروں؟ جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ وہ بولا اور چیخا۔ وہ تو قابل معافی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "یہ کوئی کاہنوں کا بھائی ہے"۔ (جو غائب پر حکم لگا رہا ہے)۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنْ اَهْلِ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا اَوْ اِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نجد سے دو شخص آئے۔ انہوں نے تقریر کی تو لوگ ان کے بیان پر دنگ رہ گئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بعض تقریر اور بیان جادو کی مانند ہوتے ہیں۔

۹۵۳ ح — بعض تقریر اور بیان جادو کی مانند ہوتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوْرِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ کے پاس نہ لے جاؤ"۔

۹۵۴ ح — بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ سے علیحدہ رکھنا چاہیئے۔

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيْهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسَمُّهٗ فِیْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو دانستہ پہاڑ پر سے گر پڑا۔ اور اپنے آپ کو مار ڈالا۔ وہ ہمیشہ دوزخ میں بھی عذاب پائے گا۔ کہ پہاڑ سے گرایا جائے گا۔ اور جس نے دانستہ مرنے کو زہر کھا لیا۔ تو وہ دوزخ میں بھی ہمیشہ یہی عذاب ہوگا۔ کہ اس کے ہاتھ میں زہر ہوگا۔ وہ پیتا

۹۵۵ ح — خودکشی کرنے والے [illegible]

ابدًا ومن قتل نفسه بحديدة فحديدته في يده يجأ بها في بطنه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها ابدًا۔

رہے گا۔ اور جس نے اپنی جان کو کسی ہتھیار سے ہلاک کیا اس کو دوزخ میں ہمیشہ ایسا ہی عذاب ہوگا کہ وہی ہتھیار اپنے ہاتھ سے اپنے کو مارا کریگا۔

۶۹۶ کھانے میں مکھی پڑجانے کا حکم۔

وعنه رضی اللّٰہ عنه ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال اذا وقع الذباب في اناء احدکم فلیغمسه کله ثم لیطرحه فان في احد جناحیه شفاء وفي الاخر داء۔

حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ "اگر تمہارے کھانے میں مکھی پڑجائے۔ تو اس کو (ایک دفعہ) ڈبوکر پھینک دو اسلئے کہ اسکے ایک پر میں زہر ہے اور دوسرے میں شفا۔ (یہ اکثر زہر کے پر کو ڈالتی ہے)۔

کتاب اللباس

لباس کا بیان

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

۶۹۷ تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا برا ہے

عن ابي هريرة رضی اللّٰه عنه عن النبي صلی اللّٰه علیه وسلم قال ما اسفل من الکعبین من الازار ففي النار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جس نے تہ بند کو ٹخنوں سے نیچا کیا۔ وہ آگ میں جلے گا۔

۶۹۸ آنحضرتؐ کو سبز چادر پسند تھی۔

عن انس رضی اللّٰه عنه قال کان احب الثیاب الی النبي صلی اللّٰه علیه وسلم ان یلبسها الحبرة۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سب کپڑوں سے زیادہ مرغوب یمنی چادر تھی۔ (جو عموماً سبز ہوتی ہے)۔

۶۹۹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض وفات میں چادر کو اوڑھتا۔

عن عائشة رضی اللّٰه عنها

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔ تو آپ بردِ یمانی سے ڈھکے ہوئے تھے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ۔

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور آپ سفید کپڑا پہنے سو رہے تھے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد گیا تو جاگ رہے تھے۔ آپ نے اس وقت یہ فرمایا "جس نے کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا۔ وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا۔ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ فرمایا "ہاں چاہے اس نے زنا اور چوری کی ہو" میں نے پھر کہا۔ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ آپ نے فرمایا "ہاں اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو" چاہے اس میں ابو ذر کی رسوائی ہی کیوں نہ ہو۔ (یعنی وہ اس بات کو برا ہی کیوں نہ منائے) اور جب ابو ذر اس حدیث کو بیان کرتے تھے تو (بطریق فخر) فرماتے تھے وَ اِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِیْ ذَرٍّ۔

ریشم پہننے کی ممانعت

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا هٰكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْإِبْهَامَ يَعْنِي الْأَعْلَامَ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے سے منع فرمایا۔ پھر آپ نے اپنی شہادت اور بیچ کی دونوں انگلیوں کو ملا کر دکھایا۔ یعنی بقدر دو انگل چوڑان کے جائز ہے۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ

حضرت عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْہُ فِی الْاٰخِرَۃِ۔

جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اُسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔

عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نَھَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّشْرَبَ فِیْ اٰنِیَۃِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَاَنْ نَّاْکُلَ فِیْھَا وَعَنْ لُّبْسِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَاَنْ نَّجْلِسَ عَلَیْہِ۔

باب ۴۰۳ سونے چاندی کے برتن اور ریشم و دیبا کی ممانعت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے چاندی کے برتن میں کھانے پینے اور ریشم و دیبا کے پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ۔

باب ۴۰۴ مرد کو زعفرانی رنگ منع ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کو زعفرانی رنگ سے منع فرمایا ہے۔

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سُئِلَ اَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ نَعْلَیْہِ قَالَ نَعَمْ۔

باب ۴۰۵ نبی جوتی پہنے ہوئے نماز پڑھا جا سکتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جوتیاں پہنے ہوئے نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ وہ کہنے لگے ہاں۔

ف۔ یہ استعمال نئی جوتی کا ہے۔ پرانی مشتبہ اور غلیظ جوتی سے نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمْشِیْ اَحَدُکُمْ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ لِیُحْفِھِمَا جَمِیْعًا اَوْلِیُنْعِلْھُمَا۔

باب ۴۰۶ ایک پاؤں میں جوتا پہننا منع ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کوئی تم میں سے ایک جوتی پہن کر نہ چلے۔ چاہئے کہ دونوں پہنے۔ یا دونوں اُتار دے"۔

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ

باب ۴۰۷ جوتیاں پہننے میں دائیں پاؤں اور اتارنے میں بائیں پاؤں سے شروع کرے

حضرت ابوہریرہؓ سے نقل ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے جو شخص جوتیاں پہنے اُسے چاہئے کہ بائیں

لہ دھکی، وہ جوتی ہے جو حلال جانور کے چمڑے سے بنی ہو اور مردار چمڑے کی وہ جائز ہے جو نمکین چمڑا دباغت دیا ہوا ہو۔

بِالْيُمْنٰى وَاِذَا انْتَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ۔

داہنی پہنے۔ اور جب اُتارے تو پہلے بائیں اتارے تاکہ داہنا پاؤں پہننے میں اول ہو اور نکالنے میں آخر ہو۔

آپ کی انگوٹھی کی نقل کندہ کرنے کی ممانعت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَ نَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ اِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشْتُ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَلَا يَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِهِ۔

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس میں "محمد رسول اللہ" کھدوایا۔ اور فرمایا "ہم نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے۔ اور اس میں محمد رسول اللہ کھدوایا ہے۔ کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر یہ نقش نہ کندہ کرے۔"

زنخوں کو گھر سے نکال دیا گیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ اَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ قَالَ فَاَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانًا وَاَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا۔

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زنانے والے مرد اور مردانے وار عورتوں پر لعنت بھیجی۔ اور فرمایا "ان کو گھر سے نکال دو"۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو کو نکال دیا۔ اور حضرت عمر رضؓ نے بھی ایسے شخص کو نکال دیا۔

ڈاڑھی بڑھانے اور مونچھوں کے کتروانے کا حکم۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللِّحٰى وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ۔

حضرت ابن عمر رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "مشرکوں کی مخالفت کرو۔ ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کترواؤ۔"

خضاب کی اباحت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے نقل ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے۔ تم ان کے خلاف کرو۔"

آنحضرت کے بال اور گھنگر یالے

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ

قَالَ كَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَيْسَ بِالسَّبِطِ وَلَا الْجَعْدِ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ۔

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بال نہ بہت سیدھے تھے اور نہ بہت گھنگریالے اور کندھوں اور کانوں کے درمیان رہتے تھے۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ بَسْطَ الْكَفَّيْنِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پاؤں ایسے پُر گوشت اور خوبصورت تھے کہ آپ کے بعد ایسے کسی کے نہیں دیکھے۔ اور آپ کی ہتھیلیاں چوڑی تھیں۔

ح ۵۱۳ آنحضرت کے ہاتھ پاؤں کی خوبصورتی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الْقَزَعِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قزع[ل] سے منع فرماتے تھے۔

ح ۵۱۴ قزع کی ممانعت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتّٰى اَجِدَ وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ۔

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سب سے عمدہ خوشبو جو میسر ہوتی تھی لگاتی تھی۔ حتٰے کہ آپ کی ڈاڑھی اور سر میں خوشبو کی چمک دیکھتی تھی۔

ح ۵۱۵ آنحضرت کو خوشبو کا پسند ہونا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ۔

حضرت انس رض سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم خوشبو کے (ہدیہ) کو واپس نہیں کرتے تھے۔

ح ۵۱۶ آنحضرت خوشبو کو واپس نہ کرتے تھے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ بِذَرِيْرَةٍ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْاِحْرَامِ۔

حضرت عائشہ رض سے مروی ہے۔ کہ میں نے سال حجۃ الوداع میں اپنے ہاتھ سے احرام باندھتے وقت اور حلال ہونیکے وقت خوشبوئے ذریرہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لگائی۔

ح ۵۱۷ احرام کے ابتدا اور انتہا میں استعمال خوشبو۔

ل قزع کے معنے یہ ہیں کہ کچھ بال سر کے مونڈے جائیں اور کچھ باقی رہنے دیئے جائیں۔

ح ۳ تصویر بنانے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لوگ تصویریں بناتے ہیں۔ قیامت کے دن ان کو عذاب دیا جائے گا۔ جس کو تم نے بنایا ہے اس کو زندہ کرو۔

ح ۴ تصویر سازی خدا کو پسند نہیں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِيْ فَلْيَخْلُقُوْا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً وَّ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَلْيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ "اللہ تعالےٰ فرماتا ہے"۔ اس شخص سے بڑھکر ظالم کون ہے جو پیدا کرنے میں میری نقل کرتا ہے (اگر انہیں پیدا کرنا ہے تو) تو ایک دانہ ہی پیدا کریں ایک ذرہ پیدا کریں۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ ایک جو ہی پیدا کریں۔

كِتَابُ الْاَدَبِ

ادب کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ح ۱ ماں باپ سے حسن سلوک کی ہدایت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ قَالَ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور دریافت کیا کہ میری بھلائی اور حسن معاملہ کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ نے فرمایا

أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبُوكَ۔

"تیری ماں"۔ پھر پوچھا کہ اس کے بعد؟ فرمایا "تیری ماں"۔ اس نے پوچھا۔ پھر اس کے بعد؟ فرمایا "تیرا باپ"۔

۵۲۱ ج — باپ کو گالی دینے یا کسی کے باپ کو گالی دیکر اسکے جواب میں باپ کی گالی کھانے کی ممانعت۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "سب سے بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ آدمی ماں باپ پر لعنت کرے"۔ لوگوں نے عرض کی۔ ماں باپ پر کوئی کس طرح لعنت کر سکتا ہے؟ فرمایا۔ "اس طرح کہ کوئی کسی کے باپ کو گالی دے۔ اور وہ اس کے باپ کو گالی دے۔ اور یہ کسی کی ماں کو گالی دے۔ اور وہ اس کے بدلے اس کی ماں کو گالی دے۔"

۵۲۲ ج — رشتہ قطع کرنیوالا جنتی نہ ہوگا۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "قاطع رحم جنت میں داخل نہ ہوگا"۔

۵۲۳ ج — رحم صفات رحمٰن سے ہے۔ (قرابت)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ۔

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رحم "رحمٰن" سے ملا ہوا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ "جو تجھ سے ملیگا میں اس سے ملوں گا۔ اور جو تجھ سے جدائی کرے گا میں اس سے جدائی کرونگا"۔

۵۲۴ ج — رشتہ داروں سے رحم کی رغبت۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُولُ إِنَّ

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے باآواز بلند سنا ہے کہ فلاں شخص کی

اٰلَ اَبِیْ فُلَانٍ لَیْسُوْا بِاَوْلِیَائِیْ اِنَّمَا وَلِیِّیَ اللّٰہُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنْ لَھُمْ رَحِمٌ اَبُلُّھَا بِبِلَالِھَا۔

اولاد میرے دوستوں میں سے نہیں ہے۔ میرا دوست اللہ اور مومن لوگ ہیں۔ ہاں جن کے ساتھ رشتہ داری ہے۔ اسی کے موافق اس کے ساتھ رعایت ہوتی ہے۔

صلہ رحمی کرنے والا

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُکَافِیِٔ وَلٰکِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِیْ اِذَا قَطَعَتْ رَحِمُہٗ وَصَلَھَا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صلہ کرنے والا بدلہ دینے والے کو نہیں کہتے۔ بلکہ صلہ رحمی کرنیوالا وہ ہے۔ جو اپنے ٹوٹے ہوئے رشتہ کو ملا دے۔

بچوں کو پیار سے محروم رکھنا رحمت الٰہی کا انکار ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُقَبِّلُوْنَ الصِّبْیَانَ فَمَا نُقَبِّلُھُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَ اَمْلِکُ لَکَ اَنْ نَزَعَ اللّٰہُ مِنْ قَلْبِکَ الرَّحْمَۃَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ایک دہقانی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور کہا آپ تو بچوں کا بوسہ لیتے ہیں۔ اور ہم نہیں لیتے۔ آپ نے فرمایا۔ "میں کیا کروں۔ اللہ نے تیرے دل سے رحمت چھین لی ہے"۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ماں سے زیادہ مہربان ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْیٍ فَاِذَا امْرَاَۃٌ مِنَ السَّبْیِ تَحْلُبُ ثَدْیُھَا تَسْقِیْ اِذَا وَجَدَتْ صَبِیًّا فِی السَّبْیِ اَخَذَتْہُ فَاَلْصَقَتْہُ بِبَطْنِھَا وَاَرْضَعَتْہُ فَقَالَ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَرَوْنَ ھٰذِہٖ طَارِحَۃً وَلَدَھَا فِی النَّارِ قُلْنَا لَا وَھِیَ تَقْدِرُ عَلٰی اَنْ لَا تَطْرَحَہٗ فَقَالَ اللّٰہُ اَرْحَمُ بِعِبَادِہٖ مِنْ

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے چند قیدی حاضر کئے گئے۔ ان میں ایک عورت بھی تھی۔ اسکی چھاتیاں دودھ سے ایسی بھری ہوئی تھیں کہ دودھ ٹپکتا تھا جہاں کہیں بچہ پاس آتا وہ اس کو پیٹ سے لگا کر دودھ پلا دیتی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "آیا تمہیں خیال ہے کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے۔ ہم نے کہا نہیں۔ یہ قادر ہے مگر ڈال نہیں سکتی۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ اس عورت سے زیادہ اپنے

مِنْ وَلَدِهَا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ جُزْءًا وَّاَنْزَلَ فِی الْاَرْضِ جُزْءًا وَّاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ تَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتّٰی تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَّلَدِهَا خَشْیَةَ اَنْ تُصِیْبَهٗ۔

بندوں پر مہربان ہے۔

ح ۸۲۸ رحمت کے سو حصے جنکے پس تھا ایک حصہ تمام مخلوقات میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے۔ ننانوے حصے اپنے پاس رکھے۔ صرف ایک حصہ زمین پر اتارا اور اس ایک میں سے ساری مخلوقات کو حصے ملے۔ انسانوں جانوروں سب کو حتیٰ کہ گھوڑا بھی اپنے بچے کے اوپر سے پیر اُٹھا لیتا ہے۔ کہ کہیں اسے تکلیف نہ ہو“۔

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْخُذُنِیْ فَیُقْعِدُنِیْ عَلٰی فَخِذِهٖ وَیُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلٰی فَخِذِهِ الْاُخْرٰی ثُمَّ یَضُمُّهُمَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَاِنِّیْ اَرْحَمُهُمَا۔

ح ۸۲۹ بچوں کے لئے ایک دعا۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں۔ جب میں بچہ تھا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھکو پکڑ کر ایک ران پر بٹھلاتے۔ اور دوسری پر حسنؓ کو۔ اور پھر ہم دونوں کو ملاکر یہ دعا فرماتے ”اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَاِنِّیْ اَرْحَمُهُمَا“ (اے اللہ! تو ان دونوں پر مہربانی فرما کیونکہ میں بھی ان پر مہربانی کرتا ہوں)۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةٍ وَّقُمْنَا مَعَهٗ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ وَّهُوَ فِی الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَمُحَمَّدًا وَّلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَعْرَابِیِّ

ح ۸۳۰ صرف اپنے لئے رحمت چاہنا اچھا نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے آپکے ساتھ ہم بھی کھڑے تھے تو ایک دیہقانی نے نماز میں ہی کہا کہ میرے اور محمدؐ کے اوپر رحمت کر۔ اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحمت نہ کر۔ جب آپ نے سلام پھیرا۔ تو اس دیہقانی سے فرمایا

لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا۔

تو نے وسیع شئے (رحمت الٰہی) کو تنگ کر دیا۔

مسلمان باہم گویا اعضا کی شان ہیں ح ۱۲

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِىْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَىٰ عُضْوًا تَدَاعَىٰ لَهٗ سَائِرُ جَسَدِهٖ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى۔

حضرت نعمان بن بشیر راوی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تو مسلمانوں کو ایک دوسرے سے رحم اور محبت اور مہربانی میں ایسا دیکھے گا، جیسا بدن میں ایک عضو مریض ہو جائے تو سارے اعضا بخار اور بیداری میں اس کے شریک ہوں۔

ثمر دار درخت لگانا ثواب ہے۔ ح ۱۳

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ إِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةً۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس مسلمان نے کوئی درخت لگایا۔ اور اسکا پھل آدمیوں اور جانوروں نے کھایا تو اس لگانے والے کے لئے ثواب اور بڑا صدقہ ہے۔

بے رحم پر خدا کی رحم نہ ہوگا۔ ح ۱۴

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو کسی پر رحم نہ کرے اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔

ہمسایہ سے حسن سلوک۔ ح ۱۵

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِىْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جبرئیل علیہ السلام مجھے پڑوسی پر احسان کرنے کی یہانتک وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال ہوا کہ پڑوسی کو میرا وارث ہی کر دینگے۔

ہمسایہ کو تکلیف دینے والا مومن نہیں۔ ح ۱۶

عَنْ أَبِىْ شُرَيْحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ

حضرت ابو شریح خزاوی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خدا کی قسم مومن نہیں۔ خدا کی قسم مومن نہیں۔ خدا کی قسم مومن نہیں۔

قِيْلَ وَمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ۔

دریافت کیا گیا یا رسول اللہ! وہ کون شخص ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ "جس کا پڑوسی اس سے تکلیف پاتا ہو"۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو۔ اُسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی خاطر کرے۔ اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو۔ اُسے چاہئے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہئے کہ بات کہے تو اچھی کہے ورنہ خاموش رہے"۔

۵۳۶ مہمان کی تواضع کرنا اور ہمسایہ کو راحت دینا اور اچھا بولنا مومن کی نشانی ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ہر نیک بات بتانے کا ثواب صدقہ دینے کے برابر ہے"۔

۵۳۷ نیک بات بتلانے کا ثواب صدقہ دینے کے برابر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ کہ مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اللہ ہر کام میں نرمی پسند کرتا ہے۔"

۵۳۸ خدا کو ہر کام میں نرمی پسند ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَقَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو موسے اشعریؓ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ایک مومن دوسرے مومن کے لئے ایسا ہے جیسا کہ دیوار کی بنیاد۔ ایک جزو دوسرے جزو کو قوت دیتا ہے۔ پھر اپنی انگلیوں کو ملا کر مثال بتائی کہ اس طرح ایک دوسرے سے ملکر قوت دیتے ہیں۔

۵۳۹ مومنین کی سفارش کی ہدایت۔

جَلَسًا إِذَا جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ أَوْ طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ۔

آپ بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک شخص سائل یا حاجتمند آیا۔ حضور سرورِ کائنات ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے "اس شخص کی مجھ سے سفارش کرو۔ تم کو ثواب ہوگا۔ اور اللہ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہتا ہے پورا کرتا ہے۔

آنحضرت صلعم کی بردباری۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَلَا فَحَّاشًا وَلَا لَعَّانًا كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ۔

حضرت انس بن مالک رض کہتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم برا یا فحش کہنے والے اور لعنت کرنے والے نہ تھے ہم میں سے کسی پر غصے کے وقت فرماتے تھے۔ کیا ہے اس کو اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

آنحضرت سوال رد نہ کرتے تھے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ لَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایسا کبھی نہیں ہوا۔ کہ حضور سے کبھی کوئی چیز مانگی گئی ہو۔ اور فرمایا ہو کہ نہیں۔

نوکروں سے حسن سلوک کا نمونہ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا أَلَّا صَنَعْتَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضور کی خدمت میں دس برس رہا۔ حضور نے کبھی مجھ کو اُف تک نہیں کہا۔ اور نہ یہ فرمایا کہ یہ کیوں کیا۔ اور یہ کیوں نہ کیا۔

کسی پر جھوٹی تہمت لگانے سے اپنے آپ پر لگ جاتی ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ کوئی شخص کسی کو فسق کی تہمت نہیں لگاتا اور نہ وہ اس کو کفر کی تہمت لگاتا ہے۔ مگر یہ کہ تہمت اُسی لگانے والے پر لوٹ آتی ہے

عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ۔

بشرطیکہ وہ شخص جس کو تہمت لگائی گئی ہے ویسا نہیں ہے۔

۸۴۴ تخ — حسن کلام کی تاکید

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ۔

حضرت ثابت بن ضحاکؓ سے (جو درخت کے نیچے بیعت کرنیوالوں سے تھے یعنی بیعت الرضوان میں شامل تھے) روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ "جس نے اسلام کے سوا کسی اور ملت کی قسم کھائی تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا۔ اس نذر کا پورا کرنا لازم نہیں ہے جو اسکے اختیار میں نہ ہو۔ اور جس نے دنیا میں کسی چیز کے ساتھ خودکشی کر لی۔ تو وہ قیامت میں اسکے ساتھ عذاب دیا جائیگا۔ اور جس نے مومن پر لعنت کی۔ تو (اس کا گناہ) اس کے قتل کے برابر ہے۔ اور جس نے مومن کو کافر کہا۔ تو یہ بھی اسکے قتل کے برابر ہے۔"

۸۴۵ تخ — چغلخور جنتی نہیں

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ فرماتے تھے "چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔"

۸۴۶ تخ — تعریف میں مبالغہ کی ممانعت۔

عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنٰى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ يَقُوْلُهُ مِرَارًا إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا تو ایک اور شخص نے اس کی بہت تعریف کی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ "خرابی ہو تجھ کو تو نے (اس کی تعریف کرکے) اس کی گردن اڑا دی۔" اور یہی جملہ آپ نے کئی بار فرمایا۔ اور پھر کہا "اگر تم میں سے کسی کو کسی کی ضرور ہی تعریف کرنا ہے۔ تو یوں

مَادِحًا لَهُ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يُرٰى أَنَّهُ كَذٰلِكَ وَحَسِيْبُهُ اللهُ وَلَا يُزَكِّيْ عَلَى اللهِ أَحَدًا۔

کہنا چاہئے کہ میں اس کو ایسا ایسا سمجھتا ہوں۔ اگر وہ اسکے گمان میں ویسا ہے جیسا اس نے کہا۔ اور (درحقیقت) اس کے اچھے یا برے ہونے کا جاننے والا تو خدا ہی ہے، اور خدا پر کسیکی پاکیزگی بیان نہ کرنی چاہئے"۔

تین دن سے زیادہ کشیدگی کا باہم رنج رکھنا درست نہیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" آپس میں بغض حسد اور رنجش نہ رکھو۔ بلکہ خدا کے بندے (مسلمان) بھائی بن کر رہو۔ اور کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ اپنے بھائی (مسلمان) سے (کسی جھگڑے کے باعث) تین دن سے زیادہ جدا رہے"۔

مسلمانوں کو باہم بھائیوں کی طرح رہنا چاہئے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے" تم اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ۔ کیونکہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہے۔ اور (کسی کے عیبوں کی) تلاش اور جستجو نہ کرو۔ نہ آپس میں حسد اور رنجش رکھو۔ نہ ایک دوسرے سے بغض کرو۔ بلکہ خدا کے بندے ایکدوسرے کے بھائی ہو کر رہو۔

علم دین ضروری ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِيْنِنَا شَيْئًا وَفِيْ رِوَايَةٍ يَعْرِفَانِ دِيْنَنَا الَّذِيْ نَحْنُ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" میں گمان نہیں کرتا کہ فلاں فلاں (جو دو شخص ہیں) ہمارے دین کی کوئی بات بھی جانتے ہوں۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ ہمارے دین کو جس پر ہم ہیں (کچھ بھی) جانتے ہوں"۔

۸۵۰
اللہ کا تقاضہ بیان کرنا معافی سے نا امید کیا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ أُمَّتِيْ مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ وَإِنَّ مِنَ الْمُجَانَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے۔ میری کل امت کے گناہ معاف ہیں۔ مگر علانیہ گناہ کرنیوالے (معافی کے مستحق نہیں) اور یہ بیحیائی کی بات ہے کہ رات کو کوئی شخص گناہ کا فعل کرے۔ اور صبح کو باوجودیکہ خدا نے اس کی پردہ پوشی کی ہو مگر وہ لوگوں سے کہتا پھرے کہ اے فلاں! میں نے رات کو ایسا ایسا کام کیا۔ حالانکہ رات کو اسکے پروردگار نے اسکی پردہ پوشی کی تھی۔ مگر صبح کو خدا کے پردے کے تئیں اس نے اپنے اوپر سے اٹھایا۔

۸۵۱
دو مسلمانوں میں جو پہلے سلام کی ابتدا کرنیوالا دوسرے سے بہتر ہے۔

عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ۔

حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کسی مسلمان کو یہ لائق نہیں کہ تین رات سے زیادہ اپنے بھائی مسلمان سے ترک ملاقات کرے (یعنی) جب ایک دوسرے سے ملیں۔ تو یہ اس سے منہ پھیر لے اور وہ اس سے منہ پھیر لے۔ اور ان دونوں میں اچھا وہ شخص ہے جو سلام کی ابتدا کرے۔

۸۵۲
سچ بولنے اور جھوٹ سے بچنے کا حکم۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يَكُوْنَ صِدِّيْقًا وَإِنَّ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا "سچ بولنا نیک کاموں کی ہدایت کرتا ہے اور نیک کام جنت میں لیجاتا ہے انسان سچ بولتے بولتے (خدا کے) ہاں سچوں میں لکھا جاتا ہے۔ اور یقیناً

الكذب يهدي إلى الفجور وإن الفجور يهدي إلى النار وإن الرجل ليكذب حتى يكتب عند الله كذابا۔

جھوٹ بولنا برے کاموں کی ہدایت کرتا ہے اور برے کام دوزخ میں لے جاتے ہیں۔ اور یقیناً انسان جھوٹ بولتے بولتے جھوٹوں میں لکھا جاتا ہے۔

عن أبي موسى رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس أحد وليس شيء أصبر على أذى سمعه من الله إنهم ليدعون له ولدا وإنه ليعافيهم ويرزقهم۔

حضرت ابو موسیٰؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا "کوئی شخص اذیت کی بات سننے پر خدا سے زیادہ صبر کرنیوالا نہیں ہے۔ لوگ اسکے واسطے بیٹا بناتے ہیں۔ اور وہ ان سے درگذر کرتا ہے اور ان کو رزق دیتا ہے۔

[illegible] درگذر نا صابر ہے

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليس الشديد بالصرعة إنما الشديد الذي يملك نفسه عند الغضب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زبردست وہ نہیں ہے جو کشتی لڑنے میں اپنے مقابل کو پچھاڑ دے۔ بلکہ زبردست وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس کو قبضہ میں رکھے"۔

غصہ کے وقت نفس پر قابو بہادری ہے

وعنه رضي الله عنه أن رجلا قال للنبي صلى الله عليه وسلم أوصني قال لا تغضب فردد مرارا قال لا تغضب۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور سے عرض کی مجھے کچھ وصیت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا "غصہ نہ کیجیو"۔ اس نے کئی مرتبہ دریافت کیا آپ نے یہی فرمایا کہ "غصہ نہ کیجیو"۔

غصہ سے بچنے کی تاکید۔

عن عمران بن حصين رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم الحياء لا يأتي إلا بخير۔

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "حیا بجز نیکی کے اور کچھ ثمرہ نہیں لاتی"۔

حیا نیکی کا باعث ہے

عن ابن مسعود رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

[illegible]

مِسْلَمٌ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔

"نبوت کی پہلی بات جو لوگوں نے پائی ہے یہ ہے۔ کہ جب تو حیا نہ کرے تو پھر جو تیرا جی چاہے سو کر۔"

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتَّى كَانَ يَقُولُ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ۔

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم سے اسقدر میل جول رکھتے تھے کہ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا۔ اُس سے آپ فرماتے تھے۔ "اے ابو عمیر کیسے ہو نغیر" (نغیر پدڑی کو کہتے ہیں)۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں کاٹا جاتا۔"

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً۔

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "بے شک شعر سے منطق پیدا ہوتی ہے۔"

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے۔ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ شعر سے بھرے۔"

حَدِيثُ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ تَقَدَّمَ مُرْدَدًا فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ بَعْدَ قَوْلِهِ أَنْتَ مَعَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث کہ "ایک دہقانی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور پوچھا قیامت کب ہوگی؟ پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں اس قول کے بعد کہ "تو اسکے ساتھ ہوگا

---

۸۵۸ بخ — زیر دستوں کے ساتھ آنحضرتؐ کا نیک سلوک۔

۸۵۹ بخ — مومن ٹھوکر کو ضائع نہیں کرتا۔

۸۶۰ بخ — بعض شعروں میں حکمت ہوتی ہے

۸۶۱ بخ مسلم — شعر کی برائی

۸۶۲ بخ — قیامت کو ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ

مَنْ أَحْبَبْتَ فَقُلْنَا وَنَحْنُ كَذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ۔

جس کو محبت کرتا ہے" یہ سنا تو ہم نے عرض کیا کہ کیا ہم بھی اسیطرح آپکے ساتھ ہونگے؟ آپ نے فرمایا "ہاں"۔

باب قیامت کے دن عہدشکنوں کی رسوائی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت میں عہدشکنوں کیلئے ایک جھنڈا نصب کیا جائیگا اور پکارا جائیگا۔ کہ یہ غدر کرنے والے فلاں بن فلاں ہیں۔

باب سخاوت مومن کا دل ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ۔

حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "انگور کو کرم (سخاوت) نہ کہو۔ کیونکہ کرم مومن کا دل ہے"۔

باب ناخوش نام کی تبدیلی کا جواز

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيلَ تُزَكِّي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے "حضرت زینبؓ کا نام پہلے برہ تھا۔ پس کہا گیا۔ کہ وہ اپنے نفس کی پاکی ظاہر کرتی ہیں۔ تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھدیا"۔

باب عورتوں کی سواری آہستہ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ فِي الثَّقَلِ وَأَنْجَشَةُ غُلَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُوقُ بِهِنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنْجَشُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اُمِّ سلیم سفر میں تھیں۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام انجشہ نامی اونٹ کو ہانکتا تھا۔ آپ نے فرمایا عورتوں کے اونٹ کو آہستہ سے ہانک۔

باب آقا نام شہنشاہ ناقص ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْنَى الْأَسْمَاءِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "برے نام کا اللہ کے نزدیک وہ آدمی ہے۔ جس کا نام "مالک الاملاک" یعنی "شہنشاہ" ہو۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَهٰذَا لَمْ يَحْمَدْهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دو شخصوں کو چھینک آئی۔ ایک کو آپ نے جواب میں "یرحمک اللہ" کہا۔ اور دوسرے کو کچھ نہ فرمایا۔ اس نے کہا۔ آپ نے اسے تو "یرحمک اللہ" فرمایا مجھے نہ فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔ "اس نے الحمد للہ کہا تھا۔ اور تو نے نہیں کہا تھا"

۹۶۸ ح اسکو چھینک کا جواب دینا ضروری ہے جس نے الحمد للہ کہا ہو۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اللہ چھینک کو پسند کرتا ہے۔ اور جمائی کو نا پسند کرتا ہے جب چھینک آئے اور وہ شخص الحمد للہ کہے۔ تو ہر مسلمان پر جس نے سنا حق ہو گیا کہ یرحمک اللہ کہے۔ لیکن جمائی چونکہ شیطان کی طرف سے ہے اس لئے جہانتک ہو سکے اس کو روکے۔ کیونکہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔ (جمائی آنے پر لاحول پڑھنے کی تنبیہ ہے)۔

۹۶۹ ح چھینک پر الحمد للہ کہنے اور جمائی سے بچنے کا حکم

کتاب الاستئذان

استئذان کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ح ٨٦٠ — سلام کا حکم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ وَالْمَارُّ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا" چھوٹا بڑے کو چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے بہتوں کو سلام کریں۔

ح ٨٦١ — سوار پیدل کو سلام کرے۔

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ رِوَایَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ

حضرت ابوہریرہؓ سے ہی ایک روایت میں ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" سوار پیدل کو سلام کرے۔ اور پیدل بیٹھے ہوئے کو۔ اور تھوڑے آدمی بہت آدمیوں کو۔

ح ٨٦٢ — راہِ خدا کھانا کھلانا اور ہر ایک کو سلام کرنا اسلام کا بہتر کام ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَعَلٰی مَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا۔ کونسا اسلام (کا کام) بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا۔ تیرا کھانا کھلانا۔ اور واقف ناواقف کو سلام کرنا"۔

ح ٨٦٣ — کسی کے گھر میں جھانکنا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَطَّلَعَ رَجُلٌ

حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے

مِن جُحْرٍ فِي حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ۔

گھر (میں بیٹھے) سلائی سے سر کھجا رہے تھے۔ ایک شخص نے کسی سوراخ میں سے (جو گھر کی دیوار میں تھا) جھانکا۔ آپ نے فرمایا "اگر میں جانتا کہ تو جھانکے گا تو یہی سلائی تیری آنکھ میں مار دیتا۔ (تجھے خبر نہیں) کہ اجازت لینے کا حکم تو (کسی کی حالت) نہ دیکھنے کے لئے ہی ہوا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے۔ ایک صحت دوسری امن"۔

ج ۸۴۳ صحت و امن خدا کی بڑی نعمتیں ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْذَرَ اللهُ تَعَالَى إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" کہ جس کو اللہ لمبی عمر بخشے یہانتک کہ ساٹھ برس کو پہنچ جائے۔ تو اس کے بعد اللہ اس کے عذر قبول نہیں کرتا"۔

ج ۸۴۴ خدا بوڑھے کے عذر کو نہیں سنتا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْأَمَلِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" بوڑھے شخص کا دل دو چیزوں (کی خواہش) میں جوان ہوتا ہے۔ حبِ دنیا اور درازی عمر میں"۔

ج ۸۴۵ بوڑھے کو بھی دنیا اور درازی عمر کی ہوس ہوتی ہے۔

عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ

حضرت عتبان بن مالک انصاری سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس بندے نے خالصاً للہ کہدیا ہے

ج ۸۴۶ لا الٰہ الا اللہ کہنے والے پر آتشِ دوزخ حرام ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَبْتَغِیْ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارَ۔

لا الٰہ الا اللہ بروز حشر اس پہ دوزخ کی آگ ضرور ہی حرام ہوگی۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰے مَا لِعَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ عِنْدِیْ جَزَاءٌ اِلَّا قَبَضْتُ صَفِیَّہٗ مِنْ اَھْلِ الدُّنْیَا ثُمَّ احْتَسَبَہٗ اِلَّا الْجَنَّۃَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس مومن بندے کی محبوب شے میں نے دنیا سے اُٹھالی۔ اور اس نے اس پر صبر کیا۔ اس کی جزا میرے ہاں بجز جنّت اور کچھ نہیں۔

عَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْھَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَ یَبْقٰی حُفَالَۃٌ کَحُفَالَۃِ الشَّعِیْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا یُبَالِیْھِمُ اللّٰہُ بَالَۃً۔

حضرت مرداس اسلمیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "سب سے پہلے صالح لوگ مرجائیں گے ان کے بعد جو اُن سے کم نیک ہیں۔ یہاں تک کہ ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جیسے جو یا چھوہاروں کی بھوسی ہوتی ہے جنکی اللہ کو کچھ پرواہ بھی نہ ہوگی"۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰی ثَالِثًا وَلَا یَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ تَابَ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ اگر بنی آدم کو دو جنگل مال کے بھرے ہوئے بھی ملجائیں تو یہ تیسرے جنگل کی تلاش میں رہیگا۔ اور اولادِ آدمؑ کے پیٹ کو تو مٹی ہی بھرتی ہے۔ مگر جو اللہ کی طرف جھکتا ہے۔ اللہ بھی اسپر مہربان ہوتا ہے"۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّکُمْ مَالُ وَارِثِہٖ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ مَالِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا مِنَّا اَحَدٌ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں ایسا کون ہے جسے اپنے وارث کے مال سے اپنا مال پسند ہے؟ جنہے عرض کی یا رسول ہم سب کو اپنا ہی

حاشیہ:
مصیبت پہ صبر کرنیوالے کو جنت کا وعدہ۔

دنیا پہلے نیکوں سے خالی ہوگی

عام انسان کناعت نہیں کرتے اسلئے جو خدا کی طرف جھکتا ہے خدا اس پر زیادہ مہربان ہوتا ہے۔

اپنا مال وہی ہے جو خدا کی راہ میں خرچ ہو۔

إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ قَالَ فَإِنَّ
مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ
وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ۔
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ آللهِ
الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنْ
كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي
عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَإِنْ
كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ
عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ
وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا
عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي
يَخْرُجُونَ مِنْهُ فَمَرَّ
أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ
عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ
مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي
فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ
بِي عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ
مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى مَا
سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَمَرَّ
فَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو
الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِي وَعَرَفَ مَا
فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِي ثُمَّ قَالَ أَبَا
هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ
قَالَ الْحَقْ وَمَضَى فَتَبِعْتُهُ
فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ

مال اپنے سے۔ فرمایا۔ اپنا مال وہ ہے جو زندگی
میں خرچ کرکے آگے بھیجے۔ اور جو چھوڑ مرے
وہ وارثوں کا ہے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں۔ قسم ہے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود
نہیں۔ بعض دفعہ تو میں بھوک
کے باعث زمین پر پیٹ لگا کر لیٹ
جاتا تھا۔ اور بعض دفعہ پیٹ سے پتھر باندھ
لیتا تھا۔ ایک روز میں نبی صلے اللہ علیہ
وسلم اور اُن کے اصحاب کی راہ میں بیٹھ
گیا۔ جہاں سب سے پہلے ابوبکر رض
گذرے۔ میں نے ان سے قرآن کی
ایک آیت پوچھی۔ اور صرف اسلئے
پوچھی کہ مجھے کھانا کھلادیں۔ مگر انہوں نے
خیال نہ کیا اور چلے گئے۔ پھر عمر گذرے
تو میں نے ان سے بھی قرآن کی ایک
آیت پوچھی اور صرف اسلئے پوچھی کہ
مجھے کھانا کھلادیں۔ مگر انھوں نے بھی
خیال نہ کیا اور چلے گئے۔ پھر رسولخدا صلے
اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے تو مجھے
دیکھکر مسکرائے اور میرے دل کی بات
اور میرے چہرے کی حالت سمجھ گئے
اور فرمایا " اے ابوہریرہ ! میں نے
کہا لبیک یا رسول اللہ۔ فرمایا میرے
ساتھ آ۔ پس آپ چلے تو میں آپ کے
پیچھے ہولیا۔ آپ مکان میں داخل ہوئے
میں نے اندر جانے کی اجازت مانگی تو مجھے بھی

سچ
آنحضرت کا مجمع
اصحاب صفہ کو
دودھ کے ایک پیالے
سے سیر کرانا۔

لی فَقَدْ دَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ قَالُوا أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةٌ قَالَ أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِي قَالَ وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ إِلَى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا فَسَاءَنِي ذٰلِكَ قُلْتُ وَمَا هٰذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ كُنْتُ أَحَقُّ أَنَا وَأَنْ أُصِيبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوَّى بِهَا فَإِذَا جَاؤُا أَمَرَنِي فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ

اجازت دی۔ چنانچہ میں مکان میں داخل ہوا۔ تو آپ نے دودھ کا ایک پیالہ دیکھا فرمایا" یہ کہاں سے آیا؟" گھر والوں نے کہا فلاں شخص یا یہ کہا کہ فلاں عورت آپ کے لئے تحفہ دے گئی ہے۔ آپ نے فرمایا" اے ابوہریرہ! میں نے کہا لبیک یارسول اللہ۔ فرمایا اہل صفہ کو بلا لا۔ ابوہریرہ نے بیان کیا کہ اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے۔ نہ تو ان کے اہل وعیال تھے نہ مال اور نہ کسی کے ذمے ان کا کھانا تھا۔ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقے کا مال آتا تو آپ اس میں سے کچھ بھی نہ لیتے۔ بلکہ سب کا سب انہیں کو بھیجدیا کرتے۔ البتہ کوئی تحفہ آتا تو کچھ اپنے لئے رکھ لیتے اور کچھ انہیں بھیجدیتے۔ اس وقت برا معلوم ہوا (کہ یہ دودھ ان لوگوں کو دیا جائے) اور دل میں خیال ہوا کہ یہ دودھ اہل صفہ کو کس طرح کافی ہو سکتا ہے۔ اسکے پینے کا تو میں زیادہ حقدار تھا۔ کہ مجھے قوت ہو جاتی۔ جب اہل صفہ آئیں گے اور آپ مجھے حکم دینگے تو میں یہ دودھ انہیں دیدونگا۔ اور اس سے مجھے کچھ نہ بچیگا۔ مگر اللہ اور اسکے رسول کے حکم کی بجا آوری سے کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ خیر میں اہل صفہ کے پاس آیا۔ اور انہیں بلا لایا۔ پس وہ آئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے انہیں اجازت دے دی۔

فَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ
فَقَالَ يَا اَبَا هِرٍّ قُلْتُ
لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خُذْ
فَاَعْطِهِمْ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ
فَجَعَلْتُ اُعْطِيْهِ الرَّجُلَ
فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ
يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَاُعْطِيْهِ
الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى
ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَيَشْرَبُ
حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّ
عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتَّى انْتَهَيْتُ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ
فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلٰى
يَدِهٖ فَنَظَرَ اِلَيَّ فَتَبَسَّمَ
فَقَالَ اَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ
يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَقِيْتُ
اَنَا وَاَنْتَ قُلْتُ صَدَقْتَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اقْعُدْ فَاشْرَبْ
فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ
اشْرَبْ فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ
يَقُوْلُ اشْرَبْ حَتّٰى قُلْتُ لَا
وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا
اَجِدُ مَسْلَكًا قَالَ فَاَرِنِيْ
فَاَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ
وَسَمّٰى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ۔

وَعَنْهُ اَيْضًا

چنانچہ وہ اندر آکر اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا۔ اے ابوہریرہ! میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ! فرمایا کہ انہیں دودھ پلاؤ۔ میں نے پیالہ لیا اور ایک شخص کو دیا اس نے سیر ہو کر پیا۔ اور مجھے دیا۔ پھر میں نے دوسرے کو دیا۔ اس نے بھی سیر ہو کر پیا۔ اور پھر مجھے دیا۔ پھر اور کو دیا۔ ایسے ہی سب پی چکے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دور آگیا۔ آپ نے پیالہ ہاتھ پر رکھا اور میری طرف دیکھکر مسکرائے۔ اور فرمایا۔ "تو اور میں باقی رہ گئے ہیں۔ میں نے کہا۔ حضور بے شک۔ پھر آپ نے فرمایا۔ بیٹھ اور پی۔ میں نے بیٹھ کر پیا۔ پھر باصرار کہا۔ اور پی۔ میں نے اور پیا۔ آپ نے بہت اصرار سے پلایا۔ آخر کار میں نے کہا واللہ میرے پیٹ میں جگہ نہیں فرمایا مجھے دے۔ میں نے دیا۔ آپ نے اللہ کی تعریف بیان کی۔ اور بسم اللہ کہکر باقی بچا ہوا نوش فرمالیا

حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں۔ کہ

ح ۱۸۳
آنحضرتؐ کی اپنی آل کیلئے صرف قوت لایموت کی دعا۔

رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اللهم ارزق آل محمد قوتا۔

رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اے اللہ! محمدؐ کی آل کو قوت (لا یموت) دے (یعنی اتنا دے جسمیں انکا گذارہ ہو۔ اتنا نہ دے جس سے وہ بد چلنی کریں)"

۵ح اعمال و عبادات میں بھی میانہ روی اختیار کرو۔

وعنه رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن ينجي احدا منكم عمله قالوا ولا انت يا رسول الله قال ولا انا الا ان يتغمدني الله برحمته سددوا وقاربوا واغدوا وروحوا وشيء من الدلجة والقصد القصد تبلغوا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تمہارے کسی کے عمل نجات نہ دینگے" صحابہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اور نہ آپ کے؟ فرمایا "ہاں۔ نہ میرے عمل نجات دینگے۔ مگر یہ کہ اللہ مجھ پر رحم کرے۔ اور فرمایا "میانہ روی سے کام کرو۔ اور اللہ سے قربت حاصل کرو۔ ہر صبح وشام اور پچھلی رات میں عبادت کرو۔ اور میانہ روی اختیار کرو۔ میانہ روی اختیار کرو۔ منزل مقصود پر پہنچ جاؤ گے۔

۶ح دوامی عمل اللہ کو زیادہ پسند ہے گو قلیل ہو۔

عن عائشة رضي الله عنها قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الاعمال احب الى الله تعالى قال ادومها وان قل۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا۔ کہ اللہ کو کونسا عمل پسند ہے فرمایا "دوامی عمل۔ اگرچہ قلیل ہی ہو"

۷ح کافروں کو اللہ کی رحمتوں کی آگاہی اور مومنوں کو اللہ کے عذابوں کی آگاہی

عن ابي هريرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لو يعلم الكافر بكل الذي عند الله من الرحمة لم ييأس من الجنة ولو يعلم المؤمن بكل الذي عند الله من العذاب لم يأمن من النار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ کہ اگر کافر اللہ کے پاس کی تمام رحمت جان لیں تو کبھی جنت سے ناامید نہ ہوں۔ اور اگر مومن اللہ کے ہاں تمام عذاب جان لیں تو دوزخ سے نڈر نہ ہوں"

ج ص ۵۸۸
اپنی زبان اور شرمگاہ کا محافظ جنتی ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ۔

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو میرے سامنے اپنی زبان اور شرمگاہ کا ضامن ہو جائے۔ میں اسکے واسطے جنت کا ضامن ہوں"

ج ۱۹ ص ۵۸۸
خدا کی خوشنودی و ناراضی الی سے ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص اللہ کی مرضی کے موافق بلا قصد کوئی کلمہ کہے اللہ اس کے درجے بڑھاتا ہے۔ اور جو بندہ بلا قصد اس کے خلاف مرضی کوئی کلمہ کہتا ہے۔ تو اللہ اُسے دوزخ میں ڈالیگا"

ج ص ۵۸۸
آنحضرتؐ اور قرآن کی مثال

عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنِي وَأَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ فَأَدْلَجُوا عَلَى مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْهُ طَائِفَةٌ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَاحَهُمْ۔

حضرت ابوموسےٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "میری اور جو اللہ نے میرے پاس بھیجا ہے۔ اسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کسی قوم سے آکر کہا۔ کہ میں نے اپنی آنکھ سے دشمنوں کا ایک لشکر آتے دیکھا ہے۔ اور میں تمہیں ننگا ہو کر ڈراتا ہوں تم اس سے بچو۔ ایک گروہ نے اسکا کہا مانا چنانچہ رات ہی رات وہاں سے چل دئے۔ وہ تو بچ گئے مگر دوسرے گروہ نے کہا نہ مانا۔ اور صبح کو وہ لشکر آپہنچا۔ اُس نے انہیں مار ڈالا۔

ف۔ عرب کا قاعدہ تھا۔ کہ اگر وہ چادر اوڑھے ہوئے ہوتے اور ڈرانا مقصود ہوتا۔ اور کوئی خوفناک خبر سنانی ہوتی تو چادر اُتار کر نیچے ڈال دیتے۔

ننگا ہونے کا یہی مطلب ہے۔

۵۹۰ دوزخ شہوتوں سے اور جنت تکلیفوں سے ڈھانپی ہوئی ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ دوزخ شہوتوں سے اور جنت تکلیفوں سے ڈھانک دی گئی ہے۔

ف۔ تکلیفوں سے مراد مجاہدہ نفس ہے۔ یعنی جس نے اپنے اوپر تکلیف اٹھا کر مجاہدہ کیا۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۵۹۱ دوزخ اور جنت بندوں کے ساتھ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت تمہاری جوتی کے تسمے سے زیادہ قریب ہے۔ اور ایسے ہی دوزخ بھی"۔

۵۹۲ امیر کی طرف دیکھو تو غریب کی طرف بھی دیکھو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی شخص اپنے سے امیر کی طرف دیکھے تو چاہئے کہ پھر اپنے سے غریب کی طرف بھی خیال کرے۔

ف۔ کیونکہ صرف امیر کی طرف ہی خیال کرنا باعث ناشکری ہوگا۔ کہ اللہ نے اُسے اتنا مال دیا۔ اور ہمیں کچھ بھی نہ دیا۔

۵۹۳ خدا تعالے کی بخشش عظیم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرْوِیْ عَنْ رَبِّهٖ جَلَّ وَعَلَا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّئَاتِ ثُمَّ بَیَّنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهٗ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "منجملہ روایات ربانی کے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالے نے نیکیاں اور برائیاں لکھدی ہیں۔ اور ظاہر کردیا ہے کہ یہ نیکی ہے اور یہ بدی ہے۔ پس جس نے نیکی کا محض ارادہ ہی کیا۔ اور کی نہیں تو اللہ تعالیٰ اسکے نامۂ اعمال میں

حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ عَلَيْهِ سَيِّئَةً وَاحِدَةً۔

پوری نیکی لکھیگا۔ اور جس نے نیکی کا ارادہ کرکے کر بھی لی۔ اس کے نامۂ اعمال میں دس سے لیکر سات سو تک بلکہ اور دگنی تگنی نیکیاں جتنی چاہے گا لکھے گا۔ لیکن جس نے بدی کا ارادہ کیا اور مرتکب نہیں ہوا۔ اسکے لئے بھی ایک پوری نیکی کا ثواب لکھیگا۔ اور جس نے ارادہ کرکے کر بھی لی اسکے لئے ایک ہی بدی لکھیگا۔"

۳۹۴ ج
دنیا سے امانت اٹھ جائیگی۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں فرمائی تھیں۔ ایک کا ظہور تو میں نے دیکھ لیا۔ البتہ دوسری کے ظہور کا منتظر ہوں۔ وہ پہلی حدیث یہ ہے کہ "امانت اولاً لوگوں کے دلوں میں حاصل ہوئی۔ اور پھر لوگوں نے قرآن سے بھی امانت داری کا حکم جان لیا۔ اور پھر سنت نبوی سے بھی جان لیا۔" دوسری حدیث رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے امانتداری کے اُٹھ جانے کی فرمائی کہ "امانت داری بہت جلد جاتی رہیگی۔ ایسا ہوگا کہ آدمی سوئیگا۔ اور امانت اسکے دل سے نکال لیجائیگی۔ اسکا نشان ایک دھبہ رہجائیگا۔ پھر سوئیگا تو امانت باقی بھی نکال لیجائیگی۔ اور اسکا نشان ایک آبلہ سا ہوگا۔ جیسے کوئی چنگاری اپنے پاؤں پر لُڑکا دے جس سے وہ پھول جائے۔ اور یہ اُسے اُبھرا ہوا دیکھے حالانکہ اس میں کچھ بھی نہیں۔

فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ مِنْهُمْ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَأَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيُّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامُ وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيْهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا۔

اور ہر روز لوگ خرید و فروخت کریں گے مگر امانت دار کوئی نہ ہوگا۔ امانت دار ایسے شاذ و نادر ہو جائیں گے۔ کہ تعجب سے یوں کہیں گے۔ کہ فلاں قبیلے میں فلاں شخص کیسا امانت دار ہے اور کیسا ظریف اور عقلمند ہے۔ حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان نہ ہوگا۔ اور ہمارا ایک ایسا زمانہ ہو چکا ہے۔ کہ ہمیں کسی کے ہاتھ بیع کرنے میں پرواہ نہ ہوتی تھی مسلمان کو اہل اسلام اور نصرانی کو اس کے مددگار بے راہ نہ ہونے دیتے تھے۔ اور آجکل تو ایسا زمانہ ہے کہ خاص خاص لوگوں ہی سے خرید و فرخت کر سکتے ہیں"۔

۹۹۵ ح ۲۶ نفع پہنچانیوالے لوگ کم ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ "بعض آدمی ہیں جیسے سو اونٹ۔ اور قابل سواری ایک بھی نہ ہو۔

ف۔ اس حدیث کا مطلب بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ آخری زمانے میں اکثر ایسے لوگ ہوں گے۔ جو نالائق ہوں گے۔ اور بعضوں نے لکھا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مومن آدمی بہت کم رہیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۹۹۶ ح ۲۷ نیت بہ جہاد

عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جس نے شہرت کے لئے کوئی کام کیا خدا اسے شہرت دیگا۔ اور جس نے دکھاوے کا کام

يرى في الله به۔

عن أبي هريرة رضي الله
عنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم إن
الله تبارك وتعالى قال من
عادى لي وليا فقد آذنته
بالحرب وما تقرب إلي
عبدي بشيء أحب إلي مما
افترضته عليه وما
يزال عبدي يتقرب إلي
بالنوافل حتى أحبه
فإذا أحببته كنت سمعه
الذي يسمع به وبصره الذي
يبصر به ويده التي
يبطش بها ورجله التي
يمشي بها ولئن
سألني لأعطينه ولئن
استعاذني لأعيذنه وما
ترددت عن شيء أنا فاعله
ترددي عن نفس المؤمن
يكره الموت وأنا أكره
مساءته۔

عن عبادة ابن
الصامت رضي الله عنه
عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال
من أحب لقاء الله أحب

خدا بھی اسکے ساتھ دکھاوا کرے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے میرے
دوست سے عداوت کی میں اسکو اپنی
لڑائی سے خبردار کرتا ہوں۔ اور میرے
بندے نے میری طرف کسی چیز سے تقرب حاصل نہیں
کیا جو مجھکو ان چیزوں سے زیادہ پیاری ہو جو
میں نے اس پر فرض کی ہیں۔ اور میرا بندہ
نوافل کی ہمیشگی سے تقرب حاصل کرتا
ہے۔ یہانتک کہ میں اس سے محبت
کرنے لگتا ہوں۔ اور جب میں اس سے
محبت کرتا ہوں تو میں اسکا کان ہو جاتا
ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اسکی
آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔
اور اسکا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ
کام کرتا ہے اور پیر جس سے وہ چلتا ہے۔
اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے۔ تو میں دیتا
ہوں۔ اور اگر پناہ مانگتا ہے تو میں اسے پناہ
دیتا ہوں۔ اور مجھکو کسی شے سے جسکا میں کرنیوالا ہوں
اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ نفس مومن کے معاملہ میں ہوتا
ہے کہ وہ موت کو برا سمجھتا ہے اور میں اسکی برائی کو برا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اللہ
تعالیٰ سے ملنے کو دوست رکھتا ہے۔
اللہ تعالیٰ بھی اس کے ملنے کو دوست

عبادت سے خدا کا تقرب حاصل ہوتا ہے۔

أحب الله لقاءه ومن كره
لقاء الله كره الله لقاءه
قالت عائشة أو بعض
أزواجه إنا لنكره
الموت قال ليس ذلك
ولكن المؤمن إذا حضره
الموت بشر
برضوان الله و
كرامته
فليس شيء أحب
إليه مما أمامه
فأحب لقاء الله
فأحب الله لقاءه
وإن الكافر إذا
حضر بشر
بعذاب الله وعقوبته
فليس شيء أكره إليه مما أمامه
فكره لقاء الله فكره الله لقاءه۔

عن عائشة رضي الله
عنها قالت كان رجال من
الأعراب جفاة يأتون
النبي صلى الله عليه
وسلم فيسألونه متى الساعة
فكان ينظر إلى أصغرهم فيقول
إن يعش هذا لا يدركه الهرم حتى
تقوم عليكم ساعتكم۔

رکھتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو برا سمجھتا ہے خدا
بھی اس سے ملنے کو برا سمجھتا ہے"۔ حضرت
عائشہ یا حضور کی کسی اور بیوی نے عرض کیا
کہ (حضور) ہم موت کو برا سمجھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا
"یہ مطلب نہیں۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ جب
مومن کی موت کا وقت ہوتا ہے تو اس کو
اللہ تعالیٰ کی طرف سے رضامندی اور بزرگی
کی بشارت دی جاتی ہے۔ پس (اسوقت)
اسکو اس سے جو اسکے آگے ہے (یعنی خدا
کا ملنا) اور کوئی چیز اچھی نہیں معلوم ہوتی"۔
اور وہ خدا سے ملنے کو اچھا سمجھتا ہے۔ پس
خدا بھی اسکے ملنے کو دوست رکھتا ہے۔
اور کافر کی موت کا وقت آتا ہے تو اسے
عذاب خدا اور عقوبت کی خبر دیجاتی ہے
پس جو کچھ اسکے آگے ہے (یعنی عذاب و عقوبت)
اس سے زیادہ اسکو کوئی چیز بری معلوم نہیں
ہوتی اور خدا سے ملنے کو وہ برا سمجھتا ہے اور
خدا اس سے ملنے کو برا سمجھتا ہے"۔

ہر شخص کے لئے موت قیامت صغریٰ ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
ننگے پاؤں والے دیہاتی لوگ آتے اور پوچھتے
کہ حضور قیامت کب آئیگی؟ آپ ان میں
چھوٹے کی طرف دیکھکر فرماتے تھے کہ اس کا
بڑھاپا نہیں آنے کا جو تمہاری قیامت تم پر
قائم ہو جائے گی۔ یعنی تمہیں موت
آجائے گی۔

ف۔ قیامت کی تین قسمیں ہیں۔ صغریٰ وسطیٰ کبریٰ۔ قیامت صغریٰ

تو ہر شخص کی موت ہے۔ اور قیامت وسطیٰ ایک صدی کے لوگوں کا مرجانا ہے۔
اور قیامت کبریٰ جو جزا و سزا کا دن ہے۔ اور حضور نے ان اعرابیوں (کم عقل جنگلی آدمیوں)
کو ان کی سمجھ کے موافق جواب موت کو قیامت اسلئے فرمایا کہ یہ سب جانتے ہیں کہ موت ہر ایک
کو آتی ہے لیکن اسکا وقت کسی کو معلوم نہیں اور نہ کسی نے بتایا۔ اسی طرح قیامت
ضرور آئیگی۔ مگر اسکے وقت کا علم کسیکو نہیں۔ کیونکہ عموماً موت اور خصوصاً قیامت
کے اوقات کی خبر کسی پیغمبر کو نہیں دگیئی۔

انخ
قیامت کے دن
زمین کی مثال

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَّاحِدَةً يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَكْفَأُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِّاَهْلِ الْجَنَّةِ فَاَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلٰى قَالَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَّاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ قَالَ اِدَامُهُمْ بَالَامُ وَنُوْنٌ قَالُوْا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ يَاْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائیگی۔ جس کو خداوند جبار اپنے ہاتھ میں اہل جنت کی مہمانی کے واسطے اس طرح اُٹھا لیگا۔ جس طرح تم میں سے کوئی شخص سفر میں اپنی روٹی ہاتھ میں لیتا ہے (راوی کہتا ہے کہ اتنے میں) ایک یہودی حاضر ہوا اور کہنے لگا۔ اے ابو القاسم! اللہ آپ پر برکت فرمائے۔ کیا میں آپ کو قیامت کے دن اہل جنت کی مہمانی سے خبر نہ دوں؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ بتاؤ" پس اس نے بھی اسی طرح جس طرح حضور فرما چکے تھے۔ کہا کہ زمین قیامت کے دن ایک روٹی کی طرح ہوگی (راوی کہتے ہیں کہ اسکی یہ بات سن کر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور اتنا ہنسے کہ آپکے دندان مبارک کھل گئے اور پھر اس یہودی سے فرمایا کیا میں تم کو یہ نہ بتاؤں کہ اس کا سالن کیا ہوگا بالام اور نون ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی حضور یہ کیا چیزیں ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ گائے اور مچھلی ہیں جن کی محض کلیجی

سبعون الفا۔

عن سهل بن سعد رضي الله عنه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول يحشر الناس يوم القيامة على ارض بيضاء عفراء كقرصة نقي قال سهل او غيره ليس فيها معلم لاحد۔

عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يحشر الناس على ثلاث طرائق راغبين راهبين واثنان على بعير وثلاثة على بعير واربعة على بعير وعشرة على بعير وتحشر بقيتهم النار تقيل معهم حيث قالوا وتبيت معهم حيث باتوا وتصبح معهم حيث اصبحوا وتمسي معهم حيث امسوا۔

عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحشرون حفاة عراة غرلا قالت فقلت يا رسول الله الرجال والنساء ينظر بعضهم الى بعض فقال الامر اشد من الموت

ستر ہزار آدمی کھائیں گے

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ "قیامت کے دن سفید گیہوں کی روٹی جیسی صاف اور چٹی زمین پر لوگوں کا حشر کیا جائیگا۔ سہل یا انکے سوا کوئی اور راوی کہتے ہیں کہ اس زمین میں کسی کا نشان (یعنی جھنڈا) نہ ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں کا حشر تین طرح سے کیا جائیگا۔ ایک (گروہ) تو راغبین وراہبین ہوں گے۔ اور دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جو) دو دو اور تین تین اور چار چار اور دس دس ایک اونٹ پر سوار ہونگے اور باقی لوگوں کو آگ اکٹھا کرے گی۔ جہاں وہ آرام لیں گے۔ وہاں وہ بھی آرام لے گی۔ اور جہاں وہ رات گذارینگے وہ بھی رات گذارے گی۔ اور جہاں وہ صبح کریں گے وہیں وہ بھی صبح کرے گی اور جہاں وہ شام کرینگے وہیں وہ بھی کرے گی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تم ننگے پاؤں ننگے بدن بغیر ختنہ کئے ہوئے حشر کئے جاؤ گے" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مرد اور عورتیں ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ آپنے فرمایا۔ "وہ وقت موت سے زیادہ سخت ہیبتناک ہوگا کہ وہ ایسا [illegible]

قیامت کے دن زمین [illegible]

قیامت کے دن لوگ تین گروہ ہونگے۔

قیامت کے دن سب ننگے اٹھائے جائینگے۔

[illegible]

کریں۔ (یعنی [illegible] کے دوسرے کو دیکھنے کی تمیز ہوتی)۔

٩٠٣ بخ
قیامت کے دن پسینہ کی شدت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ قیامت کے دن لوگوں کو اسقدر پسینہ آئیگا کہ زمین میں ستر گز تک پھیل جائیگا اور انکے مونہوں بلکہ کانوں تک پہنچ جائیگا۔

٩٠٤ بخ
قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا فیصلہ کیا جائیگا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ اول لوگوں میں خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔"

٩٠٦ بخ
تصفیۂ قیامت کے بعد موت کو ذبح کر دیا جائیگا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ جب جنتی جنت اور دوزخی دوزخ میں جا چکیں گے۔ تو موت کو جنت و دوزخ کے درمیان لاکر ذبح کر دیا جائے گا۔ اور ایک منادی ندا کرے گا۔ کہ اے اہل جنت (تم کو) موت نہیں ہے۔ اور اے اہل دوزخ (تم کو بھی) موت نہیں ہے (اس سے) اہل جنت کی خوشی بڑھے گی۔ اور اہل نار کو غم پر غم بڑھ جائیگا۔"

٩٠٧ بخ
جنتیوں کا اعلیٰ انعام رضائے الٰہی ہوگا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ " اللہ تبارک و تعالےٰ اہل جنت سے فرمائے گا۔ اے اہل جنت! تو وہ کہیں گے لَبَّيْكَ رَبَّنَا

وَسَعْدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَنَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا۔

وَسَعْدَيْكَ۔ فرمائیگا کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض کرینگے۔ اور کیا ہے ہم کو جو ہم راضی نہ ہوں حالانکہ تو نے ہم کو وہ نعمتیں عطا کی ہیں جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو عنایت نہیں کیں۔ فرمائیگا میں ان سے بھی بہتر ایک چیز عنایت کرتا ہوں۔ وہ عرض کرینگے اے پروردگار وہ کیا چیز ہے جو اس سے بہتر ہے؟ فرمائیگا میں نے اپنی رضامندی تمہیں عطا کردی۔ اب کبھی تم سے ناراض نہ ہوں گا۔

٩٠٨ کفار (عذاب بھگتنے کے لئے) موٹے کر دیئے جائینگے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے فرمایا "(قیامت میں) کافر کے دونوں شانوں کے درمیان کی چوڑان تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی"۔

٩٠٩ دوزخ سے رہا شدہ لوگ جنت میں دوزخی کہلائینگے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بَعْدَ مَا مَسَّهُمْ مِنْهَا سَفْعٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَيُسَمِّيْهِمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "دوزخ میں سے عذاب پانے کے بعد چند لوگ نکل کر جنت میں داخل ہوں گے۔ تو اہل جنت ان لوگوں کا نام جہنمی رکھیں گے"۔

٩١٠ دوزخ کا سب سے ہلکا عذاب

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ يُوْضَعُ عَلٰى اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ يَغْلِيْ الْمِرْجَلُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے۔ قیامت کے دن سب سے ہلکے عذاب والا وہ آدمی ہوگا جسکے دونوں پیروں کے نیچے دو انگارے رکھے جائیں گے۔ اور ان سے اسکا دماغ اسطرح جوش کھائے گا جس طرح ہنڈیا جوش

والنعم ۔ بالدسے عمل سبی کر

کماتی ہے۔

۹۹۱ حدیث: جنتیوں اور دوزخیوں کو اُنکے برعکس ٹھکانے دکھلائے جائینگے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِیَزْدَادَ شُکْرًا وَلَا یَدْخُلُ اَحَدٌ النَّارَ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ لِیَکُوْنَ عَلَیْهِ حَسْرَةً۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہوتا۔ مگر کہ اس کا ٹھکانا دوزخ کا اگر وہ برے عمل کرتا۔ اسکو دکھایا جاتا ہے تاکہ وہ زیادہ شکر کرے اور کوئی شخص دوزخ میں نہیں داخل ہوتا تاوقتیکہ اسکا جنت کا گھر اگر وہ نیکی کرتا اُسکو دکھایا جاتا ہے۔ تاکہ اس کو زیادہ حسرت ہو۔

۹۹۲ حدیث: حوض کوثر کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِیْ مَسِیْرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهٗ اَبْیَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِیْحُهٗ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْکِ وَکِیْزَانُهٗ کَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا یَظْمَاُ اَبَدًا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض تین مہینے کی مسافت کا ہے پانی اس کا دودھ سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اور آبخورے اسکے ایسے ہیں جیسے آسمان کے تارے۔ جس نے اس میں سے ایک دفعہ پی لیا۔ وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

۹۹۳ حدیث: حوض کوثر کی تخمینی لمبائی چوڑائی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَامَکُمْ حَوْضِیْ کَمَا بَیْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ۔

حضرت ابن عمرؓ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا۔ تمہارے آگے میرا حوض ہے (اتنا بڑا) جیسے جرباء سے اذرح تک۔ (فاصلہ)۔

۹۹۴ حدیث: حوض کوثر کی فراخی اور کوزوں کی بہتات

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ قَدْرَ حَوْضِیْ کَمَا بَیْنَ اَیْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْیَمَنِ وَاِنَّ فِیْهِ مِنَ الْاَبَارِیْقِ

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کی مقدار اتنی ہے جتنی ایلہ سے صنعاء یمن تک (کی مسافت) اور اس کے کوزے اس قدر ہیں۔ جتنے آسمان کے

كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ۔

تارے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا قَائِمٌ فَاِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِيْ وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ اَيْنَ قَالَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ وَمَا شَأْنُهُمْ قَالَ اِنَّهُمْ ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰى اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى ثُمَّ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِيْ وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ قُلْتُ اَيْنَ قَالَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ مَا شَأْنُهُمْ قَالَ اِنَّهُمْ ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰى اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى فَلَا اُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ اِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں قیامت کے دن حوض کوثر پر کھڑا ہونگا کہ ایک گروہ آئیگا جب میں ان کو پہچان لوں گا۔ تو میرے اور ان کے درمیان ایک شخص نکل کر (ان لوگوں سے) کہے گا چلو۔ میں کہوں گا کدھر (لیجاؤ گے) وہ کہے گا دوزخ کی طرف۔ بخدا میں کہونگا اس کا کیا سبب؟۔ وہ کہیگا یہ آپ کے بعد دین سے الٹے پیروں پھر گئے تھے۔ پھر ان کے بعد ایک اور گروہ آئے گا اور جب میں ان کو پہچان لونگا تو میرے اور انکے درمیان ایک شخص نکلیگا اور کہیگا چلو۔ میں کہونگا کہاں؟ وہ کہیگا دوزخ کی طرف۔ بخدا میں کہونگا۔ وہ کیوں؟ وہ کہیگا یہ لوگ آپکے پیچھے دین سے الٹے پیروں پھر گئے تھے (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں) کہ پھر ان میں سے بہت ہی تھوڑے لوگ خلاصی پائینگے۔

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَوْضَ فَقَالَ كَمَا بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ وَصَنْعَاءَ۔

حضرت حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے حوض کوثر کا ذکر فرمایا کہ اس کا اتنا طول ہے جیسے مدینہ سے صنعاء یمن تک کی مسافت

كتاب القدر

اندازۂ الٰہی کا بیان

بسم الله الرحمٰن الرحيم

ح ۹۱۷ — انسان نیک عمل کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُعْرَفُ اَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلِمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُوْنَ قَالَ كُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَوْ لِمَا يُسِّرَ لَهٗ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی کیا جنتی دوزخیوں سے پہچانے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا "ہاں"۔ اس شخص نے کہا پھر عمل کرنے والے کیوں عمل کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا "ہر شخص اسکے واسطے عمل کرتا ہے جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ یا جسکے واسطے اُسے آسانی کی گئی ہے۔

ح ۹۱۸ — آنحضرت کا قیامت سے پہلے کی باتوں کو بتانا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا تَرَكَ فِيْهَا شَيْئًا اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا ذَكَرَهٗ عَلِمَهٗ مَنْ عَلِمَهٗ وَجَهِلَهٗ مَنْ جَهِلَهٗ اِنْ كُنْتُ لَاَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيْتُ فَاَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ اِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَاٰهُ فَعَرَفَهٗ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک روز) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ سنایا۔ اور قیامت تک جو باتیں ہونیوالی ہیں سب کا ذکر فرمایا۔ تو جس کو یاد رکھنا تھا اس نے ان کو یاد رکھا۔ اور جس کو بھولنا تھا وہ بھول گیا اور میں جس بات کو بھول گیا ہوں اسکو دیکھ کر اس طرح پہچان لیتا ہوں جس طرح کسی کا آدمی غائب ہو جائے۔ پھر جب وہ اس کو دیکھے تو پہچان لیتا ہے۔

ح ۹۱۹ — انسان کا ہر فعل مقدر سے ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قَدْ قَدَّرْتُهُ وَلٰكِنْ يُلْقِيهِ الْقَدَرُ وَقَدْ قَدَّرْتُهُ لَهُ أَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ۔

ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) نذر ابن آدم کے پاس وہ چیز نہیں لاتی ہے جو میں نے اس کی تقدیر میں نہ لکھی ہو بلکہ وہ قدر اس نذر کی طرف ڈال دیتی ہے۔ اور میں نے بھی اس کو اس کے مقدر میں کیا ہوتا ہے۔ تاکہ میں اس کے سبب سے بخیل کا مال خرچ کراؤں۔

ہر خلیفہ کے دو باطنی مشیر ہیں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اسْتُخْلِفَ خَلِيفَةٌ إِلَّا لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ "جو خلیفہ ہوتا ہے اسکے دو باطنی مشیر ہوتے ہیں۔ جن میں سے ایک اسکو خیر کی طرف راغب کرتا ہے اور دوسرا برائی اور شر کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ معصوم وہی ہے جسے خدا محفوظ رکھے۔

آنحضرتؐ کی قسم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَثِيرًا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ اکثر نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ قسم کھایا کرتے تھے "لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ" (یعنی خدا دلوں کے پھیرنے والے کی قسم ہے۔ ایسی بات نہیں")۔

کتاب الایمان والنذور

قسموں اور نذروں کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے فرمایا "اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! خدا سے حکومت نہ مانگیو۔ کیونکہ اگر وہ تجھ کو مانگنے سے دیگئی تو پھر تو اسی کی طرف سونپ دیا جائیگا (یعنی اس میں خدا تیری مدد نہ فرمائیگا) اور اگر وہ تجھ کو بے مانگے دیگئی۔ تو اس پر تیری امداد کی جائے گی۔ اور جب تو کسی بات پر قسم کھائے اور پھر اسکے کرنے میں بھلائی دیکھے تو قسم کا کفارہ دے کر اس کو کر لیجو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَأَنْ يَلَجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "ہم (دنیا میں سب سے) پیچھے آنے والے اور قیامت کے دن جنت میں سب سے پہلے جانے والے ہیں"۔ اور فرمایا۔ "اگر تم میں سے کوئی اپنے اہل کے متعلق اپنی قسم پر اصرار کرے۔ تو خدا کے نزدیک اس (اصرار) کا خدا کے مقرر کردہ کفارہ کے دینے سے زیادہ گناہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ ہِشَامٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ آخِذٌ بِیَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا مِنْ نَفْسِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْکَ مِنْ نَفْسِکَ فَقَالَ عُمَرُ فَاِنَّہُ الْاٰنَ وَاللّٰہِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاٰنَ یَا عُمَرُ۔

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے جبکہ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ اور عمرؓ آپ سے عرض کر رہے تھے۔ یا رسول اللہ! آپ مجھ کو سوائے میری جان کے ہر چیز سے پیارے ہیں۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:" نہیں ۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب تک کہ میں تیری جان سے بھی زیادہ تجھ کو پیارا نہ ہونگا (جب تک تیرا ایمان کامل نہ ہوگا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ حضور بیشک آپ مجھ کو میری جان سے زیادہ پیارے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" ہاں اے عمرؓ! اب تمہارا ایمان کامل ہوا۔

شرح ۔ الحمد للہ کہ محبت کمال کا ایمان ہے

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ انْتَھَیْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقُوْلُ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ قُلْتُ مَا شَاْنِیْ اَیُرٰی فِیَّ شَیْءٌ مَا شَاْنِیْ فَجَلَسْتُ اِلَیْہِ وَھُوَ یَقُوْلُ فَمَا اسْتَطَعْتُ اَنْ

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا۔ تو آپ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے فرما رہے تھے۔" رب کعبہ کی قسم ہے وہ لوگ بہت ہی نقصان میں ہیں۔ رب کعبہ کی قسم وہ لوگ بہت ہی نقصان میں ہیں۔ میں نے (یہ خیال کر کے کہ شاید آپ مجھے فرما رہے ہیں) عرض کی۔ حضور میں نے کیا کیا۔ آپ نے میری کیا بات دیکھی؟ پھر میں بیٹھ گیا۔ اور آپ وہی فرما رہے تھے اور میں خاموش

شرح ۔ مراد تھا پر مال جمع کرنے والوں سے جنہوں نے ... نقصان میں ... کیا

اَنْ تَنَفَّسْتُ وَتَغَشَّانِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَقُلْتُ مَنْ هُمْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا

نہ رہ سکا۔ اور خدا ہی جانتا ہے جو رنج و غم مجھ اسوقت طاری تھا پھر میں نے عرض کی حضور! وہ کون سے لوگ ہیں۔ آپ پر میرے والدین قربان ہوں۔ فرمایا۔ زیادہ مال والے۔ مگر جس نے اس طرح اور اس طرح۔ اس طرح کیا۔ (یعنی اپنے مال کو آگے اور دائیں بائیں خرچ کیا۔ وہ ایسے نہیں۔

۹۲۶
ح
تین بچوں کی موت پر صبر کرنیوالے مسلمان آتش دوزخ سے محفوظ رہینگے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَنْ تَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں جسکے تین بچے مرگئے اسکو آگ نہ چھوئے گی مگر قسم کے پورا کرنیکے موافق قسم سے مراد اللہ تعالے کا فرمان وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ہے یعنی جسکے تین بچے مرگئے وہ موافق وعدہ اس آیت کے صرف دوزخ پر سے گزرے گا اور جنت کو چلا جائیگا۔

۹۲۷
ح
خدا مسلمانوں کے دلی وسوسوں سے درگذر کرے گا۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِيْ مَا حَدَّثَتْ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَكَلَّمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے وسوسوں اور دل کی باتوں سے درگذر کی ہے۔ جبتک کہ وہ کام نہ کریں۔ یا کلام نہ کریں۔

۹۲۸
ح
اللہ کی نذر

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر ماننا حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے یہ قسم کھائی کہ میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کروں گا۔ تو اُسے فرمانبرداری کرنی چاہئے۔ اور جس نے

نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَهٗ فَلَا يَعْصِهٖ۔

یہ قسم کھائی کہ اللہ کی نافرمانی کروں گا اُسے نافرمانی نہ کرنی چاہئے۔

۹۲۹ عزیز کی مانی ہوئی نذر وارثوں کو پوری کرنی چاہئے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَاَفْتَاهُ اَنْ يَّقْضِيَهٗ عَنْهَا۔

حضرت سعد بن عبادہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ کی نذر کی بابت جو انہوں نے مانی تھی۔ اور پھر اسکے ادا کرنے سے پہلے ان کا انتقال ہوگیا تھا۔ فتوے پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ "تم اس کو اپنی طرف سے پورا کرو"۔

۹۳۰ جان پر شدت کرنیکی ممانعت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذْ هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَّقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص کو کھڑے ہوئے دیکھکر آپنے دریافت کیا۔ "یہ کون شخص ہے"۔ لوگوں نے کہا۔ یہ ابواسرائیل ہے۔ اس نے نذر مانی ہے۔ کہ دن بھر کھڑا رہیگا۔ بیٹھے گا نہیں۔ اور نہ سایہ میں آئیگا۔ اور نہ کسی سے بات کرے گا۔ اور اسی حالت میں روزہ پورا کرے گا۔ آپ نے فرمایا۔ "اس سے کہدو کہ بیٹھ جائے۔ اور سایہ میں آجائے۔ اور بات چیت کرے۔ اور اپنا روزہ پورا کرے"۔

پیمانوں کفروں کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ الصَّاعُ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَّثُلُثًا بِمُدِّکُمُ الْیَوْمَ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صاع موجودہ ایک مُدّ اور اسکے تہائی کے برابر تھا۔

۹۳۱ پیمانوں کی کمی بیشی۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْ مِکْیَالِھِمْ وَصَاعِھِمْ وَمُدِّھِمْ۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْ مِکْیَالِھِمْ وَصَاعِھِمْ وَمُدِّھِمْ (اے اللہ (یعنی اہل مدینہ) کے کیل اور صاع اور مُد میں برکت عطا فرما)۔

۹۳۲ پیمانوں میں برکت کی دعا۔

كتاب الفرائض

ترکہ کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۹۳۳ — ترکہ پہلے اصحاب الفروض کو پھر زیادہ قریبی رشتہ داروں کو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ میراث اپنے اہل کے تئیں پہنچا دو۔ اور جو باقی رہے وہ زیادہ قریبی مرد کے واسطے ہے۔

۹۳۴ — بیٹی اور نواسی کی میراث کا بیان۔

عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ فَقَالَ لِلْابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ وَائْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَيُتَابِعُنِي فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَأُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسٰى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ أَقْضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْابْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ

حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کسی نے بیٹی پوتی اور بہن کے حصوں کی بابت سوال کیا۔ تو انہوں نے کہا۔ آدھا بیٹی کے واسطے اور آدھا بہن کے واسطے ہے۔ اور تم ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے جا کر پوچھو یقین ہے کہ وہ بھی میری طرح ہی جواب دینگے۔ اس شخص نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے جا کر پوچھا۔ اور ابو موسے کا جواب ان سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا۔ اگر میں یہ جواب دوں۔ میں اس میں وہی حکم لگاتا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لگایا ہے بیٹی کے واسطے نصف اور نواسی کے واسطے چھٹا۔ یہ دو تہائی ہو گئیں بعد باقی ایک تہائی بہن کے واسطے ہے۔

فَاُخْبِرَ اَبُوْ مُوْسٰی بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَا تَسْأَلُوْنِیْ مَا دَامَ هٰذَا الْحَبْرُ فِیْكُمْ۔

پھر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ابن مسعود رضی اللہ عنہما کا یہ فتویٰ بیان کیا گیا تو انہوں نے کہا جب تک یہ عقلمند (یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ) تم میں زندہ ہیں۔ مجھ سے پھر کبھی نہ پوچھنا۔

ح ۹۳۵ — غلام کی میراث عورت کو پہنچتی ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ "ہر قوم کا آزاد کردہ غلام ان ہی میں سے ہے" (یعنی اس غلام کی میراث اس کے اہل کو پہنچتی ہے۔

ح ۹۳۶ — بھانجے کو میراث پہنچنا۔

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر قوم کا بھانجہ ان ہی میں سے ہے۔ (یعنی بھانجہ کو بھی میراث پہنچتی ہے)

ح ۹۳۷ — غیر شخص کو فخریہ طور پر باپ بنانے والا دوزخی ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّهٗ غَیْرُ اَبِیْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَیْهِ حَرَامٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِاَبِیْ بَكْرَةَ فَقَالَ وَاَنَا سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جس غیر شخص کو اپنا باپ بنایا۔ اور وہ جانتا ہے کہ یہ میرا باپ نہیں تو جنت اس پر حرام ہے" پھر یہ حدیث ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی گئی تو انہوں نے کہا۔ ہاں میرے کانوں نے بھی یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ اور میرے دل نے اسے یاد رکھا ہے!

ح ۹۳۸ — باپ سے بیزاری کفر ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِیْهِ فَقَدْ كَفَرَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اے لوگو! تم اپنے باپ سے بیزار مت ہو۔ کیونکہ باپ سے بیزار ہونا کفر ہے۔

كتاب الحدود

حدود کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

٩٣٩ شرابی کو مارنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَمِنَّا الضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَمِنَّا الضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شرابی لایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا اس کو مارو ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ ہم میں سے بعض نے تو اُسے ہاتھ سے مارا۔ اور بعض نے جوتیوں سے اور بعض نے اپنے کپڑے سے (اسکا کوڑا بناکر) جب وہ چلا گیا تو لوگوں میں سے بعض نے کہا۔ خدا تجھے خراب کرے۔ آپ نے فرمایا" اس طرح نہ کہو۔ اور اس پر شیطان کو غلبہ نہ دو۔

٩٤٠ شرابی کے لیے کوئی مخصوص حد نہیں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنْتُ لِأُقِيمَ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَيَمُوتَ فَأَجِدَ فِي نَفْسِي إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ لَوَدَيْتُهُ وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهُ۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے تھے جس شخص پر میں حد قائم کروں۔ اگر وہ (ذرا ان سزا ہیں) مر جائے تو مجھ کو اس کا رنج نہ ہوگا سوائے شرابی کے کہ اگر یہ مر جائے تو میں اس کا خون بہا دوں گا۔ کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق کوئی حد مخصوص منقول نہیں ہوئی۔

٩٤١ شرابی مسلمان پر لعنت نہ کرو

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے،

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا کَانَ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اسْمُہٗ عَبْدَ اللّٰہِ وَکَانَ یُلَقَّبُ حِمَارًا وَکَانَ یُضْحِکُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَہٗ فِی الشَّرَابِ فَاُتِیَ بِہٖ یَوْمًا فَاَمَرَ بِہٖ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَللّٰھُمَّ الْعَنْہُ مَا اَکْثَرَ مَا یُؤْتٰی بِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوْہُ فَوَاللّٰہِ مَا عَلِمْتُ اِلَّا اَنَّہٗ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ۔

کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ایک شخص مسمّی عبداللہ تھا۔ جسے لوگ حمار (گدھا) کہا کرتے تھے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسایا کرتا تھا۔ اور آپ نے اسے شراب پینے پر مارا بھی تھا۔ پھر ایک روز حضور کی خدمت میں پکڑا ہوا آیا۔ آپ نے اس کو پھر مارنے کا حکم دیا۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا۔ اے اللہ! اس پر لعنت کر کہ کس قدر (شراب پینے کے باعث) حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا "اس کو لعنت نہ کرو۔ بخدا میں جانتا ہوں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

۹۴۲ ج ۵ — چور پر لعنت ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ السَّارِقَ یَسْرِقُ الْبَیْضَۃَ فَتُقْطَعُ یَدُہٗ وَیَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ یَدُہٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "خدا چور پر لعنت کرے کہ بیضہ چراتا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ اور رسّی کو چراتا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

۹۴۳ ج ۵ — چور کا ہاتھ کاٹا جائے

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ الْیَدُ فِیْ رُبْعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "دینار کی چوتھائی یا اس سے زیادہ (کے چرانے) میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔"

۹۴۴ ج ۵ — ایک ڈھال کی قیمت سے کم قیمت مال کی چوری پر چور کا ہاتھ نہ کاٹا جاتا تھا۔

وَعَنْھَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ یَدَ السَّارِقِ لَمْ تُقْطَعْ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِیْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک ڈھال کی قیمت سے کم میں

ثَمَنُ مِجَنٍّ جَحَفَةٍ اَوْتُرْسٍ۔

ہاتھ نہ کاٹا جاتا تھا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِیْ مِجَنٍّ ثَمَنُهٗ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کے چرانے سے جس کی قیمت تین درہم تھی۔ ہاتھ کاٹا تھا۔

ح ۱۲۳۵ تین درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹنا۔

كِتَابُ الْمُحَارِبِيْنَ

مسلمانوں سے لڑنیوالوں کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ح ۱۲۳۶ اللہ کی حدود کے سوا دس درّے سے زیادہ نہ لگیں

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِیْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت ابو بردہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ سوائے حدود اللہ کے دس دُرّوں سے زیادہ نہ مارا جائے۔

ح ۱۲۳۷ آقا اگر غلام پر جھوٹی تہمت لگائے تو قیامت کو آقا پر حد لگائی جائیگی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَهُوَ بَرِیْءٌ مِّمَّا قَالَ جُلِدَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ كَمَا قَالَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ فرماتے تھے جس نے اپنے غلام کو تہمت لگائی۔ اور وہ غلام تہمت سے بری ہے تو اس آقا کو قیامت کے دن دُرّے لگائے جائیں گے۔ لیکن اگر ایسا ہی ہو جیسا کہ اس آقا نے کہا تھا۔

کتاب الدیات

خونبہا کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۹۴۸ ح ۱ — ناحق خون کرنے سے مومن پر خرابی اور تنگی پڑ جاتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِيْ فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهٖ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "مومن اپنے دین کی طرف سے ہمیشہ کشادگی میں رہتا ہے جب تک کہ خون ناحق نہیں کرتا" (یعنی ناحق خون کرنے سے خرابی اور تنگی میں پڑ جاتا ہے)۔

[illegible] ح ۲ — مومن کے قتل کا ناجواز

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمِقْدَادِ إِذَا كَانَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ يُخْفِيْ إِيْمَانَهُ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَأَظْهَرَ إِيْمَانَهُ فَقَتَلْتَهُ فَكَذٰلِكَ كُنْتَ أَنْتَ تُخْفِيْ إِيْمَانَكَ بِمَكَّةَ مِنْ قَبْلُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مقداد سے فرمایا "جب کافروں کے ساتھ مومن آدمی اپنا ایمان چھپائے ہوئے ہو۔ اور جب اس نے اپنا ایمان ظاہر کیا ہو تم نے اس کو قتل کر دیا۔ اور (اے مقداد) مکہ میں تم بھی تو اسی طرح اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھے۔"

۹۵۱ ح ۳ — جس نے مسلمانوں پر ہاتھ اُٹھایا وہ مومن نہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے ہم پر ہتھیار اُٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔"

۹۵۱ ح ۴ — مسلمان کا جان سے مار ڈالنا سوائے تین باتوں کے حرام ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت

عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالْمُفَارِقُ لِدِيْنِهِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ۔

ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" مسلمان آدمی کا خون جو خدا کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی دیتا ہو تین سببوں میں سے ایک سبب کے بغیر حلال نہیں ہے (۱) جان کے بدلے میں جان (۲) شادی شدہ زانی (۳) دین اسلام کے چھوڑنے والا جماعت (مسلمین) سے علیحدہ ہونے والا۔"

۹۵۲ مسلمان کو قتل کرنیکے اسباب

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَبْغَضَ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهٗ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" خدا کے نزدیک سب سے زیادہ بُرے تین شخص ہیں (۱) حرم کعبہ میں ظلم کرنے والا (۲) اسلام میں جاہلیت کے طریقے ڈھونڈھنے والا (۳) وہ شخص جو ناحق کسی کا خون بہانا چاہے۔"

۹۵۳ کسی کے گھر میں جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دینا گناہ نہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِكَ اَحَدٌ وَلَمْ تَأْذَنْ لَهٗ فَخَذَفْتَهٗ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهٗ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔" اگر کوئی شخص تیرے گھر میں جھانکے اور تو پھر اس کو کنکری مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دے تو تیرے اوپر کچھ گناہ نہیں۔

۹۵۴ چھوٹے بڑے پر دیت برابر ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔" یہ اور یہ یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا دونوں (دیت میں) برابر ہیں۔

كِتَابُ اسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّيْنَ وَالْمُعَانِدِيْنَ

مُرتدوں اور معاندوں کی توبہ کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۹۵۵ ح

اسلام لانے سے پہلے گناہوں کا حکم

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ مَنْ اَحْسَنَ فِي الْاِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فِي الْاِسْلَامِ يُؤَاخَذُ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا۔ کیا ہم سے ان فعلوں کا مواخذہ بھی ہوگا جو زمانہ جاہلیت میں ہم نے کئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ جس نے حالت اسلام میں اچھے کام کئے اس سے مواخذہ نہ کیا جائیگا۔ اور جس نے حالت اسلام میں اچھے عمل نہ کئے اس سے اگلے پچھلے سب گناہوں کا مواخذہ ہوگا۔

كتاب التعبير

خواب کی تعبیر کا بیان

بسم الله الرحمٰن الرحيم

ح ۹۵۶ — مومن کا اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "نیک بخت آدمی کے اچھے خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہیں۔"

ح ۹۵۷ — سوائے اچھے خواب کے ہر خواب کی تعبیر لینے کا امتناع۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَاِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَاِذَا رَاٰى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَاِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِاَحَدٍ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ کہ آپ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اس کو اچھا معلوم ہو۔ تو وہ خدا کی طرف سے ہے۔ اور اس پر اس کو (اپنے دوستوں سے) بیان بھی کرے۔ اور اگر اس کے سوا ایسا خواب دیکھے جو بُرا معلوم ہو۔ تو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ اس کے شر سے خدا کی پناہ مانگے۔ اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے۔ کیونکہ وہ پھر اسے نقصان نہ دے گا۔

ح ۹۵۸ — اچھے خواب خدا تعالیٰ سے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَمْ یَبْقَ
مِنَ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ
قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ
قَالَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ۔

سنا ہے۔ آپ نے فرمایا "نبوت میں سے صرف مبشرات باقی رہ گئی ہیں"۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضور! مبشرات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا "اچھے خواب"۔

۹۵۹ ح — شیطان آنحضرتؐ کی صورت نہیں بن سکتا۔

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَآنِیْ
فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ
وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا پس حق نے مجھے جاگتے میں دیکھا۔ اور شیطان میری صورت نہیں بن سکتا"۔

۹۶۰ ح — حدیث بالا کی تائید

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ فَاِنَّ
الشَّیْطَانَ لَا یَتَکَوَّنُنِیْ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے مجھکو دیکھا تو اس نے حقیقت میں مجھ کو دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

۹۶۱ ح — آنحضرتؐ کا امت کے متعلق ایک اچھا خواب۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ
اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ
عَلٰی اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ
وَکَانَتْ تَحْتَ عُبَادَۃَ بْنِ
الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَیْھَا
یَوْمًا فَاَطْعَمَتْہُ وَجَعَلَتْ تَفْلِیْ
رَاْسَہٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ
وَھُوَ یَضْحَکُ قَالَتْ فَقُلْتُ
لَہٗ مَا یُضْحِکُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا
عَلَیَّ غُزَاۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اُمّ حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لیجایا کرتے تھے۔ اور یہ عبادہ بن صامت کی بیوی تھیں۔ ایک دن جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے گئے۔ تو انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا۔ اور آپ کی جوئیں دیکھنے لگیں۔ حتی کہ آپ سو گئے۔ مگر جب اُٹھے تو ہنستے تھے۔ ام حرام نے عرض کی یارسول اللہ! آپ کس سبب سے ہنستے ہیں؟ آپ نے فرمایا میری امت کے چند لوگ خدا کی راہ میں لڑتے ہوئے مجھے دکھائے گئے ہیں۔

يركبون ثبج هذا البحر ملوكا على الأسرة أو مثل الملوك على الأسرة قالت فقلت يا رسول الله ادع الله أن يجعلني منهم فدعا لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم وضع رأسه ثم استيقظ وهو يضحك فقلت ما يضحكك يا رسول الله قال ناس من أمتي عرضوا علي غزاة في سبيل الله كما قال في الأولى قالت فقلت يا رسول الله ادع الله أن يجعلني منهم قال أنت من الأولين فركبت البحر في زمان معاوية بن أبي سفيان فصرعت عن دابتها حين خرجت من البحر فهلكت۔

جو بادشاہوں کی طرح مسندوں پر بیٹھے ہیں یا مثل بادشاہوں کے تختوں پر بیٹھے ہیں (راوی کو شک ہے) ام حرام کہتی ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ اللہ سے دعا کیجیے۔ کہ مجھ کو ان لوگوں سے کرے۔ آپ نے انکے واسطے دعا فرمائی۔ اور پھر سر رکھ کر سو گئے۔ اور پھر ہنستے ہوئے جاگے۔ ام حرام کہتی ہیں۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ کس چیز سے ہنستے ہیں؟ آپ نے فرمایا "میری امت کے چند لوگ خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے پھر میرے سامنے پیش ہوئے"۔ ام حرام کہتی ہیں۔ میں نے عرض کی آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ مجھ کو ان لوگوں سے کرے۔ آپ نے فرمایا "تم پہلوں میں سے ہو"۔ چنانچہ ام حرام معاویہؓ کے زمانے میں سمندر میں سوار ہوئیں۔ اور سمندر سے نکلنے کے وقت اپنی سواری کے جانور سے گر کر مر گئیں۔

قیامت کے قریب مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا اقترب الزمان لم تكد رؤيا المؤمن تكذب ورؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءا من النبوة وما كان من النبوة فإنه لا يكذب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب قیامت قریب ہو گی تو مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا۔ اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک ہے۔ اور جو بات نبوت میں ہوتی ہے وہ جھوٹ نہیں ہوتی۔"

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ كَاَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّاْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَاَوَّلْتُ اَنَّ وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ يُنْقَلُ اِلَيْهَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ایک کالی پریشان بالوں والی عورت دیکھی جو مدینہ سے نکل کر جحفہ میں جا ٹھہری ہے۔ تو میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ مدینہ کی وبا، وہاں سے بھیج گئی ہے۔

۹۶۳ ح ابن عمرؓ ایک کالی پریشان بالوں والی عورت سے وبا کی تعبیر لینا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے وہ خواب بیان کیا جو اس نے دیکھا نہیں اس کو قیامت میں دو جَو میں گرہ لگانے کی تکلیف دی جائیگی۔ اور وہ شخص اس کو نہ لگا سکے گا۔ اور جس نے ان لوگوں کی بات سُنی، جو اس بات سننے کو اچھا نہ سمجھتے تھے تو اسکے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائیگا اور جس نے تصویر بنائی اس کو عذاب کیا جائیگا اور تکلیف دی جائے گی کہ اس تصویر میں روح پھونکے۔ مگر وہ نہ پھونک سکے گا۔

۹۶۴ ح جھوٹی خواب بیان کرنیوالے اور بُری بات کو سُننے والے اور مصور کیلئے احکام

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَفْرَى الْفِرٰى اَنْ يُرِيَ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ يَرَيَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو انہوں نے نہ دیکھی ہو"۔ (یعنی جھوٹا خواب بیان کرے)۔

۹۶۵ ح جھوٹا خواب بیان کرنا بڑا جھوٹ ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں، کہ ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ یا رسول اللہ۔ میں رات کو خواب میں دیکھا

۹۶۶ ح ایک شخص کے خواب کی تعبیر حضرت ابوبکرؓ کی زبانی۔

فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ
وَالْعَسَلَ فَأَرَى النَّاسَ يَتَلَقَّفُونَ
مِنْهَا فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ
وَإِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الْأَرْضِ
إِلَى السَّمَاءِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ
بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ
رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ
ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ
فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ
رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي
أَنْتَ وَأُمِّي وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّي فَأَعْبُرَهَا
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اعْبُرْ قَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَا
لْإِسْلَامُ وَأَمَّا الَّذِي تَنْطُفُ
مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ فَالْقُرْآنُ
حَلَاوَتُهُ تَنْطُفُ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ
الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَمَّا
السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ
إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي
أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ
فَيُعْلِيكَ اللّٰهُ ثُمَّ يَأْخُذُ
بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو
بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ رَجُلٌ آخَرُ
فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ رَجُلٌ
آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوصَلُ
لَهُ فَيَعْلُو بِهِ فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ

کہ ایک سائبان ہے۔ اور اس سے گھی اور شہد
ٹپک رہا ہے۔ اور لوگ اسکو اٹھا رہے ہیں
کوئی کم اور کوئی زیادہ۔ اور میں نے ایک رسی
آسمان اور زمین سے ملی ہوئی دیکھی۔ اور آپکو
میں نے دیکھا کہ اس کو پکڑ کر چڑھ گئے۔ پھر
آپ کے بعد ایک اور شخص نے اس کو
پکڑا۔ اور وہ بھی اس پر چڑھ گئے۔ پھر ایک
اور شخص اس کو پکڑ کر چڑھ گیا۔ پھر اسکے
بعد ایک اور شخص نے اس کو پکڑا۔ تو
وہ رسی ٹوٹ گئی۔ اور پھر جڑ گئی۔ ابوبکرؓ نے
عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ
پر قربان ہوں۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں
اس خواب کی تعبیر دوں۔ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اچھا دو"۔
انہوں نے کہا وہ سائبان تو اسلام ہے
اور اس میں سے وہ گھی اور شہد جو ٹپکتا ہے
وہ قرآن اور اسکی حلاوت ہے۔ اور اس کے
اٹھانے والے قرآن کے حاصل
کرنے والے ہیں کم یا زیادہ۔ اور وہ
رسی جو آسمان سے زمین تک ملی ہوئی
ہے وہ ایسا حق ہے۔ جو اللہ تعالےٰ
نے آپ پر نازل کیا ہے۔
اسی کے پکڑنے سے اللہ تعالےٰ
آپ کو اوپر چڑھا دے گا۔ اور
پھر آپ کے بعد ایک اور
شخص جو اس کو پکڑے گا تو
وہ رسی ٹوٹ جائے گی۔ یا رسول

اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ فَوَاللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ قَالَ لَا تُقْسِمْ۔

اللہ میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں بتائیے کہ میں نے ٹھیک تعبیر دی یا غلط؟ آپ نے فرمایا۔ کچھ ٹھیک دی ہے کچھ غلط دی ہے" حضرت صدیق اکبرؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ کو خدا کی قسم ہے۔ جو کچھ میں نے غلط بیان کیا ہے۔ وہ مجھے بتا دیجئے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قسم مت دو"

عبداللہ بن عمرؓ کا ایک خواب ۹۶۵

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَيْتُ بِيَدِي بَيْتًا يُكِنُّنِي مِنَ الْمَطَرِ وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ تَعَالَى۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے آپ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے ایک گھر بنایا ہے۔ وہ مجھے بارش سے بچاتا ہے اور دھوپ میں سایہ کرتا ہے۔ اور خدا کی مخلوقات میں سے کسی نے اس میں میری اعانت نہیں کی"۔

كِتَابُ الْفِتَنِ

فتنوں کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

امیر کی طرف سے تکلیف پہنچنے پر صبر نہ کرنیوالا مرتے وقت جاہلیت کی موت سے مریگا۔ ۹۶۶

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اپنے امیر یعنی حاکم سے کوئی برائی دیکھے تو مناسب ہے کہ اس پر صبر کرے کیونکہ جو شخص بادشاہ (کی اطاعت)

السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى عَنْهُ قَالَ مَنْ رَاٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ اِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً۔

سے ایک بالشت باہر ہوا۔ وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔" ایک اور روایت میں آپ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔" جو شخص اپنے حاکم سے کوئی برائی دیکھے تو چاہئے کہ اس پر صبر کرے۔ کیونکہ جس نے جماعت سے ایک بالشت جدائی اختیار کی۔ اور پھر مرگیا۔ تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔"

۹۹۰ فرمانبرداری صبر اور استقامت دین پر بیعت

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ فَقَالَ فِيمَا اَخَذَ عَلَيْنَا اَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَاَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيهِ بُرْهَانٌ۔

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا۔ تو ہم نے آپ کی بیعت کی منجملہ ان عہد و پیمانوں کے جو آپ نے ہم سے لئے۔ فرمایا۔ کہو بیعت کی ہم نے سُننے اور فرمانبرداری کرنے پر اپنی خوشی اور سختی اور تنگی اور فراخی میں۔ اور بادشاہوں کے اپنے واسطے عیش و آرام کی چیزیں اختیار کرنے میں۔ اور یہ کہ سلطنت کے بارہ میں ہم بادشاہو سے جھگڑا نہ کریں۔ مگر حضور فرماتے ہیں جبکہ تم ظاہر کفر کو دیکھو جس میں خدا کی طرف سے تمہارے پاس دلیل ہو۔"

۹۹۱ جو لوگ قیامت کے وقت تک زندہ رہینگے وہ بُری مخلوق ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ اَحْيَاءٌ۔

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ فرماتے تھے بدترین مخلوق سے وہ لوگ ہیں۔ جو زندہ ہونگے اور قیامت آجائیگی۔

۹۹۲ حال کے زمانہ سے آئندہ زمانہ بدتر ہوتا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ شَكَى اِلَيْهِ مَا يَلْقَى النَّاسُ مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوْا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان برائیوں کی جو حجاج سے لوگوں کو پہنچی تھیں شکایت کی گئی۔ تو اُنہوں نے کہا صبر کرو۔

فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کیونکہ تم پر جو زمانہ آتا ہے اس کے بعد کا زمانہ اس سے بدتر ہوتا ہے۔ یہ میں نے تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔

۹۷۲ ح — کسی ہتھیار سے آدمی کی طرف اشارہ کرنیکی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی اپنے بھائی پر ہتھیار سے اشارہ نہ کرے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ شاید شیطان اسکے ہاتھ سے (اس ہتھیار کو) چھڑا دے۔ اور وہ شخص اسکے باعث دوزخ کے گڑھے میں جا پڑے۔

۹۷۳ ح — فتنوں کی نسبت پیشگوئی۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ۔

حضرت ابوہریرۃؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "عنقریب ایسے فتنے ہوں گے۔ جن میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو شخص ان میں مبتلا ہوگا وہ اس کو ہلاک کر دینگے۔ پس جو شخص کوئی ٹھکانا یا پناہ کی جگہ پائے وہاں وہ پناہ لے۔"

۹۷۴ ح — سلمہؓ کو جنگل میں رہنے کا حکم

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ۔

حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ یہ حجاج بن یوسف کے پاس گئے۔ حجاج نے ان سے کہا۔ اے اکوع کے بیٹے! تم پچھلے پیروں پھر گئے (یعنی مدینہ کو چھوڑ کر باہر چلے گئے)۔ اور جنگل میں جا رہے ہو؟ سلمہ نے کہا نہیں بلکہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے جنگل میں رہنے کا حکم دیدیا ہے۔

۹۶۵ خ
کسی قوم پر عذاب نازل ہونے میں نیک و بد سب مبتلا ہوتے ہیں مگر قیامت کو اعمال پر اٹھائے جائیں گے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى أَعْمَالِهِمْ۔

خدا کے عذاب میں نیک و بد کا مبتلا ہونا۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل فرماتا ہے۔ تو (گو) وہ عذاب قوم کے سب لوگوں پر پہنچتا ہے (چاہے نیک ہوں یا بد) مگر وہ لوگ قیامت کے دن اپنے اپنے اعمال پر اُٹھائے جائینگے۔

۹۶۶ خ
آنحضرتؐ کے زمانہ میں نفاق۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّمَا كَانَ النِّفَاقُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ بَعْدَ الْإِيْمَانِ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نفاق تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا۔ اور اب ایمان کے بعد کفر ہے۔

۹۶۷ خ
قیامت آنیکا ایک آثار

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرٰى۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے " قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو بصرے میں اونٹوں کی گردنیں روشن کردے گی۔ (مطلب یہ ہے کہ اسکی روشنی اسقدر ہوگی کہ بصرے میں اونٹوں کی گردنیں دکھائی دینے لگینگی"۔

۹۶۸ خ
قیامت کی ایک اور نشانی۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " قریب ہے کہ (دریائے) فرات سونے کا خزانہ باہر نکالیگا۔ مگر جو شخص وہاں موجود ہو اس میں سے کچھ نہ لے۔

۹۶۹ خ
قیامت آنے کے نشان۔

وَعَنْهُ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ حَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰى يَعْرِضَهٗ فَيَقُوْلَ الَّذِيْ يَعْرِضُهٗ عَلَيْهِ لَا اَرَبَ لِيْ بِهٖ وَحَتّٰى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ وَحَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ مَكَانَهٗ وَحَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ فَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ

فرمایا ہے۔ قیامت قائم نہ ہوگی۔ یہانتک کہ دو عظیم الشان گروہ آپس میں لڑینگے۔ اور بہت سخت ان میں لڑائی ہوگی۔ دعوے ان دونوں کا ایک ہوگا۔ حتّٰی کہ تیس کے قریب جھوٹے دجّال پیدا ہوں گے۔ اور ہر ایک ان میں سے یہ کہیگا کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ یہانتک کہ علم اُٹھا لیا جائیگا۔ اور زلزلوں کی کثرت ہوگی۔ اور زمانہ ایک دوسرے سے قریب ہوگا اور فتنے ظاہر ہوں گے۔ خونریزی کی کثرت ہوگی اور مال کی تم میں اس قدر کثرت ہوگی۔ کہ وہ دریا کے پانی کی طرح بہ نکلیگا حتّٰی کہ مال والا یہ چاہیگا کہ کوئی اسکے صدقے کو قبول کرے اور جب کسی کے سامنے اُسے پیش کرے گا۔ تو وہ کہیگا مجھے اسکی ضرورت نہیں۔ اور یہانتک کہ لوگ مکانوں پر فخر کرینگے اور حتّٰی کہ آدمی قبر کے پاس سے گذریگا اور کہیگا کاش! میں اس جگہ قبر میں ہوتا۔ پھر آفتاب مغرب کی جانب سے طلوع کرے گا۔ اور جب وہ ایسا طلوع کرے گا تو لوگ اس کو دیکھ کر سب ایمان لے آئینگے۔ مگر وہ ایسا وقت ہوگا کہ اسوقت کسی نفس کو جو پہلے ایمان نہ رکھتا تھا۔ یا جس نے اپنے ایمان کی حالت میں کوئی نیکی نہیں کی تھی۔ ایمان لانا نفع نہ کرے گا۔ اور قیامت ایسی جلدی قائم ہوجائے گی کہ دو آدمیوں نے خرید و فروخت کے واسطے اپنے آگے کپڑا پھیلایا ہوگا۔ اور وہ اس کو

لَوْ رَجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا۔

خرید و فروخت نہ کر سکیں گے۔ نہ کپڑا لپیٹ سکیں گے (غرض) قیامت ایسی جلدی قائم ہو جائیگی کہ کوئی شخص اپنی اونٹنی کا دودھ لیکر آیا ہوگا وہ اسکو پی نہ سکیگا۔ اور بعض اپنے جانوروں کو پلانے کے لئے حوض کی مرمت کر رہے ہوں گے تو وہ اپنے جانوروں کو پانی نہ پلا سکینگے (کہ قیامت قائم ہو جائے گی) اور بیشک قیامت اتنی جلدی قائم ہو جائیگی کہ کسی شخص نے نوالا اٹھایا ہوگا تو وہ اسکو کھا نہ سکیگا (کہ قیامت قائم ہو جائے گی)۔

كتاب الاحكام

احکام کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۹۸۰ حاکم کی اطاعت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ۔

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "حاکم کا حکم سنو اور فرمانبرداری کرو۔ اگرچہ ایسا حبشی غلام تم پر حاکم بنایا جائے۔ جیسے اسکا سر کشمش سا ہے"۔ (یعنی بہت ہی چھوٹا ہے)۔

۹۸۱ امارت کی ہوس بری چیز ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ

حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا عنقریب ہی تم لوگ امارت کی حرص کروگے۔ اور وہ قیامت میں

القيامة فنعم المرضعة و بئست الفاطمة ۔

ندامت ہوگی پس وہ اچھی دودھ پلانیوالی ہے اور بری دودھ چھڑانیوالی ہے۔ (یعنی ہستی کی ابتدا تو اچھی مگر انجام برا ہے)

٩٨٢ ح — جو بادشاہ رعیت کی خیر خواہی کرے بہشت کی بو پائیگا

عن معقل بن يسار رضي الله عنه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ما من عبد استرعاه الله رعية فلم يحطها بنصيحة الا لم يجد رائحة الجنة ۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس بندے کو اللہ نے رعیت کا حاکم بنایا۔ پھر اس نے اپنی رعیت کی خیر خواہی سے حفاظت نہ کی تو وہ جنت کی خوشبو کو نہ پائیگا۔

٩٨٣ ح — جس مسلمان حاکم نے رعایا سے خیانت کی اس پر جنت حرام ہے۔

وعنه ايضا رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من وال يلي رعية من المسلمين فيموت وهو غاش لهم الا حرم الله عليه الجنة ۔

حضرت معقل ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا" جو شخص مسلمان رعیت پر حاکم ہوا۔ اور پھر اُن کے ساتھ خیانت کی حالت میں مرجائے۔ تو اللہ تعالے اس پر جنت حرام کرے گا۔

٩٨٤ ح — جو دکھاوے کو نیک بتلاوے اُسکی پوشیدہ خیانتیں ظاہر کیجاوینگی

عن جندب رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سمع سمع الله به يوم القيامة قال و من يشاقق يشقق الله عليه يوم القيامة فقالوا اوصنا فقال ان اول ما ينتن من الانسان بطنه فمن استطاع ان لا ياكل الا طيبا فليفعل ومن استطاع ان لا يحال بينه وبين الجنة بملء

حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا" جس نے لوگوں کو سُنانے کے لئے نیک اعمال کئے خدا تعالے اُسکے پوشیدہ (عیوب) قیامت کے دن ظاہر کردے گا۔ اور جس نے لوگوں پر مشقت ڈالی۔ خدا قیامت کے دن اس پر مشقت ڈالے گا۔" لوگوں نے عرض کیا۔ کچھ اور وصیت فرمائیے تو فرمایا" اوّل انسان (کے بدن) میں سے جو چیز سڑتی ہے وہ اسکا پیٹ ہے۔ پس جو شخص پاکیزہ (یعنی حلال) چیز کھانیکی طاقت رکھے تو وہ ایسا کرے (یعنی کھائے) اور جو شخص یہ چاہے کہ اسکے اور جنت کے درمیان ایک چلو بھر

ـــكـتـه مِنْ دَمٍ اَهْرَقَهُ
ـــبـغـيـر ـــ

خون جو اس نے ناحق بہایا ہو، مگر یہ کہ وہ ایسا کرے (یعنی نہ بہائے)۔

۹۵۵ ج
غصہ میں فیصلہ کرنے کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ۔

حضرت ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کو فرماتے ہوئے سنا "کوئی حاکم دو شخصوں میں اس وقت حکم نہ لگائے۔ جبکہ وہ غصے میں ہو"۔

۹۵۶ ج
باب الجہاد کی ایک حدیث کا تتمہ

حدیث حُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ
تَقَدَّمَ فِي الْجِهَادِ وَزَادَ هُنَا اِمَّا اَنْ يَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَاِمَّا اَنْ يُؤْذَنُوْا بِحَرْبٍ۔

حضرت حُویصہ اور مُحَیِّصہ کی حدیث باب الجہاد میں گذر چکی ہے۔ یہاں اسقدر زائد ہے کہ "یا تو یہودی تمہارے ساتھی کا خونبہا دیں اور یا لڑائی کے لئے تیار ہو جائیں"۔

۹۵۷ ج
ہرجگہ حق پر قائم رہنے اور ملامت کی پروا نہ کرنے پر بیعت

حَدِيْثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ تَقَدَّمَ وَزَادَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ وَاَنْ نَقُوْمَ اَوْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی تھی۔ پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں اس قدر زائد ہے۔ "اور ہم جہاں کہیں ہوں گے حق بات کے ساتھ قائم ہوں گے یا حق بات کہیں گے۔ اور خدا کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت کا خوف نہیں کرینگے"۔

۹۵۸ ج
زنا کی قسم کے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہ میں نے ابوہریرہؓ کے اس قول سے جو انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ کوئی بات بہتر اور عمدہ نہیں دیکھی (اور وہ یہ ہے) کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم کی تقدیر میں اسکے نصیبہ کے موافق قسم قسم کے زنا لکھے ہیں جو اس سے ضرور سرزد ہونگے۔ جیسے آنکھ کا زنا (نامحرم کو) نظر بد سے دیکھنا ہے۔ اور زبان کا زنا (نامحرم سے) بولنا ہے۔

وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ كُلَّهُ اَوْ يُكَذِّبُهُ۔	اور نفس خواہش کرتا ہے۔ اور شرمگاہ ان سب کی تصدیق کرتی ہے۔ یا تکذیب کرتی ہے۔	
عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ مَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔	حضرت انس رضی اللہ عنہ لڑکوں کے پاس سے گذرے تو انہیں سلام کیا۔ اور کہا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔	۹۸۹ لڑکوں پر سلام کی سبقت
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى اَبِيْ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا قُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا كَاَنَّهُ كَرِهَهَا۔	حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے۔ کہ میں جو میرے والد کے ذمے تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے کے لئے آیا۔ اور دروازے پر دستک دی۔ تو آپ نے فرمایا "کون ہے" میں نے کہا۔ میں۔ آپ نے فرمایا "میں میں"۔ گویا آپ نے اس کلمہ کو مکروہ سمجھا۔	۹۹۰ میں کہنا بزرگ ادب ہے۔
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا۔	حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا "ایسا نہیں چاہئے کہ ایک شخص دوسرے آدمی کو اٹھا کر اس جگہ بیٹھ جائے۔ بلکہ دوسرے آدمی کے آنے پر کھل کر بیٹھ جایا کرو"۔	۹۹۱ کسی کو اٹھا کر اسکی جگہ بیٹھنا درست نہیں۔
وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدِهٖ هٰكَذَا۔	حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کعبے کے صحن میں اس طرح بیٹھے ہوئے دیکھا کہ آپ نے اپنے ہاتھوں کو اپنی پنڈلیوں کے گرد حلقہ بنایا ہوا تھا۔	۹۹۲ آنحضرتؐ کی ایک نشست
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ	حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم	۹۹۳ دو آدمیوں کا باہمی تیسرے کے سامنے پوشیدہ بات کرنا منع ہے۔

ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ أَجْلَ أَنْ يُحْزِنَهُ۔

تین آدمی (جمع) ہو۔ تو جب تک سب لوگوں میں نہ ملجاؤ۔ اس وقت تک دو آدمی تیسرے غیر میں کوئی راز کی بات نہ کریں تاکہ تیسرا شخص اس سے خفیف نہ ہو۔

۱۳۳ سوتے وقت آگ بجھا دینی چاہیئے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ۔

حضرت ابو موسےٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ مدینہ میں رات کے وقت ایک مکان گھر والوں کے سمیت جل گیا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا حال بتایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا "آگ تمہاری دشمن ہے۔ جب تم سونے لگو۔ تو اُسے بجھا دیا کرو۔

كتاب الدعوات

دعاؤں کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۹۹۵
حج
ہر نبی کی ایک دعا کا مستجاب ہونا۔ اور آنحضرتؐ کا دعائے مستجاب کو شفاعت کیلئے اٹھا رکھنا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ یَدْعُوْ بِهَا وَاُرِیْدُ اَنْ اَخْتَبِیَ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ فِی الْاٰخِرَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر ایک نبی کی ایک ایک دعا مستجاب ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اپنی دعائے مستجاب کو آخرت میں اپنی اُمت کی شفاعت کے لئے رہنے دوں۔

۹۹۶
حج
دعائے استغفار

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ یَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّمْسِیَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا

حضرت شدّاد بن اوسؓ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "سب استغفاروں سے بڑھ کر یہ استغفار ہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ جس نے اس استغفار کو صدقِ دل سے دن میں پڑھا۔ اور وہ اس روز شام سے پہلے مر گیا تو جنتی ہے۔ اور جس نے رات کو صدق

ابوء = اقرار کرنا

مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

دل سے پڑھا۔ اور صبح ہونے سے پہلے مرگیا۔ وہ جنتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاللهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے "بخدا! میں ایک دن میں اللہ سے ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ اور استغفار کرتا ہوں۔

۹۹۴ آنحضرت کا روزانہ ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کرنا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَ بِحَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هٰكَذَا ثُمَّ قَالَ اللهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ مَنْزِلًا وَبِهِ مَهْلَكَةٌ وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللهُ قَالَ أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي فَرَجَعَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے دو حدیثیں بیان کیں۔ ایک نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ایک اپنی طرف سے۔ اور کہا۔ کہ مومن اپنے گناہوں کو ایسا خیال کرتا ہے۔ جیسے پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا شخص یہ خوف کرتا ہے۔ کہ کہیں پہاڑ اس پر گر نہ پڑے۔ اور فاجر گناہ کو ایسا سمجھتا ہے کہ ناک پر سے مکھی اڑ گئی۔ اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے بتایا کہ اس طرح۔ اور پھر کہا۔ اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔ جو کسی ایسی منزل پر پہنچے جہاں اپنے جان کا خوف ہو۔ وہ سو جائے۔ اٹھکے دیکھے تو جس سواری پر کھانے پینے کا سامان تھا وہ گم ہوگئی۔ پھر اس شخص پر بھوک اور پیاس غالب ہوتی اور دعا کی کہ اپنے مکان پر پہنچ جاؤں۔ پھر

۹۹۵ گناہ کے بارے میں مومن کیا خیال کرتا ہے اور منافق کیا سمجھتا ہے اور استغفار کرنے والے کی فضیلت

فنام نومة ثم رفع رأسه فإذا راحلته عنده۔

عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أخذ مضجعه من الليل وضع يده تحت خده وقال باسمك اللهم أموت وأحيا وإذا قام قال الحمد لله الذي أحيانا بعد ما أماتنا وإليه النشور۔

عن البراء بن عازب رضي الله عنهما قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أوى إلى فراشه نام على شقه الأيمن ثم قال اللهم أسلمت نفسي إليك ووجهت وجهي إليك وفوضت أمري إليك وألجأت ظهري إليك رغبة ورهبة إليك لا ملجأ ولا منجا منك إلا إليك آمنت بكتابك الذي أنزلت ونبيك الذي أرسلت۔

عن ابن عباس رضي

گھر جا کر سو رہے۔ اور اٹھ کر اچانک دیکھے کہ اسکی سواری اسکے پاس ہے۔

۹۹۹ ح — سونے اور جاگنے کی دعائیں۔

حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر لیٹتے تھے۔ تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور یہ دعا پڑھتے تھے باسمک اللھم اموت واحیا۔ (اے اللہ! تیرے ہی نام سے ہم سوتے اور جاگتے ہیں) اور جب بیدار ہوتے تو یہ پڑھتے الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور" (اس خدا کو حمد ہے جس نے ہم کو سونے کے بعد جگایا۔ اور اسی کیطرف سب کو جانا ہے)۔

۱۰۰۰ ح — سوتے وقت یہ پڑھو۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو داہنی کروٹ پر لیٹتے تو فرماتے۔ اللھم اسلمت نفسی الیک ووجھت وجھی الیک وفوضت امری الیک والجات ظھری الیک رغبة ورھبة الیک لا ملجا ولا منجا منک الا الیک آمنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت

۱۰۰۱ ح — آنحضرتؐ کی ایک دعا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے

سلہ (ترجمہ) اے اللہ! میں نے اپنا آپ تیرے سپرد کیا۔ اور اپنا منہ تیری طرف کیا۔ اور اپنا کام تیرے سپرد کر دیا۔ اور تجھکو اپنا پشت و پناہ بنایا۔ تیرے عذاب کا ڈر اور تیری امید ہے۔ تجھ سے بھاگنے کا ٹھکانا تیرے سوا اور کہیں نہیں۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے اس نبی پر جنکو تو نے بھیجا۔

اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَدْ تَقَدَّمَ قَالَ وَكَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا وَفَوْقِيْ نُوْرًا وَتَحْتِيْ نُوْرًا وَاَمَامِيْ نُوْرًا وَخَلْفِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا۔

۱۰۰۳ سونے کے وقت کی دعا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ۔

روایت ہے کہ ایک دفعہ میں خالہ حضرت میمونہ کے گھر رہ گیا اور پھر وہ حدیث بیان کی جو پہلے گذر چکی اور کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کے یہ الفاظ تھے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا وَفَوْقِيْ نُوْرًا وَتَحْتِيْ نُوْرًا وَاَمَامِيْ نُوْرًا وَخَلْفِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا۔ (اے اللہ! میرے دل میں نور بھیج اور میری آنکھوں اور کانوں میں نور بھیج اور میرے دائیں اور بائیں اوپر اور نیچے اور آگے اور پیچھے نور بھیج اور میرے لئے نور بھیج)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی بستر پر سونے آئے تو اپنے بستر کو اپنے ازار کے اندر ہاتھ ڈال کر جھاڑ لے۔ اس لئے کہ اسے کیا خبر ہے کہ اسکے پیچھے بستر میں کیا گھس گیا ہے۔ اور یہ دعا پڑھے بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ۔ "(تیرے ہی نام پر اے پروردگار میں اپنے پہلو کو رکھتا ہوں اور تیرے ہی نام کے ساتھ اسکو اٹھاؤنگا اگر تو میری جان کو روک لے (یعنی روح قبض کرے) تو اس پر رحم کیجیو اور اگر چھوڑ دے تو اسکی حفاظت کیجیو جیسے کہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے)۔"

ح ١٠٠٣
دعا یقین کے ساتھ مانگنی چاہیے۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ
اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ
الْمَسْئَلَةَ فَاِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ۔

حضرت ابوہریرۃؓ سے ہی روایت ہے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم
میں سے کوئی اس طرح دعا نہ مانگے کہ اے اللہ!
اگر تو چاہے تو بخشدے۔ اگر چاہے تو مجھ پر رحم کر
بلکہ چاہیئے کہ بطریق یقین دعا مانگے (نڈر ہو کر)
اس لئے کہ اس پر کسی کا دباؤ نہیں ہے۔

ح ١٠٠٤
سب کی دعا قبول ہوتی ہے۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ
مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ
فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ۔

حضرت ابوہریرۃؓ سے مروی ہے کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر
کسی کی دعا مقبول ہوتی ہے۔ جبکہ وہ
جلدی نہ کرے۔ اور یوں نہ کہے کہ میں نے
دعا مانگی تھی وہ مقبول نہیں ہوئی۔

ح ١٠٠٥
تکلیف کے وقت کی دعا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ
الْكَرِيْمِ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تکلیف کے
وقت یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ"
(کوئی معبود نہیں مگر اللہ عظمت و حلم والا کوئی
معبود نہیں مگر اللہ آسمان و زمین کا پروردگار
اور عرش عظیم کا پروردگار۔

ح ١٠٠٦
آنحضرت صلعم کیا دعا کرتے تھے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ
جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ
الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ
قَالَ سُفْيَانُ وَهُوَ اَحَدُ رُوَاةِ
هٰذَا الْحَدِيْثِ فِي الْحَدِيْثِ

حضرت ابی ہریرۃؓ سے مروی ہے
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بلا کی مشقت
اور بدبختی کے پہنچنے اور دشمنوں کے خوش
ہونے اور قضا (و قدر) کی برائی سے پناہ
مانگتے تھے۔ سفیان جو اس حدیث کے
راویوں میں سے ہیں۔ کہتے
ہیں کہ حدیث میں

ثَلَاثٌ رُدِدْتُ أَنَا فِيهِ لَا أَدْرِي أَيَّتُهُنَّ هِيَ۔

تین باتیں ہیں ایک میں نے بتا دی ہے اب میں نہیں جانتا کہ وہ ان میں کونسی ہے۔

آنحضرت کا کسی مومن کو برا کہنے پر دعائے خیر کرنا۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ "(اے اللہ جس مومن کو میں نے برا کہا ہو۔ اسکے لئے یہ برا کہنا قیامت کے دن اپنی قربت کا باعث بنائیو۔"

آنحضرت کا بخل اور نامردی بڑھاپے فتنہ دجال اور عذاب قبر سے پناہ مانگنا۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا يَعْنِي فِتْنَةَ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان کلمات کا حکم دیا کرتے تھے۔ "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا يَعْنِي فِتْنَةَ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (اے اللہ میں تجھ سے بخل اور نامردی اور بڑھاپے اور دنیا کے فتنے یعنی فتنہ دجال اور عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں)۔

آنحضرت کی ایک دعا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ

نِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّيْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّيْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ"

(اے اللہ! میں تجھ سے سستی۔ بڑھاپے۔ گناہ، قرض۔ فتنۂ قبر۔ عذاب قبر۔ دوزخ کے فتنے سے اور دوزخ کے عذاب سے۔ اور تونگری کے فتنہ کے شر سے اور محتاجی کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی کے ساتھ دھودے اور میرے دل کو خطاؤں سے پاک کردے۔ جیسا کہ سفید کپڑے کو میل سے صاف کردیتا ہے اور مجھ اور میری خطاؤں میں ایسی دوری کردے جیسا کہ مشرق و مغرب میں تونے دوری کی ہے۔

۱۰۱۰ خ ۲۸ ایک اور دعا

حضرت انس بن مالکؓ راوی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(اے اللہ! ہمیں دنیا میں نیکیوں کی توفیق دے۔ اور آخرت میں نیکیاں دے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا)

۱۰۱۱ خ ۲۷ ایک اور دعا

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ

خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ هَزْلِیْ وَجِدِّیْ وَخَطَئِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَجِدِّیْ وَخَطَئِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ۔

اے اللہ! میری خطا اور جہالت اور کسی کام میں حد سے تجاوز کرنے کو معاف کر اور جس کام کو تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ یا اللہ! میری خطاؤں اور قصداور جہل اور سستی کو بخشدے۔ اور یہ سب میرے پاس ہیں۔

روزانہ سو دفعہ پڑھنے کے کلمات

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فِیْ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ کَانَتْ لَهٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَکُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِیَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَیِّئَةٍ وَکَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّیْطَانِ یَوْمَهٗ ذٰلِکَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَکْثَرَ مِنْهُ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دن میں سَو مرتبہ پڑھا "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا لاشریک ہے اسی کے واسطے تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے" تو اُسے دس غلام آزاد کرنیکا ثواب ہوگا۔ اور اُسکے نامۂ اعمال میں سے سَو گناہ مٹا دیئے جائینگے۔ اور سَو نیکیاں لکھ دی جائینگی اور اس روز شام تک شیطان سے امن میں رہیگا۔ اور اس سے کوئی شخص بہتر نہ ہوگا۔ لیکن جس نے اس سے بھی زیادہ پڑھا ہو"۔

دس دفعہ پڑھنے کا جواز

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ عَشْرًا کَانَ کَمَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِیْلَ۔

حضرت ابو ایوب انصاریؓ اور ابن مسعودؓ نے اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت کیا ہے جس نے اُسے دس مرتبہ پڑھا وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد سے ایک غلام آزاد کیا ہو"۔

سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کا ثواب

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِیْ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ عَنْهُ خَطَایَاهُ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ دن میں سَو مرتبہ پڑھا اس کے تمام گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔

وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں"۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو اللہ کا ذکر کرے اور جو نہ کرے۔ انکی مثال مردہ اور زندہ کی سی ہے۔

ص۳۱ ج۱ ذاکر زندہ اور غافل مردہ ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً یَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَھْلَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ تَنَادَوْا ھَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِکُمْ قَالَ فَیَحُفُّوْنَھُمْ بِاَجْنِحَتِھِمْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا قَالَ فَیَسْئَلُھُمْ رَبُّھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ مَا یَقُوْلُ عِبَادِیْ قَالُوْا یَقُوْلُوْنَ یُسَبِّحُوْنَکَ وَیُکَبِّرُوْنَکَ وَیَحْمَدُوْنَکَ وَیُمَجِّدُوْنَکَ قَالَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَاَوْنِیْ فَیَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ مَا رَاَوْکَ قَالَ فَیَقُوْلُ کَیْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْکَ کَانُوْا اَشَدَّ لَکَ عِبَادَۃً وَاَشَدَّ لَکَ تَمْجِیْدًا وَتَحْمِیْدًا وَاَکْثَرَ لَکَ تَسْبِیْحًا قَالَ فَیَقُوْلُ فَمَا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اللہ کے چند فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ اور جب ان کو اللہ کے ذکر کرنے والے مل جاتے ہیں تو وہ (اپنے ساتھی فرشتوں) کو پکارتے ہیں۔ کہ آؤ اپنی حاجت کی طرف۔ حضور نے فرمایا" یہ فرشتے ان لوگوں کو اپنے پروں سے دنیا کے آسمان تک ڈھک لیتے ہیں۔ فرمایا پھر (ذکر کی مجلس برخاست ہونے کے بعد جب یہ فرشتے اپنے مقام پر پہنچتے ہیں تو) خدا تعالے ان سے دریافت کرتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ واقف ہوتا ہے کہ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے؟ یہ کہتے ہیں (خدایا) تیری تسبیح و تکبیر و حمد و ثنا کر رہے تھے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے (اے فرشتو!) کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں واللہ انہوں نے تجھ کو نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر اگر وہ مجھ کو دیکھتے تو کیا ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اگر وہ تجھ کو دیکھتے تو نہایت شدت سے تیری حمد و ثنا اور تسبیح و تقدیس کرتے حضور نے فرمایا پھر اللہ فرماتا

ص۱۰۱۶ ج۲ ذاکروں کی تعریف انکا ہمنشین خالی از ذکر الٰہی بھی فیض یاب ہے۔

يسألوني؟ قالوا يسألونك
الجنة قال يقول وهل
رأوها قال يقولون لا والله
يا رب ما رأوها قال
يقول فكيف لو أنهم
رأوها قال يقولون لو
أنهم رأوها كانوا أشد
عليها حرصا وأشد لها
طلبا وأعظم فيها رغبة
قال فمم يتعوذون قال
يقولون من النار قال يقول
وهل رأوها قال يقولون
لا والله يا رب ما رأوها
قال يقول فكيف لو رأوها
قال يقولون لو رأوها
كانوا أشد منها فرارا
وأشد لها مخافة قال
فيقول فأشهدكم أني
قد غفرت لهم قال
يقول ملك من الملائكة فيهم
فلان ليس منهم إنما جاء
لحاجة قال هم الجلساء لا
يشقى بهم جليسهم۔

اے فرشتو! وہ مجھ سے کس چیز کا سوال کرتے
ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں۔ وہ تجھ سے جنت
مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انہوں نے
جنت کو دیکھا ہے (جو اسکی طلب کرتے
ہیں)؟۔ فرشتے کہتے ہیں نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے۔ اگر دیکھتے تو کیا ہوتا؟۔ فرشتے
کہتے ہیں۔ اگر وہ اس کو دیکھتے تو بہت شدت
سے اس کی خواہش کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ
فرشتوں سے کہتا ہے۔ وہ پناہ کس چیز سے
مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں دوزخ سے پناہ
مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انہوں نے
دوزخ کو دیکھا ہے؟۔ فرشتے کہتے ہیں نہیں
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اسکو دیکھتے تو کیا ہوتا
فرشتے کہتے ہیں اگر اس کو دیکھتے تو اس سے
بھاگتے اور بہت ہی خوف کرتے۔ پھر اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے فرشتو! میں تمہیں گواہ
کرتا ہوں۔ کہ ان لوگوں کو میں نے بخشا۔ پھر
ان فرشتوں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ
ان ذکر کرنے والے لوگوں میں ایک
شخص ذکر کرنے والوں سے نہیں تھا۔ بلکہ
کسی ضرورت سے وہاں چلا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے۔ وہ ایسے لوگ ہیں۔ جن کا
ہمنشین محروم نہیں رہتا۔

کتاب الرقاق

رقت قلب پیدا کرنیکی باتیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تندرستی اور فارغ البالی ایسی نعمتیں ہیں کہ بہت لوگ ان میں نقصان اُٹھاتے ہیں (یعنی نہیں اچھے عمل نہیں کرتے اور نقصان اُٹھاتے ہیں)۔

۱۰۱۷ ح تندرستی اور فارغ البالی میں اکثر لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے پکڑ کر فرمایا۔ دُنیا میں اس طرح رہو جس طرح مسافر رہتا ہے۔ یا راستہ چلنے والا اور ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ صبح ہو تو شام کا منتظر نہ رہو اور شام ہو تو صبح کا منتظر نہ رہو۔ اور اپنی صحت سے بیماری اور زندگی سے موت سمجھ رکھ۔

۱۰۱۸ ح دنیا میں مسافر کی طرح رہو اور موت کا ہر وقت انتظار کرو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ وَقَالَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مربع خط کھینچا۔ اور اسکے درمیان میں ایک باہر نکلا ہوا خط کھینچا۔ اور اس خط پر دونوں طرف چھوٹے چھوٹے خط بنائے (⟵⟵) اور فرمایا۔

۱۰۱۹ ح انسان پر ایک مثال

هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ مُحِيْطٌ بِهٖ اَوْقَدْ اَحَاطَ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهٗ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا۔

یہ درمیانی خط انسان ہے۔ اور یہ مربع خط اسکی اجل ہے جو اسکو گھیرے ہوئے ہے یا جس نے اسکو گھیر لیا ہے۔ اور یہ خط جو باہر نکلا ہوا ہے اسکی امید ہے۔ اور یہ چھوٹے چھوٹے خط آفات اور اعراض ہیں۔ اگر اس سے بچا اس میں پھنس گیا اور جو اس سے بچا تو اس میں مبتلا ہو گیا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوْطًا فَقَالَ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ۔

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چند خطوط کھینچے۔ اور فرمایا۔ "یہ انسان ہے۔ اور یہ اسکی اجل ہے۔ اور اسی حالت میں ہوتا ہے کہ خط اقرب اسکے پاس آپہنچتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم سننے۔ اور اطاعت کرنے پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرتے تھے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہم سے فرماتے تھے کہ جتنی تم طاقت رکھتے ہو۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ لِعُمَرَ اَلَا تَسْتَخْلِفُ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَاِنْ اَتْرُكْ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمرؓ سے (آپ کی وفات کے وقت) کہا گیا کہ آپ اپنے بعد کسی کو خلیفہ کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا "اگر میں خلیفہ بناؤں تو مجھ سے بہتر نے خلیفہ بنایا ہے یعنی ابو بکرؓ نے اور اگر میں نہ بناؤں تو جو مجھ سے بہتر تھے یعنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم انہوں نے خلیفہ نہیں بنایا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

حضرت جابر بن سمرۃؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

حاشیہ: ۱۰۲۰ ج — آخر امید میں نا امیدی ہوتی ہے۔ ۱۰۲۱ ج — اطاعت وعبادت میں اعتدال کا حکم۔ ۱۰۲۲ ج — خلیفہ بنانے اور نہ بنانے میں حضرت عمرؓ کا رسول خداؐ کی پیروی کرنا۔ ۱۰۲۳ ج — قریش سے بارہ امیر ہوں گے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ اثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ اَسْمَعْهَا فَقَالَ اَبِيْ اَنَّهُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

فرماتے تھے کہ بارہ امیر ہوں گے۔ اور اس کے آگے ایسا کلمہ فرمایا۔ جو میں نے نہیں سُنا۔ میرے والد نے کہا۔ آپ نے فرمایا ہے" وہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

كِتَابُ التَّمَنِّيْ

آرزو کرنا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۰۲۲ موت کی تمنا نہ کرو

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر میں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ سنتا کہ آپ نے فرمایا ہے" موت کی تمنا مت کرو" تو میں اسکی تمنا کرتا۔

۱۰۲۳ موت کی تمنا سے ممانعت۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے۔ کیونکہ اگر وہ نیکوکار ہے تو امید ہے کہ اسکی نیکیاں زیادہ ہوں۔ اور جو بدکار ہے تو اُمید ہے کہ وہ ان سے باز آئے۔

کِتَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب و سنت کو مضبوط پکڑنے کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١٠٢٦ ح — سنت نبوی کی نافرمانی کرنیوالا منکر ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَنْ یَّاْبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری کل امت جنت میں داخل ہوگی۔ مگر جو انکار کریگا" لوگوں نے عرض کیا حضور! وہ کون ہے جو انکار کریگا۔ آپؐ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ تو جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا۔

١٠٢٧ ح — آنحضرت صلعم کے پاس فرشتوں کا بحالت نوم آکر آپکا وصاف بیان کرنا۔ اور ایک مثال دینا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتْ مَلَائِکَةٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ یَقْظَانُ فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِکُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ یَقْظَانُ فَقَالُوْا مَثَلُهٗ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا وَجَعَلَ فِیْهَا مَاْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِیًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِیَ

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند فرشتے حاضر ہوئے۔ جبکہ آپ استراحت فرمارہے تھے۔ تو بعض فرشتوں نے کہا یہ سوتے ہیں اور بعض نے کہا انکی آنکھ سوتی ہے مگر قلب جاگتا ہے۔ پھر وہ کہنے لگے کہ تمہارے آنحضرت یعنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک مثال ہے وہ مثال بیان کرو۔ تو بعض فرشتوں نے کہا وہ سوتے ہیں۔ اور بعض نے کہا آنکھ سوتی ہے مگر قلب جاگتا ہے۔ پھر وہ کہنے لگے۔ انکی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے مکان بنایا۔ اور لوگوں کی دعوت کے واسطے کھانا پکایا۔ پھر ایک بلانے والے کو لوگوں کے پاس بھیجا ہیں جس شخص نے اس بلانیوالیکے کہنے کو قبول کیا وہ

دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ
وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ
الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ
الْمَأْدُبَةِ فَقَالُوْا اَوِّلُوْهَا
لَهٗ يَفْقَهْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ
اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ
فَقَالُوْا فَالدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيْ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى
مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَمُحَمَّدٌ
فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ
يَّبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى
يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ
فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ بَعْدَ اَنْ اَعْطَاكُمُوْهُ
اِنْتِزَاعًا وَلٰكِنْ يَنْتَزِعُهٗ
مِنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ
بِعِلْمِهِمْ فَيَبْقٰى نَاسٌ جُهَّالٌ

مکان میں داخل ہوگا اور کھانا بھی کھائیگا اور
جو بلانیوالے کے کہنے کو قبول نہیں کرے گا
وہ نہ مکان میں داخل ہوگا اور نہ ہی کھانا
کھائے گا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اسکی توضیح
کرو تاکہ وہ اُسے سمجھ لیں۔ تو بعض کہنے لگے
یہ سوتے ہیں۔ بعض نے کہا آنکھ سوتی ہے
اور دل جاگتا ہے۔ پھر کہنے لگے وہ مکان
جنت ہے اور بلانے والے حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جس نے محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے
خدا کی اطاعت کی۔ اور جس نے حضرت محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اُس نے
خدا کی نافرمانی کی۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
لوگوں کو جدا کرنے والے ہیں۔

۱۰۲۸ سخ — سوال کرنا خاصہ انسانی ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"لوگ ہمیشہ سوال کرتے رہینگے۔
حتیٰ کہ کہیں گے۔ کہ یہ اللہ ہے جس نے
ہر چیز کو پیدا کیا۔ تو اللہ کو کس نے
پیدا کیا ہے"؟۔

۱۰۲۹ ح — عالم کا علم اسکی ذات تک محدود ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت
ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے۔ فرماتے تھے "اللہ تعالیٰ تم سے
علم دینے کے بعد نہ چھینے گا۔ مگر ہاں
اس طرح چھینا جائے گا کہ علماء کو مع
علم کے دنیا سے اُٹھا لے گا تب جاہل
لوگوں سے فتوے لیا جائے گا۔ اور وہ

يَسْتَفْتُوْنَ فَيُفْتُوْنَ بِرَأْيِهِمْ فَيُضِلُّوْنَ وَيَضِلُّوْنَ۔

محض اپنی رائے سے فتوے دیکر خود بھی گمراہ ہونگے اور اوروں کو بھی گمراہ کرینگے۔

ح ۱۰۳۰ لوگ پہلے لوگوں کی پیروی پر حریص ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَأْخُذَ اُمَّتِیْ بِاَخْذِ الْقُرُوْنِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَفَارِسَ وَالرُّوْمِ فَقَالَ وَمَنِ النَّاسُ اِلَّا اُولٰٓئِكَ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقے کے پیرو ہوجاؤ گے۔ بالشت کے ساتھ بالشت اور ہاتھ کے ساتھ ہاتھ (یعنی بالکل برابر) کسی نے عرض کی یارسول اللہ! کیا روم و فارس کی طرح؟ آپ نے فرمایا" کیا بس یہی لوگ ہیں؟ (یعنی ان کے علاوہ اور لوگ نہیں ہیں؟)۔

ح ۱۰۳۱ آیت رجم کے قرآن میں ہونے کی تصدیق۔

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَیْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِیْمَا اُنْزِلَ آیَةُ الرَّجْمِ۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے فرمایا" یقیناً اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا۔ اور اپنی کتاب آپ پر نازل فرمائی۔ چنانچہ اسی نازل شدہ میں سے آیت رجم بھی ہے۔

ح ۱۰۳۲ حاکم کو درست حکم لگانے میں دوہرا اور غلط لگانے پر اکہرا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ۔

حضرت عمرو بن عاصؓ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا" جب حاکم حکم لگانے میں اجتہاد کرتا ہے اور اس میں وہ درست ہوتا ہے تو اسکے واسطے دوگنا ثواب ہے۔ اور جب حکم لگانے میں اجتہاد کرتا ہے اور اس میں خطا ہوجاتی ہے تو اسکے واسطے اکہرا ثواب ہے۔

ح ۱۰۳۳ قسم کی تقلید۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ یَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ الصَّیَّادِ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ خدا کی قسم کھایا کرتے تھے۔ کہ ابن صیاد دجال ہے۔ تو میں نے (راوی حدیث) اُن سے کہا۔ تم قسم کھاتے ہو۔

قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَحْلِفُ عَلٰی ذٰلِکَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُنْکِرْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

انہوں نے کہا ہاں۔ میں حضرت عمرؓ کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات پر قسم کھاتے ہوئے سُنا۔ اور حضور نے ان کو منع فرمایا۔

کِتَابُ التَّوْحِیْدِ وَالرَّدِّ عَلَی الْجَھْمِیَّۃِ وَغَیْرِھِمْ

جہمیہ وغیرہ فرقوں کا رد اور توحید کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰی سَرِیَّۃٍ وَکَانَ یَقْرَأُ لِاَصْحَابِہٖ فِیْ صَلَاتِھِمْ فَیَخْتِمُ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَکَرُوْا ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْہُ لِاَیِّ شَیْءٍ یَصْنَعُ ذٰلِکَ فَسَاَلُوْہُ فَقَالَ لِاَنَّھَا صِفَۃُ الرَّحْمٰنِ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَأَ بِھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْہُ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُحِبُّہٗ۔

ح ۱۰۳۴ — خدا سے محبت رکھنے والے سے خدا بھی محبت رکھتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک لشکر کا سردار بنا کر روانہ فرمایا۔ یہ شخص جب نماز پڑھاتے تو قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پر ختم کرتے۔ جب یہ لوگ واپس ہوئے تو حضورؐ سے انہوں نے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ "ان سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ لوگوں نے ان سے پوچھا۔ انہوں نے کہا اس لئے اس کو زیادہ پڑھتا ہوں کہ یہ رحمٰن کی صفت ہے۔ اور میں اسکے پڑھنے کو دوست رکھتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ "اس سے کہدو کہ اللہ اس کو دوست رکھتا ہے"۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحَدٌ

ح ۱۰۳۵ — اللہ تعالےٰ بڑا غفور الرحیم ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اذیت کی بات کو سنکر صبر کرنیوالا

اَصْبَرَ عَلٰى اَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللّٰهِ يَدَّعُوْنَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ۔

خدا سے زیادہ کوئی نہیں ہے۔ لوگ اسکے واسطے بیٹا بناتے ہیں۔ اور وہ پھر ان کو عافیت سے رکھتا ہے۔ اور رزق دیتا ہے۔

حج ١٠٣٤ دعاء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ پناہ مانگتا ہوں میں تیری عزت کی اے وہ ذات جسکے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے وہ ذات پاک جو نہ مریگا۔ اور جن و انس سب مر جائیں گے۔

حج ١٠٣٥ خدا کی رحمت اسکے غصہ پر غالب ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِيْ كِتَابِهٖ وَهُوَ يَكْتُبُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَهُوَ وَضْعٌ عِنْدَهٗ عَلَى الْعَرْشِ اَنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا۔ تو اپنی کتاب میں لکھا یعنی اپنی نسبت اور وہ نوشتہ اس کے پاس عرش پر رکھا ہوا ہے۔ کہ میری رحمت میرے غصے پر غالب ہو گئی۔

حج ١٠٣٦ خدا سے جیسی امید رکھوگے ویسا ہی پیش آئیگا۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً۔

حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جو میرے ساتھ رکھے جب وہ مجھ کو یاد کرتا ہے میں اسکے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر اس نے مجھے اپنے دل میں یاد کیا ہے تو میں بھی اسکو دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور وہ مجھے فرشتوں میں یاد کرتا ہے تو میں اسکو اس سے بہتر فرشتوں میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف ایک بالشت آتا ہے تو میں اسکی طرف ایک گز جاتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف ایک گز آتا ہے تو میں اسکی طرف دو گز جاتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف آہستہ آہستہ آتا ہے تو میں اسکی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِذَا اَرَادَ عَبْدِيْ اَنْ يَّعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ حَتّٰى يَعْمَلَهَا فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا وَاِنْ تَرَكَهَا مِنْ اَجْلِيْ فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ جب میرا بندہ کسی برائی کے کرنے کا ارادہ کرے۔ تو اے فرشتو! تم اُسے مت لکھو جبتک کہ وہ اسکو نہ کرے۔ اور اگر کرے تو ایک برائی لکھ لو۔ اور اگر میرے خوف سے اسکو ترک کردے (یعنی اس برائی کو نہ کرے) تو اسکو بھی ایک نیکی لکھ لو۔ اور جب وہ کوئی نیکی کرنیکا ارادہ کرے۔ مگر اسکو کرے نہیں تو اسکو بھی ایک نیکی لکھ لو اور اگر اسکو کرلے تو اسکو دس گنا سے لیکر سات سو تک لکھو۔

۱۰۳۹ بج برائی کے بدلے صرف ایک برائی اور نیکی کے بدلے دس سے سات سو تک نیکیاں۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَبْدًا اَصَابَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ اَصَبْتُ فَاغْفِرْ فَقَالَ رَبُّهٗ اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ مَكَثَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا اَوْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ اَوْ اَصَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ مَكَثَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے "جب بندہ گناہ کو پہنچتا ہے"۔ اور بعض مرتبہ فرمایا "جب گناہ کرتا ہے۔ اور پھر کہتا ہے۔ اے پروردگار! میں نے گناہ کیا ہے"۔ (اور بعض مرتبہ کہتا ہے) "میں گناہ کو پہنچا ہوں" تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ میرا بندہ جانتا ہے کہ کوئی اسکا رب ہے جو اسکے گناہ بخشتا ہے اور اس سے مواخذہ کرتا ہے۔ پس میں نے اپنے بندے کو بخشدیا۔ تھوڑے دن بعد بندہ اور گناہ کو پہنچتا ہے۔ یا گناہ کرتا ہے۔ اور کہتا ہے اے پروردگار! میں نے گناہ کیا ہے یا میں گناہ کو پہنچا ہوں۔ اب تو بھی اسکو بخشدے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ جانتا ہے کہ اسکا پروردگار ایسا ہے جو گناہ کو بخشتا ہے اور اس کا مواخذہ بھی کرتا ہے پس میں نے اپنے بندے کو بخشدیا پھر تھوڑے دن ٹھہر کر وہ گناہ کرتا ہے

۱۰۴۰ بج خدا کی بخشش

وَرُبَّمَا قَالَ اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَصَبْتُ اَوْ قَالَ اَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِيْ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثَلَاثًا فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ۔

یا فرمایا۔ گناہ کو پہنچتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ اے پروردگار میں گناہ کو پہنچا ہوں۔ یا میں نے گناہ کیا ہے مگر تو اس کو بخشدے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ جانتا ہے کہ یقیناً اس کا رب ہے جو گناہ کو بخشتا اور مواخذہ بھی کرتا ہے۔ پس میں نے اپنے بندے کو بخشدیا۔ (تین دفعہ فرمایا) اب جو چاہے کرے۔

۱۰۴۱ ح ۹ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفَعْتُ فَقُلْتُ يَا رَبِّ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ خَرْدَلَةٌ فَيَدْخُلُوْنَ ثُمَّ اَقُوْلُ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ اَدْنٰى شَيْءٍ فَقَالَ اَنَسٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ فرماتے تھے جب قیامت کا دن ہوگا۔ تو میں شفاعت کروں گا اور کہوں گا اے پروردگار! ان لوگوں کو جنت میں داخل کر جن کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہے چنانچہ وہ لوگ داخل کئے جائینگے پھر میں کہوں گا (اے اللہ!) جنکے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہو۔ انکو بھی داخل جنت کر انسؓ کہتے ہیں۔ گویا میں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی انگلی کو دیکھ رہا ہوں (جس سے آپ نے اشارہ فرمایا تھا)۔

۱۰۴۲ ح ۹ حدیث شفاعت کا تتمہ۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَكَرَ حَدِيْثَ الشَّفَاعَةِ وَقَدْ تَقَدَّمَ مُطَوَّلًا مِنْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَادَ هُنَا فِيْ آخِرِهٖ فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاْتُوْنِيْ فَاَقُوْلُ اَنَا لَهَا فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ

حضرت انسؓ سے حدیث شفاعت مروی ہے جو روایت ابی ہریرہؓ میں مفصلاً پہلے گذر چکی ہے یہاں اسکے آخر میں اتنا زائد ہے کہ پھر لوگ حضرت عیسےٰ کے پاس آئینگے۔ وہ کہینگے میں اس کام کے لائق نہیں تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ چنانچہ لوگ میرے پاس آئینگے اور میں کہونگا۔ ہاں میں اسکے لائق ہوں۔ پھر میں اپنے پروردگار کے حضور میں حاضر ہونے کی اجازت چاہونگا مجھکو اجازت ملے گی اور وہ مجھکو اپنی تعریفیں الہام فرمائے گا۔

أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ
فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَ
أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا
مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ
يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ
فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي
فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا
مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ
مِنْ إِيمَانٍ قَالَ فَأَنْطَلِقُ
فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ
بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ
سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ
رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ
تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ
أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ
مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ
ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَنْطَلِقُ
فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ
بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ
سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ
ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ
وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ
يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ
انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي
قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ
حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ
مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ۔

جنکے ساتھ میں اسکی ستائش کروں گا یہ تعریفیں
مجھ کو اب یاد نہیں ہیں۔ اور میں اس کے حضور
میں سجدہ میں گر پڑوں گا۔ حکم ہوگا اے محمد!
سر اٹھاؤ اور کہو۔ تمہاری بات سنی جائیگی۔ مانگو
دیا جائیگا۔ اور شفاعت کرو قبول ہوگی میں کہونگا
اے پروردگار! میری امت۔ میری امت۔ حکم ہوگا
دوزخ کی طرف جاؤ۔ اور جنکے دل میں جَو کے برابر
ایمان ہو انکو بھی نکال لو۔ چنانچہ میں انہیں
جاکر نکال لونگا۔ پھر واپس آؤں گا اور وہی
تعریفیں اور محامد بجالا کر سجدے میں
گر پڑوں گا۔ تو حکم ہوگا۔ اے محمد! اپنا سر
اٹھاؤ اور کہو سنا جائیگا۔ مانگو دیا جائیگا اور
شفاعت کرو قبول ہوگی۔ میں عرض کرونگا
اے پروردگار! میری امت۔ میری امت۔
حکم ہوگا۔ جاؤ۔ اور جن کے دل میں ایک
ذرہ یا رائی کے برابر ایمان ہو انہیں بھی
دوزخ سے نکال لو۔ چنانچہ میں جاکر ان کو نکال
لوں گا۔ پھر واپس آؤں گا اور وہی تعریفیں
اور محامد بجالا کر سجدے میں گر پڑوں گا۔
حکم ہوگا۔ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ۔ اور کہو۔
سنا جائیگا۔ مانگو دیا جائیگا۔ اور شفاعت
کرو قبول ہوگی۔ میں عرض کروں گا۔ اے پروردگار!
میری امت۔ میری امت۔ حاکم ہوگا۔ جاؤ۔
اور جن کے دل میں رائی کے دانے سے بھی
بہت ہی کم ایمان ہو۔ ان کو بھی دوزخ
سے نکال لو۔ چنانچہ میں جاکر انہیں بھی
نکال لوں گا۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ ثُمَّ أَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَيَقُوْلُ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

حضرت انسؓ سے ہی ایک روایت میں ہے کہ پھر میں چوتھی دفعہ جاؤں گا۔ اور ان ہی محامد سے اس کی ستائش کر کے سجدے میں گر پڑونگا حکم ہوگا۔ اے محمدؐ! اپنا سر اٹھاؤ۔ اور کہو سُنا جائیگا۔ مانگو دیا جائیگا۔ اور شفاعت کو قبول ہوگی۔ میں کہوں گا اے پروردگار! تو مجھ کو اُن لوگوں کے واسطے بھی حکم دے جنہوں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا ہے۔ اللہ فرمائیگا۔ قسم ہے مجھ کو اپنے عزت و جلال اور کبر و عظمت کی میں ان لوگوں کو بھی دوزخ سے نکالوں گا۔ جنہوں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا ہے۔

آنحضرت صلعم کی شفاعت سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے والوں کی رستگاری

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو کلمے ہیں جو خدا کو پیارے زبان پر ہلکے اور میزان میں از روئے ثواب کے بھاری ہیں (اور وہ) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ (ہیں)۔

خدا کو پیارے زبان پر ہلکے اور میزان پر بھاری دو کلمے۔

تَمَّتْ

الْجُزْءُ الثَّانِيْ لِتَجْرِيْدِ الْبُخَارِيْ

بقلم شکستہ رقم احقر العباد حبیب اللہ منشی فاضل ... حزب الاحناف واقع کشمیری بازار لاہور ۲۲ ذیقعدہ ... مطابق ... ۱۹۳۰ء

حضرت شیخ علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف
یعنی
کشف المحجوب کا اردو ترجمہ
صاحب کمال صوفی اکمل رہنمائے طریقت پابند شریعت علامہ شیخ علی ہجویری علیہ الرحمۃ کے باطنی و ظاہری کمالات نیز دینی و دنیوی فیوض و برکات سے آپ کیا یقیناً تمام دنیا کے مسلمان واقف ہیں چنانچہ کشف المحجوب انہی علامۃ المشائخ کی وہ بے بہا اور قابل قدر تصنیف ہے جس میں شائقین تصوف کو ہزارہا نکات کے علاوہ:۔
اہل طریقت کے سوالات
ذیل کا جواب بھی ملیگا۔ (۱) راہ تصوف کی تحقیق (۲) مقامات تصوف کی کیفیت (۳) مذاہب و مقالات تصوف کا بیان (۴) اشارات و رموزات تصوف کا اظہار (۵) انسان کے دل پر محبت الٰہی کا طاری ہونا (۶) اللہ تعالیٰ کی حقیقت و ماہیت سمجھنے سے انسان کی عقل محدود کا باعث (۷) حقیقت الٰہی کے بالمقابل سرکشی نفس کا سبب (۸) صفات الٰہی تسکین روح کا موجب کیوں ہیں؟ (۹) خالق حقیقی کا اپنے بندوں سے کیا معاملہ ہے؟
لہٰذا
اگر آپ تصوف و اسرار تصوف سے واقف ہونا چاہتے ہیں تو حضور داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کی اس تالیف لطیف کو منگا کر پڑھئے۔ اپنی اور اپنے مالک حقیقی کی حقیقت سمجھنے کی کوشش کیجئے۔
یہ جواہرات میں تولنے کے قابل بیش قیمت کتاب ہے
جو کہ پہلے فارسی زبان میں تھی۔ ہم نے اردو لکھے پڑھے عام مسلمانوں کے فائدہ کیلئے ایک عالم جید سے اسکا اردو ترجمہ کراکر اسے زیور طبع سے آراستہ کیا ہے جو کہ بڑی تقطیع پر تقریباً ۵۰۰ صفحات میں نہایت خوشخط اور صاف طبع ہوئی ہے۔ صرف برائے اشاعت عام اسکا ہدیہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ صرف (عہ) ایک روپیہ چار آنہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس پتہ سے طلب فرمائیں:۔
ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب کشمیری بازار لاہور